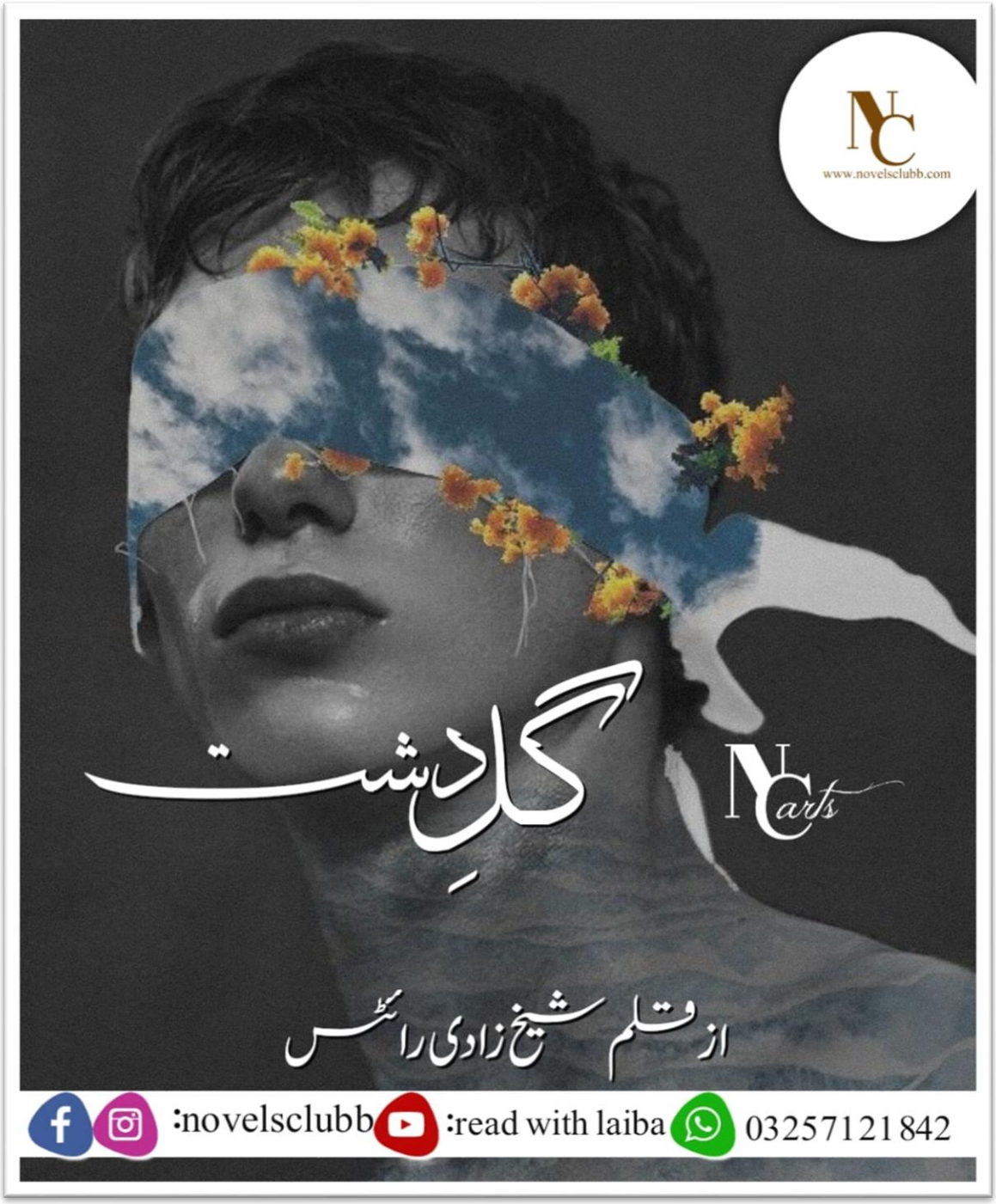
www.novelsclubb.com
گلِ دشت
Nc arts
از قلم شیخ زادی رائٹس
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

گلِ دشت

از قلم

شیخ زادی رائٹس

www.novelsclubb.com

❤❤❤ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.novelsclubb.com

رشتے۔۔۔۔۔

اللہ نے انسان کو رشتے کیوں عطا کی ئے وہ چاہتا تو اسے اکیلے بھی رکھ سکتا تھا چاہتا تو جانوروں کی طرح بھی دلوں کو محبت اور جزبات سے خالی رکھ سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کیوں نہ کیا۔۔اس نے جب اپنی تمام تر مخلوق میں افضل اور اشرف مخلوق کو پیدا کیا تو اس کے دل کو احساسات سے بھر دیا اس میں خیال

قدر، محبت، جنون، احترام، حسن سلوک، زبان کی مٹھاس، اپنوں کے کھونے کا، ڈر، قربانی، صلح رحمی اور بھی بہت کچھ اک خاص مقدار میں ڈال دیں۔۔۔۔۔

لیکن جب یہ سب ڈالا گیا تو انہیں اک جگہ قید بھی کر دیا اب انسان جیسے جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے اپنی زات کے پہلوؤں کو ڈھونڈتا چلا جاتا ہے۔۔۔

پھر شروع ہوتا ہے کام شیطان کا۔۔ جس نے انسان کو گمراہ کرنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے وہ انسان کو ان جزبات میں بھی گناہ گار بنواتا ہے۔۔۔

جہاں صلح رحمی کرنی تھی وہ وہاں انا پیدا کر دیتا ہے

جہاں احترام تھا وہاں بد کلامی لے آتا ہے

جہان انصاف تھا وہاں بے انصافی

جہاں قربانی تھی وہاں خود غرضی

جہاں زبان کی مٹھاس تھی وہاں تلخ لہجے

جہاں خیال تھا وہاں حرس حسد آجاتا ہے۔۔۔۔اور محبت۔۔۔۔اس کو تو بے مول ہی کر دیا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا آسمان جہاں خود پر ڈھیروں ستارے سجائے چودھویں کے چاند کے ساتھ حسین و دلکش نظر آرہا تھا وہیں زمین پر شاہ حویلی اسی طرح جھل مل چمک رہی تھی۔۔۔پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔۔کی گاڑیاں اس لال حویلی کے سامنے پارک کی ہوئ تھیں۔۔۔لوگوں کا آنا جانا مسلسل لگا ہوا تھا ۔۔۔حویلی کے بائیں طرف جہاں بڑے بڑے درخت تھے وہیں دائیں جانب خوبصورت سے کھیت تھے سامنے بھی اک بڑی سفید رنگ کی حویلی تھی لیکن وہ حویلی اس حویلی سے بالکل منفرد تھی اک دو بتیوں کے سوا وہاں بالکل اندھیرا تھا ۔۔۔یہ حویلی بھی حویلی کی طرح ہی کی تھی وہی پیڑ وہی کھیت رنگ کے علاوہ دونوں حویلیاں اک ہی طرز کی بنی ہوئ تھیں۔۔۔اور سب سے بڑھ کر اس حویلی کے باہر بھی شاہ حویلی ہی لکھا تھا۔۔۔۔

قاسم شاہ کے تین بچے تھے دو جڑواں بیٹے تھے اک کا نام تھا فرحان شاہ اور دوسرا فرقان شاہ اور اک بیٹی عالیہ شاہ۔۔۔

دونوں بیٹوں میں بے انتہا محبت تھی۔۔۔جہاں جاتے ساتھ جاتے جو کرتے ساتھ کرتے۔۔۔بچپن سے لیکر جوانی تک اک بار بھی کسی نے دونوں کو جھگڑتے نہ دیکھا تھا لیکن وقت کی کچھ ستمگری نے ان دونوں بھائیوں کو آج اک دوسرے سے اس قدر بد ظن کر دیا تھا کہ دونوں اک دوسرے کا چہرا تک دیکھنا گوارا نہ کرتے ۔۔۔۔فرقان شاہ لال حویلی کے مالک تھے جبکہ فرحان شاہ سفید کے۔۔۔۔

**********،

لمبا اونچا دروازہ جو اس وقت شاہوں کی شان شوکت کے عین مطابق پھولوں اور لائٹس سے پوری طرح سجا ہوا تھا اسے وہ گہرا جامنی لہنگا پہنے عبور کرتی چلی آئی۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنی نیلی شوخ آنکھیں گھما کر پورے ہال کا جائزہ لیا ہر طرف لوگ ٹولیوں میں کھڑے باتوں میں مشغول تھے۔۔۔سامنے کھڑکی کے

پاس جا کر اس کی نظر ٹھہر گئی اور وہ لہنگا بہت سلیقے سے اٹھاتی ہوئی سیدھی فرقان شاہ کے پہلو میں جا بیٹھی۔۔۔

اسلام و علیکم دادو۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔فرقان شاہ اک نظر پریشے پر ڈال کر واپس کھڑکی سے باہر سفید حویلی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جب اتنا یاد آتے ہیں ہیں آپکو دادا صاحب تو مل آئیں یا بلا لیں۔۔۔فرقان شاہ کی اداس نظریں سفید حویلی پر مرکوز پا کر اس نے شائستگی سے کہا

تم اس سب کے لیئے بہت چھوٹی ہو بچے یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ تم یہاں کیسے آئیں تمھارے دادے کو پتا چلا تو۔۔فرقان صاحب اپنے بھائی کو جانتے تھے تبھی اس معصوم سی چڑیا کی فکر کرنے لگے جو کبھی اس ڈال تو کبھی اس ڈال اسے کیا کوئی سرحد روکتی۔۔۔۔

اوہو۔۔۔۔داد و آپ بھی نہ مجھے ڈر نہیں لگتا اور مجھے کون روک سکتا ہے بھلا۔۔۔ جس کو نہیں ملنا نہ ملے جب میں ان پر زبردستی نہیں کر رہی تو وہ بھی نہ کریں۔۔۔۔۔پریشے اپنے مخصوص شرارتی انداز میں بولی

اچھا صرف تم آئی ہو اور کوئی نہیں آیا۔۔۔۔فرقان شاہ نے ہال میں اپنی نظروں سے کسی کو ڈھونڈتے ہوئے کہا

آہا۔۔۔۔۔جیسے بڑا بلایا تھا آپ نے۔۔۔۔پریشے ناراض ہوتے ہوئے منہ بنا کر بولی

یہ تو میں ہوں جو آجاتی ہوں ورنہ یہاں تو آپ سب کی ناک ہی بیچ میں آجاتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے۔۔۔۔۔پیچھے سے کسی نے رعبدار لہجہ میں پریشے کا نام پکارا تو وہ گھبرا کر مڑی

بڑوں سے ایسے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ سفید رنگ کا کرتہ پاجامہ پہنے شال سائڈ پر کندھے پر لٹکائے پریشے سے مخاطب تھے

ارے چاچو۔۔۔۔۔اسلام و علیکم پریشے نے گھبراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔پریشے فرقان شاہ کی لاڈلی تھی اور بچپن سے ہی ان سے اسی طرح جو منہ میں آتا بول دیا کرتی تھی وہ کبھی اس کی باتوں کو برا نہ مانتے آخر بھائی کے گھر سے کسی نہ کسی طرح اک نازک سی ڈور جو بندھی تھی وہ کبھی اس ڈور کو توڑنا نہیں چاہتے تھے

ارے بیٹا چھوڑو اسے مت ڈانٹو سچ ہی تو کہ رہی ہے۔۔۔۔شاید قدم آگے بڑھانا اتنا مشکل بھی نہ ہو لیکن انا کے ہاتھوں مجبور ہم آخر کریں بھی تو کیا۔۔۔۔۔فرقان شاہ کی بوڑھی آنکھوں میں یہ کہتے دو موتی ابھر آے

چاچو اچھا اب نہیں بولوں گی ایسے۔۔۔۔۔پریشے فوراً ہی اٹھ کر کان پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہ بیٹا جی نہ۔۔۔۔۔یہ نہیں کرو اب بڑی ہو گئی ہو۔۔۔کوثر بیگم فوراً ہی پریشے کو ایسا کرتے دیکھ اس کے ہاتھ کان سے ہٹاتے ہوئے بولیں

ہاں بیٹا ایسے نہ کرو۔۔۔۔۔فرقان صاحب بھی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے

باقی سب کہاں ہیں آنٹی۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے کان سے ہاتھ ہٹاتے ہی کہا

پ بیٹا لڑکیاں اوپر فاریہ کے ساتھ ہیں اور لڑکے یہیں ہوں گے

چلیں میں خد ڈھونڈ لیتی ہوں۔۔۔۔پریشے اپنا لہنگا سنبھالتی اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگی

بابا خوشی کے دن آپ کیا باتیں لیکر بیٹھ گ ئے۔۔۔ ظفر نے بہت احترام سے اپنے بابا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بیٹا اپنوں کی یاد سب سے زیادہ خوشی اور غمی میں ہی تو آتی ہے ورنہ تو وقت گزر ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر کھڑکی سے ہال کی جانب بڑھتے ہوئے ہٹا کر بولے

اتنے سال ہو گ ئے اب تو یہ ناراضگی ختم ہو جانی چاہیے۔۔آپ بات کر کے دیکھیں اویس سے۔۔۔۔۔۔کوثر بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولیں

ہاں۔۔۔۔ صحیح کہ رہی ہو کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔ظفر شاہ اپنے کندھے پر پڑی شال کو درست کرتے یہ کہ کر مہمانوں کی جانب بڑھ گ ئے

فرقان شاہ کے دو بیٹے تھے۔۔۔اک کا نام جعفر تھا جس کا جوانی میں انتقال ہو گیا تھا۔۔جعفر کی بیوی بہت کم گو خاتون تھیں جن کا نام عائشہ تھا سلیقے سے دوپٹہ سر پر اوڑھے وہ مہمانوں کی آؤ بھگت میں لگی تھیں۔۔۔وہ بہت نیک اور خوب سیرت خاتون تھیں جن کے تین بچے تھے دو بیٹے اور اک بیٹی۔۔۔زاویار شاہ، زونین شاہ اور حریم شاہ۔۔۔۔۔

زاویار اپنی ماں کی طرح کم گو تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ باپ کی طرح غصے کا تیز بھی تھا ۔۔۔لمبا چوڑا ہلکی داڑھی کسی بھی محفل میں اس کی شاندار پرسنیلٹی کو نظر انداز کرنا ناممکن سی بات تھی اور دوسرا زونین وہ تو محفلوں کی جان تھا اپنی ماں اور بھائی سے

بالکل مختلف باتوں کی دوکان جس سے جب چاہو جس ٹاپک پر نان اسٹاپ بلوالو۔۔۔۔

حریم بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح خاموش طبیعت کی مالک تھی دن بھر کتابوں میں گھسے رہنا اسے بہت پسند تھا لیکن اس کے علاوہ اسے فینٹسی ورلڈ میں رہنا بھی بہت پسند تھا۔۔۔ہاتھ ہر وقت چوڑیوں سے بھرے رہتے کانوں میں جھمکے ۔۔آنکھوں پر نظر کا چشمہ گھنگریالے بال۔۔۔گھر کے کسی بھی کونے میں بیٹھی پڑھتی ہی رہتی تھی۔۔۔۔۔

اور دوسرا تھا ظفر شاہ۔۔۔ظفر کی بیوی کا نام کوثر تھا۔۔۔کوثر بیگم تھوڑی وقت کی پابند اور اصول پرست خاتون تھیں لیکن اس کے علاوہ وہ اک خوش اخلاق خاتون تھیں نرم لہجہ شائستہ گفتگو بلاشبہ وہ اک نفیس خاتون تھیں

۔ظفر اور کوثر بیگم کے تین بچے تھے۔۔۔

جن کا نام فاریہ، آنیہ اور روحان شاہ تھا

فاریہ گھر کی سب سے بڑی بیٹی تھی اور آج اسی کی شادی کا فنکشن تھا۔۔۔

جبکہ دوسر طرف آنیہ ہر کسی کا خیال رکھنے والی سمجھدار لڑکی تھی۔۔۔ کس وقت کس سے کس انداز میں بات کرنا ہے وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ سادہ سی ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ سجائے۔۔۔ بالوں کو وہ زیادہ تر جوڑے کی شکل میں باندھ کر رکھتی۔۔۔۔۔ گورے رنگ پر اس کی بھوری آنکھیں۔۔۔ سادہ نفیس لباس گھر کا کوئی فرد ایسا نہیں تھا جس کو آنیہ سے شکایت ہو۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔ پریشے کی نظر کمرے میں گھستے جیسے ہی فاریہ پر پڑی اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا

www.novelsclubb.com

آ گئیں تم۔۔۔۔ اتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی آنیہ فوراً ہی پریشے کی طرف غصے سے بڑھ کر بولی

او میڈم کبھی پاکستان اور انڈیا کا سرحد پار کیا ہے۔۔۔۔ نہیں بس سمجھ لو وہی پار کر کے آئی ہوں۔۔۔۔۔ پریشے نے آنکھوں پر بل ڈالے کہا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔آئی بڑی پورا دن تو یہیں رہتی ہے اور سرحد پار کر کے آئی ہوں۔۔۔۔۔آنیہ بھی اسی کی طرح منہ بنا کر بولی

بہن آج ماحول تھوڑا گرم تھا دادا صاحب صبح سے اپنے کمرے میں بند ہیں کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔حرا آپی اور عرشیہ کی تو ہمت ہی نہیں ہوئی آنے کی کہنے لگیں اجازت کے بغیر نہیں جائیں گے میں نے بھی کہ دیا اجازت کے چکر میں شادی مس ہو جائے گی۔۔۔۔پریشے بولتی بولتی فاریہ کے پاس آ کھڑی ہوئی

تم لوگ بعد میں لڑ لو گے۔۔۔۔۔فاریہ نے دونوں کو ڈانٹ کر کہا

آپی آج تو ڈانٹ سائڈ پر رکھ دیں۔۔۔۔ویسے ماشاءاللہ کیا سج رہی ہیں

۔۔۔۔۔پریشے فاریہ کی طرف بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کے گال پکڑ کر بولی

ہائے اللہ میرا میک اپ۔۔۔۔۔فاریہ فوراً پیچھے ہٹ کر شیشے میں اپنا میک اپ دیکھنے لگی

بس چلی جاؤں گی اب یہاں سے تم دونوں سے تو کم سے کم جان چھوٹے گی سارا میک اپ خراب کر دیا۔۔۔۔فاریہ بڑبڑانے لگی

اوہ۔۔۔۔میری پیاری سسٹر۔۔۔۔جا کہاں رہی ہو جو چھوٹے گی یہ رہا تمھارا سسرال دو گھر چھوڑ کر۔۔۔۔ہم سے پیچھا نہیں چھوٹنے والا تمھارا۔۔۔۔۔۔آنیہ بھی شرارت کرتے اس کے گال کھینچ کر بولی

تم دونوں آج مار نہ کھا لینا مجھ سے۔۔۔۔۔فاریہ انگلی اٹھا کر ان دونوں کو وارن کرنے لگی

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔عائشہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان دونوں کو اسے تنگ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا

تائی امی دیکھیں انہیں۔۔۔میرا میک اپ خراب کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ان سے بولیں چلی جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔فاریہ ان دونوں کی حرکتوں سے پریشان ہو کر بولی

تم دونوں جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔جاؤ نیچے جا کر مہمانوں کو رسیو کرو خبردار جو تم دونوں میں سے کوئی اک بھی مجھے یہاں دکھا تو۔۔۔۔

عائشہ بیگم کے کہتے ہی وہ دونوں منہ لٹکا کر دروازے کی جانب بڑھیں

رکو زرا۔۔۔۔۔

روحان دکھے تو اسے کہنا کھانے کا ارینجمنٹ اک بار اور دیکھ لے۔۔۔۔۔۔عائشہ بیگم نے ان دونوں کو کمرے سے نکلتے ہوئے کہا

تائی امی انہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ وہیں ہوں گے۔۔۔۔۔آنیہ نے فوراً ہی جواب دیا

تم پھر بھی بول تو دو۔۔۔۔۔۔عائشہ بیگم نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن تب تک وہ دونوں چلی گئی تھیں

یہ لڑکیاں بھی نہ۔۔۔۔۔۔عائشہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلیں اور حریم کے کمرے کا دروازہ کھولتی بناناک کئے اندر چلی گئیں۔۔۔۔

حریم سر سے لیکر پیر تک مکمل تیار بیٹھی کتاب ہاتھ میں لی ئے پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اب کیا پڑھ رہی ہو پلیز کچھ انٹر سٹنگ ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔پریشے حریم کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

کتابیں تو سب ہی دلچسپ ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ حریم اک نظر پریشے پر ڈالتے ہوئے بولی

کوئی نہیں ناولز اچھے ہوتے ہیں جب تم وہ پڑھتی ہو تو سننے میں مزا آتا ہے باقی بورنگ سے علم میں اضافے والی باتیں مجھے نیند کے علاوہ اور کچھ نہیں دیتیں ۔۔۔۔۔۔آنیہ بھی آگے بڑھ کر بولی

چلو پھر تو تم لوگوں کی پسند کا کچھ نہیں پڑھ رہی زمین کے اوپر کی گئی ریسرچ پڑھ رہی ہوں۔۔۔۔۔پتا ہے اگر زمین میں سیدھا سوراخ کر دیا جائے تو اک گھنٹے میں کئی

دنوں کا صفر طے ہو سکتا ہے لیکن یہ نا ممکن ہے پتا ہے کیوں کیونکہ زمین کی سب سے آخری لیئر سورج سے بھی زیادہ گرم ہے اور پتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم کتاب پر نظریں جمائے ان دونوں سے اپنی معلومات شیئر کر رہی تھی جیسے ہی اس نے اوپر دیکھا وہ اک دم چپ ہو گئ

وہ دنوں سونے کی ایکٹنگ کرتی اک دوسر کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھیں۔۔۔۔

بہت ہی بد تمیز ہو تم دنوں۔۔۔۔۔۔ حریم نے برابر سے تکیہ اٹھا کر ان دونوں کو مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا اک رومینٹک ناول بھی پڑھا ہے میں نے بس ابھی

تھوڑی دیر پہلے ختم ہوا ہے۔۔۔۔۔ حریم اپنا چشمہ آنکھوں پر اوپر کرتے ہوئے بولی تو وہ دونوں اک دم اٹھ کر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بتاؤ بتاؤ کہانی جلدی۔۔۔۔اچھے اچھے ڈائلاگ بھی بتانا۔۔پریشے اور آنیہ آنکھوں میں چمک لائے اک ساتھ بولیں

جی نہیں ابھی موڈ نہیں ابھی میں نیچے جا رہی ہوں۔۔۔۔اتنی اچھی بات پر تو نیند آ رہی تھی نا اب تم دونوں اک کام کرو سو جاؤ میں تو چلی

وہ اپنی کتاب میز پر رکھ کر سر پر دوپٹہ سلیقے سے سیٹ کر کے کمرے سے نکل گئ

ارے حریم سنو تو۔۔۔۔اس کے اس طرح جانے پر وہ دونوں بھی اس کے پیچھے بھاگیں۔۔۔۔

باقی سب نہیں آئے۔۔۔۔۔حریم اپنے چشمے کو ٹھیک کرتے پریشے سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

کون۔۔۔حرا آپی اور عرشیہ اک نمبر کی ڈرپوک خواتین ہیں وہ دونوں ۔۔۔۔یہاں آنے کے لیئے مری جا رہی ہیں تیار بھی ہیں لیکن ہمت نہیں ہے اب ہر کوئی پریشے تھوڑی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔پریشے اپنے بالوں کو ہلاتے ہوئے بولی

ہاں نہ اب بلی ہونا کوئی عام بات تھوڑی ہے وہ بھی کالی بلی ہونا۔۔۔۔۔۔پیچھے سے کسی کی آواز آئی تو وہ تینوں اک ساتھ مڑیں۔۔۔

زونین کے بچے۔۔۔۔۔۔پریشے اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی

کہاں ہیں بچے۔۔۔۔میں تو خدا بھی بچہ ہوں۔۔۔۔۔زونین اک آنکھ دبا کر پریشے کو اور غصہ دلا کر بولا

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں میں کالی بلی اور یہ بچہ۔۔۔۔۔پیچھے کھڑے زونین کو منہ بنا کر کہکر پریشے پھر سے نیچے اتر گئی

کہاں تھے آپ صبح سے۔۔۔۔۔حریم زونین کے پاس آ کر بولی

بیٹا کتابوں کے آگے جہاں اور بھی ہیں۔۔۔کام کر رہا تھا یہ سب ارینجمنٹس کتابوں نے نہیں کی ئے ہیں میں نے کی ئے ہیں۔۔۔

میری کتابوں کے پیچھے پڑھ گ ئے ہو آپ سب۔۔۔۔۔اور کونسے کام تھے سارا کام تو ملازموں نے سنبھالا ہوا ہے۔۔۔حریم چڑ کر بولی

ہاں ہاں اور یہ تو کوئی اور کہتا ہے نہ کہ

زونین کپڑے ڈال آؤ۔۔۔زونین مہمانوں کو لے آؤ۔۔۔زونین کھانے کا کیا بنا۔زونین مجھے بازار جانا ہے۔۔۔زونین گروسری لینے چلو۔۔۔زونین بینک چلو۔۔۔جس کو دیکھو اور کوئی نام یاد ہی نہیں ہے سوچ رہا ہوں نام بدل لوں ورنہ ایسے تو جان نہیں چھوٹنے والی میری۔۔۔وہ اپنے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

زونین بیٹا مولوی صاحب سے بات ہو گی کب تک آرہے ہیں۔۔۔ابھی وہ کہ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے کوثر بیگم نے آواز لگائی

دیکھا۔۔۔جی چاچی ہو گئ بات بس پہنچ رہے ہوں گے اور ہان ہے ان کے ساتھ کہ رہا تھا ساتھ لائے گا۔۔۔زونین نے فخریہ انداز میں باآواز بلند جواب دیا تو میں لڑکا تھوڑی ہوں جو یہ سب کروں گی۔۔۔حریم منہ بناتے ہوئے بول کر آگے بڑھ گئ

جبکہ آنیہ وہیں کھڑی زونین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کالے رنگ کے کرتے پاجامے میں۔۔۔گندمی چہرے پر ہلکی داڑھی لی ئے وہ اسے اپنے حصار میں لی ئے ہوئے تھا

زونین بھی یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا کہ آنیہ اس کے لی ئے اپنے دل میں جزبات رکھتی ہے اور اس وقت اسے خد پر آنیہ کی محبت بھری نظریں صاف محسوس ہو رہی تھیں اور اس بات سے انکار اسے بھی نہ تھا کہ اس کے دل میں بھی آنیہ کے لی ئے جزبات تھے بس وہ دونوں شاید اس وقت اقرار کے لی ئے تیار نہ تھے اسی لی ئے اپنی اپنی خواہشات کو دل میں دبائے بیٹھے تھے۔۔۔۔اور صحیح وقت کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

آنیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو نیچے۔۔۔۔حریم نے آنیہ کو جھنجھوڑا اور ہاتھ سے کھینچ کر نیچے لے آئی

بیٹا صرف تم ہی نہیں ہو اک سفید حویلی میں بہادر اک اور بھی ہے۔۔۔۔۔حریم پریشے کے پاس آکر بولی

کون۔۔۔۔پریشے کو حیرت کا جھٹکا لگا

حرا آپی اور عرشیہ سے تو مجھے امید نہیں۔۔۔۔اور ہان بھائی۔۔۔۔۔پریشے کڑی سے کڑی ملانے لگی کیونکہ اور ہان صبح سے ہی غائب تھا

جی جناب۔۔۔۔زونین کے ساتھ تھے وہ۔۔۔۔۔آنیہ کے دل نے اک بیٹ مس کی تھی زونین کا نام لینے پر

دیکھ یوں بلش کرے گی تو پکڑی جائے گی۔۔۔۔۔پریشے نے آنیہ کے کان کے پاس آکر سرگوشی کی

کیا کہ رہی ہے یہ مجھے بھی بتاؤ۔۔۔۔ حریم آگے بڑھ کر بولی

پاگل ہے یہ اس کو چھوڑو بارات کب تک آنے والی ہے یار بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ آنیہ نے فوراً ہی بات بدلی

لو اس کی بہن آج رخصت ہو جائے گی اور اسے کھانے کی پڑی ہے۔۔۔۔۔ حد ہے ۔۔۔۔۔ حریم نے سر پر ہاتھ مار کر کہا

بارات آ گئی۔۔۔۔۔

ابھی وہ سب کھڑے باتیں ہی کر رہے تھے کہ کسی نے آواز لگائی

پوری گلی ڈھول کی آواز سے گونج رہی تھی۔۔۔۔۔ فاریہ کی شادی شاہوں کے پرانے دوست رئیس چوہدری کے بڑے بیٹے رمیز چوہدری سے ہو رہی تھی۔۔۔

بارات کا استقبال بڑی شان و شوکت سے کیا گیا اور اب نکاح کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم کی نظریں مسلسل سب مہمانوں میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں

کیا ہوا امی۔۔۔۔۔ حریم عائشہ بیگم کے پاس آ کر بولی

بیٹا تمھارا بھائی نہیں دکھ رہا

زونین بھیئا تو وہ رہے ہاں بھائی جان نہیں دکھ رہے۔۔۔۔۔۔ حریم بھی پورے حال پر اک نظر ڈال کر بولی

رکو میں بلاتی ہوں اسے۔۔۔۔۔ عائشہ بیگم یہ کہکر چلی گئیں

کیا ہوا زاویار بھائی نہیں آئے۔۔۔۔۔ آنیہ اور پریشے حریم کے پاس اکر بولیں

ہاں یار۔۔۔۔ پتا نہیں بھائی کہاں ہیں۔۔۔۔۔ حریم پریشان ہوتے بولی

مجھے تو پتا تھا وہ نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔ پریشے شرارت کرتے آنکھیں گھما کر بولی

چپ کر جاؤ زیادہ فضول مت بولا کرو۔۔۔۔۔ آنیہ جانتی تھی پریشے کیا کہنے لگی ہے تبھی اک دم اسے روکنے لگی

www.novelsclubb.com

بیٹا مجھے تو پہلے ہی شک تھا وہ فاریہ آپی کی شادی میں نہیں آئیں گے وہ چپکے چپکے آپی کو پسند جو کرتے۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ یہ کہ ہی رہی تھی کہ اپنے ہاتھ کو کسی کی مضبوط گرفت میں پاکر اک دم گھبرا کر پلٹی

گرے کلر کی گہری آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ اسے بے انتہا غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو اسی سختی سے پکڑے زاویار اسے حال سے سیدھا کھینچتا ہوا کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

پریشے آنکھیں پھاڑے اس وجیہ شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔گئی تو پریشے کر اور بک بک اللہ جی بچالیں۔۔۔پلیز آج بچالیں۔۔۔آئندہ ایسے نہیں بولوں گی۔۔۔۔۔پریشے دھڑکتے دل سے دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی

تمھیں زرا سا احساس ہے تم کیا کہ رہی تھیں۔۔۔۔کچن میں پہنچ کر زاویار نے زور سے جھٹکا دیکر پریشے کا ہاتھ چھوڑا

پریشے کے ہاتھ پر زاویار کی انگلیاں نشان چھوڑ گئیں تھیں۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کو مسلتے ہوئے ڈرتے ڈرتے زاویار کو دیکھ رہی تھی

بھائی جان وہ۔۔۔۔پریشے نے ڈرتے ڈرتے کہا

چپ بالکل چپ۔۔۔۔جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو اگر کوئی سن لیتا تو۔۔۔۔۔میری تو چھوڑو اس باکردار لڑکی کی زندگی خراب ہو جاتی۔۔۔۔۔

کسی پاک دامن لڑکی پر بہتان باندھنا کتنا بڑا گناہ ہے جانتی بھی ہو۔۔۔۔وہ اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہ رہا تھا

پریشے کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا تبھی اک دم نظریں جھکا لیں۔۔۔

سوری بھائی جان۔۔۔۔۔پریشے نے نظریں نیچے کی ئے کی ئے کہا۔۔۔۔

مزاق اک حد تک اچھا ہوتا ہے جس مزاق سے کسی کا نقصان ہونے کا خدشہ ہو وہ مزاق نہیں گناہ ہوتا ہے۔۔۔۔اک نظر غصہ سے بھری اس ڈری ہوئی لڑکی پر ڈال کر وہ اپنی آستینیں اوپر کرتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

کھڑوس۔۔۔۔یہی بات آرام سے بھی تو سمجھا سکتے تھے۔۔۔۔۔پریشے زاویار کے جاتے ہی منہ بنا کر بولی

وہ وہیں کچن میں کھڑی اپنی کلائی مسل رہی تھی اس بات سے انجان کہ کچن کی کھڑکی سے باہر درختوں سے اک انجان سایہ اسے یہ سب کرتے دیکھ رہا ہے

چلی گئی نہ وہ۔۔۔۔فرحان شاہ اپنی کرسی پر بیٹھے اک ہاتھ میں چھڑی لیئے سنجیدگی سے بولے

جی بابا۔۔۔۔۔ثناء بیگم ڈرتے ڈرتے بولیں

اور کون گیا ہے۔۔۔۔۔لہجے میں سختی ابھی بھی برقرار تھی

بابا۔۔۔۔۔اور ہان بھی گیا ہے۔۔۔۔۔۔

بابا بچوں کو یوں روکنا صحیح نہیں ہے بچوں کے دلوں میں میل ڈالنے کا کیا فائدہ دوریاں نسلوں میں پہنچانے سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔۔۔بابا پلیز غصہ چھوڑ دیں

بہو بیگم۔۔۔۔۔کیا میں نے بچوں کو کبھی روکا ہے۔۔۔۔۔۔میں نے تو تم لوگوں کو بھی کبھی وہاں جانے سے نہیں روکا۔۔۔۔فرحان شاہ کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آکر شکستہ لہجے سے کہنے لگے

بابا۔۔۔۔۔لیکن آپنے اجازت بھی کبھی نہیں دی یہ بھی تو اک طرح کی روک ہے۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔اپنوں کے وار۔۔۔۔۔

بہو بیگم اللہ کسی کو اس کے اپنوں سے ازیت نہ دلوائے۔۔۔۔فرحان شاہ لال حویلی کی چکا چوند دیکھتے ہوئے بولے

بابا حرا اور عرشیہ تیار بیٹھی ہیں وہ آپ کی اجازت کے بنا وہاں نہیں جائیں گی آپ کہیں تو بھیج دوں۔۔۔۔۔حرا کی تو دوست بھی ہے فاریہ اب چلی جائے گی پھر نا جانے کب ملاقات ہو۔۔۔۔۔۔ثناء بیگم ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگیں

جس کو جو کرنا ہے کرے۔۔۔۔مجھے تنگ نہ کرو۔۔۔یہ کہ کر فرحان شاہ اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئے اور آنکھیں موند لیں

ثناء بیگم بھی مسکراتی ہوئی ان کے کمرے سے باہر چلی آئیں۔۔۔

کیا ہوا چھوٹی امی۔۔۔۔دادا صاحب مان گئے حرا اور عرشیہ خوشی خوشی پوچھنے لگیں

ہاں۔۔۔چلی جاؤ۔۔۔ثناء بیگم مسکراتے ہوئے دونوں سے بولیں

شکریہ چھوٹی امی۔۔۔۔۔ثناء بیگم کی بات سن کر دونوں دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

فرحان شاہ کے تین بچے تھے دو بیٹے اور اک بیٹی

۔۔۔بڑا بیٹا اور بہو

اک اکسیڈنٹ میں انتقال کر گ ئے تھے ان کی دو بیٹیاں تھیں حرا اور عرشیہ

حرا بہت ہی زہین لڑکی تھی لیکن زہانت کے ساتھ تھوڑی مغرور بھی تھی لیکن اپنے گھر والوں پر جان چھڑکتی تھی خاص کر چھوٹی امی اور دادا صاحب پر۔۔۔۔

چھوٹے بال کندھے پر لیئرز کی شکل میں ڈالے کالی آنکھیں گوری رنگت پر کھڑا نقشہ۔۔۔۔دیکھنے والے کی تمام تر توجہ خد پر کھینچ لیتی تھی

وہیں عرشیہ شرمیلی سی ڈرپوک لڑکی تھی۔۔۔۔بہت کم بات کرنا۔۔۔۔۔ورنہ زیادہ تر مسکرا کر جواب دے دینا۔۔۔۔۔زیادہ تر اس کے کام پریشے ہی کیا کرتی تھی۔۔۔۔

ماں باپ کے انتقال کے وقت حرا دس سال کی تھی جبکہ عرشیہ صرف چار سال کی تھی بچپن میں ماں باپ کی موت نے جہاں حرا کو مضبوط بنایا تھا وہیں عرشیہ کو اک زہنی ڈساوڈر ہو گیا تھا اسے اینٹروپو فوبیا تھا۔۔۔۔وہ زیادہ بھیڑ والی جگہوں سے کتراتی تھی۔۔۔۔اسے لوگوں کے جج کرنے سے ڈر لگتا تھا تبھی وہ ہر کام میں پیچھے رہتی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خوبصورت وہ بھی بہت تھی لیکن اس سے کہیں زیادہ معصوم تھی اس کی آنکھیں بالکل بچوں کی طرح شفاف تھیں گلابی گال چھوٹی سی ناک۔۔۔۔۔اپنی بہن کے مقابلے میں اس کا قد تھوڑا چھوٹا تھا۔۔۔۔۔

فرحان شاہ کی اک بیٹی تھی جو کہ شادی ہو کر اٹلی چلی گئی تھیں

اور اک چھوٹا بیٹا تھا اویس شاہ جس کے چار بچے تھے۔۔۔

ان کی بیگم کا نام ثناء تھا وہی گھر کے تمام تر کاموں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔۔۔

ان کے بچوں میں تین بیٹے اور اک بیٹی تھی۔۔۔

بڑے بیٹے کا نام اورہان شاہ تھا

اورہان کو باڈی بنانے کا بہت شوق تھا بات بات پر غصہ آجانا مار پیٹ کرنا یہ اس کا روز کا معمول تھا ہاں یہ بات الگ تھی کہ وہ مار پیٹ ہمیشہ کسی مظلوم پر ظلم کی وجہ سے ہوتی اس سے غلط بات یا کسی پر ظلم برداشت نہ ہوتا اور وہ اکثر ہی اپنا آپا کھو کر سامنے والے کو اس کے کیئے کی سزا دے آتا۔۔۔۔کالے بال کانوں سے تھوڑے نیچے تک آتے جس کو وہ ہیئر بینڈ لگا کر پیچھے رکھتا۔۔۔بھوری آنکھیں گالوں پر ڈمپل۔۔۔۔اس سب کے باوجود وہ اک رحمدل انسان بھی تھا۔۔۔

بیٹی کا نام پریشے تھا

اور باقی دو چھوٹوں کا نام ارسلان اور اسد تھا

زاویار۔۔۔۔کسی کے آواز لگانے پر وہ اک دم پلٹا۔۔۔اس کی آنکھوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی بہت غصے میں ہے۔۔۔۔

یار زرا ہاتھ لگواؤ۔۔۔۔روحان اک ٹیبل پکڑے کچن کے پاس بنے دروازے سے اندر آتے بولا

بھائی یہ کہاں اکیلے اٹھائے لے جا رہے ہو۔۔۔زاویار نے فوراً ہی روحان کی طرف بڑھتے ٹیبل کو پکڑتے ہوئے کہا

بھائی وہ اندر ضرورت پڑھ گئی ہے۔۔۔سفید کرتے پاجامے میں ملبوس ۔۔۔کھڑی ناک گندمی رنگ پر ہیزل رنگ کی آنکھیں اسے سب سے منفرد بنا رہی تھیں۔۔۔۔

روہان زاویار سے دو سال چھوٹا تھا لیکن اس کے باوجود بھی زاویار کی گھر میں صرف اس سے بنتی تھی زاویار کو بولنا اپنی بات سمجھانا بچپن سے ہی پسند نہیں تھا اور روہان ہمیشہ ہی اس کے دل کی بات سمجھ لیتا تھا۔۔۔۔

اس کے علاوہ دونوں میں کیلیگرافی اور پینٹنگ کرنے کا شوق بھی مشترکہ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بائیک ریسنگ بھی دونوں کو جنون کی حد تک پسند تھی۔۔۔وہ دونوں زیادہ تر ساتھ دکھائی دیتے تھے لیکن ہر وقت ساتھ رہنے کے باوجود بھی کبھی کبھار ہی ایسا ہوتا کہ وہ دونوں کوئی بات کر رہے ہوں جہاں وہ دونوں موجود ہوں وہاں مکمل خاموشی لازمی تھی باقی سب بھی ان دونوں کی عادت سے واقف تھے تبھی جہاں وہ ہوتے وہاں سے بلا ضرورت کوئی نہ گزرتا۔۔۔۔

ضرورت ہی ہو گی لازمی سی بات ہے لیکن کسی ملازم کو بول دیتے تم کیوں اٹھانے لگے۔۔۔۔زاویار نے ماتھے پر بل لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی میں ڈھوڈتا پھر کہتا پھر جا کر ہوتا۔۔۔۔بہتر نہیں ہے کہ کام ہو گیا۔۔۔۔ٹیبل کو جگہ پر رکھتے ہوئے روہان نے کہا

تمھیں کیا ہوا۔۔۔۔۔روحان نے زاویار کے چہرے کے بگڑے تاثرات کو دیکھتے ہوے پوچھا

کچھ نہیں رہنے دو۔۔۔اب اسے کیا بتاتا کہ کس قسم کی فضول بات وہ سن کر آیا ہے ۔۔۔۔اسی لئے بات کو رفع کر دیا

اچھا چلو ٹھیک ہے آؤاندر چلتے ہیں نکاح کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔روحان زاویار کے ساتھ چلتا ہوا حال کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

****

ہائے ماشاءاللہ آپی کتنی پیاری لگ رہی ہیں نا۔۔۔۔پریشے آنیہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی

ہاں تم رمیز بھائی کو بھی تو دیکھو ماشاءاللہ بہت ہی پیاری جوڑی ہے دونوں کی۔۔۔۔
آنیہ نے بھی جواباً سرگوشی کی

مولوی صاحب فاریہ سے اسکی رضامندی لے رہے تھے بلاشبہ فاریہ پر آج قدرتی طور پر بہت نور آیا تھا وہ نم آنکھیں لیئے آہستہ سے ہامی بھر رہی تھی۔۔۔۔اب مولوی صاحب رمیز سے اس کی رضامندی لے رہے تھے۔۔۔روحان اور زاویار تو مجمے سے دور صوفے پر بیٹھے تھے وہیں زونین اور اورحان قاری صاحب کے بالکل برابر میں کھڑے تھے لڑکیاں بھی فاریہ کے ساتھ کھڑی نان اسٹاپ سرگوشیوں میں مصروف تھیں کہ دروازے پر نظر گئی جہاں سے عرشیہ اور حرا اندر داخل ہو رہی تھیں۔۔۔۔

پریشے فوراً ہی دونوں کی جانب بڑھی۔۔۔ارے واہ آ گئیں تم لوگ۔۔۔۔اجازت مل گئی

www.novelsclubb.com

حرا نے پریشے کی بات کو مکمل اگنور کیا اور سیدھی فاریہ کی جانب بڑھ گئی وہ جانتی تھی کہ پریشے اب اپنی تعریفوں کے پل باندھے گی کہ وہ کتنی بہادر ہے اور اس وقت فاریہ سے ملنا اس کی نظر میں زیادہ امپورٹنٹ تھا۔۔۔

ارے جواب تو دے دیتیں۔۔۔۔۔پریشے پیچھے سے تنظیہ ہنستے ہوئے بولی

چلو آجاؤ عرشیہ۔۔۔۔۔ عرشیہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ آنیہ اور حریم کے پاس چلی آئی

کتنی پیاری لگ رہی ہو تم عرشیہ ماشاءاللہ۔۔۔۔ حریم اس نازک سی پیاری لڑکی کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔

شکریہ۔ عرشیہ نے اپنے مخصوص دھیمے انداز میں جواب دیا اور نظریں واپس نیچے کر لیں۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا اور اب سب اک دوسرے سے گلے مل کر مبارکباد دے رہے تھے کوثر بیگم اور عائشہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔

بیٹیوں کی شادی کی جتنی فکر ماؤں کو ہوتی ہے اتنا ہی ان کی رخصتی پر ان کا شدت درد سے برا حال ہوتا ہے لیکن ہر ماں باپ اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ عمل خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں اور اپنی بچی کو کسی اور گھر روانہ بھی کر دیتے ہیں۔۔۔۔ نکاح سے پہلے جو ماں باپ کچھ دیر کے لیے بھی جہاں اپنی بیٹی کسی کے گھر نہیں بھیجتے وہی ماں باپ نکاح ہوتے ہی اسے کسی اور کو سونپ دیتے ہیں بس اس امید پر کہ ان کی بیٹی اپنی زندگی میں آگے بڑھے گی خوش رہے گی اسکو قدر کرنے والے لوگ ملیں گے۔۔۔سچ میں بڑا حوصلہ رکھتے ہیں۔۔۔۔

زونین بھی باقی سب سے گلے مل کر مبارکباد دے رہا تھا پھر اسے کچھ یاد آیا اور وہ اکدم اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔اور حان نے آواز لگائی

یار وہ آپی کے لیئے اک گفٹ لیا تھا نکاح کے وقت دینا تھا وہ لیکر آیا۔۔۔۔زونین یہ کہ کر مڑا ہی تھا کہ اک دم چھت پر لگا فانوس اس کے اوپر گرا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہال میں اک دم چیخ و پکار مچ گئی سب ڈر کر کونوں پر ہو گئے۔۔۔۔

زونین کے پیر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔چوٹ گہری نہیں تھی لیکن سب کے چہروں پر دہشت بلا کی تھی۔۔۔عائشہ بیگم اور کوثر بیگم آنکھوں میں بے پناہ خوف لیئے اک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔جبکہ زاویار زونین کو لیکر کمرے میں چلا گیا اور روحان اور اورحان سب مہمانوں کو سنبھالنے لگے۔۔۔۔

لڑکیاں بھی سب خوف سے اک طرف ہو گئیں سوائے عرشیہ کے وہ جہاں کھڑی تھی سکتے کے عالم میں وہیں کے وہیں کھڑی رہی۔۔۔اپنے اپنے خوف میں مبتلا وہاں ہر اک کو اپنی پڑی تھی کسی نے اس معصوم لڑکی کی طرف دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

روحان جو کہ سب مہمانوں کو دیکھ رہا تھا اس کی نظر عرشیہ پر پڑی تو فوراً ہی اس کے پاس آکر اسے ہلایا۔۔۔۔

عرشیہ نے خالی آنکھیں اٹھا کر اورحان کی طرف دیکھا اور اک ٹک دیکھتی رہی

روحان کچھ پل کے لیئے اس کی ان آنکھوں میں جہاں عجیب سے تاثرات تھے کھو گیا۔۔۔۔

پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔۔خد کو نارمل کرتے اس نے عرشیہ کو دوسری طرف جانے کا کہا

جی اچھا۔۔۔۔ عرشیہ نے بہت معصومیت سے بنا کوئی تاثر دیئے دھیمے لہجے میں کہا اور وہاں سے ہٹ کر الگ جا کر کونے میں کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

روحان نے آج پہلی دفع عرشیہ کی آنکھوں میں خالی پن محسوس کیا تھا عرشیہ زیادہ تر گھر میں ہی رہتی تھی نا کسی سے ملتی نہ کہیں آتی جاتی۔۔۔سفید حویلی سے لال حویلی آنا تو پہلے ہی مشکل تھا۔۔۔اس پر روحان بھی ہمیشہ سے ہی اپنے کام سے کام رکھنے والا لڑکا تھا تو بہت کم ہی سفید حویلی کے مکین لال حویلی کے مکینوں سے ملتے تھے سوائے پریشے کے جو بنا روک ٹوک کبھی ادھر تو کبھی ادھر ہوتی رہتی تھی۔۔۔۔

جلدی جلدی سب ملازموں نے مل کر ہال کو صاف کیا۔۔۔لیکن خوف اور انتشار سب کے چہروں پر صاف جھلک رہا تھا۔۔۔فاریہ بھی روہانسی ہوئ بیٹھی تھی جبکہ رمیز چہرے پر بنا کوئ تاثر لائے سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔زونین کی بینڈ یج کرنے کے بعد زاویار نے پوچھا

جی بھائ۔۔۔۔ہلکی سے لگی ہے کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔

یہ فانوس کیسے گر گیا مجھے تو حیرت ہے۔۔۔۔۔۔

یہ کہ کر زاویار کمرے سے چلا گیا۔۔

زاویار کے جاتے ہی کمرے کے دروازے پر ہلکی سی ناک ہوئ

آجائیں۔۔۔۔زونین نے تکیہ سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ دروازے سے کوئی اور نہیں آنیہ اندر آئی تھی۔۔۔۔ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کچھ دوائیں اور پانی کا گلاس رکھا تھا۔۔۔۔

یہ کھالو۔۔

آنیہ نظریں نیچے کی ئے کی ئے بولی۔۔۔۔کیونکہ اگر نظریں اٹھاتی تو اس کی آنکھ میں موجود آنسوں اس کے دل کی کیفیت کی عکاسی کر دیتے جو وہ ابھی فی الحال نہیں چاہتی تھی۔۔۔اگر کوثر بیگم اسے زونین کو دوا دینے کا نہ بولتیں تو وہ کبھی اس وقت اس کے پاس نہ آتی لیکن اب ماں کو کیا بتاتی کہ کیوں اس وقت زونین سے اس کا سامنا کرنا مشکل ہے تو دل پر پتھر رکھ کر خود کو سنبھالتی چلی آئی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔زونین نے شرارت کرتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔۔۔آنیہ نے بس اتنا کہا اور کمرے جانے کے لی ئے مڑ گئی

بندہ حال چال ہی پوچھ لیتا ہے۔۔۔۔۔زونین نے پھر سے شرارتی انداز میں پوچھا

بتا تو دیا تم نے کہ تم ٹھیک ہو تو دوبارہ کیوں پوچھنا۔۔۔۔۔ابھی آنیہ جواب دینے کے لیئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ حرا کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

ارے حرا آپی۔۔۔۔۔۔زونین اک دم حرا کی طرف متوجہ ہوا

حرا کے آتے ہی آنیہ کمرے سے چلی گئی زونین نے اس کو یوں جاتے دیکھ لیا تھا اور اس کی آنکھوں میں موجود آنسوؤں کو بھی بھانپ لیا تھا اور اسے اس سب کو دیکھ دل ہی دل میں خوشی بھی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔پیر میں لگی چوٹ کی فکر اب اسے کہاں تھی کوئی تھا جو اس کی تکلیف میں پریشان تھا یہ احساس ہی بہت خوش نما تھا۔۔۔۔۔

کیسے ہو زیادہ زور سے تو نہیں لگی۔۔۔۔۔حرا نے اس کی خیریت پوچھی

نہیں آپی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔آپ سب شادی انجوائے کریں مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔زونین مسکراتے ہوئے بولا

چلو ٹھیک ہے تم آرام کرو۔۔۔۔یہ کہتے حرا کی نظر کھڑکی سے سامنے جنگل پر پڑی جہاں اسے اک سایہ سا نظر آیا جسے وہ نظر انداز کرتی پردہ برابر کر کے چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ سایہ وہیں کھڑا اسی کھڑکی کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

شکر ہے اللہ کا اس بار کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔۔۔۔عائشہ بیگم کمرے میں ٹہلتے ہوئے بولیں

www.novelsclubb.com

یہ سب آپ لوگوں کا وہم ہے۔۔۔۔زاویار جو کہ کونے میں بیٹھا ان کی بات سن رہا تھا جھنجھلا کر بولا

کیا پتا بیٹا۔۔۔۔اب تو بس ڈر لگا رہتا ہے یہ پہلی بار نہیں ہوا ہے کہ شادی کے وقت کوئی حادثہ ہوا ہو ایسا پہلے بھی دو بار ہو چکا ہے۔۔۔۔۔کوثر بیگم پریشان ہوتے ہوئے بولیں

چاچی دیکھیں شادی کتنے اچھے سے ہو گئی فاریہ بھی رخصت ہو گئی یہ صرف اک حادثہ تھا اور کچھ نہیں زونین بالکل ٹھیک ہے اللہ کے کرم سے اور شکر ہے مہمانوں میں سے بھی کسی کو چوٹ نہیں آئی۔۔۔۔۔بجائے اللہ کا شکر ادا کرنے کے یہ سب کہنا اچھی بات تو نہیں۔۔

ہاں بیٹا جی۔۔۔۔آپ صحیح کہہ رہے ہو لیکن تمھارے بابا کے جانے کے بعد اب مجھے ان حادثوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔عائشہ بیگم روہانسی ہوتے بولیں

ارے امی جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔۔۔۔موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ یوں خود کو ہلکان نہ کریں دوا لیں اور سو جائیں۔۔۔۔۔زاویار اپنی ماں کو سمجھاتے ہوئے بولا

تم زونین کو اک بار دیکھ لینا۔۔۔عائشہ بیگم اپنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولیں

جی امی۔۔۔۔زاویار نے بہت پیار سے انہیں لٹایا اور کمرے سے چلا گیا

جبکہ اس کے جاتے ہی کوثر بیگم اور عائشہ بیگم اک دوسرے کو آنکھوں میں خوف لیئے دیکھنے لگیں

کیا واقعی کوئی بھوت ہے جنگلوں میں۔۔۔۔۔حریم آنیہ کے پاس گھس کر بیٹھی ڈرتے ڈرتے بول رہی تھی

پتا نہیں لیکن کہتے ہیں جب بھی شاہوں میں کوئی خوشی کا فنکشن ہوتا ہے وہ حملہ ضرور کرتا ہے۔۔۔۔آنیہ بھی اس کے پاس گھستے ہوئے بولی

تم آج میرے کمرے میں ہی سو جاؤ۔۔۔۔حریم آنیہ سے ڈرتے ڈرتے بولی

ہاں ہاں اب تو آپی بھی چلی گئیں میں تو نہیں سو رہی اکیلی۔۔۔۔

سنو حریم۔۔۔۔آنیہ نے کہا

ہاں۔۔۔۔۔

زونین کو دیکھ کر آئیں اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔۔آنیہ سونے سے پہلے اک بار زونین کی خیریت معلوم کرنا چاہ رہی تھی لیکن اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اسی لیئے اکیلے جانے سے ڈر رہی تھی

ارے ٹھیک ہیں بھائی۔۔۔۔۔ حریم نے تکیئے پر سر رکھتے ہوئے کہا

ارے کیسی بہن ہو بھائی کی زرا فکر نہیں۔۔۔۔۔۔آنیہ غصے سے بولی

ہاں تو تم کر تو رہی ہو بھائی کی فکر اک بہن کافی ہے۔۔۔۔۔ حریم نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

توبہ۔۔۔۔۔۔آنیہ نے دل ہی دل میں کہا

ٹھیک ہے پھر میں اکیلے ہی جا رہی ہوں تم رہو یہاں اکیلے کمرے میں۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھی

ارے رکو مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔۔۔اسے جاتا دیکھ حریم فوراً ہی بیڈ سے اتر گئی

حریم کو یوں اٹھتا دیکھ آنیہ کی ہنسی چھوٹ گئی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ حریم کبھی اکیلی نہیں رہے گی تبھی اس نے یہ سب کہا تھا وہ بات الگ ہے کہ اکیلے جانے کی اس میں بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔

حریم زونین کے کمرے میں بنا ناک کیۓ داخل ہو گئی زونین جو کہ شرٹ بدل رہا تھا اک دم حریم کو دیکھ کر جلدی جلدی شرٹ پہننے لگا اس نے دیکھا ہی نہیں کہ آنیہ بھی حریم کے پیچھے آ رہی ہے۔۔۔۔۔

کبھی تو تمیز سے اندر آ جایا کرو۔۔۔۔زونین نے حریم کو ڈانٹتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی اس کی نظر آنیہ کے لال گالوں پر پڑی وہ خد ہی جھینپ گیا

کیا کام ہے۔۔۔۔۔زونین نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے کوئی کام نہیں یہ آپکی بہن کو فکر ہو رہی تھی آپکی کہ آپکو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔۔۔حریم نے آنکھیں گھماتے ہوئے آنیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔ان دونوں نے اک ساتھ حریم کا نام لیا جیسے اسے یہ سب کہنے سے روکنا چاہتے ہوں۔۔۔۔

کمرے میں اکدم مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔۔دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اور اب دونوں ادھر ادھر دیکھ کر شرمندہ ہو رہے تھے

ہاں بولو بھی۔۔۔کیا حریم۔۔۔۔۔حریم دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

کچھ نہیں یہ کہ کر آنیہ کمرے سے باہر چلی آئی

مجھے بھی کچھ نہیں چاہیے بس آرام کروں گا اب تم جاؤ۔۔۔۔۔زونین بھی یہ کہ کر سونے کے لیئے لیٹ گیا

اوکے۔۔۔حریم یہ کہ کر کمرے سے باہر چلی آئ

یااللہ خیر پھر زیادہ تو نہیں لگی زونین بیٹے کو۔۔۔ثناء شاہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے فکر مند ہوتے پریشے سے پوچھ رہی تھیں

نہیں ماما اللہ کا شکر ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔پریشے نے کہا

اچھا اپنے دادا صاحب کو ابھی نا بتانا یہ بات سن کر وہ پریشاں ہو جائیں گے پہلے ہی وہ بہت غمزدہ ہیں۔۔۔۔ثناء شاہ پریشے کو یاد دہانی کراتے ہوئے بولیں

دادو بھی اداس تھے پوری شادی میں اک بار بھی میں نے انکو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا ادھر دادا صاحب بھی اداس ہیں۔۔ان دونوں کی صلح کیوں نہیں کرواتا کوئ

پریشے بولتی چلی گئ

بیٹا جس بات کا ہمیں علم نہ ہو اس میں ہمیں نہیں بولنا چاہیے۔۔۔۔۔کچھ زخم گہرے ہوتے ہیں انہیں بھرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔۔۔۔ہم ان دونوں پر زبردستی نہیں کر سکتے

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔جب دل چاہتا ہے اور دور رہا بھی نہیں جاتا تو سیدھا مل لینا چاہیئے نہ کہ یوں الگ الگ اپنے کمروں میں بیٹھ کر اک دوسرے کو یاد کرتے زندگی گزاری جائے۔۔۔۔۔پریشے یہ کہ کر اٹھ کر چلی گئی جبکہ ثناء شاہ وہیں بیٹھی پریشے کی باتوں کو سن کر خاموش ہو گئیں۔۔۔۔۔اب اسے کیا بتاتیں کیا سمجھاتیں

بیٹا کچھ زخم ناسور ہوتے ہیں ہم ان سے چھٹکارا تو چاہتے ہیں لیکن چھٹکارا پانا ناممکن ہوتا ہے ان کی اذیت ہمیں تاعمر جھیلنی ہی پڑھتی ہے۔۔۔۔لیکن میری دعا ہے اللہ تم سب بچوں کو اس طرح کے کسی زخم سے آشنا نہ کرائے۔۔۔آمین

وہ دل ہی دل میں پریشے کو دعا دینے لگیں

کیا ہے یہ لڑکی۔۔۔۔کیوں اس طرح سے رہتی ہے میں نے تو سنا تھا وہ ڈر جاتی ہے تو آج وہ کیوں نہ ڈری۔۔۔۔۔روحان کا دماغ عرشیہ کے ہی بارے میں سوچے جا رہا تھا۔۔۔۔اس کے زہن سے اس کی خالی آنکھیں اور معصوم وجود اک پل کے لی ئے بھی ہٹ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔جب سے وہ اس سے ملا تھا وہ اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے مجھے رات کے تین بج رہے ہیں اور میں ابھی تک جاگ رہا ہوں توبہ توبہ۔۔۔۔۔سارے کام وقت پر کرنے والا لڑکا آج یوں وقت کی پروا کی ئے بغیر کسی کے خیالوں میں اس قدر مہو تھا کہ اسے وقت کے گزرنے کا اندازہ ہی نہ ہو سکا اب جب ہوا تو اسے خد پر حیرت ہو رہی تھی۔۔۔۔توبہ کرتا وہ کروٹ لے کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

صبح کا وقت تھا لال حویلی میں ہر رف ہلچل مچی ہوئ تھی ناشتے کے بڑے بڑے تھال شاہوں کی شان کے مطابق سجائے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روحان سب کام اپنی نگرانی میں کروا رہا تھا

آنیہ اور حریم بھی تیار کھڑی سب تیاریاں دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

چلو بچوں جلدی کرو دھیان سے یہ سب وہاں لے جاؤ۔۔۔۔۔عائشہ شاہ آنیہ اور حریم کو اشارہ کرتے بولیں

تائی امی پریشے کو آنے دیں۔۔۔۔۔آنیہ دروازے کی طرف نظریں کرتے ہوئے بولی

ارے کیا پتا وہ نہ آئے۔بلاوجہ اس بچاری کو کیوں مشکل ہں ڈالتی ہو تم دونوں ۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے مصروف انداز میں کہا

مشکلیں پریشے سے گھبراتی ہیں پریشے کسی مشکل سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔پریشے نے گھر میں گھستے ہی کہا۔۔۔۔

زاویار جو کہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اس کی آواز سے اک دم چونک کر مڑا اور نفی میں گردن ہلا کر دوبارہ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔

بچپنا نا جانے کب ختم ہو گا ان لڑکیوں کا وہ دل ہی دل میں اکتا کر بولا

مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی۔۔۔۔۔آنیہ آگے بڑھ کر پریشے سے ملتے ہوئے بولی

زونین کہاں ہے۔۔۔۔۔پریشے کے پیچھے سے بھاری آواز میں کسی نے پوچھا۔۔۔۔

ارے اور حان بچے۔۔۔۔وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔عائشہ شاہ مسکراتے ہوئے بولیں اور واپس اپنے کام پر لگ گئیں

وہ چوڑے سینے اور بھرے ہوئے بازو کا حامل وجیہ شخص سب کو نظر انداز کرتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

اور حان۔۔۔۔۔پیچھے سے زاویار نے آواز لگائی

جی بھائی۔۔۔۔۔اور حان فوراً ہی پلٹا

www.novelsclubb.com

زونین سے میں نے حریم کے ایڈمیشن کا کہا تھا تم لوگوں کی یونیورسٹی میں اب وہ تو کچھ دن جائے گا نہیں تو تم زرا معلوم کر لو۔۔۔۔زاویار اپنے مخصوص بارعب انداز میں بولا

اچھا بھائی۔۔۔۔۔اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ واپس سیڑھیاں چڑھنے لگا

کتنے بورنگ ہیں نہ یہ لوگ۔۔۔۔۔حریم اکتا کر بولی

دیکھو تو کون یہ بات کر رہا ہے۔۔۔پریشے حریم کا مزاق اڑاتے کہنے لگی

لیکن زونین ان سب سے منفرد ہے۔۔۔۔۔آنیہ بھی چہک کر بولی

ہاں زونین بھائی الگ ہیں۔۔۔حریم نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

لڑکیوں ناشتہ لیکر جانا ہے دوپہر کا کھانا نہیں جوا بھی تک تم سب یہیں کھڑی ہو جاؤ نا۔۔۔کوثر شاہ ان تینوں پر برہم ہوئیں

جا رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ تینوں فوراً ہی گھر سے باہر چلی گئیں۔۔۔۔

روحان بیٹا خیال رکھنا زرا۔۔۔۔عائشہ شاہ نے فکر مند ہوتے کہا

روحان بھی اپنا سر ہلا کر دروازے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

شادی کے دن ہی ملی تھے تمھیں آرام کرنے کو۔۔۔۔۔۔اور حان زونین کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

نہیں یار۔۔۔۔میں تو باہر آنا چاہتا ہوں لیکن یہاں کوئی میری نہیں سنتا۔۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر ضرور بیمار پڑھ جاؤں گا۔۔۔۔۔زونین اس بار جھنجھلاتے ہوئے کہنے لگا

یہ سب چھوڑو تم نہیں گئے ان لوگوں کے ساتھ ناشتہ لیکر۔۔۔۔۔زونین نے اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

ساری لڑکیاں جا رہی ہیں میں تو نہیں جا رہا ان سب کے ساتھ۔۔۔۔۔اور حان نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا

تم جاتے تو چلا بھی جاتا ایسے میں تو مجھے دور ہی رکھو۔۔۔ان سب کی بے تکی باتیں سنو ان کا دھیان رکھو ناحاصل نہ حصول۔۔۔۔۔

روحان بھائی بھی تو گئے ہیں ان کے ساتھ چلے جاتے خیر تمھاری مرضی ہے ۔۔۔۔۔۔اچھا یہ بتاؤ سر کاشف کا اسائنمنٹ ہو گیا تمھارا۔۔۔۔۔۔زونین اپنی اسٹڈی ٹیبل سے کچھ نوٹس اٹھاتے ہوئے کہنے لگا

نہیں یار۔۔۔۔۔کل کا دن شادی میں لگ گیا تھا آج بناؤں گا۔۔۔۔۔اچھا یہ بتاؤ یہ حریم کو کس ڈیپارٹمنٹ میں ایڈمیشن لینا ہے ابھی جا رہا ہوں پتا کر لوں گا ۔۔۔۔۔۔اور حان اپنے موبائل میں فیسبک اسکرول کرتے ہوئے بولا

حریم کا کس نے کہا تم سے۔۔۔۔۔اچھا بھائی نے اک تو ان لوگوں کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے اب اس کا مطلب ہے میں یونیورسٹی بھی نہیں جا پاؤں گا۔۔۔۔۔

یار کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔زونین اکتاتے ہوئے بولا

ارے اک دو دن آرام کر لو پھر کر لینا جو دل چاہے۔۔۔۔۔اور حان بناز و نین کی طرف دیکھے بولا

اک تو میرے سامنے یہ موبائل مت استعمال کیا کرو۔۔۔۔۔زونین نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے موبائل چھینتے ہوئے کہا

توبہ توبہ جوان لڑکا کینڈی کرش کھیل رہا ہے۔۔۔۔۔اوبھائی کرش رکھنے کی عمر میں کینڈی کرش کیوں کھیلتے ہو۔۔۔۔۔زونین اور حان کے موبائل پر کینڈی کرش کا لیول کلیئر کرتے بولا

قہر ہے موت ہے قضا ہے عشق

سچ تو یوں ہے بری بلا ہے عشق

اور حان نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

آفت جاں ہے کوئی پردہ نشیں

www.novelsclubb.com

کہ مرے دل میں آچھپا ہے عشق

اور حان کے جواب میں زونین نے بھی شعر کہ کر جواب دیا

میں وہ مجنون و حشت آرا ہوں

نام سے میرے بھاگتا ہے عشق

اور حان نے بھی اس کے جواب میں آنکھوں میں چمک لائے شعر سے ہی جواب دیا

بس بھائی تم پتا نہیں اتنا لڑکیوں سے کیوں بھاگتے ہو۔۔۔۔زونین اس کا موبائل اسے واپس کرے بولا

www.novelsclubb.com

بھاگتا نہیں ہوں بس مجھے اس سب میں دلچسپی نہیں ہے اور جس کام میں دلچسپی نہیں وہ مجھے کرنا نہیں سمپل۔۔۔۔اور حان اپنا موبائل جیب میں رکھ کر اٹھتے ہوئے بولا

یونیورسٹی جا رہے ہو۔۔۔۔اسے اٹھتا دیکھ زونین نے کہا

ہاں۔۔۔۔حریم کا بھی پتا کر کے آؤں گا۔۔۔۔تم ٹھیک کر وخد کو یہ کہ کر اور حان وہاں سے چلا گیا

ٹھیک کو کیا ٹھیک کروں۔۔۔۔۔زونین منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

آج آپ لال حویلی جائیں گے۔۔۔۔ثناء شاہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی اویس شاہ سے مخاطب تھیں

ہاں جاؤں گا لیکن اگر پہلے بابا سے بات کر لی جائے تو یہ ٹھیک نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ اویس شاہ سنجیدگی سے کہنے لگے

بابا چاہتے یہی ہیں لیکن ان میں آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ چہرے پر ڈھیروں سکون سجائے بولیں

چلو میں دیکھتا ہوں سوچ رہا ہوں ابھی ہوتا ہوا چلا جاؤں۔۔۔۔۔چائے کا کپ میز پر رکھتے وہ یہ کہ کر اٹھے اور گھر سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔۔

کالے رنگ کی ہیوی بائیک زناٹے سے یونیورسٹی کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔اسکے بھرے ہوئے ہاتھ شرٹ کی آستینوں سے صاف ظاہر ہو رہے تھے بائیک سے اتر کر وہ سیدھا اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا اس بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہ ہر اک کی نظر اس کی جانب ہی اٹھی ہوئی تھی وہ تھا ہی اتنی مقناطیسی پرسنالٹی کا مالک کے جہاں سے گزرتا ہر اک کا دھیان اپنی طرف کھینچ لیتا ۔۔۔۔یونیورسٹی میں جہاں ہر طرف پتلے دبلے لڑکے موجود تھے وہاں وہ باڈی بلڈنگ کا شوقین شخص الگ ہی نظر آتا تھا اک دو تھے جن کی جسامت تھوڑی بھری ہوئی تھی لیکن اس جیسا کوئی نہیں تھا اس پر اس کے کانوں سے نیچے آتے بال اسے اور وجیہ بناتے تھے

www.novelsclubb.com

کلاس ختم ہوتے ہی اس نے حریم کے ایڈمیشن کا پتا کیا ایڈمیشن کی آج لاسٹ ڈیٹ ہے یہ سنتے ہی وہ فوراً گھر کے لیئے روانہ ہوا

تھوڑی ہی دیر میں وہ لال حویلی پہنچ گیا تھا۔۔

خیریت تو ہے اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔ ظفر شاہ جو کہ صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اور حان کو تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے دیکھ پوچھنے لگے

اسلام و علیکم۔۔۔۔چاچو وہ زاویار بھائی کے پاس جا رہا تھا۔۔۔اور حان نے جلدی جلدی کہا

خیریت تو ہے پریشان لگ رہے ہو۔۔۔۔ ظفر شاہ اور حان کو بے چین پا کر پوچھے بغیر رہ نہ سکے۔۔۔۔۔

نہیں چاچو پریشان نہیں ہوں بھائی نے مجھے حریم کے ایڈمیشن کے لیئے کہا تھا تو آج لاسٹ ڈیٹ ہے اور تین گھنٹے رہ گئے ہیں پھر مشکل ہو جائے گی اسی لیئے جلدی ان کے پاس جا رہا تھا۔۔۔یہ کہ کر وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

تم نے صحیح سے معلوم کیا ہے نا۔۔۔۔زاویار چہرے پر فکر مندی لیئے بولا

جی بھائی۔۔۔۔۔ابھی ہی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔اور حان ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے کرسی پر آگے ہو کر کہ رہا تھا

میری میٹنگ ہے ابھی اک ضروری اور زونین کو چوٹ لگی ہوئی ہے کیسے کروں تین گھنٹے میں سب مینج۔۔۔۔۔زاویار پریشان ہوتے ہوئے بولا

بھائی اسے بھیج دیں لڑکیاں یونیورسٹی میں سارے کام خود کرتی ہیں کوئی بھی کسی پر ڈیپینڈینڈ نہیں ہوتا اسے بھی عادت ہونی چاہیئے بلکہ ہر لڑکی کو اپنا کام خود کرنی کی عادت ہونی ہی چاہیے کہ وہ اپنے کسی بھی کام کے لیئے دوسروں کی محتاج نہ ہوں۔۔۔۔۔اور حان بہت سنجیدگی سے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم صحیح کہ رہے ہو لیکن وہ بہت معصوم ہے اسے کبھی یوں اکیلا چھوڑا نہیں ہے چلو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے تم اک کام کرو فارم لیکر جو بھی ضروری کاغذات ہیں وہ مجھے بتاؤ میں حریم کو لیکر آتا ہوں۔۔۔۔زاویار نے اپنی طرف سے تجویز نکالی

بھائی آپ کہیں تو میں پریشے کو لے لیتا ہوں اور ہم دونوں حریم کے ساتھ جا کر اس کا ایڈمیشن کروا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور حان زاویار کی پریشانی سمجھ رہا تھا تبھی اس نے بھی اپنی طرف سے تجویز پیش کی جو کہ زاویار کو بھی ٹھیک لگی

یہ تو بہت اچھی بات ہے چلو ایسے کر لو۔۔۔۔زاویار نے یہ کہہ کر اپنا فون اٹھایا اور کال ملائی

گھر آؤ جلدی پریشے کو بھی لانا۔۔۔۔یہ کہہ کر زاویار نے فون بند کر دیا

ہاں اللہ خیر بھائی ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔۔حریم زاویار کا فون سن کر پریشان ہوتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

کون کیسا بول رہا ہے آنیہ نے حریم کے چہرے کے رنگ اڑے دیکھتے ہوئے کہا

بھائی کا فون تھا کہہ رہے تھے کہ پریشے کے ساتھ گھر آؤ جلدی۔۔۔۔حریم کی یہ بات سن کر پریشے کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

بھائی کو کہیں پتا تو نہیں چل گیا پریشے آنیہ اور حریم کی طرف دیکھتے ہوئے خوفزدہ ہوتے کہ رہی تھی کہ اس کا موبائل اک دم بجا۔۔

موبائل دیکھا تو اس پر اورحان کا میسج تھا وہ بھی اسے جلد سے جلد لال حویلی بلا رہا تھا

۔۔۔۔

یار یہ اورحان بھائی کا بھی میسج آیا ہے گئی میں پھنس گئی ضرور ان لوگوں کو پتا چل گیا ہے۔۔۔اب کیا ہو گا پریشے ڈرنے کی وجہ سے سفید پڑ گئی تھی

کچھ نہیں ہو گا گھر چل کر دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے کوئی اور بات ہو۔۔۔۔آنیہ نے پریشے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دلاتے ہوئے کہا

میں نے منع بھی کیا تھا تمھیں سنتی نہیں ہو اب دیکھنا تم بھی پھنسو گی اور ہم دونوں بھی۔۔۔۔حریم کا بھی زاویار کے خوف سے برا حال تھا کونسا ناشتہ کیسا ناشتہ ابھی ان تینوں کی اس کی بالکل فکر نہیں تھی انہیں تو یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ کسی اور کے گھر میں ہیں۔۔۔۔

ارے ہو سکتا ہے کوئی اور بات ہو۔۔۔آنیہ دوبارہ ان دونوں کو مطمئن کرنے لگی

ہو سکتا ہے اور اللہ کرے کوئی اور ہی بات ہو۔۔۔۔بس اس بار اللہ تعالیٰ مجھے بچا لیں آئندہ میں کبھی کوئی غلط کام میں اس پریشے کی مدد نہیں کروں گی۔۔۔۔حریم روہانسی ہو کر بولی

کیسی لڑکی ہے یہ فورا اپنی پڑھ گئی ہے اسے۔۔۔انشاءاللہ کوئی اور بات ہو گی۔۔۔لیکن اگر کوئی اور بات نہیں ہوئی تو۔۔۔۔

ہو گئی تو ہو گئی دیکھ لوں گی پریشے کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔یا اللہ بچا لیجیئے۔۔۔پریشے بڑبڑانے لگی

www.novelsclubb.com

پاگل ہو گئی ہو کیا خد ہی خد بولے جا رہی ہو۔۔۔آنیہ پریشے کو ہلاتے ہوئے بولی جو کہ ناخن کترتے ہوئے بولے جا رہی تھی

کیا ہو گیا لڑکیوں یہاں بھی ٹولی بنا کر اپنی باتوں میں لگ گئیں۔۔۔۔۔فاریہ ان تینوں کے پاس آ کر بولی

نہیں آپی زاویار بھائی کا فون آیا تھا بلا رہے ہیں گھر کوئی کام ہے انہیں تو بس وہی بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔آنیہ نے آگے بڑھ کر بولا

اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔سب کو میرا اسلام کہ دینا۔۔۔روحان کہاں ہے

وہ باہر ہیں بس چلیں چلتے ہیں ہم بھی اللہ حافظ یہ کہ کر وہ تینوں وہاں سے چلدیں

پورے راستے پریشے کا ڈر کی وجہ سے برا حال تھا۔۔۔لیکن اس سے بھی بری حالت حریم کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر ان کی اس حرکت کا جس کا انہوں نے کسی سے ذکر نہیں کیا کسی کو بھی پتا چل گیا تو اس کا تو گھر سے نکلنا ہی بند ہو جائے گا

گھر پہنچتے ہی وہ تینوں سیدھی زاویار کے کمرے میں پہنچیں۔۔۔وہاں موجود اور حان ان کے دل میں اور زیادہ وسوسے پیدا کرنے لگا

جی بھائی حریم نے مکمل بے تاثر چہرہ لیئے کہا۔۔۔اس کے دل کا حال تو وہی جانتی تھی جو زور زور سے دھڑک رہا تھا

آ گئیں تم۔۔۔حریم تم سے مجھے ایسی لاپرواہی کی امید بالکل نہیں تھی زاویار اپنی کرسی سے کھڑا

ہوتے ہوئے بولا

سوری بھائی مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔حریم جسے اپنی تمام تر وہم صحیح ثابت ہوتے دکھ رہے تھے فوراہی رونے کی سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی

ارے اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔حریم کو یوں آنکھوں میں آنسو لاتا دیکھ فوراہی زاویار اس کی طرف بڑھا

اور حان بھی حیرت سے حریم کو دیکھنے لگا اتنی سی بات پر یوں گھبرانا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

بھائی مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیئے تھا سوری وہ اپنی لال ناک کو رگڑتے ہوئے بولی

ایڈمیشن کب ہے اس پر دھیان نہ دینا کوئی اتنی بڑی بھی غلطی نہیں جو تم یوں رو رہی ہو۔۔۔۔زاویار کچھ سوچتے ہوئے بولا

زاویار کی بات سنتے ہی پریشے کی آنکھوں میں اک دم چمک واپس آگئی جبکہ حریم ابھی بھی سوچ میں گم تھی

ایڈ۔۔۔۔می۔۔۔۔شن۔۔۔۔۔حریم کے منہ سے ٹکڑوں میں نکلا۔۔۔

ہاں ایڈمیشن۔۔۔۔تین گھنٹے رہ گئے ہیں ابھی جاؤ اور حان اور پریشے کے ساتھ اور سارا کام کروا کر آؤ۔۔۔۔۔زاویار سنجیدگی سے بولا اسے حریم کا یوں اتنی سی بات پر اتنا ڈر جانا ہضم نہیں ہو رہا تھا لیکن فی الحال ان کے پاس وقت کم تھا تبھی اس نے اس بارے میں بعد میں بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

میں امی کو بتا کر آتی ہوں۔۔۔۔۔پریشے اکرم بولی

نہیں میں فون کر چکا ہوں تم بس چلو۔۔۔۔اور حان گاڑی کی چابیاں زاویار سے لیکر یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

شکر بچ گئی۔۔۔۔ حریم اور پریشے نے اپنے اپنے دل میں کہا

البتہ حریم نے اک غصے سے بھری نظر پریشے پر ضرور ڈالی

کیا مجھے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔۔تو بہ میری جو آئندہ تم سے کبھی مدد لوں۔۔۔۔یہ کہ کر پریشے منہ بناتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی تھی کہ اسے حال سے اپنا نام سنائی دیا۔۔۔۔

میرا نام لیا نہ کسی نے پریشے نے حریم کی طرف جھکتے ہوئے کہا

ہاں تم ٹھہریں مشہور حستی۔۔۔۔سب صبح شام تمہارا نام ہی لیتے رہتے ہیں۔۔۔۔

حریم تپ کر بولی وہ ابھی بھی پریشے سے ناراض تھی

بس اب منہ سیدھا بھی کر لو کچھ نہیں ہوانا۔۔۔۔ویسے بھی کچھ نہیں ہوتا اب زمانہ ماڈرن ہو گیا ہے تم کیوں ڈرتی ہو کسی کو پتا بھی چل گیا نہ تو پھر بھی کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔اچھا چھوڑو یہ سب۔۔۔۔دو سیکنڈ رکو یہ بابا مما کیا کر رہے ہیں یہاں یہ سننے دو۔۔۔۔پریشے آخری سیڑھی پر کھڑی حال میں موجود سب کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔جو اسی کے بارے میں کوئی بات کر رہے تھے

لیکن پھر جو الفاظ اس کی سماعتوں پر بجلی بن کر گرے وہ شاک کی سی کیفیت میں سب کو دیکھنے لگی۔۔۔وہ اسی وقت چلانا چاہتی تھی سب کو اپنی مرضی سے آگاہ کرنا چاہتی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی اک الفاظ بھی اپنے منہ سے نہ نکال سکی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر پہلے:۔۔۔۔

اسلام و علیکم ظفر بھائی۔۔۔۔۔اویس شاہ نے لال حویلی کے اندر آتے ہی ظفر شاہ کو مخاطب کیا۔۔۔ان کے ساتھ ثناء شاہ بھی حویلی کے اندر داخل ہوئیں

ارے و علیکم السلام آؤ اویس آو۔۔۔۔ظفر شاہ نے اویس شاہ کا پر جوش استقبال کیا

بہت اچھا کیا تم آگ ئے میں ابھی تمھارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔بلکہ میں اور تمھاری بھابھی آج سفید حویلی آنے کا ارادہ بھی رکھتے تھے۔۔۔۔ظفر شاہ نے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

دل سے دل کو راہ ہوتی ہے ادھر آپنے یاد کیا ادھر میرے دل میں بھی آپ سے ملنے کے خیال آنے لگے۔۔۔اویس شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔اویس شاہ نے بنا وقت ضائع کی ئے اپنی بات کا آغاز کیا

ہاں بولو میرے بھی دل میں اک بات آئی ہے آج صبح اور وہ میں تم سے کرنا چاہتا ہوں تم اپنی بات مکمل کرو پھر میں بتاتا ہوں۔۔۔۔ظفر شاہ نے بھی چہرے پر امید کی کرن سجائے کہا

دیکھیں یہ ناچاکی یہ بدمزگی بہت ہو گئی بابا اور چچا جان کو مجھے لگتا ہے اب صلح کر لینی چاہی ئے دیکھیں جو ہو گیا سو ہو گیا جسے جانا تھا وہ چلا گیا۔۔۔جو بھی ہونا تھا اسے تو

کوئی نہیں بدل سکتا تو مجھے لگتا ہے اب پرانی باتوں کو بھلا کر آگے بڑھنا چاہیئے ۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے بنا کوئی تمہید باندھے اپنی بات مکمل کی

میں بھی تم سے یہی بات کرنا چاہتا تھا اور اس معاملے میں میرے پاس تمھارے لیے اک تجویز بھی ہے اگر تم چاہو تو۔۔۔۔ ظفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

دیکھو جب کوئی زنجیر ٹوٹ جاتی ہے زنگ آلود ہونے کی وجہ سے تو اگر پرانا زنگ ہٹا کر اک نئی کڑی کے زریعے اس پرانی زنجیر کو جوڑا جائے تو وہ زیادہ پائدار ہوتی ہے ۔۔۔۔اسی طرح پرانے رنجش زدہ رشتوں کو اگر نئے رشتے سے جوڑا جائے تو مجھے لگتا ہے یہ کافی کارآمد ثابت ہو گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اویس شاہ بہت دھیان سے ظفر شاہ کی بات سن رہے تھے۔۔۔۔

تو میں اور عائشہ بھابھی چاہتے ہیں تم زاویار کو اپنی فرزندی میں قبول کرو۔۔۔۔۔ تمھارے سامنے کا بچہ ہے کتنا ہونہار اور سمجھدار ہے۔۔۔اگر تمھیں صحیح لگے تو

پریشے بیٹی کا ہاتھ میں زاویار کے لی ئے مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ظفر شاہ پر امید انداز میں بولے

کیا آپ نے اس کا زکر چچا جان سے کیا ہے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے بناتاثر دی ئے کہا نہیں۔۔۔۔پہلے تم رضامندی دکھاؤ تو میں آگے بات کروں گا۔۔۔۔۔پہلے تمھاری اور پریشے بیٹی کی رضامندی میرے لی ئے زیادہ اہم ہے کیا پتا بابا مان جائیں اور تمھیں یا پریشے کو اس بات پر اعتراض ہو۔۔۔۔۔اگر تمھاری رضامندی نہ بھی ہوئ تو مجھے یقین کرو تم سے کوئ شکایت نہیں ہو گی بس مجھے بہت اچھا لگے گا اگر تم زاویار کے لی ئے پریشے ہمیں دے دو گے تو۔۔۔۔۔اس بار ظفر شاہ اپنے لہجے میں التجالی ئے کہنے لگے

زاویار کے لی ئے پریشے۔۔۔۔۔مجھے یہ رشتہ منظور ہے فرقان شاہ کی بھاری رعب دار آواز سے پورا حال گونج اٹھا۔۔۔۔۔۔

وہیں پریشے کی آنکھ سے اک آنسو بہ گیا جسے وہ صاف کرتی حریم کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔پریشے کو یوں جلدی سے دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ سب کی نظر اس پر اٹھی۔۔۔۔۔

اس کو یوں جلدی جلدی جاتے دیکھ سب اس کا شرمانا سمجھ کر مسکرانے لگے۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم اویس شاہ فرقان شاہ سے وہیل چیئر کی وجہ سے جھک کر گلے ملتے ہوئے بڑے ادب سے مخاطب ہوئے

وعلیکم السلام۔۔۔۔جب جب میں پریشے بیٹی کو دیکھتا تھا میرے دل میں یہی خواہش اٹھتی تھی پر میں چپ رہا دل میں ڈر تھا کہیں نا کہیں ناامید تھا لیکن میرا خدا جانتا تھا میرے دل کی کیفیت کو میری تڑپ کو۔۔۔۔۔مجھ میں تو ہمت نہ تھی کہ یہ خواہش ظاہر کرتا لیکن آج یہ بات ہوتی دیکھ میں اس خدا کا بے انتہا شکر گزار ہوں۔۔۔۔وہ اویس شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے رکھے کہنے لگے

زاویار بیٹا مجھے بھی بہت پسند ہے میں بابا سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

میری طرف سے تو آپ سب ہاں ہی سمجھیں بس اک دفہ بابا سے بات کر لوں

۔۔۔۔اویس فرقان شاہ کو دیکھتے ہوئے بولے

ٹھیک ہے بس تم بات کر کے ہمیں بتاؤ۔۔۔۔۔پھر ہم فاریہ کہ چوتھی کی دعوت

کے دن ہی ان دونوں کی منگنی کر دیں گے۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ خوش ہوتے ہوئے

بولے

نہیں بھائی۔۔۔۔۔انشاءاللہ بابا کی رضامندی کے بعد منگنی کی رسم سفید حویلی میں

ہی ہو گی۔۔۔۔اویس شاہ بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہنے لگے

ہاں یہ بھی ٹھیک۔۔۔۔۔یہ کہ کر سب اک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے اس

دوران کسی نے ناتو زاویار سے اس کی رضامندی پوچھی نہ ہی پریشے سے جس کے

دل پر کیا گزر رہی تھی وہاں ہال میں موجود سب اس سے بے خبر تھے۔۔۔۔۔۔

کیسے ہو تم۔۔۔۔آنیہ حریم اور پریشے کو زاویار کے کمرے میں چھوڑ کر زونین کے کمرے کی طرف چلی آئی

میں تو بالکل ٹھیک ہوں سب فانوس کے گرنے سے ڈر گئے ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔۔بس مجھے یہاں قید کر دیا۔۔۔۔زونین جو کہ گھر میں بھی ٹک کر نہیں بیٹھتا تھا اپنے کمرے میں رہنے کی وجہ سے اکتاہٹ کا شکار ہو گیا تھا تبھی تپ کر بولا

زونین کا بگڑا موڈ دیکھ آنیہ فوراً ہی دروازے سے باہر جانے لگی۔۔۔۔وہ زونین سے آگے کیا بات کرتی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

اچھا رکو۔۔۔۔سوری۔۔۔آنیہ کو جاتا دیکھ زونین فوراً ہی پیچھے سے بولا۔۔

نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔۔چاہو تو میں تمھیں باہر لیکر چل سکتی ہوں آنیہ نے کچھ سوچتے ہوئے آنکھوں میں چمک لائے کہا

کہاں۔۔۔۔زونین بھی اک دم سیدھا ہوتے بولا

چھت پر چلتے ہیں تھوڑی سے تازہ ہوا کھا لینا۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔۔آنیہ اک دم چہک کر بولی

چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔زونین فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

وہ دونوں دبے پاؤں کمرے سے نکلے اور آہستہ آہستہ ٹیرس کی طرف بڑھ گ ئے۔۔۔۔۔

وہ دونوں جو کچھ پل ساتھ گزارنے کی غرض سے چھت پر گ ئے تھے اس بات سے انجان تھے کہ ٹیرس پر پہلے سے روحان پینٹنگ بنانے میں مصروف تھا اسے دیکھتے ہی دونوں کے چہرے سے تمام رنگ اڑ گ ئے۔۔۔۔۔

آنیہ تو فوراً ہی الٹے پاؤں بھاگی جبکہ زونین اک نظر آنیہ پر مسکراہٹ بھری ڈال کر روحان کے پاس چلا گیا اب اتنی مشکل سے اوپر تک آیا تھا تو تھوڑی دیر تو رکنا ہی تھا۔۔۔۔۔

ہاں بھئی کیا حال ہیں۔۔۔۔۔روحان نے اک نظر اپنے پاس آتے زونین پر ڈالتے ہوئے کہا

میں ٹھیک واہ آج بڑے دن بعد پینٹنگ کی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔زونین روحان کو ہاتھ میں برش پکڑے دیکھ کر بولا

ہاں۔۔۔۔اپنی سوچ کو رنگوں میں بکھیرنا مجھے پسند ہے۔۔۔۔۔روحان واپس اپنا دھیان پینٹنگ پر لگاتے ہوئے بولا

کیا بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔زونین نے پینٹنگ پر اک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں تم بتاؤ پیر کیسا ہے تمھارا۔۔۔۔۔روحان نے زونین کے سوال کو مکمل نظر انداز کرتے ہوے کہا

بالکل ٹھیک بھاگ کر دکھاؤں آپکو۔۔۔۔۔زونین نے اکتا کر بولا

سب لوگوں کے پاس مجھ سے بات کرنے کو بس یہی بات رہ گئی ہے کل رات سے باری باری سب مجھ سے بار بار یہی بات پوچھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں سوچ رہا ہوں اک بورڈ لٹکا لوں گلے میں کہ میری ٹانگ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔

بیٹا شکر کرو کہ تمھارے اپنے ہیں جو تم سے تمھاری خیریت پوچھتے ہیں تمھارا خیال رکھتے ہیں ورنہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان سے کوئی ان کا حال تک پوچھنے والا نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔۔روحان برش زونین کی طرف کرتے ہوے بولا اور واپس پینٹنگ میں مصروف ہو گیا

زونین کو روحان نے لاجواب کر دیا تھا تو وہ بھی چپ ہو گیا۔۔۔اور ادھر ادھر موسم دیکھنے لگا تازہ ہوا میں اسے واقعی میں بہت سکون مل رہا تھا

اک بات بتاؤ۔۔۔۔یہ عرشیہ کیا ہمیشہ ایسے ہی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔روحان جو کل رات سے اک سیکنڈ کے لیئے بھی عرشیہ کا خیال اپنے زہن سے نہ نکال سکا تھا وہ اس کے بارے میں پوچھے بنا نا رہ سکا

کیسی۔۔۔۔۔۔زونین نے ناسمجھی سے کہا

کچھ نہیں چھوڑو۔۔۔۔۔۔مین نے سنا تھاوہ ڈرتی ہے لیکن کل حال میں ہر اک ڈر کے پیچھے ہٹ گیا سوائے اس کے وہ وہیں کھڑی رہی مجھے سمجھ نہیں آئی اس کی۔۔۔۔۔روحان اپنی پینٹنگ کی خالی آنکھوں میں رنگ بھرتے ہوے بولا

میرا اس سے آمنہ سامنا بہت کم ہی ہوا ہے وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں بند رہتی ہے ۔۔۔۔بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ میری اس سے ملاقات ہوئی ہو۔۔۔۔اگر کبھی آمنہ سامنا ہو بھی جائے تو وہ فوراً ہی کمرے میں چلی جاتی ہے اور پھر سفید حویلی جانا ہی مشکل کام ہے دادا صاحب کی نظر پڑھ جائے تو وہ کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہیں اس پر وہاں کی کسی لڑکی سے بات کر لیں تو اللہ جانے کیا کریں

وہ۔۔۔۔۔۔زونین اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا جبکہ روحان دوبارہ اسی لڑکی کے خیالوں میں قید ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہی بے خوف سی آنکھیں اداس درد بھری اس کی نظروں کے سامنے آ گئیں

پریشے سارے رستے ہی خاموش بیٹھی رہی۔۔۔۔کالج میں جانے کے بعد بھی اس نے کسی اک کام پر بھی دھیان نہیں دیا۔۔۔۔حریم روحان کی تمام تر ہدایات کو مانتے ہوئے جلدی جلدی کام کر رہی تھی۔۔۔۔

روحان بھی بیزار سے تاثرات لیئے حریم کو گائیڈ کر رہا تھا آس پاس سے گزرتی گزرتے تمام ہی اسٹوڈنٹس اسے کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھ حیرت میں تھے کیونکہ روحان کی گرلز الرجک نیچر پورے ڈپارٹمنٹ میں ہی مشہور تھی اوپر سے وہ اپنی پرفیکٹ باڈی اور ریسرو نیچر کی وجہ سے تقریباً ہی ہر لڑکی کا کرش تھا اور اس کی کالی ہیوی بائیک اس کی پرسنیلٹی پر اور چار چاند لگاتی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے اللہ کا سب کام ہو گیا۔۔۔۔حریم پریشے کے پاس آتے بولی

ہاں۔۔۔۔۔پریشے جو اپنے خیالوں میں کھوئی تھی اس کے اک دم پاس آنے پر چونکی۔۔۔۔۔

چلو یار اب موڈ ٹھیک بھی کر لو۔۔۔۔۔کوئی ایسی بھی بات نہیں ہے اللہ نے چاہا تو بہت اچھا ہو گا۔۔۔۔

حریم پریشے کو سمجھانے لگی

نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔بھائی جان کے لی ئے میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا توبہ توبہ کبھی نہیں۔۔۔۔اور اس سب کے علاوہ تم تو جانتی ہو یار میں کیسے یہ سب کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔پریشے روہانسی ہو کر بولی

اچھا چلو گھر چل کر بات کرتے ہیں ویسے بھی ابھی تو بات ہوئی ہے ابھی تم سے تمھاری رضامندی بھی تو پوچھیں گے تب تم بتا دینا اپنی بات۔۔۔۔۔حریم بہت سمجھداری سے اسے سمجھانے لگی

یار کیا بولوں گی کہ جو اتنے سال بعد اک وجہ آپ لوگوں کے ہاتھ آئی ہے خاندانی رنجشیں ختم کرنے کی میں اس کے لی ئے رضامند نہیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے ہاتھوں سے سر کو پکڑتے ہوئے کہا

دیکھو اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ بہتر کریگا مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔ حریم پریشے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔۔۔۔ پتا ہے لال حویلی میں وہی اک شخص مجھے پسند نہیں ۔۔۔۔ اک نمبر کا کھڑوس اور اسی سے میری شادی کروا رہے ہیں حریم میں کیا کروں گی بورنگ لائف ہو جائے گی میری۔۔۔۔۔ پریشے اور زیادہ ڈرتے ہوئے بولی

کوئی نہیں بہت اچھے ہیں بھیئا۔۔۔۔ ہر کسی سے فری تھوڑی ہو جائیں گے ۔۔۔۔ تم انہیں جانتی ہی کہاں ہو۔۔۔۔ اب نہ بولنا بھیئا کے بارے میں کچھ۔۔۔۔۔ حریم کو اپنے بھائی کی برائی سننا بالکل پسند نہیں آیا تھا تو وہ تپ کر بولی

تم دونوں کو گھر نہیں چلنا کیا کب سے گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ ابھی پریشے حریم کو جواب دینے کے لیئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ اور حان ان کے پاس آ کر کہنے لگا

جی بس آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے پریشے کو اٹھاتے ہوئے کہا

تھینک یو اور حان بھائی۔۔۔۔حریم گاڑی کے اندر بیٹھتے ہوئے بولی

ہمم۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اور حان نے حریم کو مکمل اگنور کر دیا

ویسے اس خاندان کے سارے لڑکے ہی کھڑوس ہیں۔۔۔۔۔حریم نے پریشے کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

آئی ٹولڈ یو۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے تنک کر کہا

نہیں مجھے یہ رشتہ کسی صورت منظور نہیں۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ تقریباً حلق کے بل چلاتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

آہستہ بابا۔۔۔۔اپنی طبیعت نہ خراب کر لیجیئے گا۔۔۔۔۔اویس شاہ نے ان کا غصہ ٹھنڈا کراتے ہوئے کہا

میری طبیعت کا جو ہو سو ہو۔۔۔لیکن میں اپنی پھول سی بچی اس جعفر کے بیٹے کو نہیں دوں گا۔۔۔۔فرحان شاہ اپنی چھڑی ہاتھ میں لیئے کمرے میں ٹہلتے ہوئے بولے

بابا۔۔۔اب بس۔۔۔اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اس خاندانی دشمنی کو ختم کر دیں اک اچھا سنہری موقع ہمارے ہاتھ آیا ہے تو کیوں نہ اس موقع سے فایدہ اٹھایا جائے۔۔۔۔زاویار ہمارے سامنے کا لڑکا ہے بہت سلجھا ہوا نیک۔۔۔۔آپ بھی اچھی طرح اس کی خوبیوں سے واقف ہیں۔۔۔۔اویس شاہ بہت نرمی سے سمجھانے لگے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی اک خامی اس کی ساری اچھائیوں پر بھاری ہے کہ وہ جعفر کی اولاد ہے ۔۔۔۔فرحان شاہ نفرت انگیز لہجے میں بولے۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔جو ہو گیا اسے بھول جائیں زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے نہ کہ یوں سالوں پرانی باتیں دلوں میں رکھنے کا اور آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو

سالوں پہلے ہوا اس میں کس کا ہاتھ تھا۔۔۔۔۔جعفر بھائی تو بس بدنام ہوئے اصل حقیقت تو آپ بھی جانتے ہیں اور ہم سب بھی۔۔۔۔۔۔اس بار تھوڑی سختی اویس شاہ کے لہجے میں بھی اتر آئی

میں نہیں مانتا۔۔۔۔۔جو ہوا اس سب کا زمہ دار وہی جعفر تھا میں کبھی نہیں بھول سکتا۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔

نہیں بابا سب جانتے ہیں جب جب شاہوں کے گھر خوشی آتی ہے تب تب کوئی نہ کوئی حادثہ ضرور ہوتا ہے ابھی کل کی بات لے لیجیئے کیا وہ بھی اتفاق تھا۔۔۔۔۔ کیا ایسا نہیں تھا کہ شاہوں کے ہاں سالوں بعد خوشی آئی تھی اور پھر تاریخ نے خد کو دھرانا چاہا تھا وہ تو اللہ کا شکر ہے زونین بچہ بچ گیا ورنہ نا جانے کیا ہو جاتا۔۔۔۔۔ اویس شاہ پھر سے فرحان شاہ کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

تم چاہے کچھ بھی کہ لو میرا جواب ابھی بھی وہی ہے مجھے یہ رشتہ منظور نہیں۔۔۔۔۔وہی صحیح تھا کہ کوئی آپس میں نہیں ملتا تھا میں نے زرا ڈھیل کیا دی تم

لوگ تو اتنے خود مختار ہو گئے کہ اپنے آپ فیصلہ بھی کر لیا اور اب مجھ پر تھوپنے چلے آے ہو۔۔۔۔۔فرحان شاہ غصے سے لال آنکھیں لی ئے بولے

کوئ آپ پر فیصلہ نہیں تھوپ رہا۔۔۔۔آپ کی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا آخر یہ رشتہ دوریاں مٹانے کے لی ئے کیا جا رہا ہے بڑھانے کے لی ئے نہیں۔۔۔۔۔

اویس شاہ اپنے لہجے کو دھیما کرتے ہوئے بولے۔

تو پھر میرا فیصلہ بھی سن لو۔۔۔۔کوئ ہماری بچی اس گھر میں نہیں جا رہی اور آج سے لال حویلی کے لوگوں کے لی ئے سفید حویلی کے دروازے بند ہیں اور یہاں سے بھی کوئ بھی وہاں نہیں جا ئے گا بتا دینا اپنے بچوں کو بھی۔۔۔۔۔کوئ بھی سے مراد کوئ بھی۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ اپنا حتمی فیصلہ سنا کر منہ موڑ لی ئے

لیکن بابا۔۔۔۔۔ابھی اویس شاہ کچھ کہنے کے لی ئے منہ کھول ہی رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئ۔۔

دروازہ جیسے ہی کھولا تو سامنے فرقان شاہ موجود تھے۔۔۔۔۔

چچا جان آپ۔۔۔۔۔۔شدید حیرت کی وجہ سے اویس شاہ کے منہ سے ٹکڑوں کی صورت میں لفظ ادا ہوئے

ہاں میں کیونکہ مجھے پتا ہے اس کو سمجھانا تمھارے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔

فرقان شاہ یہ کہتے ہوے کمرے میں آہستہ سے اپنی وہیل چیئر چلاتے ہوئے داخل ہوئے

کسی اپنے کی جانی پہچانی آواز سماعتوں سے ٹکرانے پر کچھ دیر کے لیئے تو فرحان شاہ بھی حیرت میں آ گئے۔۔۔۔اس پل کا انتظار تو انہیں بھی کئی سالوں سے تھا آج انہوں نے نا جانے کتنے سال بعد اپنے بھائی کی آواز سنی تھی۔۔۔۔۔آنکھوں میں خوشی کے آنسوں جھلکنے لگے تو انہوں نے اپنا منہ موڑ لیا۔۔۔۔۔کیونکہ چاہے ان کے دل میں اپنے بھائی سے ملنے کی جتنی بھی طلب کیوں نہ ہو لیکن جو زخم ان کے دل پر لگے تھے وہ بھی اسی بھائی کی طرف سے تھے۔۔۔۔۔خوشی کے ہر اک

احساس پر ماضی کی تلخیاں کچھ ہی پل میں جب غالب آ گئیں تو ان کے چہرے کے تاثرات بھی سخت ہو گ ئے

کیا اب نظریں بھی نہیں ملائے گا۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے فرحان شاہ کو مخاطب کیا

کیوں آے ہو۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے منہ موڑے موڑے کہا

وجہ تم جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے بھی فوراً ہی جواب دیا۔۔

نہیں دینی ہمیں ہماری پھول سی بچی۔۔۔۔۔فرحان شاہ آنکھوں میں غم و غصہ لی ئے بولے

لیکن کیا تم اتنے سال گزرنے کے بعد بھی یہ سب ختم نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے لہجے میں اداسی لی ئے کہا

۔پہلا قدم اٹھانا بہت تکلیف دیتا ہے خاص طور پر جب آپ بہت ہمت کر کے اپنے دل کو راضی کریں اور مقابل کے دل کے دروازے کو پیار و محبت کی چابی سے کھولنا

چاہیں لیکن آپ کو پتا چلے کہ مقابل کے دل کا دروازہ توانا کے زنگ کے باعث کھلنا ناممکن ہو گیا ہے تو اس وقت آپ خود کو دل ہی دل میں کوسنے لگتے ہیں ملامت کرتے ہیں خود کو گرا ہوا کمتر سمجھنے لگتے ہیں اور یہ تکلیف آپ کے چہرے پر عیاں نہیں ہوتی پر یہ ہوتی ہے دل کے کسی کونے میں سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھے مارتی ہے اور آپ کو اک عجیب غم کی شدت سے روبرو کرواتی ہے اور اس وقت فرقان شاہ اسی تکلیف سے دوچار تھے۔۔۔۔

فرحان شاہ منہ موڑے بیٹھے رہے انہوں نے اپنے منہ سے اک لفظ کی ادائیگی بھی کرنا گوارا نہ کی

www.novelsclubb.com

دیکھو میری بات سنو۔۔۔۔وقت گزر گیا ہے اور آگے بھی گزرتا ہی رہے گا یہ ہمارے لیئے نہیں رکے گا۔۔۔۔۔آج میں ہوں تم ہو کیا پتا کل ہم میں سے کون اس دنیا میں ہی نہ رہے۔۔۔۔۔کیا یہ بہت نہیں کہ ہم نے آپنی زندگی کا اک حصہ

اک دوسرے کے بغیر گزار دیا۔۔۔۔فرقان شاہ اپنے لہجے میں زمانے بھر کی اداسی لائے بولے

یہ بات تمھیں تب سوچنی چاہی ئے تھی جب میں تمھاری جگہ کھڑا تھا۔۔۔۔تب تم اپنی ضد میں اندھے ہو گ ئے تھے۔۔۔۔۔فرحان شاہ منہ موڑے موڑے بولے

تو اب تم اندھے ہو رہے ہو۔۔۔۔فرق کیا رہ گیا۔۔۔۔۔ہاں میں اندھا ہو گیا تھا لیکن اب میں اور تم سے دور نہیں رہنا چاہتا میں چاہتا ہوں میرے مرنے کے بعد لوگ ہماری دشمنی نہیں ہماری محبت کو بھائی چارے کو یاد رکھیں۔۔۔۔۔فرقان شاہ نم آنکھیں لی ئے بولے

اب اس سب کا کیا فایدہ۔۔۔۔منہ سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا جو دوری جو میل دلوں میں آ گیا ہے وہ اب چاہے کچھ بھی ہو جائے نکل نہیں سکتا۔۔۔۔فرحان شاہ ابھی بھی پتھر کی مورت بنے کھڑے تھے۔

تو پھر تم مجھ سے نظریں کیوں نہیں ملا رہے۔۔۔۔۔دیکھو اک نئے رشتے سے جب ہم دوبارہ اس رشتے کو سینچیں گے تو مجھے یقین ہے کہ دوریاں بھی مٹ جائیں گی اور انا کا میل بھی دھل جائے گا۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے اک اور کوشش کی

تو پھر جعفر کا بیٹا ہی کیوں۔۔۔۔۔اور صفدر کی بیٹی کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔یہ کیا دوغلہ پن ہے۔۔۔۔فرحان شاہ لہجے میں نفرت لیئے بولے

کیونکہ زاویار گھر میں سب سے بڑا ہے اور شادی کے لائق ہو گیا ہے۔۔۔۔اور صفدر کی بیٹیوں میں حرا تو تیمور کی منکوحہ ہے اور عرشیہ بیٹی زاویار سے بہت چھوٹی ہے۔۔۔۔۔وجہ اور کچھ نہیں ہے بس یہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر میری اک شرط ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ اپنا منہ موڑتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

جو بھی ہے مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے بھائی کا چہرہ بہت سالوں بعد دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں غم اور تڑپ کو وہ صاف دیکھ سکتے تھے لیکن انا کی زنجیر بھی صاف دکھائی دے رہی تھی جسے چاہ کر بھی وہ دونوں توڑ نہیں پا رہے تھے

صفدر کی بیٹی کا نکاح ہو گا پہلے اور لڑکا جعفر کا بیٹا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے چہرے پر سختی برقرار رکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔روحان کا نکاح عرشیہ سے مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔تم یقین کرو میرا دونوں بچیاں ہمارے گھر پھولوں کی طرح رہیں گی۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ چہرے پر اطمینان سجائے بولے اور کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔

کمرے سے باہر آتے ہی ان کی نظر پریشے ہر پڑی جو فرحان شاہ کو اپنا جواب دینے آئی تھی لیکن ان دونوں کی باتیں سن کر وہیں ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔

جبکہ پریشے وہیں اپنی تمام تر خواہشات اور جزبات دل میں دبائے کھڑی رہی

۔۔۔۔۔

ہاں چچا جان مان گئے بابا۔۔۔۔۔اویس شاہ نے فرقان شاہ کو دروازے سے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

ہاں مان گیا۔۔۔۔۔لیکن اس کی شرط ہے کہ پہلے روحان کا نکاح عرشیہ سے ہو ۔۔۔۔۔۔مجھے اس کی یہ شرط بھی منظور ہے مجھے دونوں بچیاں ہی اپنی دل و جان سے عزیز ہیں۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ سفید حویلی سے نکل گئے

اویس شاہ فرقان شاہ کی بات سن کر سیدھے فرحان شاہ کے کمرے میں پہنچے۔۔۔۔۔بابا یہ کیسی شرط رکھ دی ہے آپ نے آپ اچھی طرح جانتے ہیں عرشیہ کو۔۔۔

وہ کیسے کسی غیر گھر جا سکتی ہے۔۔۔۔۔وہ تو کسی سے اک منٹ بات تک نہیں کر سکتی۔۔۔۔کوئی اس کی طرف پل بھر کو دیکھ کے تو وہ کئی دن تک ڈر کر کھانا چھوڑ

دیتی ہے اور آپ کہ رہے ہیں کہ ہم اسے رخصت کر دیں۔۔۔۔۔اویس شاہ عرشیہ کے لیئے فکر مند ہوتے ہوئے کہنے لگے

میں جو کر رہا ہوں بہت سوچ سمجھ کر کر رہا ہوں۔۔۔۔۔جو ہو رہا ہے ہونے دو ۔۔۔فرحان شاہ پر امید انداز میں بولے۔۔۔۔۔تھوڑی دیر پہلے والی سختی تو ان کے چہرے پر کہیں بھی نہیں تھی

نہیں بابا۔۔۔۔میں اپنی نازک سی بچی کو ابھی بالکل رخصت نہیں کروں گا پریشے کی بات اور ہے وہ سمجھدار ہے اپنا اچھا برا جانتی ہے لیکن عرشیہ وہ تو ابھی چھوٹی ہے اور سب سے بڑھ کر وہ یہ سب کیسے برداشت کرے گی آپ کیوں یہ سب نہیں سوچ رہے۔۔۔۔۔اویس شاہ کو اپنے بابا کی بات بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی تو وہ پریشان ہوتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔

تو کیا ساری زندگی اسے یوں ہی بیٹھا کر رکھو گے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ غصے سے بولے

ہاں مجھ پر بھاری نہیں ہے وہ... میں رکھوں گا اس کا خیال۔۔۔۔۔اویس شاہ جزباتی ہوتے ہوئے بولے

اور جب تم نہیں ہو گے تب۔۔۔۔۔آج ہم ہیں کل نہیں ہوں گے حرا بھی چلی جائے گی تب وہ کیا کرے گی موت زندگی کا کس کو بھروسہ ہے تو جو میں کر رہا ہوں اسے سمجھو۔۔۔۔۔سامنے ہی جائے گی تو اسے بھی آس رہے گی کہ گھر یہیں ہے ورنہ اگر یہاں نہیں کی تو نا جانے کتنی دور بیہانہ پڑے۔۔۔۔۔اور روحان بھی دیکھا بھالا بچہ ہے اور اس پر سونے پر سہاگہ وہ لوگ ہم سے معاملات کو صحیح کرنا چاہتے ہیں تو وہ ہماری بچی کو وہ دھیان اور خیال دیں گے جو شاید کوئی اور نہ دے ۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے وہاں میری بچی کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کچھ سوچتے ہوئے بولے

تو پہلے کیوں منع کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

پہلے انکار کر رہا تھا مجھے ابھی بھی پریشے کی شادی اس جعفر کے بیٹے سے نہیں کرنی لیکن بعد میں مجھے یہ خیال آیا اور کچھ غبار جب دل سے ہٹا تو مجھے اس لڑکے میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آئی جس کے رہتے میں اسے ریجیکٹ کروں لیکن اگر مجھے اس میں کہیں کوئی برائی دکھی تو میں اک پل نہیں لگاؤں گا اس رشتے کو ختم کرنے میں ۔۔۔۔فرحان شاہ یہ کہتے ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھ گ ئے

بابا آپ جانتے ہیں نہ کہ یہ رشتے کیوں قائم کی ئے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔آپ یوں دل میں بغض کیسے رکھ سکتے ہیں۔۔۔۔سچے دل سے آگے بڑھیں دیکھی ئے گا تمام بچے آپس میں کتنا خوش رہیں گے۔۔۔۔۔اویس شاہ لہجے میں ڈھیروں نرمی لائے کہنے لگے

کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ یہاں میرے کمرے تک آیا اور میں نے اسے کچھ نہیں کہا عزت سے جانے دیا اور اپنی بچیاں بھی اس کے گھر دینے کو تیار ہوں۔۔۔۔کیا یہ

www.novelsclubb.com

کافی نہیں اتنی پرانی رنجشیں یوں جھٹکے میں ختم نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ غصے سے بولے۔۔۔۔

خیر چھوڑو یہ سب بچوں سے پوچھ لیا۔۔۔۔۔عرشیہ اور روحان کو تو ابھی پتا چلے گا ۔۔۔۔کیا پریشے راضی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟فرحان شاہ نے پوچھا

نہیں ابھی تو بات ہوئی تھی...ابھی وقت ہی کہاں ملا ہے۔۔۔میں کوئی اس نیت سے تھوڑی گیا تھا میں تو بس صلح چاہتا تھا اور یہ بات ہو گئی۔۔۔۔۔اویس شاہ پریشان ہوتے کہنے لگے

اتنا سب طہ کر لیا اور بچوں کو پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔فرحان شاہ یہ سن کر مزید برہم ہوئے

یا اللہ یہ کیسا ظلم ہو گیا۔۔۔۔۔اویس شاہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے چلے گ ئے ۔۔۔۔۔۔

کیا یہ کرنا ضروری ہے۔۔۔۔۔زاویار اپنی امی کی پوری بات سن کر سنجیدہ چہرہ لیئے کہنے لگا

بیٹا۔۔۔ضروری ہے کہ نہیں یہ تو الگ بات ہے بس یہ سمجھ لیں یہ ہماری دلی خواہش ہے۔۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے چہرے پر سادہ سی مسکراہٹ سجائے کہا

امی آپ لوگوں کی ہر خواہش سر آنکھوں پر۔۔۔۔۔مجھے آپ لوگوں کے اس فصلے سے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔لیکن اک بار پریشے کی مرضی ضرور جان لیجیئے گا ۔۔۔۔کیونکہ اس نے اپنا گھر چھوڑ کر یہاں آنا ہے۔۔۔وہ نادان ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس اچانک عمل سے خوش ہو گی۔۔۔۔۔۔زاویار کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا

ہاں بیٹا۔۔۔۔۔اس کی رضامندی کے بغیر یقین کرو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔عائشہ شاہ بہت پیار سے بیٹھی اس سے بات کر رہی تھیں۔۔۔۔

امی میں آتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر کمرے سے جانے لگا

کہاں جارہے ہو۔۔۔۔عائشہ بیگم نے زاویار کے اچانک سے اٹھ کر جانے پر سوال کیا۔۔۔

امی روحان کے پاس جارہاہوں۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ کمرے سے نکل گیا

ادھر روحان کے کمرے میں کوثر شاہ بیٹھیں اسے آج کی ہونے والی ساری بات بتا رہی تھیں۔۔۔۔۔

امی۔۔۔ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں لیکن مجھے تھوڑا وقت چاہیے۔۔۔۔مجھے ان کا یہ شرط رکھنا بالکل سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔روحان کچھ سوچتے ہوئے بولا

بیٹا بہت لمبی داستان ہے۔۔۔۔تم چھوڑو ماضی کو گزرے ہوئے وقت میں دفن رہنے دو۔۔۔اب جو آگے سنہرا کل ہے اس پر دھیان دو۔۔۔۔مجھے یہ بتاؤ عرشیہ کو لیکر تو تمھیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔کوثر شاہ بہت اطمینان سے دھیمے لہجے میں گویا ہوئیں

امی میں اسے جانتا ہی کہاں ہوں۔۔۔۔مشکل سے کوئی دس بار دیکھا ہو گا اسے اپنی اب تک کی زندگی میں۔۔۔۔۔میں کیا بتاؤں آپکو اس بارے میں۔۔۔۔۔آپ لوگ دیکھ لیں۔۔۔۔ہاں اگر اک دفع ملاقات ہو جاتی تو اچھا تھا لیکن جس طرح یہ شرط رکھی گئی ہے مجھے تو مشکل لگ رہا ہے۔۔۔۔۔روحان کے دماغ سے پہلے ہی عرشیہ نکل نہیں رہی تھی اس کا عجیب سا انداز اسے پریشان کیئے ہوا تھا اوپر سے یوں اچانک اسی سے رشتہ طے ہو جانا اس کے اندر سوچوں کا طوفان برپا کیئے ہوئے تھا جسے وہ بہت کمال مہارت سے اپنے چہرے پر عیاں نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو بیٹا میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔آپ آرام کرو۔۔۔۔۔یہ کہہ کر کوثر شاہ کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی روحان بھی کمرے سے نکل کر ٹیرس پر چلا گیا۔۔۔۔۔جہاں زاویار پہلے سے موجود تھا۔۔۔۔۔

آگ ئے۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کو آتا دیکھ کر کہا۔۔۔۔

تمھارے کمرے میں آیا تھا لیکن وہاں وہی ہو رہا تھا جو کچھ دیر پہلے میرے کمرے میں ہو رہا تھا تو اوپر آ گیا مجھے یقین تھا تم یہیں آؤ گے۔۔۔۔۔زاویار نے ہلکی سی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائے کہا

پتا نہیں کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا کہ کیا ریئکٹ کروں۔۔۔۔۔

روحان زاویار کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے بولا

کیوں۔۔۔۔تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو کیا۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھتے ہوئے پوچھا

اگر میں تم سے یہی سوال کروں۔۔۔۔۔۔کیا تم خوش ہو۔۔۔۔۔روحان نے زاویار سے چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے اسی کا سوال پوچھا

www.novelsclubb.com

خوش سے زیادہ میں سوچ میں ہوں۔۔۔۔زندگی یوں موڑ لے لیگی میں نے نہیں سوچا تھا۔۔۔۔آگے بھی کیا ہونا ہے مجھے اس کا علم نہیں بس مجھے پریشے کا خیال آرہا ہے بار بار کیا اس سے اس کی مرضی کسی نے پوچھی ہو گی یا اسے بھی میری ہی طرح سب طے کرنے کے بعد بتایا ہو گا۔۔۔۔۔۔اور یہ بات تو ہم دونوں جانتے ہیں کہ رشتے کے لیئے منظوری کی اک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے بڑے خوش ہیں راضی ہیں خاندانی دوری رنجش ختم ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ورنہ ہماری پسند ناپسند تو یہاں کہیں نہیں ہے۔۔۔۔۔ہاں ایسا نہیں ہے کہ اس لڑکی میں کوئی خامی ہے لیکن پتا نہیں میرے دل میں بہت سے سوالات ہیں۔۔۔۔۔۔زاویار آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے دل کی کیفیات بیان کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

زاویار کی باتیں سن کر روحان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آج تم نے سال بھر کا بول دیا ہے۔۔۔۔۔۔روحان زاویار کی لمبی بات پر اسے چھیڑتے ہوئے بولا

مزاق مت کرو یار۔۔۔۔۔پتا نہیں کیا ہو رہا ہے عجیب بے چینی ہو رہی ہے مجھے ۔۔۔۔۔زاویار الجھے انداز میں بولا

تمھارا معاملا تو پھر ٹھیک ہے تم پریشے کو جانتے ہو۔۔۔۔دیکھا ہے وہ بھی تمھیں جانتی ہے۔۔۔۔گھر میں آرام سے ایڈجسٹ ہو جائے گی۔۔۔پر میرا تو معاملا عجیب ہی ہے۔۔۔۔۔عرشیہ اک مسٹری ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔وہ لوگوں سے ڈرتی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا میرا کیا ہو گا۔۔۔۔وہ کیسے ہمارے ماحول میں ایڈجسٹ ہو گی کیا وہ مجھ سے بھی ڈرے گی۔۔۔۔یا اللہ۔۔۔۔پتا نہیں آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔روحان کے چہرے کے تاثرات پھر سے سنجیدہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔

منع کر دیں آپی۔۔۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔۔عرشیہ شدید خوف کی کیفیت میں ڈرتی ڈرتی حرا سے چپک کر بول رہی تھی

نہیں عرشیہ ایسے نہیں کہتے آج نہیں تو کل یہ سب تو ہونا ہی ہے۔۔۔۔۔ حرا بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔

دادا صاحب میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں جانا یہاں سے کہیں۔۔۔۔ آپی آپ بات کریں نا۔۔۔ بولیں نا انہیں مجھے یہاں سے مت بھیجیں۔۔۔۔ میں آئندہ کبھی کسی کو تنگ نہیں کروں گی۔۔۔۔ وعدہ کرتی ہوں ۔۔۔۔۔ وہ معصوم سی لڑکی تھر تھر کانپتی آنسوؤں سے تر چہرہ لیئے فریاد کر رہی تھی

دیکھو میری گڑیا۔۔۔۔ میری پیاری ایسی باتیں مت کرو ہر لڑکی اک نا اک دن اپنے گھر سے دوسرے گھر جاتی ہے دیکھو میں بھی تو جاؤں گی میں تو اتنی دور جاؤں گی۔۔۔۔ تم تو یہ سامنے جا رہی ہو اور وہاں تو سب کو تم جانتی بھی ہو۔۔۔۔۔ حرا بہت پیار سے عرشیہ کا ہاتھ پکڑے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ آپی آپ پلیز منع کر دیں پلیز۔۔۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔ عرشیہ کا ڈر سے برا حال تھا اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا وہ اس بات

کو قبول ہی نہیں کر رہی تھی کہ اسے رخصت ہو کر اپنا یہ گھر چھوڑ کر چلے جانا ہے۔۔۔۔

تبھی کمرے کا دروازا کھلا اور ثناء بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔ عرشیہ کو پریشان دیکھ انہوں نے نفی میں سر ہلایا اور آ کر اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

چاچی پلیز یہ سب نہیں ہونے دیں میں آپ لوگوں کو آئندہ سے بالکل تنگ نہیں کروں گی۔۔۔۔ پلیز مجھے یہیں اپنے پاس رہنے دیں۔۔۔۔ اب وہ ثناء شاہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہ رہی تھی

میری بیٹی ہو۔۔۔۔ ثناء شاہ نے بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جواب میں عرشیہ نے صرف اپنی گردن ہلائی

تو پھر میری بات سنو اور کوشش کرنا کہ سمجھو بھی۔۔۔۔ دیکھو ہم سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں تم میں ہماری جان بستی ہے۔۔ ہم بھی تمھیں یوں خد سے جدا

کرنے کا سوچ کر اندر ہی اندر غمگیں ہیں لیکن کیا تمھیں پتا ہے کہ یہ احساس کتنا مسحور کن ہے کہ ہماری گڑیا اپنے گھر جائے گی اسے چاہنے والا اچھا شوہر ملے گا۔۔۔۔اس کی گھر گھرستی ہو گی میرا بچہ۔۔۔ نکاح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔۔۔آپ مجھے بتاؤ اگر ابھی ہم آپ کی بات مان کر منع کر دیتے ہیں اور آگے آپ کے لیئے ایسا کوئی مناسب رشتہ نہ آیا تو ہم آخرت میں اللہ کو کیا جواب دیں گے اور اس کے بعد آپ کے ماں باپ کو۔۔۔۔

ابھی بھابھی یہاں ہوتیں تو کتنا خوش ہوتیں کتنی تیاریاں کرتیں میرا بچہ شادی بہت خوبصورت رشتہ ہے یہ ہمیں مکمل کرتا ہے۔۔۔۔میاں بیوی اک دوسرے کے ہمسفر ہیں یہ ایسے ہی نہیں کہتے۔۔۔۔جب ہم کسی رستے پر روانہ ہوتے ہیں تو وہاں ہم ہر موسم دیکھتے ہیں ہر مشکل دیکھتے ہیں بعض اوقات خطرات سے بھی دوچار ہوتے ہیں ایسے میں کسی ہمسفر کا ساتھ ہونا۔۔۔۔مشکلات اور خطرات میں حوصلے کا باعث بنتا ہے۔۔۔۔ کبھی کبھی ہمیں کسی اونچے مقام پر پہنچنے کے لیئے کسی کے

www.novelsclubb.com

سہارے کی ضرورت ہوتی ہے تو کبھی ہم گر جاتے ہیں تھک جاتے ہیں تب ہمیں کوئی چاہیئے ہوتا ہے جو ہمیں پھر سے اٹھنے میں ہماری مدد کرے۔۔۔۔۔تو بیٹا یہ تو زندگی ہے اک لمبا سفر اس کو آپ اکیلے کیسے طے کرو گی۔۔۔۔۔یوں ڈر کو خد پر حاوی نہ ہونے دو۔۔۔۔اللہ سے اچھے کی امید لگاؤ ہاں اگر لڑکا پسند نہیں یا کوئی اور بات ہے تو میری گڑیا آپ کی رضامندی کے بغیر یہ رشتہ بالکل نہیں ہو گا۔۔۔۔۔لیکن ڈر کی وجہ سے یوں اتنا اچھا موقع ہاتھ سے جانے دینا میں تو کہوں گی سراسر بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔ہں ماء شاہ بہت پیار سے عرشیہ کا سر سہلاتے ہوئے کہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

ان کی باتوں سے عرشیہ تھوڑا بہت سنبھلی تھی۔۔۔۔۔اس نے آنسو پونچھتے ہوئے خد کو ثناء شاہ سے الگ کیا۔۔۔۔۔

اگر وہ اچھے نہ ہوئے تو۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے پہلی بار روحان کے بارے میں سوال کیا

کون روحان۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے پوچھا

تم اک بار ملنا چاہو گی۔۔۔۔۔ تسلی کر لو۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے مسکراتے ہوے بہت پیار سے کہا

عرشیہ نے فوراً ہی نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔

میری گڑیا میری شہزادی۔۔۔دیکھو نا لڑکیاں کتنی دور دور چلی جاتی ہیں سالوں اپنے گھر والوں سے ملاقات کو ترستی ہیں اور تم دیکھو یہ سامنے جاؤ گی۔۔۔۔میرا جب دل کرے گا میں اپنی چاند سی بیٹی سے مل آؤں گی اور جب تمھارا دل کرے تم آجانا اور بیٹا روحان بہت اچھا لڑکا ہے سلجھا ہوا سمجھدار۔۔۔۔۔اچھے سے سوچو اور مجھے جواب دو۔۔۔۔میرا یقین کرو تمھاری مرضی کے خلاف یہ رشتہ نہیں ہو گا ۔۔۔۔بس تم اپنے ڈر کو پیچھے رکھ کر اچھے سے سوچو۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔یہ کہ کر ثناء شاہ کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

حرا بھی اپنی جگہ پر جا کر سو گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ عرشیہ وہیں اپنے بیڈ پر بیٹھی گہری سوچوں میں کھو گئ۔۔۔۔۔

یہی ہونا رہ گیا تھا۔۔۔۔ایسے پھنس جاؤں گی کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔یا اللہ۔۔۔

اتنے سارے خواب دیکھے تھے میں نے۔۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ

۔۔۔۔۔پریشے چھت پر ٹہلتی منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی

پورے خاندان میں اک کھڑوس آدمی تھا۔۔۔۔میرا مطلب ہے لڑکا وہ مجھے ہی ملنا تھا۔۔۔۔مطلب یہ کیا بات ہوئ۔۔۔۔۔

پریشے کی مرضی ضروری ہے پریشے کی مرضی ضروری ہے یہ کہ تو رہے ہیں لیکن پوچھ کوئ نہیں رہا۔۔۔۔پوچھیں گے بھی تو کیا بولوں گی۔۔۔۔یا اللہ پریشے کی آگے کی زندگی آپکے حوالے مجھے بچا لیجیے گا اس کھڑوس شخص سے۔۔۔۔۔پریشے ناخن کترتے ہوئے روہانسی شکل بنائے ٹہل رہی تھی تبھی اس کی نظر سامنے لال حویلی کی چھت پر پڑی جہاں وہ وجیہ شخص ہاتھ باندھے اک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

**********،

پتا نہیں کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔ناجانے پریشے راضی ہو گی کہ نہیں۔۔۔۔۔ کہیں یہ سب مل کر کوئی زبردستی تو نہیں کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔کل خد پوچھ لوں گا۔۔۔۔۔روحان چلا گیا تھا اور اب زاویار چھت پر اکیلا کھڑا اک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے گہری سوچ میں تھا۔۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر سفید حویلی کی چھت پر پڑی جہاں سفید لباس میں کوئی اوپر آیا تھا۔۔۔۔زاویار فوراً ہی سیدھا ہوا اور اس وجود کو دیکھنے لگا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ وجود بچوں کی طرح ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا۔۔۔۔اس لڑکی کی یہ ادا دیکھ زاویار کے لبوں پر مسکراہٹ اتر آئی

کتنی معصوم ہے یہ لڑکی۔۔۔اور اک میں۔۔۔میں نے تو زمہ داریاں ہی دیکھی ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہے۔۔۔میرے لہجے کی سختی میرے مزاج کا روکھا پن یہ سب اس شوخ لڑکی پر کہیں ظلم تو نہیں۔۔۔۔۔کیا سوچ رہی ہو تم پریشے مجھے بتاؤ

۔۔۔کیا تم اس ن ئے جڑنے والے رشتے سے دل سے خوش ہو۔۔۔میں کیسے معلوم کروں۔۔۔زاویار دل ہی دل میں پریشے کے لیے فکر مند تھا وہ خد کو جانتا تھا اور اسے یہ سب بے جوڑ لگ رہا تھا لیکن اس وقت وہ خد کو بے بس محسوس کر رہا تھا کہ کہیں اس کا کوئ قدم خوشحالی اور صلح کے ہر دروازے کو نا روک دے۔۔۔

یااللہ یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔بھاگ پریشے۔۔۔۔یہ کہ کر پریشے زاویار کو دیکھ کر ایسے ڈر کر بھاگی جیسے کوئ بھوت ہو۔۔۔

اسے اس طرح بھاگ کر جاتا دیکھ زاویار مسکرا دیا لیکن جہاں ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی وہیں دل میں فکر اور زیادہ بڑھ گئ تھی۔۔۔

تم سے بات کرنا ضروری ہے پریشے۔۔۔لیکن کیسے۔۔۔یہ کہ کر وہ بھی چھت سے نیچے اتر آیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن تو اتنا لمبا گزرا ہے کہ کیا بتاؤں۔۔۔۔ بھلا اک دن میں اتنا سب کچھ ۔۔۔۔واہ یار۔۔۔۔ حریم ہاتھ میں لیز چپس کا بڑا پیکٹ لیئے بیٹھی آنیہ سے چپک چپک کر کہ رہی تھی۔۔۔۔

واقعی ابھی کل ہم فاریہ آپی کی شادی میں لگے تھے ابھی تو ولیمہ بھی نہیں ہوا اور اک ہی پل میں وقت بدل گیا حالات بدل گ ئے۔۔۔۔ آنیہ مشہور ڈائلاگ مار کر زور زور سے قہقہ لگانے لگی۔۔۔ تبھی دروازے پر زور سے ناک ہوئی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ حریم نے آواز لگائی

اتنی زور سے زور سے کیوں ہنس رہی ہو۔۔۔۔ اتنی بڑی ہو گئی ہو لیکن بچپنا وہیں کے وہیں۔۔۔ زاویار چھت سے اتر رہا تھا تبھی اس کا گزر حریم کے کمرے کے باہر سے ہوا۔۔۔۔ ان دونوں کے قہقہوں کی آواز سن کر وہ دروازے کی جانب بڑھا اس کا دماغ پہلے ہی الجھا ہوا تھا اس پر ان دونوں کے قہقہے اسے اور زیادہ غصہ دلا گ ئے۔۔۔۔

دونوں کو سخت لہجے میں ڈانٹ سنا کر وہ دروازے بند کر کے چلا گیا۔۔۔۔

ویسے پریشے صحیح کہہ رہی تھی بھائی ہیں بہت کھڑوس۔۔۔۔ حریم زاویار کا سخت مزاج دیکھ کر بولی

ہیں کیا واقعی۔۔۔۔ یہ کہا اس نے۔۔۔۔ بچاری۔۔۔ آنیہ بھی اپنی ہنسی دبا کر بولی

حریم کو چپس کھاتے کھاتے کچھ یاد آیا تو وہ فوراً ہی اپنے رنگ برنگے بستے کی جانب بڑھی جسے وہ اپنے ساتھ یونیورسٹی لیکر گئی تھی۔۔۔۔

کیا ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔ حریم کو بیگ میں کچھ تلاش کرتے ہوئے پا کر آنیہ نے پوچھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں کچھ دکھاؤں۔۔۔۔ لیکن پہلے وعدہ کرو اس بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گی پریشے کو بھی نہیں۔۔۔۔ حریم بہت آہستہ سے بولی

ہاں ہاں نہیں بتاؤں گی کیا ہے۔۔۔۔ آنیہ کو تجسس ہوا۔۔۔۔

نہیں پہلے وعدہ کرو۔۔۔اس کی شادی بھائی سے ہونے والی ہے اسے اپنا رازدار بنانا کہیں مجھے بھاری نہ پڑھ جائے۔۔۔وعدہ کرو تم یہ بات صرف اپنے تک رکھو گی۔۔۔ حریم ڈرتے ڈرتے بولی

اچھانا۔۔۔ہے کیا بتاؤ۔۔۔ نہیں بولوں گی پکا۔۔۔آنیہ اس کے پاس آکر بیگ میں جھانکتے ہوئے کہنے لگی

۔ تبھی حریم نے اک کاغز کا ٹکرا نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔آنیہ حیرت سے کاغز کو دیکھنے لگی

دیکھو تو۔۔۔۔حریم تھوڑا تھوڑا شرماتے ہوئے بولی۔۔

لو لیٹر ہے کیا۔۔۔واہ جی اک ہی دن میں بلکہ کچھ ہی گھنٹوں میں واہ سائیں واہ ۔۔۔آنیہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی

ارے وہ نہیں ہے تم کھولو تو۔۔۔ حریم آنیہ کے اندازوں سے اکتا کر بولی

ہیں یہ کیا۔۔۔آنیہ اس صفحے پر بہت خوبصورت رائٹنگ میں لکی شاعری کو دیکھ کر بولی

گفتگو اچھی لگی ذوق نظر اچھا لگا

مدتوں کے بعد کوئی ہم سفر اچھا لگا

کس نے دیا ہے۔۔۔آنیہ شعر پڑھ کر بولی

پتا نہیں۔۔۔۔حریم نے کندھے آچکا کر کہا اور پھر اپنے بالوں کا جوڑا باندھنے لگی

کیا مطلب پتا نہیں دینے والے کو دیکھا نہیں آنکھیں بند کر کے لیا ہے کیا۔۔۔۔

اور ناہی وہاں محبتیں چل رہی تھی جو بچہ آکر دے گیا سب سچ بتا کون تھا۔۔۔۔

آنیہ چڑ بکر بولی اسے لگ رہا تھا حریم اس سے کچھ چھپا رہی ہے

ارے سچ میں۔۔۔یہ میرے بیگ کی پاکٹ میں تھا۔۔۔گھر آکر دیکھا میں نے بھی۔۔۔حریم آنیہ کے ہاتھ سے کاغز لیتے ہوئے بولی

کب جانا ہے اب تمھیں یونیورسٹی۔۔۔۔آنیہ کچھ سوچتے سوچتے بولی

اک دو دن بعد جانا ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پریشے کیا بتائے گی میں ہی زاویار بھائی کو بتا کر آجاتی ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر آنیہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔۔دروازہ کھولتے ہی سامنے زونین کھڑا تھا اس کی اک زوردار ٹکر زونین سے ہوئی اور وہ دونوں گر گئے۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔آنیہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا ابھی اس نے دیکھا ہی نہیں تھا کہ وہ کس سے ٹکرائی ہے

ہائے میرا پہلے سے ٹوٹا ہوا بھائی۔۔۔۔حریم اندر سے بولی۔

حریم کی بات سنتے ہی آنیہ نے منہ اٹھا کر دیکھا

کیا مطلب ٹوٹا ہوا۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو تمھیں ہی توڑ دوں۔۔۔زونین بھی اس اچانک عمل سے جھینپ گیا تھا تبھی حریم سے بحث کرنے لگا

جبکہ آنیہ ابھی بھی اسی لمحے میں قید ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

چلیں اٹھ جائیں۔۔۔زونین کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور زونین جو اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کو اپنی جانب ہاتھ بڑھائے دیکھنے لگی

ایسے نہیں دیکھو آنیہ۔۔۔۔ایسے نہیں دیکھو۔۔۔میرا ضبط ٹوٹ جائے گا تمھاری یہ آنکھیں مجھے تمھاری جانب کھینچتی ہیں انہیں جھکالو۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں آنیہ سے مخاطب تھا

تبھی آنیہ نے اپنی آنکھیں جھکالیں۔۔۔۔وہ اس کا محبوب تھا لیکن ابھی وہ اس کا نہیں تھا اس پر اس کا ابھی کوئ حق نہیں تھا وہ اس کا محرم نہیں تھا۔۔۔ہاں محبت کی تکمیل میں ابھی ایک لمبا سفر طے کرنا باقی تھا۔۔۔۔وہ دونوں یہ بات جانتے تھے تبھی اک دوسرے کو نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے لیکن لاکھ کوششوں کے باوجود بھی بعض اوقات خد کو روکنا قابو کرنا مشکل ترین عمل بن جاتا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے اک گہرا سانس لیا اور واپس کمرے میں جا کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی اُس کے بعد اس نے اپنے منہ سے اک لفظ بھی نہ نکالا۔۔۔وہ حصار میں قید ہو گئی تھی محبت کے حصار میں۔۔۔۔اور کم سے کم وہ ابھی اس حصار سے نکلنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ حواس باختہ اک اندھیرے کمرے میں ادھر سے ادھر دیکھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔خالی کمرہ پرانی دیواریں۔۔۔۔۔نہ کھڑکی نہ فرنیچر۔۔۔۔

جیسے تیسے اس پسینے سے شرابور لڑکی نے اس کمرے سے باہر جانے والے دروازے کو تلاش کیا جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے اک اور کمرہ اس کمرے سے نکلی تو اک اور کمرہ۔۔۔۔سارے کمرے بالکل ایک جیسے اگر کوئی چیز ان میں مشترکہ تھی تو وہ تھی اک ٹوٹی ہوئی زنجیر جو ہر کمرے میں کہیں نہ کہیں پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوئے ادھر سے ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔شدید بے چینی میں وہ اپنے سر کو پکڑے آنسوؤں سے تر آنکھیں لیئے باہر نکلنا کا راستہ دیکھنے لگی تبھی اسے اک سیڑھی نظر آئی۔۔۔

اس نے اک گہرا سانس لیا اور سیڑھی کو پکڑ کر چڑھنے لگی۔۔۔ سیڑھی بھی کمروں کی طرح اپنے اختتام پر پہنچ ہی نہیں رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ وہیں کی وہیں ہے ۔۔۔دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے حلق میں آ گیا ہو۔۔۔۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور چڑھتی ہی گئی۔۔۔

آخر کار اک روشنی کی کرن نظر آئی۔۔۔ یہ دیکھتے ہی اس کے دل کو تسلی ملی اور وہ ان سیڑھیوں کے اختتام پر پہنچی۔۔۔ لیکن اس کی یہ خوشی اور سکون بھی کچھ پل کا ہی تھا یہ اک چھت تھی اونچی اور روشن۔۔۔۔ اتنی روشن کہ آنکھیں چندھیا جائیں۔۔۔۔ واپس مڑ کر دیکھا تو سیڑھیاں بھی غائب۔۔۔ واپسی کا کوئی راستہ نہ پا کر وہ دل ہی دل میں خوفزدہ ہونے لگی۔۔۔۔ چھت پر دور دور تک اسے کوئی نظر نہ آیا لیکن وہ ٹوٹی ہوئی زنجیر وہاں بھی موجود تھی زنگ آلود۔۔ جیسے سالوں پرانی ہو۔۔۔ اک نظر اس زنجیر پر ڈال کر وہ بدحال سی آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دور کہیں اسے کوئی کھڑا ہوا نظر آیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھی

۔۔۔۔

سنیں۔۔۔اس نے پکارا لیکن مقابل نے اس کی پکار پر کوئی حرکت نہ کی

سنیں میں کھو گئی ہوں۔۔۔اس نے کانپتے ہونٹوں سے ڈرتے ڈرتے کہا

لیکن مقابل وہیں کے وہیں بنا کوئی حرکت کئے کھڑا رہا۔۔۔

میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔یہ کہتی وہ اس کے سامنے جا کھڑی

ہوئی۔۔۔۔

لیکن مقابل کا خوفناک چہرہ دیکھ عرشیہ کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور ڈر کر بھاگنے

لگی۔۔۔اندھا دھن بھاگتی وہ کسی سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

خوف سے اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

عرشیہ کیا ہوا۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔مقابل کی بھاری آواز سے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔تو سامنے روحان کو کھڑا پا کر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

میں ہوں یہاں۔۔۔میں آگیا ہوں۔۔۔اب تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔روحان کے منہ سے یہ الفاظ اسے دور سے سنائی دینے لگے۔۔۔تبھی اس کی جھٹکے سے آنکھ کھل گئی

کمرے میں اندھیرا تھا اسے لگا وہ انہیں کمروں میں آگئی ہے وہ زور زور سے چلانے لگی

آپی۔۔۔آپی۔۔۔روحان۔۔۔روحان۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔

اس کی چیخوں سے حرا کی آنکھ فوراً ہی کھل گئی وہ لائٹ کھول کر اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا گڑیا۔۔۔خواب تھا۔۔۔حرا عرشیہ کو اپنے سینے سے لگائے پر سکون کرنے لگی

آپی مجھے بچالو۔۔۔روحان مجھے بچالو۔۔۔عرشیہ کو دورا پڑ گیا تھا اور وہ ابھی اپنے ہوش میں نہیں تھی اس کے منہ سے کوئی اور نام نکل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔حرا بھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی کیونکہ آج سے پہلے کبھی عرشیہ نے مدد کے لیئے حرا کے علاوہ کسی کو نہیں پکارا تھا۔۔۔یہ پہلی بار ہوا تھا اور اس بات نے اس کے دل کو کہیں نا کہیں پر سکون بھی کیا تھا۔۔۔لیکن وہ ابھی عرشیہ کو پر سکون کرنا چاہتی تھی اس نے فوراً ہی پانی کا گلاس بھر کر عرشیہ کو پلایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پانی پینے کے بعد وہ تھوڑا سکون میں آئی اور وہیں حرا کی گود میں لیٹ کر سو گئی۔۔۔۔

حرا بھی آہستہ آہستہ اس کا سر سہلاتی رہی۔۔۔البتہ اپنے کمرے میں کسی انجان شہ کی موجودگی وہ اچھے سے بھانپ گئی تھی وہ جانتی تھی کہ عرشیہ کیوں ڈری ہے

لیکن بعض اوقات زبان سے اس بات کا اظہار نہیں ہو پاتا جو باتیں ہمارا دل و دماغ جان جاتے ہیں۔۔۔۔

اگلی صبح ہر طرف سکون ہی سکون پھیلا ہوا تھا دور دور تک اوس کے ننھے ننھے قطرے آسمان سے زمین کی جانب گر رہے تھے حد نظر اس قدر کم تھی کہ سامنے موجود چیز کے سوا کچھ بھی دیکھنا ناممکن ہی تھا۔۔۔۔

سنسان راستہ آمنے سامنے لمبے اونچے گھنے درخت سیدھا رستہ اوس ہی اوس۔۔۔ سڑک کے کونے سے اک شخص ٹریکنگ سوٹ میں ملبوس کانوں میں ائر پوڈ لگائے بھاگتا ہوا آ رہا تھا جیسے جیسے وہ قریب آیا اس وجیہ شخص کا حلیہ صاف ہوتا گیا۔۔۔۔

درختوں کی بیچ سے گزرتا وہ اپنی ہی دھن میں لال حویلی کی جانب بڑھ گیا جہاں دروازے پر زونین اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاں بھئی کیسا ہے پیراب۔۔۔۔۔اورحان نے پھولتی ہوئی سانس کو بمشکل سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔کہاں تک گ ئے تھے آج۔۔۔زونین نے اس کے بگڑے تنفس کو دیکھتے ہوئے کہا

زیادہ نہیں بس یہیں گیا تھا۔۔۔اور حان نے سرسری سا جواب دیا

ہاں ہاں۔۔۔۔اک بات بتا لوگ باڈی بلڈنگ کرتے ہیں کہ لڑکیاں اٹریکٹ ہوں گی۔۔۔۔شوماریں گے۔۔۔۔اور اک تم ہو تمھیں تو لڑکیوں میں دلچسپی تو دور تم تو ان سے بھاگتے ہو۔۔۔کتنی لڑکیوں کا دل توڑا تم نے ظالم انسان تو کیا فائدہ اتنی محنت کا۔۔۔۔بس کر دو۔۔۔زونین اور حان کی گرلز الرجک نیچر پر ٹون مارتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

ضروری نہیں کہ سب لڑکیوں کے لی ئے ہی باڈی بنائیں۔۔۔۔انسان کو پہلے خد کے لی ئے جینا چاہی ئے۔۔۔مجھے ان میں دلچسپی نہیں تو نہیں ہے مجھے اپنی فٹنس سے محبت ہے مجھے اچھا لگتا ہے روز خد کو اک ٹارگٹ دینا۔۔۔۔تو میری جان آپ بھی تھوڑا دھیان دیں خد پر آج تو چھوڑ دیا کہ لگی ہوئی تھی کل سے شرافت سے چلنا

پھر سے میرے ساتھ۔۔۔اور کچھ نہیں تو تم کر لینا لڑکیوں کو اٹریکٹ۔۔۔۔۔

اور حان نے بھی جواباً اسے ٹون مار کر کہا

مجھے کسی کو اٹریکٹ کرنے کی ضرورت نہیں آدھی لڑکیاں تو میرے سینس آف یومر سے ہی میری دیوانی ہو جاتی ہیں اور آدھی کے لیئے میرا یہ ڈمپل ہی کافی ہے ۔۔۔اور فی الحال مجھے جسے اٹریکٹ کرنا ہے الحمدللہ اسے پہلے سے مجھ میں دلچسپی ہے۔۔۔تو میرے بھائی تھینک یو سو مچ۔۔۔زونین اپنے مخصوص شوخ انداز میں بولا

آنٹی سے بات کر کے دیکھو نا۔۔۔شادیوں کا سیزن چل رہا ہے کیا پتا اک آدھ منگنی تمھاری بھی ہو جائے۔۔۔اور حان گیٹ سے ٹیک لگائے آنکھ مارتے ہوئے بولا

سوچا ہے۔۔۔زونین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

سوچو نہیں کر گزرو۔۔۔سوچنے کا وقت نہیں ہے ورنہ یہ جو بڑے ہیں نہ کسی سے بھی رشتہ فکس کر کے اچانک اعلان کر دیں گے۔۔۔دیکھو نہ ان چاروں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔تو بہ تو بہ شکر ہے کسی نے یہ نہیں کہا اک لڑکی وہاں سے لے لو۔۔۔ورنہ میں بھی حلال ہو جاتا۔۔اللہ نے بچا لیا۔۔۔روحان جھرجھری لیتے ہوئے کہنے لگا

۔بیٹا تو بہ کر لو بڑے بول مت بولو۔۔۔اس میں حلال ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔زونین کو اور حان کا ایسا کہنا کچھ کچھ اچھا نہیں لگا تھا اور یہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا

www.novelsclubb.com

ارے میں کسی کی برائی نہیں کر رہا بس مجھے ابھی شادی اور لڑکی کے چکر میں نہیں پھنسنا اسی لیئے کہ رہا تھا۔۔۔اور حان سمجھ گیا تھا کہ زونین کو کیا برا لگا ہے اسی لیئے اپنی بات درست کرنے لگا

چل میں چلتا ہوں۔۔۔۔فاریہ آپی کا ولیمہ بھی ہے آج۔۔۔۔۔جا کر اس کی تیاریاں دیکھوں۔۔۔۔۔زونین یہ کہتا اور حان سے ہاتھ ملاتے ہوئے اندر چلا گیا۔۔۔۔

اور حان بھی مڑ کر سفید حویلی کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

چاچی میں آجاؤں۔۔۔۔عرشیہ سہمی سی ثناء شاہ کے کمرے کے دروازے پر کھڑی ان سے اجازت مانگتے ہوئے بولی

ہاں ہاں آجاؤ۔۔۔۔ثناء شاہ نے اسے بہت پیار سے اندر بلایا

چاچی۔۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ ہاں کر دیں۔۔۔۔عرشیہ نے بنا کوئی تمہید باندھے کہا اور فوراً ہی کمرے سے چلی گئی

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا لگ رہا تھا ابھی نکل کر باہر آجائیگا۔۔۔اس کی کیفیت کیا تھی یہ تو بس وہ ہی جانتی تھی لیکن نا جانے کیوں اسے روحان پر اک عجیب سا بھروسا ہونے لگا تھا اب وہ حرا اور ثناء شاہ کی باتوں کا اثر تھا یا پھر رات میں

دیکھے جانے والے خواب کا اثر۔۔۔لیکن وہ دل کے کسی کونے میں مطمئن تھی۔۔۔لیکن خوف ابھی بھی اس کے دل میں چار سو پھیلا ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب عرشیہ نے ہاں کر دیا۔۔۔پریشے ثناء شاہ کی بات سن کر حیرت سے آنکھیں کھولے بولی۔

ہاں بھئی وہ راضی ہو گئی ہے۔۔۔۔ثناء شاہ کچن میں خوشی خوشی کام کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔وہ واقعی میں دل سے خوش تھیں اور یہ خوشی ان کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔عرشیہ گھر میں سب کی لاڈلی تھی کچھ اس کی طبیعت کی وجہ سے بھی سب اس کا ہر وقت خیال رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ اس کی رضامندی اک الگ ہی خوشی دے رہی تھی

تم نے کیا سوچا۔۔۔۔جلدی جلدی اپنا کام کرتیں وہ پریشے سے پوچھنے لگیں

میں نے کیا سوچنا ہے آخری امید بھی اس عرشیہ نے مجھ سے چھین لی۔۔۔۔۔

پریشے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

کیا کہا۔۔۔زرا زور سے تو بولو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔۔ثناء شاہ پوری توجہ پریشے کی جانب مرکوز کر کے کہنے لگیں

کچھ نہیں جیسا آپ سب ٹھیک سمجھیں۔۔۔۔پریشے یہ کہ کر سیدھی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔

پتا نہیں کیا ہو گا اب میرا۔۔۔۔پتا نہیں ہنسنا تو آتا نہیں ہے انہیں رومانس کیا خاک کریں گے۔۔۔چلو بھئی بورنگ انرومینٹک لائف کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔اپنے بیڈ پر دھپ سے بیٹھتی وہ تکیہ پر اپنا غصہ نکالتے ہوئے بولی

اتنا بھی کوئی کھڑوس ہو سکتا ہے کیا۔۔۔یا اللہ میں تیرے حوالے۔۔۔اپنے آنے والے کل کو لیکر وہ بھولی سی چنچل لڑکی کسحد تک پریشان تھی وہ تو بس وہی جانتی تھی لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی اور بھی ہے جسے اسوقت صرف اسی کی فکر ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیسا ہے اور اس کے ساتھ رشتہ ازدواج میں بندھنے والی لڑکی کیسی۔۔۔۔

دونوں ہی ہر لحاظ سے مختلف تھے لیکن قسمت کو شاید انہیں ملانا ہی تھا شاید یہی دونوں کے لیئے ضروری تھا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا ہر طرف افراتفری کا عالم تھا تقریباً تمام ملازمین ہی بھاگ بھاگ کر تیاریوں میں مصروف تھے حالانکہ آج کا فنکشن گھر میں نہیں تھا لیکن ہر طرف دیکھی جانے والی بھاگ دوڑ ایسا ہی منظر پیش کر رہی تھی جیسے گھر میں ہی فنکشن ہے۔۔۔۔

سب تیار ہیں۔۔۔۔ ظفر شاہ نفیس سے تیار ہوئے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہ رہے تھے سفید رنگ کے شلوار قمیض پر آج انہوں نے کالے رنگ کی شال لی ہوئی تھی ۔۔۔

جی جی سب تیار ہیں۔۔۔ کوثر شاہ اور عائشہ شاہ بھی ان کے پیچھے ہی نفیس انداز میں سر پر دوپٹہ اوڑھے شاہوں کی شان کے عین مطابق تیار ہوئی نیچے اترنے لگیں

فرقان شاہ پہلے سے اپنی وہیل چیئر پر موجود دروازے پر سب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔ ظفر کو اپنے پاس آتا دیکھ اس کی طرف آہستہ سے اپنی وہیل چیئر گھمائی۔۔۔۔

کیا وہاں سے کوئی جواب آیا۔۔۔۔ آنکھوں میں ڈھیروں سوال لیئے وہ اپنی آخری امید کی کرن کے متعلق بچوں کی طرح پوچھنے لگے

نہیں بابا۔۔۔ ظفر نے بہت دھیمے انداز میں جواب دیا

کیا ان سب کو آج بلایا ہے۔۔۔۔ فرقان شاہ نے لہجے میں ڈھیروں غم اور پشیمانی لیئے کہا

www.novelsclubb.com

جی بول دیا ہے۔۔۔ ان کے آنے یا نہ آنے سے بھی اندازہ ہو جائے گا کہ ان کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔ کم سے کم ہم نے کوشش بھی کی ہے اور ہاتھ آگے بھی بڑھایا ہے ۔۔۔۔ ظفر شاہ پر امید تھے لیکن کہیں نہ کہیں گزرے وقت کے اندھیرے سائے ان کے دل میں شبہ بھی ڈال رہے تھے

نہیں بیٹا ہاتھ انہوں نے بھی بڑھایا ہے بس میرا بھائی تھوڑا ضدی ہے وقت لیگا پر مجھے یقین ہے مان جائے گا۔۔۔۔اب غلطی بھی تو میری ہی تھی۔۔۔۔وقت پر اگر زخم کو بھرانا جائے تو وہ ناسور بن جاتا ہے اور اس زخم کو تو میں نے خدا اپنے ہاتھوں سے کرید کرید کر ناسور کیا ہے۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ اداس لہجہ لیئے کہنے لگے

کون سی غلطی دادو۔۔۔۔زاویار اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا ان کے پاس آتے ہوئے بولا۔۔۔زاویار کو یوں اچانک پاس کھڑے دیکھ کر سب کے چہرے کے رنگ تقریباً اڑ گئے تھے۔۔۔ماضی جیسا بھی تھا اس کا حال پر جو بھی اثر پڑا تھا لیکن اس کے بارے میں گھر کے کسی بھی بچے کو کچھ بھی بتایا نہیں گیا تھا کیونکہ ان سب کی زندگیاں اس سے جڑی تھیں بہت کچھ کھویا تھا بہت سی کرواہٹ تھی اور گھر کا کوئی فرد بھی بچوں کے زہن میں اس کرواہٹ کو گھولنے کے حق میں نہیں تھا تبھی کسی نے بھی اک بھی بچے کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیوی بلو تھری پیس میں بالوں کو سلیقے سے بنائے۔۔۔اپنی گہری آنکھوں کے اوپر سفید کلر کا باریک فریم کا چشمہ لگائے وہ بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔دروازے سے اندر آتی پریشے اک منٹ کے لیئے اس وجیہ شخص کو دیکھ کر پلکیں جھپکنا ہی بھول گئی تھی اس نے آج سے پہلے زاویار کو اس نظر سے کبھی دیکھا جو نہیں تھا ۔۔۔۔اسے دیکھ کر اک پل کے لیئے پریشے کو اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔پریشے نے اپنا دھیان زاویار سے ہٹاتے ہوئے باآواز بلند سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام میری بچی۔۔۔۔فرقان شاہ پریشے کو دیکھ کر کھل اٹھے تھے۔۔۔ویسے بھی وہ دل میں زاویار کے سوال کو ٹالنے کا بہانہ سوچ ہی رہے تھے اور اب انہیں بہت اچھا موقع مل گیا تھا

اسلام و علیکم چاچو۔۔۔اسلام و علیکم چاچی وہ باری باری سب کو بڑے ادب سے سلام کر رہی تھی اور زاویار کو مکمل اگنور کر رہی تھی

زاویار بھی گرے کلر کہ میکسی پہنی اس معصوم سی لڑکی کو اک ٹک دیکھ رہا تھا چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا پر آج جس نظر سے اس نے پریشے کو دیکھا تھا اس کے دل نے اک الگ ہی لے پر دھڑکنا شروع کیا تھا۔۔۔وہ بہت باریکی سے پریشے کی ہر ادا کو نوٹ کر رہا تھا تبھی پریشے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

اسلام و علیکم بھائی جا۔۔۔۔یہ کہتے کہتے اس نے اک دم خدکو روکا اور دانتوں کے بیچ اپنی زبان لائے عجیب سی کھسیانی ہونے لگی۔۔۔۔یا اللہ پریشے کیا حرکت تھی یہ وہ دل ہی دل میں بولی

وہاں موجود تمام لوگ بھی پریشے کی اس حرکت سے مسکرا دیئے مسئلہ سلام بھائی جان کہنا نہیں تھا بات یہ تھی کہ وہ کہتے کہتے رکی تھی مطلب اس کی ہاں ہے۔۔۔ اور یہ بات ابھی وہاں موجود تمام لوگوں کو دل سے خوش کرنے کے لیئے کافی تھی۔۔۔۔

یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔۔بول دیا تھا تو بول دیا تھا یوں بیچ میں رک کر خد کو اور مجھے شرمندہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔زاویار دل ہی دل میں پریشے پر برہم ہوا

وعلیکم السلام۔۔۔۔یہ کہ کر زاویار دوسری جانب چلا گیا۔۔۔۔

کیا بنے گا میرا۔۔۔۔اپنا سر نفی میں ہلاتا وہ دل ہی دل میں گویا ہوا

کوثر شاہ اور عائشہ شاہ ابھی بھی کھڑی مسکرا رہی تھیں جبکہ فرقان شاہ کو دل میں سکون سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

میں حریم اور آنیہ سے مل کر آتی ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی جہاں اس کی ملاقات زونین سے ہوئی

آہا۔۔۔فیوچر بھابھی شادی سے پہلے سسرال میں یوں نہیں آتے کسی نے بتایا نہیں کیا۔۔۔۔زونین ہونٹوں کو گول کر کے اک ہاتھ منہ پر رکھ کر پریشے کو چھیڑنے لگا

دیکھو زونین مجھ سے ابھی نہ الجھو ابھی ویسے ہی اک بھنڈ کر آئی ہوں اور مزید میرے منہ سے کچھ الٹا سیدھا نہ نکلوا دینا۔۔۔پریشے اک انگلی اٹھا کر اسے غصے سے کہنے لگی

ارے ارے کیا کر آئیں ہیں ہماری بھابھی آئی میں فیوچر بھابھی۔۔۔۔زونین کو پریشے کو تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا

ارے بھائی بھابھی کو کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔کمرے سے نکلتی حریم نے زونین کی بات سن لی تھی تو وہ بھی اسی کے ساتھ مل کر پریشے کو چھیڑنے لگی

یااللہ مجھے ہاں کرنی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔پریشے چڑ کر بولی

کیا مطلب ہاں کر دی تم نے۔۔۔حریم پریشے کی بات سن کر آنکھوں میں چمک لے آئی

کیا مطلب تم لوگوں کو نہیں پتا کیا۔۔۔پریشے کو اک دم اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا

نہیں نہ۔۔۔۔۔۔ابھی تو سوچنے کا ٹائم لیا ہوا ہے نہ۔۔۔ حریم اور زونین اک ساتھ بولے

لو۔۔۔اور میں بے وقوفوں کی طرح سب جگہ اظہار کرتی پھر رہی ہوں۔۔۔۔یا اللہ۔۔۔پریشے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے شرمندہ ہونے لگی

بس بھئی۔۔۔ کیا ہو گیا تو۔۔۔۔زونین یہ کہتا وہاں سے چلا گیا

تمھیں پتا ہے ابھی میں نے بھائی جان کو آئی میں زاویار بھائی کو آف اللہ کیا بولوں ۔۔۔۔انہیں بھائی جان بولا اوپر سے بیچ میں ہی آدھا نام لیکر رک گئی اور مجھے لگا سب کو پتا ہو گا لیکن یہاں تو میں ہی اپنی حرکتوں سے اعلان کرتی پھر رہی ہوں۔۔۔۔۔ پریشے اپنی پریشانی حریم کو اک سانس میں سنانے لگی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔کیاواقعی۔۔۔۔بھائی جان کو کیا کہا تم نے۔۔۔۔ہاہاہاہاپریشے تم نہ اک ٹوٹل پیس ہو۔۔۔۔۔حریم اپنے چشمے کو ٹھیک کرتے ہوئے خوب کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی

کیا چل رہا ہے۔۔۔۔آنیہ خوبصورت سی سفید فراک پہنے اپنے کمرے سے نکل کر آئی

واہ ماشااللہ۔۔۔۔کیا بات ہے جناب کی۔۔۔۔۔پریشے آنیہ کو دیکھ کر تعریف کیئے بنا نہ رہ سکی

آخری سیڑھی پر کھڑے زونین کی نظر بھی آنیہ کی جانب گئی۔۔۔اور وہیں تھم گئی۔۔۔ماشاءاللہ اس نے دل ہی دل میں بنا لب ہلائے کہا

آنیہ نے زونین کو خود پر نظریں جمائے دیکھ لیا تھا اس کا دل بھی زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

چلو نیچے چلیں۔۔۔آنیہ زیادہ دیر زونین کی نظریں خد پر برداشت نہ کر سکی تو فوراً ہی شرماتے ہوئے نیچے چلی آئی

لڑکیوں چلو۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔۔پریشے بیٹا وہاں سے اور کوئی آرہا ہے۔۔۔۔عائشہ شاہ نے پرامید انداز میں پوچھا

جی سب آرہے ہیں بس دادا صاحب۔۔۔۔وہ نہیں آرہے۔۔۔۔پریشے کے چہرے پر اداسی اتر آئی

اداس نہ ہو بچے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔فرقان شاہ نے اس کا اداس چہرہ دیکھ کر کہا

ہمم۔۔۔۔پریشے نے سر کو جنبش دی اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف لوگ ٹولیوں کی صورت میں بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ولیمے فنکشن چوہدریوں کے وسیع لان میں منعقد تھا جو رات میں بھی دن کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

ہر طرف تازے پھول سجائے ہوئے تھے جن کی مہک ہر اک مہمان کو تر و تازہ کر رہی تھی۔۔۔

لڑکیاں اک طرف کھڑی سیلفیاں لے رہی تھیں جبکہ لڑکے ان سب سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھے اپنی باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔سارے لڑکے کہنا تو غلط بات ہو گی کیونکہ وہاں صرف زونین بول رہا تھا اور ہان کبھی کبھی اسے جواب دے دیتا جبکہ روحان اور زاویار بیٹھے خاموشی سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔۔

تبھی روحان کی نظر عرشیہ پر پڑی جو کہ سائڈ پر کھڑی سب کو تصویریں لیتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آؤنہ عرشیہ کتنی پیاری لگ رہی ہو اک پکچر تو لے لو۔۔۔ حریم نے اسے ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب بلایا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ عرشیہ نے اپنی لٹ کان کے پیچھے کرتے ہلکے سے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

اک بار پھر عرشیہ کے انکار نے روحان کی مکمل توجہ اپنی جانب کھینچ لی تھی۔۔۔

آجاؤنہ بس اک پک۔۔۔اس بار آنیہ نے بھی کہا

رہنے دو آنیہ وہ تصویر نہیں کھنچواتی ہے اسے رہنے دو۔۔۔پریشے عرشیہ کی طرف سے بولی وہ جانتی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ نہیں آئے گی

روحان ان کی تمام حرکات دیکھ رہا تھا اک بار پھر عرشیہ نے اس کی سوچ پر قابو پالیا تھا۔۔ کیوں ہو تم اتنی مختلف۔۔۔اس ڈر اور خوف کی آخر وجہ کیا ہے۔۔۔ کیا تم مجھ سے بھی ایسے ہی ڈرو گی۔۔۔ تم میری سوچ پر قابض ہو جب سے میں نے

تمھیں دیکھا ہے۔۔۔کیا تم بھی مجھے ایسے سوچتی ہو گی۔۔۔روحان دل ہی دل میں عرشیہ سے ہمکلام تھا۔۔۔۔

روحان بھائی کو دیکھو۔۔۔پریشے آنیہ کے کان میں بولی

جانا بھائی جان کو نہ دیکھ لوں۔۔۔وہ بھی یہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔آنیہ بدلے میں پریشے کو ہی چھیڑنے لگی

ان دونوں کی باتیں سن کر عرشیہ نے فوراً ہی روحان کی جانب دیکھا۔۔۔اک پل کے لیئے دونوں کی نظریں ملیں لیکن یہ سلسلہ زیدہ طویل نہ ہوا کیونکہ عرشیہ نے فوراً ہی نظریں جھکا لیں۔۔۔پر روحان ویسے ہی اک ٹک اسی کو دیکھتا رہا۔۔۔

تم نہ ہر وقت بد تمیزی کرتی رہا کرو۔۔۔مجھے کرنی ہی نہیں ہے تم سے بات اچھی خاصی زندگی گزر رہی تھی اب جسے دیکھو اک ہی نام لے لے کر چڑا رہا ہے۔۔۔

تم چڑو نہیں تو کوئی تمھیں نہیں چڑائے گا۔۔۔زاویار نے ان کی باتیں سن لیں تھیں وہ وہیں بیٹھے بیٹھے رعبدار لہجے میں بولا اور اٹھ کر چلا گیا

اک پل کے لیئے سب حیرت سے ٹک ٹکی باندھے زاویار کو دیکھنے لگے۔۔۔

مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔کسی کے پاس اک لفظ نہیں تھا کہنے کو۔۔۔زونین کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا تھا۔۔۔اور پریشے جو اپنے آپ سے بڑبڑا رہی تھی اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ زاویار اس کی بات سن رہا ہے۔۔۔وہ وہیں بس آنکھیں پھاڑے اس وجیہ شخص کو جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔۔جو تھوڑی دیر پہلے سب کے سامنے اس سے مخاطب تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا تھا۔۔۔حریم نے خاموشی توڑی

بھائی جان کا نیا روپ۔۔۔آنیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

اتنی جلدی۔۔۔۔واہ بھابھی واہ آپ نے تو بھائی کو بولنا سکھادیا۔۔۔۔زونین بھی اپنی ہنسی دبائے پریشے کے پاس آکر بولا

ویسے پریشے اوہ سوری بھابھی یہ کیسے کیا آپ نے۔۔۔۔اس بار روحان نے بھی پریشے کو چھیڑا۔۔۔۔۔

تم سب چپ کروگے۔۔۔۔پریشے اپنے حواس سنبھالتی سب کو ڈانٹ کر وہیں اورحان کے پاس جاکر بیٹھ گئ

تم بھی کچھ کہ لو اڑا کو میرا مذاق۔۔۔۔وہ اورحان کو پر سکون سا بیٹھا دیکھ کر بولی

کس نے کہا تھا یوں چیخ چیخ کر بولو۔۔۔۔خد پر کنٹرول کرو ورنہ ایسی صورتحال کے لیئے تیار رہو۔۔۔۔

ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا۔۔۔۔اورحان نے اس کے سر پر ہاتھ مار کر بولا

عشق وہ بھی ان سے۔۔۔۔پریشے نے جھرجھری لیتے ہوئے دل ہی دل میں کہا

کیا ضرورت تھی کچھ کہنے کی۔۔۔۔زاویار الگ جا کر کھڑا ہوتا دل ہی دل میں

شرمندہ ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سب اس وقت انہی کی بات کر رہے ہوں گے

خیر ہے مجھے کب سے ان سب کی فکر ہونے لگی۔۔۔۔اپنے کوٹ کو ٹھیک کرتا وہ

خود کلامی کرتے آگے بڑھ گیا

بچیوں سے پوچھا۔۔۔کیا فیصلہ ہوا۔۔۔۔ظفر شاہ نے اویس شاہ سے پوچھا

ایسے نہیں کل آپ سب ہمارے گھر رات کے کھانے پر آئیں پھر ہم آپ کو بتائیں

گے

www.novelsclubb.com

امید ہے کہ مثبت جواب ملے گا۔۔۔۔ظفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

بالکل بالکل۔۔۔۔اتنے سمجھدار پیارے بچوں کو کوئی کیسے منع کر سکتا ہے۔۔۔۔

اویس شاہ بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگے

ٹھیک ہے تو پھر کل انشاءاللہ رات کے کھانے پر ہم سب تمھارے گھر ہوں گے۔۔۔ ظفر شاہ نے اویس شاہ سے بغل گیر ہوتے کہا

یہاں آنے کا تم سب کا بہت شکریہ یقین جانو بہت اچھا لگا کہ سب آئے چچا جان بھی آتے تو اور اچھا ہوتا۔۔۔ ظفر شاہ فرقان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

بھائی بس تھوڑا وقت لگے گا اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ جہاں اتنا آسان ہو گیا ہے سب۔۔۔ تو آگے اور بھی ہو جائے گا۔۔۔ اویس شاہ نے پر امید انداز میں کہا

اور دونوں سامنے کھڑے لال اور سفید حویلی کی نئی نسل کو دیکھنے لگے جن کے زریعے برسوں کی دوریاں ختم ہونا ممکن ہوا تھا۔۔۔ وہ پھول جن کی خوشبو نے ہر سو خاشحالی کی صدا لگائی تھی۔۔۔ امید کی وہ کرن جو مکمل اندھیرے میں اک نیا دن اک نیا کل لیکر پھوٹی تھی۔

ولیمے کا فنکشن بہت اچھے سے ہو گیا تھا اور اب سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے۔۔۔۔

شکر ہے اللہ کا کہ سب کچھ اچھے سے ہو گیا۔۔۔۔ کوثر شاہ ظفر شاہ سے بولیں

ہاں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔ اللہ نے یہ دن بھی دکھایا اب آنیہ کے لیئے بھی کوئ مناسب رشتہ دیکھنا ہے تاکہ وہ بھی اچھے سے آگے کی زندگی گزار سکے۔۔۔۔

آنیہ کے لیئے کوئ رشتہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے لڑکا ہے میری نظر میں۔۔۔۔ کوثر شاہ خوشی خوشی کہنے لگی

کون۔۔ ظفر شاہ آنکھوں میں بے شمار حیرت لیئے گویا ہوئے۔۔۔۔

آپا کا بیٹا سکندر۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے کچھ کچھ ڈرتے ڈرتے کہا

کیا آپا نے تم سے کچھ کہا ہے۔۔۔۔ ظفر شاہ نے پوچھا

ہاں وہ اگلے مہینے آرہی ہیں انہی نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ بہت خوش تھیں

اچھا چلو دیکھتے ہیں۔۔۔۔آنے دو پہلے سکندر کو پھر کرتے ہیں کچھ۔۔۔۔ظفر شاہ یہ کہ کر سونے کے لی ئے لیٹ گ ئے

آنیہ سے پوچھ لینا اک بار۔۔۔۔کچھ بھی کرنے سے پہلے ظفر شاہ آنکھیں بند کی ئے کی ئے بولے

ارے اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس کا دوست ہے وہ۔۔ویسے بھی ماشااللہ سے ہمارے گھر کے سب ہی بچے کتنے فرمانبردار ہیں دیکھا نہیں آپ نے۔۔۔۔فاریہ کو دیکھ لیں حرا کو دیکھ لیں اور اب ان چاروں کی مثال آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔کسی نے اک لفظ نہیں کہا سب خوشی خوشی خدسے رضامند ہیں۔۔۔۔کوثر شاہ بھی لیٹتے ہوئے بولیں

ان سب کی بات اور ہے آپا امریکہ میں رہتی ہیں۔۔۔اتنی دور کیا پتا وہ نا جانا چاہے۔۔۔ ظفر شاہ چہرے کے تاثرات بدلتے ہوئے بولے

ارے آپ بے فکر ہو جائیں اسے امریکہ بہت پسند ہے وہ وہاں جانے کا کتنا بولتی رہتی ہے۔۔۔۔پھر بھی آپ کے کہنے پر میں اس سے بھی پوچھ لوں گی دیکھنا باقی سب کی طرح وہ بھی اپنی ماں باپ کی بات کا مان رکھے گی مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ یہ کہتے چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں۔۔۔۔

دروازے پر کھڑی آنیہ نے ان دونوں کی باتیں سن لیں تھیں عام طور پر تو اسے اس سب سے کوئی اعتراض نہ ہوتا وہ سکندر کو بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔امریکہ میں ہونے کے باوجود بھی اس کی تقریباً ہفتے میں دو بار تو اس سے بات ہوتی تھی لیکن صرف اک کزن کی حیثیت سے اس سے زیادہ اہمیت اس نے سکندر کو آج تک نہیں دی تھی۔۔۔۔لیکن یہاں بات اور تھی وہ کسی کو پسند کرتی تھی کب سے اسے اس بات کا علم بھی نہیں تھا دل میں عجیب سی درد کی لہر اٹھ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں

آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔وہ رو بھی نہیں سکتی تھی کسی کو کیا بتاتی کہ رونے کی کیا وجہ ہے۔۔۔یہ تو بس اس کا دل جانتا تھا کہ اگر جو اس نے سنا ہے وہ ہو گیا تو اس کے دل پر کیا قیامت گزرے گی۔۔۔۔

نہیں میں منع کر دوں گی امی کو۔۔۔۔آنیہ بے چین سی ہوتی دل ہی دل میں اپنا جواب کوثر شاہ کو سنانے کا فیصلہ کرتی وہاں سے چلی گئ

زونین کے کمرے کے دروازے پر رک کر اس نے اک سرد آہ بھری۔۔۔

کاش تم ہمت کر لو۔۔۔اک بار اظہار تو کرو۔۔۔صرف اک بار مجھے کوئ امید تو دلاؤ میں کس امید پر تمھارا انتظار کروں کیا پتہ تمھارے دل میں میرے لی ئے کوئ جزبات ہیں بھی کہ نہیں۔۔۔کیا پتہ یہ سب میرا وہم ہو۔۔۔۔۔اک بار اظہار کر دو زونین وہ دل ہی دل میں زونین سے بھیگی آنکھیں لی ئے ہمکلام تھی

زونین جو اندر اپنے کمرے میں کپڑے چینج کر کے سونے کے لی ئے لیٹ رہا تھا اس بات سے مکمل انجان تھا کہ اس کی محبت اس وقت اس کے اظہار کے لی ئے تڑپ رہی ہے اور وہ ہر چیز سے انجان ن ئے کل کے سنہرے خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب لوگ بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

آنیہ بیٹا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ کوثر شاہ نے آنیہ کی لال آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا

کوثر شاہ کی بات سن کر سب ہی آنیہ کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔ زونین نے بھی اک نظر اس پر ڈالی اور واپس ناشتہ کرنے میں مشغول ہو گیا اسے اس کی فکر تو ہوئ تھی پر وہ کسی کے سامنے اپنی فکر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لی ئے اپنے تمام تر جزبات چھپالی ئے

کچھ نہیں نیند پوری نہیں ہوئ۔۔۔۔

آنیہ نے زونین کو ناشتے میں مشغول اک نظر بھر کر دیکھا اور واپس کوثر شاہ کی جانب دیکھتے جواب دیا

اک میں ہوں جو تمھاری ہر تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہوں اور اک تم۔۔۔ تم مجھ سے محبت کرتے بھی ہو یا یہ سب میرا وہم ہے۔۔۔ کیا یہ صرف میری سوچ ہے۔۔۔۔ یااللہ میری مدد فرما وہ دل ہی دل میں گویا ہوئی

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ ظفر شاہ نے آنیہ کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

بابا تھوڑی دیر آرام کر لوں۔۔۔ ابھی کچھ کھایا نہیں جا رہا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی جسے وہ سب سے چھپانا چاہتی تھی تبھی اٹھ کر سیدھی اپنے کمرے میں جا کر لاک ہو گئی

یااللہ یہ کیسا درد ہے یہ کیسا افسوس ہے جو مجھے محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ کہیں یہ سب یک طرفہ نہ ہوا گر ایسا ہی ہوا تو میں کیا کروں گی۔۔۔ کیسے میرا دل وہ سب قبول کرے گا جو میں سوچنے سے بھی ڈر رہی ہوں۔۔۔ یہ کہتی وہ دبی آواز میں رونے

لگی۔۔۔وہ غمزدہ تھی اداس تھی۔۔آنے والے کل کو لیکر خوفزدہ تھی لیکن کسی سے اپنی تکلیف بانٹ نہیں سکتی تھی کسی کو بتا نہیں سکتی تھی کیا بتاتی کیا کہتی ۔۔۔اسے اپنے اندر گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

ناشتہ تو زونین سے بھی نہیں کیا جا رہا تھا لیکن وہ فوراً آنیہ کے پیچھے جا کر سب کی توجہ اپنی جانب مرکوز نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔جب سب اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے تو وہ خاموشی سے دو چائے کے کپ اٹھا کر آنیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

چھت پر آؤ۔۔۔۔دروازے پر ہلکی سی ناک کر کے وہ چھت پر چلا گیا

آنیہ نے اس کی بات سن لی تھی زونین کی آواز نے اس کے دل کی دھڑکن کو تیز کر دیا تھا۔۔۔۔وہ آنکھوں سے آنسوں پونچھتی دوپٹہ صحیح سے اوڑھ کر کمرے سے باہر نکلی اور سیدھی چھت پر چلی گئ

آنیہ کی لال آنکھیں اور پھولتی ہوئی سانس اسے بے چین کر رہی تھی وہ جان گیا تھا کہ آنیہ رو کر آئی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔زونین نے اس کو دیکھ کر مسکرا کر کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

بہت کچھ۔۔۔۔آنیہ نے اپنی نظریں نیچے کی ئے کی ئے کہا۔۔۔۔

جیسے۔۔۔زونین نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

سکندر کا رشتہ آیا ہے میرے لی ئے۔۔۔۔آنیہ نے خد پر کنڑول کرتے ہوئے کہا ورنہ اس کا دل تو اس وقت زور زور سے رونے کا کر رہا تھا

زونین جو کہ چائے کا گھونٹ منہ میں بھر چکا تھا اسے یہ سن کر فوراً ہی پھندا لگ گیا۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔زونین نے اپنی اکھڑتی سانسیں بحال کرتے کہا

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔۔آنیہ نے آنسو سے بھری پلکیں اٹھا کر پوچھا

میں بات کروں۔۔۔۔زونین نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا

اب بھی انتظار کرنا ہے۔۔۔۔آنیہ نے شکایت بھرے لہجے سے کہا

ساتھ دو گی۔۔۔مکر تو نہیں جاؤ گی۔۔۔۔پہلی بار ان دونوں نے اس موضوں پر کوئ بات کی تھی

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔آنیہ اپنی آنکھیں بنا جھپکے بولی

چلو میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔تم ناشتہ کرو پہلے جا کر۔۔۔۔وہ ہنستا کھلکھلاتا لڑکا بالکل خاموش سا ہو گیا تھا لیکن اس کی یہ پریشانی یہ فکر دیکھ آنیہ کو کہیں نہ کہیں چین ملا تھا راحت ملی تھی۔۔۔۔

آنیہ کے سامنے اس نے کہ تو دیا تھا کہ وہ بات کرے گا لیکن اب وہ سوچ میں تھا کہ آخر وہ کرے گا کیا کیونکہ ابھی وہ پڑھ رہا تھا نہ کچھ کماتا نہ ہی کوئ سیونگز تھیں اوپر

سے سکندر ایک ویل سیٹلڈ لڑکا تھا اور کوثر شاہ کا بہت لاڈلہ بھی۔۔پسند وہ زونین کو بھی کرتی تھیں لیکن کوئی بھی ماں اپنی بیٹی کو کسی نے بے روگار کے حوالے آخر کیوں کرے گی۔۔۔۔اوپر سے ابھی گھر میں بڑے بھائی کی شادی کی بات چل رہی تھی وہ ہر پہلو کو سوچتا جھنجھلاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا تبھی حریم نے اسے آواز لگائی۔۔۔

بھائی میں بھی چلوں گی آپ کے ساتھ یونیورسٹی۔۔۔۔حریم اپنے بال سیٹ کرتی ہوئی کمرے سے نکل کر بولی

نہیں میں آج نہیں جا رہا تم بھائجان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔زونین یہ کہ کر سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا

انہیں کیا ہو گیا۔۔۔اک کھڑوس بھائی کافی تھا۔۔۔۔حریم زونین کو پہلی بار غصے میں دیکھ کر منہ میں بڑبڑائی اور منہ بناتی ہوئی حال کی جانب بڑھ گئی جہاں زاویار کھڑا تھا

بھائی جان آفس جاتے وقت مجھے یونیورسٹی چھوڑ دی ئے گا زونین بھائی نہیں جا رہے آج یونیورسٹی۔۔۔۔حریم زاویار کے پاس آکر بولی

کیوں کیا ہوا اسے۔۔۔۔۔زاویار اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرتے سرسری انداز میں پوچھنے لگا

پتا نہیں۔۔۔آپ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔آج لیٹ نہیں ہونا چاہتی پہلا دن ہے۔۔۔۔۔حریم اپنے رنگ برنگے بستے پر انگلی پھیرتے ہوئے بولی

اچھا چلو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔لیکن واپس کیسے آؤ گی۔۔۔۔زاویار نے سوچتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

آپ واپسی پر لے لیجی ئے گا نا۔۔۔۔حریم نے اپنی جانب سے تجویز پیش کی۔۔۔

نہیں گڑیا۔۔۔مجھے کام ہے آج جلدی سب ختم کرنا ہے۔۔۔۔زاویار جیب سے موبائل نکال کر بہت نرمی سے کہنے لگا

موبائل نکال کر اس نے اک نمبر ڈائل کیا اور فون کان پر لگایا

ہاں اور حان۔۔۔یونیورسٹی جاتے وقت حریم کو بھی لیجانا زونین کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔زاویار نے چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے کہا

بھائی میں تو تقریباً نکل گیا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے آپ چھوڑ دیں میں واپسی پر دیکھ لوں گا۔۔۔اور حان نے چڑتے ہوئے کہا

واپسی پر کیسے لاؤ گے۔۔۔گاڑی لیجاؤ اور اسے بھی ساتھ لیجاؤ۔۔۔ورنہ واپسی پر مسئلہ ہو گا۔۔۔زاویار اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا

واپسی پر مجھے کچھ کام ہے جلدی سب ختم کرنا ہے رات کی دعوت کے لیئے ورنہ میں پک کر لیتا۔۔۔زاویار اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اسے بولیں جلدی آجائے۔۔۔چابی لیکر۔۔۔اور حان نے کہا اور کال کٹ کر دی

شٹ۔۔۔یہ اور میرے سر پر آفت آپڑی ہے۔۔۔زونین تو ٹھیک ہو پھر تجھے بتاتا ہوں۔۔۔اپنی بائیک سے غصے سے اترتا وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا

تھوڑی ہی دیر میں حریم اپنا چشمہ ٹھیک کرتی اور حان کے پاس چلی آئی۔۔۔یہ لیں چابی

ہمم بیٹھو۔۔۔اور حان نے بنا اس کی طرف دیکھے کہا

پورا خاندان کھڑوسوں کا ہے۔۔۔حریم دل ہی دل میں بولی اور گاڑی کا دروازے کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھنے لگی

وہاں کہاں بیٹھ رہی ہو۔۔۔تمھارا ڈرائیور نہیں ہوں جو تم پیچھے بیٹھ رہی ہو۔۔۔آگے آؤ۔۔۔اور حان چڑ کر بولا

حریم بھی فوراً ہی اس کی بات مان کر آگے آکر بیٹھ گئی۔۔۔

مشکل کچھ دیر کی احسان زندگی بھر کا۔۔۔کیا ضرورت تھی بھائی کو ان کو کہنے کی۔۔۔پتا نہیں کیا مسئلہ ہے انہیں۔۔۔حریم عجیب سا منہ بنائے دل ہی دل میں بول رہی تھی زور سے کہنے کی تو اس میں خیر سے ہمت تھی نہیں

راستے بھر ان دونوں نے کوئی بات نہیں کی حریم تو سانس لینا بھی بھول گئی تھی جبکہ اپنے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر کسی لڑکی کو بٹھانا اور حان کے تن بدن میں ہلچل مچائے ہوئے تھا۔۔۔

اپنا نمبر دو۔۔۔حریم یونیورسٹی پہنچتے ہی فوراً گاڑی سے اتری۔۔تبھی اور حان کی آواز سے اک دم مڑی

www.novelsclubb.com

کیوں۔۔۔حریم نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے کہا

واپسی پر کیسے کانٹیکٹ کروں گا تم سے۔۔۔مجھے وحی تو آئے گی نہیں کہ میڈم کی کلاس آف ہو گئی ہے۔۔۔اور حان بناتا ثردی ئے بولا

اوہاں۔۔۔ماتھے پر ہاتھ مارتی حریم جلدی سے اسے اپنا نمبر بتانے لگی۔۔۔

یہ میرا نمبر ہے کوئ مسئلہ ہو ایمرجنسی ہو تو بتا دینا۔۔۔آجاؤں گا۔۔۔یہ کہ کر اور حان گاڑی زناٹے سے چلاتا وہاں سے چلا گیا

اللہ نہ کرے کوئ مشکل آے۔۔۔اور مجھے ان سے مدد مانگنی پڑے۔۔۔ہائے میرے ناولز میں کزنز کتنی اچھے ہوتے ہیں اور یہاں بھائ سے لیکر کزنز سب ہر وقت آگ اگلتے رہتے ہیں۔۔۔مجھے تو روڈ ہیرو بھی پسند نہیں آتے اور یہ ہائے۔۔۔ویسے جہان سکندر بھی کھڑوس تھا۔۔۔نہیں نہیں وہ تو کتنا کیئر نگ تھا۔۔۔حریم آہستہ آہستہ چلتی خود کلامی کرتی اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوئی جہاں لوگوں کا رش ہی رش تھا۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے کے باوجود بھی اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے اک لڑکی سے اپنی کلاس کا پوچھا۔۔۔

وہ وہاں لاسٹ کلاس جو ہے وہ ہے آپکی کلاس۔۔۔اس لڑکی نے فوراً ہی حریم کی مدد کی اور دوبارہ باتوں میں لگ گئ

حریم سیدھی چلتی اس کلاس میں جا پہنچی۔۔۔۔وہ کلاس بالکل خالی تھی اسے کچھ دیر لگی یہ سمجھنے میں کہ اس کے ساتھ کسی نے مزاق کیا ہے ابھی وہ باہر جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ کسی نے زور سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔ حریم کا دل تو اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔۔

کون کون۔۔۔ کھولو پلیز۔۔۔۔ کھولو۔۔۔ حریم زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی ۔۔۔ کوئی باہر ہوتا تو سنتا نہ۔۔۔ سب کے سب اسے بند کر کے وہاں سے چلے گ ئے تھے۔۔۔ وقت گزرتا گیا اور وہ وہیں کھڑی دروازہ پیٹتی رہی موبائل نکالا تو اس میں بھی نیٹورک نہیں آ رہے تھے۔۔ وہ اور ڈرنے لگی وقت کیسے گزرا اسے اندازہ نہیں تھا بالآخر وہ وہیں دروازے کے پاس بیٹھ گئی اور ہلکے ہلکے سسکنے لگی۔۔۔ تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔

اس نے جیسے ہی فون دیکھا وہاں اورحان کی کال آ رہی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ حریم نے کانپتی آواز سے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں کہاں ہو۔۔۔۔میں باہر آ گیا ہوں

مجھے ان لوگوں نے بند کر دیا ہے۔۔۔میں لاسٹ والے کمرے میں بند

ہوں۔۔۔۔اس نے روتے روتے کہا

اور حان یہ سنتے ہی فوراً ہی حریم کے کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔

وہاں اک ہی دروازہ تھا جو بند تھا اس نے اسے جیسے ہی کھولا حریم کو بے حال پا کر اس

کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔اور حان اسے ہاتھ سے پکڑ کر مین دروازے کی جانب لے آیا

کس کی حرکت ہے یہ۔۔۔۔۔اور حان چلایا

پورے حال میں سناٹا چھا گیا

کس نے بند کیا تھا اسے اس کمرے میں۔۔۔۔اور حان اک اک کی جانب دیکھتے

ہوئے چلایا

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا بیٹا ایسے کیوں چیخ رہے ہو۔۔۔اک پروفیسر اس کے پاس آ کر بولے

آپ کی اک اسٹوڈنٹ کو ریگنگ کے نام پر گھنٹوں کمرے میں بند کر دیا اور اب آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا ہے۔۔۔اور حان کی غصے سے رگیں تنی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

پروفیسر نے حریم پر اک افسوس بھری نظر ڈالی اور پھر وہاں کھڑے سب لڑکے لڑکیوں کو غصے سے دیکھنے لگے

سب سن لو۔۔۔اس لڑکی کو غور سے دیکھو۔۔۔اس کو کوئی تنگ کرے گا پریشان کریگا تو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں کون ہوں۔۔۔اور کیا حال کر سکتا ہوں۔۔۔سب سن لو اپنی انگلی اٹھائے وہ سب کو تنبیہ کرتا حریم کا ہاتھ کس کے پکڑ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

حریم بھیگی آنکھیں لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ حیرت میں تھی اور حان کا یہ روپ دیکھ کر۔۔۔کہ وہ اس طرح بھی اس کے لی ئے پریشان ہو سکتا ہے یا وہ سب کے لی ئے ایسا ہی کرتا ہے وہ سوچ میں تھی۔۔۔۔۔

تم اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔۔اور حان نے اس کے دل میں اٹھنے والے تمام مثبت خیالوں کو اک دم چلا کر ڈھیر کر دیا۔۔۔۔

ابھی تو وہ اس کو اچھا ماننے لگی تھی حریم آنکھوں میں حیرت اور دکھ کے ملے جلے تاثرات لی ئے اور حان کو دیکھنے لگی جو کہ تھوڑی دیر پہلے اس کا مسیحا تھا اور اب ۔۔اب تو وہ کوئی انجان ہی تھا کوئی بہت بیگانہ۔۔۔۔

ہاں میں ہوں بے وقوف۔۔۔۔بہت شکریہ آپ کا۔۔۔پہلے ہی وہ کسی کی مدد لینے کی وجہ سے دو گھنٹے شدید پریشان ہوتے گزار چکی تھی اور اب ایک اور مدد کرنے والے کے بگڑے رنگ دیکھ اسے بھی غصہ آگیا تھا۔۔۔۔اپنی آنکھیں صاف کرتی

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے جانے لگی اور حان کا رویہ اس کے برداشت کے باہر تھا وہ اس کے دل کو اور کرچی کرچی کر رہا تھا۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔۔دیھان سے سنو مجھے یہ ایٹیٹوڈ آئندہ مت دکھانا سمجھیں۔۔۔تم مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔۔اور حان غصے میں اپنا آپا کھو بیٹھا تھا تبھی حریم پر اس وقت کیا گزر رہی ہے وہ سب بھول گیا تھا۔۔۔

وہ نازک سی لڑکی جو تھوڑی سی ہمت جمع کر کے جواب دینے کے قابل ہوئی تھی اس کے یوں غصہ کرنے پر سہم کر پیچھے ہو گئی پہلے ہی وہ بے انتہا ڈری ہوئی تھی اس پر اور حان کا یہ انداز گفتگو اسے اور خوفزدہ کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

حریم کے یوں پیچھے ہو جانے سے اور حان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔سوری مجھے معاف کر دو۔۔۔اور حان اپنی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہنے لگا

حریم نے کچھ نہ کہا بس اس کی آنکھ سے اک آنسو بہ گیا جس پر اورحان کی جیسے ہی نظر پڑی وہ اور جھنجھلا گیا

دیکھو حریم۔۔۔۔یہ یونیورسٹی ہے یہاں مضبوط بنو گی تو آگے بڑھ پاؤ گی۔۔۔۔ورنہ یہاں ہر طرح کے لوگ ہیں اچھے بھی اور برے بھی۔۔۔ تمھارا سامنا یہاں سب سے ہو گا۔۔۔۔میں ہر دفعہ موجود نہیں ہوں گا تمھیں خود کو مضبوط کرنا ہی ہو گا ۔۔۔یوں رو کر خد کو پلیز ہلکان مت کرو۔۔۔دیکھو مجھ سے یہاں سب کتنا ڈرتے ہیں تم فیصلہ کرو ڈرنے والی بننا ہے یا ڈرانے والی۔۔۔۔یہ کہ اورحان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

www.novelsclubb.com

حریم ابھی بھی چپ چاپ کھڑی تھی۔۔۔۔اسے یوں دیکھ کر اورحان کو مزید تپ چڑھ رہی تھی لیکن وہ خد کو ضبط کی ئے کھڑا تھا

اچھا چلو گھر چلو۔۔۔۔وہاں جا کر رونا دھونا۔۔۔۔یہ کہ کر وہ گاڑی کی جانب جانے لگا

مجھ سے انہوں نے جھوٹ کہا تھا۔۔۔میں نے تو بس مدد مانگی تھی۔۔۔اور حان کے آگے بڑھتے ہی وہ ہمت جمع کر کے پیچھے سے بولی

تو تم باہر سے جھانک کر دیکھتی پھر اندر جاتیں۔۔اگر اندر کوئی لڑکا ہوتا یا کوئی بھی۔۔۔۔کوئی اونچ نیچ ہو جاتی تو۔۔۔تم یوں ہی کہیں منہ اٹھا کر کیسے جا سکتی ہو۔۔۔اور حان کو پھر سے تیش آنے لگا تھا جس کا اندازہ اس کی آنکھوں کی سرخی سے لگایا جا سکتا تھا

اور کچھ نہیں تو کلاس میں اتنا شور کرتیں کہ پورا ڈپارٹمنٹ سر پر اٹھا لیتیں۔۔۔۔

یوں چپ چاپ آنسو بہانے سے کوئی دریا تو جاری ہوتا نہیں جو دروازہ توڑ کر بہا دیتا۔۔۔سوچو اگر تم اکیلی ہوتیں تو کیا وہیں بندر ہتیں۔۔

زرا سا سوچو۔

اور حان اپنی انگلی حریم کے ماتھے پر دو بار ٹھوک کر بڑی سفاکی سے بولا

کھڑوس۔۔۔۔وہ زیر لب بڑبڑائی

گھر جا کر کوسنا مجھے۔۔۔۔اور حان یہ کہتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا جبکہ حریم آنکھیں پھاڑے اسی کو دیکھنے لگی۔۔۔

آ بھی جاؤ۔۔۔۔گاڑی کا دروازہ کھول کر اور حان نے اک زوردار آواز لگائی اور اندر بیٹھ گیا

حریم بھی چپ چاپ جا کر اس کھڑوس انسان کے پاس بیٹھ گئ۔۔۔لگتا ہے ان کے پاس دل صرف خون پمپ کرنے کے لیئے ہی ہے جزبات اور احساسات سے خالی۔۔۔۔اس بار وہ دل ہی دل میں بولی

اتنی کتابیں پڑھتی ہے لیکن عقل زرا نہیں ہے۔۔۔۔اور حان بھی دل ہی دل میں بولا اور کار ڈرائیو کرنے لگا

گھر آتے ہی وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ اور حان بھی سفید حویلی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

*********"

مما مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔زونین عائشہ شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوے بولا

کیا ہوا بیٹا طبیعیت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔یونیورسٹی بھی نہیں گئے۔۔۔ابھی میں آپ کے پاس ہی آرہی تھی۔۔۔۔عائشہ شاہ بہت نرمی سے بولیں

میں ٹھیک ہوں امی۔۔۔۔مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے بہت ضروری۔۔۔۔ زونین نے ہمت جما کر کے کہا

ہاں بیٹا میں سن رہی ہوں۔۔۔۔عائشہ شاہ اپنا پورا دھیان زونین کی جانب مرکوز کرتے بولیں

ابھی زونین کچھ کہنے کے لیئے منہ کھول ہی رہا تھا کہ آنیہ دروازہ کھول کر اندر چلی آئی

خیریت تو ہے بچے کیا ہوا۔۔۔اسے یوں آتا دیکھ عائشہ شاہ گھبرا کر کہنے لگیں

وہ حریم۔۔۔اسے بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔آنیہ چہرے پر ڈھیروں فکر مندی لیئے گویا ہوئی

یااللہ خیر۔۔۔عائشہ شاہ فوراً ہی یہ کہتے کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

آنیہ نے اک نظر زونین کو دیکھا اور وہ بھی چلی گئی زونین بھی اٹھ کر انہیں کے پیچھے چلدیا

www.novelsclubb.com

یااللہ یہ تو بہت بری طرح جل رہی ہے۔۔۔عائشہ شاہ حریم کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولیں

میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔۔۔زونین نے اپنا موبائل نکال کر فون ملاتے ہوئے کہا

ہاں بیٹا یہ ٹھیک ہے تب تک آنیہ تم مجھے ٹھنڈا پانی اور اک رومال لا دو میں حریم کے سر پر پٹیاں رکھ دوں

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر وہاں پہنچ گ ئے تھے

یہ ڈر گئیں ہیں کسی چیز سے کسی چیز کا اسٹریس لیا ہے انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے میں نے نیند کا انجیکشن لگایا ہے۔۔۔انشاءاللہ جب اٹھیں گی تو بہتر محسوس کریں گی۔۔۔۔یہ کہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلے گ ئے۔۔۔

زونین نے فوراً ہی جیب سے موبائل نکالا اور اور حان کو کال ملائی۔۔۔بات سن گھر آ۔۔۔۔۔یہ کہ کر زونین نے فون بند کر دیا

کچھ ہی دیر میں اور حان لال حویلی میں تھا۔۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔۔بالوں کو ہیئر بینڈز کی مدد سے پیچھے کی ئے بلیک کلر آؤٹ فٹ میں وہ زونین کے پاس آ کر بڑے دوستانہ انداز میں بولا

یار یونیورسٹی میں کچھ ہوا تھا کیا۔۔۔زونین نے سیدھی مدعے کی بات کی

نہیں کچھ خاص نہیں بلکہ آج کی کلاس تو سر کاشف نے کینسل کر دی تھی تو سارا ٹائم کینٹین میں ہی گزرا۔۔۔اور حان کو لگا زونین اس سے اسٹڈیز کے بارے میں پوچھ رہا ہے

ارے وہاں نہیں حریم کے ساتھ۔۔۔زونین نے واضح کیا

ہاں نہ۔۔۔توبہ توبہ اتنی بے وقوف لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔۔

اور حان اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا

کیا مطلب کیا ہوا تھا۔۔۔زونین کو تجسس ہوا۔

ارے اسی سے پوچھو۔۔۔اور حان لاپرواہی سے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اس سے بھی پوچھ لوں گا فی الحال تو اسے تیز بخار چڑھا ہوا ہے ڈاکٹر کہ رہے ہیں کہ وہ اسٹریس میں ہے۔۔۔جبکہ صبح تو ٹھیک تھی مطلب یونیورسٹی میں ہی کچھ ہوا ہے

۔۔۔

یہ سنتے ہی چند پل کے لیئے اورحان بھی پریشان ہوا لیکن پھر سے اس نے اپنا چہرہ بے تاثر کر لیا اور اک ہی سانس میں ساری کہانی زونین کو بتا دی۔۔۔۔

پتا چلا کس کی حرکت تھی یہ۔۔۔۔زونین بھی سخت تاثرات لیئے بولا

نہیں وہ رواتنا رہی تھی کہ کسی سے پتا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔کل پتا چل جائے گا۔۔۔مجھے ویسے تو یقین ہے کہ یہ کس کا کام ہے لیکن پھر بھی اک بار کنفرم کر لوں۔۔۔۔اورحان جیب سے موبائل فون نکالتے ہوئے بولا

کون شفق۔۔۔۔؟؟زونین نے اک آبرو اٹھا کر پوچھا

ہاں۔۔۔دیکھتے ہیں کل پتا چل جائے گا۔۔۔۔اورحان یہ کہ کر وہاں سے جانے لگا

کہاں رکونا تھوڑی دیر اک بات کرنی ہے۔۔۔۔زونین حریم کی ٹینشن میں اپنا مسئلہ بھول گیا تھا اب اسے یاد آیا تو اور حان سے ڈسکس کرنے کے لیئے اسے روکنا چاہا

نہیں یار گھر پر کام ہے آج دعوت جو ہے۔۔۔۔اور حان یہ کہ کر چلا گیا اب زونین اسے کیا روکتا وہ جانتا تھا کہ اس طرح تو جلد بازی میں کوئی حل ویسے بھی نہیں نکلے گا تو وہ بھی چپ ہو گیا۔۔۔ویسے بھی جو کرنا تھا اسی نے کرنا تھا۔۔۔لیکن کیا۔۔۔یہ سوال اس کے زہن کو الجھائے ہوئے تھا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے ان کو کیوں بلایا۔۔۔۔پریشے منہ بنائے کچن میں کھڑی سارے برتن اریج کرتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

کیونکہ اب وہ اس گھر کا ہونے والا داماد ہے۔۔۔اور تم بھی اس کی عزت کیا کرو۔۔۔۔ثناء شاہ نے پریشے کو ڈانٹتے ہوئے کہا

عزت ہی تو کی ہے آج تک ان کی اس کے علاوہ اور کوئی فیلنگ آتی کہاں ہے انہیں دیکھ کر۔۔۔۔پریشے منہ میں بڑبڑائی

کیا۔۔۔؟؟؟؟کیا کہا تم نے۔۔۔۔ثناء شاہ آنکھوں میں شعلے لیئے اس کو گھورتے ہوئے بولیں

نہیں وہ میں کہ رہی تھی کہ ایک دو سال تو لیں گیں نا آپ لوگ شادی کے لیئے پریشے اب گلاسوں کو ٹیبل پر رکھ رہی تھی

کیوں بھئ جتنی جلدی ہو سکے گی اتنی جلدی کریں گے ویسے بھی یہ فیصلہ دادا صاحب کا ہو گا۔۔۔۔تم اس کی فکر نہ کرو

ہاں جیسے شادی کا فیصلہ کسی اور کا ہے۔۔۔۔داد و آپ سے مجھے یہ امید نہیں تھی ۔۔۔۔پریشے اپنی آنکھیں چھوٹی کیئے دل ہی دل میں فرقان شاہ سے گویا ہوئ اور تبھی بے دھیانی میں اس کے ہاتھ سے گلاس والی ٹرے گر گئ اور تمام گلاس دیکھتے ہی دیکھتے کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بکھر گ ئے

ہائے اللہ۔۔۔کیسی پھوئڑ لڑکی ہے یہ کوئ خوشی ہو تو دل لگے بھی۔۔۔۔نا جانے کیا ہو گیا ہے آج کل کی لڑکیوں کو۔۔۔۔ہمارے زمانے میں لڑکیاں چوں نہیں کرتی

تھیں اوپر سے بچپن سے ہی امور خانہ داری میں ایسی ہوتی تھیں کہ کوئی مثال نہیں اور اک یہ ہیں۔۔۔۔پتا نہیں کیا چاہتی ہے۔۔۔اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے اور ان کے نخرے ہی نہیں مل رہے۔۔۔۔۔ثناء شاہ گلاسوں کے ٹوٹنے کے باعث غصے میں آکر پریشے کو سنانے لگیں۔۔۔دکھ بھی تو ہونا تھا آج انہوں نے اپنے پسندیدہ گلاس جو نکالے تھے جو ان کی بیٹی نے سارے کے سارے زمین بوس کر دی ئے تھے۔۔۔

چلی جاؤ پریشے یہاں سے میں کچھ ایسا نہ کر بیٹھوں کہ بعد میں مجھے افسوس ہو۔۔۔کسی کام کی نہیں ہے۔۔وہ کانچ سمیٹتے سمیٹتے پریشے کو سنا رہی تھیں

www.novelsclubb.com

امی مجھ سے غلطی سے ہو گیا۔۔۔۔پریشے ان کے پاس بیٹھ کر کانچ سمیٹتے ہوئے بولی

دیکھو پریشے ابھی یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔مجھے ڈر ہے۔۔۔ابھی وہ یہی کہ رہی تھیں کہ پریشے نے کانچ کا ٹکڑا اٹھاتے اٹھاتے اپنے ہاتھ میں چبھو لیا۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔وہ درد سے چلائی

یہی کہ رہی تھی کہ تم ہاتھ کاٹ لو گی۔۔۔یااللہ۔۔۔۔کیا کروں میں اس کا۔۔۔

ثناء شاہ اور زیادہ جھنجھلا کر بولیں

بالکل ٹھیک لڑکا مل رہا ہے تمھیں وہی ٹھیک کرے گا تمھیں۔۔۔۔۔میرے بس کی تو تم ہو بھی نہیں۔۔۔۔اللہ بس اس بچے ہر رحم کرے۔۔۔یہ کہتی وہ فوراً ہی فرسٹ ایڈ باکس نکال کر لے آئیں۔۔۔۔

کہاں وہ اتنا سلجھا ہوا تمیز دار بچہ اور کہاں یہ۔۔۔۔۔ثناء شاہ پریشے کے ہاتھ پر پٹی باندھتے ہوئے بولیں

www.novelsclubb.com

ہاں کہاں وہ جہاں بھر کا کھڑوس اور کہاں میں اتنی پیاری۔۔۔۔پریشے دل ہی دل میں بولی۔۔۔ثناء شاہ کے سامنے تو کہنے کی اس کی ہمت تھی نہیں جانتی تھی اک لفظ بھی اگر منہ سے نکلا تو شاید آج ہی رخصت کر دیں۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔اور حان اپنے کمرے سے نکل رہا تھا جب اس کی نظر پہلے پریشے کے زخم پر پھر ٹوٹے ہوئے گلاسوں پر پڑی۔۔۔

کچھ نہیں اتنی اچھی اولاد ہے نہ میری تو اسی کا انعام ہے۔۔۔۔

ثناء شاہ غصے سے بھری اک نظر پریشے پر ڈالتے ہوئے بولیں

بیٹی بولیں نہ پھر۔۔۔۔اولاد کیوں کہ رہی ہیں میں نے کیا کیا۔۔۔اور حان ان کے پاس آ کر بولا

سارا دن ایکسر سائز۔۔۔۔جم۔۔۔۔کسی چیز کا خیال بھی ہے تمھیں۔۔۔۔اب ثناء شاہ کا غصہ اور حان پر نکلنا شروع ہو گیا تھا

لو بھئی سارے کام تو کر دی ئے میں نے آپ کے۔۔۔۔اور حان اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا

پردے اتارنے کا بھی کہا تھا کہ پردے اتار کر نئے چڑھا دو۔۔۔۔ثناء شاہ اک نیا کام لیکر آئیں

امی یہ کام کوئی ملازم بھی تو کر سکتا ہے۔۔۔۔اچھا چلیں کر دیتا ہوں میں خود ۔۔۔۔بس اب آپ خوش ہو جائیں۔۔۔رات تک میں آپ کے سارے کاموں میں آپ کا ساتھی بس۔۔۔۔اور حان پہلے تو ٹال رہا تھا۔ لیکن جب اس نے اپنی امی کو مزید غصے میں دیکھا تو فوراً ہی ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر پیار سے ان سے گویا ہوا۔۔۔۔

میرا پیارا بیٹا۔۔۔چلو آجاؤ

www.novelsclubb.com

بیٹے کی طرف سے یوں پیار ملنے پر ان کا سارا غصہ ہوا ہو گیا۔۔۔۔دراصل وہ غصہ نہیں تھا وہ بس ٹینشن میں تھیں اک تو عرشیہ کو لیکر وہ پریشان تھیں اوپر سے پریشے جس کی طرف سے انہیں بیفکر ہونا تھا اس نے منہ بنایا ہوا تھا پھر اتنے سارے کام

اور وہ اکیلی۔۔۔۔وہ سب اچھا اور پرفیکٹ کرنا چاہتی تھیں لیکن پریشے ہر کام میں گڑبڑ کر کے ان کا موڈ خراب کر رہی تھی

پریشے بھی جان بوجھ کر کچھ نہیں کر رہی تھی بس اس سے ہو جاتے تھے وہ کام جو اسے کرنے نہیں چاہیئے۔۔۔۔

اور یہ بات بھی سچ تھی کہ جس کام میں خوشی ہو وہ کرنے میں دل لگتا ہے اب وہ خد ہی اس قدر کنفیوز تھی کہ خوش کہاں سے ہوتی۔۔۔۔

****

تو آج تم سے ملاقات ہو گی۔۔۔ایسا لگتا ہے جیسے میری زندگی کا اواحد مقصد بن گیا ہے تمھیں جاننا۔۔۔اتنا تجسس میں نے آج تک کسی چیز میں محسوس نہیں کیا۔۔۔۔

روحان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا دل ہی دل میں عرشیہ سے ہمکلام تھا۔۔۔۔

عرشیہ سب بہت اچھے ہیں۔۔۔تم نے خد کو سنبھالنا ہے وہ لوگ تو سب ہی کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔بس ڈرنا نہیں کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔لیکن کیا وہ سب ٹھیک ہونے دے گی۔۔۔۔عرشیہ تیار ہوئی اپنے بیڈ پر بیٹھی خود کلامی کر رہی تھی

نہیں مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔میں اب نہیں ڈروں گی۔۔۔کسی سے بھی نہیں۔۔۔۔اپنے کمرے کی کھڑکی سے اک نظر سامنے پھیلے گھنے جنگل پر ڈال کر وہ بولی اور اٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ انجان سایہ وہی جنگلوں میں کھڑا ان سب کی اک اک حرکت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔کوئی خوشی تم سب کو راس نہیں آنے دوں گی۔۔۔ہر خوشی کو ماتم میں بدل دوں گی شاہوں میں کبھی کوئی خوش نہیں رہے گا۔۔۔۔یہ کہ کر وہ خوفناک عورت اک دم جنگلوں میں اندر چلی گئی

اٹھ گئی میری گڑیا۔۔۔۔کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔۔حریم کو اٹھتا دیکھ عائشہ شاہ بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے کیا ہوا۔۔۔۔حریم لاعلمی کے باعث آنکھوں میں حیرت لائے کہنے لگی

ہوا یہ ہے کہ آپ کو بخار تھا۔۔۔۔کیا یار کسی نے بے وقوف بنایا اور تم بن بھی گئیں۔۔۔۔آنیہ بھی تیار ہوئی وہاں بیٹھی تھی حریم کی بات سن کر بیچ میں بولی

کس نے بتایا۔۔۔۔اور حان بھائی نے۔۔۔۔یہ نہیں بتایا انہوں نے کہ انہوں نے مجھے کتنا ڈانٹا۔۔۔۔۔گندے بہت گندے ہیں وہ بالکل بات کرنی نہیں آتی ۔۔۔۔آئندہ میں ان کے ساتھ نہیں جاؤنگی۔۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔حریم منہ بسوڑ کر بچوں کی طرح بولی

بیٹا آپ کی بھی تو غلطی ہے باہر دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں یوں کسی پر اکدم بھروسہ نہیں کرتے یہ تو اچھا ہوا کہ آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔۔۔ورنہ مجھے تو سوچ سوچ کر ہی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔عائشہ شاہ پریشان ہوتی بولیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے تائی امی چھوڑیں یہ سب اللہ کا شکر ہے حریم ٹھیک ہے۔۔۔اب یہ بتاؤ دعوت پر چلنا ہے یا گھر میں اکیلی رکو گی۔۔۔آنیہ حریم کی الماری سے اس کے کپڑے نکالتے ہوئے بولی

جاؤں گی جاؤں گی۔۔۔بھابھی سے ملنے جا رہے ہیں پورے ٹھاٹ سے جائیں گے۔۔۔حریم فوراً ہی چہک کر بولی

کتنا مزا آئے گا نہ وہ اپنی دوستیں اور اب ہماری بھابھیاں۔۔۔واہ میں نے تو سوچ لیا ہے اک منٹ نہیں سکون لینے دینا ہے میں نے ان دونوں کو۔۔۔آنیہ زونین سے بات کرنے کے بعد کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی اسے بھروسہ تھا کہ زونین سب سنبھال لیگا تبھی وہ پر سکون تھی۔۔۔

تم لڑکیاں بھی نہ۔۔۔خبردار جو وہاں جا کر کوئی بچوں والی حرکت کی تو۔۔۔عائشہ شاہ دونوں کو سمجھا کر وہاں سے باہر چلی گئیں۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ تیار ہوئے حال میں جمع تھے۔۔۔۔پھولوں کے ٹوکرے مٹھائیوں کے ٹوکرے۔۔۔کہیں تحفے۔۔۔ملازم اک اک کر کے تمام ٹوکرے لیکر گھر سے باہر نکلے اور سفید حویلی کے جانب روانہ ہوگئے۔۔۔۔۔

وہاں سفید حویلی میں بھی سب ہی نے ان کا استقبال بہت خوشی سے کیا۔۔۔۔البتہ فرحان شاہ ابھی بھی سخت تاثرات لیئے بیٹھے تھے لیکن ان کے علاوہ فرقان شاہ سمیت سب ہی کے چہروں میں مسکراہٹ ہی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

گھر میں گھستے ہی روحان کی نظر سب سے پہلے عرشیہ پر پڑی وہ حرا کے برابر میں کھڑی کسی معصوم گڑیا کی طرح لگ رہی تھی شفاف آنکھیں لیئے وہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔روحان نے ہلکی سی سر کو جنبش دے کر اسے سلام کیا جس پر اس نے فوراً ہی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

روحان کو اس کا یہ انداز کافی دلچسپ لگا اک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھر گئ

جبکہ زاویار سیدھا پہلے جا کر فرحان شاہ سے ملا اور پھر اویس شاہ سے ملکر انہی کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

پریشے بھی حریم اور آنیہ کے ساتھ باتوں میں لگ گئی تھی۔۔۔۔وہ دونوں ہی اک دوسرے سے لاپرواہ تھے۔۔۔پر تھے تو آخر اک دوسرے کے ساتھی۔۔۔دلوں کی دوری کو ابھی ختم ہونے میں وقت تھا کتنا وقت یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔کیا پتا نکاح کا اک بول ہی اس دوری کو مٹانے کے لیئے کافی ہو۔۔۔یا کیا پتا زندگی اسی طرح گزر جائے۔۔۔محبت تو بس اک پل مانگتی ہے جب وہ پل آتا ہے تو وہ کچھ نہیں دیکھتی۔۔۔اور ان دونوں کی قسمت ابھی اس پل کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب نے کھانا کھا لیا تھا اور اب سب لوگ بیٹھ کر بات کرنے لگے تھے۔۔۔۔بیٹا جب تک ہم بڑے بات کر رہے ہیں آپ لوگ بچے جا کر آپس میں باتیں کر لو ۔۔۔اک کام کرو چھت پر چلے جاؤ۔۔۔۔سب کو وہاں اچھا لگے گا۔۔کہاں بڑوں کی باتوں میں بیٹھے بور ہو رہے ہو۔۔۔۔اویس شاہ نے بڑے پیار سے کہا

ان کی بات سن کر سب ہی اٹھ کر اک اک کر کے چھت کی جانب روانہ ہو گ ئے لیکن زاویار وہیں بیٹھا رہا۔۔۔

بیٹا آپ بھی وہیں چلے جاؤ۔۔۔اویس شاہ زاویار کو دیکھ کر مسکرا کر بولے

زاویار ان کو منع تو نہیں کر پایا لیکن دل ہی دل میں ان سب کے پاس جانے پر اکتایا ضرور تھا۔۔۔

کیا ہوا بڑوں میں جگہ نہیں ملی۔۔۔زاویار کو اوپر آتا دیکھ روحان مسکرا کر بولا

ہاں۔۔۔ بھیج دیا۔۔۔ باتیں کرنے۔۔۔زاویار مسکراتے ہوئے بولا

یہ ہنستے بھی ہیں۔۔۔زاویار کو مسکراتا دیکھ پریشے کے منہ سے بے ساختہ نکلا

اور نہیں تو کیا۔۔۔تم نے سمجھ کیا رکھا ہے میرے بھائ کو۔۔۔بھابھی جان۔۔۔ حریم اسے پھر سے چڑانے لگی۔۔۔ تبھی آنیہ نے حریم کے کان میں کچھ کہا اور پریشے کو لیکر چھت کی دوسری جانب چلی گئ۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا ہوا بتاؤ تو۔۔۔۔پریشے آنیہ کے یوں اچانک اسے لیجانے سے متجسس ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

رکو تو بتاتی ہوں۔۔۔۔۔یہ کہ آنیہ وہاں سے چلی گئی اور کچھ ہی سیکنڈز میں زونین زاویار کا ہاتھ پکڑے اسے پریشے کے پاس کھڑا کر کے بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا ۔۔۔

ادھر عرشیہ اور روحان کے ساتھ بھی ان لوگوں نے یہی کیا۔۔۔عرشیہ تو بچاری گھبراتے ہوئے اپنی انگلیاں ہی مڑوڑے جا رہی تھی۔۔۔۔جسے دیکھ کر روحان بھی تھوڑا فکر مند سا ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ سے پوچھا۔۔۔۔

ج۔ج۔ج۔ی۔۔۔۔ی۔۔۔۔عرشیہ نے کانپتے ہونٹوں سے کہا

ڈریں نہیں۔۔۔آپ چاہیں تو جا سکتی ہیں کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔۔۔روحان عرشیہ کی حالت دیکھتے ہوئے بولا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ عرشیہ نے ہمت جمع کر کے کہا

چلیں پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔اک بات پوچھوں۔۔۔۔روحان نے دیوار پر ہاتھ رکھے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔۔۔ عرشیہ بھی اسی کے انداز میں اس کے برابر میں کھڑے ہوتے بولی

آپ خوش ہیں اس رشتے سے۔۔۔۔۔روحان ابھی بھی باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔ عرشیہ نے فوراً ہی جواب دیا

سچ کہوں۔۔۔۔میرا بھی یہی حال ہے۔۔۔۔روحان نے اپنی کیفیات سے بھی آگاہ کیا

www.novelsclubb.com

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے تم پسند نہیں ہو۔۔۔۔تم اک اچھی لڑکی ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو تمھارے ساتھ میں اپنی آگے کی زندگی بہت اچھے سے گزاروں گا۔۔۔۔روحان نے اک نظر اٹھا کر اس معصوم وجود کو دیکھا اور دوبارہ باہر دیکھنے لگا۔۔۔۔

آپ کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔۔۔عرشیہ کو کچھ دیر خاموش پا کر روحان بولا

میں کیا بولوں۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا۔۔۔۔عرشیہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بولی

آپ چاہیں تو چلی جائیں۔۔۔خد کو پریشان نہ کریں۔۔۔۔روحان اس کی پریشانی سمجھتے ہوئے بولا

آپ کو برا تو نہیں لگے گا۔۔۔۔۔عرشیہ نے پہلی بار روحان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔روحان کو عرشیہ کا یوں اس کے جزبات کی فکر کرنا بہت اچھا لگا تھا

چلیں پھر اللہ حافظ۔۔۔۔یہ کہ کر عرشیہ چھت سے چلی گئ جبکہ روحان کافی پر سکون سا چہرے پر مسکراہٹ سجائے واپس باہر کی جانب دیکھنے لگا

واپسی پر عرشیہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ بہت ہمت کر کے روحان سے بات کر تو آئ تھی لیکن یہ اس کے لی ئے کتنا مشکل تھا وہ وہی جانتی تھی۔۔۔لیکن شاید دل کے کسی کونے میں وہ یہی چاہتی تھی کہ اک بار شادی سے پہلے روحان سے اس کی ملا قات ہو جائے تبھی کچھ دیر وہاں کھڑی بھی ہو گئ ورنہ شاید اتنا بھی نہ رک پاتی۔۔۔۔

بھائ جان آپ۔۔۔۔پریشے زاویار کو دیکھ کر اک دم گھبرا گئ۔۔۔

کبھی نہیں سدھرے گی۔۔۔۔زاویار نے نفی میں گردن ہلاتے زیر لب کہ

سوری۔۔۔پریشے نے فوراً ہی کہا

کوئی بات نہیں۔۔۔زاویار نے ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے کہا

آنیہ کی بچی۔۔۔بتاتی ہوں تجھے۔۔۔پریشے دل ہی دل میں آنیہ ہر غصہ ہونے لگی

تم خوش ہو اس رشتے سے۔۔۔۔زاویار نے پریشے کی جانب پر سوچ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا

کون میں۔۔۔۔پریشے گھبراہٹ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھی تھی

لازمی سی بات ہے۔۔۔زاویار کو اس کی گھبراہٹ دیکھ اس پر ترس آیا

آپ ہیں خوش۔۔۔اس بار پریشے نے اپنے حواس سنبھالتے ہوئے کہا

یہ بات معنی نہیں رکھتی۔۔۔ تمھاری خوشی ضروری ہے۔۔۔زاویار نے دو قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کیوں کیوں نہیں رکھتی۔۔۔۔شوہر جب خوش ہی نہیں ہو گا تو بیوی کو پیار سے کیسے رکھے گا اس کے نخرے کیسے اٹھائے گا۔۔۔پھر تو لائف بور نگ نہیں ہو جائے گی ۔۔۔۔رومینٹک لائف کے لی ئے دونوں کا خوش ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ پاگل سی باتونی لڑکی زاویار کی بات سن کر اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکی اور جو منہ میں آیا بولتی چلی گئ۔۔۔

اس کی بات سن کر زاویار نے اک بھنوؤں اوپر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔اور ہلکا سا مسکرایا۔۔

زاویار کو اپنی جانب اس طرح دیکھ اسے اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا۔۔۔۔تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔۔جبکہ زاویار وہیں کھڑا بہت دیر تک اس کی بات کو سوچتا رہا۔۔۔۔

تو پھر آپ سب نے کیا سوچا۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے سب بچوں کے جانے کے بعد بات کا آغاز کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ظفر بھائی بلاشبہ دونوں بچے بہت قابل اور سلجھے ہوئے ہیں۔۔۔مجھے دونوں ہی بچے بہت عزیز ہیں تو ہماری طرف سے تو آپ لوگ بات پکی سمجھیں۔۔۔اویس شاہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا

چلو یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔یہ کہ کر ظفر شاہ فوراً ہی اٹھ کر پہلے اویس شاہ سے گلے ملے اور پھر اس کے بعد فرحان شاہ کے گلے لگ گ ئے۔۔۔۔ظفر کو گلے لگا کر انہیں بہت خوشی ہوئی تھی اور اس بار یہ خوشی ان کے چہرے پر صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

فرقان شاہ یہ دیکھ کر دل سے کھل اٹھے تھے۔۔۔اب سب باری باری فرقان شاہ اور فرحان شاہ کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔اس دوران فرقان شاہ اور فرحان شاہ نے اک دوسرے کی جانب دیکھا تو ضرور لیکن ان دونوں میں سے کسی نے بھی دوسرے سے گلے ملنے کے لی ئے پہل نہ کی۔۔۔شاید دلوں میں دوریاں آجانا اسی کو کہتے ہیں کہ چاہ کر بھی آپ اپنوں سے اپنی محبت اپنے احساسات اپنے خلوص کا

اظہار نہیں کر سکتے۔۔۔۔وہ اک پل جب آپ غصے میں تھے یا دل برداشتہ تھے جس میں آپ نے اپنے عزیز کے ساتھ وہ کر دیا جو نہیں کرنا چاہی ئے تھا آپ کی آنے والی تمام زندگی پر بھاری پڑھ جاتا ہے۔۔۔۔باتیں تو بھول بھی جاتی ہیں رویے دائمی ہوتے ہیں۔۔تاحیات کے لی ئے اپنا اثر چھوڑ جاتے ہیں اور پھر جن کے بغیر اک پل بھی گزارنا ناممکن ہوتا ہے انہی کے ساتھ وقت گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔جن سے بات کی ئے بنا چین نہیں آتا وہی لوگ آپکی غیبتوں کا مرکز بن جاتے ہیں۔۔۔۔بچپن جن کے ساتھ گزارا اب وہی چہرے انجان بن جاتے ہیں لہجوں میں کڑواہٹ آجاتی ہے۔۔۔سچ میں دل بڑے قہر سے گزرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

حرا کی رخصتی کب کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔کوثر شاہ نے ثناء شاہ سے پوچھا

بس بھابھی کا غزات بن جائیں اور تیمور بھی وہاں اپنا بزنس سیٹ کر لے تو انشااللہ پھر کر دیں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے تیمور۔۔۔۔اس بار عائشہ شاہ نے کہا

جی بھابھی ماشاءاللہ سے بہت پیارا بچہ ہے۔۔۔ابھی پچھلے مہینے آیا تھا۔۔۔۔بہت ہی نیک اور بااخلاق لڑکا ہے۔۔۔۔ثناء شاہ خوش ہوتے ہوئے بولیں

وہ سب آپس میں باتیں ہیں کر رہے تھے کہ سب ہی بچے اک اک کر کے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔۔۔۔

لو یہ لوگ اتنی جلدی نیچے بھی آگ ئے۔۔۔۔ثناء شاہ سب بچوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

روحان اور زاویار پیچھے تھے باقی سب ان سے تھوڑی دور آگے تھے۔۔۔۔

بات ہوئی۔۔۔روحان نے زاویار کی طرف جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا

تمھیں پتا تھا کہ یہ سب ہونے والا ہے۔۔۔۔زاویار نے سوال پوچھا

ہاں کچھ کچھ۔۔۔۔روحان نے سر کو ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے کہا

مجھے بھی بتادیتے۔۔۔۔یوں اچانک اس نادان لڑکی کے سامنے کھڑا ہو جانا۔۔۔تم نہیں جانتے کیسا ہے۔۔۔۔زاویار ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے بولا

اک بات بتاؤ۔۔۔۔پہلے تو بیوقوف لڑکی کہتے تھے اب نادان۔۔۔لگتا ہے جناب نرم گوشہ رکھنے لگے ہیں اپنے دل میں بھابھی کے لیے۔۔۔۔۔سیڑھیاں ختم ہو گئی تھیں آخری سیڑھی پر روحان زاویار کی جانب مڑ کر مسکراتے ہوئے بولا

دیکھو۔۔۔عزت ضروری ہے ہر رشتے میں۔۔۔۔بس میں اپنے طور پر پوری کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر اسے اپنے رستے سے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

زاویار اور روحان کے آتے ہی سب ان دونوں سے ملنے لگے۔۔۔سب کافی خوش تھے عرشیہ توثناء شاہ کے بازو میں تقریباً ہی چھپی بیٹھی تھی جبکہ پریشے حریم اور آنیہ کے ساتھ بیٹھی کوئی مزید بے وقوفی کرنے سے خود کو روکے ہوئے تھی۔۔۔۔

تو پھر ایسا کرتے ہیں اس جمعے کو منگنی رکھ لیتے ہیں۔۔۔اویس شاہ خوش ہوتے ہوئے بولے

نہیں جمعے کو نکاح ہو گا۔۔۔پہلے عرشیہ اور روحان کا اور اس کے اک ہفتے بعد اگلے جمعے کو پریشے اور زاویار کا۔۔۔۔فرحان شاہ اک دم اویس شاہ کی بات کاٹتے ہوئے بولے

لیکن بابا۔۔۔۔اویس شاہ اک دم بولے

وقت کسی کا سگا نہیں ہے۔۔۔مجھے وقت پر زرا سا بھی بھروسہ نہیں میں اب اور خود کو یا اپنے بچوں کو وقت کے ہاتھوں دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔جو بھی ہو گا جلدی ہو گا۔۔۔کیونکہ جنگلوں کی کہانی جھوٹ نہیں ہے اس کو وقت دینا مطلب گھر میں پھر سے کوئی ماتم دیکھنا اور اب میری بوڑھی آنکھیں کسی اپنے کی جدائی میں نہیں رونا چاہتیں۔۔۔۔فرحان شاہ نے اک تنظیہ نظر فرقان شاہ پر ڈالتے ہوئے کہا

حرا جو کسی کی موجودگی کو بچپن سے محسوس کرتی آئی تھی اس کے وجود کے بارے میں فرحان شاہ کو بات کرتا دیکھ اک دم چونکی جبکہ عرشیہ کا دل فوراً ہی ڈوبنے لگا۔۔۔اس کے ماتھے پر ڈر کی وجہ سے پسینا آنے لگا تھا وہ خد کو کنڑول کرتی فوراً ہی برابر میں پڑے گلاس کو اٹھا کر پانی پینے لگی۔۔۔۔

وہ دیکھو عرشیہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔روحان کی نظر جیسے ہی اس ڈرتی ہوئی لڑکی پر گئی اُس نے آنیہ کو اس کے پاس بھیجا۔۔۔

آنیہ اور پریشے ملکر اسے اس کے کمرے میں لے گئیں۔۔۔

یار سنا تم نے دادا صاحب نے کیا کہا۔۔پریشے کمرے میں جا کر بولی

ہاں۔۔۔دیکھو زرا یہ بڑے کتنا کچھ چھپاتے ہیں ہم سے۔۔۔۔مطلب کہ جو جو ہم نے سنا ہے لوگوں سے وہ سب سچ تھا۔۔۔آنیہ بھی حیرت میں ڈوبی کہنے لگی

لوگ ویسے اک کی چار باتیں بتاتے ہیں ہمیں ہر بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے ۔۔۔ہو سکتا ہے کوئی بات ہوا گر ہمارے بڑے نہیں چاہتے کہ اس کا زکر ہو تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اس چیز کا زکر نہیں کریں۔۔۔۔۔ حرا کمرے میں داخل ہوتی ان دونوں کو ٹوکتی ہوئی سیدھی عرشیہ کے پاس گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہو آپ گڑیا۔۔۔۔ حرا نے بہت پیار سے کہا

جی آپی۔۔۔۔بس تھوڑا سا ڈر گئی تھی لیکن آنیہ اور پریشے مجھے یہاں لے آئیں تو اب اچھا محسوس کر رہی ہوں۔۔۔۔ عرشیہ اب پہلے سے بہتر لگ رہی تھی

ویسے روحان بھائی نے کہا تھا مجھے.... میں تو دادا صاحب کی باتوں میں کھوئی ہوئی تھی وہی میرے پاس آئے تھے۔۔۔آنیہ عرشیہ کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی

عرشیہ کے دل میں آہستہ آہستہ روحان کے اوپر اعتبار بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔اب شاید وہ اپنی آنے والی زندگی کے کیلئے کچھ کچھ مطمئن ہونے لگی تھی۔۔۔۔اسے

لگ رہا تھا کہ اب وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ہر انسان خوش رہنا چاہتا بے خوف زندگی گزارنا چاہتا ہے لیکن کچھ حادثے ایسے ہو جاتے ہیں کہ خوشی دل کے کسی کونے میں چھپ جاتی ہے اور خوف سے چاہ کر بھی پیچھا چھڑایا نہیں جا پاتا۔۔۔۔

آپی۔۔۔یہ جمعہ۔۔۔۔عرشیہ نکاح کی تاریخ اتنی قریب سن کر بھی دل ہی دل میں گھبرا گئی تھی۔۔۔تبھی اس نے حرا کو دیکھتے ہی کہا

گڑیا آج نہیں تو کل یہ سب تو ہونا ہی ہے ہمارے بڑے ہمیشہ ہمارا بھلا ہی چاہتے ہیں تم فکر مت کرو سب اچھا ہی ہو گا۔۔۔حرا اسے بہت پیار سے سمجھانے لگی

اور ہم بھی تو ہوں گے وہاں۔۔۔اور روحان بھائی۔۔۔۔۔تم یقین کرو بہت اچھے ہیں۔۔۔بہت سوئیٹ۔۔۔۔دیکھنا تم ان کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔۔۔۔آنیہ بہت پیار سے مسکراتے ہوئے عرشیہ سے مخاطب ہوئی

انشاءاللہ۔۔۔۔آنیہ کی بات کے اختتام پر حرا نے زور سے کہا۔۔۔۔

تمھاری کیا بات ہوئی بھائی جان سے۔۔۔۔ حریم پریشے کے پاس بیٹھتے ہی پوچھنے لگی۔۔۔

یاران سے بات کرنا کوئی آسان کام ہے۔۔۔۔ کبھی کی ہے میں نے ان سے بات۔۔۔۔اوپر سے یہ بڑوں کو بھی نا جانے کیا سوجھی جس کو ساری زندگی بھائی جان بلوایا اب اسے بھائی نہیں کہنا۔۔۔۔ مطلب پھر شروع سے کہلواتے کیوں ہیں جب آگے جا کر ایسا ہو سکتا ہے تو۔۔۔۔ میرے بچے ہوں گے نا تو میں تو اپنے بچوں سے بالکل ایسے نہیں کہلواؤں گی۔۔۔ کیا پتا کب کس کی کس سے شادی ہو جائے۔۔۔۔۔پریشے پھر سے اپنی زبان پر قابو نہ رکھتے ہوئے بولتی چلی گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو صوفے چھوڑ کر روحان اور زاویار بیٹھے تھے۔۔۔زاویار جہاں اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے شرمندہ سا ہو کر جھک گیا وہیں روحان نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔۔

یار کہاں شادی کی ڈیٹس فکس ہو رہی ہیں اور تم بچوں تک پہنچ گئیں۔۔۔۔ بڑی جلدی ہے تمھیں۔۔۔۔ حریم نے زاویار اور روحان کو نہیں دیکھا تھا وہ دونوں مہو سی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

توبہ توبہ۔۔۔۔ میں تو ایسے ہی کہ رہی تھی۔۔۔ ایسا کچھ میں نہیں سوچ رہی توبہ توبہ۔۔۔۔ پریشے زاویار کے ساتھ اپنی آگے کی زندگی کو سوچ کر بچوں کی طرح کان پکڑے توبہ کرنے لگی۔۔۔

کیا ہو گا میرا۔۔۔۔ زاویار نے پریشے کی حرکتیں دیکھتے زیر لب کہا

یا تو وہ بولنا چھوڑ دیگی یا تمھیں بولنا سکھا دیگی۔۔۔۔ روحان مسکراتے ہوئے زاویار کو چھیڑنے لگا

اللہ جانے۔۔۔۔ زاویار دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس شوخ و چنچل لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اتنی جلدی نکاح رکھنے کی کیا ضرورت تھی سب مہمانوں کے جاتے ہی پریشے نے زور زور سے بول کر پورا حال سر پر اٹھالیا تھا

کیونکہ یہ بڑوں کا فیصلہ ہے۔۔۔اور ہم اپنے بڑوں کے تمام فیصلے دل سے راضی خوشی مانتے ہیں۔۔۔۔ثناء شاہ غصے میں آکر بولیں

ایک دو مہینے ہی لے لیتے۔۔۔اس بار پریشے تھوڑا نرمی سے بولی

اور وہ کیوں۔۔۔دیکھو بڑوں کے فیصلے پر سوال نہیں اٹھاتے۔۔۔۔۔اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے اور اس کی ناشکری ہی ختم نہیں ہو رہی۔۔۔۔لڑکیاں مرتی ہیں ایسے لڑکوں کے لیئے اور اک میری یہ لڑکی جب تک میری جان نہ جلادے اسے سکون نہیں ملتا۔۔۔۔۔ثناء شاہ پریشے کے بار بار کسی نہ کسی مدعے پر سوال اٹھانے سے تنگ آ گئی تھیں۔۔۔۔

پریشے ثناء شاہ کو اس قدر غصے میں دیکھ خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اب اک اور الفاظ اس نے نکالا تو شاید اس کی امی اسے دو تین لگا بھی دیں تو آفیت اسی میں تھی کہ چپ ہو جایا جائے۔۔۔۔

.....

کیا زونین نے بات کر لی ہو گی۔۔۔۔اگر ہاں تو کیا کہا ہو گا اس نے۔۔۔اور اگر نہیں تو کیوں۔۔۔۔یا اللہ بس سب کچھ اچھا اچھا کر دینا۔۔۔۔آمین۔۔۔آنیہ اپنے بیڈ پر لیٹ چھت کو دیکھتے دل ہی دل میں خود کلامی کر رہی تھی

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔حریم نے آنیہ کو سوچوں میں محو پا کر کہا

کچھ نہیں بس۔۔۔اک ہفتے میں اتنے سارے کام کیسے ہوں گے یہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔آنیہ نے بہانہ بنایا۔۔۔

اک ہفتہ کہاں ہے چار دن ہیں میڈم۔۔۔۔حریم مسکراتے ہوئے بولی

تم وہی کپڑے پہنو گی جو فاریہ آپی کی شادی میں پہنے تھے۔۔۔۔حریم کو کپڑوں کی فکر ہونے لگی تھی اسے ڈر تھا کہ اس کے بھائی کی شادی میں اسے کہیں پرانے کپڑے نہ پہننے پڑھ جائیں۔۔۔۔

نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔بھائی کی شادی ہے میرے ایسے کیسے پرانے کپڑے پہن لوں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔آنیہ فوراہی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

اچھا یہ بتاؤ آج کچھ نہیں ملا تمھیں یونیورسٹی میں۔۔۔۔آنیہ کو وہ چٹ یاد آئی تو پوچھنے لگی

آج میں نے دیکھا ہی نہیں بیگ۔۔۔۔اور ویسے بھی آج تو میں کمرے میں ہی بند رہی۔۔۔۔حریم جھرجھری لیتے ہوئے بولی

ویسے یہ تمھارا ڈرپوک عاشق اس وقت کہاں تھا جب تمھارے ساتھ یہ سب ہوا عام طور پر تو ایسے عاشق دروازہ توڑ کر ہیروئن کو بچاتے ہیں اور پھر اک اک کو خوب کھری کھوٹی سناتے ہیں۔۔۔۔پھر ہیروئن کو بڑے پیار سے سنبھالتے ہیں۔۔سب

کچھ ایسا صرف فلموں اور ناولز میں ہی ہوتا ہے کیا.....آنیہ بکھرے بال لیئے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر مزے لیتے ہوئے بولی

دروازہ توڑ کر بچایا اور پھر سب پر غصہ تو اور حان بھائی نے بھی کیا لیکن بعد میں سنبھالا نہیں بلکہ الٹا اتنا ڈانٹا۔۔۔ڈانٹنے سے اچھا تھا وہیں بند رہنے دیتے مجھے۔۔۔۔ حریم کو پھر سے اور حان پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

ارے تو وہ تو اور حان بھائی تھے نا۔۔۔۔ان سب کو نہ گٹھی کی جگہ کڑوا نیم چٹایا تھا کسی نے۔۔۔۔ تبھی یہ سب ایسے ہیں۔۔۔۔ چل چھوڑ ان سب کو دیکھ نہ کیا پتا کچھ ڈال گیا ہو وہ۔۔۔۔آنیہ واپس سے حریم کی توجہ اس انجان شخص کی جانب مرکوز کر گئی

حریم نے اپنے بیگ میں خوب اچھی طرح دیکھا لیکن وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ ان دونوں کو ہی دل ہی دل میں افسوس ہوا تھا کسی اور وجہ سے نہیں بس تجسس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

انسان بنو یہ عاشق عاشق کیا ہوتا ہے پریشے کے ساتھ رہ رہ کر تم بھی کچھ بھی بولے جا رہی ہو۔۔۔ کسی نے سن لیا نا تو پھر دیکھنا۔۔۔ خد بھی مرے گی مجھے بھی مروائے گی۔۔۔۔ حریم دروازے کی جانب ڈرتے ہوئے دیکھ کر بولی

اچھا چھوڑا یہ سب کل یونیورسٹی سے جلدی آجانا۔۔۔ پھر شاپنگ کرنے چلیں گے۔۔۔۔ آنیہ دوبارہ سے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی

یارا اگر یہ جنگل والی کہانی سچ ہے تو ہم یہاں کیوں رہتے ہیں۔۔۔۔ کہیں اور کیوں نہیں گئے۔۔۔ اور دادا صاحب کیا کہہ رہے تھے کن اپنوں کو کھویا۔۔۔ کیا بابا کی ڈیتھ جنگل کے بھوت کی وجہ سے ہوئی تھی۔۔۔۔ حریم کچھ سوچتے ہوئے اداس سی ہو کر بولی

یار پتا نہیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کوئی بات ہو۔۔۔ لیکن کوئی بتائے تو تب نہ۔۔۔۔ کسی سے بھی پوچھو تو بات کہاں کرتا ہے اس ٹوپک پر۔۔۔۔ چلو چھوڑو یہ سب سونا بھی ہے۔۔۔ جنگل کی بات ابھی رہنے دو۔۔۔۔ پھر رات میں آنکھ کھل گئی تو ڈر ہی لگتا

رہے گا۔۔۔۔آنیہ یہ کہ کر آنکھیں بند کی ئے لیٹ گئ جبکہ حریم چھت کو دیکھتے اپنے خیالوں میں کھو گئ۔۔۔۔

امی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔زونین عائشہ شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

ہاں بیٹا بولو۔۔۔عائشہ شاہ جو کہ آنکھیں بند کی ئے لیٹی تھیں درد سے کراہتی ہوئ آواز سے بولیں

کیا ہوا امی آپ کو۔۔۔زونین فوراً ہی ان کے پاس گیا

کچھ نہیں بس سر درد ہو رہا ہے۔۔۔۔چھوڑو یہ تم بتاؤ کوئ کام تھا۔۔۔

عائشہ شاہ سر کے درد سے توجہ ہٹاتے ہوئے بولیں

نہیں کوئ ایسی بات نہیں کل صبح کر لوں گا۔۔یہ بتائیں دوا کھائ آپ نے۔۔

زونین فکر مند ہوتے ہوئے بولا

جی بیٹا کھالی ہے دوا۔۔۔عائشہ شاہ بیٹے کو اپنے لی ئے فکر مند دیکھ کر دل سے خوش ہو گئیں تھیں

چلیں پھر آپ آرام کریں کوئی کام ہو تو مجھے بلا لیجی ئے گا۔۔۔زونین یہ کہ کر کمرے سے باہر چلا گیا

چلو خیر ہے کل کر لوں گا بات۔۔۔اک سرد آہ خارج کرتے وہ اپنی امی کے دروازے کو بند کرنے کے بعد بولا اور پھر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا

وہ جنگل کے بیچوں بیچ کھڑی تھی اندھیرا دور دور تک پھیلا ہوا تھا اندھیرا بھی وہ جو گہرا ہو۔۔۔وہ عجیب بے حال سی بال بکھیرے ہوئے کھڑی تھی لمبے بال جو عام طور پر دیکھنے والے کے دل کو بھائیں اس وقت سحر زدہ لگ رہے تھے۔۔درختوں کے بیچ وہ سہمی سی کھڑی تھی۔۔۔

اندھیری رات عجیب سا ہو کا عالم۔۔۔دلوں میں خوف پیدا کر دینے والی دھند میں وہ بمشکل تمام ہی سامنے کا منظر دیکھ پا رہی تھی۔۔۔عجیب پتوں کی سنسناہٹ

جھینگر کی آوازیں اور قدموں کی آوازیں دل کو مٹھی میں جکڑنے کے لیئے کافی تھیں

خد کو بے حال پا کر اس نے اپنے آس پاس دیکھا۔۔۔ڈر کیا چیز ہے اس کی آنکھوں سے صاف پتہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔ تبھی اک دم اسے لگا کہ برابر والے درخت کی شاخ جو اس کے عین اوپر تھی وہاں سے اسے کوئی دیکھ رہا ہے اس نے ڈرتے ڈرتے آہستہ سے اوپر دیکھا۔۔۔

پھر اسے لگا کہ پیچھے کوئی کھڑا ہے۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ جھاڑیوں کے سوا اسے وہاں کچھ نہ دکھا۔۔۔ابھی وہ کسی کی موجودگی کو محسوس کر ہی رہی تھی کہ اسے کسی کے رونے کی سسکنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔وہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی نا چاہتے ہوئے اسی جانب رواں ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے اچھل کر حلق میں آ گیا تھا اپنی اکھڑتی سانسوں کو بحال کرتی وہ آگے بڑھتی گئی۔۔۔۔ تھوڑی ہی دور جا کر اسے اک لڑکی دکھی۔۔۔وہ لڑکی اپنا چہرہ اپنی گود میں چھپائے بہت خوبصورت سے جوڑے میں

اک درخت کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔اتنے زیادہ پتوں اور جھاڑیوں کے باوجود بھی اس کے کپڑوں پر کہیں داغ نہ تھا۔۔۔۔ہر طرف عجیب سی ہی ویرانیت تھی۔۔۔۔ درخت اس طرح سے کھڑے تھے جیسے کوئ نگراں ہوں جیسے اس کا پیچھا۔کر رہے ہوں اور اب اس انتظار میں ہوں کہ کب انہیں کوئ موقع ملے۔۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔۔آنیہ نے تھوک نگلتے ہوئے ہمت کر کے پوچھا

آنیہ کے سوال پر اس لڑکی نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے کو دیکھ کر آنیہ حیرت سے دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

وہ لڑکی کوئ اور نہیں آنیہ ہی تھی بالکل اس جیسی...ایسی کہ جیسے سامنے آئنہ ہو اور وہ اپنا ہی عکس روبرو دیکھ رہی ہو۔۔۔.اسے دیکھ کر آنیہ بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن بھاگنے کی ہر کوشش بے سود تھی پاؤں اس قدر بھاری ہو گئے تھے کہ اک قدم بھی ہلانا ناممکن تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی لال آنکھوں کے بھیگے گوشے لیئے آنیہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کون ہو تم۔۔آنیہ کو جب وہاں سے بھاگنے کا کوئی راستہ نا ملا تو اس نے ڈرتے ڈرتے دھیمی آواز میں اپنی ہمشکل سے پوچھا

میں۔۔۔؟؟؟؟؟ کیا تم مجھے نہیں جانتیں۔۔۔؟؟؟؟؟۔اس لڑکی نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا

تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔آنیہ نے پھر سے سوال کیا

یہ دیکھو یہ انگوٹھی مجھے زونین نے دی تھی دیکھو اس کا نگ ٹوٹ گیا۔۔۔

یہ کہ کر اس لڑکی نے اک انگوٹھی نکالی بہت خوبصورت لیکن اس کے اوپر نگ والی جگہ خالی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس جگہ سے جو خالی تھی خون بہنے لگا۔۔۔اتنا خون کہ اس لڑکی کے کپڑے تر ہونے لگے۔۔۔خون کے بہنے میں آہستہ آہستہ تیزی آ رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمیں پر بہنے لگا اور اب وہ خون آنیہ کی جانب بڑھ رہا تھا وہ بھاگنا چاہتی تھی وہ شدید ڈر گئی تھی لیکن اس کے قدم ہل ہی نہیں رہے تھے

۔۔۔۔

تبھی اس لڑکی نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

اس کے قہقہے عام قہقہوں جیسے نہیں تھے ان میں عجیب وحشت تھی جو دل کو ڈرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔ تبھی آنیہ اپنے قدموں کو ہلکا سا ہلانے میں کامیاب ہو گئی اور جیسے تیسے وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔ لیکن قدم ابھی بھی اتنے بھاری تھے کہ وہ مشکل سے ہی چل پا رہی تھی وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ وہاں سے تیزی سے بھاگ جائے۔۔۔۔اس لڑکی کے قہقہے پورے جنگل میں گونجنے لگے۔۔۔۔۔

دیکھنا تمھارا دل ٹوٹے گا۔۔۔۔وہ تمھیں نہیں ملے گا۔۔۔۔اسے میں تمھارا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔وہ لڑکی زور زور سے اس کے پیچھے سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

تبھی آنیہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت بڑی طرح سے ڈر گئی تھی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔ماتھے پر پسینہ ۔۔۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے اپنے کمرے کو غور سے دیکھنے لگی۔۔

تھوڑی دیر لگی اسے یہ جاننے میں کہ جو بھی اس نے دیکھا تھا وہ خواب تھا۔۔۔۔یا اللہ خیر کرنا۔۔۔۔یہ کیا تھا۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے زیر لب بولی

اور سوچ سوچ کے سو۔۔۔۔جنگل کے بارے میں۔۔۔۔۔تو پھر خواب میں تو وہی آئے گا نہ۔۔۔۔تو بہ تو بہ کتنا عجیب خواب تھا۔۔۔آنیہ خد کو سنبھالتے ہوئے بولی

وہ دل ہی دل میں خوفزدہ تھی لیکن اپنے ڈر کا اعتراف وہ ابھی خد سے نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ابھی پوری رات پڑی تھی اور وہ یہ بقایہ رات ڈر کر نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔ تبھی اس نے اپنی سوچوں کو منتشر کرنا شروع کر دیا۔۔۔وہ اپنی زندگی میں ہونے والے اچھے واقعات کو یاد کرنے لگی۔۔۔اک کے بعد اک بات بس وہ اپنا ذہن ہٹانا چاہتی تھی لیکن بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے وہ چہرہ آجاتا وہ قہقہے اس کے کانوں میں گونجنے لگتے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کئی بار اس نے کچھ اور سوچنا چاہا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پاس بیٹھا اسے وہ سب بار بار بتا رہا ہو۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی جب اپنا دھیان اپنے خواب سے ہٹا نہ سکی تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔اب کمرے کا اندھیرا اسے پریشان کرنے لگا تھا۔۔۔اور لائٹ کا سوئچ چند قدم کے فاصلے پر ہونے کے باوجود اک مشکل ترین امر لگ رہا تھا۔۔۔۔

دراصل ہم اتناڈرے بھی نہیں ہوتے ہیں جتنا ہمارا دماغ ہمیں وسوسے دیکر ڈراجاتا ہے آنیہ بھی اس وقت اپنے زہن کے ہاتھ کا کھلونا بنی ہوئ تھی اس کا زہن اس وقت اسے آج تک کی تمام ہاارر موویز کے تمام تر خوفناک دل دہلانے والے چہرے دکھارہا تھا اک کے بعد اک منظر ڈرواؤنا سے ڈرواؤناتر۔۔۔۔اس نے اک گہرا سانس لیا اور چار قدم کا سفر اک قدم میں پورا کر کے اس نے جھٹکے سے سوئچ آن کیا۔۔۔۔

سوئچ آن کرتے ہی اس کی جان میں جان آئ۔۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھتی وہ اپنی بے وقوفی پر مسکرادی لیکن اب ڈر لگ رہا تھا تو لگ رہا تھا کیا کیا جا سکتا تھا۔۔۔یوں ہی اپنے ڈر سے آنکھ مچولی کھیلتی وہ پانی کے گلاس میں جگ سے پانی بھر کے پینے لگی۔۔۔خد کو بہلانے میں اس کی نظر پاس رکھی کرسی پر گئ ہی نہیں جس کی گدی اس طرح دبی ہوئ تھی کہ جیسے اس پر کوئ بہت بھاری بھر کم چیز رکھی ہوئ ہو۔۔۔۔پانی پی کر اس نے گلاس رکھا اور سونے کے لئے لیٹ گئ اس بات سے انجان کے وہ انجان سایہ ابھی بھی اسی کی جانب عجیب انداز میں دیکھ رہا

ہے۔۔۔۔لیکن وہ پر سکون ہو گئی تھی ڈر بھی تب تک ہی حاوی ہوتا ہے جب تک آپ ڈر واس کا یقین لائٹ کے جلانے تک کا تھا تب تک وہ ڈر رہی تھی جیسے ہی لائٹ آن ہوئی اس کا ڈر ختم ہو گیا اور جب کوئی ڈرے نہیں تو لاکھ کوئی کتنا ہی قریب ہو یا دور کوئی فرق کہاں پڑتا ہے۔۔۔۔اور جب آنیہ اس سائے کے شکنجے سے باہر ہو گئی تو وہ انجان سایہ بھی آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔۔۔۔۔

.....

اگلی صبح حریم جلدی جلدی اپنا ناشتہ ختم کر رہی تھی اسے یونیورسٹی کے لیئے دیر ہو رہی تھی ادھر زونین مکمل تیار کھڑا۔۔۔ہاتھوں کو باندھے حریم کے سر پر کھڑے حریم کی سانس اور پھولا رہا تھا۔۔

بھائی آپ یہاں سے تو ہٹیں میں کر رہی ہوں نا بس دو منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

حریم چڑ بکر بولی

نہیں میں اگر یہاں سے ہٹ گیا نہ تو تم پتا نہیں کتنا ٹائم لو گی۔۔پہلے ہی بچوں کی طرح کلاس تک چھوڑنا ہے تمھیں۔۔جلدی کرو میری کلاس نکل جائے گی۔۔۔۔

زونین گھڑی کو دیکھ کر اکتاتے ہوئے بولا

ہاں ہاں بس دو منٹ۔۔۔۔ حریم نے چائے کا بڑا سا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ادھر آنیہ زونین کی جانب اک ٹک دیکھتے اپنا گزشتہ رات والا خواب یاد کر رہی تھی ۔۔۔۔اک اک منظر پھر سے جب اس کی نظروں کے سامنے آنے لگے تو اس نے اپنی نظریں ہٹا لیں۔۔۔۔۔

چلو یہ اچھا ہے کہ زونین نے آج تک مجھے کوئی ایسی انگوٹھی نہیں دی ورنہ خوامخواہ وہم آتا دل میں۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں ہمکلامی کرتے ناشتہ کرنے لگی

زونین۔۔۔۔ کیا ہوا آج بھی چھٹی کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔دروازے سے اندر آتے اورحان نے زونین کی جانب آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں نہیں جانا ہے کیوں نہیں جانا۔۔۔بس ان محترمہ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔زونین نے اورحان کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

ان کے سامنے میرا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی بھائی۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں منہ بسوڑے بولی

پھر تو مجھے لگتا ہے تمھیں وقت لگے گا چلو پھر میں چلتا ہوں تم آ جانا۔۔۔۔۔اور حان اک نظر حریم پر ڈال کر زونین سے مل کر گھر سے چلا گیا

زونین بھی اب اور حان کو کیا روکتا جانتا تھا کہ اسے ابھی وقت لگے گا کیونکہ میڈم تیار بھی تو نہیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔

حریم 5 منٹ میں یا تو تم تیار ہو جاؤ ورنہ میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔زونین اس بار وارننگ دینے لگا

حریم جلدی کرو۔۔۔۔ابھی حریم زونین کو جواب دینے ہی والی تھی کہ زاویار کی بارعب آواز سن کر اک دم سیدھی ہوئی

اسلام و علیکم بھائی۔۔۔۔زونین نے زاویار کو مکمل تیار سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام کیسے ہو اب تم۔۔۔۔۔زاویار نے ڈائننگ ٹیبل سے جوس کا گلاس اٹھا کر کہا

ٹھیک ہوں۔۔۔۔بس یونیورسٹی جا رہا ہوں اور یہ کچھ واصفت لڑکی مجھے دیر کروا رہی ہے۔۔۔۔زونین نے اک نظر حریم کو دیکھتے ہوئے کہا

بس بھائی جان میرا ہو گیا میں دو منٹ میں دیکھی ئے گا نیچے ہوں گی۔۔۔۔حریم یہ کہہ کر سیدھی اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

سنبھال کر۔۔۔۔کوثر شاہ نے اسے یوں تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔۔

بھابھی مجھے آپ سے اک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ نے ثناء شاہ کو کچن سے چائے کی ٹرے لیکر آتے ہوئے دیکھ کر کہا

ہاں بولو کوثر۔۔۔۔۔عائشہ شاہ اپنے چہرے پر ڈھیروں اطمینان سجائے ٹرے ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولیں

وہ آپا نے آنیہ کے لیئے سکندر کا رشتہ بھیجا ہے۔۔کوثر شاہ آواز کو دھیما کیئے کہنے لگیں

یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔عائشہ شاہ(جو اس بات سے انجان تھیں کہ اس شادی سے ان کے اپنے بیٹے کا دل ٹوٹ جائے گا۔۔۔)دل سے خوش ہوئیں

سکندر تو بہت اچھا لڑکا ہے پھر کیا سوچا تم لوگوں نے۔۔۔۔۔عائشہ شاہ پورے دل سے مسکراتے ہوئے کہ رہی تھیں

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں بھابھی نہ انہوں نے انکار کیا۔۔۔۔بس آپ سے اک بار اور مشورہ کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔کوثر شاہ کی خوشی بھی ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔۔

آنیہ بیٹی کا کیا کہنا ہے اس بارے میں وہ تو خوش ہوئی ہو گی اس کا کتنا دل کرتا تھا امریکہ جانے کو۔۔۔۔چلو بھئی اب وہیں رہے گی۔۔۔۔اللہ بانصیب کرے آمین۔۔۔۔عائشہ شاہ کے لہجے میں آنیہ کے لیئے بہت پیار تھا

ہاں اس کی تو بچپن کی خواہش پوری ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگیں

پھر کب آ رہی ہیں۔۔۔تمھاری آپا۔۔۔عائشہ شاہ نے چائے کے کپ میں چائے بھرتے ہو کہا

بس پہلے تو کہہ رہی تھیں اگلے مہینے آئیں گی لیکن کل جب میں نے انہیں روحان کی شادی کی خبر دی تو شاید اسی ہفتے آ جائیں۔۔۔کوثر شاہ ابھی بھی بہت دھیمے بات کر رہی تھیں اتنی آہستہ کے ان کی آواز کسی کی سماعتوں تک نہیں جا رہی تھی سوائے زونین کے جو ان کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔

ان دونوں کی باتیں اس کے دل و دماغ پر بجلی بن کر گر رہی تھیں۔۔۔لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ بڑے کمال سے ضبط کیے کھڑا رہا۔۔۔کچھ بھی کہنے اور کرنے کے لیے یہ وقت مناسب نہیں تھا۔۔۔اس نے یونیورسٹی سے آتے ہی اپنی امی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

چلو یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔۔۔عائشہ شاہ نے چائے پیتے ہوئے کہا

آ گئ میں دیکھا۔۔۔بولا تھانہ دو منٹ۔۔۔حریم زونین کے پاس آ کر بولی کیا ہو گیا بھیئا۔۔۔۔آ گئ میں۔۔۔۔زونین کو اپنی سوچ میں محو پا کر اس نے اسے ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہاں چلو۔۔۔۔زونین کی سوچ کا تسلسل حریم کے ہلانے سے ٹوٹا تو اس نے اک نظر بھر کر آنیہ کو دیکھا اور پھر خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

بس آج ہی بات کروں گا امی سے۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خود کلامی کرتے اپنی بائیک پر جا بیٹھا۔۔۔۔حریم کے بیٹھتے ہی اس نے بائیک اسٹارٹ کی اور یونیورسٹی کے لئے نکل گیا۔۔۔۔

صحیح ہے۔۔۔آپ لوگوں کی ساری بات میں نے چپ کر کے مانی ہیں تو اب آگے سارے کام میری مرضی کے ہوں گے۔۔۔۔۔پریشے ثناء شاہ کے کمرے میں ٹہل لگاتے ہوئے بول رہی تھی

چپ کر کے۔۔۔۔!!!!!!ثناء شاہ آنکھوں میں حیرت اور چڑ کے ملے جلے اثرات لیکر بولیں

ہاں تو مانی تو ہیں نا آپ سب کی باتیں۔۔۔تو اب میری مرضی چلے گی۔۔۔۔پریشے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی

اور کیا ہے تمھاری مرضی۔۔۔۔ثناء شاہ اپنے کام میں لگے لگے لاپرواہی سے بولیں

یہی کہ شاندار سی انگیجمنٹ ہو اور ساری شاپنگ میں خد کروں گی اور ہر اک چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا فنکشن ہو گا اور اور ہنی مون۔۔۔۔۔۔پریشے ابھی اپنی لسٹ آگے بڑھاتی کہ ثناء شاہ نے اسے ٹوکا

اور اور کیا۔۔۔۔تو بہ تو بہ اتنی بے شرم ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔تو بہ تو بہ ثناء شاہ دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتی سخت تاثرات لیئے پریشے کو دیکھ رہی تھیں

پریشے دیکھو بیٹا لڑکیاں ایسے جو منہ میں آتا ہے وہ بولتی نہیں ہیں۔۔۔۔یہ کیا بات ہوئی ماں کے سامنے کوئی ایسے بولتا ہے کیا۔۔۔۔وہ اسے غصے سے بہت دفع سمجھا چکی تھیں تو اس بار انہوں نے غصے پر کنڑول کر کے پیار سے بات کرنے کو ترجیع دی

پرامی شرم کی تو ساری زندگی سوچتی رہ جاؤں گی کہ یہ بھی ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔وہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔پریشے بھی اپنا لہجہ نرم کرتے اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر لیٹتے ہوئے بولی

بیٹا خواہشیں تو لاتعداد ہوتی ہیں جو مل جاتا ہے وہ خاک جو نا ملا وہ سب سے قیمتی یوں خواہشوں کے پیچھے بھاگ کر آج تک کوئی خوش نہیں رہا ہے بچے۔۔۔۔تم ابھی سب کچھ بھی کر لو گی نا تب بھی کچھ نہ کچھ رہ ہی جائے گا پھر تم کیا کرو گی۔۔۔پتا ہے خوش کون رہتا ہے۔۔ثناء شاہ پریشے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

کون۔۔۔؟؟؟؟؟پریشے ان کی بات سن کر فوراً اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

جن کی خواہشیں کم ہوتی ہیں۔۔۔لاحاصل خواہشیں عزاب ہوتی ہیں بیٹا۔۔۔تو جتنا اس سے دور رہو گی اتنا خوش رہو گی۔۔۔میں یہ نہیں کہ رہی کہ کوئی خواہش دل میں نہ رکھو۔۔۔خواہشیں جہاں وبال جان ہیں وہیں جینے کا مقصد بھی ہیں ان کے بغیر زندگی بے معنٰی ہو جاتی ہے۔۔۔جیسے جنت میں جانا خواہش ہے اس کے لیئے ہم اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔اللہ کو راضی رکھنا خواہش

ہے اس کے لی ئے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔۔اچھے سے عبات کرنا اک خواہش ہے اس کے لی ئے ہم دین کا علم حاصل کرتے ہیں۔۔۔۔یہ تو ہوئی دین کی بات اچھی جاب ہماری خواہش ہوتی ہے اس کے لی ئے ہم اچھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔۔۔۔اور اسی طرح کامیابی کے کی ئے محنت۔۔آزادی کی خواہش کے لی ئے لوگ جنگیں لڑتے ہیں۔۔۔۔اور بہت سی ایسی خواہشات ہیں جو ہمیں جینے کا مقصد دیتی ہیں ہمیں آگے بڑھنے میں کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔۔۔۔تو خواہش کرنا نہ چھوڑو اچھا سوچو سب اچھا ہو گا۔۔۔۔لیکن اپنی زندگی کو خواہشوں کے حوالے مت کرو ورنہ میرے بچے آپکی امی آپکو دکھی دیکھ کر کبھی خوش نہ رہ سکیں گی۔۔۔۔آس بار ثناء شاہ نے اپنے لہجے کو اور زیادہ نرم کرتے کہا

www.novelsclubb.com

پریشے کے منہ سے اس بار اک لفظ بھی ادا نہ ہوا۔۔۔وہ بس اپنی امی کی بات کو دھیان سے سن رہی تھی

باقی بیٹا۔۔۔آپ کے بابا اور میں اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ آپ کی ہر خواہش پوری ہو لیکن لاتعداد خواہشات تو کسی کی بھی پوری کہاں ہوتی ہیں تو

میرا بچہ آپ جو کہو ہمیں منظور بس اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے سوچیں اور مجھے بتائیں۔۔۔۔یقین کریں آپ کو خوش دیکھنا ہی تو آپکے ماں باپ کی خواہش ہے۔۔۔ثناء شاہ یہ کہ کر بہت پیار سے پریشے کے سر پر ہاتھ پھیر کر کمرے سے چلی گئیں۔۔۔

جبکہ پریشے وہیں بیٹھی اپنی امی کی باتوں کو سوچنے لگی۔۔۔۔

*****شیخزادی رائٹس*****

چلو عرشیہ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔حرا نے تیزی سے عرشیہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیوں آپی۔۔۔۔عرشیہ باہر جانے کے نام سے ہی اک دم پریشان ہو گئی تھی

گڑیا شادی ہے تمھاری چار دن بعد کتنا کچھ خریدنا ہے تیاری کرنی ہے۔۔۔۔بس اسی لیئے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔حرا نے بہت پیار سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں آپی۔۔۔آپ چلی جائیں مجھے نہیں جانا۔۔۔ویسے بھی آپ کو پتا تو ہے مجھے کیا پسند ہے۔۔۔۔ عرشیہ نے صاف انکار کیا

لو بھلا۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔وہ دیکھو پریشے کیسی تیار بیٹھی ہے۔۔۔۔میری گڑیا یہ دن انجوائے کرو خوب۔۔۔۔شادی تو ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے۔۔۔چلو کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا۔۔۔۔ حرا بہت پیار سے اس کے پاس بیٹھ کر بولی

نہیں آپی۔۔۔۔وہاں بہت لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔مجھے اٹیک آجائے گا پھر سب مجھے دیکھیں گے۔۔۔۔مجھے یوں لوگوں کی توجہ کا مرکز بننا پسند نہیں۔۔۔۔۔۔ پلیز آپی۔۔۔۔ سمجھیں نا۔۔۔۔۔ عرشیہ کا ڈر بھی صحیح تھا کئی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ وہ بھیڑ والی جگہ پر جیسے ہی گئی وہاں اسے اٹیک آنے لگے اور کبھی کبھار تو اتنی شدت کے آئے کہ اسے سیدھا ہسپتال لیجانا پڑا۔۔۔وہ ان سب واقعات کو لیکر دل ہی دل میں کافی خوفزدہ تھی۔۔۔

تم چلتیں تو تمھیں اچھا لگتا۔۔۔خوش ہوتی ہیں لڑکیاں اپنی شادی کی شاپنگ میں ۔۔۔۔چلو میں لے آؤں گی۔۔۔۔

اچھا تو کوئ چیز جو منگوانی ہو۔۔۔۔ حرا نے اس کے آگے ہار مانتے ہوئے کہا

نہیں آپ کو جو صحیح لگے وہ لے آیئے گا مجھے کچھ خاص نہیں منگوانا۔۔۔۔۔ عرشیہ نے اپنے معصومیت بھرے انداز میں کہا

اللہ لڑکی۔۔۔۔ اللہ کرے تم بہت خوش رہو اتنی کہ بس۔۔۔ آگے کوئ مشکل کوئ پریشانی تمھارے رستے میں نہ آئے۔۔۔۔ تم اور روحان دونوں اک اچھی پر سکون زندگی گزارو۔۔۔۔ آمین

ویسے آج میں نے روحان کو بھی بلوایا ہے۔۔۔۔۔ حرا نے عرشیہ کو دعا دینے کے بعد کہا

کیوں۔۔۔۔ اس بار عرشیہ کو حیرت کا جھٹکا لگا

عرشیہ کی حیرت دیکھ حرا مسکرا دی کیونکہ ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کہ کسی چیز پر عرشیہ اپنا ریئیکشن دے

بس کچھ کام تھا۔۔۔۔ شاپنگ کے سلسلے میں۔۔ چلو میں جا رہی ہوں۔۔۔۔ یہ کہ کر حرا کمرے سے باہر چلی گئ

جبکہ عرشیہ وہیں بیٹھی دروازے کو تکتی رہی۔۔۔۔

چلو حریم یہ رہی تمھاری کلاس۔۔۔اب جب ختم ہو جائے تو مجھے کال کر دینا۔۔۔اور ہاں آنکھیں اور زہن کھول کر رکھنا پھر کسی کی باتوں میں نہ آجانا۔۔۔۔۔زونین حریم کو کہ کر اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

زونین کے جاتے ہی حریم خاموشی سے کلاس کے اندر چلی گئی اور سامنے ہی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔کلاس تقریباً ہی بھری ہوئی تھی لیکن سب لوگ زیادہ تر پیچھے کی کرسیوں پر بیٹھے تھے آگے کی کرسیاں زیادہ تر خالی ہی تھیں۔۔۔

حریم اپنے رنگ برنگے بیگ کو گود میں رکھ کر کلاس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ تبھی تھری پیس سوٹ میں ملبوس اک وجیہ شخص کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔انہیں دیکھتے ہی سب کے سب اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

تعظیم ضروری ہے لیکن یہ کوئی کالج یا اسکول کی کلاس نہیں اس طرح کھڑے نہ ہوئیں بیٹھ جائیں۔۔۔۔

ان کے کہتے ہی سب بیٹھ گئے۔۔۔۔

حریم بھی اپنی جگہ پر بیٹھ کر ان کی باتیں بہت غور سے سننے لگی۔۔

میں ہوں آپ سب کا کمیونیکیشن کا ٹیچر ذوالفقار خان۔۔۔۔انشاءاللہ آپ سب کے ساتھ اچھے سے یہ سیمسٹر گزرے گا۔۔۔۔چونکہ آپ سب جانتے ہیں کہ آج آپ سب کی انٹروڈکشن کلاس ہے اسی کلاس میں آپ سب کو آپ کے گروپس میں بھی بانٹا جائے گا تو میں چاہتا ہوں آپ سب میں سے اک اک کر کے سب یہاں آئیں اور اپنا تعارف دیں اور اک ٹاپک میری طرف سے جو آپ لوگوں کو دیا جاے گا اس پر بھی بولیں۔۔

اس سیمسٹر آپکی کمیونیکیشن اسکلز پر ہی ہم نے محنت کرنی ہے تو چلیں پتا چلے کہ کون کتنے پانی میں ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں پہلے اک لڑکا آئے پھر اس کے بعد اک لڑکی۔۔۔۔یہ کہ کر وہ پروفیسر ڈائس کے پاس جا کھڑے ہوئے۔۔۔

لڑکے نے اپنا تعارف ابہت اچھے سے کرایا۔۔پھر اس کے بعد پروفیسر ذوالفقار اس کے پاس آئے۔۔۔

چلو تمھارا ٹوپک ہے۔۔۔لیز کے پیکٹ میں اتنی ہوا کیوں ہوتی ہے۔۔۔۔چپس کم پیکٹ بڑا۔۔۔۔پروفیسر اس کے ارد گرد گھوم کر اسے ہراساں کرنے کے انداز میں بولے۔۔۔

تقریباً سب ہی کلاس میں سمجھ گ ئے تھے اس سوال کے بعد کہ یہ کوئی پروفیسر نہیں کوئی سینیئر ہے لیکن اب کیا کرتے خاموشی سے بیٹھے رہے وجہ عدم اعتماد کی کمی تھی۔۔۔۔

چلو تم بیٹھو۔۔۔۔۔مس۔۔۔۔آپ آئین۔۔۔اب اس لڑکے نے حریم کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

چلیں بتائیں سب کو۔۔۔۔لیز کے چپس میں ہوا زیادہ کیوں ہوتی ہے چپس کم پیکٹ بڑا۔۔۔یہ دھوکہ کیوں۔۔۔۔وہ اپنا سوال پھر سے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا

حریم نے اس کا سوال سن کر اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور پورے اعتماد کے ساتھ سب کی جانب گھوم گئی۔۔۔

اسلام و علیکم میرا نام حریم ہے۔۔۔حریم شاہ۔۔۔۔

اب آتے ہیں پروفیسر کے سوال کی جانب تولیز کا پیکٹ بڑا اس لیئے ہوتا ہے تاکہ اندر کے چپس ٹوٹ نہ سکیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کرسپی ہونے کی وجہ سے اگر انہیں تنگ جگہ پر رکھیں گے تو وہ اپنی اصل حالت میں کسی کو بھی نہیں ملیں گے ۔۔۔۔پیکٹ پر گرام میں تعداد لکھی ہوتی ہے تو اس میں کوئی دھوکے کی بات نہیں ہے۔۔۔۔وہ بولتی ہی چلی جارہی تھی اس بات سے انجان کہ اس کی ریگنگ کرنے کے ارادے سے اسے وہاں بلایا گیا ہے۔۔۔۔لیکن وہ ٹھہری اک کتابی کیڑا حالانکہ یہ بات تو اک عام سی بات تھی جو اسے کسی کتاب سے پتا نہیں چلی تھی لیکن اسے بولنے کا موقع ملا تھا تو وہ کہاں کسی ٹاپک پر چپ ہو سکتی تھی۔۔سب حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کا کانفیڈینس دیکھ رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ لڑکا جو پروفیسر بنا کھڑا تھا اس نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیئے منہ پر ہاتھ رکھا ۔۔۔حریم کی بے وقوفی پر وہ زور زور سے ہنسنا چاہتا تھا۔۔۔

لگتا ہے آپکو اچھا لگتا ہے لیز۔۔۔۔کافی کھاتی ہیں آپ۔۔۔بہت فرصت سے بیٹھ کر سوچا ہو گا۔۔وہ لڑکا اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے بولا جبکہ کلاس میں باقی سب کو اس پر

غصہ آنے لگا تھا کیونکہ حریم کی طرف سے ظاہر کردہ پر اعتمادی پر ان سب کی آنکھوں میں ستائش صاف نمایاں تھی۔۔۔۔

جی بالکل مجھے بہت پسند ہے لیز کھانا۔۔۔۔ کھانے کا یہی تو اصول ہے جس وقت جو چیز دل چاہے دل سے کھا لینی چاہیئے لوگ کہتے ہیں یہ نہ کھاؤ وہ نہ کھاؤ۔۔۔۔ نہیں میں کہتی ہوں سب کھاؤ لیکن پھر جتنی کیلوریز لوا نہیں استعمال بھی کرو ہم کھانا اینرجی کے لیئے کھاتے ہیں تاکہ ہم میں مطلوبہ کام کرنے کی انرجی موجود ہو۔۔۔ ساتھ کی ساتھ پھل بھی کھائیں۔۔۔ اور اپنی مرضی بھی کریں۔۔۔ حریم پھر سے نام اسٹاپ شروع ہو گئی تھی اور اب وہ لڑکا سر پکڑے اسے بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ حال میں سب لوگ حریم کی بات کو بہت توجہ سے سن رہے تھے۔۔۔ حالانکہ بات کوئی اتنی اہم نہیں تھی بس اس معصوم سی لڑکی کا انداز بیان ہی اتنا اچھا تھا کہ سب اس کی جانب متوجہ تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت کلاس میں ادھیڑ عمر کے پروفیسر داخل ہوئے انہیں دیکھتے وہ لڑکا پیچھے کے دوسرے دروازے سے فوراً ہی بھاگ گیا۔۔۔

حریم کو اس کا یوں اک دم بھاگ کر جانا عجیب لگا تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ پروفیسر کھڑے اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔ حریم نے ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا

بیٹا اپنی جگہ پر چلی جائیں غالباً آپ کے ساتھ مذاق ہو رہا تھا۔۔ پروفیسر نے بنا کوئی تاثر دیئے کہا اور فوراً ڈائس پر جا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

حریم ان کی بات سن کر فوراً ہی شرمندہ ہوئی اور اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

کب تک چلے گا یہ سب ہر بار میں ہی کیوں۔۔۔ حریم نے دل ہی دل میں چڑ کر کہا وہ عجیب روہانسی ہونے لگی تھی یہ اس کے ساتھ دوسری بار ہوا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کہیں بھاگ کر چھپ جائے۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہوں گے سب کتنی بے وقوف ہوں میں۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خد پر غصہ ہو رہی تھی

بیٹا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔ حریم کو سوچوں میں ڈوبا ہوا پا کر پروفیسر نے بہت نرمی سے پوچھا

جی سر۔۔۔۔ان کے متوجہ کرتے ہی حریم اپنی سوچوں سے۔باہر نکل آئی اور اب وہ خاموشی سے بیٹھی پڑھنے میں مشغول تھی۔۔۔

کلاس ختم ہو گئی تھی اب اک اک کر کے سارے کلاس میمبر اس سے ملنے آ رہے تھے۔۔وہ حیران تھی کہ اس نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا تھا کہ وہ سب میں اتنی مقبول ہو گئی ہے۔۔۔

زبردست لڑکی کیا منہ بند کروایا اس سینیئر کا۔۔۔

اک لڑکی نے کہا

کانفیڈینس ہو تو تمھارے جیسا۔۔۔وہیں سے اک لڑکا بولتا ہوا گزرا

ایسا ہی کرنا چاہیئے ریگنگ کرنے والوں کے ساتھ۔۔۔کسی اور لڑکی نے

کہا۔۔۔

اور وہ ان سب کی باتیں سن کر یہ سوچ رہی تھی کہ اس نے آخر کیا کیا ہے۔۔۔وہ

تو اس سینیئر کے ہاتھوں بے وقوف بنی تھی تو اس نے کیسے منہ بند کرایا۔۔۔اسے

تو لگا تھا کہ اب سب اس کا مزاق اڑا رہے ہوں گے اور یہاں تو اسکی توقع سے الگ

بات ہو رہی تھی سب اس کی تعریف کر رہے تھے اس کے گرد جمع اسے سراہ رہے

تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم۔۔۔زونین کی آواز سن کر حریم اک دم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

حریم کو یوں سب کے بیچ میں گھرا دیکھ زونین کو کچھ سمجھ نہ آیا تو اک دم کلاس کے

اندر چلا آیا

سب ٹھیک ہے حریم۔۔۔۔زونین نے حریم کے پاس جا کر پوچھا

جی بھائی۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ حریم یہ کہ کر زونین کے ساتھ باہر چلی آئی

کلاس سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر اورحان پر گئی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں یہاں۔۔۔۔اورحان کو دیکھتے ہی حریم نے خود کلامی کی

لیکن اگلے ہی لمحے جب اس نے اورحان کے برابر میں کھڑی لڑکی کو دیکھا تو اک

منٹ کے لیئے وہ ساکت ہو گئی۔۔۔یہ وہی لڑکی تھی جس سے اس دن اس نے مدد

مانگی تھی۔۔۔۔

بھئیا۔۔۔۔یہ وہی۔۔۔۔ حریم اک دم زونین کا بازو پکڑ کر بولی

ہاں تو شفق۔۔۔ان کو تو جانتی ہو گی تم۔۔۔۔زونین نے باآواز بلند کہا

شفق جیسے ہی مڑی حریم کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اک کے بعد اک تاثرات آنے

لگے۔۔۔

جانتی تو ہو گی تم اسے۔۔۔۔۔زونین نے شفق کے پاس آ کر اپنا سوال دہرایا کہا

ہاں۔۔۔۔ شفق نے خد کو پر سکون کرتے ہوئے پورے اعتماد سے کہا

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔دو گھنٹے۔۔۔۔دو گھنٹے کے لی ئے تم کسی کو کیسے اک بند کمرے میں لاک کر سکتی ہو۔۔۔۔۔اس بار اورحان بولا

دیکھو میری نیت ایسی نہیں تھی اسے بس کچھ دیر کے لی ئے بند کرنا تھا لیکن پھر میری اچانک طبیعیت خراب ہو گئی تو میں چلی گئی تم چاہو تو سر سے پوچھ لو۔۔۔میں اس دن چلی گئی تھی جلدی بس مجھے ان کا یاد نہیں رہا۔۔ شفق اس انداز سے کہ رہی تھی جیسے وہ معصوم ہو اس کی کوئی غلطی نہ ہو۔۔۔۔

تم بھول گئیں۔۔۔۔ہیں تم بھول گئیں۔۔۔۔اورحان کو پھر سے تیش آنے لگا تھا۔۔۔۔

حریم تو اورحان کو غصہ کرتے دیکھ ڈر کے پیچھے ہٹ گئی۔۔۔

یار ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔تم جاؤ باہر ٹھنڈی ہوا میں جاؤ۔۔میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔۔زونین نے اور حان کو غصے کی حالت میں دیکھ کر کہا

اس سے پوچھو اگر وہاں وہ اکیلی بند ہی رہ جاتی تب۔۔۔اگر کچھ اونچ نیچ ہو جاتی پھر ۔۔۔اول تو یوں کسی کو بند کرنا پہلے ہی دن کوئی طریقے کی بات نہیں اوپر سے یہ اک بندی بند کر کے بھول جاتی ہیں۔۔۔۔واہ۔۔۔۔واہ۔۔۔اور حان زور زور سے تالیاں بجا کر بولا اور اک زوردار لات سامنے کمرے کے دروازے پر مار کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اگر جو یہ کسی لڑکے کا کام ہوتا تو وہ اسے ٹھیک سے بتاتا لیکن یہاں اک لڑکی تھی تو اسی لیئے غصہ کو ضبط کرتا وہاں سے چلا گیا

حریم تو بالکل ہی ڈر گئی تھی اور حان کا یہ انداز دیکھ کر۔۔۔

اس نے اور حان کو زیادہ تر زونین کے ساتھ گھر پر ہی دیکھا تھا کبھی بھی اس نے ہلکا سا بھی غصہ نہیں کیا تھا ہمیشہ ہی دونوں ہنستے رہتے تھے یہاں یونیورسٹی میں تو وہ الگ ہی تھا۔۔۔ جیسی اس کی جسامت تھی ویسا ہی اس کا غصہ۔۔۔۔۔

ابھی اگر میں اور حان کو نہ بھیجتا نہ تو تمھیں پتا چلتا تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ زونین بنا تاثر کے بولا۔۔۔ غصہ اسے بھی آرہا تھا لیکن وہ اپنے غصے پر کنٹرول کی ئے ہوئے تھا۔۔۔

دیکھو یہ اتنی بڑی بھی بات نہیں تھی۔۔۔ ایسا تو ہوتا رہتا ہے یونیورسٹی ہے یہ ۔۔۔ فریشرز کے ساتھ یہ مزاق مستی تو چلتی ہی ہے۔۔۔ اور حان کے جاتے ہی شفق نے سکون کا سانس لیا تھا اب وہ واپس سے اپنے انداز میں کہنے لگی۔۔۔

بھئیا چھوڑیں جو ہو گیا سو ہو گیا چلیں یہاں سے۔۔۔ حریم بھی اور حان کے جاتے ہی فوراً آگے آکر زونین سے کہنے لگی

اوہ تو تمھاری بہن ہے۔۔۔دیکھو مجھ سے غلطی ہو گئی سمجھاؤ اپنے بھائیوں کو میں واقعی میں بیمار ہو گئی تھی ورنہ اتنی دیر تمھیں بند کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔اب کی بار شفق بہت دوستانہ انداز میں بولی

بس شفق بہت ہو گیا سب جانتے ہیں تمھاری عادت کو۔۔۔تو بہتر ہو گا آئندہ سے ایسا کچھ نہ ہو۔۔۔چلو حریم۔۔۔شفق کی بات کا جواب سخت انداز میں دیکر زونین حریم کو وہاں سے لے گیا۔۔۔اور سیدھا اورحان کے پاس جا کر رکا

تھوڑا کنٹرول رکھا کرو بھائی۔۔۔زونین نے کہا

کنٹرول۔۔۔کنٹرول کروں۔۔۔یہ اس کی پانچویں حرکت ہے اور اس بار تو اس نے حد ہی کر دی ہے۔۔۔اس کو سبق نہ سکھایا نا تو یہ رکے گی نہیں۔۔۔اورحان اپنی بائیک پر بیٹھتے ہوئے بولا

یار کیا کر سکتے ہیں اب۔۔۔ہو سکتا ہے آج کے بعد سدھر جائے۔۔۔زونین بھی اپنی بائیک سیدھی کرتے بولا

امید تو نہیں ہے۔۔۔اور حان نے بناتاثر دی ئے کہا

حریم وہیں کھڑی چپ چاپ سی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔اب ان دونوں کے بیچ بولتی بھی تو کیا

شاپنگ مال جانا ہے یہاں سے سیدھا حرا آپی کا میسج آیا ہے۔۔۔۔زونین نے اپنا ہیلمٹ پہنتے ہوئے اور حان سے کہا

ہاں میرے پاس بھی آیا ہے لیکن میں نہیں جارہا بول دوں گا میسج نہیں دیکھا۔۔۔۔

اور حان نے اک آنکھ دبا کر کہا اور بائیک اسٹارٹ کر کے یہ جا وہ جا ہو گیا

یہ نہیں سدھرے گا۔۔۔زونین نے بھی بائیک اسٹارٹ کی اور سیدھا یونیورسٹی کے مین گیٹ کی جانب حریم کے ساتھ بڑھ گیا

دیکھو روحان تم سے ملنے کی سب سے اہم وجہ عرشیہ ہے۔۔۔میں چاہتی ہوں تمھیں عرشیہ کے بارے میں سب معلوم ہو۔۔۔۔حرار روحان کے سامنے بیٹھی پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی

جی آپ بولیں میں سن رہا ہوں۔۔۔۔۔روحان سامنے بیٹھا چہرے پر سنجیدگی لائے بولا

دیکھو عرشیہ اک بہت نازک مزاج لڑکی ہے بہت زیادہ نازک۔۔۔امی ابو کے جانے کے بعد تمھیں اندازہ نہیں میں نے اسے کیسے سنبھالا ہے۔۔۔۔وہ لوگوں سے ڈرتی ہے رش والی جگہوں سے کتراتی ہے۔۔۔۔اس کے علاوہ وہ اکیلے بھی نہیں رہ سکتی۔۔۔کچھ ہے جو بہت عجیب ہے جب جب وہ تنہا ہوتی ہے وہ بہت بڑی طرح ڈر جاتی ہے اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جب جب ایسا ہوا ہے اس کے جسم پر عجیب نیل کے نشان پائے گئے ہیں۔۔۔۔تمھیں یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ تمھیں اندازہ ہو تم پہلے سے تیار رہو۔۔۔۔ہو سکتا ہے عام لوگوں کی طرح تم

دونوں کی شادی شدہ زندگی نہ گزرے لیکن میر ایقین مانو روحان وہ بہت پیاری ہے اس خوف سے ہٹ کر وہ اک بہت معصوم بچی ہے جو خوش ہونا چاہتی ہے جینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔یہ سب کہتے ہوئے حرا کی آنکھ کے گوشے ہلکے ہلکے بھیگ گ ئے تھے

آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔مجھے اندازہ ہے ان کا۔۔۔میں دل سے اس رشتے کے لی ئے راضی ہوں آپ نے مجھے یوں شادی سے پہلے سب کچھ بتایا میں اس کی عزت کرتا ہوں۔۔۔

دیکھیں شادی تو سب کے لی ئے ہی الگ تجربہ ہوتا ہے اب اس میں عام کیا اور خاص کیا۔۔۔۔۔ہر کسی کو کوئی نہ کوئی مشکل تو آتی ہی ہے۔۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں آپ مجھے ثابت قدم پائیں گی اور رہی بات عرشیہ کی تو آپ بے فکر رہیں نازک چیز ہو یا انسان اس کا خیال کیسے رکھنا ہے اللہ نے چاہا تو میں آپکو کر کے دکھاؤں گا۔۔۔

ان کے لی ئے میرے دل میں بہت عزت ہے انشاءاللہ سب کچھ اچھا ہو گا۔۔۔۔روحان چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے کہ رہا تھا

ویسے میں نے کہا تھا اسے کہ آجائے وہ بھی۔۔۔ تمھارا بھی بتایا تھا۔۔۔ ٹیبل سے ٹشو اٹھا کر حرا اپنی آنکھیں صاف کرتی ٹاپک بدلتے ہوئے بولی

اتنی ننھی جان پر آپ اتنا بڑا ظلم کیوں کر رہیں تھیں۔۔۔ حرا کی بات سن کر روحان ہلکا سا مسکراتے ہوئے زیر لب بولا

اس میں کیسا ظلم۔۔۔ حرا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

یہ چھوڑیں۔۔۔ اچھا باقی سب کہاں ہیں۔۔۔ روحان نے اس بار ٹاپک بدلا

شاپنگ کر رہے ہیں اور کیا۔۔۔ تم بھی چلو عرشیہ کے لیئے شاپنگ کرنے جا رہی ہوں چلو مدد کر دیا میری۔۔۔

حرا کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی

ناجی اب تو جو ہو گا بعد میں ہی ہو گا۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ روحان یہ کہتا گاڑی کی چابی اٹھا کر چلا گیا

www.novelsclubb.com

اللہ تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیاں عطا کرے آمین۔۔۔۔۔حرا نے دل ہی دل میں ہمکلامی کی

حرا آپی کہاں ہیں۔۔۔۔حریم آنیہ کے پاس آکر بولی

وہ کیفیٹیریا میں ہیں روحان بھائی کو بلایا تھا انہوں نے۔۔۔ان سے ہی بات کر رہی ہیں۔۔۔۔آنیہ نے جیولری پسند کرتے کرتے کہا

آنیہ کو دیکھتے ہی زونین کو صبح کی بات یاد آگئی۔۔۔۔وہ پھر سے پریشان ہو گیا تھا۔۔۔جلد سے جلد یہ بات نہ ہوئی تو نا جانے کیا ہو جائے۔۔۔۔زونین دل ہی دل میں بولا

بھائی آپ چلے جائیں میں آنیہ اور پریشے کے ساتھ آجاؤں گی۔۔۔حریم نے زونین کو فارغ کھڑا دیکھ کر کہا

ہاں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔زونین جو پہلے جلد سے جلد گھر پہنچ کر اپنی امی سے بات کرنا چاہ رہا تھا حریم کی بات سن کر فوراً رضامند ہو گیا

البتہ آنیہ جو زونین کے جزبات اور فکر سے انجان تھی زونین کے چلے جانے کی بات سے دل ہی دل میں افسردہ ہوئ تھی

زونین دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا تبھی اسے کاؤنٹر پر رکھی اک خوبصورت انگوٹھی دکھی۔۔۔۔اس انگوٹھی کو دیکھ کر وہ اک پل کے لیۓ رک گیا۔۔۔سفید نگ لگی وہ انگوٹھی اسے اک نظر میں ہی بھا گئ۔۔۔اس نے فوراً ہی سب سے نظر بچا کر وہ انگوٹھی خریدی اور گھر کے لیۓ روانہ ہو گیا۔۔۔۔

گلدشت از قلم شیخزادی

بھائ جان کو بھی بلایا ہے کیا حرا آپی نے۔۔۔حریم چہک کر بولی

اللہ نہ کرے۔۔۔۔پریشے اک دم گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھ کر کہنے لگی

توبہ ہے ایسا بھی کیا۔۔۔کوئ ایسے کہتا ہے کہا۔۔۔۔آنیہ نے اک دم ہنس کر کہا

یار کوشش تو کر رہی ہوں لیکن پتا نہیں کیوں دل نہیں مانتا۔۔۔بس دعا کرو میرے لیۓ۔۔۔پریشے اداس ہوتے ہوۓ بولی

ارے میری پیاری دوست بھائ جان بہت اچھے ہیں۔۔۔۔تم اپنا دل چھوٹا مت کرو تم ابھی انہیں جانتی نہیں ہو نا دیکھنا تم بہت اچھے سے رہو گی ان کے ساتھ۔۔۔۔ اس بار حریم سمجھانے والے انداز میں بولی

چھوڑو یار یہ سب۔۔۔۔جو ہو گا دیکھا جاۓ گا ابھی فی الحال میری شادی ہو رہی ہے اور مجھے اس سب کو انجوائے کرنا ہے۔۔۔بس۔۔۔پریشے واپس سے چہکتے ہوۓ کہنے لگی

www.novelsclubb.com

گڈ گرل۔۔۔۔آنیہ نے اک نیکلس کو دیکھتے ہوۓ کہا

اچھا اک بات بتاؤں۔۔۔۔اک اک جوڑا اور جیولری سیٹ ایکسٹرا لے لو۔۔پریشے خوش ہوتے ہوۓ بولی

اور وہ کیوں۔۔۔۔اس بار آنیہ نے حیرت سے پوچھا

کیونکہ کل انگیجمنٹ ہو گی میری۔۔۔۔آج کریں گے ماما بابات۔۔۔۔عرشیہ کو نہیں کرنی لیکن مجھے تو ہر اک فنکشن کرنا ہے تبھی۔۔۔۔پریشے بہت خوش ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

واہ رے میری رپورٹر۔۔۔۔زبردست چلو پھر اک اک جوڑا اور دیکھ لیتے ہیں ۔۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ لڑکیاں اٹھ کر دوسری شاپ کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔ماما۔۔۔۔۔زونین گھر میں آتے ہی اپنی امی کے کمرے کی جانب گیا تھا لیکن جب اسے وہ کہیں نہ ملیں تو پورے گھر میں ڈھونڈنے لگا

کیا ہوا بیٹا۔۔۔فرقان شاہ زونین کی آواز سن کر اپنے کمرے سے باہر آکر بولے

داد و ماما نہیں دکھ رہیں کہیں۔۔۔۔زونین نے متلاشی نظریں پورے حال پر ڈال کر کہا

بیٹا وہ تمھارے بابا اور کوثر بہو۔۔۔سب پہلے سامنے گ ئے تھے سفید حویلی اس کے بعد وہاں سے شاپنگ وغیرہ اور دوسرے کام دیکھنے گ ئے ہیں۔۔۔فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر چلاتے اس کے پاس جا کر کہنے لگے

اچھا۔۔۔چلیں ٹھیک ہے۔۔۔زونین جو پورے راستے کیا بولنا ہے اس کی تیاری کر کے آیا تھا یوں اپنا ہدف پورا نہ ہونے پر اداس ہو گیا تھا

اچھا دادو میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔۔۔فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر وہ اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا

کمرے میں جاتے ہی اس نے اپنی پاکٹ سے وہ انگوٹھی نکالی اور اک ڈبے میں رکھ دی۔۔۔اس ڈبے میں اس نے آنیہ کی بہت سی چیزیں سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں جن میں کچھ نہ چیزیں تھیں کچھ پرانی۔۔۔ایک نظر محبت بھری ان تمام چیزوں پر ڈال کر اس نے وہ ڈبہ بہت سنبھال کر الماری میں رکھ دیا

آجائیں امی آپ۔۔۔کب آئیں گی۔۔۔الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے وہ زیر لب بولا اور فریش ہونے چلا گیا

اپنے آفس میں بیٹھا وہ فائلز میں بری طرح سے پھنسا ہوا تھا اک ادارے کی مکمل آڈٹ رپورٹ اس کے سامنے پڑی تھی۔۔۔پاکستان میں جہاں کروڑوں کا غبن کرنا کچھ لوگوں کے لیئے بہت عام سی بات ہے وہیں اس غبن کو کیسے چھپانا اور کاغزات میں دبانا ہے یہ بھی دائیں ہاتھ کا کھیل ہے دراصل ہر کرپشن کے پیچھے بہت سارے ہاتھ ہیں اک اکیلا بندہ ہو بھی تو شاید پکڑا جائے لیکن یہاں بات یہ ہے کہ سب اک دوسرے کے سہولت کار ہیں سب کے پاس دوسرے کے راز پوشیدہ ہیں تو جب کوئی اک پھنستا ہے تو دوسرے کہیں خدنہ پھنس جائے اس ڈر سے پہلے کو بچانے میں اپنی جی جان لگا دیتے ہیں۔۔۔اور جہاں طاقت اور اقتدار ہو وہاں کسی کو پکڑنا اور لوگوں کے سامنے لانا اک بہت مشکل امر ہے ایسی صورتحال میں اک ایماندار انسان جو اپنے وطن اور اپنے کام سے مخلص ہو اس کے لیئے بہت مشکل ہو

www.novelsclubb.com

جاتا ہے سب کچھ جانتے ہوئے بھی آنکھوں کو بند کر لینا۔۔۔اس کرپشن کی جنگ میں یا تو بندہ جیت سکتا ہے (لیکن اتنی ڈیپ کلیننگ کسی اک انسان کے بس کی بات نہیں کیونکہ جب آپ ڈیپ کلین کرنے نکلتے ہو تو بعض اوقات آپ کا اپنا ادارہ ہی آپ پر روک تھام لگا دیتا ہے بعض تو اپنی پوری زندگی ادارے کی دھمکیوں کی وجہ سے گھر بیٹھ کر گزار دیتے ہیں کیونکہ وہ کھانا اور کھلانا نہیں جانتے) یا پھر اک انجان گولی جو کہاں سے آئی اور کس نے چلائی اس ایماندار انسان کا مقدر بن جاتی ہے ... لیکن اس سب کے باوجود بھی آج بھی پاکستان کی مٹی پر وہ بہادر ماؤں کے بچے موجود ہیں جن پر ہر پاکستانی کو ناز ہے جو کرپشن جرم بے ایمانی کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے وطن کی سچے دل سے بہبود چاہتے ہیں۔۔۔انہیں نا اس انجان گولی سے ڈر لگتا ہے نہ ہی کسی طاقتور کے رعب و دبدبے سے وہ صرف اک زات سے ڈرتے ہیں جو حاکم اعلیٰ ہے جس کے سامنے آخر میں سب کو جوابدہ ہونا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوراس وقت زاویار بھی اپنے ملک کی اک بہت بڑی ہستی کے کی ئے گ ئے کرپشن کے ثبوت اکھٹے کر رہا تھا۔۔۔پوری میز پر پھیلے کاغز لیپ ٹاپ میں کھلی فائلز آنکھوں میں تناؤ۔۔۔ساتھ ہی ساتھ چائے کا اک بڑا مگ جو شاید ابھی ابھی خالی ہوا تھا۔۔۔اس کا کوٹ کرسی پر ٹنگا ہوا تھا اور وہ اپنی سفید شرٹ کے اوپر کے بٹن کھولے آستینوں کو فولڈ کی ئے پوری طرح محو تھا۔۔۔

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔فون کے بجنے کی آواز سن کر اس کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات نمایاں ہوئے اک اکتاہٹ بھری نظر موبائل پر ڈال کر اس نے موبائل اٹھایا۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی امی کے نمبر سے آتی کال دیکھ کر اس نے فوراً ہی کال ریسیو کی۔۔۔۔

جی امی۔۔۔اس نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھوں سے چشمہ اتار کر میز پر رکھا اور انگوٹھا اور اک انگلی آنکھوں پر رکھتے ہوئے بولا

بیٹا وہ مصروف تو نہیں تھے۔۔۔عائشہ شاہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے بولیں

امی آپ کیسی بات کر رہی ہیں۔۔بولیں آپ۔۔۔۔کوئی کام تھا۔۔۔۔زاویار آنکھیں بند کیے بولا

بیٹا وہ کل تمھاری انگیجمنٹ کا چھوٹا سا فنکشن پلین کیا ہے۔۔۔۔عائشہ شاہ نے بہت نرم انداز میں کہا

کل۔۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا

جی بیٹا کل۔۔کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ آپکو۔۔۔عائشہ شاہ وہی اپنا سادہ سا انداز لیے کہ رہی تھیں

نہیں امی۔۔۔۔لیکن مجھے کل اسلام آباد جانا ہے اک امپورٹنٹ فائل ہے اسے جمع کروانے اور یہ اتنی حساس ہے کہ کسی اور کے ہاتھ بھجوا بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

زاویار کچھ سوچتے ہوئے بہت سنجیدگی سے کہ رہا تھا

چلیں میں کوشش کروں گا رات تک واپس آجاؤں۔۔۔۔زاویار نے مسئلہ کا حل پیش کیا

اگر وقت پر نہ آسکے پھر۔۔۔۔بیٹا پہلے ہی فرحان چاچا کو تمھارے بابا سے اتنی شکایات ہیں اب میں نہیں چاہتی کہ ہماری طرف سے کوئی مسئلہ ہو۔۔۔۔عائشہ شاہ اس بار پریشان ہوتے ہوئے بولیں

رکو میں بات کرتی ہوں کہ اک دن آگے بڑھالیں۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے تجویز پیش کی

اچھا امی رکیں۔۔۔۔میں زونین کو کہ دیتا ہوں وہ چلا جائے گا اس فائل کے معاملے میں۔۔۔میں کسی ہر بھروسہ نہیں کر سکتا زونین کے سوا۔۔۔۔زاویار مسئلے کا حل نکال کر مطمئن ہوتے ہوئے بولا

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔انشاءاللہ وہ وقت پر آجائے گا اور اگر دیر سویر ہو بھی گی تو اتنا مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔عائشہ شاہ کو زاویار کی یہ تجویز اچھی لگی تھی وہ بھی

پر سکون ہو کر واپس کوثر شاہ کے ساتھ شاپنگ کرنے میں مصروف ہو گئیں

بس اک دفع یہ فائل سبمٹ ہو جائے پھر میں سکون کی سانس لوں گا۔۔۔۔زاویار نے کچھ صفحات کو فائل کے اندر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

لال حویلی کے دروازے پر اک کار رکی اور پھر حال میں اک دم آوازوں کا شور ہوا تو زونین فوراً ہی اپنے کمرے سے باہر نکل آیا اسے لگا اس کی امی آ گئی ہیں لیکن حال میں عائشہ شاہ تو کہیں نہیں تھیں البتہ آنیہ اور حریم بہت سے بیگز ہاتھ میں اٹھائے سیڑھیاں اوپر چڑھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو اک نظر دیکھ وہ واپس اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

امی آپ کب آئیں گی۔۔۔۔امی کہیں بہت دیر نہ ہو جائے۔۔۔۔زونین دل ہی دل میں عائشہ شاہ سے ہمکلام تھا

یار مزا آ گیا آج۔۔۔۔بہت اچھی چیزیں ملیں ہیں نا۔۔۔۔ حریم خوشی خوشی تمام بیگز صوفے پر رکھتے ہوئے بولی

ہاں واقعی۔۔۔۔بہت تھکان بھرا دن تھا۔۔۔اچھا چلو شاپنگ چھوڑو پہلے اپنے بیگ کی تلاشی لو۔۔آنیہ اک دم چہک کر بولی

وہ کیوں۔۔۔۔ حریم نے نا سمجھی سے کہا

ارے دیکھو نا کچھ ڈالا کیا آج اس نے۔۔۔۔آنیہ آنکھوں میں تجسس لیے بولی

ارے وہ اس دن کسی کا غلطی سے آ گیا ہو گا۔۔۔۔کوئی آجکل فون کے زمانے میں یہ کام تھوڑی کرے گا۔۔۔۔ حریم اپنے بیگ کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

تو پھر میڈم وہاں کیا کرنے جا رہی ہو۔۔۔۔ تجسس تو تمھیں بھی ہے مان لو یہ بات۔۔۔۔آنیہ اٹھ کر حریم کے برابر میں بیٹھ گئ

تم نے یاد دلایا ہے تو یاد آیا ہے ورنہ میں تو بھول بھال گئی تھی کب کا۔۔۔۔۔حریم آنکھیں گھماتے ہوئے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی اور بیگ میں چیزیں ادھر ادھر کرنے لگی

حریم نے خوب اچھے سے اپنا بیگ چیک کیا وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔بس دیکھا نہیں ہے کچھ تم بھی نا۔۔۔کن چکروں میں آ گئی میں۔۔۔حریم آخری زپ کھولتے ہوئے نا امیدی سے بولی

ہاں افسوس خد کو بھی برابر کا ہو رہا ہے اور مجھے کہ رہی ہے۔۔۔آنیہ بھی اس کے پاس سے اٹھنے لگی

www.novelsclubb.com

آنیہ۔۔۔حریم نے حیرت سے کہا

کیا۔۔۔ہے کیا کچھ۔۔۔آنیہ اک دم پلٹی

ہاں۔۔۔اس نے اپنی اس پاکٹ سے کاغز کا بنا اک گلاب نکال کر آنیہ کو دکھایا۔۔۔

واہ یار۔۔۔دیکھ یہ تو کوئی اتفاق نہیں ہو سکتا۔۔آنیہ ستائش بھری نظریں کاغز کے بنے گلاب پر ڈال کر بولی

پتہ نہیں۔۔۔حریم نے کندھے اچکا کر وہ گلاب واپس جیب میں ڈال دیا اور زپ بند کر دی

انتہائی بور لڑکی ہو تم حریم۔۔۔آنیہ نے اس کی حرکت دیکھ کر کہا

تو پھر کیا کروں پوری رات پھول دیکھ کر گزار دوں وہ بھی بنا خوشبو کا۔۔۔حریم نے بیگ اپنی اسٹڈی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

بات تو ٹھیک ہے اس کی بھی۔۔۔۔یا اللہ زونین نے بات کی بھی ہو گی کہ نہیں تائی امی سے۔۔۔۔حریم کے جاتے ہی آنیہ کو زونین کی یاد آئی وہ پر امید تھی کہ

اک بار زونین بات کر لیگا تو سب ٹھیک ہو جائے گا کہیں دور دور بھی اس نے خد کو سکندر کے ساتھ منسلک نہیں کیا تھا اس کے زہن کے ہر پردے پر صرف زونین ہی زونین سمایا تھا۔۔۔وہ سکون سے دیوار کو ٹیک لگاتی اپنے آنے والے کل کے خوابوں میں کھو گئ۔۔۔۔دنیا تو امید پر ہی قائم ہے امید نہیں تو کچھ نہیں نہ خوشی نہ ہی زندگی۔۔۔۔

پریشے اپنا تمام تر سامان اپنے بیڈ پر پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔تبھی عرشیہ اس کے کمرے آئ

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے سب کچھ۔۔۔عرشیہ نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا

تم بھی چلتیں نہ۔۔۔بہت مزا آیا۔۔۔پریشے اک اک چیز کو سیٹ کرتے ہوئے کہ رہی تھی

نہیں مجھے رہنے دو۔۔۔عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہو تم مسکراتے ہوئے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ تمھیں ہمیشہ یوں ہی ہنستا مسکراتا رکھے۔۔۔۔۔ عرشیہ کو مسکراتا ہوا دیکھ کر پریشے دل سے خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

اچھا پریشے اک بات پوچھوں۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے کچھ کچھ نروس ہوتے ہوئے پوچھا

پوچھو پوچھو۔۔۔۔اس میں اجازت والی کیا بات ہے۔۔۔۔پریشے نے پورا دھیان عرشیہ کی جانب کرتے ہوئے جواب دیا

وہ۔۔۔وہاں لال حویلی میں۔۔کیا وہاں بھی کوئی اس سے ڈرتا ہے۔۔۔۔۔ عرشیہ کا اشارہ جنگل کی شہ کی جانب تھا۔۔۔

نہیں عرشیہ۔۔۔۔ایسا بالکل نہیں ہے۔۔۔۔ڈر کیا ہے بس اک احساس جیسے خوشی غمی۔۔۔تم خود کو مضبوط کرو میری بہن۔۔۔۔وہاں کا ماحول جو میں نے آج تک

دیکھا ہے بہت اچھا ہے۔۔۔۔اور روحان وہ تو بہت ہی اچھا لڑکا ہے۔۔۔بہت نرم گو میٹھا بولنے کا انداز۔۔۔۔

وہ تو اچھے ہیں مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کچھ کچھ۔۔۔۔۔عرشیہ نظریں نیچے کی ئے کی ئے بولی

اہم اہم۔۔۔۔تو بس میں پیاری سی بہن جب وہ اچھے ہیں تو پھر کیا ڈر۔۔۔۔۔دیکھنا تمھاری شادی ہو جائے گی نہ تو پھر تمھارے سارے ڈر اک اک کر کے ہوا ہو جائیں گے۔۔۔۔۔پریشے عرشیہ کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔عرشیہ الجھے انداز میں بولی

اس لڑکی کے لی ئے واقعی یہ سب بہت مشکل تھا لیکن پھر بھی اس نے اپنی طرف سے بہت ہمت دکھائی تھی پہلے تو رشتے کے لی ئے ہاں کرنے میں اور اب اس سب کو قبول کرنے میں لیکن اس کا دل وسوسوں اور اندیشوں سے گھرا ہوا تھا ۔۔۔۔لیکن وہ پرامید بھی تھی اور امید کی اک کرن بھی بعض اوقات گھنے

اندھیرے میں بہت ہوتی ہے یہی وجہ اس معصوم کے ہونٹوں پر چھائی مسکراہٹ کے پیچھے بھی تھی۔۔۔۔

.....

کوثر شاہ اور عائشہ شاہ پورے دن شادی کی تیاریوں میں کبھی ادھر کبھی ادھر گھوم گھوم کر رات کے دس بجے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔

زونین جوان کا انتظار کب سے کر رہا تھا انہیں دیکھتے ہی فوراً ان کی جانب بڑھا

اسلام و علیکم۔۔۔۔اس نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا اور شاپنگ کے بیگز سب کے ہاتھوں سے لیکر سائڈ پر رکھ دی ئے۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔آپ سوئے نہیں ابھی تک صبح جلدی نکلنا ہے آپکو ۔۔۔۔عائشہ شاہ زونین کو دیکھ کر بولیں

کہاں۔۔۔۔زونین آنکھوں میں حیرت لی ئے بولا

آپکی آپکے بھائی سے بات نہیں ہوئی۔۔۔۔اس بار حیرت کا جھٹکا لگنے کی باری عائشہ شاہ کی تھی

نہیں امی بتائیں کیا بات ہے سب خیر تو ہے۔۔۔۔بھائی تو ابھی آئے ہی نہیں ہیں گھر۔۔۔۔۔زونین اپنی امی کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے بولا

ارے بیٹا کل آپکے بھائی کی انگیجمنٹ ہے نا۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے بات کا آغاز کیا

جی یہ تو مجھے پتا ہے حریم نے بتایا۔۔۔۔۔۔زونین بے صبری کا مظاہرہ کرتے بیچ میں ہی بول دیا

ارے بات تو مکمل ہونے دو۔۔۔۔۔زونین کے بیچ میں بولنے پر وہ بولیں

تو بیٹا تمھارے بھائی کو کوئی ضروری فائل اسلام آباد میں جمع کروانی ہے کام تو کچھ دیر کا ہے لیکن اگر تمھارے بھائی کو پہنچنے میں تھوڑا بھی وقت لگ گیا نا تو اچھی بات نہیں ہو گی سب باتیں بنائیں گے۔۔۔۔تو اسی لیئے ہم نے سوچا ہے کہ بھائی کی

جگہ کل صبح آپ وہ فائل جمع کروا آئین۔۔۔۔اول تو آپ وقت سے پہلے ہی انشاء اللہ واپس آجائیں گے لیکن پھر بھی اگر دیر سویر ہو گی تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا ۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے پوری بات زونین کے سامنے رکھ دی

اچھا امی یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔لیکن مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔زونین جس بات کو کرنے کا انتظار دوپہر سے کر رہا تھا اب وہ اک پل بھی دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بیٹا ابھی تو آپکی امی اور مجھے کل کی کچھ تیاریاں دیکھنی ہیں آپ جا کر سو جائیں کل بات کر لیجیئے گا امی سے۔۔۔۔کیونکہ کام ابھی کرنے بہت ضروری ہیں کل تو ویسے بھی اور بہت کام ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ شاپنگ بیگز کو چیک کرتے ہوئے سرسری انداز میں بولیں

ہاں بیٹا میں کل بات کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ابھی بہت سارا کام پڑا ہے جلد سے جلد ختم کر کے آرام بھی کرنا۔۔۔۔بہت تھک گئی ہوں آج۔۔۔۔۔عائشہ شاہ بھی کوثر شاہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

اچھا چلیں کل صحیح۔۔۔۔لیکن کل بھائی کی انگیجمنٹ کے بعد آپ میری ساری بات سنیں گی اور جو میں کہوں گا وہ مانیں گی بھی۔۔۔۔۔زونین اٹھتے ہوئے بولا

اوکے بیٹا۔۔۔۔جو آپ کہو گے میں مانوں گی۔۔۔۔۔کل رات میں اور آپ خوب باتیں کریں گے۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے بہت پیار سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی آنے والے کل کی خبر نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے منہ سے وہ کلمات ادا ہو جاتے ہیں جن کے پورے ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں شاید تبھی انشاء اللہ کا لفظ ادا کرنا ضروری ہے۔۔۔۔۔کیونکہ جو ہم چاہ رہے ہیں ویسا ہو جائے یہ ممکن نہیں ہوتا پر جو اللہ چاہتا ہے وہ ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔۔۔۔زونین اپنے

آنے والے کل کو لیکر پر امید سونے کے لی ئے لیٹ گیا لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ آنے والا کل اس کے لی ئے کسی عزاب سے کم نہیں ہو گا۔۔۔۔

****

زونین صبح ہی اٹھ گیا تھا نماز پڑھ کر وہ اپنا سامان سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔ تبھی اس کے کمرے کا دروازا بجا۔۔۔۔

جی آیا۔۔۔۔۔سامان کو وہیں چھوڑتا وہ دروازے کی جانب بڑھا

دروازا کھولتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑے زاویار پر پڑی۔۔۔۔ارے بھائ آپ کیوں آگ ئے میں ابھی آپ کے کمرے میں ہی آرہا تھا۔۔۔۔۔زونین نے دروازے سے ہٹ کر زاویار کو اندر آنے کی جگہ دیتے ہوئے کہا

نہیں تم پہلے ہی میرے لی ئے بہت کر رہے ہو۔۔۔۔ شکریہ زونین۔۔۔۔زاویار نے زونین کی جانب فولڈر بڑھاتے ہوئے کہا

ارے بھائی۔۔۔۔کیسی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔اس میں کیا ہے یہ گیا اور یہ آیا آجکل کے دور میں کوئی کام مشکل نہیں بس آج آپ اچھے سے تیار ہو یئے گا۔۔۔۔بھابھی دیکھتی رہ جائیں۔۔۔۔زونین نے اک آنکھ دبا کر شرارت کرتے ہوئے کہا

کسی کی مجال نہیں جو مجھ سے مزاق کر جائے لیکن تم بہت شریر ہو زونین۔۔۔۔۔

زاویار ہلکا سا مسکراتے ہوئے اک ہاتھ زونین کے سر پر پیار سے لگاتے ہوئے بولا

آپ نہیں ہیں نا اسی لیئے آپ کے بدلے کا بھی کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔بہت زمہداری ہے مجھ معصوم کے کندھوں ہر۔۔۔۔زونین فولڈر کو باحفاظت اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے شرارت سے بولا

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں۔۔۔بچارا۔۔۔۔دھیان سے جانا ایڈریس بھیج دیا ہے میں نے تمھیں ۔۔۔۔اور زرا بھی کوئی شک ہو کچھ گڑبڑ لگے تو قاسم کو فون کر دینا میری بات ہو گئی ہے اس سے وہ سنبھال لیگا۔۔۔۔زاویار سنجیدگی سے کہنے لگا

ارے بھائی آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔میں دیکھ لوں گا آپ جائیں آرام کریں تھوڑی بیوٹی سلیپ لیں۔۔۔۔۔میں نکل رہا ہوں ماما کو میرے طرف سے خدا حافظ کہ دیجیئے گا۔۔۔۔۔زونین یہ کہتا اپنے بھائی سے ملتے ہوئے کمرے سے نکل گیا

پورے حال میں سناٹا تھا وہ خاموشی سے دبے پاؤں گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔باہر لان میں آنیہ کو دیکھ وہ کچھ پل کے لیئے رک گیا۔۔۔۔

آنیہ نے بھی اسے چند لمحوں کے لیے بنا پلک جھپکائے دیکھا جیسے اسے اپنی نظروں میں بھر رہی ہو اور پھر نظریں نیچے کر لیں

زونین بھی واپس حوش کی دنیا میں واپس آتا دروازے سے نکل کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

جلد سے جلد واپس آنا مجھے تمھارا انتظار رہے گا۔۔۔۔۔آنیہ دل ہی دل میں زونین سے کہکر اندر چلی گئی۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی ہر طرف شور مچا ہوا تھا کوئی ناشتہ کر رہا تھا تو کوئی کپڑوں کو سیٹ کر رہا تھا تو کوئی تحفے تحائف کو پیک کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔زاویار اپنے خاص انداز میں لیپ ٹاپ کو کھولے ہر چیز سے دور بیٹھا مصروف تھا جبکہ روحان صبح سے کبھی یہ کام کبھی وہ کام کرنے میں مصروف تھا ابھی بھی وہ دوپٹوں کو پیکو کروا کر گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

یہ صحیح ہے منگنی ان کی ہے اور بھاگ دوڑ میری لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔روحان نے زاویار کا لیپ ٹاپ بند کرتے ہوے کہا

روحان۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کی حرکت پر اسے گھورا

کیا روحان۔۔۔۔ہماری تو انگیجمنٹ بھی نہیں اور پھر بھی بغیر ناشتے کے ہی اتنے کام کروا دیئے۔۔۔۔۔روحان بے حال سا ہوتے ہوئے بولا رہا تھا

کوئی صاحب کو ناشتہ دے دو۔۔۔۔ورنہ یہ میرا دماغ کھا جائے گا۔۔۔۔۔زاویار نے زور سے کہا

سینس آف یومر۔۔۔۔واہ جی۔۔۔۔۔۔ابھی تو منگنی بھی نہیں ہوئی جناب کی۔۔۔۔۔روحان زاویار کو چھیڑتے ہوئے بولا

کچھ بولو تو مسئلہ چپ رہو تو کھڑوس آخر کروں کیا۔۔۔۔۔زاویار پھر سے لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے بولا

کھڑوس تو اک ہی بولتی ہے تمھیں اور تو کوئی نہیں کہتا۔۔۔۔روحان ابھی بھی زاویار کو چھیڑ رہا تھا

کب تک کہے گی یہ بھی دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔زاویار زیر لب بولا

کیا کہا۔۔۔۔۔زرا زور سے بولیئے دولہے میاں۔۔۔۔۔

میں نہیں ہوں دولہا جناب آپ ہیں۔۔۔۔۔پرسوں ہے شادی آپکی۔۔۔۔آپ کو اطلاع دے دوں کل آپ لوگوں کی مایوں مہندی ہے اور پرسوں نکاح۔۔۔۔۔۔تو پہلی باری آپکی ہے میری نہیں۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے کل سے میں لیکن آج تو تم ہی ہو۔۔۔یہ کہ کر روحان پھر سے اسکا لیپ ٹاپ بند کرتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔۔۔

زاویار اس کی اس حرکت پر ہلکا سا مسکرایا اور واپس اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔۔۔

پورا دن جیسے تیسے تیاریوں کی نذر ہو گیا تھا بیشک فنکشن چھوٹا سا تھا لیکن سب لوگوں نے ہی بڑی دھوم دھام سے تیاریاں کی تھیں۔۔۔جس جس سے جو جو ہو سکا سب نے ہی ہر کام کو بخوبی سر انجام دیا تھا۔۔۔آخر کو زاویار گھر کا بڑا بیٹا اور پریشے سب کی ہی چہیتی تھی۔۔۔لال حویلی میں اس وقت ہر کوئی خوشی خوشی اس دن کو یادگار بنانے میں جی جان سے لگا ہوا تھا ہاں زونین نہیں تھا اور اس کی کمی ہر کام میں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

ادھر منگنی کا فنکشن سفید حویلی کی چھت پر منعقد کیا گیا تھا پوری چھت کو سفید اور گلابی پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

اور حان صبح سے ہی تمام کاموں میں بری طرح پھنسا ہوا تھا۔۔عام طور پر زونین اور وہ مل بانٹ کر کام کر لیا کرتے تھے لیکن ابھی زونین کی غیر موجودگی میں اور حان اور زیادہ اکتایا ہوا گھوم رہا تھا

سفید کرتے کو اس نے نیلی ڈینم جینس کے اوپر پہنا ہوا تھا۔۔آستینیں فولڈ کی ہوئی بالوں کو پونی میں قید کیے وہ ہر چیز کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

آجا یار کب آئے گا۔۔۔اور حان دل ہی دل میں زونین سے گویا ہوا

ادھر زونین نے فائنل سبمٹ کروادی تھی اور اب وہ واپسی کے لیے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔۔اس نے منگنی پر پہنے والا جوڑا وہیں سے پہن لیا تھا کیونکہ جب تک اس نے پہنچنا تھا فنکشن شروع ہو جانا تھا۔۔۔۔

ایک دفع امی سے بات کر لوں پھر لگے ہاتھ اسی دوران اپنی بھی منگنی ہو جائے گی ۔۔۔۔یا اللہ سب کچھ آسان کر دیجیے گا۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں دعا گو ہوا۔۔۔۔

اگر منع کر دیا سب نے تو۔۔۔۔اس کے دل میں اچانک یہ سوال اٹھا۔۔۔۔

انشاءاللہ سب ٹھیک ہی ہو گا آخر انکار کی وجہ ہو ہی کیا سکتی ہے۔۔۔زونین اپنی سیٹ پر بیٹھ رہا تھا لیکن اس کا دماغ عجیب کشمکش میں تھا نا جانے اس کا دماغ اسے انکار کی جانب کیوں لے جا رہا تھا لیکن وہ مثبت سوچ کر اپنے ذہن میں اٹھنے والی ہر سوچ کا گلہ دبا رہا تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں تم نے بات کی بھی ہے کہ نہیں پتا نہیں تمھارے زہن میں کیا چل رہا ہے بس مجھے تمھارا سوا کسی اور کے ساتھ کوئی رشتہ قائم نہیں کرنا۔۔۔۔ہلکے نیلے رنگ کے سوٹ میں ملبوس آنیہ اپنی آنکھوں میں کاجل ڈالتے ہوئے زونین کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے تو یاد بھی نہیں کہ میں تمھیں کب سے چاہتی ہوں دل کو تمھارے سوا کوئی اور بھائے یہ ناممکن ہے زونین میرے دل کی دھڑکنیں تم سے ہیں۔۔۔تم بس میری

اس محبت کی لاج رکھنا میرا ساتھ دینا مجھے تنہا نہ کر دینا۔۔۔آنیہ اب آہستہ آہستہ چوڑیاں پہنتی دل ہی دل میں اپنی محبت سے ہمکلام تھی۔۔۔۔

ارے توبہ توبہ میں یہ کیا سوچ رہی ہوں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم جدا ہو جائیں توبہ توبہ ایک دفع وہ تائی امی سے بات کر لیں پھر انکار کا تو سوال ہی نہیں بنتا اور پھر کون سکندر کون خالہ جان۔۔۔امی زونین کو ہی ترجیح دیں گی انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔ادھر آنیہ کا دل بھی وسوسوں کے چنگل میں پھنس گیا تھا وہ بھی مثبت خیالی سے منفی سوچوں کو دور جھٹکنے میں ہی لگی تھی۔۔۔۔۔دو دل تھے معصوم تھے ایک دوسرے کے لیئے دھڑکتے تھے اور اس وقت دونوں ہی ڈر رہے تھے جیسے کوئی اندیشہ ہو کچھ ہو جو محسوس کر لیا ہو۔۔۔۔

ہاں آپا کہاں تک پہنچیں آپ۔۔۔۔۔کوثر شاہ کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں

بس بس آگ ئے پانچ منٹ کے اندر۔۔۔۔۔مقابل کی طرف سے جواب آیا

www.novelsclubb.com

چلیں ٹھیک ہیے خیر سے آئیں ہم سب آپ کا ہی ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔یہ کہ کر کوثر شاہ نے فون بند کر دیا آج کے دن وہ بہت خوش تھیں کل سے انکے اکلوتے بیٹے کی شادی کے فنکشن شروع تھے اور اب انکی بہن امریکہ سے کئی سالوں کے بعد پاکستان آرہی تھیں۔۔۔جہاں انہیں بہن سے ملنے کی خوشی تھی وہیں سکندر جیسے ہونہار لڑکے کا آنیہ کے لیئے رشتہ آجانا اس خوشی میں چار چاند لگا رہا تھا

۔۔۔۔سکندر سے وہ بہت پیار کرتی تھیں ان کی شروع سے ہی یہ دلی خواہش تھی کہ آنیہ کی شادی سکندر سے ہو لیکن بیٹی کی ماں ہونے کی وجہ سے کبھی اپنی خواہش انہوں نے کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی پر اب ان کی ہر خواہش پوری ہو رہی تھی اور یہی وجہ تھی کہ آج ان کے چہرے پر آئی چمک ہر کسی کو صاف صاف ان کے دل کا حال بیان کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

ارے گھنی۔۔۔۔کیسی لڑکی ہے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی۔۔۔۔۔مجھے تو بتادیتی۔۔۔۔حریم آنیہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے عارضی ناراضگی لیئے بولی

کیا مطلب۔۔۔۔۔آنیہ نے ناسمجھی سے کہا

مطلب یہ کہ بات شادی تک پہنچ گئی لیکن مجال ہے جو لڑکی نے منہ سے اک لفظ بھی ادا کیا ہو۔۔۔۔حریم صوفے پر دھپ سے بیٹھتے ہوئے گویا ہوئی

تمھیں کیسے پتا۔۔۔کیا انہوں نے بات کرلی ہے۔۔۔۔۔آنیہ حیرت سے پوچھنے لگی

بات کرلی ہے تبھی تو بات شادی تک پہنچی ہے۔۔۔۔مجھے بھی امی نے بتایا۔۔۔۔سب لوگ ابھی یہی بات کررہے ہیں۔۔۔۔آپ کے ہونے والے وہ بھی بس پہنچنے ہی والے ہونگے۔۔۔۔۔حریم شرارت سے آنیہ کو چھیڑتے ہوئے بولی

چلو یہ اچھا ہوا زونین نے بات کر لی۔۔۔۔یا اللہ تیرا شکر۔۔۔۔آنیہ جو کہ ہر بات سے انجان تھی دل ہی دل میں اللہ کی شکر گزار ہو رہی تھی

اچھا بلش کرنا تو بند کرو۔۔۔حد ہے ویسے ایک دفع تو بتا دیتیں۔۔۔۔یہ ہے تمھاری دوستی۔۔۔۔حریم منہ بنا کر بولی

ارے کیا بتاتی تمھیں۔۔۔۔مجھے خد کب یقین تھا۔۔۔۔مجھے خدا بھی کچھ دن پہلے ان کے دل کی بات پتا چلی ہے۔۔۔۔ہاں اندازہ تھا پر اندازوں پر تو یوں فیصلے نہیں ہوتے نہ۔۔۔۔یکطرفہ محبت کا زکر کیا کرتی وہ بھی تم سے۔۔۔۔آنیہ اظہار محبت کر رہی تھی اس بات سے انجان کہ حریم تو اس کے اور زونین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔۔

اوہو۔۔۔۔۔۔یکطرفہ۔۔۔۔واہ بھئی۔۔۔۔تبھی تم گھنٹوں اس سے بات کیا کرتی تھیں۔۔۔مجھے تھوڑا تھوڑا شک تو ہوتا تھا۔۔۔آج جب امی نے بتایا کہ وہ لوگ خاص امریکہ سے شادی کے لیئے آرہے ہیں تو میرے تو حوش ہی اڑ گئے۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔۔تم اتنی دور چلی جاؤ گی ہم سب کو چھوڑ کر۔۔۔۔حریم آنیہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولی

جبکہ آنیہ پر حریم کی بات بجلی بن کر گری۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب کون آرہا ہے۔۔۔۔اور کون کہاں جارہا ہے۔۔۔۔آنیہ بوکھلاتے ہوئے گویا ہوئی

امریکہ سے اب میں تو آؤ نگی نہیں۔۔۔۔۔اور جس سے تمھاری شادی ہو رہی ہے وہی تو آرہے ہیں۔۔۔۔اور میری بہن آپ ہی جائیں گی یا پھر سکندر بھائی گھر داماد بننے والے ہیں۔۔۔۔۔حریم آنیہ کے دل کی کیفیت سے انجان اس سے شرارت کرنے لگی

خالہ جان آج آرہی ہیں۔۔۔۔۔آنیہ نے اٹکتے اٹکتے کہا۔۔۔

ہاں بس پہنچنے والی ہیں۔۔۔۔ حریم اب ادھر ادھر چکر لگاتی آنیہ کا کمرا سمیٹ رہی تھی

توبہ ہے کتنا پھیلایا ہے اس لڑکی نے اپنا کمرہ جیسے پوری بارات یہاں سے تیار ہو کر نکل رہی ہو۔۔۔۔ حریم چیزیں سمیٹتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی

اور زونین وہ۔۔۔۔۔ وہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ آنیہ مکمل طور پر ڈر گئی تھی اس کے دل نے جیسے دھڑکنا ہی چھوڑ دیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر جائے۔۔۔۔ بھائی۔۔۔!!!!! وہ بھی آرہے ہوں گے۔۔۔۔ حریم یہ کہتی کمرے سے باہر چلی گئی اُسے کیا پتا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی بری طرح ٹوٹ گیا تھا بس بکھرا نہیں تھا۔۔۔۔ خاموش محبتیں بکھرا کم ہی کرتی ہیں۔۔۔ ان میں ضبط کمال کا ہوتا ہے ۔۔۔۔ ہاں وہ اندر ہی اندر ڈر کر سہم گئی تھی۔۔۔۔۔ اب اس کی آخری امید زونین تھا۔۔۔۔

خالہ کا اتنی جلدی آجانا خیر کی علامت نہیں تھی اس نے تو سنا تھا کہ ان کے آنے میں اک مہینہ ہے تبھی وہ مطمئن تھی لیکن یوں اگر حالات اس کے قابو سے باہر ہو گئے تو۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔یہ گھر میں سب کو کیا پتا ہے کیا رشتے کی بات امی نے سب سے کر لی ہے۔۔۔کیا میری مرضی میری رضامندی زرا بھی ضروری نہیں۔۔۔کیا میرے انکار یا اقرار کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں سب لوگوں پر برہم ہوئی ۔۔۔

وہ غم اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے دوچار تھی اس وقت وہ غصہ زیادہ تھی یا غمناک یہ کہنا اس کے لیئے بھی مشکل تھا۔۔۔۔

زونین تم جلدی آجاؤ۔۔۔ہم آج ہی بات کریں گے۔۔۔۔۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے شدت غم کے باعث بہ گیا۔۔۔۔۔

****

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔میری بیٹی تو بالکل شہزادی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ثناء شاہ پریشے کے کمرے میں داخل ہوتیں پریشے کو دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے بولیں

سچ میں۔۔۔۔۔اچھی لگ رہی ہوں نا میں۔۔۔۔۔ماں کے منہ سے تعریف سن کر پریشے دل سے خوش ہوئی

نہیں۔۔۔۔وہ ماں ہیں نا ان کی نظر میں تو سب ہی اچھا۔۔۔۔اب بچہ کیسا بھی ہو ماں کو تو پیارا ہی لگے گا نا۔۔۔۔اب بندریا کی ہی مثال لے کو وہ بھی تو اپنی ماں کو اچھی لگتی ہو گی۔۔۔۔لیکن رہے گی تو بندریا ہی نا حقیقت تھوڑی بدلے گی۔۔۔۔۔اور حان جو کہ پریشے کے کمرے کے پاس سے گزر رہا تھا اس کی بات سن کر اسے چھیڑنے کی نیت سے کمرے کے اندر آ کر بولا

اور حان۔۔۔۔!!!!! کتنی غلط بات ہے۔۔۔۔۔بہن کو کوئی ایسے کہتا ہے کیا۔۔۔۔ثناء شاہ مصنوعی غصہ کرتے اور حان کا کان پکڑتے ہوئے بولیں

امی اب بہن ہے تو کیا جھوٹ بولوں۔۔۔توبہ توبہ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور حان خد کو چھڑا کر اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا

آپی۔۔۔۔۔۔ابھی پریشے کچھ کہنے کے لی ئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ اک دم اس کے کمرے کا دروازا کھلا اور ارسلان اور اسد بھاگتے ہوئے آکر پریشے کے گلے لگ گ ئے۔۔۔۔۔۔

ارے تم لوگ کب آئے۔۔۔۔پریشے کی خوشی ان دونوں کو دیکھ کر اور بڑھ گ ئی تھی بس ابھی آئے ہیں۔۔۔۔تمہارے بابا لینے گ ئے تھے۔۔۔۔تمھاری شادی تک یہیں رہیں گے چھٹی لی ہے۔۔۔۔ثناء شاہ بہت پیار سے بولیں۔۔۔۔

(گھر میں اکثر و بیشتر عرشیہ کی وجہ سے خوف اور تناؤ کا ماحول رہتا تھا کبھی اسے اٹیک آنے لگتے تھے تو کبھی وہ بری طرح ڈر کر رونے اور چلانے لگتی۔۔۔۔باقی سب تو جیسے تیسے کر کے اس ماحول میں ایڈجسٹ ہو گ ئے تھے لیکن اسد اور ارسلان کی

پڑھائی اور دماغی حالت کافی متاثر ہو رہی تھی وہ دونوں بھی ڈرنے لگے تو ان دونوں کو سب نے آپسی رضامندی سے بورڈنگ اسکول بھجوا دیا تھا۔۔۔۔۔)

اب وہ دونوں اور حان کے پاس کھڑے اس سے باتیں کر رہے تھے پریشے ان سب کو یوں کھڑا دیکھ کر عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔وہ اک ٹک ان سب کو دیکھ رہی تھی جیسے ان خوشی کے پلوں کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہی ہو۔۔۔ہاں وہ تھوڑی جزباتی ہو رہی تھی اور یوں اس کا جزباتی ہونا اس کا حق بھی تھا ایک ہفتے بعد اس نے اس گھر سے جہاں وہ اتنے سال رہی رخصت جو ہو جانا تھا۔۔۔

بیشک وہ گھر کے سامنے ہی جا رہی تھی لیکن یہ گھر تو چھوٹ جانا ہی تھا نا۔۔۔یہ سب تو پھر پرایا ہی ہو جانا تھا۔۔۔پھر وہ اس گھر میں مہمان کی حیثیت اختیار کر لے گی اسی گھر میں جہاں وہ پیدا ہوئی بچپن گزارا۔۔۔چاہے لاکھ کوئی کہے کہ یہ بھی اس گھر ہے۔۔۔۔لیکن "بھی" نے تو درمیان میں آ ہی جانا تھا۔۔۔

جس گھر لڑکیاں رخصت ہو کر جاتی ہیں وہ گھر جوان کار خصتی کے بعد سے اپنا گھر کہلاتا ہے اسے بھی اپنا بنانے میں عام طور پر لڑکیوں کو ایک کڑی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔۔۔دلوں کو جیتنے کے لی ئے خد کو۔۔۔خد کی مرضی کو کہیں دور اپنے دل کی تہ خانے میں دفن کرنا پڑتا ہے۔۔۔پھر جا کر آپ کسی کے دل میں اپنا کچھ مقام بنا پاتے ہیں پھر کہیں یہ مقام جلدی مل جاتا ہے اور کہیں سالوں گزر جاتے ہیں۔۔۔ اور حقیقت یہی ہے کہ رخصتی کے وقت لڑکی اپنوں سے دور ہونے کے غم کے ساتھ ساتھ اس ڈر سے بھی ہمکنار ہوتی ہے۔۔۔۔

پریشے بھی اس وقت اسی قسم کے جزبات اور اندیشوں کو اپنے زہن میں لی ئے بڑے پیار سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ سب اپنی باتوں میں محو اک اک کر کے کمرے سے چلے گ ئے اور پریشے وہیں کرسی پر بیٹھ گئ۔۔۔

مجھے آپ سب بہت یاد آیا کریں گے۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں سب سے گویا ہوئ حال میں اٹھنے والے شور سے آنیہ ہوش کی دنیا میں واپس آئ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی آنکھوں کے بھیگے گوشوں کو صاف کرتی وہ اک نظر شیشے میں اپنے اداس چہرے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گئ۔۔۔۔

وہ آج واقعی بہت حسین لگ رہی تھی لیکن اس کی وہ گہری آنکھیں آج بہت اداس تھیں شاید وہ بہت گہری تھیں کہ اس میں بے انتہا غم اور ڈر آنسوؤں کی چادر اوڑھے کہیں چھپے بیٹھے تھے اس طرح کہ کوئ بھی جان نہ سکے کوئ دیکھ نا سکے ۔۔۔سامنے سے دیکھنے والا تو شاید ہلکہ سا گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ غمگیں ہے لیکن ہاں اگر کوئ دیکھنا چاہے تو اتنا مشکل بھی نہیں تھا پر وہاں ابھی کسی کا دھیان اس جانب تھا ہی کب۔۔۔آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے اترتی وہ حال کا مکمل جائزہ لے رہی تھی کہ اس کی نظر اس کی اکلوتی خالہ پر پڑی جو کہ اک نفیس سی خاتون تھیں۔۔۔جسامت میں وہ کوثر شاہ سے تھوڑی کمزور تھیں لیکن ان کا چہرہ بہت حد تک کوثر شاہ میں ہی ملتا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خالہ کو دیکھ کر جہاں اس کا دل خوش ہوا تھا وہیں ان کے آنے کی وجہ سوچ کر دل دھک سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔دل کسی کی مٹھی میں ہونا کسے کہتے ہیں آج کوئی اس لڑکی سے پوچھتا۔۔۔

آجاؤ زونین۔۔۔۔اس نے دروازے کی جانب دیکھ کر کہا

ارے آنیہ بھی آگئی۔۔۔عائشہ شاہ نے آنیہ کو دیکھ کر کہا

ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔تصویروں میں جیسا دیکھا تھا اس سے کہیں زیادہ پیاری ہے میری بہو تو۔۔۔۔نورین شیخ نے بہت پیار سے آنیہ کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ان کے منہ سے بہو کا لفظ سن کر آنیہ نے حیرت سے اپنی امی کی جانب دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے سب کو دیکھا۔۔۔سب بالکل اس انداز سے کھڑے تھے جیسے یہ کوئی عام بات ہو جیسے یہ وہ پہلی بار نہیں سن رہے ہوں بلکہ سب کے چہروں پر باقاعدہ ایک پر سکون سی اطمینان سے بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔آنیہ کا دل کر رہا

تھا کہ وہ وہیں زور زور سے چیخ کر سب کو بتادے۔۔۔۔کچھ کہنے کی کوشش ابھی وہ کر ہی رہی تھی کہ حریم اس کے پاس چلی آئی۔۔۔

واہ یار سکندر بھائی تو بہت ہی ہینڈسم ہیں۔۔۔۔۔حریم نے اسے وہاں سے تھوڑی دور لیجا کر کہا

آنیہ جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی وہ یوں ہی سن کھڑی رہی۔۔۔۔

کچھ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔حریم نے پھر سے کہا

چلیں آپا دیر ہو رہی ہے سب سامنے سفید حویلی میں ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بڑے پیار سے اپنی بہن سے کہا

ہاں ہاں چلو۔۔۔سب ہی اک اک کر کے لال حویلی سے باہر نکل آئے۔۔۔۔

آنیہ جو سوچ رہی تھی کہ حریم کو کیا کہے کوثر شاہ کی آواز سن کر خاموشی سے نظریں نیچے کیئے بنا حریم کو کچھ کہے دروازے کی جانب بڑھ گئی

وہ ابھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی کس سے کیا بات کرنی ہے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔اور جب ذہن اتنا الجھ جاتا ہے تو اکثر زبان پر تالے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

عجیب لڑکی ہے۔۔۔۔۔ حریم بھی کندھے آچکا کر تحفوں کا بھرا تھال اٹھائے اس کی پیچھے چل دی

زاویار گھر سے باہر کھڑا روحان اور سکندر کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔۔۔سب کو آتا دیکھ وہ عائشہ شاہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔

زونین کب تک پہنچ جائے گا۔۔۔تمھاری بات ہوئی۔۔۔زاویار کے پاس آتے ہی عائشہ شاہ نے کہا

امی۔۔۔وہ نکل گیا ہے وہاں سے اک آدھ گھنٹے میں انشاءاللہ ہمارے ساتھ ہو گا۔۔۔زاویار نے اپنی امی کے گرد بازو حائل کرے کہا

چلو یہ اچھی بات ہے۔۔۔۔عائشہ شاہ بھی پر سکون ہوتی اس کے ساتھ سفید حویلی کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔

جبکہ سکندر اور آنیہ دونوں نے ہی اک دوسرے کی جانب نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا ۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی سیدھے سفید حویلی کی جانب بڑھ گ ئے تھے

سفید حویلی میں ان سب کا استقبال بہت شاندار طریقے سے ہوا اور حان نے واقعی سارے انتظامات بہت دل سے کی ئے تھے۔۔۔۔سب لوگ ہی وہاں بہت خوش تھے آج تو فرحان شاہ کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔شاید دلوں پر آئی آنا کی گرداب چھٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر زونین بھی گھر آنے کے لی ئے کیب میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

یااللہ تیرا شکر وقت پر پہنچ گیا۔۔۔۔بس اب بھائی کی منگنی کے بعد انشاءاللہ میں امی سے بات کروں گا۔۔۔۔زونین مسلسل ہی پچھلی رات سے یہی بات سوچ رہا تھا

اس کے دل کو کوئی دھڑکا سا لگا ہوا تھا اور اب جب وقت آ گیا تھا تو پھر بھی اس کا دل سکون نہیں پا رہا تھا۔۔۔اور یہی بات اسے بے چین کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

زاویار کو چھت پر بنائے گئے اسٹیج پر لیجا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔پہلے تو اس نے اس طرح بیٹھنے سے انکار کیا اسے یوں بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔لیکن جب بڑوں نے کہا تو وہ کھسیانا سا ہوتا بیٹھ گیا۔۔۔دراصل سب کی نگاہیں یوں اپنے اوپر پا کر اسے عجیب لگ رہا تھا وہ تو ہمیشہ ہی سب سے دور الگ تھلگ بیٹھنے کا عادی تھا اور یہاں سب کے عین سامنے ہر ایک کی نظر خود پر مرکوز پا کر اسے عجیب سی الجھن ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفید کرتے پاجامے پر گندمی ویسٹ کوٹ پہنے آنکھوں پر چشمہ ہلکی داڑھی گورا رنگ وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا لیکن جب اس وجیہ خوبصورت مرد کی نگاہ سامنے سے آتی پریشے ہر پڑی تو وہ بھی اک پل کے لیے پلک جھپکنے بھول گیا تھا۔۔۔

خوبصورت سی نازک نفیس میکسی پہنے سر پر بہت سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کی ئے وہ لڑکی آج بالکل الگ لگ رہی تھی۔۔۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے آج پہلی بار دیکھ رہا ہے۔۔۔۔جیسے یہ چہرہ تو بالکل انجان ہے لیکن دل کے بہت قریب ہے ۔۔۔۔آج اس کا دل پہلی بار پریشے کے لیے دھڑکا تھا۔۔۔۔وہ لڑکی اس سے منصوب تھی اس کی ہونے والی ساتھی تھی شاید یہی وہ کشش تھی جو اسے اس کی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

پریشے نے اک نظر ہلکی سی اٹھا کر زاویار کی جانب دیکھا اور واپس سے نیچے دیکھنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ۔۔۔۔پریشے خاموش رہنا آج کوئی بے وقوفی نہیں۔۔۔۔۔اس نے دل ہی دل میں خد کو کہا

بالآخر وہ اس وجیہ شخص کے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔زاویار نے اس کے بیٹھتے ہی اسے سلام کیا۔۔۔۔

زاویار کی بھاری رعبدار آواز میں سلام سنتے ہی پریشے کی دھڑکن تیز ہو گئ۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ابھی وہ یہی کہ رہی تھی کہ زاویار نے اک دم ٹوکا

بس اس کے آگے کچھ نہ کہنا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ اب اپنی عادت

سے مجبور اسے بھائ بول دے گی

وہ اسے بھائ جان ہی بولنے والی تھی تبھی زاویار کی بات پر مسکرا دی۔۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔پریشے کو مسکراتا ہوا دیکھ کر وہ اک دم بولا اور پھر سیدھا

ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔وہ زاویار تھا اس کے لیۓ اتنا ہی بولنا بہت تھا۔۔۔

جبکہ پریشے اسکے منہ سے اپنی تعریف سن کر الگ ہی دنیا میں کھو گئ

تھی۔۔۔۔زاویار شاہ نے اس کی تعریف کی تھی وہ جو کسی کی جانب دیکھتا بھی نہیں

سراہنا تو دور کی بات۔۔۔پریشے دل سے چہک اٹھی تھی وہ ساتویں آسمان پر

تھی۔۔۔۔۔حالانکہ اس میں کوئ بڑی بات نہیں تھی اس نے بس دو بول ہی کہے

تھے لیکن پریشے جو کہ کسی بھی قسم کی امید نہیں لگائے ہوئ تھی اس کے لی ئے یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ خوش رکھے دونوں کو۔۔۔۔۔ حرا ان دونوں کو یوں مسکرا کر بات کرتا دیکھ کر عرشیہ سے بولی

آمین آپی۔۔۔۔۔ عرشیہ جو کہ روحان کی موجودگی کی وجہ سے اک طرف ہو کر بیٹھی تھی بہت آہستہ سے بولی

جبکہ روحان کو جب جب موقع ملتا وہ اس معصوم سی گڑیا کو نظر بھر کر ضرور دیکھتا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو دن۔۔۔۔ روحان نے پر امید انداز میں عرشیہ کی طرف دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہا

دو دن۔۔۔۔ عرشیہ نے ڈرتے ڈرتے دل ہی دل میں کہا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں انگوٹھیاں لائیں گئیں۔۔۔پہلے زاویار نے انگوٹھی اٹھائی اور پریشے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

پریشے نے زاویار کا بڑھا ہوا ہاتھ دیکھ کر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا

ہاتھ دو پرہشے۔۔۔۔۔زاویار نے دھیمے سے کہا

پریشے نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔۔۔

اس کے یوں اک دم گھبرا کر ہاتھ بڑھانے پر زاویار ہلکا سا مسکرایا اور انگوٹھی پہنا دی

پریشے نے بھی آگے بڑھ کر انگوٹھی اٹھائی اور زاویار کی انگلی میں پہنا دی۔۔۔

سب لوگ خوش ہو کر اک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔۔۔زاویار بھی پرسکون سا سب سے گلے ملنے لگا جبکہ پریشے اپنے ہاتھ میں پہنائے گئی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنے پیارے لگ رہے ہیں نہ دونوں ماشاءاللہ سے۔۔۔۔حریم آنیہ کے پاس آکر بولی

آنیہ جب سے آئی تھی خاموش سی اک جگہ بیٹھی تھی۔۔۔۔وہ افسردہ تھی پریشان تھی لیکن اب کسی کو کیا بتاتی اور کیسے بتاتی اس کے پاس اپنا دکھ ظاہر کرنے کا حق آخر تھا ہی کہاں۔۔۔۔۔وہ اندر ہی اندر پریشان ہوتی زونین کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

جب آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حریم پھر سے اس کی جانب متوجہ ہوئی

آنیہ۔۔۔۔۔حریم نے زور سے اس کا ہاتھ جھنجھوڑ کر کہا

ہاں۔۔۔۔۔آنیہ نے خالی خالی آنکھیں لیئے کہا

نکل آؤ۔۔۔۔سکندر بھائی کے خیالوں سے۔۔۔۔حریم شرارت کرتے بولی

فضول مت بولو حریم۔۔۔۔آنیہ نے تھکے تھکے انداز میں کہا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔اچھا ایک بات بتاؤں۔۔۔۔حریم آنکھوں میں چمک لائے بولی

کیا۔۔۔بولو۔۔۔آنیہ نے بے دلی سے کہا۔۔۔آنکھیں ابھی بھی دروازے کی جانب ہی تھیں وہ منتظر تھی اس کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا اسے بس کچھ بھی کر کے سب کو اپنے دل کی بات بتانی تھی اور یہ کام ابھی اسی وقت ہی کرنا تھا دیر تو پہلے ہی بہت ہو گئ تھی۔۔۔اب تو بس کرنا یا مرنا تھا اور محبت کو چھوڑ دینا مرنے کے ہی مترادف تھا اور وہ جینا چاہتی تھی خوش ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے زونین بھائی کو بھی کوئ لڑکی پسند آ گئ ہے۔۔۔۔۔حریم اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی

کیا مطلب۔۔۔!!!!!!!

www.novelsclubb.com

کچھ کہا ہے کیا انہوں نے کسی سے۔۔۔؟؟؟؟؟؟۔

تم سے کہا ہے کچھ۔۔۔۔،؟؟؟؟؟؟؟آنیہ کے دل میں امید کی کرن جاگی۔۔۔۔۔

نہیں کسی سے کچھ نہیں کہا بس مجھے پتا چلا ہے۔۔۔۔ حریم اپنے چشمے کو ٹھیک کرتے بولی

کیسے۔۔۔۔۔ آنیہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

یہ دیکھو۔۔۔۔ یہ انگوٹھی ان کی الماری کے پاس گری ہوئی ملی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔ شاید وہ کسی کو پرو پوز کرنے والے ہیں۔۔۔۔ حریم بہت خوشی خوشی وہ انگوٹھی آنیہ کو دکھانے لگی۔۔۔۔

اور آنیہ وہ انگوٹھی حریم کے ہاتھ میں دیکھ کر کچھ پل کے لیئے ساکت ہی ہو گئی۔۔۔۔ وہ حیرت کے اس بھنور میں پھنس گئی تھی جہاں سے اس کے لیئے واپسی ناممکن ہی تھی۔۔۔۔ دل ایسے دھڑکنے لگا تھا جیسے کبھی نہیں تھمے گا۔۔۔۔ یہ وہی انگوٹھی تھی جو اس نے اس رات خواب میں دیکھی تھی۔۔۔۔۔ ہاں اس وقت اس پر نگ لگا ہوا تھا وہ انگوٹھی مکمل تھی۔۔۔۔۔

دیکھنا تمھارا دل ٹوٹے گا۔۔۔وہ تمھیں نہیں ملے گا۔۔۔اسے میں تمھارا نہی ہونے دوں گی۔۔۔۔۔

اس کے کانوں میں اس لڑکی کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے۔۔۔۔۔

زونین اپنے گھر کے قریب پہنچ گیا تھا بس اب اس کی گاڑی گھر والے رستے پر چل رہی تھی وہ اتنا قریب تھا کہ آرام سے سفید حویلی کے اوپر لگی روشنیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ دل سے خوش تھا اس کے بھائی کی منگنی تھی وہ بس جلد سے جلد فنکشن میں شریک ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔تب ہی اسے ایسا لگا جیسے اس کی کیب کی پچھلی سیٹ پر کوئی بیٹھا ہے۔۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ اپنا وہم مان کر دوبارہ سیدھا ہو گیا اور کیب کے ڈرائیور سے بات کرنے لگا۔۔۔۔

تبھی اسے روڈ پر کوئی لمبا سا سایہ نظر آیا۔۔۔جوان کے ساتھ ہی چل رہا تھا۔۔۔جیسے اک لمبا درخت ہو۔۔۔یہ کچھ عجیب تھا اس نے اپنی گردن نکال کر باہر دیکھا تو وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔اپنے دل میں اٹھتے وسوسوں کو اک بار پھر جھٹک کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

تب ہی گاڑی جنگل کے پاس سے گزری۔۔۔تو جنگل سے اک زوردار چیخ کی آواز آئی۔۔۔وہ چیخ اتنی زیادہ ہیبت ناک تھی کہ ڈرائیور بھی اک پل کے لیۓ ڈر گیا ۔۔۔۔اور اس نے بریک لگا دی۔۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔ڈرائیور ڈرتے ڈرتے بولا

پتا نہیں کوئی جانور ہو گا۔۔۔۔زونین نے کندھے آچکا کر کہا

مجھے عجیب لگ رہا ہے وہ رہا آپکا گھر آپ یہیں اتر جائیں۔۔۔۔اس کیب ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے اک نظر جنگل پر ڈال کر کہا

www.novelsclubb.com

ارے ہم بچپن سے یہیں رہتے ہیں ڈرنے کی بات نہیں تم چلو۔۔۔۔

زونین نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔اسے ڈرائیور کے ڈرنے پر ہنسی آرہی تھی

نہیں آپ جائیں۔۔۔۔میں یہیں سے جارہاہوں۔۔۔۔یہ کہ کر ڈرائیور نے

زونین کو وہیں جنگل کے پاس اتارااور یہ جاوہ جا۔۔۔۔۔

زونین بھی اس کی بات مانتے ہوئے پیدل ہی چل کر حویلی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

سفید کرتے پاجامے کو پہنے وہ اندھیرے جنگلوں کے پاس سے گزر رہا تھا

۔۔۔۔رستہ بالکل سنسان تھا دور دور تک کوئ نہیں تھا بس سفید حویلی کی چھت ہی

اک واحد جگہ تھی جہاں کچھ ہلچل نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اسے پھر سے وہ سایہ اپنے ساتھ چلتا ہوا محسوس ہونے لگا تو اس نے مڑ کر دیکھا

۔۔۔۔وہاں کوئ نہیں تھا

وہ پھر سے اپنی سوچوں کو جھٹک کر چلنے لگا

کہ اسے اپنے کان کے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

زونین۔۔۔۔کسی نے بہت گہرائی سے اس کا نام پکارا تھا جیسے بہت گہرے گڈھے سے آواز آئی ہو۔۔۔۔۔

وہ اک دم گھبرا کر پیچھے مڑا۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہے اس نے دل میں آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی اور تیز تیز چلنے لگا

وہ سایہ اس سے تھوڑا دور ہو گیا تھا لیکن ابھی بھی اسے مسلسل اپنے پیچھے سے کسی کے چلنے کی بھاری بھاری قدم اٹھا کر رکھنے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

خد کو پر سکون کرنے کی تمام تر کوششیں رائیگاں جا رہی تھیں۔۔۔اندیکھی چیزیں ویسے بھی اپنی ہیبت جلد طاری کرتی ہیں۔۔۔۔

وہ بوکھلا گیا تھا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا قدم تیز تیز اٹھاتا زبان پر آیت الکرسی لیئے وہ جیسے تیسے سفید حویلی کے دروازے پر پہنچ گیا۔۔۔۔

دروازے پر پہنچتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔بنا پیچھے مڑے اس نے ڈور بیل بجانا شروع کر دی۔۔۔

سب لوگ ہی اوپر چھت پر موجود تھے نیچے کوئی موجود ہوتا تو دروازہ کھولتا نہ۔۔۔۔

وہ جو اسے کچھ پل کا سکون نصیب ہوا تھا وہ بھی اب ختم ہو گیا تھا

زونین۔۔۔۔زونین۔۔۔۔کسی نے بہت میٹھی پیار بھری آواز میں اسے پیچھے سے پکارا۔۔۔آواز ابھی بھی لگ رہا تھا جیسے بہت گہرے کنوئیں سے آ رہی ہو۔۔۔۔۔

زونین۔۔۔جب اس نے مڑ کر نہیں دیکھا تو میٹھی آواز ایک دم اک بھاری خوف ناک آواز میں تبدیل ہو گئی

یااللہ خیر۔۔۔۔زونین نے ڈرتے ڈرتے تیز تیز بیل بجاتے ہوئے دل ہی دل میں کہااور جیب سے فون نکال کر اور حان کو کال ملائی

وہ ڈر رہا تھا لیکن اپنی حواس نہیں کھویا تھا اسے ان آوازوں پر دھیان نہیں دینا تھا اسے بس خد کو بچانا تھا اور وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ ان آوازوں پر کان نہ دھرے۔۔۔۔۔

فاریہ نہیں آئی۔۔۔۔نورین شیخ نے کوثر شاہ سے کہا

نہیں آپا۔۔۔۔۔۔وہ گھومنے گئی ہوئی ہے اپنے شوہر کے ساتھ کل آجائے گی۔۔۔۔یہ فنکشن تو اچانک پلین کیا گیا ہے پریشے کے کہنے پر پہلے پتا ہوتا تو وہ اسی حساب سے جاتی۔۔۔کوثر شاہ سب پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بولیں

اچھا تمھاری بہو سے تو ملواؤ۔۔۔۔۔نورین شیخ نے مسکراتے ہوئے کہا

ملواتی ہوں۔۔۔۔۔بہو سے بھی۔۔۔۔کوثر شاہ کے انداز میں عجیب روکھا پن تھا

کیا ہوا کوثر۔۔۔۔نورین شیخ بہن کے بدلتے مزاج کو بھانپ کر بولیں

کچھ نہیں آپا۔۔۔بعد میں بتاؤں گی شرطوں پر ہو رہی ہے میرے بیٹے کی شادی اللہ بس نصیب اچھے کرے۔۔۔۔میرے تو دل میں بہت وہم ہیں۔۔۔۔کوثر شاہ آواز کو دھیما کرتی اپنی بہن کی جانب ہو کر بولیں

یہ جگہ مناسب نہیں گھر چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔نورین شیخ نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا

حریم۔۔۔حریم۔۔۔کوثر شاہ نے حریم کو آواز لگائی

جی چاچی۔۔۔۔۔حریم فوراً ہی مسکراتی ہوئی ان کے پاس آئی

بیٹا عرشیہ کو تو بلاؤ آپا سے ملوانا ہے اسے۔۔۔۔کوثر شاہ حریم کو کہہ کر واپس سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں جبکہ حریم ان کی بات سن کر عرشیہ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

تم نے اسے کیوں نہیں مانگ لیا اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔۔نورین شیخ حریم کو دیکھ کر بولیں

نہیں آپا۔۔۔تو بہ کریں۔۔۔سامنے کے بچے ہیں پیار محبت ہے لیکن جعفر بھائی کے بچوں میں سے کسی کے ساتھ رشتہ کرنا نہ جی نا۔۔۔اپ جانتی تو ہیں سب ۔۔۔کوثر شاہ ڈرتے ڈرتے بولیں

اللہ خیر کرے بس۔۔۔نورین شیخ نے بس اتنا جواب دیا۔۔۔۔

_**********

عرشیہ گڑیا میں آتی ہوں۔۔۔حرا کو ایک دم گھبراہٹ ہونے لگی تو وہ عرشیہ کے پاس سے اٹھ کر چھت کے کونے کی جانب آ گئی۔۔۔۔ہوا میں وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔اس کا دل بے چین ہو رہا تھا۔۔۔ تبھی اس کی نظر نیچے کھڑے زونین پر پڑی اور اس پر بھی پڑی جو عین زونین کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔

حرایہ منظر دیکھ کر فوراً ہی گھبرا کر نیچے کی جانب بھاگی۔۔۔۔اسے یوں جاتا ہوا دیکھ کر اورحان بھی اس کی پیچھے گیا۔۔۔

اٹھاؤ یار اورحان فون۔۔۔۔۔ادھر زونین مسلسل اورحان کو کال ملا رہا تھا اسے کیا پتا تھا کہ اورحان کا موبائل اس کے پاس موجود ہی نہیں ہے۔۔۔۔

زونین۔۔۔۔۔وقت آگیا ہے۔۔۔۔پیچھے سے کسی نے عین اس کے کان کے پاس آکر کہا۔۔۔۔

زونین کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے سوچنے سمجھنے کا وقت ملا ہی کہاں تھا خوف کی وجہ سے اسے لگ رہا تھا کہ اس کا دل ہی بند ہو جائے گا۔۔۔۔بچپن سے وہ لوگ وہیں رہتے آئے تھے بہت بار رات کو دیر سے بھی گھر آنا ہوا تھا کبھی بھی اس طرح کا واقع پیش نہیں آیا تھا۔۔۔۔اور اب یوں اس قدر واضح طور پر کسی کا اس سے مخاطب ہونا اور اس کا پیچھا کرنا زونین کا خون خشک کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے اس بار مڑ کر دیکھا۔۔۔۔وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا لیکن ڈر ڈر کے کب تک وہ اس چیز سے بھاگتا تبھی اس نے سامنا کرنے کا فیصلہ کیا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسی عمل کی منتظر ہے اگر وہ اس کی آواز پر مڑتا نہیں اسے اہمیت نہ دیتا تو شاید اس کے چنگل سے بچ جاتا۔۔۔۔لیکن اب دیر ہو گئی تھی وہ مڑ گیا تھا۔۔۔لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اس نے ڈرتے ڈرتے ہر طرف نظر گھمائی سب کچھ ہی سنسان تھا۔۔۔

اسے لگا شاید وہ شہ چلی گئی اس نے دل میں شکر ادا کیا۔۔۔۔تبھی اسے اپنے سامنے والے درخت سے کسی کی نظریں خد پر جمی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔اس نے غور سے درخت کینجانب دیکھا۔۔۔۔

وہ وہیں تھیں اور اسے ہی دیکھ رہی تھی بس اس کا چہرا خوفناک نہیں تھا لیکن خوف تو تب بھی آرہا تھا کیونکہ اس وقت اس کا چہرا آنیہ جیسا تھا۔۔۔۔

مجھے بھول جاؤ زونین۔۔۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ کی شکل میں وہ زونین سے روتے روتے بولی

زونین سمجھ گیا تھا کہ وہ صرف اس کے لیئے چال چل رہی ہے تبھی دوبارہ سے دروازہ بجانے لگا۔۔۔اک دم وہ پھر سے اس کے کان کے پاس آ گئ۔۔۔۔۔اس بار زونین کے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو گیئے تھے۔۔۔

اپنے بابا سے ملنا نہیں چاہو گے میں تمھیں ان کے پاس لیکر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔اس شہ نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی

اندر سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سے زونین کو تھوڑا سکون ملا تھا۔۔۔اسے لگا کہ اب وہ وہاں سے بچ جائے گا کوئ آ گیا ہے امید کی اک کرن ابھی نکلنے ہی لگی تھی کہ تبھی اچانک ایک زوردار چیز اس کے سر پر آ کر لگی۔۔۔۔آخری بات جو اسے یاد تھی وہ یہ کہ وہ کہہ رہی تھی یہ سب تمھارے بابا نے شروع کیا تھا میں اسے کبھی ختم نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔

اس نے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ خون سے بھر گیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا سفید کرتا لال رنگ سے تر ہونے لگا تھا۔۔وہ وہیں زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔۔۔اک دم دروازے کھلا اور حرا اور اور حان گھر سے باہر نکل آئے۔۔۔۔زونین کو اس حالت میں دیکھ کر ان دونوں کی چیخ نکل گئ۔۔

جبکہ وہ انجان سایہ اپنا مقصد پورا کرتے ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

یہ انگوٹھی۔۔۔۔حریم عرشیہ کو بلانے چلی گئ تھی اور آنیہ ابھی بھی وہیں کھڑی اس انگوٹھی کو ہی دیکھتے ہوئے خد کلامی کر رہی تھی

وہ خواب کوئ اتفاق نہیں تھا ضرور کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔یا اللہ اگر وہ میرے زہن کا خیال تھا تو یہی انگھوٹھی کیوں دیکھی میں نے۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خد سے سوال کر رہی تھی

یا اللہ۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔۔یا اللہ پاک مجھے ان سے دور نہ ہونے دینا ۔۔۔۔۔ہماری محبت کی حفاظت کرنا۔اس کا دل آہستہ آہستہ دھڑکنے لگا سانس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے کھینچ کھینچ کر آرہا ہو۔۔پریشان تو وہ پہلے ہی بہت تھی لیکن یوں اس طرح خواب کا حقیقت سے مل جانا اسے شدید پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔ تبھی اس کی آنکھوں کے سامنے آندھرا آیا اور وہ وہیں گر گئ۔۔۔۔

آنیہ کہ یوں اچانک بیہوش ہو جانے سے سب اک دم اس کی جانب بھاگے کہ تبھی حرا بھی خون میں لت پت کپڑے لیئے اوپر آئ۔۔۔۔

زاویار کی نظر جیسے ہی حرا پر پڑی وہ اس کی جانب بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔ حرا نے اسے زونین کے بارے میں بتایا اور دونوں ہی کسی کو بنا کوئ خبر دیئے نیچے بھاگے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ آنیہ۔۔۔۔۔بیٹا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔ چھت پر تقریباً سب ہی آنیہ کی جانب متوجہ ہو گۓ۔۔۔۔۔

شاید طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس کی تبھی کب سے خاموش تھی۔۔۔۔نورین شیخ نے پانی کا گلاس کوثر شاہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

ہمم شاید۔۔کوثر شاہ اثبات میں سر ہلا کر گلاس لیتے ہوئے بولیں اور آنیہ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالنے لگیں۔

اللہ۔۔۔۔

کیا ضروری ہے ہر خوشی کے وقت کچھ ایسا ویسا ہونا۔۔۔عائشہ شاہ جو زونین کی حالت سے ناواقف تھیں آنیہ کے بیہوش ہونے پر دل ہی دل میں بولیں

ادھر زاویار اور اورحان جلدی جلدی زونین کو گاڑی میں لٹا کر ہسپتال کے لیئے روانے ہو گیئے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے۔۔۔کیسے ہوا یہ سب۔۔۔زاویار نے اورحان سے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

پتا نہیں بھائی جان حرا آپی کو دیکھا تھا میں نے بھاگتے ہوئے۔۔۔۔تو ان کے پیچھے ہی آیا تھا دیکھا تو زونین اس حالت میں تھا۔۔۔۔۔اور حان زونین کا سر اپنی گود میں رکھے زخم والی جگہ پر رومال رکھتے ہوئے بولا

بس زونین فکر مت کرو آ گیا ہسپتال۔۔۔۔۔زاویار نے زونین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

وہ ڈر رہا تھا اس کا بھائی اس کی جان تھا بچپن سے اس نے اپنے بہن اور بھائی کو بچوں کی طرح رکھا تھا ان کی حفاظت کرنا ان کی خواہشات کا خیال رکھنا اس کے لیئے سب سے اہم تھا اور آج وہ اپنے بھائی کی حفاظت نہیں کر سکا تھا اسے دل میں ملال ہو رہا تھا۔۔۔۔آنسوں آنکھوں سے مسلسل بہ رہے تھے دل ایسا لگ رہا تھا کسی تیز چیز سے کٹ رہا ہو ٹکروں میں تقسیم ہو رہا ہو۔۔۔۔اور ہر ٹکرا دکھ رہا ہو۔۔۔۔۔درد ہی درد تھا لفظ ایک بھی نا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کا ساتھی تھا اس کا یار تھا اس کا ہمراز تھا۔۔۔اور اس وقت خون میں لت پت تھا اس کی آنکھیں خشک تھیں وہ ابھی تک یقین نہیں کر پایا تھا حالانکہ وہ اس کے زخم کو دبائے ہوئے تھا خون کو بہنے سے روک رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ بے یقینی کے عالم میں تھا۔۔۔۔درد ہی درد تھا لفظ ایک بھی نہ تھا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔وہ خوفزدہ نہیں تھی اس کے دل میں آگ لگی تھی وہ اسے روک دینا چاہتی تھی ختم کرنا چاہتی تھی اب اس کے ظلم کو بند کر دینا چاہتی تھی۔۔۔ہاتھ اور کپڑے خون میں لت پت لیئے وہ کھوئی کھوئی سی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔ٹھیک اسی طرح کی سالوں پہلے اس نے اپنے ماں باپ کو خون میں لت پت دیکھا تھا تب بھی گھر میں شادی کا ہی فنکشن تھا۔۔۔وہ خوشی خوشی اپنے چاچا کی شادی کے لیئے تیار تھی اور انہی مہندی والے چوڑیوں سے بھرے ہاتھوں میں ماں باپ کا خون آگیا تھا اس دن وہ بہت روئی تھی ماضی کے تمام منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آگئے۔۔۔آج بھی وہ بہت رو رہی تھی بس

www.novelsclubb.com

تب باآواز روئی تھی چیخی تھی چلائی تھی اور آج وہ خاموش تھی بس آنسو تھے جو رک نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔۔درد ہی درد تھا لفظ ایک بھی نہ تھا۔۔۔۔

اسے ہوش آگیا تھا وہ سب کو آنکھیں کھولے حیرت سے دیکھ رہی تھی اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن جیسے ہی زہن کے پردوں سے بیہوشی کا اثر ہٹا تو اسے سب یاد آگیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔درد کی شدت اب اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی اس کا دل کچھ محسوس کر رہا تھا اس کا دل رونا چاہ رہا تھا وجہ شاید وہ بھی نہیں جانتی تھی وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔۔سب اس کی جانب حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ آنیہ۔۔۔۔کوثر شاہ نے اسے سنبھالنا چاہا۔۔۔۔لیکن وہ روتی گئی روتی گئی ۔۔۔۔۔۔۔درد ہی درد تھا لفظ ایک بھی نہیں۔۔۔

****

وہ بکھرے بال لیئے آہستہ آہستہ جنگل میں چل رہی تھی۔۔۔۔وہ خوش نہیں تھی لیکن وہ اداس بھی نہیں تھی وہ بس عجیب سی تھی اس دنیا کے لوگوں کو آخر کوئ سمجھ ہی کہاں پایا ہے جو ٹھان لیں تو نا جانے ضد پر کیوں اڑ جاتے ہیں۔۔شاید آگ سے بنے ہونے کی وجہ سے لیکن آجکل تو انسان بھی اپنی ضد اور غرور میں بالکل اندھا ہو جاتا ہے نا اپنا بھلا دیکھتا ہے نہ ہی کسی دوسرے کا تو پھر وہ مخلوق اور یہ مخلوق کیا۔۔۔۔ضد تو شاید شیطان کی دین ہے یہ اس کی ضد ہی تو تھی جس نے اسے ابلیس بنا دیا اب وہ اسی ضد سے جن اور انس کو دوزخ کی آگ کی جانب کھینچ رہا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آج پھر جیت کر آئ تھی وہ پہلے بھی بہت بار جیت چکی تھی۔۔۔۔لیکن وہ جشن نہیں منا رہی تھی وہ بس سیدھی چلی جا رہی تھی چہرا ہیبت ناک ہونے کے باوجود بھی دیکھنے والے کو خوفزدہ نہیں کر رہا تھا آہستہ آہستہ اس کا چہرہ صاف ہو رہا تھا وہ خاموشی سے چلتی ہوئ ایک درخت کے تنے کے پاس جا کر بیٹھ گئ۔۔۔۔۔کیا وہ

تنہا تھی کیا وہ سب تنہا ہوتے ہیں۔۔۔۔کیا انہیں تنہائی پسند ہوتی ہے یا نہیں۔۔۔۔ لیکن فی الحال وہ وہاں اکیلی بیٹھ گئی۔۔۔۔

آنیہ کو جیسے تیسے سب نے چپ کروالیا تھا لیکن ابھی بھی وہ سکتے کے عالم میں تھی ۔۔۔اس کا دل کچھ محسوس کر رہا تھا کوئی درد تھا جسے وہ بیان نہیں کر سکتی تھی وہ بس اب چپ سی اک طرف ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

تبھی حرا چھت پر پہنچ گئی۔۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی سب کو انجانے اندیشوں نے آگھیرا تھا۔۔۔پہلا خیال جسکا سب کے زہن میں آیا وہ عرشیہ تھی یک دم سب کی نظریں اسے ڈھونڈنے لگیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے وہیں پا کر سب نے اک پل کے لیئے سکون کا سانس لیا لیکن اگلے ہی پل وہ پھر سے عجیب تاثر لیئے حرا کو دیکھنے لگے۔۔۔۔یہ عجیب تھا کہ سب ہی مکمل خاموش تھے کسی نے اک سوال تک نہ پوچھا زبان میں شاید سکت ہی نہ تھی یا شاید کانوں میں ہمت نہیں تھی یا شاید یہ دل تھا جو کسی بھی قسم کی بری خبر سے بچ رہا

تھا۔۔۔لیکن جو ہوا تھا وہ تو ہو ہی گیا تھا اب لاکھ آنکھ بند کر لی جائے یا منہ موڑ لیا جائے حقیقت یہی تھی کہ کچھ ہوا تھا اور جو بھی کچھ ہوا تھا وہ دردناک تھا کیونکہ حرا کے کپڑے ہاتھ سب کے سب ان کے کسی اپنے کے خون میں لت پت تھے۔۔۔۔۔۔

کون۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟فرحان شاہ نے سب کے بیچ سے نکلتے ہوئے حرا کے پاس آکر آنکھوں میں بے انتہا کرب لیئے کہا

چھت پر موجود کوئ بھی آگے کا جواب نہیں سننا چاہتا تھا شاہ خاندان کے ہر اک فرد کے دل میں اس وقت عجیب سی ہلچل تھی جیسے لہریں ہوں اور اوپر نیچے ہو رہی ہوں ۔۔۔آنکھوں کے گوشوں پر آنسو قطار لگانا شروع ہو گئے تھے کہ بس کب حکم ملے اور وہ برس پڑیں۔۔۔۔

دادا صاحب زونین۔۔۔۔۔حرا نے یہ کہ کر اپنی پلکیں جھکا لیں وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی کاش کہ وہ یہ خبر کسی کو نا سناتی۔۔۔۔

پوری سفید حویلی میں اک دم کہرام سا مچ گیا۔۔۔۔عائشہ شاہ کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر جو انہوں نے سنا ہے وہ حقیقت بھی ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔اک وہیں تھیں جو بے یقینی سے سب کو روتے اور پریشان ہوتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔شوہر کا دکھ تو انہوں نے جیسے تیسے برداشت کر لیا تھا بیٹے کا دکھ ان کا دل قبول نہیں کر رہا تھا وہ ساکت سی کھڑی اپنے زہن میں اٹھنے والی ہر سوچ کو جھٹک رہی تھیں۔۔۔۔

سب لوگ اب سفید حویلی کے حال میں آ گئے تھے عرشیہ سب کو پانی پلا رہی تھی جبکہ اویس شاہ ظفر شاہ اور روحان ہسپتال کے لیئے روانہ ہو رہے تھے۔۔۔۔پرہشے بھی سر سے پیر تک تیار بیٹھی خالی خالی آنکھیں لیئے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیوں کی میں نے یہ فرمائش۔۔۔۔خوشیاں ہم شاہوں کو راس نہیں آتیں سنا تو تھا میں نے۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی۔۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے نہ وہ منگنی کا کہتی نہ ہی حادثہ ہوتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو پہلے ہی شک تھا کہ زونین کے ساتھ کچھ نا کچھ ضرور ہو گا کیونکہ اس دن فاریہ کی شادی پر بھی اسی پر حملہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ تب سے ہی اس کے پیچھے ہو گی۔۔۔۔۔دیکھنا اس کا انجام بھی جعفر بھائ کے جیسا ہو گا۔۔۔کوثر شاہ بہت آہستہ سے نورین شیخ کے کان میں سرگوشی کرتے بولیں۔۔۔۔۔

توبہ توبہ۔۔۔۔۔مجھے تو لگا تھا اب وہ سب پرانی باتیں ہو گئیں اب وہ سب نہیں ہو گا لیکن یہاں تو وہی چکر پھر سے شروع ہو گیا۔۔۔۔مجھے تو آنیہ اور سکندر کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔نورین شیخ بھی اپنی بہن کی طرح دل کو پتھر کا کر کے بولیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپا مجھے بھی یہی فکر ہے۔۔۔۔۔دیکھیں نا زونین کی خبر سے پہلے آنیہ بھی بیہوش ہو گئ تھی۔۔۔اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔۔۔کوثر شاہ ابھی بھی اپنی باتوں میں لگی تھیں اس بات کو نظر انداز کی ئے کہ وہاں ایک ماں

شدت درد سے چور بیٹھی ہے جس کا کلیجے کا ٹکرا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔۔۔۔

فرقان شاہ اور فرحان شاہ دونوں ہی چپ چاپ آنکھوں میں حال اور ماضی کا درد یک وقت لیئے بیٹھے تھے وہ ڈر وہ دکھ وہ خوف جو کہ سالوں پہلے ان دو بوڑھوں نے برداشت کیا تھا آج پھر سے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اور ان کی بے بسی کے اوپر ہنس رہا تھا۔۔۔وہ تب بھی کچھ نہ کر سکے تھے آج بھی وہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہ تھے بس موت کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا غموں سے چھٹکارا ابھی مشکل تھا اور اپنوں کی جدائی بھی تکلیف دہ تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بابا میں بھی چلوں گی۔۔۔۔آنیہ جو کہ بہت دیر سے خد کو روکے بیٹھی تھی ظفر شاہ کو دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھ کر بولی

بیٹا آپ کا کیا کام وہاں۔۔۔۔ ظفر شاہ نے بس اتنا ہی کہا اور آگے بڑھ گ ئے

آنیہ کی آواز سنتے ہی کوثر شاہ فوراً ہی اٹھ کر آنیہ کے پاس چلی آئیں۔۔۔۔ نہیں بیٹا بابا صحیح کہہ رہے ہیں آپ کا وہاں کیا کام آپ بھائی کے لیئے یہیں گھر سے دعا کرو ۔۔۔اللہ نے چاہا تو وہ جلد صحتیاب ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نہیں امی مجھے انہیں دیکھنا ہے اک بار۔۔۔۔آنیہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھی تبھی اس نے یہ تک نہیں دیکھا کہ وہاں سب ہی موجود ہیں۔۔۔۔یوں اس کا سب کے سامنے شدت درد کو ظاہر کرنا کوثر شاہ کے اندر کھلبلی مچا رہا تھا اور کسی نے تو شاید اس سب پر اتنا دھیان نہیں دیا لیکن نورین شیخ کو یہ کچھ عجیب لگا وہ پر سوچ نظروں سے آنیہ کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ ہوش کرو۔۔۔۔اس کی ماں یہاں ہے اس کی بہن یہاں ہے کوئی وہاں نہیں گیا تم کیا کرو گی وہاں جا کر۔۔۔۔۔کوثر شاہ اس کو کھینچ کر کونے میں لیجا کر بولیں انکا ہاتھ ابھی بھی اس کے بازو کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا

امی وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نا۔۔۔۔۔آنیہ ان کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے غم سے چور لہجے میں بولی

ہاں انشاءاللہ دعا کرو۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں

بھابھی چلیں گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔آنیہ کو دیکھ کر انہیں عجیب سے خدشات لاحق ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔وہ اسے یہاں سب کی نظروں سے دور لیجانا چاہتی تھیں اسی لیئے وہ عائشہ شاہ کے پاس آکر نرمی سے بولیں۔۔۔۔۔

عائشہ شاہ بھی ان کے کہتے ہی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔یہ گھر یا وہ گھر انہیں چین کہاں ملنا تھا نہ تو یہاں رک کر فائدہ تھا نہ وہاں جا کر نقصان کہتی بھی تو کیا خاموشی سے گھر سے باہر نکل گئیں۔۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی پیچھے سب اک اک کر کے گھر سے باہر چلے آئے گھر کے باہر کا فرش ان سب کے دلوں پر کسی آزمائش سے کم نہیں تھا وہاں خون ہی خون تھا بہت سا خون۔۔۔۔دیکھنے والے کے دل میں صرف اک ہی بات تھی اگر سارا خون

یہاں ہے تو وہ کس حال میں ہے عجیب کیفیت تھی جس سے ہر کوئ گزر رہا تھا ۔۔۔۔آنکھوں سے آنسوں تواتر بہ رہے تھے دل و دماغ ڈر رہے تھے لیکن کوئ آہ و پکار نہیں تھی۔۔۔۔ضبط ہی ضبط تھا۔۔۔۔۔

آنیہ جیسے ہی لال حویلی کے اندر داخل ہوئ اس کے قدم وہیں جم گ ئے۔۔۔۔ سب لوگ اندر جا چکے تھے اور وہ وہیں لان میں رک گئ۔۔۔۔۔

صبح کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔۔۔۔وہ جا رہا تھا اور وہ اسے کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے تمھیں روکا کیوں نہیں کاش میں تمھیں جانے ہی نہ دیتی۔۔۔۔تم یہاں ہوتے میرے سامنے ہوتے۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت جانا میرا ساتھ دینا۔۔۔۔۔ میں تمھارے بغیر کچھ نہیں مجھے یوں نامکمل نا چھوڑ دینا۔۔۔۔۔۔آنیہ دل ہی دل میں کہ رہی تھی وہ ٹوٹ رہی تھی لیکن اس کی امید ابھی بھی زندہ تھی۔۔۔۔اور یہ امید وہ کسی حال میں بھی ختم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیسا ہے زونین اب۔۔۔۔ ظفر شاہ نے زاویار کے پاس آکر پوچھا

زاویار چپ رہا بس اک نظر آپریشن تھیئٹر پر ڈالی اور واپس سر جھکا لیا۔۔۔وہ کہتا بھی تو کیا اس کے پاس بتانے کے لیئے آخر کچھ تھا ہی کہاں۔۔۔۔

تب ہی ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا۔۔۔۔دیکھیں یہ قتل کی کوشش تھی آپ لوگوں کی وجہ سے میں نے آپریشن شروع تو کر دیا ہے لیکن آپ جلد سے جلد رپورٹ درج کروا دیں۔۔۔۔ باقی مریض کی حالت بہت خراب ہے ان کو بچانا تقریباً ہی مشکل ہے پھر بھی ہم سب کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ لوگ یہ بات دھیان میں رکھیں انٹرنل انجری بہت زیادہ ہوئی ہے اور اگر یہ ابھی بچ بھی گئے تو زیادہ سے زیادہ اک مہینہ ہی جی پائیں گے باقی اگر اللہ کوئی معجزہ کر دے تو بات الگ ہے۔۔۔میرا مشورہ ہے کہ آپ اک ڈاکٹر ہیں اس طرح کے کیس میں ان کی اسپیشلٹی ہے ان سے رابطہ کریں کیا پتا کوئی معجزہ ہو ہی جائے۔۔۔۔یہ کہ کر وہ ڈاکٹر سیدھا اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

زاویار جہاں بے یقینی کے عالم میں دیوار سے جالگا تھا وہیں اور حان کا تو بس ہی نہیں چل رہا تھا کہ پورے ہسپتال کو تہس نہس کر دے وہ خد کو کنڑول کرتا وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔ ہسپتال سے باہر آکر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور تیز تیز چلتا ہوا روڈ پر نکل گیا۔۔۔۔۔

ظفر اور روحان ڈاکٹر کے کمرے میں جا کر اس دوسرے ڈاکٹر کی ڈیٹیل لینے لگے اور فوراً ہی اس سے رابطہ کیا کچھ بھی تھا یہ اک امید کی کچی ڈور تھی اور انہیں اس ڈور کو نہیں چھوڑنا تھا کچھ بھی کر کے انہیں موت کو ہرانا تھا۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔اک نیم اندھیرے کمرے میں جہاں صرف اک کھڑکی سے روشنی آرہی تھی۔۔۔وہاں وہ اس لڑکی سے مخاطب تھا جو کہ اس کے عین سامنے اپنے گھٹنوں میں اپنا چہرا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

میں بربادی ہوں۔۔۔اس نے یوں ہی منہ جھکائے جھکائے کہا

مجھے کیوں مارا۔۔۔زونین نے اس بار آنکھوں پر بل لائے کہا

یہ خمیازہ ہے۔۔۔۔۔وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

کس چیز کا۔۔۔۔زونین نے پھر سے سوال کیا

اب بہت دیر ہو گئی ہے یہ جاننے میں۔۔۔۔اتنے سال ملے تھے تمھیں یہ سب جاننے کے لی ئے۔۔۔۔بدلنے کے لی ئے۔۔۔۔اب کوئی فایدہ نہیں۔۔۔۔اس کا چہرہ ابھی بھی چھپا ہوا تھا

کیا بدلنے کے لی ئے۔۔۔۔زونین متجسس ہوا

مت پوچھو مجھ سے۔۔۔۔کہا نا وہ اک دم سر اٹھا کر سیدھی ہوتی چلائی

زونین اک دم ڈر کے دیوار سے جا لگا اس کا چہرہ حد سے زیادہ ہیبت ناک تھا۔۔۔۔

سب کچھ تباہ ہو گا سب کچھ۔۔۔۔ہر خوشی ہر خواہش۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ زونین اسی اندھیرے کمرے میں کھڑا رہا۔۔۔۔

کیسا ہے زونین۔۔۔۔۔روحان کو دروازے سے اندر آتا دیکھ عائشہ شاہ جو بہت دیر سے خاموش بیٹھی تھیں بولتے ہوئے اس کے پاس گئیں

تائی امی وہ۔۔۔۔روحان نے بات اُدھوری چھوڑی

وہ کیا۔۔۔۔کیسا ہے میرا بیٹا اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔۔۔۔عائشہ شاہ نے روتے ہوئے سوال کیا

تائی امی ڈاکٹر کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔روحان نے بس اتنا کہا۔۔۔انہیں وہ کیسے بتاتا کہ ڈاکٹر ناامید ہیں اس میں اتنی ہمت نہیں تھی

کس چیز کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔مجھے جانا ہے اپنے بیٹے کے پاس.....انکا دل وسوسوں کا شکار ہونے لگا تھا اب ان سے اک پل کے لیئے بھی صبر نہیں ہو پا رہا تھا

وہیں آنیہ ان دونوں کی یہ باتیں سن کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر رونے لگی۔۔۔۔۔

کوثر شاہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اٹھ کر چلی آئیں۔۔۔آنیہ شروع سے ہی حساس طبیعت کی مالک تھی لیکن اس سب کے باوجود بھی اس کا یہ انداز کچھ الگ تھا۔۔۔جسے وہ بہت دیر سے محسوس کر رہی تھیں

نہیں یااللہ نہیں پلیز انہیں بچالیں۔۔۔ان کے بغیر میری زندگی کیسی ہو گی میں سوچنا بھی نہیں چاہتی یااللہ پاک میری دعائیں میری محبت کے حق میں قبول فرمائیں ۔۔۔۔

وہ روتے روتے اپنے کمرے کی زمین پر بیٹھ کر دعا کر رہی تھی جبکہ اس کی یہ دعا کوثر شاہ کے اوپر بجلی بن کر گری تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ۔۔۔۔۔!!!!!!کوثر شاہ نے لہجے میں غصہ لیئے کہا

آنیہ ان کی آواز سن کر اک پل کے لیئے سہم سی گئ۔۔۔۔جس چیز کا اظہار آج تک اس نے اپنی زبان سے نہیں کیا تھا اس بات کا آج یوں اس کے منہ سے نکل جانا وہ بھی اپنی ماں کے سامنے اسے کچھ پل کے لیئے پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی تھیں تم۔۔۔۔۔اور یہ کیا حال کر لیا ہے تم نے اپنا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے گھر کا فرد تھا وہ۔۔۔ لیکن یہ کیا محبت محبت کر رہی ہو۔۔۔۔وہ جو بہت دیر سے بڑی ضبط سے آنیہ کے بگڑے رنگ دیکھ رہی تھیں اب اپنی برداشت کھو بیٹھی تھیں

امی وہ میں ان سے۔۔۔۔۔آنیہ نے اعتراف محبت کا فیصلہ کیا اسے لگا تھا وہ اس کی کیفیت کو سمجھیں گی وہ اپنے غم کو اندر رکھ کر تھک گئی تھی اب وہ رونا چاہتی تھی اپنا غم کسی کے ساتھ بانٹنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

چپ بالکل چپ۔۔۔۔ابھی آنیہ کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ کوثر شاہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

www.novelsclubb.com

خبردار جو اک بھی فضول لفظ اپنے منہ سے نکالا تو۔۔۔۔۔کسی بھی فضول خواہش کے پیچھے خد کو برباد کرنے کی اجازت میں تمھیں ہر گز نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔آنیہ کوثر شاہ کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کر انہیں حیرت سے دیکھتے ہوئے بولی

کیا امی۔۔۔۔یہ سب بچپنا ہے تمھارا اور کچھ نہیں۔۔۔۔نا جانے یہ حادثہ کیوں ہو گیا اچھا خاصہ پرسوں تمھارا نکاح کرنا تھا مجھے سکندر سے۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کی بکھری حالت کو نظر انداز کرتے بولیں

نکاح۔۔۔۔۔میری رضامندی کے بغیر۔۔۔۔آنیہ کے منہ سے ٹکروں کی صورت میں نکلا۔

رضامندی کے بغیر.....!!!!!! یہ بات کہاں سے آ گئی تمھارے زہن میں ۔۔۔۔بچپن سے تمھارے لیئے کتنے فیصلے لیئے ہیں میں نے۔۔۔۔کیا کوئی فیصلہ آج تک غلط ثابت ہوا ہے۔۔۔۔اور آج تم یوں مجھ سے بے حیاؤں کی طرح بول رہی ہو۔۔۔۔۔شرم نہیں آتی تمھیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کی بات سن کر تیش میں آ کر دبی آواز میں چلائیں

امی یہ معاملہ الگ ہے۔۔۔۔آنیہ ابھی تک حیرت میں تھی بہت سے لفظ بہت سے جوابات زہن میں ابھر رہے تھے لیکن زبان ساتھ دینے سے انکار کر رہی تھی

۔۔۔

آنیہ میری بات سمجھو۔۔۔۔جو میں جانتی ہوں وہ تم نہیں جانتیں اور جو میں تمھارے لیئے سوچ رہی ہوں اس میں تمھاری بھلائی ابھی تمھیں نہیں دکھ رہی ہو گی لیکن بہت جلد تم خد دیکھو گی کہ تمھاری ماں کا فیصلہ تمھارے حق میں کتنا بہتر تھا۔۔۔کوثر شاہ خد حیرت میں تھیں کیونکہ آنیہ ان کی وہ اولاد تھی جس نے چوں سے بھی کبھی انہیں تکلیف نہیں دی تھی کسی بات سے انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور وہی لڑکی آج ان کے کیئے گئے فیصلے کو ماننے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امی یہ باتیں کم سے کم آج نہ کریں پلیز۔۔۔۔۔آنیہ شکستہ لہجہ لیئے بولی اس میں بغاوت کی ہمت نہیں تھی وہ دکھی تھی کچھ اور سوچنا جہاں مشکل تھا وہاں اپنے اعصاب میں رہ کر اپنی بات منوانا ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔۔

کیوں نہ کروں یہ پہاڑ تو تم نے آج گرایا ہے نہ مجھ پر۔۔۔۔دیکھو آنیہ اپنا حال سنبھالو۔۔۔۔آپا کو شک ہو گیا یا سکندر کو بھنک پڑی تمھاری اس بے وقوفی کی تو میں بتا رہی ہوں مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تو ہو جائے سب کو معلوم۔۔۔۔میں صرف اور صرف زونین سے ہی شادی کروں گی۔۔۔۔میں ان کے سوا کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔امی آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔۔۔آنیہ شدت غم سے چور ہوتی روتے ہوئے کہنے لگی

بس کرو آنیہ۔۔۔اس کا حال دیکھو اور اپنی ضد دیکھو۔۔۔۔ناجانے اس کا کیا مستقبل ہے۔۔۔۔مجھے بھی دکھ ہے میرے سامنے کا بچہ ہے پیار کرتی ہوں میں اس سے لیکن اب میں اتنی بھی اندھی نہیں ہوں اس کی محبت میں کہ حقیقت سے منہ ہی موڑ لوں۔۔۔۔۔مجھے اتنا بھی تنگ مت کرو کہ میں تم پر زور آزمانے پر مجبور ہو جاؤں۔۔۔۔۔کوثر شاہ ابھی بھی شدید غصے کے عالم میں کہ رہی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا انہیں۔۔۔

انشاءاللہ وہ جلد صحتیاب ہو جائیں گے مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔آنیہ نے اک بار بھی اپنی امی سے بد تمیزی نہیں کی تھی وہ بہت نرم لہجے میں بس اپنی بات ان کے سامنے رکھ رہی تھی

صحتیاب۔۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔کوثر شاہ نے تنظیہ لہجے میں کہا

کیا مطلب ہے آپکا۔۔۔۔اس طرح کیوں کہ رہی ہیں۔۔۔۔۔آنیہ کو اس بار اپنی امی کی بات بہت عجیب لگی۔۔۔۔۔

مطلب یہ کہ ایسا بہت کچھ ہے جو میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔تم نہیں جانتیں۔۔۔۔
اس سینے میں کئی راز دفن ہیں انہیں دفن ہی رہنے دو۔۔۔۔۔اور خد کو سنبھالو۔۔۔
یہ رونا دھونا بند کرو کچھ بھی ہو جائے تمھارا نکاح اسی ہفتے ہو گا ورنہ آپا چلی جائے گی
وہ اتنی دیر نہیں رک سکتیں اور میں کسی بھی حال میں یہ موقع اپنے ہاتھ سے نہیں
جانے دینا چاہتی۔۔۔۔کوثر شاہ اس بار اپنے لہجے کو دھیما کرتے آنیہ کو سمجھانے
لگیں

امی انہیں ٹھیک تو ہو جانے دیں کم سے کم۔۔۔۔مجھے تھوڑا تو وقت دیں۔۔۔۔۔یہ
ظلم نہ کریں مجھ پر آنیہ منت کرنے لگی

www.novelsclubb.com

تم سمجھتی کیوں نہیں ہو میری بچی وہ جعفر بھائی کا بیٹا ہے۔۔۔۔اس نے اسے ان کی
طرح ہی گہری نیند سلایا ہو گا نہ مروں میں زندہ لوگوں میں۔۔۔۔۔وہ اپنے باپ کی
طرح اب نہیں اٹھے گا۔۔۔۔۔کوثر شاہ جھنجھلا کر بولتی چلی گئیں۔۔۔۔

کیا مطلب امی۔۔تایا ابو کی تو ڈیتھ ہو گئی تھی نہ۔۔۔۔۔۔آنیہ آنکھوں میں حیرت لائے بولی

نہیں وہ زندہ ہیں لیکن مرا ہوا ہی سمجھو۔۔۔۔۔جانتی بھی ہو کیسا تھا گزرا ہوا کل ۔۔۔۔کچھ اندازہ ہے تمھیں کیا کچھ سہا ہے ہم سب نے۔۔۔۔۔جعفر بھائی پچھلے بیس سال سے کومہ میں ہیں۔۔کب اٹھیں گے پتہ نہیں۔۔۔اٹھیں گے کہ بھی نہیں اس کا بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ڈاکٹر کا کہنا تھا ایک سال سے زیادہ نہیں جیئیں گے لیکن دیکھو کب سے تمھارے بابا کے خرچے پر زندہ ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ کے لہجے میں عجیب سا سرد پن اتر آیا تھا

www.novelsclubb.com

آنیہ ان کی بات سن کر سکتے کی حالت میں انہیں دیکھتی رہ گئی

بہت کچھ ہوا ہے میری بچی اس خاندان میں۔۔۔۔۔بہت کچھ بہت سے پیاروں کو ہم سب نے کھویا ہے۔۔۔۔تم لوگ کچھ نہیں جانتے اور یہ ہم بڑوں کا ہی فیصلہ تھا کہ کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا جائے گا۔۔۔۔وہ ڈر وہ خوف ابھی تم سب کو پتا ہی کہاں

ہے اور اللہ نہ کرے کوئی اس خوف سے گزرے۔۔۔۔کوثر شاہ کی آنکھوں میں خوف صاف ظاہر تھا۔۔۔۔۔

میری بچی وہ اپنی باپ کی ہی طرح تھا شوخ اور وہ اپنی باپ کی ہی طرح سوچکا ہے تم مانو یا نہ مانو۔۔۔۔کبھی اس کا باپ بھی سب کی آنکھوں کا تارا ہوا کرتا تھا گھر کی رونق ہوا کرتا تھا پھر وہ ہم سب کو چھوڑ کر گہری نیند سو گیا۔۔۔۔۔تم اس کے پیچھے خد کو برباد مت کرو۔۔۔۔میں تم سے التجا کرتی ہوں میری بات پر غور کرو تمھارا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے کہیں اس کی نظر تم پر پڑھ گئی تو میری جان مجھ میں وہ ہمت اور کلیجہ نہیں جو اپنوں کا دکھ جھیل سکوں۔۔۔۔۔تمھاری ماں مر جائے گی اپنی ماں پر رحم کھاؤ۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کے ہاتھ کو بڑی محبت سے سہلاتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

آنیہ کے دل کی کیفیت تو اس وقت وہی جانتی تھی محبت کو چھوڑ دینا مشکل تھا لیکن محبت سے جدائی پا کر اپنی محبت کو تکلیف میں چھوڑ کر اس سے بے وفائی کرنا ازیت

www.novelsclubb.com

ناک تھا۔۔۔آنیہ کس ازیت سے گزر رہی تھی اس بات کا اندازہ کوثر شاہ کو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔اور آنیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح اپنا دل نکال کر اپنی امی کو دکھائے کہ وہ جان سکیں کہ ان کی ضد ان کی خواہش کیسے اس کے دل کو چیر رہی تھی۔۔۔۔

امی پلیز۔۔۔۔آنیہ کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا

بس آنیہ بس جتنا میں سمجھا سکتی تھی سمجھا دیا پرسوں تمھارا نکاح ہوگا اگر اس دوران زونین کو ہوش آگیا تو میں تمھیں اور اسے تھوڑا وقت دے دوں گی لیکن اگر کوئ انہونی ہوئ تو تم میری بات مانو گی۔۔۔اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ نہیں اٹھے گا۔۔۔بار بار اس کے وار سے بچ جانا یہ ناممکن ہے۔۔۔۔کوثر شاہ دل پتھر کا کیئے سفاکیت سے کہ کر چلی گئیں۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔۔کیوں امی نہیں سمجھ رہیں۔۔۔۔دو دن۔۔۔۔دو دن میں کیا ہو گا۔۔۔۔یااللہ مجھ پر وہ آزمائش نہ ڈالنا جو میں برداشت نہ کر سکوں۔۔۔۔وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

میں کیا کروں۔۔۔۔کیا میں غلط ہوں کیا مجھے اس بات کی اجازت نہیں کہ میں اپنی مرضی کے لڑکے سے شادی کروں۔۔۔۔۔کیا یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ مجھے اس کی اتنی بڑی سزا ملی۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے بات کر رہی تھی

یااللہ پاک اب بس آپ ہی میری آخری امید ہیں۔۔۔۔۔میری مدد کریں۔۔۔۔۔یہ سب ہونے سے روک لیں۔۔۔۔۔وہ معصوم لڑکی شکستہ دل لیئے وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

بے شمار لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی وہاں عجیب سا ماحول تھا۔۔۔۔ہلکی ہلکی سرگوشیاں بھی صاف سنائ دے رہی تھیں چلتے قدموں کی آواز پورے حال میں گونج رہی تھی۔۔۔۔ہر طرف موت اور زندگی تھی۔۔۔۔کہیں کسی کا اپنا چھن گیا

تھا تو کہیں کوئی صحتیاب ہو کر گھر جا رہا تھا۔۔۔ کہیں کسی کے گھر نئے مہمان کی آمد ہوئی تھی تو کہیں کوئی خالی ہاتھ دکھوں کا طوفان لیئے خد کو ہر ممکن سنبھال رہا تھا۔۔۔ کسی کے پاس بے پناہ دولت تھی کہ زندگی کو خریدنے میں کامیاب تھا اور ڈاکٹر کا گریبان پکڑے اسے دھمکا رہا تھا۔۔۔ تو کہیں کوئی کال کر کے ہر عزیز رشتہ دار سے مدد اور ڈاکٹر سے اپنے پیارے کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا کہ علاج شروع تو کیا جائے انتظام ہو رہا ہے۔۔۔۔

کوئی بے بس تھا اور موت کی جانب کھینچتا چلا جا رہا تھا اور کوئی معجزے کے زیر اثر خدا کا شکر ادا کرتا نئی ملنے والی زندگی کے لیئے پر امید تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان سب کو کھوئے کھوئے انداز میں دیکھتی وہ ماں اپنے بچے کی جانب بڑھ رہی تھی دل کو مضبوط کس طرح کرتے ہیں ابھی کوئی اس ماں سے سیکھتا۔۔۔ وہ سیدھی چلتی ہوئی آپریشن تھیئٹر کے پاس جا پہنچیں جہاں ان کا بیٹا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

امی آپ یہاں کیوں آ گئیں۔۔۔۔۔زاویار اپنی ماں کو دیکھ کر اک دم پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگا

تم اپنی ماں کو کمزور نہ سمجھو۔۔۔۔۔میں اپنے بیٹے کے پاس آئی ہوں اور یہیں رہوں گی۔۔۔۔بس مجھے میرے بیٹے سے دور جانے کو نہ کہنا۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نظریں آپریشن تھیئٹر کے گیٹ پر مرکوز کیئے بنا کوئی تاثر دیئے بولیں۔۔۔۔

زاویار بھی ان کی بات سن کر واپس دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے بات کرنی تھی نا۔۔۔۔تم نے کہا تھا کہ رات میں صرف تم اور میں بات کریں گے۔۔۔۔میں تو دیکھو آ گئی اب تم بولو۔۔۔۔اپنی ماں کو یوں چھوڑ کر مت چلے جانا۔۔۔۔۔تمھاری ماں تمھاری بات سننے کے انتظار میں ہے۔۔۔۔اٹھ جاؤ میرا بچہ ہر ادو موت کو اس تکلیف کو۔۔۔۔عائشہ شاہ دل ہی دل میں زونین سے ہمکلام تھیں۔۔۔نہ لب ہل رہے تھے نہ ہی چہرے پر کوئی تاثر تھا بس دل تھا جو طوفان کی ضد میں تھا۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا تقریباً رات گزر چکی تھی کیسے گزری تھی یہ تو وہ سب ہی جانتے تھے لیکن وقت کبھی کسی کے لیۓ رکا تھا جو ان کے لیۓ رک جاتا خوشی ہو تو وہ بھی پانی کی طرح بہ جاتی ہے اور غم ہو تو وہ بھی گزر جاتا ہے لیکن غم کی یہ خاصیت ہے کہ وہ اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے زہن پر۔۔۔۔دل پر۔۔۔روح پر۔۔۔۔

جب اتنا وقت گزرنے کے بعد بھی کوئ امید کی کرن نظر نہ آئ تو اس بے بس ماں کی آنکھ آنسوؤں کی باڑ کو مزید روک نہ پائی۔۔۔۔آنسو کسی سیلابی ریلے کی طرح بہنے لگے تھے لیکن کوئ آہ و پکار نہیں تھی خاموشی ہی خاموشی۔۔۔۔بس آنکھیں تھیں جو کسی تسلی کو ماننے سے انکار کر رہی تھیں۔۔۔

اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی عائشہ شاہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور کوریڈور میں آگے بڑھ گئیں۔۔۔۔

امی کہاں جا رہی ہیں۔۔۔زاویار اک دم انہیں جاتا دیکھ کر پوچھنے لگا

www.novelsclubb.com

آتی ہوں۔۔۔۔۔انہوں نے بنا مڑے کہا۔۔۔

امی زیادہ دور مت جائیے گا۔۔۔۔۔۔زاویار نے کہا اور پھر سے دیوار سے ٹیک لگا لیا وہ گھنٹوں سے اسی طرح کھڑا تھا بس کسی بھی طرح اس کا بھائی زندگی کی جانب لوٹ آئے۔۔۔۔

اک پل کے لیئے اس کے دل میں خیال آیا کہ امی کے ساتھ چلا جائے لیکن پھر اسے لگا وہ شاید فریش ایئر لینے جا رہی ہیں تب ہی ان کے پیچھے نہیں گیا جبکہ ظفر شاہ جان گئے تھے کہ وہ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔۔

وہ خاموشی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کوریڈور کو پار کرتے اک جانب مڑ گئیں۔۔۔۔اک کمرے کے آگے رک کر انہوں نے گہرا سانس خارج کیا اور دروازے کھولتے ہوئے اندر چلی گئیں۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے آہستہ سے دروازے بند کر دیا۔۔۔۔وہاں موجود نرس نے جیسے ہی ان کو آتے دیکھا اک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

میم یہ ملاقات کا وقت نہیں ہے آپ صبح آجائیں۔۔۔۔۔نرس نے انہیں پہچان کر بہت ادب سے کہا۔۔۔۔۔

میں بس تھوڑی دیر میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔ نظر سامنے لیٹے ہوئے سوئے وجود پر مرکوز کیۓ وہ دھیمے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

میم پھر بس پانچ منٹ۔۔۔۔اس سے زیادہ دیر میں آپکو رکنے نہیں دے سکتی۔۔۔

یہ کہ کر وہ نرس اپنی ٹیبل پر جا بیٹھی۔۔۔۔۔

عائشہ شاہ نے اس کی بات کا کوئ جواب نہیں دیا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جعفر شاہ کے پاس پہنچ گئیں۔۔۔۔

میں ہار گئ۔۔۔۔میں تھک گئ جعفر۔۔۔۔میں نے بہت بچایا اپنے بچوں کو اس سے ۔۔۔بہت دور رکھا۔۔۔۔۔ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ پھر بھی جیت گئ۔۔۔۔وہ مجھ سے میرا بیٹا چھین رہی ہے جعفر۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے وقت گزرا ہی نہ ہو

www.novelsclubb.com

اور میں وہیں کھڑی ہوں جہاں بیس سال پہلے کھڑی تھی۔۔۔سارا منظر ویسا ہی ہے زرا سا ردوبدل نہیں۔۔۔۔۔جانتے ہو اس کا خون بھی تمھاری طرح سفید حویلی کے گیٹ پر پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔یہ کہتے ان کی نظروں کے سامنے وہی منظر آگیا۔۔۔۔دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی۔۔۔۔وہ ضبط کرتے کرتے تھک گئیں تھیں لیکن اس کے باوجود بھی خود کو منظم رکھے ہوئے تھیں۔۔۔۔

وہ بالکل تمھاری طرح ہی زندگی اور موت سے لڑ رہا ہے میں تب بھی بے بس تھی میں آج بھی بے بس ہوں۔۔۔۔۔بس اس بار دیکھو میں خد کو کیسے سنبھالے ہوئے ہوں۔۔۔۔لیکن میں بہت درد میں ہوں جعفر میں بہت درد میں ہوں۔۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر چلے گ ئے میں نے بہت مشکل سے خد کو سنبھالا صرف اپنے بچوں کی خاطر اب اگر وہ انہیں بھی مجھ سے چھین لے گی تو بتاؤ میں کہاں جاؤں گی۔۔۔۔کس کے لی ئے خد کو سنبھالوں گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کیا کروں کہ اس کو روک دوں۔۔۔۔میں کیا کروں ایسا کہ وہ ختم ہو جائے۔۔۔۔اس کی منحوس نظر میرے بچوں پر پڑھ بھی نہ سکے۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔زیر لب کہتی وہ ماں اب ٹوٹ رہی تھی۔۔۔۔

میم دیکھیں آپ یوں مریض کے پاس رو نہیں سکتیں۔۔۔۔۔پلیز آپ چلی جائیں ۔۔۔۔۔کوئی آ گیا تو میرے لیئے مشکل ہو جائے گی۔۔۔۔نرس ان کو روتا ہوا دیکھ کر فوراً ان کے پاس آ کر بولی

جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر عائشہ شاہ نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور خد کو سنبھال کر اک نظر جعفر شاہ پر ڈالتی وہاں سے چلی گئیں.....

رات گزر گئی تھی ڈاکٹر بھی لگاتار اندر اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔باہر کھڑے سب لوگ بھی اپنی آنکھوں میں امید لیئے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ان سب کو ہی کہیں نہ کہیں یہ یقین تھا کہ اس بار تاریخ خد کو نہیں دہرائے گی اس بار ضرور کوئی معجزہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

تب ہی اک دم آپریشن تھیئٹر کا دروازے کھلا اور اک کے بعد اک کر کے تمام ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلے۔۔۔۔سب سے آخر میں وہ ڈاکٹر آئے جنہیں خاص طور پر اس کیس کے لی ئے بلایا گیا تھا۔۔۔۔

آپ میں سے کوئی اک میرے ساتھ آئے۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔۔۔زاویار فوراً ہی آگے بڑھ کر ان کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔عائشہ شاہ سے وہاں یوں بے بس کھڑا نہیں رہا گیا تو وہ بھی پیچھے چل دیں جبکہ اور حان اور ظفر شاہ وہیں بینچ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔

میں بھی آؤں گی۔۔۔۔عائشہ شاہ نے دروازے کے پاس پہنچ کر کہا۔۔۔۔

کون ہیں یہ۔۔۔۔ڈاکٹر نے پوچھا

مریض کی والدہ۔۔۔۔زاویار نے جواب دیا

آجائیں۔۔۔۔ڈاکٹر اک نظر ان پر ڈال کر اندر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی ہمت جمع کرتے ڈاکٹر کے پیچھے جا کر کرسیوں پر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔

دیکھیں۔۔۔۔انجری سے ان کا دماغ بہت بری طرح متاثر ہوا ہے۔۔۔۔ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے لیکن ابھی بھی معاملہ 20 فیصد پر ہے اللہ نے چاہا تو وہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر ان کا دماغ ریکوری کی جانب نہیں جاتا تو افسوس کے ساتھ ان کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔دو دن بہت اہم ہیں اگر ان میں زرا بھی ریکوری آئی تو یہ اک اچھا سائن ہو گا۔۔۔۔آپ لوگ دعا کریں باقی اب اللہ کی مرضی۔۔۔۔۔

اتنے گھنٹوں کے انتظار کے بعد یہ خبر ان دونوں پر بجلی بن کر گری تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔آپ صاف صاف بتائیں یوں باتوں کو نہ گھمائیں۔۔۔۔زاویار اک دم تیش میں آ کر بولا۔۔۔۔وہ بھی اپنے جذبات کو دبا دبا کر تھک گیا تھا اور اب جب ان کی امید ان سے چھینی جا رہی تھی تو وہ پھٹ پڑا۔۔۔۔۔۔

دیکھیں میں کوئی بات گھما نہیں رہا۔۔۔جو چیز بھی ان کے سر پر لگی ہے اس نے ان کے سر کی کچھ ہڈیاں توڑ دی ہیں اور دماغ کو بری طرح چوٹ پہنچائی ہے۔۔۔ان کے بچنے کے کوئی چانسز نہیں تھے بس یہ سمجھ لیں کہ اللہ کی مرضی ہے کہ اللہ نے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔۔۔۔۔

اب اگر اللہ نے چاہا تو وہ آگے بھی اچھا کرے گا۔۔۔ہم جو جو کر سکتے تھے کر دیا ہے۔۔۔۔دو دن انتظار کریں انشاءاللہ سب اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔اس بار ڈاکٹر نے پر اطمینان انداز میں سمجھایا۔۔۔۔۔۔۔وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے اس وقت۔۔۔۔

لال حویلی اور سفید حویلی کے لوگوں پر یہ خبر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔۔چند گھنٹوں کی ازیت ہی ناقابل برداشت تھی اور اب دو دن اور انتظار کرنا تھا ۔۔۔۔وقت یوں اپنی ستم گری دکھائے گا ان سب نے سوچا نا تھا۔۔۔۔

زاویار اور عائشہ شاہ وہیں زونین کے پاس رک گئے تھے جبکہ باقی سب گھر آگئے تھے۔۔۔۔

حریم نے خد کو مکمل کمرے میں بند کر لیا تھا وہ نا باہر آ رہی تھی نہ ہی کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔بس وہ اپنے بھائ کی زندگی کے لی ئے دعا کر رہی تھی کچھ پل کے لی ئے بھی اگر اس کی آنکھ لگ جاتی تو وہ چونک کر اٹھ بیٹھتی۔۔۔۔

یہی حالت آنیہ کی بھی تھی۔۔۔۔اس بیچاری کے سر پر تو دو دن کی تلوار بھی لٹک رہی تھی۔۔۔۔کیا کرے کیا نہ کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ادھر کوثر شاہ گھر کے سوگ بھرے ماحول میں بھی چپکے چپکے اپنے کمرے میں بند نکاح کی تیاریاں کر رہی تھیں۔۔۔۔نا جانے اتنی سنگ دلی ان میں کہاں سے آ گئ تھی۔۔۔آنیہ جانتی تھی کہ اس کی امی اب آگے کیا کرنے والی ہیں۔۔۔۔اس کا دل ڈھیروں اندیشوں کا شکار ہونے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔دن رات یوں گزر رہے تھے جیسے چند پل ہوں۔۔۔۔۔تکلیف وہیں کے وہیں۔۔۔۔۔۔آہ و پکار ابھی بھی نہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دن آ گیا تھا جس کا سب کو انتظار تھا آج زونین کے دماغ کی رپورٹس آنی تھیں۔۔ڈاکٹرز کافی پر امید تھے۔۔۔۔گھر میں سب ہی تقریباً اچھی خبر کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

تب ہی زاویار ہاتھوں میں رپورٹس لیئے گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔سب اک دم اس کی جانب بڑھے۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔رپورٹس میں کیا آیا۔۔۔۔فرقان شاہ آگے بڑھ کر بولے۔۔۔باقی سب بھی وہیں رپورٹس کے بارے میں جاننے کے لیئے بے چین تھے ان سب کی آنکھوں میں اک نئی امید کا انتظار تھا۔۔۔۔

رپورٹس بہتر ہیں۔۔۔ریکوری کے سائن نظر آئے ہیں زاویار نے اپنی بات شروع کی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی ہر اک کے چہرے پر خوشی کی لہر چھا گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن۔۔۔۔ریکوری جتنی ہونی چاہیے تھی اتنی نہیں ہے بہت کم ہے۔۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے اسے ابھی ہوش آجائے اک ہفتے میں اور ہو بھی سکتا ہے سال لگ جائیں۔۔۔۔اور یہ بھی امکان ہے کہ اگر اسی طرح ریکوری ہوئی آہستہ آہستہ تو جب زونین کو ہوش آئے تو وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے۔۔۔۔اور بھی بہت سے خدشات ہیں جن کا آہستہ آہستہ ہفتہ وار ٹیسٹ سے پتا چلے گا۔۔۔۔۔وہ یہ کہ کر سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں اور وہ یوں سب کے سامنے خد کو کمزور نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔

جبکہ وہاں کھڑے سب لوگ ہی چند پل کی ملنے والی خوشی کے چھن جانے سے شکستہ دل لیئے اپنے اپنے مقامات پر جا بیٹھے۔۔۔۔

چلو بچوں اللہ کا شکر ادا کرو جلدی۔۔۔۔

فرقان شاہ سب کے اداس چہروں کو دیکھ کر با آواز بلند بولے

سب ان کو حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔اللہ پر بھروسہ نہیں ہے کیا۔۔۔فرقان شاہ نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

جس کے زندہ رہنے سے ہی ڈاکٹر ناامید ہو گئے تھے وہ زندہ بھی ہے اور ریکوور بھی کر رہا ہے تم سب کو نہیں لگتا اس بات میں اللہ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔۔۔ہر کام میں اس کی مصلحت چھپی ہوتی ہے ہو سکتا ہے یہ آہستہ ریکوری ہمارے بچے کے لئے بہتر ہو۔۔۔۔جو مرتے کو بچا سکتا ہے مجھے یقین ہے وہ بیمار کو صحتیاب بھی کر دے گا چلو بس سب اٹھو شکرانے کے نفل ادا کرو۔۔۔اور مجھے اب کوئی اداس نہ دکھے۔۔۔۔بس دعا کرو ہمارا بچہ جلد گھر واپس آ جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

فرقان شاہ یہ کہ کر اپنی وہیل چیئر چلاتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

باقی سب بھی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔سب ہی لوگ تقریباً چپ چپ تھے۔۔۔لیکن اپنے اپنے کاموں میں لگے خد کو مصروف رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔عائشہ شاہ ابھی ابھی ہسپتال سے

آئیں تھیں اور وہ حال میں ہی ظفر شاہ اور فرقان شاہ کے ساتھ بیٹھی تھیں وہ دونوں بھی انہیں تسلی دے رہے تھے۔۔۔

تب ہی کوثر شاہ اپنے کمرے سے نکل کر سیدھی ان سب کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔۔۔

مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سب سے۔۔۔۔انہوں نے بیٹھتے ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔

ہاں بولو بہو بیگم۔۔۔۔فرقان شاہ فوراً ہی ان کی جانب متوجہ ہو کر بولے۔۔۔۔جبکہ ظفر شاہ جو کہ جانتے تھے وہ کیا بات کرنے آئی ہیں انہیں آنکھوں سے منع کرنے لگے۔۔۔۔

آپ لوگ تو جانتے ہی ہیں کہ آپا کس مقصد کے لیئے پاکستان آئی ہیں۔۔۔۔وہ اک ہفتے کے لیئے آئی تھیں اور تین دن گزر بھی گئے ہیں۔۔۔اب ہم نے روحان اور زاویار کی شادی تو آگے بڑھا دی ہے چلیں کوئی بات نہیں سامنے ہی کی

بچیاں ہیں کچھ عرصے بعد کر لیں گے اور اس طرح کے حالات میں شادی کرنے کے حق میں تو میں بھی نہیں لیکن آپا دوبارہ تین سے چار سال بعد آئیں گی۔۔۔۔ اور تب تک بہت زیادہ دیر ہو جائے گی۔۔پہلے تو میرا ارادہ دھوم دھام سے شادی کر کے اسے رخصت کرنے کا تھا لیکن اب اس طرح میرا دل نہیں مان رہا تو میں نے اور آپا نے سوچا ہے کہ ہم ابھی سادگی سے آنیہ اور سکندر کا نکاح کر دیتے ہیں پھر آنیہ کے پیپیرز وغیرہ بن جائیں گے تو رخصت بھی کر دیں گے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے ظفر شاہ کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا

ابھی اس سب کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔یہ سب بھی بعد میں ہی دیکھا جائے گا۔۔۔ ظفر شاہ دانت پیستے ہوئے بولے انہیں کوثر شاہ کی بات ان حالات میں ناگوار گزری تھی۔۔۔

وہ چلی گئیں تو میری بچی بیچ میں لٹک جائے گی۔۔۔۔اسی لیئے میں نے یہ سوچا ورنہ میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اب آپ لوگ بتائیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ کوثر

www.novelsclubb.com

شاہ نے ظفر شاہ کی جانب بنا دیکھے کہا۔۔۔۔۔۔صاف ظاہر تھا کہ اس بات پر ان دونوں کے درمیان کافی بحث ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کیوں لٹک جائے گی اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔کوئی بات نہیں اگر وہ رک نہیں سکتیں تو کوئی بات نہیں رشتے بہت اللہ نے چاہا تو اس سے اچھی جگہ کر دینگے ہم اپنی بیٹی کا رشتہ۔۔۔۔یہاں سانس لینا بھاری ہو رہا ہے ۔۔۔

وہ بچہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے اور تم یہ بات کر رہی ہو۔۔۔۔ظفر شاہ کوثر شاہ پر برہم ہوئے

www.novelsclubb.com

ارے ظفر بھائی۔۔۔۔کوثر کی بات بھی ٹھیک ہے آپ ان کی نظر سے بھی تو دیکھیں واقعی امریکہ سے بار بار آنا کوئی آسان بات تھوڑی ہے۔۔۔۔ابھی تو گھر میں خوشی کا ماحول ہوتا لیکن اس حادثہ کی وجہ سے سب کچھ رک گیا۔۔۔۔اور وہ کونسا دھوم دھام سے کہ رہی ہیں سادگی سے تو کہ رہی ہیں۔۔۔۔نورین باجی چلی

گئیں تو اتنا اچھا رشتہ چلا جائے گا پھر بیٹیوں کو اتنا انتظار بھی نہیں کروانا چاہیے

۔۔۔۔انشاءاللہ زونین بھی جلد ٹھیک ہو جائے گا میرا دل کہتا ہے۔۔۔۔آپ کوثر پر ناراض مت ہوں۔۔۔۔عائشہ شاہ اپنے تمام تر غم اور دکھ کو بالائے طاق رکھ کر بولیں۔۔۔۔۔

بھابھی مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔لیکن اگر آپ کہتی ہیں تو ٹھیک ہے

۔۔۔۔لیکن میرا دل نا جانے کیوں نہیں مان رہا۔۔۔۔میرا دل پتا نہیں کیوں کہ رہا ہے کہ زونین کو ہوش آنے تک رک جائیں۔۔۔ظفر شاہ بے چین ہوتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

بھائی اسے انشاءاللہ جلد ہوش آئے گا۔۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔اور کوثر تم نکاح کی تیاریاں کر لو۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ اٹھ کر چلی گئیں اس بات سے مکمل انجان کہ وہ لڑکی ان کے بیٹے کے دل میں بستی ہے۔۔۔۔۔

تین دن بعد۔۔۔۔

مجھے حیرت ہے تم پر۔۔۔۔تم کیسے اس نکاح کے لیئے مان گئیں۔۔۔۔۔پریشے آنیہ کے ہاتھوں میں چوڑیاں پہناتے ہوئے بولی

آنیہ جو کہ سن سی بیٹھی تھی اس نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔اک ہفتہ بھی نہیں ہوا اس حادثے کو اور تم یوں اتنی جلدی اسے بھول کر کسی اور کے ساتھ بندھنے جا رہی ہو۔۔۔۔۔پریشے اس کے ہاتھ کو ہلا کر بولی

پریشے میں نے بہت کوشش کی ہے۔۔۔۔میرا دل کرتا ہے میں مر جاؤں یا پھر اسی کی طرح گہری نیند سو جاؤں لیکن میں نہیں مرتی۔۔۔۔خدا کی جان لینے سے ڈر لگتا ہے اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی نا۔۔۔اس کو بولو مجھے بھی سلا دے مجھ پر اتنا سا احسان کر دے۔۔۔۔آنیہ رونے لگی تھی۔۔۔۔

توبہ توبہ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔۔اللہ نہ کرے کہ اس منحوس کی نظر تم پر پڑے۔۔۔پریشے ڈرتے ڈرتے بولی

نہیں پریشے میں نے امی کو بتایا بھی کہ میں زونین سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔میں نے ضد کی منتیں کیں۔۔۔۔۔لیکن وہ نہیں مان رہیں۔۔۔۔۔میں اب اس موڑ پر آ کر کیسے انکار کروں بتاؤ اب تو سب کو علم ہو گیا ہے۔۔۔۔ماں باپ کو کیسے رسوا کر دوں۔۔۔۔۔۔آنیہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اس کی آنکھ کا کاجل بھی بہ کر اس کے گالوں پر آ گیا تھا لیکن اس وقت اسے فکر ہی کہاں تھی۔۔۔۔۔اس کا بس چلتا تو وہ سب کچھ اتار کر پھینک دیتی۔۔۔۔

اچھا رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔کیا پتا یہی تمھارا نصیب ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ تعالیٰ تمھیں ڈھیروں خوشیاں عطا کرے۔۔۔۔۔پریشے

اب اس کا پھیلا کاجل ٹشو سے صاف کرتے ہوئے اسے دعا دینے لگی۔۔۔۔

حریم کہاں ہے۔۔۔۔۔پریشے نے سوال کیا۔۔۔۔۔

اسے بخار ہے بہت تیز۔۔۔۔وہ کمرے سے نکلتی ہی نہیں ہے ہر وقت اندر ہی رہتی ہے کوئی جائے بھی تو دروازہ نہیں کھولتی۔۔۔۔آنیہ نے جواب دیا

یااللہ۔۔۔۔۔چلو تم تو چلو نیچے سب تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔پریشے نے آنیہ کو پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہال میں پورا شاہ خاندان موجود تھا۔۔۔۔پریشے آنیہ کو آہستہ آہستہ نیچے لیکر آ رہی تھی۔۔۔۔آنیہ آہستہ آہستہ اترتی اپنے زہن میں زونین کی اک اک یاد کو آخری بار یاد کر رہی تھی۔۔۔۔کچھ پل کے بعد یہ تمام حق کسی اور کے ہو جانے تھے اس کے پاس جتنا بھی وقت تھا وہ اپنی محبت کو آخری دفع یاد کر کے بتانا چاہتی تھی زہن مکمل طور پر زونین کے خیالات سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔اسکا ہنستا ہوا چہرہ اس کا مزاقیہ انداز ۔۔۔۔۔اس کا سب کو چھیڑنا۔۔۔۔آنیہ کے لبوں پر اک دم مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے وہ مسکراہٹ پھر سے اس کے لبوں کو الوداع کہ گئ۔۔۔تم آجاؤنا۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں آخری بار زونین سے مخاطب ہوئ

وہ دونوں نیچے آگ ئے تھے اور اب پریشے نے آنیہ کو لا کر سکندر کے عین سامنے بٹھا دیا تھا۔۔

آنیہ نے اک نظر بھی اٹھا کر اوپر نہیں دیکھا جبکہ سکندر مسلسل ہی آنیہ کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

*******____

نہیں پریشے میں نے امی کو بتایا بھی کہ میں زونین سے محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے اتنی ہی محبت

کرتے ہیں۔۔۔۔۔میں نے ضد کی منتیں کیں۔۔۔۔۔لیکن وہ نہیں مان رہیں۔۔۔۔۔عائشہ شاہ اپنے کمرے میں شکستہ قدم اٹھاتے داخل ہوئیں ان کے زہن میں آنیہ کے جملے بار بار گھوم رہے تھے۔۔۔۔

لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ آکر اپنے بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔دل میں اس طرح درد کی لہریں اٹھنے لگی تھیں جیسے ناجانے کیا ہو گیا ہو۔۔۔۔ایسا تو تب بھی نہیں ہوا تھا جب انہوں نے اپنے بچے کو نیم مردہ حالت میں دیکھا تھا

یہ کہنا چاہتے تھے تم مجھ سے۔۔۔۔یہ بات تھی کیا۔۔۔۔عائشہ شاہ زونین سے دل ہی دل میں مخاطب ہوئیں

www.novelsclubb.com

اپنی امی کو معاف کر دینا میرے بچے۔۔۔میں نے ہی سب کو اس رشتے کے لیئے راضی کیا۔۔۔۔

مجھے یقین ہے تم جلد اٹھ جاؤ گے بس اپنی امی کو معاف کر دینا۔۔۔۔ہاتھ ابھی بھی دل پر ہی تھا

لیکن میں اس بچی کو آخر تمھارے لی ئے کتنا روکتی۔۔۔ تمھارے بابا کا انتظار تو میں نے یوں کر لیا کہ تم تین تھے میرے پاس۔۔۔۔۔اس کو کیا امید دلاتی۔۔۔۔

وہ تیز تیز سانس لیکر روتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

نکاح خواں آنیہ سے اس کی رضامندی لے رہے تھے۔۔۔۔۔کیا آپکو قبول ہے

آنیہ کو مولوی صاحب کی آواز سنتے ہی لگا وہ پتھر کی مورت بن گئ ہے۔۔۔زرا سی بھی حرکت کی تو ٹوٹ جائے گی

کیا آپکو قبول ہے۔۔مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔۔

آنیہ جواب دو۔۔۔۔پریشے نے اسے ہلا کر کہا

ہاں۔۔۔۔آنیہ ہوش کی دنیا میں واپس آئ۔۔۔۔۔وہ بھاگ جانا چاہتی تھی منع کرنا چاہتی تھی۔۔۔

۔لیکن زرا بھی مزاحمت نہ کر سکی اک گہرا سانس خارج کیا اور ہامی بھر لی

قبول ہے۔۔۔۔۔

پھر مولوی صاحب نے اجازت طلب کی اس نے وہی جواب دیا

قبول ہے۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

آخری بار قبول ہے کہنے کے بعد اک آنسو اس کی آنکھ سے بہ گیا۔۔۔۔یہ آنسو اس کے ارمان اس کی خوشی اس کی محبت سب کچھ سمیٹتا ہوا اس کے اندر سے بہ گیا تھا اب وہ اندر سے خالی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔بلکل خالی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

زاویار زونین کے پاس بیٹھا اک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔زونین کا چہرہ بری طرح سے سوجا ہوا تھا چہرے پر کئی جگہ نیلے اور جامنی نشانات تھے اس کے علاوہ سر پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔

آنکھوں میں زونین کے ہوش میں آنے کا انتظار لیے وہ خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔۔

میرا دل چاہ رہا ہے تم اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور پھر میں تم سے ڈھیر ساری باتیں کروں ..... تم کوئی بات کرو اور میں کھلکھلا کر ہنسوں۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں زونین سے ہمکلام تھا۔۔۔

کاش میں تمھیں اس دن وہاں نہ بھیجتا۔۔۔۔۔کاش تم اسوقت اکیلے نہ ہوتے۔۔۔۔میں اپنی خوشیوں میں مگن تھا اور تم۔۔۔۔۔ابھی زاویار کچھ اور کہنے کے لیۓ لب کھول ہی رہا تھا کہ اک دم زونین نے ہلکی سی حرکت کی۔۔۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ وہ فوراً ہی اٹھ کر نرس کو بلا کر لایا۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر نرس سب وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر زونین کو دیکھ رہے تھے جبکہ زاویار وہیں کھڑا بے چین سا ان کا کام ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ بہت اچھا سائن ہے اس کا مطلب ہے ان کے زہن نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔اگلے ٹیسٹ میں مزید پتہ چلے گا کہ ان کے دماغ نے کتنی پرو گریس کی ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے زونین کا چیک اپ کرنے کے بعد کہا

مطلب۔۔۔۔۔وہ ہل رہا تھا آپ کوشش کریں وہ اٹھ جائے گا۔۔۔۔۔زاویار جو کہ یہ سمجھ رہا تھا کہ زونین کو ہوش آرہا ہے ڈاکٹر کی بات سے جھنجھلا گیا

دیکھیں یہ کوئی ڈرامہ تو ہے نہیں حقیقی زندگی ہے۔۔۔۔انہوں نے حرکت کی ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے وہ ریکور کر رہے ہیں لیکن ریکوری کا عمل وقت لیگا۔۔۔۔ آپ صبر سے کام لیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔۔یہ اک انوکھا کیس ہے میری زندگی کا کیونکہ اس طرح کے کیس میں ریکوری کے چانسز بہت کم ہوتے ہیں۔۔۔۔اک اور بھی مریض ہیں ان کو بھی کئی سال پہلے اسی قسم کی چوٹیں آئیں تھیں دماغ پر وہ بیس سال سے کومہ میں ہیں آج تک ہم نے ان میں زرا بھی حرکت نہیں دیکھی آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ ان کی پرو گریس بہت اچھی ہے۔۔۔۔میں

خدان کو یہاں سے صحتیاب ہو کر جاتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ان کے دماغ پر بہت گہری چوٹ ہے لیکن پھر بھی یہ ریکوری کی جانب جا رہے ہیں آپ پر امید رہیں اگر اسی طرح ریکوری ہوتی رہی تو جلد انہیں ہوش آجائے گا۔۔۔۔یہ کہ کر وہ ڈاکٹر زاویار کو پر سکون کر کے چلا گیا۔۔۔

۔زاویار نے اک نظر زونین کو دیکھا اور فوراً ہی کمرے سے باہر نکل کر اپنی جیب سے فون نکالا اور کال ملائی۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوشی اور امید صاف نظر آرہی تھی وہ خوش تھا اور اب یہ خوشی سب کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔۔۔۔

امی۔۔۔امی۔۔۔۔زونین نے اپنا ہاتھ ہلایا ہے ڈاکٹر بہت پر امید ہیں۔۔۔کہ رہے ہیں کہ اگر اللہ نے چاہا تو اس ہفتے بھی اسے ہوش آسکتا ہے۔۔۔زاویار نے خوشی کی خبر اپنی امی کو دی

جبکہ عائشہ شاہ یہ خبر سن کر جہاں اک پل کے لیئے کھل اٹھی تھیں وہیں اگلے پل شاک کی سی کیفیت میں آگئیں

اسے ہوش آرہا ہے۔۔۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔پھر وہ مجھ سے سوال کرے گا۔۔۔میں اس کا سامنا کیسے کروں گی۔۔

میرا بچہ اسے چاہتا تھا۔۔۔۔وہ مجھ سے یہی بات کرنا چاہتا ہو گا میں کتنی نادان رہی اپنے بیٹے کی خواہش سے۔۔۔۔اگر اس کو ہوش آگیا تو میں اسے کیا منہ دکھاؤں گی اس کا سامنا کیسے کروں گی۔۔۔۔۔وہ کچھ پل کے لیئے کیا سویا اس کی دنیا اس کی خوشیاں ہی چھن گئیں۔۔۔۔۔عائشہ شاہ شدت غم سے نڈھال ہوتے سوچ رہی تھیں فون تو کب کا انکے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

امی امی۔۔۔۔۔!!!!!زاویار نے فون کو حیرت سے دیکھا اور کال کٹ کر کے ظفر شاہ کے نمبر پر کال کی۔۔۔۔

کیا بتاؤں گی اسے کہ اس کی محبت ہم سب نے مل کر کسی اور کو سونپ دی۔۔۔۔تم کیوں چلے گ ئے ہمیں چھوڑ کر میرے بچے۔۔محبت کے چھن جانے کی ازیت سے تمھاری ماں بیس سال تڑپی ہے اور اب دیکھو یہی ازیت بھری سوغات اس بچی

کے اور تمھارے نصیب میں تمھاری ماں نے لکھ دی۔۔۔۔ ظفر بھائی انکار کر رہے تھے سب منع کر رہے تھے میں نے ہی سب کو منایا۔۔۔۔ لیکن مجھے علم نہیں تھا ورنہ میں کبھی یہ سب نہ ہونے دیتی۔۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دینا میرے بچے۔۔۔۔۔ اولاد کی تکلیف اس ماں کے دل پر کسی قہر سے کم نہیں تھی۔۔۔۔ خد سے جڑا ہر شخص تکلیف میں تھا وہ مضبوط تھیں لیکن مضبوط درخت اکثر بڑے طوفانوں کی زد میں آجاتے ہیں۔۔۔۔ دل میں اس قدر غم بھر گیا تھا کہ اس نے ہار مان لی۔۔۔۔۔ اب اور تکلیف برداشت کرنے سے ان کے دل نے انکار کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یا اللہ میرے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں لے لیجیئے۔۔۔۔۔

یہ کہکر عائشہ شاہ اک دم بستر پر جا گریں۔۔۔۔ آنکھیں ساکن ہونٹ خشک ۔۔۔۔۔۔ ازیت ختم شد۔۔۔۔ اپنی آدھی زندگی اپنوں کے غم سے لڑ لڑ کر تھکی ہاری ماں نے اپنی آخری سانسیں بھی اپنی اولاد کے نام کر دیں۔۔۔۔

نیچے حال میں سب اک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔۔ حریم اپنے کمرے میں بخار میں تڑپ رہی تھی۔۔۔۔ زاویار زونین کے پاس ہسپتال میں تھا جبکہ ان کی ماں اب ان کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔۔

تقریباً سب لوگ ہی اس وقت لال حویلی میں موجود تھے دلوں میں کہیں نہ کہیں کسی حادثے کا دھڑکا لگا ہوا تھا لیکن سب اس بات سے بے خبر تھے کہ حادثہ تو ہو چکا تھا اک بڑا نقصان ہر اک کے حصے میں آ گیا تھا۔۔۔۔ حرا اور عرشیہ سفید حویلی میں ہی تھیں۔۔۔۔ عرشیہ زونین کے ساتھ ہوئے حادثے کی وجہ سے کافی بیمار تھی اسے بار بار دورے پڑ رہے تھے اور اس بات کا فی الحال کسی کو علم نہیں تھا۔۔اس بات کو رشتہ ٹوٹ جانے کے ڈر سے اویس شاہ اور ثناء شاہ نے چھپایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ظفر شاہ کو زاویار نے فون کر کے زونین کی ریکوری کی خبر دے دی تھی وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتے اوپر عائشہ شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

تبھی حریم اپنے کمرے سے نڈھال سی حالت میں نکل آئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چاچو۔۔۔چاچو۔۔۔۔حریم نے اٹک اٹک کر کہا

کیاہوا گڑیا آپ آرام کرو اندر جا کر۔۔۔۔ظفر شاہ فوراً ہی اس کی جانب بڑھے۔۔۔۔

چاچو میرا سر گھوم رہا ہے مجھے بے چینی ہو رہی ہے۔۔۔۔حریم لڑکھڑاتی ہوئی ان کی جانب بڑھی

ارے تمھارا بخار تو اتر ہی نہیں رہا۔۔۔چلو تمھیں ہاسپٹل لیکر چلتا ہوں۔۔۔تم جاؤ اندر جا کر تیار ہو جاؤ پھر ڈاکٹر کو دکھا کر آجاتے ہیں تب تک میں تمھاری امی کو اک خوشی کی خبر سنا آؤں۔۔۔پتہ ہے زونین نے آج حرکت کی ہے ڈاکٹر کا کہنا ہے اگر اسی طرح ریکور کرتا رہا تو اسے اک ہفتے میں ہوش آسکتا ہے۔۔۔۔ظفر شاہ خوشی خوشی اسے بتا رہے تھے۔۔۔۔

سچ چاچو۔۔۔یا اللہ تیرا شکر۔۔۔۔وہ یہ خبر سن کر اپنی بیماری کو بھول گئ تھی۔۔۔۔

چلو اب تم جلدی سے اپنی طبیعت بھی ٹھیک کرو۔۔۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ تب تک میں تمھاری امی کو بتا کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔ بڑی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر ظفر شاہ عائشہ شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ گ ئے۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔۔ انہوں نے دروازے پر ستک دی۔۔۔۔ تھوڑی دیر وہ وہیں انتظار کرتے رہے۔۔۔۔ لیکن پھر جب کسی نے جواب نہیں دیا تو دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا

اب انہیں کچھ عجیب لگ رہا تھا کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

چلیں چاچو۔۔۔۔ حریم اپنے کمرے سے باہر آ کر بولی۔۔۔

بیٹا زرا اندر جاؤ تمھاری امی جواب نہیں دے رہیں دیکھو سو رہی ہیں کیا۔۔۔۔۔ ظفر شاہ فکر مند سے ہوتے ہوئے کہنے لگے

اچھا چاچو۔۔۔۔ حریم آہستہ آہستہ سے چلتی کمرے کے اندر گئ۔۔۔۔۔کچھ پل تو خاموشی رہی پھر اک دم زوردار چیخ سے ظفر شاہ ڈر کر اندر بھاگے۔۔۔۔۔

اندر حریم اپنی امی کے گال تھپتھپا رہی تھی جبکہ عائشہ شاہ بستر پر مردہ حالت میں لیٹی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

چند منٹوں میں ہی گھر کا خوشی کا ماحول سوگ کے ماحول میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔۔ ڈاکٹر کو بھی بلوا لیا گیا تھا۔۔۔۔ لیکن مردہ وجود میں واپس زندگی ڈال دینا کسی ڈاکٹر کے اختیار میں آخر کہاں ہوتا ہے وہ بھی سب سے معازرت کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بچاری بیمار حریم پر تو یہ سب قیامت کی طرح تھا۔۔۔۔وہ بالکل بے حال ہو گئ تھی ۔۔۔۔ابھی تک تو وہ بھائ کی حالت پر ہی پریشان تھی اور اب اس کی ماں اس کو چھوڑ کر چلی گئ تھی۔۔۔۔۔وہ وہیں اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ جسم بخار سے تپ رہا تھا دماغ گھوم رہا تھا لیکن اسے کچھ ہوش نہ تھا

۔۔۔۔۔چھوٹی سی عمر میں اس نازک سی گڑیا نے بہت سا غم سہ لیا تھا۔۔۔۔۔موت تو حقیقت ہے لیکن اس کی امید کوئی نہیں لگاتا نہ خد کے لی ئے نہ ہی اپنے اپنوں کے لی ئے۔۔۔۔پریشے اور آنیہ اسے مسلسل سنبھال رہی تھیں لیکن وہ کسی تسلی کو تسلیم ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہنستے کھیلتے گھر کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔۔۔۔۔کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔۔۔۔پہلے وہ حادثہ اب یہ۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ کوثر شاہ کے پاس آ کر افسوس بھرے لہجے میں بولیں

ہاں۔۔۔۔۔قسمت کو شاید یہی منظور تھا۔۔۔۔۔کوثر شاہ کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔۔عائشہ شاہ ہر اک کے دل میں بستی تھیں اور اسی وجہ سے ہر اک آنکھ اشکبار تھی۔۔۔۔

زاویار کو روحان نے ہاسپٹل جا کر یہ خبر دی۔۔۔۔۔وہ وہاں سے فوراً ہی گھر روانہ ہوا۔۔۔۔وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا ان کے بغیر تو وہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔یہ کمی یہ خلش اس کی آنکھیں بار بار نم کر رہی تھی۔۔۔۔

تکلیف پر تکلیف تھی۔۔۔۔۔ازیت پر ازیت تھی۔۔۔

شاید دکھوں نے ان کے گھر کا راستہ دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

مومن مصیبت میں گھبراتے نہیں ہیں بلکہ وہ مصیبت میں اللہ کے اور قریب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔زاویار کی کانوں میں اپنی ماں کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے۔۔

اس نے حریم کے پاس جا کر اسے گلے لگا لیا۔۔بھائی کے آتے ہی حریم پھوٹ پھوٹ کر رو دی زاویار بھی اس کے ساتھ رو رہا تھا اسے پرواہ نہیں تھی کہ اسے کون کون دیکھ رہا ہے۔۔۔۔وہ دونوں ہی غمزدہ تھے اور دونوں کا دکھ برابر کا تھا اور اس وقت وہ دونوں ہی اک دوسرے کا بہترین سہارا تھے۔۔۔

پریشے نے پہلی بار زاویار کو یوں ٹوٹا ہوا دیکھا تھا۔۔۔۔یہ منظر اس کے لئے جب ناقابل برداشت ہو گیا تو وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔پتا نہیں کیوں پر وہ زاویار کو یوں ٹوٹا ہو دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔۔ہر دل دکھی تھا۔۔۔لال حویلی کا اک اہم ستون جو ڈہ گیا تھا۔۔۔۔۔

سکندر اور نورین شیخ کو صبح ہی امریکہ کے لی ئے نکلنا تھا تو ان دونوں کو چھوڑ کر سب ہی حال میں موجود تھے۔۔۔

رو رو کر بھی اب سب تھک گ ئے تھے لیکن دل کو چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔فجر کی آذان کی آواز سے سب اک دم چونکے کیونکہ وقت کس طرح تیزی سے گزرا تھا کسی کو بھی اس کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔اک اک کر کے سب فجر کی نماز ادا کی۔۔۔حریم کا حال بہت برا تھا اک تو اس کی طبیعت خراب تھی اس کا بخار اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اوپر سے ماں کا یوں اچانک سے اسے چھوڑ کر چلے جانا ۔۔۔۔وہ بچاری سب میں سب سے الگ نظر آ رہی تھی۔۔۔

تدفین اور نماز جنازہ پڑھنے کا عمل شروع ہو گیا تھا اور اک بار پھر گھر میں کہرام سا برپا ہو گیا تھا۔۔۔عائشہ شاہ کو لیگ ئے تھے اور پیچھے صرف آہ و پکار رہ گ ئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حریم کی حالت اس قدر خراب ہو رہی تھی کہ سب کو ہی اس پر ترس آ رہا تھا ادھر زاویار بھی خد کو بہت ہمت سے سنبھالے سب کام سرانجام دے رہا تھا۔۔۔

پریشے بات سنو۔۔۔۔اور حان نے پریشے کو بلایا

جی بھائی۔۔۔پریشے فوراً ہی اس کے پاس چلی آئی

حریم کو لیکر باہر آؤ۔۔۔۔یہ کہ کر وہ باہر چلا گیا

جی اچھا۔۔۔۔ حریم میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔پریشے نے اس بے حال وجود کو اٹھایا اور باہر چلی آئی

بیٹھاؤ اسے اندر۔۔۔۔گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔ حریم نے گاڑی کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

حریم پریشان مت ہو۔۔۔پر سکون ہو جاؤ۔۔۔پریشے نے اسے تسلی دلائی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ بیٹا۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کے پاس آکر بولیں

جی امی۔۔۔آنیہ جو کہ کلام پاک کی تلاوت کر رہی تھی صفحہ پر نشانی لگا کر سپارہ رکھتے ہوئے بولی

بیٹا آپا اور سکندر جانے والے ہیں زرا سکندر کے پاس چلی جاؤ اسے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔

کوثر شاہ کی کہی گئی بات نے اسے یاد دلایا کہ وہ اب کسی کی منکوحہ ہے۔۔۔۔وہ یہ بات تو بالکل ہی فراموش کر گئی تھی اک برے خواب کی طرح بھلا بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس نے ہلکے سے سر کو جنبش دی اور اٹھ کھڑی ہوئی

شاباش بچہ جاؤ وہ تمھارے کمرے میں ہے۔۔۔۔یہ کہ کر کوثر شاہ وہاں سے چلی گئیں

آنیہ آہستہ آہستہ سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔وہ اک مشرقی لڑکی تھی ہاں وہ کسی سے محبت کرتی تھی لیکن اب وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اس پر آج سے سارا حق اس کے شوہر کا ہے۔۔۔۔اس کی سوچ پر بھی ۔۔۔۔اس کے دل پر بھی۔۔۔۔۔اس کی محبت پر بھی۔۔۔۔

میں آپکو اپنی محبت دینی کی دل سے پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔دل ہی دل میں خدسے عہد کرتے وہ کئ بار ٹوٹی تھی۔۔۔۔ لیکن جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں وہ اپنی خواہشات کو اللہ کے مطابق کرنے پر ٹوٹنے سے نہیں ڈرتے انہیں بس اللہ کی رضا چاہیے ہوتی ہے اور وہ جانتی تھی کہ شوہر کے ساتھ بے وفائی مطلب اللہ کی ناراضگی۔۔۔۔اپنے دل کو سمجھاتی وہ کمرے میں داخل ہوئ۔۔۔۔

حریم گاڑی میں بیٹھ گئ تھی اور ساتھ ہی ساتھ پریشے بھی اس کے پاس بیٹھی اسے مسلسل سنبھال رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حان نے گاڑی اک ہاسپٹل کے پاس جا کر روکی اور فوراً ہی پریشے اور حریم کو لیکر اندر چلا گیا۔۔۔۔

حریم کو اس نے ایمر جنسی میں دکھایا جہاں اس کا فوراً ہی علاج شروع ہو گیا۔۔۔۔

یہ بہت زیادہ سٹریس میں ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کرنے کے بعد کہا وہ ان کی امی کی ڈیتھ ہو گئی ہے کل رات لیکن بخار انہیں دو دن سے ہے۔۔۔۔

پریشے نے جواب دیا

اوا چھا۔۔۔۔ چلیں میں نے انہیں دوا دے دی ہے اور اک نیند کا انجیکشن بھی لگایا ہے تھوڑی دیر سو جائیں پھر آپ لیجائیے گا۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہ کر وہاں سے چلی گئے

کیا یہ انتقال بھی اسی کی وجہ سے ہوا ہو گا بھائی۔۔۔۔۔پریشے اور حان کے پاس بیٹھ کر بولی

پتا نہیں پریشے مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔لیکن مجھے لگتا ہے اب پتا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔اور حان چہرے سے کافی بے بس نظر آ رہا تھا

آنیہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

آیئے مائی ڈیئر وائف۔۔۔۔۔سامنے کرسی پر وہ وجیہ شخص بیٹھا ہوا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔جو کہ چہرے سے ہشاش بشاش لگ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے گھر کا سوگ بھرا ماحول اس پر زرا سا بھی اثر انداز نہ ہوا ہو۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔آنیہ نے جھجھکتے ہوئے کہا اور وہیں رکھے کاؤچ پر جا بیٹھی

سکندر بھی اٹھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

دیکھو آنیہ۔۔میں تم سے بہت عرصے سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن کچھ نا کچھ ایسا ہو جاتا جو میری اور تمھاری بات نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔لیکن چلو آج صحیح ۔۔۔۔وہ آنیہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے آنیہ کو عجیب سا لگا تھا لیکن اس نے زرا بھی مزاحمت نہیں کی۔۔۔۔کس حق سے اسے منع کرتی یا روکتی ہر حق تو اس کے پاس تھا۔۔۔۔

دیکھو مائی ڈیئر وائف۔۔۔۔مجھے امریکہ میں اک لڑکی پسند ہے میں بہت دن سے چاہ رہا تھا تمھیں بتاؤں لیکن تم نے مجھ سے بات نہیں کی خیر۔۔۔۔یہ شادی ماما نے زبردستی مجھ سے کروائی ہے صرف تمھاری وجہ سے کیونکہ تم میری محبت میں مبتلہ تھیں چلو یہ بھی خیر۔۔۔۔اب اتنی پیاری لڑکی کا دل بھی تو نہیں دکھا سکتے نہ۔۔۔۔۔سکندر نے آنیہ کا منہ اپنی انگلی سے اٹھاتے ہوئے کہا اس طرح کہ اس کی انگلی آنیہ کی تھوڑی کے نیچے تھی۔۔۔

جبکہ آنیہ یہ بات سن کر حیرت میں آ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں آپ سے محبت کرتی ہوں یہ کس نے کہا آپ سے۔۔۔۔۔آنیہ نے آنکھوں میں ڈھیروں حیرت لائے کہا

www.novelsclubb.com

بے باک ہو۔۔۔یہ ادا بھی قابل ستائش ہے۔۔۔۔مجھے شرمیلی لڑکیاں ویسے بھی پسند نہیں۔۔۔۔۔

میرے سوال کا جواب دیں۔۔۔۔۔آنیہ نے پھر سے پوچھا

آنی نے اور کس نے۔۔۔سکندر اس بار ہلکا سا آنیہ کی جانب جھکا اور اس کا ہاتھ پھر سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا

آنیہ شاک کی کیفیت میں آ گئی تھی اس کی ماں نے اتنا بڑا جھوٹ بول کر آخر ان دونوں کی شادی کیوں کروائی۔۔۔

جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی میں تو سکندر سے محبت نہیں کرتی تھی اب کہاں سے دوں گی انہیں محبت۔۔۔

میں تو کوشش کرتی امی یہ کیوں کیا آپ نے۔۔۔۔۔آنیہ دل ہی دل میں بولی

تو ڈیئر وائف۔۔۔۔ایسا ہے کہ میں جسے پسند کرتا ہوں میں اسے نہیں چھوڑ سکتا ۔۔۔۔۔ہاں میں آپ کے ساتھ بھی اپنی زندگی گزاروں گا لیکن میری شرطوں پر۔۔۔۔ منظور تو ٹھیک ورنہ آپ رہیں پاکستان میں۔۔۔۔مجھے کوئی پرابلم نہیں۔۔ سکندر بڑی نرمی سے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا

آنیہ بنا اک لفظ کہے اس شخص کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔جسے وہ سالوں سے جانتی تھی جو اس کا بہت اچھا دوست تھا آج وہ کسی اجنبی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی اور سکندر ہو جسے اس کے سامنے لا کر بٹھا دیا ہو۔۔۔۔یہ تو وہ سکندر نہیں تھا جس سے وہ بات کیا کرتی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو۔۔۔مجھے تم بالکل فورس نہیں کرو گی نہ تو امریکہ بلوانے کے لیئے نہ ہی اس لڑکی سے اپنا رشتہ ختم کرنے پر۔۔۔۔میں انتظام کر کے تمھیں وہیں بلوا لوں گا۔۔۔۔دوسری بات میں وہاں اسی لڑکی کے ساتھ رہتا ہوں تمھیں اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

اور ہاں سب سے ضروری بات جو بات ہم دونوں کے بیچ ہے وہ ہم دونوں کے بیچ ہی رہے۔۔۔۔مجھے فیملی ڈرامہ پسند نہیں یہی وجہ ہے کہ میں نے شادی سے انکار نہیں کیا کیونکہ مجھے ایمو شنل سین کریئیٹ کرنے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔۔وہ بالکل نارمل انداز میں آنیہ کے دل پر تیر برسا رہا تھا۔۔۔

آنیہ کی آنکھ سے بے بسی بھرا اک آنسو بہ گیا۔۔۔۔قسمت کے ہاتھوں مجبور وہ لڑکی کوئی شکایت نہ کر سکی۔۔۔۔نہ کوئی حق مانگ سکی۔۔۔۔بس پتھر کی مورت بنے اس سنگ دل انسان کے فیصلے سنتی رہی

آخر میں سکندر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آنیہ کے منہ کو پکڑا اور کچھ پل دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

تم اک اچھی لڑکی ہو ایسا نہیں کہ مجھے پسند نہیں ہو تم مجھے بہت پسند ہو لیکن اک دوست اک کزن کی طرح۔۔۔۔میاں بیوی کا تعلق دوستی اور پسند سے زرا گہرا ہوتا ہے وہ کھنچاؤ یا وہ جزبات میں تمھارے لیے بالکل بھی محسوس نہیں کرتا۔۔۔۔

سکندر اپنے ہاتھوں سے آنیہ کا چہرہ ابھی بھی پکڑا ہوا تھا اور اس طرح سے بات کر رہا تھا جیسے جو بات وہ کر رہا ہے وہ بہت معمولی ہو۔۔۔۔

آنیہ کی آنکھ سے آنسو بہتا ہوا اس کے ہاتھ سے جا ٹکرایا۔۔۔ تو اس نے فوراً ہی ہاتھ پیچھے کیا اور جیب سے رومال نکال کر اپنا ہاتھ صاف کرنے لگا

دیکھو یہ اس طرح سے سین کریئیٹ مت کرو۔۔۔۔ مجھے یہ رونا دھونا آنسو ان سب سے چڑ ہے اور یہ بات تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔ اپنا ہاتھ صاف کرتے وہ بیزاری سے بولا

اک دفع مجھے بتاتیں تو اپنے جزبات اور محبت کے بارے میں۔۔۔۔ مل کر کوئی حل نکال لیتے۔۔۔۔۔ نہیں تم نے تو سیدھا شادی تک بات پہنچادی اللہ جانے امی کو کیسے تم نے اپنا گرویدہ کیا کہ وہ کوئی اور بات سننے کو تیار ہی نہیں تھیں۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ شادی ہو۔۔۔۔ اب ہو گئی ہے تو تھوڑا بہت تو برداشت کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔ میں بھی تو کر رہا ہوں نا۔۔۔۔ حالانکہ جس سوسائٹی میں میں رہتا ہوں

وہاں یہ شادی یہ رسمیں ان کا کوئی مول نہیں ہے یہ صرف وقت کا ضیاں ہے لیکن دیکھو میں نے پھر بھی کیا نا نکاح۔۔۔۔باقی تم اک بار امریکہ آجاؤ تمھیں جیسمین سے ملواؤں گا تمھیں وہ پسند آئے گی۔۔۔۔۔جیسمین کا نام لیتے ہی سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ

آنیہ کے گال پر بہا آنسو اب خشک ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ شاک میں تھی لیکن اب آہستہ آہستہ تمام تلخیوں کو برداشت کرنے کی ہمت اپنے اندر جمع کر رہی تھی۔۔۔۔

اک بار پھر میں تمھیں بتادوں۔۔۔۔اس کمرے میں ہوئی بات ہم دونوں کے بیچ ہی رہے ورنہ اگر میری امی کو مجھ سے بد ظن کیا تو سمجھ لینا۔۔۔۔مجھ سے برا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔میں نے یہ شادی صرف اور صرف بے مقصد کے ڈرامے سے بچنے کے لیے کی ہے تو دیھان رکھنا آگے بھی کوئی ڈرامہ نہ ہو یہاں۔۔۔۔

چلو اب میں چلتا ہوں اپنا دھیان رکھنا۔۔۔۔یہ کہ کر سکندر اٹھا اور آنیہ کے ماتھے کو چوم کر دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔جبکہ آنیہ وہیں کی وہیں بیٹھی رہ گئ۔۔۔۔

وہ اس کو خدا حافظ تک کہنے باہر نہ آئی۔۔۔۔زندگی اس طرح سے بدل جائے گی اس نے سوچا نہ تھا۔۔۔۔لیکن اب بدل گئی تھی تو بدل گئی تھی وہ اس کا شوہر تھا اور اب وہی اس کی کل کائنات تھا جو کہ اسے بٹا ہوا ملا تھا۔۔۔۔اسے اپنے زہن کو تیار کرنا تھا۔۔۔۔آنے والے کل کے لیئے۔۔۔۔ناجانے آگے کیا ہونا تھا اور کیا کیا اس کی قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔۔۔وہ بس اس دروازے کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ سنگ دل انسان ابھی ابھی گیا تھا۔۔۔۔

حریم ہمارے ساتھ ہے۔۔۔۔پریشے نے ہاسپٹل کی بینچ پر بیٹھے بیٹھے موبائل پر لکھا اور زاویار کو بھیج دیا

www.novelsclubb.com

کہاں۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں جواب آیا

ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا

شکریہ۔۔۔۔زاویار نے جواب دیا

اس کی کوئی ضرورت نہیں وہ میری دوست ہے۔۔۔بس آپکو انفارم کر رہی تھی کہ کہیں آپ اسے ڈھونڈ نہ رہے ہوں۔۔۔پریشے نے جواب مکمل کر لیا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر مٹا دیا۔۔۔۔اس کی نظروں کے سامنے غم سے نڈھال زاویار کی شکل بار بار آ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا سے کیا ہو گیا نہ اک ہفتے کے اندر۔۔۔۔شادی کس کی ہونی تھی ہو کس کی گئی۔۔۔۔خوشیاں سمیٹنی تھیں غم جھولی میں بھر گئے۔۔۔۔زونین بیمار۔۔۔ آنٹی چلی گئیں۔۔۔۔حریم کا یہ حال ہے۔۔۔۔یہ سب کیسے ٹھیک ہو گا۔۔۔۔وہ اٹھ کر اورحان کے پاس آ کر بولی

www.novelsclubb.com

ہمت سے اور حوصلے سے۔۔۔۔کم سے کم افسوس کر کے نہیں۔۔۔۔۔ہم سب کو مل کر اک دوسرے کو زندگی کی جانب لانا ہی ہو گا۔۔۔۔زونین کو اک بار ہوش آ جائے میں نے سوچ لیا ہے اب چپ چاپ تماشہ نہیں دیکھنا ہر مسئلہ حل طلب ہوتا

ہے اور اب یہ سب دوبارہ نہیں ہو گا۔۔۔۔اور حان پر امید تھا۔۔۔۔کم سے کم وہ پیچھے نہیں ہٹا تھا وہ ڈرا نہیں تھا اس نے شکست قبول نہیں کی تھی۔۔۔۔

شام کا وقت تھا حریم گھر آ گئی تھی وہ پہلے سے بہتر تھی لیکن مکمل خاموش تھی زاویار دوبارہ سے ہسپتال چلا گیا تھا وہ زونین کو اک پل کے لیئے بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔

گھر کے تقریباً تمام کام ہی روحان نے سنبھالے ہوئے تھے۔۔۔۔ابھی ابھی وہ سکندر اور نورین شیخ کو ایئرپورٹ چھوڑ کر گھر واپس آیا تھا اور گھر میں آتے ہی اس کے ذہن میں عرشیہ کا خیال آیا۔۔۔۔۔روحان نے اک نظر پورے حال پر ڈالی ۔۔۔۔وہاں سب موجود تھے سوائے دو لوگوں کے۔۔۔۔۔اس نے عرشیہ کو کافی دن سے نہیں دیکھا تھا آخری دفع بھی اس نے اک دو بار ہی اسے دیکھا تھا پھر وہ اس طرح منظر سے غائب ہوئی کہ کہیں بھی نہیں دکھی نہ نکاح پر نہ ہی اس کے

بعد۔۔۔۔وہ متلاشی نظریں ادھر ادھر گھماتا لال حویلی سے باہر نکلا اور سیدھا سفید حویلی کا دروازہ کھولتا ہوا اندر چلا گیا۔۔

وہاں حال میں مکمل سناٹا تھا سب لوگ تو لال حویلی میں ہی تھے۔۔۔

اسے کچھ کچھ عجیب لگنے لگا کیونکہ اس طرح خاموشی سے وہ کبھی کسی کے گھر کے اندر نہیں گیا تھا۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا رخ دروازے کی جانب کر لیا۔۔۔۔

آپ۔۔۔؟؟؟؟؟؟۔پیچھے سے اسے کسی کی آواز آئی تو وہ فوراً ہی مڑ گیا۔۔۔

جی اسلام و علیکم۔۔۔روحان نے مڑ کر عرشیہ کو سلام کیا

جواب میں عرشیہ نے ہلکے سے وعلیکم السلام کیا اتنا ہلکے کہ صرف اس کے لب ہلتے ہوئے دکھے

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔روحان نے سیدھا سوال کیا

میں۔۔۔۔۔عرشیہ کے ہاتھ اک دم کانپنے لگے۔۔۔۔

ارے گھبرائیں نہیں۔۔۔۔مت بتائیں۔۔۔۔پر سکون ہو جائیں۔۔۔۔روحان نے اس کی کیفیت کو فوراً ہی بھانپ کر اس کی جانب بڑھ کر کہا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔عرشیہ نے خد کو پر سکون کرتے کہا۔۔۔۔وہ خد سے بھی روحان کے سامنے اپنی کمزوری اپنی بیماری کو لانا نہیں چاہتی تھی وجہ شاید روحان کے لیئے اس کے دل میں اٹھتے جزبات اور پسندیدگی تھی

چلیں بس میں یہی دیکھنے آیا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔چلتا ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر روحان مڑنے لگا

www.novelsclubb.com

کیوں۔۔۔۔عرشیہ نے حیرت سے پوچھا شاید اسے روحان کا ساتھ اچھا لگنے لگا تھا تب ہی وہ اس کے ساتھ بات کرنے میں دلچسپی لے رہی تھی

بس مجھے فکر ہو رہی تھی آپ کب سے منظر عام سے غائب تھیں۔۔۔کل نکاح پر بھی نہیں آئیں اور آج بھی نہیں دکھیں جبکہ سب وہیں موجود تھے مجھے لگا کہیں بیمار تو نہیں۔۔۔۔۔روحان برابر میں رکھے صوفے پر ٹیک لگا کر بڑے سکون سے بول رہا تھا

وہ بس میں آ نہیں سکی۔۔۔۔عرشیہ جھجکتے ہوئے بولی

چلیں کوئی بات نہیں۔۔۔۔آپ پریشان نہیں ہوئیں۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا

اک بات پوچھوں۔۔۔۔عرشیہ نے گھبراتے ہوئے کہا

جی بولیں۔۔۔۔روحان ابھی تک ویسے ہی کھڑا تھا

جب وہ اپنے کی ئے میں کامیاب ہو گئی ہے تو وہ اداس کیوں ہے۔۔۔۔۔عرشیہ نے بہت دھیمے لہجے میں کہا

کون۔۔۔روحان نے نا سمجھی سے کہا

وہی۔۔۔جو مجھے ہر روز تنگ کرتی ہے سب کہتے ہیں میں بیمار ہوں لیکن میں بالکل ٹھیک ہوں بس وہ مجھے بہت تنگ کرتی ہے۔۔۔۔عرشیہ ڈرتے ڈرتے کہ رہی تھی

وہ تمھیں کیسے تنگ کرتی ہے۔۔روحان نے آہستہ سے پوچھا

وہ مجھے دیکھتی رہتی ہے۔۔۔۔وہ کہ رہی تھی عائشہ چاچی چلی گئیں۔۔۔

کیا واقعی یہی ہوا ہے۔۔۔۔عرشیہ سوالیہ نظریں لی ئے بولی آج بھی اس کی آنکھیں خالی تھیں کوئی آنسو نہیں تھا کوئی درد نہیں تھا

جبکہ اس کی بات سن کر روحان کے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو گ ئے۔۔۔۔

وہ فوراً ہی سیدھا ہو گیا

عرشیہ اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔پیچھے سے حرا کی آواز آئی۔۔۔۔تو عرشیہ فوراً ہی سر جھکا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ روحان آنکھوں میں حیرت لیئے کبھی عرشیہ کو تو کبھی حرا کو دیکھنے لگا۔۔۔

تم نے اسے عائشہ چاچی کے انتقال کا تو نہیں بتایا۔۔۔۔حرا فوراً ہی روحان کے پاس آ کر بولی

میں نے۔۔۔۔روحان نے نا سمجھی سے کہا

وہ سوری عرشیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو ہم اسے کوئی شاک نہیں دینا چاہ رہے تب ہی ہم نے اسے انتقال کا نہیں بتایا۔۔۔امید کرتی ہوں تم سمجھو گے اور برا نہیں مانو گے۔۔۔۔حرا شرمندہ سی ہو کر بولی

لیکن وہ تو کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔روحان کہتے کہتے اک دم چپ ہو گیا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔حرا نے سوال کیا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔میں بس ان کی خیریت ہی لینے آیا تھا چلو اب چلتا ہوں۔۔۔خیال رکھیئے گا۔۔۔یہ کہ کر وہ وہاں سے چل دیا

حرا کچھ پل تو روحان کو دیکھتی رہی پھر عرشیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئ

یہ سب جو ہو رہا ہے تمھیں کیا لگتا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ سالوں بعد فرقان شاہ کے کمرے میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے

موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔اس پر نہ تو میرا اختیار ہے نہ ہی تمھارا۔۔۔۔۔فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر کھسکاتے ہوئے فرحان شاہ کے پاس آکر بولے

www.novelsclubb.com

تو یہ موت اور زندگی ہمیشہ خوشیوں کے وقت ہی کیوں ہوتی ہے۔۔۔۔سچائی اور حقیقت سے بھاگنا چھوڑ دو فرقان۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے کھڑکی کی جانب بڑھ کر کہا

حقیقت اور سچائی۔۔۔۔۔یہ لفظ مجھے کھوکھلے لگتے ہیں۔۔۔۔ان میں مجھے آج تک کچھ نہیں ملا۔۔کیا کروں میں حقیقت جان کر کیا بدل سکتا ہوں اس حقیقت کو۔۔۔ کیا سچ بیان کر سکتا ہے یہاں کوئی۔۔۔۔جو کر سکتا تھا وہ تو سو رہا ہے۔۔۔۔نا جانے کب اٹھے گا۔۔۔۔لیکن مجھے یقین ہے وہ ضرور اٹھے گا اور اس دن یہ سب بدل جائے گا۔۔۔فرقان شاہ شکستہ لہجہ لیئے بول رہے تھے

امیدوں کی بنیاد پر کب تک اپنوں کی جانوں سے کھیلو گے۔۔۔۔۔فرحان شاہ غصے کو ضبط کر کے بولے

امید پر تو دنیا قائم ہے۔۔۔۔جب امید ہی ختم ہو جائے گی تو کیا بچے گا۔۔۔۔فرقان شاہ کی امید ان کا حوصلہ ابھی بھی نہیں ٹوٹا تھا

تمھاری امید کے رہتے کب تک ہم اپنے گھر میں آنے والی خوشیوں سے ڈرتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ فرقان شاہ کی باتوں سے اکتاہٹ کا شکار ہو رہے تھے

میں اور کیا کروں میرے بھائی۔۔۔۔میرے ہاتھ میں ان امیدوں کے علاوہ آخر ہے ہی کیا۔۔۔۔مجھ میں ناتب ہمت تھی اس سے لڑنے کی نہ آج ہے اور میں بھی اپنوں کے غم میں گھل رہا ہوں۔۔۔تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔۔۔کیسے روک دوں یہ سب۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ روہانسے ہو کر بولے

تم سب کچھ اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔۔یہ کہ کر فرحان شاہ کمرے سے چلے گ ئے نہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے ڈر صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔

****

زونین میرے بھائی۔۔۔تم سوئے رہے اور امی چلی گئیں۔۔۔۔وہ ہم سب کو چھوڑ کر چلی گئیں بابا کے پاس۔۔۔۔۔اب تم کہیں مت جانا۔۔۔۔میرا دل یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تم بس اب اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔میں تمھیں یوں اس طرح نہیں

دیکھ سکتا۔۔۔۔زاویار زونین کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہ رہا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا

اسلام وعلیکم۔۔۔۔زونین کے کمرے سے باہر آکر اس نے چہرے پر سخت تاثر لائے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام زاویار صاحب۔۔۔۔آپکی امی کے انتقال کی خبر سنی سوچا تعزیت کرلوں۔۔۔۔مقابل نے کہا

تو کرلی پھر تعزیت۔۔۔۔زاویار کے چہرے کے تاثرات ابھی بھی سرد تھے

ارے اب ایسا بھی کیا ابھی تو سنا ہے چھٹیوں پر ہیں آپ۔۔۔ابھی تو یہ دشمنی پیچھے رکھ سکتے ہیں نہ آپ کی اور میری کوئی پرسنل دشمنی تو ہے نہیں۔۔۔کام کو آفس تک رہنے دیں۔۔۔۔مقابل کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی

پرسنل ہی ہے بٹ صاحب۔۔۔۔۔پرسنل ہی ہے۔۔۔۔۔آپ نے اس قوم اس ملک کے ساتھ غبن کی ئے ہیں جس وجہ سے میرا ملک آج ترقی پزیر ہے آپ سے میری پرسنل دشمنی ہی ہے اور آپ سے نہیں ہر اک کرپٹ دو نمبر آدمی سے میرا اگر کوئ تعلق ہے تو وہ یہی ہے تو آئندہ مجھے فون مت کیجی ئے گا۔۔۔۔ورنہ زاویار شاہ کیا چیز ہے یہ آپ نہیں جانتے۔۔۔۔۔سرد لہجے میں کہ کر زاویار فون بند کر کے ابھی پلٹا ہی تھا کہ سامنے سے آتی پریشے پر جب اس کی نظر پڑی تو حیرت سے اسے دیکھنے لگا وہ کوریڈور میں دور سے چلی آرہی تھی۔۔۔۔

تم یہاں کیسے۔۔۔۔۔زاویار کو پریشے کا یوں ہاسپٹل آنا حیرت میں ڈال رہا تھا وہ نا سمجھی سے پریشے کے پاس جا کر بولا

وہ کھانا لائ ہوں اور سوچا زونین کو بھی دیکھ آؤں۔۔۔۔۔پریشے نے ڈرتے ڈرتے نظریں نیچے کی ئے کہا

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر کمرے کے اندر چلا گیا

www.novelsclubb.com

مجھے پتا ہے تب ہی لائی ہوں بھوک لگتی تو کینٹین سے بھی کھا لیتے۔۔۔تو پھر نہیں لاتی ابھی مجھے پتا تھا کہ آپکو بھوک نہیں لگے گی اسی وجہ سے لائی ہوں تاکہ کچھ کھا لیں۔۔۔پریشے کمرے کے اندر آ گئی تھی لیکن ابھی بھی نیچے ہی دیکھ رہی تھی

کس کے ساتھ آئی ہو۔۔زاویار نے اس کے ہاتھ سے کھانا لیتے ہوئے کہا

ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔پریشے نے اک نظر اوپر دیکھا اور جواب دیتے ہی واپس نظریں جھکا لیں

کسی کو بتا کر آئی ہو۔۔۔۔زاویار نے اک بھنوا اٹھا کر سوالیہ تاثر دیکر پوچھا

جی امی کو۔۔۔پریشے نے بالکل معصوم سے بچوں کی طرح گردن ہلا کر جواب دیا

یوں اکیلی کہیں نہیں جایا کرو۔۔۔ڈرائیور کے ساتھ بھی نہیں حالات کا کچھ پتا نہیں کون دوست ہے کون دشمن کچھ نہیں پتا۔۔۔زاویار نے اک نظر سوئے زونین پر

ڈال کر کہااس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ زونین کے ساتھ ہوئے حادثے نے زاویار کواپنوں کے لیئے مکمل طور پر خوفزدہ کر دیا تھا

جی ٹھیک۔۔۔۔پریشے نے ہلکے سے جواب دیا۔۔۔۔

ابھی زاویار نے کھانے کے کچھ لقمے لیئے ہی تھے کہ زونین نے آہستہ آہستہ سے ہلنا شروع کر دیا۔۔۔۔اس کی جانب سے ہلکے ہلکے سے کراہنے کی آواز بھی آرہی تھی لیکن وہ آواز اتنی ہلکی تھے کہ اس کے قریب ہونے پر ہی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

زاویار فوراً ہی اٹھ کر کمرے سے باہر گیااور ڈاکٹر کو بلا کر لایا۔۔۔۔

ڈاکٹر اور نرس سب ہی فوراً ہی کمرے میں آکر زونین کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔۔زونین کی جانب سے کی جانے والی حرکت آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں یہ حرکت اس طرح بڑھ گی کہ وہ بری طرح ہلنے لگا۔۔۔۔ڈاکٹر نے

اسے ریلیکس کرنے کے لیئے انجیکشن لگائے۔۔۔اور کمرے سے باہر آگئے جبکہ اک نرس کو وہاں ہدایتیں دیکر خاص طور پر چھوڑ دیا۔۔۔

مسٹر زاویار۔۔۔ڈاکٹر نے زاویار کو مخاطب کیا

جی ڈاکٹر امید کرتا ہوں آج آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔۔۔۔زاویار نے آنکھوں میں امید سجائے کہا

نہیں مسٹر زاویار بالکل بھی میں آپ کو آج کوئی بری خبر نہیں سنانے والا بلکہ اک بہت اچھی خبر ہے کہ ان کے زہن نے تقریباً کام کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کا ثبوت ان کی جانب سے کی جانے والی حرکت ہے۔۔۔لیکن ابھی تھوڑا وقت لگے گا اگر آپ لوگ افورڈ کر سکیں تو میرا مشورہ ہے کہ انہیں امریکہ لے جائیں وہاں ان کے مکمل ریکور ہونے کے چانسز زیادہ ہوں گے۔۔۔سہولیات تو یہاں بھی موجود ہیں لیکن وہاں ہر چیز میں زرا جدت ہے۔۔۔باقی آپ کی مرضی فی الحال یہ کہنا درست ہو گا کہ انہیں ہوش آگیا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے پراعتماد انداز میں کہا

زونین کو مکمل ریکوری میں کتنا وقت درکار ہے۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر سجے خوشی کے رنگ صاف نمایاں تھے

دیکھیں میں سیدھی بات کر رہا ہوں یہاں پاکستان میں کم سے کم چھ ماہ۔۔۔اگر اسی طرح سے انہوں نے ریکور کیا تو۔۔۔۔اور مجھے امید ہے وہ جلد صحتیاب ہو کر گھر جائیں گے۔۔۔۔۔

اور اگر امریکہ لے جائیں تو۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

تب بھی اتنا ہی وقت لگے گا کم و بیش۔۔۔۔۔لیکن تب نتائج کافی اچھے ہونے کے چانسز زیادہ ہیں۔۔۔۔آپ سوچ لیں ورنہ ہم سب تو اپنی مکمل کوشش کر ہی رہے ہیں اور ہمیں بڑی خوشی ہو گی انہیں یہاں سے صحتیاب ہو کر جاتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہ کر وہاں سے جانے لگا۔۔۔

اچھا اک اور بات آپ کی والدہ کی ڈیتھ ہوئی ہے نا تو اگر انہیں ہوش آتا ہے تو کچھ عرصے یہ بات ان سے چھپانی ہو گی۔۔۔۔پھر بعد میں آہستہ آہستہ بتا دیجیئے گا

اچانک شاک ان کے زہن پر برا اثر ڈالے گا۔۔۔یہ کہ کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ زاویار اک اور نئی مشکل میں پھنس گیا تھا۔۔اسے یقین تھا زونین اٹھتے ہی امی سے ملنے کا کہے گا۔۔۔اور تب وہ کتنے دن تک یہ بات چھپا پائے گا۔۔۔یہ بات اس کے زہن کو تنگ کرنے لگی اس کے سر میں شدید درد اٹھنے لگا تھا۔۔۔پہلے ہی کئی دن سے وہ ہسپتال میں تھا اوپر سے ٹینشن الگ تھی اور پھر امی کا انتقال۔۔۔۔وہ مضبوط اعصاب کا حامل مرد تھا لیکن ہر اک کی اک برداشت کی حد ہوتی ہے اور اب اس کی بس ہو رہی تھی۔۔۔وہ کنپٹی کو پکڑتا وہیں بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب ٹھیک ہو جائے گا "بھا"۔۔۔۔۔پریشے جو پیچھے کھڑی سب سن رہی تھی زاویار کے پاس دلاسہ دینے کی نیت سے آکر بیٹھتے ہوئی بولنے لگی لیکن وہ پھر سے زاویار کو بھائی جان کہنے ہی لگی تھی کہ اک دم حسب عادت بیچ میں رک گئی۔۔۔

پریشے کی یہ حرکت دیکھ زاویار کنپٹی کو مسلتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔

چہرے پر ڈھیروں سنجیدگی۔۔۔۔آنکھیں چشمے کے پیچھے قید مسکراتی ہوئی پریشے کے دل میں ہلچل سی مچا گئیں تھیں اسے اس وقت زاویار دنیا کا حسین ترین مرد لگا تھا۔۔۔۔۔اس نے فوراً ہی اٹھ کر جانے کا فیصلہ کیا

تم اک اچھی لڑکی ہو پریشے اور ہاں کھانا لانے کا شکریہ۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کی جانب بنا دیکھے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے کہا

آپ سر درد کی دوا کھا لیجیئے گا۔۔۔۔۔یہ کہ کر اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتی پریشے وہاں سے چلی گئی اُسے ڈر تھا کہ اگر کچھ دیر وہ وہاں رکی تو اس کی دھڑکن کی آواز زاویار تک ہی نہ چلا جائے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ زاویار نے اسے اک نظر بھر کر جاتے ہوئے دیکھا اور اٹھ کر زونین کے پاس چلا گیا۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا زونین نے کافی ریکوری دکھائی تھی لیکن ابھی بھی اسے مکمل طور پر ہوش نہیں آیا تھا زاویار کبھی زونین کے پاس تو کبھی آفس وہ ہر وقت

مصروف رہتا وہ دو دو دن گھر نہیں آتا تھا جبکہ حریم گھر میں سب کی موجودگی کے باوجود بالکل اکیلی ہو گئی تھی۔۔۔۔اک بھائی بیمار تھا تو دوسرا مصروف اور ماں وہ تو اسے چھوڑ کر ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔

حریم لان میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔جب سے عائشہ شاہ کا انتقال ہوا تھا وہ زیادہ تر چپ چاپ ہی بیٹھی رہتی تھی۔۔۔۔کوئی بات کرتا بھی تو وہ کسی کو جواب نہ دیتی ہاں ہوں کرتی اور زیادہ تر تو اٹھ کر ہی وہاں سے چلی جاتی۔۔۔۔بات کرنے کے لیئے اس کے پاس پریشے ہی تھی آنیہ کو بھی مکمل چپ لگ گئی تھی اک تو اک سنگ دل انسان سے شادی اوپر سے زونین کا ہوش میں آجانا اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر گیا تھا۔۔۔۔عام طور پر جو باتیں جو خبریں سب کے لیئے خوشی کی خبریں تھیں۔۔۔۔وہی خبریں اس کے دل میں کیل کی طرح چبھ رہی تھیں لیکن نجات کا کوئی رستہ نہ پا کر اس نے اپنے تمام تر دکھوں کو اپنا لیا تھا۔۔۔۔۔اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔انسان اپنے غموں پر آخر روئے بھی تو کتنا اک وقت آتا ہے جب غم

www.novelsclubb.com

سے دل مانوس سا ہو جاتا ہے پھر وہ روتا نہیں ہے وہ خوش رہنے کہ کوشش نہیں کرتا بس بے حس ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

اور شاید آنیہ بھی اب رو رو کر تھک گئ تھی اور اب اس کے دل نے کسی بھی غم کو محسوس کرنا ہی چھوڑ دیا تھا

اٹھو جاؤ جلدی تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔اور حان میں گیٹ سے اندر آ کر حریم کے سامنے کھڑا ہو کر بولا

حریم نے اک نظر بھر کر اسے دیکھا اور پھر دوبارہ نیچے منہ کر لیا۔۔۔۔

سنا نہیں کیا تم نے جاؤ جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔۔۔اور حان نے پھر سے کہا

کیوں۔۔۔۔ حریم نے بس اتنا کہا

کیونکہ تم یونیورسٹی جا رہی ہو بہت کر لیں چھٹیاں۔۔۔۔اور حان نے ہاتھ باندھ کر کہا

مجھے نہیں جانا۔۔۔حریم یہ کہ کر جانے لگی

تم جاؤ گی اور آج ہی جاؤ گی میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔

اور حان نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا

مجھے نہیں جانا سنا نہیں آپ نے۔۔۔حریم چڑ کر بولی

میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔اور حان نے اس کے لہجے کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا

کیوں جاؤں میں آپ کے ساتھ اور مجھ پر یوں رعب جمانے کا اختیار آپ کو کس نے دیا ہیں۔۔۔میں نہیں جا رہی۔۔۔حریم نے کئی دنوں بعد کسی سے اتنی لمبی بات کی تھی۔۔۔

بھائی جان نے کہا ہے کہ تمھیں یونیورسٹی لیکر جانا ہے اور انہوں نے ہی مجھے یہ زمہ داری دی ہے کہ میں تمھیں چھٹی نہ کرنے دوں۔۔۔۔۔تو جاؤ جلدی اور تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔۔اور حان اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

جبکہ حریم زاویار کا نام سن کر فوراً ہی چپ ہو گئی۔۔۔۔

آر ہی ہوں۔۔۔یہ کہ کر وہ اندر چلی گئی۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ سادہ سے کپڑے پہنے سر پر دوپٹہ پورے سلیقے سے لپیٹے تیار ہو کر آ گئی تھی۔۔۔۔

اور حان اک نظر بھی حریم کی جانب بنا دیکھے گاڑی کی جانب گیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا حریم بھی اس کے پیچھے پیچھے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اک بات بولوں۔۔۔۔۔۔کافی دیر خاموشی سے سفر کرنے کے بعد اور حان نے کہا۔۔

جی۔۔۔۔۔حریم نے کھڑکی سے باہر دیکھتے دیکھتے کہا

بجائے اس کے کہ تم ہمت سے اپنے بھائی کا ساتھ دیتیں اس کا حوصلہ بنتیں۔۔۔ سہارا دیتیں تم نے تو اسے اپنی جانب سے بھی پریشان کیا ہوا ہے۔۔۔۔ کبھی سوچا ہے بھائی جان پر کیا گزرتی ہو گی تمھیں اس حال میں دیکھ کر۔۔۔اور حان گاڑی چلاتے ہوئے بنا حریم کی جانب دیکھے کہ رہا تھا۔۔۔۔

حریم نے اس کی جواب میں کچھ نہ کہا بس اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔اس طرح جیسے پانی کے بھیگے کٹورے ہوں۔۔۔۔وہ اک ٹک اور حان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔۔جسے جانا تھا چلا گیا۔۔۔۔جو کچھ بھی ہوا ہے کیا تمھارے اداس رہنے سے بدل سکتا ہے۔۔۔۔۔اور حان نے اس بار اس معصوم گڑیا کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔۔

حریم نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا بس زرا سی گردن نفی میں ہلائی۔۔۔۔

لیکن تم کچھ ہے جو بدل سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔اور وہ ہے اپنا آج۔۔۔۔خد کو ٹھیک کر کے ہمت کر کے صبر کر کے۔۔۔۔۔مانتا ہوں دکھ زیادہ ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جینا ہی چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔خد پر نہیں تو اپنے بھائی پر ہی رحم کرو۔۔۔۔ بچارا اس کا بھی وہی غم ہے جو تمھارا ہے لیکن اسے تمھاری بھی بے انتہا فکر ہے جانتی ہو ان کام کتنا مشکل ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ زونین کے ساتھ ساتھ اپنے کام پر پوری توجہ دیئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔خد کو روبوٹ کی طرح بنالیا ہے نہ کھانے کا ہوش نہ سونے کا۔۔۔۔اس پر تمھاری فکر اور۔۔۔۔کم سے کم اپنی فکر سے ہی انہیں آزاد کر دو۔۔۔۔۔ڈیپارٹمنٹ کے گیٹ پر گاڑی روکتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم نے اس بار بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈیپارٹمنٹ کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

اور حان بھی گاڑی پارک کر کے سیدھا اپنی کلاس کیجانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

****

آپی لال حویلی چلیں۔۔۔۔عرشیہ حرا کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولی

خیریت۔۔۔۔۔حرا نے حیرانگی سے پوچھا

نہیں آپی ایسے ہی حریم اور آنیہ سے ملنے کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ آج بہت خوش لگ رہی تھی ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا اس کی خوشی دیکھ حرا کی آنکھوں میں بھی چمک آگئی تھی

صرف حریم اور آنیہ سے۔۔۔۔دروازے سے اندر آتی پریشے اسے چھیڑتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

ہاں جی۔۔۔۔۔عرشیہ اک دم بلش کرتے ہوئے بولی

تو پھر شرما کیوں رہی ہو۔۔۔۔اس بار حرا نے اسے چھیڑا تھا

آپی آپ بھی۔۔۔۔ چھوڑیں میں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔ عرشیہ اک دم کھسیانی ہو کر بولی

نہیں میری گڑیا چلو چلتے ہیں اور اگر تمھیں کسی اور سے ملنا ہے تو وہ بھی ہو سکتا ہے لیکن تم کہو تو۔۔۔۔ حرا بہت پیار سے اس کے کندھے میں اپنا ہاتھ ڈال کر بولی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں کیا میں لال حویلی جانے کا نہیں کہہ سکتی کیا۔۔۔ اتنے دن سے حریم اور آنیہ سے نہیں ملی عرشیہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی

لیکن حریم تو اپنی یونیورسٹی گئی ہوئی ہے ابھی تو گئی ہے تھوڑی دیر پہلے اور حان بھائی کے ساتھ۔۔۔۔ ابھی تو وہاں آنیہ ہو گی صرف۔۔۔۔ پریشے اپنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل دیتے ہوئے بولی

چلو پھر ٹھیک ہے حریم آ جائے پھر چلتے ہیں۔۔۔۔ عرشیہ نے واپس اپنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

اک کام کرتے ہیں ہم سب مل کر باہر چلتے ہیں کچھ کھا کر آتے ہیں زونین کو بھی تو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔اسی خوشی میں چلتے ہیں۔۔۔۔ حرا نے اپنی جانب سے بہت اچھی تجویز پیش کی۔۔۔۔

نہیں نہیں مزا نہیں آئے گا زونین کو ٹھیک ہونے دو پھر جائیں گے۔۔۔۔پریشے نے فوراً ہی پروگرام کو کینسل کرتے ہوئے کہا

ہاں ہاں زاویار جو نہیں آئے گا۔۔۔۔ حرا نے اس بار پریشے کو چھیڑا

ہاں تو صحیح بات ہے....اک تو انڈر سٹینڈنگ ہی نہیں ہے جب دیکھو بھائی جان نکلنے لگتا ہے منہ سے۔۔۔۔اب عادت بھی تو ہوتے ہوتے ہو گی نا۔۔۔۔امی بھی اب لال حویلی نہیں جانے دیتیں تو پھر اور کیا کرے بندہ۔۔۔۔۔پریشے اپنی آنکھوں میں شرارت لائے بولی

توبہ توبہ زرا جو شرم ہو اس لڑکی میں۔۔۔۔یہ کہہ کر حرا کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

لو بھلا اس میں کیسی شرم۔۔۔۔پریشے نا سمجھی سے عرشیہ کی جانب دیکھ کر کہنے لگی جبکہ عرشیہ بس ہلکا سا مسکرا دی۔۔

****

کیسے ہو۔۔۔۔زاویار زونین کے پاس بیٹھا تھا تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور روحان اندر آتے ہوئے بولا

اسلام و علیکم۔۔۔۔زاویار نے تھکے تھکے انداز میں جواب دیا

کیسا ہے زونین۔۔۔۔۔روحان نے وہیں بینچ پر بیٹھتے ہوئے کہا

امریکہ بھیج رہا ہوں۔۔۔۔وہاں بھیجنے پر ڈاکٹر پر امید ہیں۔۔۔۔اور میں بھی کہیں نہ کہیں دل میں یہی چاہتا ہوں۔۔۔۔یہاں میں کیسے اس تک امی کی خبر پہنچنے سے روکوں گا۔۔۔۔زاویار کے لہجے سے اس کی تھکن صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ وقت بھی گزر جائگا۔۔۔دیکھ لینا بس تم ہمت سے کام لو۔۔۔روحان نے زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

وقت تو گزر ہی جاتا ہے لیکن جس اذیت سے گزر رہا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے کہ میں بڑا نہ ہوتا میں چھوٹا ہوتا۔۔۔میں خوب روتا سب کو اپنا دکھ دکھاتا اپنا درد بیان کرتا۔۔۔۔۔سب مجھے سمجھاتے دلاسہ دیتے۔۔۔کم سے کم میں دکھا تو پاتا کہ میں کس قرب سے گزر رہا ہوں۔۔۔۔زاویار نے بناتاثر دی ئے کہا۔۔۔

تو تم ابھی بھی اپنا دکھ سب سے بانٹ سکتے ہو۔۔۔یہ تم سے کس نے کہا کہ بڑے اپنا دکھ نہیں بانٹ سکتے۔۔۔۔روحان اسے سمجھانے لگا

نہیں روحان۔۔۔نہیں۔۔۔۔گھر کے بڑے سب چھوٹوں کے لی ئے سہارا ہوتے ہیں اگر سہارا ہی ٹوٹ کر گر جائے گا تو وہ کہاں سہارا لیں گے۔۔۔حریم کو تو دیکھو کتنی چھوٹی ہے اگر وہ مجھے ٹوٹا ہوا دکھی دیکھے گی تو سوچو وہ کیسے سنبھل پائے گی

کیسے زندگی کی جانب واپس آئے گی۔۔۔ابھی کم سے کم اسے پتہ ہے کہ اس کا بھائی ہے اس کے ساتھ جو اسے سنبھال لے گا۔۔۔۔۔بابا کے جانے کے بعد میں نے اپنی امی کو اسی طرح کا مظبوط پایا تھا۔۔۔روحان وہ روتی نہیں تھیں جب وہ نہیں روتی تھیں تو ہم بھی نہیں روتے تھے۔۔۔۔۔ہاں ہمیں بابا یاد آتے تھے لیکن امی کا صبر ہمیں حوصلہ دیتا تھا۔۔۔لیکن اب مجھے سمجھ آرہا ہے کہ امی اندر سے کیسا محسوس کرتی تھیں۔۔۔اور وہ کیوں یہ سب برداشت نہ کر سکیں میں یہ بھی سمجھ گیا ہو۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے زاویار کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔۔

یار۔۔۔اللہ تعالیٰ ہر انسان پر اتنا ہی ڈالتا ہے جتنا وہ اٹھا سکے کسی کی برداشت سے زیادہ اس پر اللہ تعالیٰ مشکل نہیں ڈالتا۔۔۔بس اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں پر ہی آزمائش ڈالتا ہے تاکہ وہ انہیں نواز سکے دیکھنا اللہ تعالیٰ تمھیں اس صبر اس حوصلے کا بہت اجر دیگا۔۔۔روحان اسے تسلی دینے لگا اس وقت اسے

www.novelsclubb.com

کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے اس طرح کے حالات سے تو یہ سب ہی ناآشنا تھے۔۔۔۔۔۔

حریم گی یونیورسٹی۔۔۔۔۔زاویار نے اپنا چشمہ ہٹا کر آنکھیں صاف کیں اور واپس چشمہ لگاتے ہوئے سوال کیا

پتا نہیں میں سیدھا آفس سے آرہا ہوں صبح تو گھر میں ہی تھی جب میں گھر سے نکلا تھا۔۔۔روحان نے جواب دیا

ہاں مجھے پتا تھا کہ تم آفس میں ہو گے تبھی میں اورحان کو کہ دیا تھا کہ وہ لیجائے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر تو وہ لیجا کر ہی مانا ہو گا۔۔۔۔اورحان اپنی بات کا پکا ہے تم بے فکر رہو۔۔۔۔۔

روحان نے پر اطمینان لہجے میں کہا

ہاں لیکن یہ سب میری زمہداری ہے اس کی نہیں۔۔کیا میں اس کی نیچر نہیں جانتا ۔۔۔وہ صرف میری وجہ سے کچھ کہتا نہیں ہے۔۔۔۔

اب تمھیں اور حان کی فکر ہونے لگ گئ۔۔۔۔بھائ میرے کوئ بات نہیں وہ اسی یونیورسٹی کے اس ہی ڈپارٹمنٹ میں جاتا ہے جہاں حریم کو جانا ہے تو کوئ بات نہیں تم ہر اک بات پر کیوں فکر مند ہو رہے ہو۔۔کیا ہو گیا یار اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں تمھیں پریشان کر رہی ہیں۔۔۔۔روحان زاویار کو اس قدر پریشان دیکھ کر فکر مند ہوا

پتا نہیں۔۔۔۔اتنا تو میں پہلے بھی سب کے لیئے سوچتا ہی تھا لیکن یہ باتیں مجھے پریشان نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔شاید تھکان کی وجہ سے۔۔۔۔ہو جاؤں گا ٹھیک تم فکر مت کرو۔۔۔۔زاویار نے اپنے چہرے سے تمام پریشانی والے تاثرات کو دور کرتے ہوئے کہا

کب جا رہا ہے زونین امریکہ۔۔۔۔۔روحان نے پوچھا

کل جائے گا۔۔۔کچھ دن میں وہاں رہوں گا پھر سکندر سے بات کی ہے وہ دیکھ لیا کرے گا۔۔۔زاویار اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا کھڑا ہو کر بولا

چلو یہ بھی اچھا ہو گیا۔۔۔سکندر اچھا لڑکا ہے مجھے یقین ہے وہ زونین کا اچھا خیال رکھے گا۔۔۔دیکھو اللہ کتنی آسانیاں عطا کر رہا ہے۔۔۔۔روحان سکندر کی جانب سے مطمئن تھا

ہاں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ بس یہ مشکل بھی جلد سے جلد آسان کر دے اور اب کوئی اور مشکل یا پریشانی سے ہم سب کو بچائے۔۔۔زاویار اب چہرے سے کافی ریلیکس لگ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک کام کرو تم گھر جا کر تھوڑا آرام کر آؤ میں یہیں رک جاتا ہوں۔۔۔روحان نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

نہیں تم چلو میرے ساتھ حرا کا فون آیا تھا تمھیں اور مجھے بلایا ہے۔۔۔زاویار اپنی جیب سے موبائل نکال کر کچھ دیکھتے ہوئے بولا

کیوں خیریت۔۔۔۔۔روحان اک دم پریشان ہوا

ہاں۔۔۔۔۔خیریت ہی ہے چلو۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور نرس سے بات کرنے لگا

مجھے تو نہیں بولا انہوں نے۔۔۔۔۔روحان نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

تمھیں آنا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔اس بار یہ کہتے ہوئے زاویار کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی

****

وہ خاموشی سے اپنی کلاس سے نکل کر ڈیپارٹمنٹ کے باہر سیڑھیوں پر آکر بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔۔اسے آج پھر اپنے بھائ کی یاد اس کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ زاویار سے وہ کھنچی کھنچی ہی رہتی تھی جبکہ زونین کے ساتھ وہ ہنستی بھی تھی اور

www.novelsclubb.com

نوک جھوک بھی چلتی تھی۔۔۔اس ڈیپارٹمنٹ میں ایڈمیشن بھی اس نے زونین کی ہی وجہ سے لیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہی ہو گا۔۔۔

سامنے سے آتے اورحان کی نظر جیسے ہی حریم پر پڑی۔۔۔وہ کچھ پل کے لیئے اسے دیکھ کر ٹھہر گیا۔۔۔۔کہیں نا کہیں اس کا دکھ اس لڑکی کے دکھ کو سمجھتا تھا پہچانتا تھا۔۔۔وہ کچھ دیر تو یوں ہی کھڑا رہا اسے یوں کسی کی دلجوئی کرنا نہیں آتا تھا اوپر سے اک لڑکی کے درد میں غم میں اس کا سہارا بننا یہ تو اس کے لیئے اور مشکل بات تھی۔۔۔لیکن وہ دل کے کسی کونے میں حریم کے لیئے افسردہ بھی تھا۔۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے کہ اس کا فون اک دم بجنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بھائی جان۔۔۔اورحان نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

حریم کو لیکر چلے گئے تھے۔۔۔زاویار کار ڈرائیو کرتے ہوئے ائیر بڈ کے زریعے اورحان سے بات کر رہا تھا

جی بھائی۔۔۔اس کی نظریں ابھی بھی حریم پر تھیں

شکریہ میرے بھائی۔۔۔۔زاویار نے کار کو ٹرن کرتے ہوئے کہا

کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ زونین کی بہن ہے اور زونین میں میری جان بستی ہے یہ بات میں کہ نہیں رہا حقیقت ہے۔۔۔۔کیا اس کی بہن میری کچھ نہیں لگتی آپ مجھے یوں شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔حریم نے اپنا چشمہ اتار کر ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا شاید وہ رو رہی تھی اور اور حان اسے دور سے فون پر بات کرتے ہوئے اس طرح دیکھ کر اک دم جھنجھلانے لگا تھا

اک کام کرو اک ایڈریس بھیج رہا ہوں اسے وہیں لے آؤ۔۔۔۔حران نے سب کو بلایا ہے۔۔۔۔۔زاویار نے لوکیشن پر گاڑی روک کر کہا۔۔۔۔

میں لیکر آتا ہوں۔۔۔۔آپ حریم کی جانب سے بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔جب تک زونین ٹھیک نہیں ہو جاتا حریم کا یونیورسٹی میں خیال رکھنا میری زمہ داری ہے۔۔۔۔یہ کہ کر فون بند کر کے جیب میں رکھتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سیدھا حریم کے پاس گیا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔وہ اپنی جھنجھلاہٹ کو تقریباً ضبط کرتے ہوئے بولا

کچھ نہیں۔۔ حریم نے اپنی آنکھیں صاف کر کے چشمہ آنکھوں پر لگاتے ہوئے کہا

چلو۔۔۔اور حان کا لہجہ بہت سرد تھا

جی چلیں۔۔۔ حریم نے اس کے سرد لہجے کو مکمل نظر انداز کیا یا شاید اس نے اس کے لہجے کے سرد پن کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔۔وہ سیدھی چلتی ہوئی جا کر گاڑی میں بیٹھ گئ

تمھیں میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔اور حان گاڑی میں بیٹھتے ہی غصے سے بولا

حریم نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا

خود کو مضبوط کرو۔۔۔یہ دنیا کمزوروں کی نہیں ہے۔۔۔اندر سے چاہے کتنا ہی کیوں نہ خستہ حال ہو اپنے چہرے پر اسے کبھی نہ آنے دو۔۔۔یہ دنیا طاقتوروں

www.novelsclubb.com

کے آگے جھکتی ہے۔۔۔۔روتی آنکھوں کے آنسو لوگ اک دن سے زیادہ نہیں پونچھتے۔۔۔۔۔اس بار اورحان کا لہجہ دھیما تھا

مجھے نا ہی کسی کو ہرانا ہے اور نہ ہی اپنے آنسو پونچھنے کے لیئے مجھے کسی ہاتھ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ حریم اپنے چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے بولی

اس لڑکی کی آنکھوں میں آج ڈر نہیں تھا آج اس کی آنکھوں میں عجیب سی تپش تھی۔۔۔۔اورحان نے اک لمحے کے لیئے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر کار کو ڈرائیو کرنے لگا

پورے راستے اس کے بعد ان دونوں نے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔اورحان کے چہرے پر اطمینان تھا جبکہ حریم کے چہرے پر کہیں کوئی پشیمانی نہیں تھی وہ اسی طرح بنا کوئی تاثر دیئے بیٹھی رہی

یہ کہاں جا رہے ہیں یہ تو گھر کا رستہ نہیں۔۔۔۔گاڑی کو دوسرے رستے جاتے ہوئے دیکھ کر حریم اک دم بولی۔

شکر ہے حواثوں میں ہو۔۔۔اور حان نے تنظیہ کہا

کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔ حریم نے اک اک لفظ چبا کر کہا وہ اس کی جانب بنا کسی خوف کے دیکھ کر کہہ رہی تھی

گڈ گرل۔۔۔۔۔اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائے وہ گاڑی کو ٹرن کرتے ہوئے بولا

میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔آپ کو میری بات سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔۔ حریم اپنا ہر غم ہر دکھ بھول کر اس وقت الجھن کا شکار تھی اسے اور حان کی ہٹ دھرمی غصہ دلا رہی تھی

بے فکر رہو تمھیں کڈنیپ کر کے مجھے کچھ نہیں ملے گا۔۔۔۔زاویار بھائی نے بلایا ہے وہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔اور حان اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالے ہوئے بولا

اس کی بات سن کر حریم گاڑی سے باہر کی جانب دیکھنے لگی اس کے بعد اس نے اور حان سے کوئی بات نہیں کی نہ ہی اور حان نے اسے مخاطب کیا۔۔۔۔ مطلوبہ جگہ پہنچ کر وہ فوراً ہی گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ اور حان بھی گاڑی پارک کر کے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔

****

بہت اچھا کیا جو آپ سب یہاں آ گئے۔۔۔۔۔ حرا نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سب ہی حرا کو ناسمجھی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ یوں اچانک سب کزنز کو اک جگہ جمع کرنا سب کے لیئے ہی حیرت کی بات تھی

ارے آپ لوگ یوں اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔ سب لوگ اک ساتھ اکھٹا ہو کر کچھ پل سکون سے نہیں گزار سکتے کیا۔۔۔ اتنے دن سے سب لوگ پریشان ہیں سب کے چہروں سے ہنسی ہی غائب ہو گئی ہے۔۔۔۔ صحیح ہے میں

مانتی ہوں جو پریشانی آئی ہے وہ کوئی معمولی نہیں۔۔۔۔لیکن اب اس طرح تو ساری زندگی نہیں گزار سکتے نا۔۔تو بس اسی لیئے میں نے سب کو یہاں بلایا ہے۔۔۔۔۔۔۔حراسب کی جانب دیکھ کر بول رہی تھی

حرامیں زونین کے پاس تھا۔۔۔۔اس کے پاس میری موجودگی بہت ضروری تھی۔۔۔۔مجھے لگا کوئی ضروری بات ہے۔۔۔۔زاویار حرا کی بات سن کر اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

میرے بھائی جینا اور خوش رہنا بھی ضروری ہے۔۔۔۔کچھ پل اگر تم خد کو دے دو گے تھوڑا ریلیکس ہو جاؤ گے تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔۔پھر بھی تمھاری تسلی کے لیئے میں نے اویس چاچو کو بھیج دیا ہے ہاسپٹل زونین کے پاس ۔۔۔۔تو اب پر سکون ہو جاؤ۔۔۔۔حرا مسکراتے ہوئے بولی

آنیہ نہیں آئی۔۔۔۔حریم نے اک نظر سب کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں وہ نہیں آئی۔۔۔۔بہت کہا میں نے لیکن اس نے منع کر دیا کہ رہی تھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا

ہمم۔۔۔کس منہ سے کرے گی کسی کا سامنا۔۔۔۔اور حان زیر لب آہستہ سے بڑبڑایا۔۔۔۔جب سے آنیہ کا نکاح ہوا تھا اسے اس پر شدید غصہ تھا۔۔۔۔

حریم جو کہ اور حان کے پاس بیٹھی تھی اس کی بات کچھ کچھ سن کر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

اور حان کو غصہ آنے لگا تھا اور وہ سب کے سامنے اپنا غصہ دکھانا نہیں چاہتا تھا اسی وجہ سے وہ اٹھ کر باہر چلا آیا۔۔۔۔تھوڑی دیر کھلی ہوا میں سانس لینے کے بعد اسے کچھ کچھ ریلیکس فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔آنیہ سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ جس سے شادی کرے جس کے ساتھ بھی رہے اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا لیکن زونین کے بے ہوش ہونے کے اک ہفتے کے اندر ہی اس کا کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کر لینا اس کے برداشت کے باہر تھا۔۔۔۔اب وہ تو آنیہ کی تکلیف اور

بے بسی سے واقف تھا نہیں اسے کیا پتا کہ وہ کس ازیت سے گزر رہی ہے اسے تو بس یہی لگ رہا تھا کہ وہ بے وفا ہے جو کچھ دن بھی زونین کا انتظار نہ کر سکی اور کسی اور کے ساتھ فوراً ہی بندھ گئ۔۔۔۔اسے آنیہ مفاد پرست لگ رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ خد کو کنڑول کر ہی رہا تھا کے ریسٹورنٹ کے سامنے کھڑے ٹھیلے والے کی چیخ و پکار سے اس کا دیھان اک دم اس کی جانب گیا

وہ ٹھیلے والا اک آدمی کی منتیں کر رہا تھا جبکہ وہ آدمی اک کم عمر بچے کو بری طرح سے پیٹ رہا تھا وہاں سب لوگ ہی کھڑے اس منظر کو کسی تماشے کی طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔۔پہلے ہی اسے غصہ آرہا تھا اوپر سے یہ سب دیکھ کر اسے اور تیش آگیا ۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس آدمی جانب گیا اور فوراً ہی اس بچے کو اس کی پکڑ سے آزاد کیا اور دوسری جانب بھیج دیا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔کیوں مار رہے ہو اس کو۔۔۔۔اور حان اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا

یہ تمھارا مسئلہ نہیں جاؤ یہاں سے کہیں تم بھی اس کی زد میں نہ آ جانا۔۔۔وہ آدمی اور حان کو دھمکانے لگا

یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔۔اور باقی سب کا بھی ہونا چاہیے تھا لیکن نا جانے کیوں لوگ کسی ظالم کو ظلم کرنے سے نہیں روکتے۔۔۔۔اور حان سب کی جانب دیکھ کر بولا

تم جانتے بھی ہو مجھے میں کون ہوں۔۔۔۔بہتر ہو گا اس معاملے سے دور رہو یہ سب جانتے ہیں مجھے اور اپنے حق میں بھلا کر رہے ہیں جو مجھے نہیں روک رہے ۔۔۔۔اور رہی اس لڑکے کی بات تو اسے تو میرے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکتا ۔۔۔۔۔وہ آدمی اس بچے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے غرایا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تمھیں بہت اچھی طرح۔۔۔۔۔تم جیسے لوگ میری نظر میں ظالم کے علاوہ کوئی اور شناخت نہیں رکھتے۔۔۔وہ جو اپنے سے کمتر پر اپنا تمام زور آزماتے ہیں لیکن اگر سامنے کوئی رتبے یا پیسے میں زرا بڑا ہو تو اس کے تلوے چاٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔۔۔۔تم جیسے لوگ اک سیاہ دھبہ ہیں معاشرے

پر۔۔۔۔۔بہتر ہو گا اپنا یہ گند سمیٹو اور یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔اور حان اپنی مٹھیاں سختی سے میچے کھڑا بول رہا تھا

نہیں جاؤں گا اور اب تو تجھے بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اس آدمی نے دو قدم آگے بڑھ کر اک اور ہاتھ کس کے اس بچے کے گال پر دھرا۔۔۔۔

اور حان کو یہ دیکھ شدید غصہ آیا۔۔۔وہ آگے بڑھا اور گدی سے اس آدمی کو پکڑ کر اک کے بعد اک مکے اس پر برسا دی ئے۔۔۔اس آدمی نے بچنے کی کوشش میں جیسے ہی سر نیچے کیا اور حان کا ہاتھ دیوار سے جا لگا اور بری طرح زخمی ہو گیا۔۔۔۔

کب تک بچائے گا تو اسے آج نہیں تو کل میں اس آدمی کو اور اس کے بیٹے کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔وہ اک وار سے کیا بچا فوراً ہی ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

اس کی اس بات نے اور حان کو اور تپش دلا دیا۔۔۔۔پھر تو اور حان اس پر کسی قہر کی طرح ٹوٹا تھا۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ آدمی بے حال ہو گیا تھا۔۔۔۔اور حان کے

ہاتھ سے بری طرح خون بہ رہا تھا اس آدمی کے چہرے پر بھی ہر جگہ خون تھا۔۔۔ لیکن زیادہ تر خون اور حان کے ہاتھ سے ہی نکلا ہوا تھا۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔بس۔۔۔وہ آدمی ہاتھ جوڑے لہولہان چہرے سے اور حان کو روک رہا تھا۔۔۔۔

اب بتا کرے گا کسی کو تنگ۔۔۔۔اور حان نے چلا کر کہا

نہیں نہیں۔۔۔۔وہ بے حال سی حالت میں بولا

تم سب ابھی بھی دیکھ رہے ہو۔۔۔۔چاہتے تو اسے مجھ سے بچانے آتے لیکن نہیں کوئی کسی کو روکتا نہیں ہے کوئی ظلم کے آگے آواز نہیں اٹھاتا۔۔۔تف ہے اس معاشرے پر جو کسی کو آرام سے مار کھاتا ہوا دیکھ سکتا ہے دل میں برا جان سکتا ہے لیکن غلط کو غلط نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔اور حان نے اک ہاتھ کے سہارے سے اس آدمی کو اٹھاتے ہوئے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ آدمی اب آنکھیں پھاڑے حیرت سے اور حان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اور حان اب اس بچے اور آدمی (ظالم اور مظلوم) دونوں کو سامنے بنے کلینک میں لے گیا۔۔۔۔

دونوں کی بینڈج کرانے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ پر بھی بینڈج کروائی۔۔۔ تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔۔دوسری جانب سے روحان نے پوچھا

بس آرہا ہوں۔۔۔۔اور حان نے یہ کہہ کر کال کٹ کی اور موبائل جیب میں رکھ کر اٹھنے لگا

شکریہ۔۔۔۔اس بچے نے اور حان سے کہا

بدلے میں اور حان ہلکا سا مسکرایا

www.novelsclubb.com

وہ آدمی حیرت سے ابھی بھی اور حان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔پہلے اتنا غصہ اتنا تیش کہ اس کا مار مار کر حال برا کر دیا اور اب اتنا ٹھنڈا اتنا رحمدل کہ اس کو خد ہسپتال لایا۔۔۔وہ آدمی اور حان کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

کیا ہوا۔۔۔اور حان نے اسے یوں خد کو ٹک ٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

۔۔۔

تم میری سمجھ سے باہر ہو۔۔۔اس آدمی نے بس اتنا ہی کہا

ہمیں تو اپنی ہی سمجھ نہیں آتی ہمیں کوئی کیا خاک سمجھے گا۔۔۔بدلے میں اور حان ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

میں نے تمھیں کچھ نہیں کہا تھا میرا تمھارا کوئی زاتی بیر نہیں تھا تب تم نے مجھے بری طرح مارا۔۔۔جب میں تم سے اپنے دل میں دشمنی پر اتر آیا جب مجھے تم پر اور تمھیں مجھ پر غصہ تھا تب تم چاہتے تو مجھے وہیں چھوڑ آتے۔۔۔لوگ اکثر ایسا ہی کرتے ہیں مار پیٹ کر وہیں چھوڑ دیتے ہیں تب تم مجھے یہاں لے آئے ڈاکٹر کو دکھایا

بینڈج کروائی چاہتے تو صرف خد کو اور اس لڑکے کو لے آتے تو مجھے کیوں۔۔۔۔۔

اس آدمی کی حیرت اس کے چہرے اور سوال میں صاف ظاہر تھی

تم جب ظالم تھے تب مجھے تم پر غصہ تھا میں نے تمھیں زبان سے روکنا چاہا لیکن تم نہیں رکے اور پھر اور زیادہ ظلم کرنے لگے تب مجھے تمھیں روکنا پڑا۔۔۔۔ لیکن پھر بعد میں جب میرا غصہ کم ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ میں ظالم بن گیا ہوں تو پھر مجھے احساس ندامت ہونے لگا اور میں تمھیں اسی پشیمانی میں یہاں لایا ہوں۔۔۔۔ مجھے معاف کر دینا جو بھی میں نے تمھارے ساتھ کیا۔۔۔۔ یہ کہ کر اور حان گیٹ سے باہر جانے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اگر دوبارہ تم مجھے کسی کمزور پر ظلم کرتے ہوئے دکھے تو یاد رکھنا اس سے بھی برا حال کروں گا اور ڈاکٹر کے پاس بھی خد ہی لیکر جاؤں گا۔۔۔۔ اک انگلی اٹھائے وہ چہرے پر بے انتہا سختی لائے بولا اور مڑ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر نکل گیا

جبکہ وہ آدمی ابھی بھی اور حان کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ سڑک کے اطراف میں بھی ہر اک اس وجیہ شخص کو ہی دیکھ رہا تھا جو اک طرف بلا کا سفاک اور دوسری طرف بے حد رحمدل بھی تھا۔۔ سفاکیت اور رحمدلی کا ملا جلا کوہ بینیشن ہونے کے علاوہ وہ شخص خوبصورت بھی اتنا تھا کہ وہاں کھڑے ہر شخص کے زہن پر اپنی شاندار شخصیت کا عکس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

سب کی نگاہوں سے بے نیاز وہ سیدھا ہوٹل کی سیڑھیاں چڑھتا اندر گیا اور اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔ بینڈیج والا ہاتھ اس نے ٹیبل کے نیچے کر لیا تھا اور اب خاموشی سے اپنی پلیٹ آگے کر کے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔۔۔ حرا نے اور حان کو الٹے ہاتھ سے کھاتا ہوا دیکھ کر ٹوکا

بس آپی کھا لیا۔۔۔ میں بس چکھ رہا تھا۔۔۔ اور حان فوراً ہی چمچ پلیٹ میں رکھ کر بولا۔۔۔ وہ سب کے سامنے اپنا کارنامہ ظاہر نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

کیا کر کے آئے ہو۔۔۔ہاتھ میں کیا ہوا۔۔۔ابھی تو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔روحان کی نظر جیسے ہی اس کے چھپے ہاتھ پر پڑی اس نے بے ساختہ پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔جبکہ زاویار خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا

کچھ نہیں بس وہ چوٹ لگ گئ۔۔۔اور حان نے اپنا بینڈ یج میں لپٹا ہوا ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

اور سامنے والے کو کتنی لگی۔۔۔۔۔۔پریشے جو اپنے بھائ کو بہت اچھی طرح جانتی تھی منہ بسوڑ کر بولی

چپ چاپ کھانا کھاؤ۔۔۔اور حان نے پریشے کو آنکھ دکھا کر کہا

اہمم۔۔۔۔۔زاویار نے اور حان کی بات سن کر اپنی جانب سے ناگواری ظاہر کی

۔۔۔

پریشے جو کہ اورحان کے کہنے سے منہ نیچے کر کے بیٹھ گئی تھی اک دم زاویار کی جانب دیکھ کر مسکرائی۔۔۔لیکن جب زاویار کو اس نے لاپرواہ سا بیٹھا دیکھا جو اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا تو فوراً ہی واپس نیچے نظریں جھکا لیں ۔۔۔کھڑوس۔۔۔۔اس نے اک نظر زاویار اور اورحان پر ڈالتے ہوئے بڑبڑایا اور دوبارہ کھانا کھانے لگ گئی۔۔۔۔

حریم نے اپنے برابر میں بیٹھے اورحان کے ہاتھ پر اک اکتاہٹ بھری نظر ڈالی اور چمچ پلیٹ میں رکھ کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔اسے مار پیٹ اور غصے سے شروع سے ہی الجھن ہوتی تھی کہاں وہ کتابوں میں کھوئی رہنے والی لڑکی۔۔نازک سی غصہ تو اس کی زات میں کہیں بھی نہیں تھا ہمیشہ دھیما لہجہ کبھی کوئی زرا تیز بات کر بھی دیتا تو وہ فوراً ہی بیمار پڑھ جاتی۔۔۔۔اسے تو سیڈ اینڈ نگ اور روڈ ہیرو والی ناول بھی پسند نہیں آتے تھے اسے تو ہر کہانی میں ہونے والی ہیپی اینڈ نگ خوش کر دیتی تھیں جو مثبت خیالی کا نمونہ تھی اور اس کے پاس بیٹھا شخص غصے اور مار دھاڑ کا پیکر

۔۔۔۔جس کا غصہ ہر وقت اس کی ناک پر ہی بیٹھا رہتا تھا۔۔۔وہ اور حان کو مکمل نظر انداز کرتی دل ہی دل میں اس سے بیزار ہو رہی تھی۔۔۔۔

سب نے کھانا کھا لیا تھا زاویار تو کھانا ختم کرتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔ اور حان وہیں اپنی کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ حریم اٹھ کر پریشے کے پاس چلی گئی تھی ۔۔۔۔اور حان کے پاس بیٹھنا ویسے بھی اب اس کے لیئے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

آنیہ کو کیا ہو گیا۔۔۔۔جب سے اس کا نکاح ہوا ہے کمرے میں ہی بند رہتی ہے۔۔۔۔ مجھ سے بھی بات نہیں کرتی۔۔۔۔جب سے فاریہ آپی کی شادی ہوئی تھی میرے ہی کمرے میں رہنے لگی تھی اور اب رہنا تو دور اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلتی۔۔۔۔ حریم آنیہ کی غیر موجودگی پر پریشان ہوتے ہوئے بولی

ارے نہیں تم خد چپ تھیں اتنے دن سے آج تھوڑی بہتر لگ رہی ہو اسی لیئے تمھیں ایسا لگ رہا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا اب حریم کو کیا بتاتی کہ آنیہ کے چپ ہونے کی کیا وجہ ہے۔۔۔۔

شاید وہ سکندر بھائی کو یاد کر رہی ہو۔۔۔۔اب دیکھو نا نکاح کی رات ہی امی کا انتقال ہو گیا اور پھر وہ چلے گ ئے اس بچاری کو تو اپنے شوہر کے ساتھ کچھ ٹائم بھی نہیں ملا۔۔۔۔۔حریم افسوس کرتے ہوئے بولی

جبکہ حریم کی بات سن کر اور حان شدید تیش میں آ گیا۔۔۔۔۔وہ جو اپنے دوست کی محبت سے واقف تھا۔۔۔اس پر حریم کے منہ سے آنیہ کے دکھ کی وجہ سن کر وہ برادشت نا کر سکا کوئی اور ہوتا تو شاید اپنا غصہ ظاہر نہ کرتا یا شاید غصہ ہی نہ کرتا لیکن وہ تو ٹھہرا اور حان اس کے تیش کو تو بس ہلکی سی ہوا لگنے کی دیر تھی۔۔۔۔وہ فوراً ہی اپنا غصہ ضبط کرتا اٹھا اور اک نظر غصے کی بھری حریم اور پریشے پر ڈالی اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

www.novelsclubb.com

انہیں کیا ہو رہا ہے بار بار۔۔۔۔پہلے بھی ایسے ہی اٹھ کر چلے گ ئے تھے کوئی دورے پڑھتے ہیں کیا۔۔۔۔ڈاکٹر کو دکھاؤ انہیں۔۔۔ حریم پریشے کی جانب جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے بولی

چپ کر جا۔۔۔سن لیا نا تو ابھی شامت آجائے گی۔۔۔پریشے جو کہ اپنے بھائی کے غصے کی وجہ بھی بخوبی جانتی تھی حریم کی بات کو ٹال گئ۔۔۔

ہاں ہاں مجھے کیا۔۔۔حریم نے کندھے آچکا کر کہا اور واپس سے پریشے کے ساتھ باتوں میں لگ گئ۔۔۔اس بات میں کوئ شک نہیں تھا کہ گھر کے افسردہ ماحول سے نکل کر حریم آج بہت بہتر محسوس کر رہی تھی وہ ڈپریشن جو اسے گھر میں اندر ہی اندر گھلا رہا تھا وہ یونیورسٹی جانے اور اس کے بعد سب کے ساتھ ملکر کھانا کھانے کے بعد کچھ کم ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جب جب امی کا یا زونین کا ذکر کرتی تو وہ واپس سے افسردہ ہونے لگتی لیکن پریشے ہر بار ہی اس کا دھیان ہٹا کر اسے کسی اور طرف لگا لیتی۔۔۔یوں آج کئ دنوں بعد حریم نے اپنی چپی توڑی تھی۔۔۔وہ زندگی کی جانب آئ تھی اور یہی اس کے لئے بہتر بھی تھا۔۔۔

حرااور روحان اک طرف کھڑے باتیں کر رہے تھے عرشیہ بھی وہیں موجود تھی لیکن وہ مکمل خاموش کھڑی تھی وہ بس کبھی کبھی نظر اٹھا کر روحان کو دیکھتی اور پھر فوراً ہی نظریں جھکا لیتی۔۔۔۔۔

تبھی حرا کا فون بجنے لگا اور وہ دونوں کو اک منٹ کا کہکر سائڈ میں ہو گئ۔۔۔۔

دراصل وہ فون کسی اور کا نہیں پریشے کا ہی تھا جو کہ پریشے کا ہی آئڈیا تھا۔۔۔۔

حرا کے جاتے ہی عرشیہ اس کے پیچھے جانے لگی۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔روحان نے اک دم اسے جاتے ہوئے دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔عرشیہ نے روحان کے سلام کرنے پر رک کر جواب دیا اور تھوڑی سی دور کھڑی ہو گئ

ٹھیک ہیں آپ۔۔۔روحان نے بہت نرمی سے پوچھا

جی الحمدللہ۔۔۔۔عرشیہ نے ہلکے سے سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا

مجھ ناچیز کو ملاقات کرنے کے شرف سے نوازنے کا شکریہ۔۔۔یہ ناچیز آپ کی جانب سے اس اظہار دلچسپی پر دل سے ممنون ہے۔۔۔۔روحان کی آنکھوں میں آج پہلی بار شرارت تھی

عرشیہ روحان کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخر روحان کو آج کیا ہو گیا ہے۔۔۔

میں کہ رہا ہوں آپ نے مجھ ناچیز مطلب کہ میں روحان شاہ سے ملنے کا اظہار کیا اس کا شکریہ۔۔۔اس بار روحان نے صرف تکہ لگایا تھا

نہیں میں نہیں۔۔۔آپ کو آپی نے بتایا کیا یہ۔۔۔نہیں یہ پریشے ہو گی ان سے کوئی بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔۔۔عرشیہ اک دم گھبراتے ہوئے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بولی

ہاہاہا۔۔۔تو مطلب میرا اندازہ صحیح تھا۔۔۔کرم نوازی کا شکریہ۔۔۔روحان ہلکا سا عرشیہ کی جانب جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔یہ تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ عرشیہ یوں اس میں دلچسپی دکھانے لگے گی۔۔۔

ہائے دیکھو انہیں۔۔۔کتنے پیارے لگ رہے ہیں ماشاءاللہ۔۔۔پریشے روحان اور عرشیہ کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی

نظر نا لگاؤ۔۔۔حریم نے پریشے کو ٹوکا

ماشاءاللہ بول تو دیا۔۔

اب کیسی نظر۔۔۔ہائے اپنے بھائی کو بھی کچھ سکھا دو۔۔۔پریشے منہ بنا کر ان دونوں سے نظریں ہٹا کر بولی

توبہ توبہ۔۔۔کچھ تو شرم کرو۔۔۔اپنے ہونے والے شوہر کی بہن سے کوئی ایسے بات کرتا ہے۔۔۔۔حریم کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے پریشے کو چھیڑنے لگی

ہونے والے شوہر کی بہن تم بعد میں ہو بیٹا پہلے میری دوست ہو۔۔۔۔اور شرافت سے دوست ہی رہنا پہلے ہی آنیہ تو ہمیں اتنی دور چھوڑ کر جانے والی ہے۔۔۔پریشے کرسی سے ٹیک لگا کر اتراتے ہوئے بولی ہاں آنیہ کی بات کرتے اس کے چہرے پر زرا سی اداسی آئی تھی جسے اس نے پل ہی میں دور کر دیا۔۔۔

تم کیا کرتی ہو۔۔۔روحان نے عرشیہ سے پوچھا

مطلب۔۔پڑھتی ہوں۔۔۔۔اور کیا کروں گی۔۔۔

عرشیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

مطلب پڑھائی کے علاوہ۔۔۔تمھاری ہوبیز کیا ہیں۔۔۔۔روحان ہاتھ باندھے پلر سے ٹیک لگائے پوچھ رہا تھا۔۔۔آستینیں اس نے فولڈ کی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں پہنی گھڑی نظر آرہی تھی۔۔۔ٹائی اس نے اتار دی تھی اوپر کا اک بٹن کھولے وہ بہت اسمارٹ لگ رہا تھا۔۔۔اس کا مقناطیسی انداز عرشیہ کی نظروں کے حصار کو بار بار اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔لیکن عرشیہ بھی بڑی کمال

مہارت سے اپنی نظروں کو اس کی جانب اٹھنے سے روکے نیچے دیکھ کر ہی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔میں جس دن ڈرتی نہیں ہوں مجھے بس وہی دن بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔۔عرشیہ کے چہرے پر یہ کہتے اداسی چھا گئ

چلو کوئ بات نہیں کچھ کرنا چاہتی ہو آگے۔۔۔روحان نے اس کی اداسی کو دیکھتے ہوئے بات کو دوسرا رخ دیا

نہیں کبھی اتنا سوچا ہی نہیں۔۔۔جو کام میں کر ہی نہیں سکتی اس کی امید لگا کر خد کو جھوٹے دلاسے کیا دینا۔۔۔اس سے اچھا ہے کہ میں سچائ کو قبول کروں اور اسی میں خوش رہوں۔۔اور میں الحمد اللہ بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔۔عرشیہ بہت معصومیت سے بول رہی تھی۔۔۔۔وہ لڑکی الگ تھی اور لڑکیوں سے بالکل مختلف ۔۔۔۔روحان اس کی جانب کھنچاؤ محسوس کرتا تھا

چلو بھئی بس بھی کرو۔۔۔۔گھر سے فون آرہا ہے چلو گھر چلیں۔۔۔حرا ان دونوں کے بیچ آکر بولی

ہاں کافی دیر ہو گئی چلیں۔۔۔۔۔روحان نے اک نظر عرشیہ کو دیکھا اور باقی سب کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔جبکہ عرشیہ اور حرا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی چلدیں۔۔۔۔

اور حان باہر گیٹ کے پاس ہی کھڑا تھا۔۔۔سب کو آتا دیکھ وہ اپنی سگریٹ پھینک کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔اس کے ہاتھ سے گرتی سگریٹ دیکھ کر حریم کو اس سے اور کوفت ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔یا اللہ کوئی تو گنڈے موالیوں والے کام چھوڑ دیتے۔۔۔۔توبہ۔۔۔۔پتہ نہیں زونین بھائی کو ان میں کیا دکھتا ہے۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں جھرجھری لیتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔

****

ہیلو مائی ڈیئر وائف۔۔۔۔فون کی دوسری جانب سے سکندر کی آواز آئی

اسلام و علیکم۔۔۔۔آنیہ نے بنا کوئی تاثر دی ئے کہا

ہاں ہاں و علیکم السلام۔۔۔۔۔یار میرا اک کام کرو۔۔۔۔اپنی اک دوا بھی کی پکچرز تو سینڈ کرو۔۔۔۔جیسمین کو دکھانی ہیں اس کا بڑا دل چاہ رہا ہے میری بیوی کو دیکھنے کا۔۔۔۔سکندر لاپرواہ سا کہہ رہا تھا جبکہ اس کے سامنے بیٹھی جیسمین جو اس کے ساتھ کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھی ڈنر کر رہی تھی اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

تصویریں۔۔۔۔آنیہ نے خشک ہونٹوں سے بس اتنا کہا آنکھیں تو اس چہکتی ہوئی لڑکی کی اب بالکل خالی تھیں نہ خوشی کا کوئی نشان نہ ہی غم کا کوئی پتہ۔۔۔۔

ہاں نہ اور زرا اچھی اچھی بھیجنا تھوڑا تیار ہو کر۔۔۔۔آئی وانٹ ٹو میک ہر جیلیس۔۔۔(میں اسے جیلس فیل کروانا چاہتا ہوں)....یہ کہتے ہوئے اس نے جیسمین کو آنکھ ماری۔۔۔جس کے بدلے میں جیسمین نے اک آبرو اٹھا کر سکندر کو دیکھا

بھیجتی ہوں۔۔۔۔آنیہ نے یہ کہ کر فون بند کر دیااور اٹھ کر واش روم چلی گئ

۔۔۔۔منہ دھو کر اس نے ہلکا سا میک اپ کیا عام طور پر بنا میک اپ کے سادے سے جوڑے میں جو لڑکی بہت ہی حسین اور دلکش نظر آتی تھی وہ ابھی میک اپ کرنے کے بعد بھی کھل نہیں رہی تھی آنکھیں کاجل کے باوجود بے رونق تھیں چہرہ فاؤنڈیشن کے ساتھ بھی پھیکا لگ رہا تھا۔۔۔۔اس کی زات پر ہوئے ظلم کی دھائی اس کا چہرہ چیخ چیخ کر دے رہا تھا لیکن اس نے ہر آواز کا گلہ گھونٹ دیا تھا اب وہ روتی نہیں تھی۔۔۔۔۔اک دو تصویریں کھینچ کر اس نے سکندر کو بھیج دیں۔۔۔۔

تصویریں بھیجتے ہی سکندر کا فون آنے لگا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی۔۔۔۔آنیہ نے اک ٹشو سے اپنا میک آپ صاف کرتے ہوئے کہا نظریں اس کی سامنے شیشے پر مرکوز تھیں۔۔

یہ کیا بھیجا ہے۔۔۔۔۔مزاق بنا دیا میرا۔۔۔۔سکندر کا لہجہ کسی خاردار تار کی مانند تھا جو آنیہ کے دل و دماغ کو چیر رہا تھا

کیا ہوا۔۔۔ سکندر۔۔۔۔ آنیہ نے اٹکتے ہوئے کہا اس نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی لیکن زخم بھرنے میں وقت درکار ہوتا ہے اوپری زخم تو لوگ دیکھ لیتے ہیں اس کا خیال بھی رکھ لیتے ہیں پر دل کے زخم کا کیا۔۔۔ ناقابل برداشت درد ناقابل برداشت رویوں کے زد میں تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ مجھ سے پوچھ رہی ہو۔۔۔۔ اپنی حالت دیکھو اور پھر مجھے بتاؤ کے کیا ہوا ہے۔۔۔ یہ اگر کوئی ڈرامہ ہے امریکہ آنے کے لیئے تو میں تمھیں بتادوں کہ ان ڈراموں میں نقصان تمھارا ہی ہے۔۔۔ جیسمین میری واحد محبت ہے اس کی جگہ میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔۔۔ تو یہ ڈرامے بند کرو کہ تم میرے بغیر مری جا رہی ہو سمجھیں۔۔۔ سکندر شیخ کی منکوحہ اک ایورتیج لڑکی نہیں ہو سکتی خد کو ٹھیک کرو۔۔۔ ورنہ سکندر جیسمین کے ساتھ بہت خوش ہے۔۔۔ محبت کرتی ہو نا مجھ سے تو جان لو صرف محبت کافی نہیں ہوتی۔۔۔ دلچسپی بھی کوئی چیز ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

اور جس لڑکی پر دنیا ہنسے وہ سکندر کے برابر میں کھڑے ہونے کے قابل نہیں۔۔۔۔۔

یکطرفہ محبت تمھارا فیصلہ تھا میرا نہیں۔۔۔۔یہ کہ کر سکندر نے کال کٹ کر دی اور وہ کانچ کی گڑیا اپنی زات کے زرے سنبھالے وہیں بیٹھی رہ گئ۔۔۔۔شاید اگر کوئ حرکت کرتی تو بکھر جاتی۔۔۔اور بکھرتی تو سمیٹنا مشکل ہوتا کیونکہ بکھرا کانچ سمیٹنے والے ہاتھوں کو ہی گھائل کرتا ہے۔۔۔۔

کاش میں بھی اپنی محبت کا یوں دعویٰ کر سکتی بتا سکتی کہ میری واحد محبت کون تھا۔۔۔۔وہ دل ہی دل چلا رہی تھی وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن چیخ کر اسے کیا ملتا۔۔۔۔تو چپ رہی

چھ ماہ بعد۔۔۔۔

لال حویلی میں ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئ تھی سب لوگ ہی خوشی خوشی کاموں میں لگے ہوئے تھے اب چاہے وہ گھر کے افراد ہوں یا ملازم ہر اک کے چہرے پر چھائ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشی اک جیسی تھی۔۔صاف ظاہر تھا کہ ہر کوئی بے انتہا خوش ہے۔۔۔آخر کو لال حویلی کی رونق آج اتنے ماہ بعد واپس لال حویلی میں آرہی تھی۔۔۔۔

سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے سوائے اک چہرے کے جس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کا سارا خون نچوڑ لیا ہو۔۔۔خوبصورت سا گہرا نیلا جوڑا زیب تن کرنے کے باوجود بھی اس کی زات میں بالکل کشش نہیں تھی۔۔۔۔وجہ اس کا بے حد پھیکا بے رونق چہرہ تھا وہ آنکھیں تھیں جو اب خاموش تھیں وہ ہونٹ تھے جو مسکرانا شاید بھول ہی گ ئے تھے۔۔۔۔کوشش اس بچاری نے کئی بار کی لیکن جس کی ماں کو ہی اس کا درد نظر نہیں آیا اس کا درد اور کون سمجھتا۔۔۔۔اور پھر جب دنیا بے رحمی پر اتر آئے تو انسان بھی کہاں خد پر ظلم ڈھانے سے چوکتا ہے ۔۔۔۔اس نے دل سے اپنے شوہر کو اپنایا تھا اس نے قبول کرنے کے بعد نا مڑنے کی قسم کھالی تھی لیکن اس کی قسمت۔۔۔۔شوہر ہو کر بھی اسے اس کا ساتھ نصیب نہیں ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی اس کی تابعدار بنی منہ بند کر کے اپنی شادی شدہ زندگی

www.novelsclubb.com

کے ہر عیب پر پردہ ڈالے ہوئ تھی لب پر کوئ شکایت نہیں لہجے میں کوئ آہ نہیں۔۔۔۔۔بس آنکھیں تھیں جو اس کے دل کا آئنہ تھیں لیکن ان میں جھانک کر آخر اس کے غم کو دیکھنے کا وقت کس کے پاس تھا۔۔۔۔انہیں آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے لی ئے وہ لڑکی اپنے کام میں لگی ہوئ تھی۔۔

سکندر سے بات ہوئ آنیہ۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کے پاس آکر پوچھنے لگیں

آنیہ نے کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا سر کو نفی میں ہلایا اور واپس اپنے کام میں لگ گئ

تم نے فون کیا تھا۔۔۔۔کیا وہ بھی آرہا ہے۔۔۔۔کوثر شاہ کی آنکھوں میں سکندر کا نام لیتے ہی الگ ہی چمک آجایا کرتی تھی۔۔۔۔

امی ان کا فون نہیں لگ رہا۔۔۔۔آنیہ نے سر کو جھکائے جھکائے کہا

تو زونین سے پوچھ لیتیں۔۔۔۔کوثر شاہ بھی اب اسی کے پاس والے صوفے پر بیٹھی گلدان کے پھولوں کو ترتیب دیتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔انہوں نے جان

بوجھ کر زونین کا نام یہاں لیا تھا وہ آنیہ کو یاد دہانی کرانا چاہتی تھیں کہ اب وہ صرف اس کا کزن ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔شاید انہیں ڈر تھا کہ کہیں آنیہ زونین کو دیکھ کر بے قابو نہ ہو جائے کہیں اس کی محبت نہ جاگ جائے۔۔۔۔۔

آنیہ نے انہیں کچھ نہ کہا بس اک نظر بھر کر دیکھا اور واپس منہ مڑ کر کام میں لگ گئی۔۔۔۔

پچھلی دفع جب آیا تھا تو سکندر بتا رہا تھا کہ اس کی اور زونین کی بہت اچھی دوستی ہو گئی ہے۔۔۔۔بڑا خیال رکھا اس نے زونین کا دیکھو اپنے پیروں پر چل کر گھر واپس آ رہا ہے۔۔۔۔پچھلی بار تو سکندر میری بات مانا نہیں تھا لیکن اس بار اسے بولوں گی اپنی بیوی کو لیکر جاؤ اپنے ساتھ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی تمھیں رخصت کروا کر الگ فلیٹ میں چھوڑ گیا۔۔۔۔۔بس اب اپنے ساتھ لیجائے اپنی بیوی کو۔۔۔کوثر شاہ اپنی ہی دھن میں کہی جا رہی تھیں جبکہ آنیہ بالکل خاموشی سے کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

تمھیں کیا ہو گیا جواب تو دو۔۔۔پتھر کا مجسمہ بنی کھڑی ہو۔۔۔آنیہ کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر کوثر شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ اٹھ کر آنیہ کے سامنے آ گئیں

تمھیں تو بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔یا اللہ زرا خیال نہیں رکھتیں تم اپنا۔۔۔۔کوثر شاہ غصے کی حالت میں اسے سناتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر اس کے کمرے کی جانب لے گئیں۔۔۔۔چلو اب آرام کرو۔۔۔۔اپنی حالت دیکھو اب پہلے جیسی بات تھوڑی ہے جو ہر کام اپنے ذمے لیکر کرنے کھڑی ہو جاؤ گی۔۔شادی شدہ ہو کسی اور کی امانت ہو اپنا خیال رکھا کرو۔۔۔۔۔چپ چاپ یہیں رہو۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کو ڈانٹ رہی تھیں۔۔۔۔سکندر سے شادی کے بعد آنیہ چپ ہی ہو گئی تھی اور کہیں نا کہیں کوثر شاہ کو اس بات کا ملال تھا تبھی وہ ہر وقت آنیہ کے آس پاس رہتیں اور اس کو زندگی کی جانب لانے کی کوشش کرتی رہتیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ نیچے منہ کی ئے کچھ دیر کھڑی رہی پھر آہستہ سے چل کر بیڈ پر جا کر لیٹ گئ۔۔۔اس دوران بھی اس نے اک لفظ بھی اپنی زبان سے ادا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

جب آنیہ نے کچھ بھی نہیں کہا تو انہوں نے دوا کے ڈبے سے دوا نکال کر آنیہ کو دی جب اس نے دوا کھالی تو وہ بھی خاموشی سے کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔اک بار تم امریکہ چلی جاؤ شوہر کے ساتھ رہو گی تو بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔پھر تمھیں اپنی ماں کا فیصلہ صحیح لگے گا۔۔۔۔کوثر شاہ کمرے سے باہر نکل کر دل ہی دل میں آنیہ سے کلام کرنے لگیں۔۔۔۔

.....

اک دن پہلے۔۔۔۔

سب سامان پیک ہو گیا۔۔۔سکندر زونین کے سامنے رکھے کاؤچ پر تقریباً لیٹے ہوئے کہ رہا تھا

ہاں ہو گیا۔۔۔تم بھی چلتے۔۔۔۔گرے ڈینم پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے زونین نے سامان کو اٹھا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

نہیں یار۔۔۔۔ابھی نہیں پچھلے مہینے ہی تو ہو کر آیا ہوں۔۔۔۔وہاں سب بہت ڈرامہ کرتے ہیں مجھے بوریت ہوتی ہے۔۔۔۔۔سکندر لاپرواہ سا کہ رہا تھا

تم جس چیز کو ڈرامہ کہتے ہو میں اسے خیال پیار کہتا ہوں اور کب سے اس سب کے لیئے ترس رہا ہوں۔۔۔۔زونین نے اپنی نظریں چراتے ہوئے کہا

شاید تمھیں اس ماحول کی عادت ہے۔۔۔۔مجھے تو اتنی بھیڑ سے ہی کوفت ہوتی ہے۔۔۔۔اتنے سارے لوگ اک حویلی میں کم تھے جو تم لوگ سامنے کی حویلی کے لوگوں کو بھی ہر وقت اپنے گھر میں ہی رکھتے ہو۔۔۔۔یہاں تو میں اور امی بھی الگ الگ رہتے ہیں نہ وہ میری لائف میں مداخلت کرتی ہیں نہ میں ان کی۔۔۔۔۔

سکندر کے چہرے پر اس کی کوفت صاف ظاہر تھی

زونین نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ سکندر کو کچھ بھی سمجھانا بے سود ہے اسی لیئے خاموش رہا۔۔۔۔

اپنی بیوی کے لیئے کچھ بھجوانا ہے۔۔۔۔زونین نے نظریں بیگ کی جانب رکھے ہوئے کہا

نہیں یار۔۔۔۔عجیب مصیبت ہے یہ بھی۔۔۔۔سکندر نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

زونین نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس اپنی مٹھیاں میچے اس کی بات سنتا رہا

تمھیں کیا ہوا۔۔۔۔سکندر زونین کے چہرے کے بگڑے تاثر دیکھ کر پوچھنے لگا

کچھ نہیں۔۔۔۔زونین فوراً ہی پانی گلاس میں بھر کر سکندر کو اگنور کرنے لگا۔۔۔ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے بتاتا جسے وہ مصیبت کہہ رہا ہے وہ اس کے لیئے کیا ہے

اچھا چلو کچھ نہیں کہ رہا تمھاری کزن کو۔۔۔بس اب جاتے ہوئے دوست سے ناراض تو نہیں ہو۔۔۔سکندر زونین کے عین سامنے آکر بولا۔۔۔۔سکندر بلاشبہ خوش اخلاق لڑکا تھا۔۔۔اس نے زونین کا سائے کی طرح خیال رکھا تھا روزانہ وہ اس کی خیریت دریافت کرتا۔۔۔ڈاکٹر سے اس کی پروگریس ڈسکس کرتا۔۔۔زونین سے باتیں کرتا لیکن نا جانے کیوں جب بات فیملی اور خاندان کی آتی تو وہ الگ ہی انسان نظر آتا۔۔۔جیسے اس میں فیملی کے لیئے جزبات ہی نہ ہوں۔۔۔یا شاید وہ جس ماحول میں رہتا تھا وہاں یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔اپنی امی سے بھی وہ کبھی کبھار ہی ملتا تھا اور اس بات سے اس کی امی کو کوئی شکایت نہیں تھی بلکہ وہ خد بعض اوقات اس جیسی ہی لگتی تھیں۔۔۔پاکستان میں تو سب کو یہی لگتا تھا کہ وہ اک بیوہ ہیں لیکن امریکہ میں انہوں نے سب سے چھپ کر دوسری شادی کی ہوئی تھی اور وہ اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ کافی خوش بھی تھیں۔۔۔اور سکندر کے لیئے یہ بات بالکل معمولی تھی۔۔۔عجیب ماحول تھا

رشتوں سے بیزار لوگوں کا۔۔۔ سکندر کے زونین پر بہت احسانات تھے تبھی زونین چپ چاپ سب کچھ برداشت کر رہا تھا ورنہ سکندر کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو ایسے ماحول میں اک پل بھی گزارنا مشکل ہوتا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے اب چلتا ہوں زندگی رہی تو پھر ملیں گے۔۔۔۔ کب آؤ گے تم پاکستان اب۔۔۔۔ زونین صوفے پر بیٹھ کر جاگرز کے لیسز باندھتے ہوئے پوچھنے لگا

یار دیکھو۔۔۔ چلو میں گاڑی میں ہوں تم آجاؤ نیچے۔۔۔ یہ بیگ لیکر جا رہا ہوں تم باقی سامان لے آؤ۔۔۔ سکندر نے زونین کی بات کو ٹالتے ہوئے کہا اور نیچے چلا گیا

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ائیر پورٹ پر موجود تھے۔۔۔ زونین نے سکندر کا شکریہ ادا کیا اور الوداعی کلمات کہ کر سکندر اور امریکہ کو خیر آباد کہ دیا۔۔۔

زونین کے جاتے ہی سکندر نے جیب سے موبائل نکالا اور کال ملائی

ہیلو مائی لو۔۔۔ چلا گیا وہ آ جاؤ تم اب واپس اپارٹمنٹ میں۔۔۔ سونا سونا ہو گیا میرا گھر تو تمھارے بغیر۔۔۔۔ سکندر اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھتے ہوئے بولا

نہیں نہیں اپنی بیوی سے پرمیشن لے لو پہلے۔۔۔ جیسمین نے منہ بنا کر کہا

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ تمھاری بھی تو اتنی باتیں مانتا ہوں اس کی اک بات مان لی تو کیا ہو گیا۔۔۔ سکندر سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے ناگواری سے بولا

کیا ہوا۔۔۔ پچھلے چار ماہ سے میں کبھی ادھر کبھی ادھر بھٹک رہی ہوں۔۔۔ مجھے میرے گھر سے نکال دیا اور اب کہہ رہے ہو کیا ہوا۔۔۔ جیسمین کافی غصے میں تھی

جان یہ لوگ تھوڑی چھوٹی سوچ کے حامل لوگ ہیں اب اس کی کزن کا شوہر کسی اور لڑکی کے ساتھ ریلیشن میں ہو یہ بات ان لوگوں کو سمجھ نہ آتی۔۔۔ اسی لیئے آنیہ نے مجھ سے کہا تھا کہ زونین کو تمھارا پتہ نہ چلے۔۔۔ اب تو چلا گیا نہ وہ۔۔۔

ختم بات۔۔۔اب تم توسین کریئیٹ مت کرو۔۔۔۔۔ سکندر اب بڑے پیار سے اسے سمجھا رہا تھا

اس کی کزن کا شوہر کسی کے ریلیشن میں نہیں تھا۔۔۔ کسی کے ساتھ ریلیشن میں لڑکا اب اس کی کزن کا شوہر ہے۔۔۔۔ جیسمین ابھی بھی بگڑے تیور لیئے ہی بول رہی تھی

ہاں ہاں۔۔۔۔ چلو اب موڈ ٹھیک کر لو۔۔۔۔۔ میں آرہا ہوں تمھیں لینے تیار رہو۔۔۔۔ سکندر نے اپنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

اب آئندہ سے مجھے یوں چھپایا تو یاد رکھنا میں تمھاری سو کالڈ پسماندہ سوچ رکھنے والی بیوی نہیں ہوں جو تمھاری سب بات مان لوں گی اور کچھ نہیں کہوں گی میں اک آزاد خیال امریکی لڑکی ہوں جو اپنے حقوق بہت اچھی طرح جانتی ہے۔۔۔۔ سب کو ہمارے بارے میں بتاؤ ورنہ مجھ سے قطع تعلق کرو۔۔۔۔۔ جیسمین ابھی بھی غصے میں ہی تھی۔۔۔۔

یار اب بس بھی کرو۔۔۔ تمھیں آنا ہے میرے ساتھ یا نہیں۔۔۔۔ سکندر اب اسے منا منا کر تھک گیا تھا تبھی اک دم چلایا

گڈ ویری گڈ۔۔۔ نہیں آنا مجھے بائے۔۔۔۔ یہ کہ کر جیسمین نے فون بند کر دیا

کیا مصیبت ہے یار۔۔۔۔ آنیہ تم تو بچو اب۔۔۔۔ تمھاری بے تکی فرمائش کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔۔۔ موبائل کو سائڈ میں ڈال کر وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا اور دیکھتے دیکھتے منظر سے غائب ہو گیا

زونین اب جہاز میں بیٹھ گیا تھا جیسے جیسے جہاز ٹیک آف کر رہا تھا اس کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔ میں اس گھر میں کیسے خوشی خوشی چلا جاؤں جہاں اب میری ماں نہیں ہے۔۔۔ کچھ ماہ پہلے جب میں اسی طرح جہاز میں بیٹھا تھا تو مجھے انتظار تھا کہ کب میں گھر پہنچوں گا اور آپ سے بات کروں۔۔۔۔ آج بھی میں جہاز میں ہوں گھر جا رہا ہوں۔۔۔۔ اور میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ جو میں آپ سے مانگنا

چاہتا تھا وہ بھی مجھ سے چھن گیا اور آپ بھی مجھ سے دور چلی گئیں۔۔۔۔۔وہ سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے دل ہی دل میں عائشہ شاہ سے ہمکلام تھا

اک دن بعد۔۔۔۔۔

اور حان صبح سے ہی لال حویلی میں موجود تھا وہ زونین کا کمرا سیٹ کروا رہا تھا ہر چیز اسی کے حساب سے سیٹ کرتا وہ آج بے حد خوش تھا۔۔۔۔۔

کمرہ جب پوری طرح سیٹ ہو گیا تو وہ دروازے کے پاس کھڑے ہو کر پورے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔۔۔اس نے زاویار کو بھی کہ دیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ زونین کو پک کرنے جائے گا۔۔بس اب وہ کمرے سے نکل ہی رہا تھا کہ فریش پھولوں سے بھرا گلدان ہاتھوں میں لیئے حریم جو جلدی میں کمرے کے اندر آ رہی تھی کمرے سے نکلتے اور حان سے بری طرح ٹکرا گئی۔۔۔کانچ کا گلدان تو اس نے مظبوطی سے پکڑ کر بچا لیا تھا جبکہ گلدان میں موجود پانی سارا کا سارا اور حان کے

کپڑوں پر تھا اور پھول تو دونوں کے ہی اوپر تھے کچھ پیروں میں مسل گ ئے تھے کچھ ابھی ابھی سلامت تھے۔۔۔۔

دیکھ کر نہیں چل سکتیں کیا۔۔۔اور حان نے اک دم اپنے اوپر گرے پانی کو دیکھ کر کہا۔۔۔زونین کے امریکہ جانے کے بعد اور حان ہی تھا جو روزانہ حریم کو اپنے ساتھ یونیورسٹی لیکر جاتا اس کا وہاں دھیان بھی رکھتا۔۔اس کا رویہ حریم سے کافی بہتر ہو گیا تھا لیکن ابھی اسے دیر ہو رہی تھی زاویار اس کا گاڑی میں ویٹ کر رہا تھا وہ زونین سے ملنے کے لی ئے بے چین تھا اور اب اس کے کپڑے کہیں جانے کے لائق نہیں رہے تھے تبھی وہ تیش میں آ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھ کر چلنا شاید صرف مجھ پر ہی لازم نہیں تھا۔۔۔حریم خد کو سنبھال کر گرے ہوئے پھول سمیٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

سارے کپڑے خراب ہو گ ئے میرے اب کیسے چینج کروں۔۔۔۔بھائی جان ویٹ کر رہے ہیں کپڑے چینج کرتے کرتے دیر ہو جائے گی۔۔۔۔میں بھی کہاں متھاماری کر رہا ہوں۔۔۔۔۔اور حان غصے میں بڑبڑاتے ہوئے چلا گیا

میں نے کیا کیا۔۔۔۔خد دیکھو نہیں اور سارا الزام سامنے والے پر ڈال دو۔۔۔۔ مانتی ہوں میری غلطی تھی لیکن برابر کی غلطی تو ان کی بھی تھی۔۔۔میرے بھی تو کپڑے خراب ہوئے پھول سارے خراب ہو گ ئے۔۔۔۔۔حریم روہانسی ہوتے ہوئے دل ہی دل میں پھول سمیٹ کر گلدان میں ڈالتے ہوئے کہ رہی تھی

زرا تمیز نہیں ہے کہ لڑکیوں سے کیسے بات کرتے ہیں سارا موڈ آف کر دیا اتنا خوش تھی میں۔۔۔۔حریم افسردہ ہوتی زونین کی سائڈ ٹیبل پر گلدان رکھتے ہوئے بولی اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

بھائی جان آپ چلے جائیں۔۔۔۔میں گھر پر مل لوں گا زونین سے۔۔۔۔وائٹ کلر کی پلین شرٹ پر براؤں دھبے لی ئے وہ گاڑی کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے بولا

کیوں۔۔۔زاویار نے اس کی شرٹ نہیں دیکھی تھی تبھی نا سمجھی سے کہنے لگا

میری شرٹ پر گندا پانی گر گیا ہے اب چینج کرنے میں وقت لگے گا آپ جائیں ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔۔اتنے دن بعد وہ آرہا ہے اسے انتظار مت کروائیں۔۔۔۔۔

اور حان یہ کہ کر سفید حویلی کی جانب بڑھ گیا البتہ اسے حریم پر ابھی بھی شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے جاتے ہی زاویار نے بھی گاڑی زناٹے سے روڈ کی جانب بڑھا دی۔۔۔

زاویار ائیر پورٹ پہنچ گیا تھا باقی سب گھر پر ہی ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔آنیہ تو اپنے کمرے میں ہی بند ہو گئی تھی اس میں زونین کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔باقی سب بھی اس بات سے پریشان تھے کہ زونین گھر آتے ہی اپنی امی کے بارے میں پوچھے گا تو وہ سب اسے کیسے بتائیں گے۔۔۔لیکن

فی الحال خوشی کا جزبہ ہر پریشان کن خیال پر بھاری تھا زونین موت کے منہ سے نکل کر آج کئی ماہ بعد گھر جو آرہا تھا۔۔۔۔

آج امی زندہ ہوتیں تو تمھیں یوں دیکھ کر کتنی خوش ہوتیں۔۔۔۔تم سے چھپانا میری مجبوری تھی بھائی امید کرتا ہوں تم سمجھو گے۔۔۔۔زاویار زونین کا انتظار کرتے ہوئے وہیں پلر سے ٹیک لگائے اس سے دل ہی دل میں ہمکلام تھا۔۔وہ اس بات سے انجان تھا کہ جس بات کو بتانے کیلئے وہ اتنا پریشان ہے زونین وہ بات بہت پہلے سے جانتا ہے۔۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر سامنے سے چل کر آتے زونین پر پڑی۔۔۔۔چھوٹے بھائی کو یوں اپنے پیروں پر چلتا آتے دیکھ زاویار کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔۔اپنے بہتے انسوؤں کی پرواہ کئے بغیر وہ زونین کی جانب بڑھا اور فوراً اسے گلے لگالیا۔۔۔

زونین بھی زاویار کو دیکھ کر جزباتی ہونے لگا تھا۔۔۔۔دونوں بھائیوں کو یوں اک دوسرے سے ملتے دیکھ آس پاس کے لوگ بھی ٹھہر کر دیکھنے لگے۔۔۔۔وہ دونوں

ہی بنا آواز کے بس آنسو بہا رہے تھے ان آنسوؤں میں بلا کا درد چھپا تھا۔۔۔تکلیف تھی۔۔۔۔بے بسی تھی اور سب سے بڑھ کر اپنوں سے دوری تھی۔۔۔

آ گیا میرا شیر۔۔۔۔میرا بہادر۔۔۔۔بہت تنگ کیا تم نے اپنے بھائی کو آئندہ ایسا مت کرنا۔۔۔زاویار نے زونین کو خد سے الگ کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ لیکر کہا اور واپس سے اسے گلے لگا لیا

میرے ہاتھ میں ہوتا تو ایسا کبھی نہ ہونے دیتا بھائی جان۔۔۔۔زونین رو رہا تھا وہ دل کا ہلکا تھا یا شاید اس کا دل کمزور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔جسمانی گھاؤ اک طرف۔۔۔۔ اس رات کا منظر اک طرف اور اپنوں کی جدائی اک طرف اس نے بہت سا غم اپنے سینے میں دفن کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔وہ اپنے جزبات کو روک نہیں پا رہا تھا اور اب باقاعدہ رونے لگا تھا بالکل بچوں کی طرح کہ اک اک بندہ جو انہیں دیکھ رہا تھا اس کی آنکھ نم ہونے لگی تھی

بس میرے بھائی۔۔۔۔بس ایسے نہیں روتے تم تو میرے شیر ہو۔۔۔تم نے اپنے بھائی کو اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔تم واپس میرے سامنے کھڑے ہو۔۔۔۔آج میری زندگی کا سب سے بڑا خوشی کا دن ہے۔۔۔۔میرا بھائی آگیا۔۔۔۔میرا بھائی ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔زاویار نے زونین کے کندھے میں ہاتھ ڈال کر اک ہاتھ سے اس کی ٹرالی پکڑی اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی روڈ پر آئی۔۔۔۔زونین اک دم سیدھا ہوا۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہمت جمع کر رہا ہو۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔کچھ کہنا ہے۔۔۔۔زاویار نے اس کی بے چینی کو بھانپتے ہوئے پوچھا

بھائی پہلے امی کے پاس چلو۔۔۔۔زونین کے گلے سے بھرائی ہوئی آواز نکلی

زاویار نے اک دم گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔۔وہ حیرت سے زونین کو دیکھنے لگا۔۔۔۔گھر ہی چل رہے ہیں بھائی۔۔۔۔زاویار زونین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں کو پڑھنے کی کوشش کرنے لگا

لیکن امی تو گھر پر نہیں ہیں نا۔۔۔۔مجھے امی کے پاس جانا ہے۔۔۔زونین اب اپنی گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

پہلے گھر چلو۔۔۔۔پھر بات کرتے ہیں کچھ ہے جو میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ زاویار نظریں چراتے ہوئے بول کر گاڑی پھر سے اسٹارٹ کرنے لگا

نہیں بھائی جان مجھے امی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔چھ ماہ پہلے مجھے گھر آتے ہی ان سے بات کرنی تھی انہوں نے کہا تھا میں آجاؤں گا تو وہ میری بات سنیں گی۔۔۔۔مجھے ان کے پاس لے چلیں بھائی جان پلیز۔۔۔۔زونین کی آنکھ کے آنسو بغاوت پر اتر آئے تھے وہ جتنا ان کو روکنا چاہ رہا تھا وہ بہے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔زاویار سمجھ گیا تھا کہ جو بات وہ زونین کو بتانے کے لیئے ہمت جمع کر رہا ہے وہ بات زونین پہلے سے جانتا ہے۔۔

زاویار نے زونین کی جانب اک نظر ڈالی اور گاڑی کو گھما لیا۔۔۔۔اس جانب جہاں اس کی امی ابدی نیند سو رہی تھیں۔۔۔۔

قبرستان کے دروازے پر آکر زاویار نے گاڑی روکدی۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔۔زونین زاویار کے کہتے ہی گاڑی سے نکل گیا۔۔۔۔

قبرستان پر نظر ڈالتے ہی اس کا وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔۔ماں کا چلے جانا اور بات تھی لیکن حقیقت کو یوں آنکھوں سے دیکھنا اور بات۔۔۔۔دل کہ رہا تھا کہ وہ یہاں نہیں ہیں گھر پر انتظار کر رہی ہیں دماغ کہ رہا تھا کہ جو چلا جاتا ہے وہ آخر کہاں واپس آتا ہے۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا قبرستان کی جانب بڑھ رہا تھا لیکن اس کا دل اور دماغ آپس میں ہی الجھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کے لب بالکل خشک تھے۔۔۔۔چہرہ اس طرح مرجھا گیا تھا جیسے وہ ٹھیک ہوا ہی نہ ہو۔۔۔شکستہ قدم اٹھاتے وہ اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔اک نظر اس نے پورے قبرستان پر ڈالی۔۔۔اک پل کو دل لرز اٹھا۔۔۔۔کتنے لوگ اپنوں سے دور ہوئے وہاں سوئے تھے۔۔۔۔سکون میں تھے یا نہیں وہ تو غیب کی بات تھی لیکن دنیا کے مکر و فریب سے آزاد تھے۔۔۔۔شیطان کے چنگل سے آزاد تھے اب انہیں

شیطان اور نہیں بہکا سکتا تھا۔۔۔۔ناجانے کب سے سو رہے تھے اور کب تک سوتے رہیں گے۔۔۔کتنے لوگ انجان تھے کتنے جاننے والے۔۔۔۔لیکن ان سب میں اک اس کی ماں تھی۔۔۔وہ ماں جس نے ہر سختی ہر مشکل کو خد پر لیکر ان تینوں کی تنہا پرورش کی تھی۔۔۔۔

زونین کو جاتا دیکھ زاویار پھر سے چھے مہینے پرانے وقت میں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔اسے لگا کہ امی جیسے آج ہی گئی ہوں۔۔۔۔امی کی کمی اس کے دل میں کسی کیل کی مانند چبھ رہی تھی۔۔۔۔پھر بھی وہ ہمت کر کے گاڑی سے باہر آیا۔۔۔۔اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا زونین کے عین پیچھے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔زونین نے مڑ کر اس کی جانب سوالیہ نظریں لیئے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ امی کہاں ہیں۔۔۔

جواب میں زاویار نے اک قبر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔اور پھر وہیں کھڑا ہو گیا اس میں ہمت نہیں تھی زونین کو ٹوٹتا ہوئے دیکھنے کی۔۔۔۔۔وہ اک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکا۔۔۔۔سب کو سنبھالنے والا آج پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا

www.novelsclubb.com

زونین نے کچھ نہیں کہا اور سیدھا جا کر امی کی قبر کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔کچھ پل خاموشی سے اس نے فاتحہ پڑھی اور پھر اپنی ماں کے لیئے دعا کی۔۔۔۔

امی آپ بے فکر رہیں۔۔۔میں اب آپ کو تنگ نہیں کروں گا۔۔۔میں جانتا ہوں میں نے آپ کو بہت پریشان کیا ہے آپکے آخری وقت میں آپکو میری ہی فکر تھی دیکھیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے یقین ہے آپ وہاں سکون سے ہوں گی۔۔۔اتنی اچھی ماں اتنی اچھی بیوی اور اتنی اچھی عورت جو نیک تھی وہ پر سکون کیوں نہ ہو گی۔۔۔۔

امی مجھے درد ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔اس نے اپنے دل پر انگلی رکھی۔۔۔لیکن میں ٹھیک ہوں میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔آپ بس اپنے زونین کو بھولیئے گا مت۔۔۔مجھے آپ خواب میں آ کر کیوں نہیں ملتیں۔۔۔مجھ سے ناراض ہیں کیا۔۔۔

امی مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔میں آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔زونین اپنی ماں کی قبر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہ رہا تھا آنکھ سے لگاتار آنسو بہ رہے تھے لیکن وہ کمال مہارت سے خد کو ٹوٹنے سے بچا رہا تھا۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے وہ اٹھا اور اپنی امی کو اللہ حافظ کیا اور پھر آنے کا وعدہ کر کے زاویار کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

زاویار حیرت سے زونین کو دیکھ رہا تھا اسے لگا تھا کہ زونین کو سنبھالنا مشکل ہو گا لیکن یوں زونین کا خود کو قابو رکھنا اسے شاک کی کیفیت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

زونین سیدھا آکر زاویار کے گلے لگ گیا۔۔۔۔بہت کچھ برداشت کیا آپ نے بھائی۔۔۔۔سب میری وجہ سے۔۔۔۔آپ اکیلے نہیں ہیں اب آپکا بھائی آگیا ہے

۔۔۔۔

تمھیں کب۔۔۔۔زاویار کے منہ سے بس اتنا نکلا

بہت پہلے۔۔۔۔زونین نے یہ کہااور دروازے کی جانب بڑھ گیا

سکندر نے بتایا۔۔۔۔زاویار نے پوچھا

نہیں آپ نے۔۔۔۔زونین نے گاڑی کے پاس پہنچ کر زاویار کی جانب مڑ کر کہا

زاویار نے کچھ نہیں کہابس آنکھوں میں حیرت لیئے اسے دیکھتا رہا

میں ہاسپٹل میں بعض اوقات جاگ جایا کرتا تھا لیکن اپنے جسم کو حرکت نہیں دے پاتا تھا آنکھیں بند ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ دکھتا بھی نہیں تھا لیکن آوازیں سنائی دیتی تھیں۔۔۔۔۔میں نے بہت بار جب آپ مجھ سے بات کر رہے ہوتے تھے آپ کو جواب دینے کی کوشش کی لیکن میں بے بس تھا۔۔۔مجھے محسوس ہوتا تھا میں باتیں سنتا تھا لیکن جب بے ہوش ہو جاتا تو کچھ سنائی نہ دیتا۔۔۔۔۔اک روز میں جاگ رہا تھا تب میں نے آپ کو روحان بھائی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔۔۔۔

تب میں بہت رویا تھا بھائی بہت زیادہ لیکن حرکت کوئی نہیں تھی میں قید میں تھا اپنے جسم کی۔۔۔۔بہت لمبی سزا تھی۔۔۔۔بہت سخت۔۔۔۔

میں کئی دن روتا رہا میرا دل اداس ہو گیا تھا۔۔۔۔پھر جب مجھے امریکہ میں مکمل ہوش آیا تو مجھے احساس ہوا کہ زندگی کیا ہے اور آزادی کیا۔۔۔۔میں کچھ دن تو زندگی کو محسوس کرتا رہا۔۔۔۔پھر مجھے امی یاد آئیں اور پھر آپ کے منہ سے نکلی بات۔۔۔۔اندھیروں نے پھر مجھے آگھیرا تھا لیکن یہ اندھیرے مجھے خد سمیٹنے تھے اسی لیے میں نے کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتایا میں یہ خد سے کرنا چاہتا تھا جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔میں جیت گیا لیکن امی نہیں ہیں مجھے یوں دیکھنے کے لیئے۔۔۔۔ میری ماں میری وجہ سے تکلیف میں تھیں یہ بات مجھے افسردہ کرتی ہے۔۔۔۔بس میں اس خلش کو دور نہیں کر پا رہا بھائی۔۔۔۔

میرا بہادر میرا بھائی اتنا سب کچھ اکیلے برداشت کرتا رہا اک آواز لگاتے میں دوڑا چلا آتا۔۔۔۔مجھے ڈاکٹر نے منع کیا تھا تمھیں کچھ بتانے کے لیئے۔۔۔۔مجھے خبر ہوتی

www.novelsclubb.com

کہ تمھیں معلوم ہے تو میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔خود اکیلے کیوں یہ سب برداشت کیا۔۔۔زاویار نے زونین کی جانب نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا

اسی لیے نہیں بولا کچھ میں آپ سب کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا پہلے ہی سب میری وجہ سے اتنا پریشان ہوئے۔۔۔میں جانتا تھا کہ آپ میری تکلیف سن کر فوراً میرے پاس آجائیں گے آپ نے پہلے ہی میرا بہت خیال رکھا ہے میں اور کیسے آپ کو پریشان کرتا۔۔۔۔زونین کی نظریں اب دور اپنی ماں کی قبر پر تھیں

پریشان۔۔۔تم میرے چھوٹے بھائی ہو میری جان بستی ہے تم میں اور تم کہ رہے ہو کہ میں پریشان ہو جاؤں گا۔۔۔آئندہ ایسے مت سوچنا سمجھے۔۔۔خوشی سے زیادہ غم اور دکھ میں اپنوں کی ضرورت ہوتی ہے ایسے میں خد کو اکیلا کر لینا کہاں کی سمجھداری ہے۔۔۔اللہ کرے آج کے بعد تمھیں کوئی غم نہ ملے لیکن اگر کبھی کوئی بات ہو تو تم بنا جھجھکے اپنے بھائی کو بتاؤ گے ہاں اگر میں مر جاؤں تو تمھیں

اجازت ہے۔۔۔زاویار سختی سے کہ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں تھیں اور اب وہ پھر سے رونا نہیں چاہتا تھا جبکہ زونین نے آخری بار قبرستان کی جانب دیکھا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔اس کے بعد ان دونوں نے پورے راستے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔

گھر کے قریب پہنچتے ہی زونین کو عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا کچھ ماہ پہلے بھی وہ اسی رستے سے اپنے گھر کی جانب رواں دواں تھا۔۔۔۔اس وقت ہر جانب اندھیرا بکھرا ہوا تھا اور آج روشنی ہی روشنی تھی پوری سڑک ہمیشہ کی طرح سنسان تھی اکا دکا ہی لوگ وہاں موجود تھے جو کہ کسی کام کے تحت وہاں سے گزر رہے تھے۔۔۔ ۔۔۔ تبھی ان کی گاڑی جنگل کے پاس سے گزری۔۔زونین جنگل کی جانب بنا پلک جھپکائے دیکھنے لگا۔۔۔اس کی رگیں تن گئی تھیں اسے تیش آنے لگا تھا۔۔۔اس کے تمام نقصانات کا زمہ دار اسی جنگل میں تھا۔۔۔وہ جس تکلیف سے گزرا تھا وہ

www.novelsclubb.com

سب اسی کی دین تھی۔۔۔۔۔۔لیکن یہ فی الحال غصہ کرنے اور نکالنے کا وقت نہیں تھا تبھی وہ اپنے غصے کو ضبط کی ئے بیٹھا رہا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔زونین کو کھویا ہوا دیکھ کر زاویار نے سوال کیا

زونین نے کچھ نہیں کہا بس ہلکی سی گردن ہلائی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا نظریں ابھی بھی جنگل پر ہی تھیں۔۔۔

بالآخر وہ گھر پہنچ گ ئے۔۔۔۔اک نظر گھر کو دیکھ کر زونین نے مڑ کر سفید حویلی میں جانب دیکھا۔۔۔۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں زونین کا اس سے سامنا ہوا تھا۔۔۔۔اک اک یاد اس کے ذہن میں تازہ ہونے لگی۔۔۔۔اس کا چہرہ بھی زونین کی نظروں کے سامنے آنے لگا۔۔۔یہ وہ چہرہ تھا جسے وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔۔

اک سرد آہ بھر کر اس نے اپنا رخ لال حویلی کی جانب کر لیا۔۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب نے زونین کا بہت اچھے سے استقبال کیا۔۔۔۔
ظفر شاہ نے اس کا صدقہ دیا کوثر شاہ بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں
۔۔۔۔جو بھی تھا وہ زونین سے محبت تو کرتی تھیں بس شاید انہیں زونین آنیہ کے
لیئے پسند نہیں تھا۔۔۔۔

سب زونین سے آکر مل لیئے تھے۔۔۔اور حان تو اس کے پاس ہی تھا جب سے
زونین آیا تھا لیکن حریم جب سے زونین آیا تھا اک بار بھی اس کے پاس نہیں آئی
تھی۔۔۔وہ متلاشی نظروں سے حریم کو ڈھونڈنے لگا

کیا ہوا۔۔۔۔کوثر شاہ نے زونین کو بے چین پا کر پوچھا

حریم کہاں ہے چاچی۔۔۔۔زونین نے پوچھا

وہ کمرے میں ہے اپنے۔۔۔۔دو بار بلوایا ہے لیکن باہر نہیں آرہی۔۔۔۔کوثر شاہ جو
پہلے سمجھی تھیں کہ زونین شاید آنیہ کو ڈھونڈ رہا ہے حریم کا نام سن کر سکون میں
آکر کہنے لگیں

میں اک منٹ آتا ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر زونین اٹھا اور سیدھا حریم کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

دروازے کے پاس آ کر اس نے ہلکے سے دستک دی۔۔۔۔

آ رہی ہوں نیچے بس اک منٹ۔۔۔اندر سے حریم کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔زونین نے آواز لگائی

حریم جو کہ اندر رو رہی تھی بھائی کی آواز سنتے ہی فوراً دروازے کی جانب بڑھی اور دروازہ کھول دیا۔۔۔

مجھ سے ناراض ہے میری گڑیا۔۔۔۔زونین نے بہت پیار سے کہا

حریم نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس وہ اپنے بھائی کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اسے اس طرح روتا دیکھ زونین کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔۔۔

بس گڑیا بس۔۔۔۔چشمہ کہاں ہے تمھارا۔۔۔۔اتنے ماہ بعد بھائی کو دھندلا دیکھنا ہے تمھیں۔۔۔۔زونین اس کا موڈ بحال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا

حریم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ ویسے ہی روتی رو ہی۔۔۔۔

ارے بھئی ہٹو تو۔۔۔۔ساری شرٹ گیلی کر دی۔۔۔۔زونین پھر سے اس کا دھیان ہٹانے لگا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حریم کو کیسے چپ کرائے

حریم نے اس کے جواب میں اس بار بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔

بیٹھنے ہی دو اچھا۔۔۔۔ابھی ابھی بیماری سے اٹھ کر آیا ہوں۔۔۔۔زونین نے حریم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

حریم نے ہلکی سی سر کو جنبش دی اور کمرے کے اندر جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی

زونین بھی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے بہت یاد کیا تم نے۔۔۔۔زونین نے اس کی جانب ہلکا سا جھک کر سوال کیا

حریم نے اس کے جواب میں ہلکا سا ہاں میں سر ہلایا

مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔زونین نے پوچھا

حریم نے اپنی ناک صاف کرتے نفی میں سر ہلایا

یونیورسٹی جاتی ہو۔۔۔۔زونین نے اس بار بات بدلی

آپ آئندہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیے گا۔۔۔۔میں اکیلی ہو گئی تھی بہت اکیلی ۔۔۔مما بھی چلی گئیں۔۔۔۔حریم نے خد کو سنبھال کر زونین کی کہی گئی بات کا جواب دیئے بنا بات کا آغاز کیا

میری گڑیا میں جانتا ہوں تم نے مشکل وقت دیکھا ہے لیکن تم سب کے ساتھ تو تھیں تمھارا یہ بھائی تو اصل تنہائی کو ہرا کر تمھارے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔

چلو اٹھو نیچے چلو۔۔۔بس بہت ہو گیا رونا دھونا۔۔۔اب مجھے تم روتی ہوئی نہ دکھو۔۔۔جو ہونا تھا ہو گیا وقت تھا گزر گیا۔۔۔۔اب ہم تین ہیں ہمیں اک دوسرے کی طاقت بننا ہے اور تمھیں اس کے لیۓ مضبوط ہونا ہو گا۔۔۔

چلو آجاؤ میں نیچے تمھارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر زونین اٹھا اور شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر نکل گیا۔۔

زونین حریم نے کمرے سے نکلا ہی تھا کہ سائڈ میں بنے کمرے کے بند دروازے پر اس کی نظر کچھ پل کے لیۓ ٹھہر گئ۔۔۔۔۔ابھی وہ کھڑا دیکھ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھل گیا اور آنیہ پانی کا خالی جگہ لیۓ باہر آئ۔۔۔۔

زونین پر نظر پڑتے ہی اس نے لمحے بھر کو زونین کو دیکھا۔۔۔اور نظریں نیچے کر کے زونین کے برابر سے گزرنے لگی

اسلام علیکم۔۔۔زونین نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

آنیہ نے ہلکی سی سر کو جنبش دیکر سلام کا جواب دیا۔۔۔وہ زونین کو نظر انداز کر رہی تھی یہی اک صورت تھی کہ وہ خد پر قابو رکھ پاتی ورنہ درد تو اتنا تھا کہ برداشت تک کرنا مشکل تھا۔۔۔

مدتوں کے بعد وہ ملے بھی تو کچھ اس طرح

ہم نظر اٹھا کر تڑپ اٹھے وہ نظر جھکا کر چلے گئے۔۔۔

زونین نے شعر کہا اور سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔جبکہ آنیہ کا دل اس نے اپنے شعر سے چور چور کر دیا تھا۔۔آنیہ نے فوراً ہی خد کو سنبھالا کیونکہ اب وہ اس کی نہیں تھی وہ کسی اور کی امانت تھی اس کی سوچ اس کے الفاظ اس کا دل یہاں تک کہ اس کے آنسو سب اس کے شوہر کی امانت تھی۔۔۔۔اور آنیہ کم سے کم امانت میں خیانت کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔

رات ہو گئی تھی اور اب سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے۔۔۔زونین بھی تھکا ہوا تھا تبھی جلدی سونے چلا گیا تھا۔۔۔

بات سنو جاگ رہی ہو۔۔۔ ظفر شاہ نے کوثر شاہ سے کہا

ہمم بولیں۔۔۔ کوثر شاہ نے اپنی آنکھیں بند کیے جواب دیا

زونین آگیا ہے اب ماحول پہلے سے بہتر ہے تو کیوں نہ فرحان چچا اور اویس سے بات کر کے بچوں کی شادی کی نئی تاریخ رکھ لیں۔۔۔۔ ظفر شاہ کچھ سوچتے ہوئے کہ رہے تھے

ہاں میں بھی سوچ رہی تھی۔۔۔ لیکن دل میں اک ڈر بیٹھ گیا ہے کہیں پھر ہم کسی اپنے کو نہ کھو دیں۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

تم ایسا مت سوچو جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔ کسی حادثے یا موت کو وجوہات سے جوڑنا شرک ہے۔۔۔ کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ کے چاہے بغیر اک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔۔۔ ظفر شاہ کوثر شاہ پر برہم ہوئے

جانتی ہوں۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔کوثر شاہ کچھ کہنے کے لیئے منہ کھول ہی رہیں تھیں کہ ظفر شاہ نے ان کی بات کاٹ دی

جانتی ہو تو کیسے یہ سب کہ سکتی ہو۔۔۔بھابھی کی موت کا وقت وہی مقرر تھا بہت پہلے سے یہ اللہ نے چاہا تھا اگر اس دن آنیہ کا نکاح نہیں بھی ہوتا تو ان کو اسی دن جانا تھا۔۔۔۔زونین بیٹے کے مقدر میں یہ حادثہ لکھا تھا۔۔۔۔جو ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے آگے بھی جو وہ چاہے گا وہی ہو گا۔۔۔

لیکن قتل بھی تو ہوتے ہیں اسی طرح دوسری مخلوق بھی ہیں وہ وار کرتے ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

ہاں تو ان کا انصاف اللہ کرے گا نہ لیکن اک بات مومن کو اپنے دل و دماغ میں بٹھا لینی چاہیئے کہ جب تک اللہ نا چاہے کوئی چاہ کر بھی نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے نہ ہی نقصان۔۔۔۔۔دیکھو اللہ نے زونین کی زندگی لکھی تھی تو کوئی حادثہ بھی

اسے ختم نہ کر سکا۔۔۔وہ اللہ اپنی زات کے معجزات دکھاتا رہتا ہے لیکن بندہ ہے کہ ناشکری اور شرک سے باز نہیں آتا۔۔۔۔

جنگل میں کچھ ہو گا۔۔۔میں مانتا ہوں لیکن جب تک اللہ نے اس کا ساتھ ہمارے ساتھ لکھا ہے وہ رہے گا۔۔۔اللہ سے اچھے کے لیئے دعا کرو اور یہ سب باتیں مت سوچو۔۔۔مشکل میں اللہ ہی اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے دیکھنا ہماری بھی کرے گا۔۔۔لیکن اگر کسی اور کی موت لکھی ہے تو وہ تو ہو کر رہے گی چاہے شادی ہو یا نہ ہو۔۔۔ظفر شاہ اب بناتاثر دیئے سمجھا رہے تھے

اللہ نہ کرے کہ اب کوئی ہمیں چھوڑ کر جائے۔۔۔۔اللہ نہ کرے یہ کہ کر کوثر شاہ اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گئیں

کیسے سمجھاؤں اسے۔۔۔۔ظفر شاہ بھی اک نظر افسوس بھری کوثر شاہ پر ڈال کر واپس آنکھیں بند کر لیئے

جبکہ کھڑکی سے جھانکتا وہ کالا سایہ کافی دیر تک ان دونوں کو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

اگلی صبح لال حویلی میں ہر سو رونق بکھیرے ہوئ تھی آج سب نے اک ساتھ ناشتہ کرنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔ڈائننگ ٹیبل کی ہر کرسی پر کوئ نہ کوئ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔گھر کی لڑکیاں اور عورتیں جو عام طور پر سب کے لیئے ناشتہ بنانے اور لگانے میں مصروف ہوتی تھیں وہ بھی کرسیوں پر موجود تھیں۔۔۔پوری میز طرح طرح کے سامان سے بھری ہوئ تھی سب ہی کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔۔۔سوائے اک آنیہ کے جس پر ناخوشی کا کوئ تاثر تھا نہ ہی غم کا۔۔۔وہ بس خاموشی سے بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔

زونین زاویار کے بالکل برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا اس کی دوسری جانب فرقان شاہ تھے اسی طرح سامنے کی کرسیوں پر ظفر شاہ اور کوثر شاہ تھے۔۔۔حریم اور آنیہ اک ساتھ زونین کی لائن میں ہی کونے پر بیٹھی تھیں۔۔۔جبکہ روحان آنیہ کی سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم سب کو یوں اکھٹا دیکھ کر مجھ بوڑھے کو جو خوشی نصیب ہوئی ہے میں اس کا تم سب کو کیسے بتاؤں۔۔۔۔اللہ سے میری دعا ہے کہ کبھی کوئی غم دکھ تم لوگوں کی زندگی میں نہ آئے اور ہمیشہ تم سب یوں ہی ہنستے مسکراتے رہو۔۔۔۔۔آمین۔۔۔۔فرقان شاہ سب کی جانب باری باری دیکھتے ہوئے کہ رہے تھے

آمین۔۔۔۔سب نے ان کی دعا کے جواب میں اک آواز ہو کر کہا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔میں آج سفید حویلی جانے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔شادی کی تاریخ کے لیئے۔۔۔۔ظفر شاہ نے بات کا آغاز کیا

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔بس اب اور دیر نہ کرو۔۔۔۔اللہ کرے سب اچھے سے ہو جائے۔۔۔۔۔فرقان شاہ کے لہجے میں کہیں کہیں ڈر موجود تھا۔۔۔۔

روحان اور زاویار تم لوگ بھی شام کو جلدی آجانا۔۔۔۔تم دونوں بھی ساتھ چلنا۔۔۔۔ظفر شاہ نے ان دونوں کیجانب دیکھتے ہوئے کہا

ہمارے جانے کی کیا ضرورت ہے آپ لوگ بڑے ہیں آپ لوگ ہو آئیں ۔۔۔۔۔زاویار نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔اسے آفس کے لیئے دیر ہو رہی تھی تبھی جلدی جلدی ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

بیٹا رشتے ضرورت کے تحت تھوڑی نبھائے جاتے ہیں۔۔۔۔کچھ کام بلا ضرورت بھی کر لینے چاہیئیں۔۔۔۔ ظفر شاہ نے اپنے مخصوص بارعب انداز میں کہا۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں میں آجاؤں گا شام تک۔۔۔۔زاویار نہ یہ کہ کر گود میں پڑے نیپکن سے منہ صاف کیا اور سب کو اللہ حافظ کہ کر گھر سے باہر چلا گیا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

طبیعت کیسی ہے اب تمھاری۔۔۔کوثر شاہ نے بڑے پیار سے زونین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

ان کی اس محبت بھرے لہجے میں کی گئی زونین سے بات سن کر آنیہ اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں چاچی۔۔۔بس سر میں درد ہے شاید سفر کی تھکن کی وجہ سے۔۔۔زونین چائے کا کپ سے اک سپ لیتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں آرام کر لو جا کر۔۔۔آسان تھوڑی ہے اتنا لمبا سفر تھا۔۔۔اپنا خوب خیال رکھو۔۔۔کوثر شاہ بہت پیار سے زونین سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

بس جا رہا ہوں۔۔۔تھوڑا اور سوؤں گا۔۔۔۔زونین یہ کہ کر اٹھا اور آنیہ پر بنا کوئ نظر ڈالے حریم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔۔۔اور حان دروازے سے اندر آتے ہوئے حریم کو دیکھ کر بولا جو اپنے ناشتے میں مکمل طور پر کھوئ ہوئ تھی۔۔۔

ہاں بس جا رہی ہوں۔۔۔اور حان کی آواز سنتے ہی حریم نے جلدی جلدی ناشتہ ختم کیا اور اک سانس میں چائے پی کر فوراً ہی کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

آرام سے۔۔۔۔کوثر شاہ اسے یوں بھاگتے ہوئے دیکھ کر بولیں

چل حریم جلدی تیار ہو جا۔۔۔۔ورنہ یہ کھڑوس انسان تجھے نہیں بخشے گا۔۔۔۔نیم کے پانی میں کریلے کو رات بھر بھی بھگو دیں گے ناتب بھی ایسی چیز تیار نہیں ہو گی ۔۔۔۔حریم الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔

اور بیٹا کیسے ہو۔۔۔۔۔گھر میں سب ٹھیک ہیں۔۔۔۔فرقان شاہ نے اورحان کی جانب مسکراتے ہوئے پوچھا

جی دادو۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہیں میں زونین سے ملکر آتا ہوں۔۔۔۔اورحان فرقان شاہ کا جواب دیتے ہوئے سیدھا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

جب سے آنیہ نے اورحان کی آواز سنی تھی اس نے اک پل کے لیئے بھی اوپر نہیں دیکھا تھا اورحان کی سوالیہ نظریں اسے اپنے وجود پر چبھتی تھیں۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی انہیں نظر انداز نہیں کر پاتی تھی۔۔۔۔اورحان کے جاتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

امی مجھے اپنے اپارٹمنٹ واپس جانا ہے۔۔۔۔آنیہ نے اورحان کے جاتے ہی کوثر شاہ سے کہا

لیکن کیوں بیٹا۔۔۔۔کوثر شاہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

وجہ آپ جانتی ہیں۔۔۔۔آنیہ نے سرد انداز میں کہااور اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ ظفر شاہ اور فرقان شاہ کی نظریں خود پر مرکوز پا کر کوثر شاہ اک دم گھبرا گئیں۔۔۔۔۔

ارے وہ اس کے شوہر کا گھر ہے نا۔۔شادی کے بعد آخر لڑکیوں کا اپنے میکے میں دل کہاں لگتا ہے۔۔۔۔اپنی جھینپ مٹاتی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے برتنوں کو سمیٹتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

اورحان نے بناناک کی ئے زونین کے کمرے کا دروازہ اک دم زور سے کھولا تو اندر کے منظر دیکھ کر اک دم گھبرا گیا

زونین اپنے دونوں ہاتھ اپنی کنپٹیوں رکھے بیٹھا تھا۔۔۔پورے چہرہ اس کا پسینے میں تر تھا آنکھوں کے گوشے بھی بالکل بھیگے ہوئے تھے۔۔۔لال آنکھوں سے اس نے جب اندر آتے اورحان کو دیکھا تو فوراً ہی اٹھ کر واش روم چلا گیا۔۔۔

زونین۔۔۔زونین۔۔۔اورحان نے اسے پیچھے سے آواز لگائی لیکن وہ اسے نظر انداز کرتا اندر سے دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

اورحان کچھ پل تو واش روم کے دروازے کے ساتھ کھڑا رہا پھر اک زوردار مکہ دروازے پر مار کر سیدھا زونین کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔اس طرح کہ اس کا منہ واشروم کے دروازے کی جانب تھا۔۔۔

آنیہ جو کہ اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی اورحان کے پہلے زونین کا زور سے نام لینے اور دھڑام سے دروازے پر لگے مکے کی آواز سن کر اک پل کو چونک کر اندر دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ زونین منہ دھوئے پہلے سے مختلف چہرا لیے اس کے سامنے واشروم سے باہر نکلا۔۔۔زونین کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ کچھ دیر پہلے والے زونین سے بالکل مختلف تھی۔۔۔بس اس آنکھیں ابھی بھی لال تھیں بالکل سرخ۔۔۔سچ کہا ہے کسی نے آنکھیں شخصیت کا آئنہ ہوتی ہیں انسان لاکھ خد کو چھپائے پردوں میں رکھے آنکھیں اس کے اندر باہر سب کا راز کھول دیتی ہیں۔۔۔

امریکہ میں رہ کر عادت ہی ختم ہو گئی تھی یوں کسی کے اک دم کمرے میں آجانے کی۔۔۔بندہ ناک ہی کر لیتا ہے اندر آنے سے پہلے۔۔۔زونین نے ٹاول سے منہ صاف کرتے ہوئے بالکل نارمل انداز میں کہا

اور منافقت بھی وہیں سے سیکھی ہے کیا۔۔۔اورحان نے چہرے پر سنجیدگی برقرار رکھے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اسے منافقت تو نہیں کہتے۔۔۔۔زونین نے اک آنکھ دبا کر کہا۔۔۔آنکھیں ابھی بھی سرخ تھیں

آنیہ دروازے کے سائیڈ میں ہو کر ان کی باتیں سننے لگی وہ لاکھ اپنی محبت سے اپنے جزبات سے دستبردار ہونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زونین کیا سوچتا اور محسوس کرتا ہے یہ وہ کہیں نا کہیں دل کے کسی کونے میں جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

چہرے پر کچھ پیٹ پیچھے کچھ کو آپ کی زبان میں اور کیا کہتے ہیں مسٹر زونین شاہ۔۔۔۔اور حان کو زونین کا یوں اپنی فیلنگز کو چھپانا غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

یار کچھ نہیں ابھی ابھی بیماری سے اٹھا ہوں سر میں درد ہو رہا تھا اور کچھ نہیں۔۔۔۔ نیند کی وجہ سے آنکھیں لال ہیں اور بس۔۔۔۔اب اس میں منافقت کہاں سے آ گئی۔۔۔۔زونین اور حان کے گلے میں ہاتھ ڈالتے اس کے برابر میں بیٹھ کر بولا

ڈولے تو اور اچھے ہو گئے تمھارے ہیں۔۔۔۔میرے جانے کے بعد لگتا ہے سارا دھیان باڈی پر ہی دیا ہے۔۔۔۔زونین نے بات کا رخ دوسری جانب موڑا

تم مزاق کرنا بند کروگے۔۔۔کم سے کم مجھ سے تو اپنی فیلنگز شیئر کر سکتے ہو۔۔۔یا اب تم مجھے اپنا دوست ہی نہیں مانتے۔۔۔اور حان زونین کے مزاق سے اور برہم ہوا۔۔۔

یار تم کیا چاہتے ہو۔۔۔میں روتا رہوں سب کے سامنے دیوداس بنا گھوموں۔۔۔نہیں میرے یار زونین یہ نہیں کر سکتا۔۔۔

رسوا کرے گی یہ جو نمی چشم تر میں ہے

پی جاؤ اشک ابھی بات گھر کی گھر میں ہے

زونین نے اپنی بات کے آخر میں شعر کہا۔۔۔چہرے پر ابھی بھی خوشنما مسکراہٹ تھی جو بھی تاوہ بندہ بلا کا ضبط رکھتا تھا۔۔۔

کہا تھا نہ عشق کسی کا سگا نہیں ہے دور رہ اس سے۔۔۔اور حان نے افسوس بھری نظر زونین پر ڈال کر کہا

یار عشق کہاں سے آگیا اب۔۔۔۔ عشق کے علاوہ بھی اور بہت کچھ ہوا ہے میری زندگی میں۔۔۔۔ آنیہ سے مجھے کوئی شکایت نہیں میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کوئی تو مجبوری رہی ہو گی۔۔۔۔ ورنہ ایسی تو وہ بھی نہیں تھی تم نے چہرہ نہیں دیکھا اس کا کتنا مرجھایا ہوا ہے میں تو یہ نہیں چاہتا بلکہ میں تو چاہتا ہوں وہ خوش رہے اب میرے ساتھ رہے یا نہیں اس بات کا میری محبت کو کوئی فرق نہیں پڑھتا۔۔۔۔

آنیہ کے دل پر زونین کی باتیں بوجھ بننے لگیں تو وہ اپنی آنکھوں کے بھیگے گوشے صاف کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔ مذید اک اور لفظ سننا اس کے لیئے بہت مشکل تھا۔۔۔۔

وہ حادثہ میرے زہن میں بار بار کھلبلی مچاتا ہے امی کی غیر موجودگی مجھے تکلیف دیتی ہے۔۔۔۔ جانتے ہو ابھی سب کے ساتھ امی کا نا ہونا مجھے کس تکلیف میں مبتلہ کر گیا تھا۔۔۔۔ بس یہی بات تھی اور کچھ نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باقی رہی آنیہ کی بات تو اللہ کرے وہ اپنی زندگی میں اتنی خوش رہے کہ زونین کون تھا کیا تھا یہ بھی بھول جائے۔۔۔۔زونین یہ کہ کر اورحان سے الگ ہوتا اپنے بیڈ کے سرہانے کی طرف کھسکا اور تکیئے پر لیٹ گیا۔۔۔۔

اللہ کرے میرے دوست کی زندگی میں اب کوئی غم نہ آے۔۔۔۔تم بہت خوش رہو۔۔۔۔اورحان جزباتی ہونے لگا تھا

ارے بھائی اب رونے نالگ جانا۔۔۔۔اتنی چوڑی جسامت کا مرد لڑکیوں کی طرح روئے یہ بات مجھ غریب کو ہضم نہیں ہو گی۔۔۔۔۔زونین پھر سے شرارت کرنے لگا

www.novelsclubb.com

اس بار اس کی بات سن کر اورحان بھی مسکرا دیا۔۔۔۔چل یار تم آرام کرو میں یونیورسٹی جارہا ہوں۔۔۔۔تم کب تک جاؤ گے۔۔۔۔اورحان نے کھڑے ہو کر کہا

یار میرا اچھا خاصا نقصان ہو گیا ہے میں دیکھو اک دو دن میں بات کرتا ہوں یونیورسٹی آ کر ابھی میں دماغ پر زیادہ زور بھی نہیں دے سکتا۔۔۔۔دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔زونین کے چہرے پر افسوس اور اداسی کے ملے جلے تاثرات تھے۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔ٹھیک ہو جاؤ پھر کمپلیٹ کر لینا۔۔۔یہ کہہ کر اورحان کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیاں اترتا سیدھا گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔جہاں حریم تیار کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اورحان نے اک بھنوٴ اٹھا کر حریم کی جانب سرسری سا دیکھا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔حریم بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بات سنو حریم۔۔۔۔اورحان نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے یونیورسٹی کی مین گیٹ سے گاڑی کو اندر لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حریم جو کہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اک دم اپنا نام سماعتوں سے ٹکرانے پر چونک کر پلٹی۔۔۔۔

جی اورحان بھائی۔۔۔۔ حریم نے بے یقینی سے بولا کیونکہ وہ بندہ جو کڑوا کریلا چبائے رہتا تھا آج اتنے نرم انداز میں بات کر رہا تھا

زونین کے لیئے اک سرپرائز پارٹی پلین کرنا چاہ رہا ہوں آج رات۔۔۔۔ تو تم اگر اسے کہیں لیجاؤ کچھ دیر کے لیئے۔۔۔۔ یا پھر اسے مصروف رکھ لو کہ اسے پتا نہ چل سکے۔۔۔۔۔۔۔

لو آپ کی مشکل تو پہلے سے ہی آسان ہے۔۔۔۔ آج ہم سب شام میں آپ کے گھر آئیں گے آپ تبھی سرپرائز پارٹی ارینج کر لیجیئے گا۔۔۔۔ حریم نے فوراً ہی اورحان کی مشکل آسان کر دی

چلو یہ تو اچھا بتایا۔۔۔۔ اب میں اپنے گھر پر ہی کر لیتا ہوں کچھ۔۔۔

تھینک یو۔۔۔یہ کہ کر اور حان نے ڈیپارٹمنٹ کے سامنے گاڑی روک دی۔۔۔

حریم گاڑی سے باہر نکلی اور اور حان گاڑی کو پارک کرنے چلا گیا

اتنے بھی کھڑوس نہیں ہیں ویسے آپ۔۔۔انسان بننا چاہیں تو بن بھی سکتے ہیں۔۔۔حریم مسکراتے ہوئے جاتی ہوئی گاڑی کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اور حان سے کلام کر رہی تھی

اہمم۔۔۔سنا ہے تمھارا بھائی آگیا ہے۔۔۔شفق اپنے انداز میں حریم کے روبرو آکر بولی

جی۔۔۔اللہ کا شکر ہے۔۔۔حریم نے اپنی مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا

تو پھر آج اور حان کے ساتھ ٹنگ کر کیوں آگئیں۔۔۔ایسا بھی کیا کہ تم نے تو اسے اپنا ڈرائیور ہی رکھ لیا۔۔۔شفق کا انداز کچھ عجیب سا تھا حریم نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

دور رہو اس سے۔۔۔۔ حریم نے جب شفق کی بات کا جواب نہیں دیا تو تھوڑا سا آگے ہو کر حریم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہ کر پاؤں پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی

۔

حریم ابھی بھی شفق کو ہی دیکھ رہی تھی اس کی باتیں حریم کو عجیب لگی تھیں لیکن اگلے ہی لمحے شفق کو درفٹے منہ کر حریم اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

کس بات کی تاریخ۔۔۔۔ فرحان شاہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولے

بابا بچوں کی شادی کی اور کس کی۔۔۔۔ اویس شاہ اپنے بابا کے وقتی غصے کو جانتے تھے تبھی پر سکون ہو کر جواب دینے لگے

شادی کی یا کسی اور کی موت کی۔۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو اس بار اس گھر سے جنازہ اٹھے۔۔۔۔ یاد نہیں ہے ابھی چھ ماہ پہلے ہی آنیہ بیٹی کے نکاح کے دن ہی سامنے سے جنازہ اٹھا تھا۔۔۔۔ فرحان شاہ کافی خوفزدہ لگ رہے تھے

تو کیا بابا اس خوف سے بچوں کی شادی نہیں کریں گے کیا۔۔۔اویس شاہ کا لہجہ ابھی بھی نرم تھا

تو صف ماتم بچھ جانے دوں۔۔۔فرحان شاہ ابھی بھی اپنی بات پر اٹل تھے

بابا سب کو مرنا ہے اک نا اک دن۔۔۔موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ کسی خوشی کے فنکشن کی منتظر یہ وہم ہے آپ کا اور اسی وہم کا فائدہ دوسری مخلوقات اٹھاتی ہیں۔۔۔آپ اللہ سے اچھے کی امید لگائیں انشاءاللہ دیکھیئے گا اس بار کوئی انہونی نہیں ہو گی۔۔۔اویس شاہ کا لہجہ بالکل نرم تھا۔۔

اللہ ہی کی ذات سے امید بندھی ہے ورنہ جن وانس نے تو ٹھوکریں ہی دی ہیں۔۔۔فرحان شاہ اپنی کھڑکی سے سامنے لال حویلی کو پھر اس کے بعد جنگل کی جانب دیکھتے ہوئے بولے

بس بابا آپ اللہ سے اچھے کی امید رکھیے ان لوگوں کو دل سے قبول کریں انشاءاللہ سب کچھ اچھا ہو گا۔۔۔میرا دل کہتا ہے یہ شادیاں بنجر صحرا میں کھلے پھول کی

طرح ہوں گیں جو بہار کی امید دلائیں گی۔۔۔۔دیکھنا اللہ نے چاہا تو دلوں میں آئی دوریاں بھی ختم ہو جائیں گی اور خوف بھی۔۔۔۔اویس شاہ پر امید تھے اور کیوں نہ ہوں جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور سے مدد کی امید نہیں رکھتے وہ لوگ یوں ہی پر سکون رہتے ہیں۔۔۔۔کیونکہ اس کے در سے کسی کو جھٹکا نہیں جاتا نہ ہی احسان جتایا جاتا ہے بلکہ یوں مدد ہو جاتی ہے کہ ناممکن بھی ممکن کی صورت اختیار کر کے سامنے والے کو حیران کر دیتا ہے۔۔۔وہ جو خشک زمین کو تر و تازہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو پوری خلقت کو از سر نو پیدا کر سکتا ہے اس کے لیئے کیا مشکل کہ کسی کی مشکل کو اک پل میں دور کر دے۔۔۔۔آزمائش صرف ایمان کی ہوتی ہے کہ بندے کا ایمان کتنا تھا باقی تو رب مہربان ہے رحیم ہے اپنے بندے کو نوازتا ہی چلا جاتا ہے۔۔۔۔اور جو اس کی زات سے امید لگاتے ہیں کوئی ڈر کوئی خوف ان کی راہ نہیں روک سکتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حرا ہاتھ میں اک خوبصورت سا جوڑا لیئے پریشے کے کمرے کے اندر داخل ہوئی اندر آتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

یا اللہ لڑکی یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنے کمرے کا۔۔۔۔

پریشے کو کپڑوں کے انبار میں دھنسے دیکھ حرا جھنجھلا کر بولی

ارے حرا آپی۔۔۔۔اچھا ہوا آپ آ گئیں دیکھیں زرا اک جوڑا نہیں ہے ڈھنگ کا جو میں آج رات پہن سکوں۔۔۔پریشے روہانسا سا منہ بنا کر بولی

حد ہے پریشے اتنے کپڑے پھیلائے بیٹھی ہو اور کہ رہی ہو کپڑے نہیں کیا اور کوئی فکر نہیں ہے تمھیں جو یہ فضول کی فکر سر پر سوار کیئے ہوئے ہو۔۔۔۔ حرا کو پریشے کے پھیلاوے کو دیکھ کر غصہ آنے لگا تھا

فضول کی فکر۔۔۔یہ فضول کی فکر کیسے ہو گی آپی۔۔۔رات میں کیا پہنوں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔کیا کچھ بھی عجیب سا پہن لوں۔۔۔تاریخ ہے میری آج۔۔۔تھوڑا تو اچھا لگنا میرا حق ہے۔۔۔پریشے معصوم سا منہ بنا کر بولا

یہ لو پوری اچھی لگ جاؤ۔۔۔لیکن پہلے یہ سب سمیٹو۔۔۔اللہ جانے تم جیسی پاگل لڑکی کو زاویار جیسا سلجھا ہوا لڑکا کیسے سنبھالے گا۔۔۔حرا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈریس پریشے کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی

کیا مطلب کیسے سنبھالے گا شادی کر رہے ہیں گود تھوڑی لے رہے ہیں جو سنبھالیں گے۔۔۔پریشے حرا سے سوٹ لیکر منہ بناتے ہوئے بولی

مجھے تو لگتا ہے گود ہی لے رہا ہے۔۔۔اللہ ہی رحم کرے اس بچارے پر یہ کہ کر حرا وہاں سے فوراً ہی چلی گئی اُس قدر پھیلے ہوئے کمرے میں مزید اس کے لیئے کھڑا ہونا ناممکن تھا۔۔

جبکہ پریشے بنا کچھ سمیٹے کچھ کپڑے بیڈ سے ہٹا کر اپنے نئے جوڑے کو ہی نہارنے لگی۔۔۔

میرے میسیجز کا جواب تو دو سکندر۔۔۔۔۔آنیہ نے اک میسج ٹائپ کیا اور سکندر کو بھیج دیا۔۔۔اسی لائن میں انگنت میسجز تھے جن کا کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔سب میسجز میں اک ہی بات لکھی تھی کہ بات تو کرو۔۔۔۔لاسٹ کے میسجز تو سین بھی نہیں ہوئے تھے۔۔۔آنیہ زمین پر بیٹھی بے حال سی فون کو سائڈ میں ڈال کر خالی آنکھیں لیئے

چھت کو تکنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

صبر کرو آنیہ صبر۔۔۔۔جلد کوئی راستہ نظر آئے گا۔۔۔۔وہ خود کو تسلی دلا رہی تھی۔۔۔

اے یار خوش دیار تجھے کیا خبر کہ میں...

کب سے اداسیوں کے گھنے جنگلوں میں ہوں_

آنیہ کہ منہ سے نکلا شعر اس کے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا

نہیں میں کمزور نہیں ہوں۔۔۔۔میں یوں کمزور نہیں پڑھ سکتی۔۔۔۔میں شادی شدہ ہوں کسی اور کی امانت بے شک میرا شوہر مجھے اہمیت نہیں دیتا۔۔۔۔پر میں ان کے اعمال کی زمہ دار نہیں ہوں مجھ سے میرا رب میرے گناہوں پر سوال کرے گا میری خیانت کا پوچھے گا۔۔۔۔کم سے کم دنیا میں ہاری آنیہ آخرت میں اپنے رب کے آگے شرمندہ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔دل لاکھ شکستہ ہو لیکن میں کسی گناہ کی جانب نہیں بڑھ سکتی۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے میرا رب مجھے سکون بخشے گا۔۔۔۔مجھے جلد سے جلد یہاں سے جانا ہو گا کیونکہ اگر میں کمزور پڑھ گئی تو پھر کبھی خدا کا سامنا نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔۔وہ بچاری لڑکی جس کی روح بہت ہی پاک تھی وہ کسی گناہ کے اندیشے سے ہی خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔اک معصوم کانچ کی گڑیا کو اس کے اپنوں نے ہی پتھروں کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔۔

****

یونیورسٹی میں آج کا دن بہت اچھا گزرا تھا حریم کے پہلے سیمسٹر کے رزلٹ آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔اور اس نے اپنی کلاس میں سب سے زیادہ مارکس لی ئے تھے وہ بہت خوش تھی۔۔۔سب ہی لوگ اسے ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی بات ہی کر رہی تھی کہ اس کہ اک کلاس کے اک لڑکے فہد نے آکر اسے مبارکباد دی۔۔۔یونیورسٹی کے ماحول میں ہر جگہ یہ عام سی بات تھی کہ لڑکے لڑکیاں اک دوسرے سے بات کرتے مل کر نوٹس بناتے کوئی ٹاپک کسی کو سمجھ آتا تو وہ دوسروں کو سمجھا دیتا اس میں اس بات کا امتیاز نہ ہوتا کہ کون لڑکا ہے یا لڑکی۔۔۔اس سب کے باوجود بھی حریم لڑکوں سے زیادہ گھلتی ملتی نہیں تھی بس کام کی حد تک اگر بات کرنا ضروری ہوتا تو کر لیتی ۔۔۔لڑکوں کے ساتھ ہنسنا مزاق کرنا بے وجہ واک کرنا یہ اس کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم تو چیمپ نکلی حریم۔۔۔۔ فہد نے معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔۔

جی شکریہ۔۔۔۔ حریم نے اک سرسری سی نظر فہد پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نیکسٹ سیمسٹر میں مجھے جو ٹاپک سمجھ نہیں آئیں گے میں نے تو سوچ لیا ہے تم سے ہی سمجھ لوں گا۔۔۔ فہد اس انداز میں بات کر رہا تھا جیسے اس کی اور حریم کی نا جانے کتنی گہری دوستی ہو۔۔۔۔

میں جو بھی سیکھتی ہوں پروفیسر کے لیکچر اور کتابوں سے سیکھتی ہوں۔۔۔۔ آپ بھی لیکچر پر دھیان دیں کتابوں سے سیکھیں یقین کریں میرے پاس کوئی نیا علم نہیں ہے۔۔۔۔ حریم نے بہت شائستگی سے اسے منع کر دیا تھا۔۔

ہائے آپ جیسے حسین لوگ کلاس میں موجود ہوں تو ہم جیسوں کا دھیان لیکچر پر کیسے جائے۔۔۔ اوپر سے آپ بیٹھتی بھی سر کے سامنے ہیں نا چاہ کر بھی نظر آپ پر ہی رک جاتی ہے اور اس دل جلے کا اور نقصان ہو جاتا ہے۔۔۔۔ فہد نے اپنی آواز کو بہت آہستہ کر کے حریم کی جانب زرا سا جھک کر کہا۔۔۔۔

تو پھر تو آپ مجھ سے پڑھنے کا ارادہ ترک کر دیں کیونکہ میری موجودگی میں جب پڑھنا ناممکن ہے تو مجھ سے پڑھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔۔۔اور آئندہ کے بعد مجھ سے اس طرح بات مت کیجیئے گا۔۔۔۔ حریم نے چہرے پر سختی لائے کہا۔۔۔

تو ٹھیک ہے تو آپ کے ساتھ پڑھنا مشکل ہے تو نہیں پڑھتے کیا میرے ساتھ آئسکریم کھانے چلو گی۔۔۔آئسکریم پسند ہے نہ تمھیں۔۔۔۔اس بار فہد بہت عجیب سے انداز میں بولا

آئسکریم کا نام سنتے ہی حریم نے اپنی دونوں دوستوں کی جانب دیکھا۔۔۔تم لوگوں نے بتایا اس کو۔۔۔غصے سے بھری نظر اپنے پاس کھڑی دونوں لڑکیوں پر ڈال کر حریم فہد کو مکمل نظر انداز کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

چلی جاؤ۔۔۔اک نا اک دن تو میرے جزبات کو سمجھو گی۔۔۔ابھی تو ابتدا ہے ۔۔۔فہد نے حریم کو جاتے ہوئے دیکھ کر دل ہی دل میں کہا۔۔۔

سارا کا سارا موڈ خراب کر دیا۔۔۔۔حد ہو گئ۔۔۔۔۔حریم جھر جھری لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔تبھی اس کو اپنے اس بے نام عاشق کا خیال آیا۔۔۔۔

کہیں فہد ہی تو وہ نہیں ہے جو میرے بیگ میں چیزیں رکھتا ہے۔۔۔۔وہ مڑ کر فہد کی جانب حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔لیکن جب اس نے دیکھا کہ فہد ابھی بھی اسی کی جانب دیکھ رہا ہے تو وہ اک دم سے پلٹ کر کینٹین کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔

ابھی وہ کینٹین میں بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا کھایا جائے کہ اک دم اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

جی بھائ۔۔۔۔اور حان کی کال آتی دیکھ اس نے فوراً ہی کال اٹھا کر کہا

باہر آؤ۔۔۔۔میں گاڑی لیکر آ گیا ہوں۔۔۔۔اور حان کا انداز ہمیشہ کی طرح خشک تھا

لیکن ابھی تو میری اک اور کلاس باقی ہے۔۔۔۔۔حریم اک دم چونک کر بولی

ٹھیک ہے پھر میں جارہاہوں تم خد آجانا۔۔۔یہ کہ کراور حان نے فون کٹ کر دیا

ور آگے m کیامصیبت ہے۔۔۔یہ کہ کر حریم نے اک اداس نظر کینٹین پر ڈالی ا

بڑھنے لگی۔۔۔اک دم کسی خیال کے آتے وہ کینٹین کی جانب بھاگنے کے انداز

میں بڑی اور اک لیز کا بڑا پیکٹ لیکر کینٹین سے نکل گئ۔۔۔لیکن اس کی حیرت کی

حد اس وقت ہر منزل کو عبور کر گئ تھی جب اس نے گاڑی کو زناٹے سے مین گیٹ

کی جانب بڑھتے دیکھا۔۔۔

حریم نے کچھ نہ کہا نہ ہی کیا۔۔۔بس منہ کھولے اس منظر کو دیکھتی

رہی۔۔۔۔کچھ پل شاک کی کیفیت میں گزارنے کے بعد اس نے دل ہی دل میں

اور حان کو بھی در فٹے منہ کیا اور اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئ۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں خد کو۔۔۔کل سے ان کے ساتھ آئ تو میرا نام حریم

نہیں۔۔گھمنڈی کھڑوس۔۔۔نیم چڑھے کریلے۔۔۔کیکٹس میں بھی ان کے

مقابلے میں کم کانٹے ہوں گے۔۔۔اللہ۔پوچھے ان سے اک تو پہلے ہی وہ فہد

عجیب عجیب باتیں کر رہا ہے اوپر سے یہ اور مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔۔۔۔وہ کلاس میں بیٹھی دل ہی دل میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔پروفیسر کا کہا اک الفاظ بھی اس کی سماعتوں سے نہیں ٹکرا رہا تھا۔۔۔۔

ہوش کی دنیا میں وہ واپس تب آئی جب سب اک دم اٹھ کر جانے لگے۔۔۔۔۔وہ حیرت سے سب کو دیکھنے لگی اسے لگا کہ وہ اپنی سوچ میں اتنی محو تھی کہ وقت کا پتا نہیں چلا لیکن گھڑی میں ٹائم دیکھا تو ابھی کلاس ختم ہونے میں بہت وقت پڑا تھا۔۔۔۔وہ حیرت میں سب کو دیکھ رہی تھی کہ فہد اس کے سامنے والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔فہد نے حریم کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔حریم نے اپنی کتابیں سمیٹتے دل ہی دل میں فہد سے ڈرتے ہوئے کہا

تم مجھ سے ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔۔فہد نے اپنا ہاتھ حریم کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

حریم اک دم اپنا ہاتھ کھینچ کر کرسی سے اٹھی اور کلاس سے باہر آ گئ۔۔۔۔

میری بات تو سنو حریم۔۔۔۔ فہد نے اور حان کو جاتے دیکھ لیا تھا تبھی پر سکون ہو کر حریم سے بات کر رہا تھا ورنہ اور حان کی موجودگی میں تو وہ کیا کوئ بھی حریم کے پاس بھی نہیں بھٹکتا تھا۔۔۔۔

او بھائ معاف کر دو مجھے۔۔۔۔ مت کرو میرا پیچھا۔۔۔۔۔ حریم اکتا کر پیچھے مڑ کر بولی اور پھر دروازے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔

کم سے کم بھائ تو نہیں کہو۔۔۔ چھوٹا سا دل ہے تم پر آ گیا تو کیا اتنی بڑی سزا دو گی۔۔۔ فہد حریم کے پیچھے پیچھے آتا بول رہا تھا۔۔۔۔

حریم نے اس کی بات کا کوئ جواب نہیں دیا جانتی تھی کہ جو بھی وہ کہے گی اس سے اسے اور بڑھاوا ہی ملے گا۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر گیٹ کی جانب گئ۔۔۔۔ جہاں کھڑے انسان نے حریم کو سکون بخشا تھا جبکہ فہد کے تو ہوش ہی اڑا دیئے تھے۔۔۔۔۔

اور حان گاڑی سے ٹیک لگائے موبائل میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

حریم نے اک نظر گھما کر فہد کو دیکھا۔۔۔فہد کے قدم وہیں رکے دیکھ حریم کی ہنسی چھوٹ گئ۔۔۔اور وہ مسکراتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گئ۔۔۔وہ یہ بھی بھول گئ تھی کہ تھوڑی دیر پہلے تک وہ اور حان پر ہی غصہ تھی۔۔۔

اور حان نے حریم کی جانب دیکھا اور کینڈی کرش کے لیول کو پار کرتے موبائل کو بند کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

حریم بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر جا کر بیٹھ گئ۔۔۔

ابھی وہ کھڑکی سے باہر دیکھ کر موسم کو انجوائے کر ہی رہی تھی کہ اس اپنے بیگ کے پاکٹ میں کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

وہ حیرت سے اک دم پلٹی اور بیگ کو ٹٹولنے لگی۔۔۔اس میں آئسکریم رکھی تھی اور اس کے ساتھ اک چٹ بھی تھی جس پر سوری لکھا تھا۔۔۔اسے آئسکریم

دیکھتے ہی فہد کی بات یاد آئی۔۔۔ حریم کو اب یقین ہو گیا تھا کہ جو شخص اس کے بیگ میں سامان رکھتا ہے وہ فہد ہی ہے۔۔۔۔اسے عجیب سی اکتاہٹ ہونے لگی تھی اور وہ اورحان کے سامنے ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی خاموشی سے بیٹھی رہی

۔۔۔

لیکن جیسے ہی گاڑی سگنل پر رکی اس نے پاس کھڑے اک پھول بیچنے والے لڑکے کو بلایا اور وہ آئسکریم اس لڑکے کو پکڑا دی۔۔۔۔۔

جلدی کھا لینا ورنہ پگھل جائے گی۔۔۔۔یہ کہ کر حریم نے سکون کا سانس لیا۔۔۔ اور واپس سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اورحان نے اک کٹیلی نظر حریم پر ڈالی اور واپس سے آگے دیکھنے لگا۔۔۔

حریم اس بچے کو خوشی خوشی آئسکریم لیجاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو کہ ان کی گاڑی کے آگے سے ہوتا ہوا روڈ کی دوسری جانب چلا گیا تبھی اس کی نظر ہالف سلیوز ٹی شرٹ سے جھانکتے اورحان کے بازو پر پڑی۔۔۔۔۔

لمحے بھر کے لیئے وہ حیرت سے اس کے بھاری بازو کو دیکھتی رہ گئی پھر کسی خیال کے تحت اس نے اپنی نظریں دوسری جانب کر لیں۔۔۔۔اور اک ہاتھ سے اپنا بازو چیک کرنے لگی جو کہ اتنا پتلہ تھا کہ اس کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ملنے میں زرا سا فاضلہ رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور حان نے حریم کی حرکت نوٹ کر لی تھی اور یہ دیکھتے اس کے ہونٹوں پر اک دلفریب سی مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔

سگنل کھلتے ہی وہ دونوں گھر کی جانب رواں دواں ہو گئے۔۔۔۔گھر پہنچ کر حریم بنا کچھ کہے گاڑی سے اتری اور لال حویلی جانب بڑھ گئی جبکہ اور حان گاڑی کو موڑ کر دوبارہ زناٹے سے گاڑی چلاتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

آج تو تم بالکل نہیں جاؤ گی۔۔۔۔سن لو اچھی طرح۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کو دیکھتے ہوئے کہ رہی تھیں

نہیں امی میں آج اور ابھی ہی جاؤں گی۔۔۔۔آنیہ نے بناتا ثر دیئے کہا

بیٹا آج تمھارے بھائی کی تاریخ لینے جارہے ہیں۔۔۔۔پہلے ہی فاریہ ملک سے باہر چلی گئی ہے اب اک بہن تو ہو۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت نرمی سے کہ رہی تھیں

تو سمجھیں میں بھی ملک سے باہر ہوں۔۔۔۔میں یہاں اک پل نہیں رہ سکتی۔۔۔۔

آنیہ اپنے کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے کہ رہی تھی

نہیں بالکل نہیں تم کہیں نہیں جارہیں آج خوشی کا موقع ہے میں کم سے کم آج تو تمھیں کسی بھی حالت میں گھر سے باہر نہیں رہنے دوں گی۔۔۔۔پچھلی دفع تم بیہوش ہو گئی تھیں کیا پتا اس بار کیا ہو جائے۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کے بیگ کو دوبارہ سے خالی کرنے لگیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر شاہ کی بات سن کر آنیہ کے سامنے وہی منظر آنے لگا۔۔۔۔حریم کا اسے وہی انگوٹھی دکھانا جو اس نے خواب میں دیکھی تھی۔۔۔۔پھر زونین کا حادثہ۔۔۔۔

فرش پر پڑا زونین کا خون۔۔۔۔اور پھر اس کا سکندر کے نکاح میں آجانا۔۔۔ہر اک واقعہ کسی حادثے کی طرح تھا۔۔۔۔

چلو ہو گیا یہ بیگ خالی۔۔۔آج تاریخ میں جانے کی تیاری کرو۔۔۔اک بار تاریخ ڈیسائڈ ہو جائے پھر تمھارے جانے کا بھی دیکھ لیں گے۔۔۔بات کرتی ہوں میں آپا سے اپارٹمنٹ نہیں اب تم سیدھی امریکہ جانا۔۔۔کوثر شاہ الماری میں اس کے کپڑے واپس سے جماتے ہوئے اپنی ہی دھن میں کہتی جا رہی تھیں۔۔۔اس بات سے انجان کہ آنیہ کی آنکھیں کوئی اور ہی دکھ بیان کر رہی ہیں۔۔۔

تمھاری بات ہوئی سکندر سے ٹھیک ہے وہ۔۔۔کوثر شاہ نے آنیہ کا نیا سوٹ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔آنیہ نے خشک سفید ہونٹوں کو بنا حرکت دیئے کہا۔۔۔

ہاں وقت بھی تو الگ الگ ہے بچارا پورا دن کام میں مصروف ہوتا ہے اور پھر جب یہاں رات تو وہاں دن۔۔۔وہاں دن تو یہاں رات۔۔۔چلو کوئی بات نہیں میسج وغیرہ پر خیریت لیتی رہا کرو۔۔۔آج اپنی اچھی اچھی تصویریں ضرور لیکر سکندر کو بھیجنا وہ مصروف ہے تو کیا ہوا تم اسے اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہو۔۔۔۔

بہت پیار کرتا ہے تم سے اسی نے تو پیچھے لگ کر یہ شادی کروائی ہے بڑا پیارا بچہ ہے۔۔۔۔کوثر شاہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنے بھانجے کی طرف داری کرتے جھوٹ بولتی چلی گئیں۔۔۔۔۔

یہی آپ نے ان سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔ہیں نا۔۔۔۔۔۔آنیہ نے آنکھوں میں ڈھیروں سوال لیئے کہا

آنیہ کی بات سن کر کوثر شاہ کچھ پل کے لیئے شاک کی سی کیفیت میں چلی گئیں ۔۔۔۔۔لیکن اگلے ہی پل انہوں نے خد کو سنبھال لیا۔۔۔۔

ارے تو کیا ہوا۔۔۔میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لیئے ہزار جھوٹ بھی معاف ہیں۔۔۔۔میں کونسا جھگڑا فساد کروا رہی ہوں۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کی آنکھوں کو دیکھ سمجھ گئی تھیں کی سکندر اسے سب بتا چکا ہے لیکن وہ پیچھے نہ ہٹیں نہ ہی شرمندہ ہوئیں بلکہ خد کو صحیح ثابت کر کے کہ بنا آنیہ کی جانب دیکھے وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

آنیہ جو کہ اپنی ماں کی طرف سے کہے گ ئے جھوٹ کی حقیقت بہت پہلے سے جانتے ہوئے خاموش تھی آج بھی ان کی ڈھٹائی دیکھ کر خاموش ہی رہی۔۔۔

آنیہ کا دل گھبرانے لگا تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر چھت پر چلی گئ۔۔۔۔۔وہ اکثر چھت پر جا کر خد کو پر سکون کرتی تھی۔۔۔۔عام طور پر چھت پر کوئ ہوتا نہیں تھا تو اسے کھلے آسمان کے نیچے رونے کا موقع مل جایا کرتا تھا کبھی چاند کو دیکھتے کبھی اڑتے بادلوں کو دیکھتے وہ کئی گھنٹے خاموشی سے آنسو بہالیا کرتی تھی۔۔۔

چھت پر جا کر اس نے ابھی آنکھیں بند کر کے تیز ہواؤں کو خد سے ٹکراتے محسوس کیا ہی تھا کہ کسی کے گنگنانے کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائ۔۔۔۔وہ آواز کسی اور کی نہیں زونین کی تھی تو وہ فوراً ہی دوسری طرف جا کر دیوار کے پیچھے ہو گئ۔۔۔۔دیوار کے اس طرف بہت اچھا سا گارڈن نما ایریا تھا جہاں طرح طرح کے پودے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔اک حسین سے منظر میں وہ لڑکی ہر چیز سے

بیزار سی پریشان کھڑی تھی۔۔۔۔وہ زونین کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی وہ بھول گئی تھی کہ کوئی اور بھی ہے جو چھت کی کھلی فضا کو بہت پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔

زونین اپنے ساتھ گیٹار لایا تھا اک ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔۔مگ کو سائڈ پر رکھ کر اس نے گٹار بجانا شروع کیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تو وہ آنکھیں بند کیے گٹار کو بجاتا رہا تیز ہوا میں اس کے گٹار کی دھن نے چھت پر الگ ہی ماحول بنا دیا تھا آنیہ بھی آنکھیں بند کیے دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔لاکھ چھپانے اور ٹھکرانے کے باوجود بھی وہ اس کا محبوب تھا وہ اپنے اللہ سے ڈرتی تھی تبھی محبت سے کنارہ کر لیا تھا لیکن کسی کی محبت دل سے نکال دینا کہاں آسان ہوتا ہے۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔

تبھی زونین نے آہستہ آہستہ سے گنگنانا پھر سے شروع کر دیا

ٹوٹے ہے اس طرح دل آواز تک نہ آئے

ٹوٹے ہے اس طرح دل آواز تک نہ آئے

ہم جیسے جی رہے ہیں کوئی جی کر تو بتائے

جو ٹوٹ کر نہ ٹوٹے کوئی ایسا دل دکھائے

جو ٹوٹ کر نہ ٹوٹے کوئی ایسا دل دکھائے

ہم جیسے جی رہے ہیں کوئی جی کر تو بتائے

آنکھوں میں آنسو لیکر ہونٹوں سے مسکرائے

ہم جیسے جی رہے ہیں کوئی جیکر تو بتائے

www.novelsclubb.com

وہ اپنی آنکھیں بند کیئے گٹار بجاتے گنگنا رہا تھا۔۔۔آنکھیں اس کی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔اس بات سے مکمل انجان کے کوئی اور بھی اس وقت اسی آگ میں جل رہا تھا لیکن اس کے بہت قریب ہونے کے باوجود بھی اس سے کی گنا دور تھا۔۔۔

زونین کی ہاتھ کسی کی سسکی کی آواز سے اک دم تھم گ ئے۔۔۔آنیہ کے منہ سے اچانک سسکی نکلنے سے آنیہ نے اک دم منہ پر رکھا اور خد کو سنبھالنے لگی جو بھی تھا اب اسے اپنے آنسوؤں کا چھپانا آتا تھا۔۔۔

زونین نے ادھر ادھر دیکھا اور اپنا سر دیوا سے لگا کر کچھ پل آسمان کو دیکھا اور پھر اک گہرا سانس لیکر اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔

تم چلی جاؤ خد کو تکلیف مت دو۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ اس کے علاؤہ اس طرح اور کون چھت پر آکر رو سکتا ہے

آنیہ کو اپنے دل پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زونین کو اسکا پتا چلے لیکن اب پچھتاوے کا وقت تو نکل چکا تھا اگر وہ اب بھی وہاں سے نہ جاتی تو وہ جانتی تھی زونین ضرور اس کو چپ کرانے وہاں آجائے گا۔۔۔اور یہ مسیحا درد کی دوا تو نہ ہوتا پر ہر زخم تازہ ضرور کر دیتا تبھی اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اٹھی اک گہرا سانس لیکر دیوار کے پیچھے سے نکل آئی۔۔۔

اس نے اک نظر اٹھا کر زونین کو دیکھا۔۔۔ گرے کلر کی شرٹ بلو جینز پر پہنے۔۔۔۔۔۔آنکھیں بند کی ئے آسمان کی جانب منہ کی ئے بیٹھا شخص اس کے دل کو اور بھاری کرنے لگا۔۔۔۔

چلی جاؤ۔۔۔۔۔ورنہ پھر میں تمھیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔زونین اس کی نظریں خد پر محسوس کرتا آنکھیں بند کی ئے کی ئے کہ رہا تھا

آنیہ نے اس کی بات سنتے ہی اک دم قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھا دیے ۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل زونین کی آواز سن کر اس کے قدم جم گ ئے۔۔۔۔

تم رو یا مت کرو۔۔۔۔زونین نے ابھی بھی اپنی آنکھیں بند کی ہوئ تھیں شاید یہ اس کا ضبط تھا خد پر۔۔۔۔

زونین کی بات سن کر آنیہ کی آنکھوں سے آنسوں تواتر بہنے لگے۔۔۔

آنیہ کے دل میں کئی الفاظ اٹھنے لگے ہر اک لفظ چاہتا تھا وہ ادا ہو جائے دل نے کہا ہر دکھ کھول کر سامنے رکھ دو زہن نے کہا تمام اذیتیں بیان کر دو۔۔۔۔ لیکن زبان نے کسی کی اک بات نہ مانی اور بنا کسی حرکت دانتوں کے بیچ چھپی رہی۔۔۔۔۔

آنیہ نے مڑ کر نہیں دیکھا اور سیدھی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی اس کے جاتے ہی زونین نے اپنی آنکھیں کھولیں جو کئی آنسوؤں کو روکے ہوئے تھیں۔۔۔۔اک لڑکا جو گھر کی رونق تھا سب کے چہروں پر خوشی بکھیر دیئے کرتا تھا وہ سب سے چھپ کر آنسو بہا رہا تھا۔۔۔۔اس کے ساتھ واقعی ظلم ہوا تھا۔۔۔۔ لیکن مرد کا غم سمجھنے کے لیئے پہلے معاشرے کی کھوکھلی دیوار کو گرانا ضروری تھا جو مرد کے دکھ آنسو اور جزبات پر نا جانے کب سے کھڑی کی ہوئی تھی۔۔۔ جس کے تحت نہ مرد رو سکتا تھا نہ ہی اپنا غم کسی کو بتا سکتا تھا۔۔۔

اور عورت سے بڑھ کر تو اس کا غم ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تمھیں بھول نہیں سکتا محبت بھی ختم نہیں ہو سکتی۔۔۔لیکن ہاں میں تمھیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں آنیہ سے ہمکلام تھا

جبکہ آنیہ سیدھی اپنے کمرے جا کر دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گئی تھی اب وہ رو نہیں رہی تھی وہ خد کو قابو کیئے بس خالی آنکھیں لیئے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عرشیہ کی طبیعت آج صبح سے ہی بوجھل تھی۔۔۔وہ صبح سے ہی اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔۔لیکن اب شام ہو گئی تھی اور کبھی بھی مہمانوں نے آجانا تھا تو وہ بھی ہمت کر کے کپڑے لیکر واش روم میں چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

کپڑے بدل کر اب وہ منہ دھو رہی تھی واش روم کا دروازہ تو اس نے کپڑے بدلتے ہی کھول دیا تھا وجہ اک عجیب سا ڈر تھا اک احساس تھا۔۔۔

منہ دھو کر ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ اسے اپنے کمرے میں کوئی گزرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔وہ سمجھی کہ حرا ہو گی تو اس نے اس بات کو اہمیت نہ دی لیکن جب کمرے میں اس نے کسی کو نہیں پایا تو اس کا دل اک دم سے ڈرنے لگا۔۔۔

خد کو پر سکون کرتی وہ دروازے کی جانب بڑھنے لگی تبھی اسے اپنے پیچھے موتی کرنے کی آواز آئی۔۔۔کمرے میں اتنا سناٹا بھی نہیں تھا لیکن موتی کی آواز باقاعدہ گونجی تھی۔۔۔

اس نے آہستہ سے مڑ کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا لیکن تبھی اسے ایسا لگا جیسے دوسری سمت بہت سے موتی اک کے بعد اک زمین پر گر کر بکھر گئے ہوں۔۔۔۔وہ ڈر کے پورے کمرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔تبھی اسے اپنے کان کے پاس کسی کی آواز آئی

عرشیہ ڈر کر اک دم چیخنے لگی۔۔۔۔اس کا دل ڈر کی وجہ سے تیز تیز دھڑک رہا تھا جیسے اس کے حلق میں آ گیا ہو۔۔۔

سب لوگ لاؤنج میں تیار کھڑے مہمانوں کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک عرشیہ کی چیخ کی آواز سن کر اک دم اس کے کمرے کی جانب بھاگے۔۔۔۔

عرشیہ بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔۔دروازہ اندر سے لاک ہونے کی وجہ سے اویس شاہ اندر نہیں جا سکتے تھے اسی وجہ سے زور زور سے دروازے پر ہاتھ مار کر کہنے لگے

چاچو مجھے بچالیں چاچو۔۔۔۔عرشیہ اپنے بیڈ کے سائڈ میں چھپنے کے انداز نیں بیٹھی روتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔

بیٹا آپ دروازہ تو کھولو۔۔۔۔۔اویس شاہ نے دروازے کے قریب ہو کر باآواز بلند کہا

www.novelsclubb.com

نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ اندر آجائیں۔۔۔۔۔عرشیہ اپنی جگہ پتھر کی بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔

آپ ہٹیں بابا۔۔۔اور حان نے انہیں پیچھے ہٹنے کو کہااور دروازے کو ٹکر مار کر کھولنے لگا۔۔۔اب اور حان بے شک اچھی باڈی کا حامل لڑکا تھا لیکن اس کے باوجود بھی یہ کوئی ڈرامہ یا فلم تو تھی نہیں جو دروازہ ٹوٹ جاتا یا اک ہی وار میں کھل جاتا۔۔۔

مسلسل دکھے دینے کے باوجود بھی دروازہ جب نہ کھلا تو وہ لوگ اور زیادہ پریشان ہونے لگے کیونکہ عرشیہ ابھی بھی زور زور سے رو رہی تھی۔۔۔

تبھی ثناء شاہ چابیوں کا گچھا لیئے اویس شاہ کے پاس آئیں خوش قسمتی سے پہلی ہی چابی سے دروازہ اک دم کھل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

اویس شاہ اور ثناء شاہ اندر کی جانب بھاگے۔۔۔حرا بھی جو کب سے ان کے پیچھے پریشان کھڑی تھی انہی کے ساتھ اندر بھاگی۔۔

کیا ہوا گڑیا کیا ہوا۔۔۔ثناء شاہ نے بہت پیار سے عرشیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا

حرا پانی کا گلاس ہاتھ میں لیئے اس کی دوا کا باکس ڈھونڈھنے لگی تھی۔۔ حرا کو عرشیہ کے کمرے میں عجیب سی بدبو اور گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

چاچی وہ کوئی میرا نام۔۔۔۔۔ میرا نام لے رہا تھا۔۔۔۔ل۔۔ لل۔۔ یکن کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔ عرشیہ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ اٹک اٹک کر کہ رہی تھی اسے دورہ پڑھ گیا تھا اور جو دوا اس کے زہن کو سکون دیتی وہ ابھی حرا کو کہیں نہیں مل رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا حرا جلدی لے آؤ۔۔۔۔ اویس شاہ پریشان ہوتے اک دم تیز آواز میں بولے لا رہی ہوں چاچو مل نہیں رہی۔۔۔۔ حرا دوا کا باکس کھنگھالتے ہوئے بولی۔۔۔

بالآخر اسے دوا مل گئی تھی۔۔۔۔ دوا کے لیتے ہی عرشیہ کو نیند آنے لگی تھی۔۔ حرا نے کمرے کی تمام کھڑکیاں کھول دیں۔۔۔ اس قدر گھٹن میں کھڑا ہونا دوبھر ہو رہا تھا۔۔۔

اب ان سب کے لی ئے یہ بھی اک بڑی پریشانی کی بات تھی کہ عرشیہ اپنی ہی تاریخ پر سو رہی ہے۔۔۔۔وہ سب اک دوسرے کو پریشان کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

حرا عرشیہ کے پاس ہی رک گئی تھی جبکہ باقی سب پریشان ہوتے کمرے سے باہر آگ ئے تھے۔۔۔

اب کیا کریں گے۔۔۔ثناء شاہ کے چہرے پر ان کی فکر صاف ظاہر تھی

کیا کر سکتے ہیں بول دیں گے طبیعت ٹھیک نہیں اب جھوٹ تو کہ نہیں رہے دوا کا اثر جب تک ختم نہیں ہو گا تب تک تو وہ اٹھے گی نہیں۔۔۔اویس شاہ بھی کافی پریشان تھے

تبھی ان کی نظر سامنے سے آتے لال حویلی کے لوگوں پر پڑی۔۔۔۔فی الحال ان سب نے بہت اچھے سے مہمانوں کا استقبال کیا۔۔۔۔۔

پریشے بھی ہر اک سے بڑے اچھے انداز میں ملی جب سے اس کی منگنی زاویار سے ہوئی تھی اس کا لال حویلی جانا مکمل طور پر بند کیا ہوا تھا حریم اور آنیہ سے بھی ملنے کے لیئے اسے وہاں نہیں جانے دیا جاتا تھا تو وہ سب کو سلام کرنے کے بعد حریم اور آنیہ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

یہ تو غلط بات ہے بھابھی آپ نے سب کو سلام کیا صرف بھائی جان کو نہیں کیا یہ فرق کیوں۔۔۔۔ حریم پریشے کو چھیڑنے لگی

یہ بھابھی مت بولا کرو پلیز۔۔۔۔ بہت شوق ہے تمھیں میری نند بننے کا۔۔۔۔۔

پریشے آنکھیں گھما کر اپنے لاپرواہ سے انداز میں بولی

اب بھابھی کو اور کیا بولتے ہیں۔۔۔۔ اللہ اللہ کر کے بھابھی آ رہی ہے اور تم کہہ رہی ہو بھابھی نہ کہو۔۔۔۔ میں تو کہوں گی۔۔۔۔ یہ اس کی بھابھی کہاں ہے۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

یار وہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں سو رہی ہے۔۔۔۔پریشے نے چہرے پر فکر مندی لائے کہا

زونین جو سب بڑوں کے بیچ بیٹھا ہر اک کی توجہ کا مرکز تھا چاہ کر بھی اپنا دھیان آنیہ کی اداس آنکھوں سے نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔۔بظاہر تو وہ مسکرا رہی تھی لیکن اس کی آنکھیں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔۔۔۔وہ اپنی نظروں کو بار بار گھماتا لیکن پھر بھی وہ اس کے چہرے کی جانب اٹھنے لگتیں۔۔۔

اداسی ہی اداسی تھی دو مسکراتے ہوئے چہروں کی آنکھوں میں۔۔۔

چلو مل کر آتے ہیں آپی عرشیہ سے۔۔۔۔آنیہ اپنی جانب اٹھتی زونین کی نظریں بہت اچھے سے محسوس کر رہی تھی تبھی وہ عرشیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

روحان جو کہ باقی لڑکوں کے ساتھ آدمیوں میں بیٹھا تھا بار بار نظریں اٹھا کر عرشیہ کو ڈھونڈنے لگتا لیکن جب وہ اسے کہیں نہ دکھتی تو اپنی تلاش میں ناکام واپس سے سب کی باتیں سننے لگ جاتا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔زاویار نے روحان کو بے چین ہوتے دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔سب ہیں عرشیہ نہیں دکھ رہی۔۔۔۔۔روحان نے آہستہ سے سرگوشی کے انداز میں جواب دیا

سب کہاں ہیں مجھے تو پریشے بھی نہیں دکھی۔۔۔شاید انہیں آنے سے منع کیا ہو۔۔۔۔۔زاویار اپنے کف کو درست کرتے لاپرواہ سے انداز میں بولا

کوئی نہیں ابھی تو یہیں کھڑی تھی۔۔۔۔روحان نے حیرت سے زاویار کی طرف دیکھ کر کہا

کون پریشے۔۔۔۔۔کوئی نہیں وہ آئی ہی نہیں۔۔۔۔۔زاویار بضد تھا

او بھائی ابھی یہاں کھڑی تھی سب کو سلام کیا تب تم فرحان دادو سے مل رہے تھے پھر تھوڑی دیر یہیں کھڑے رہی ابھی ابھی گئی ہے اندر۔۔۔۔کہاں گم ہو۔۔۔

روحان نے زاویار کی لاعلمی پر حیرت کا مظاہرہ کیا اور پھر سے نظر پورے حال پر گھمانے لگا

پتہ نہیں۔۔۔۔زاویار نے لاپرواہ انداز میں کہا اور واپس سے ظفر شاہ اور اویس شاہ کی باتیں سننے لگا

ثناء بھابھی عرشیہ نہیں دکھ رہی۔۔۔۔کوثر شاہ نے انجان ہونے کے باوجود بھی جب روحان کے دل میں اٹھنے والے سوال کا پوچھا تو روحان بھی اک دم انہیں کی جانب دیکھنے لگا

آ رہی ہے عرشیہ تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔آنیہ نے ثناء شاہ کے کہنے سے پہلے ہی اک دم بیچ میں آ کر کہا

آرہی ہے۔۔۔۔ثناء شاہ نے پہلے چہرے پر حیرت لی ئے کہا لیکن اگلے پل ہی اک دم مسکراہٹ سجالی لیکن انہیں آنیہ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

امی وہ شرمارہی ہے آپ تاریخ رکھ لیں وہ آجائے گی کچھ دیر میں۔۔۔۔آنیہ جانتی تھی اپنی ماں کی نیچر کو اور وہ کسی بھی صورت میں عرشیہ کو یوں اپنی ماں کی سوچ کے کٹہرے میں کھڑا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ تبھی اک دم بیچ میں آکر بولی۔۔۔۔

زونین آنیہ کے آتے ہی اور حان کے ساتھ چھت کی جانب چلا گیا اس کے لی ئے انیہ کی موجودگی کو نظرانداز کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

تو پھر کیا سوچا ہے آپ سب نے۔۔۔ظفر شاہ نے اک کے بعد اک سب کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

روحان جو کہ عرشیہ کی غیر موجودگی میں پریشان ہو رہا تھا زونین کے پاس جانے کا کہ کر وہاں سے اٹھا اور چھت پر جانے والی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ تبھی اسے وہاں پریشے ملی

ارے روحان بھائی آپ کو کچھ چاہیے۔پریشے نے اسے ادھر ادھر متلاشی نظریں گھماتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

نہیں وہ کچھ خاص نہیں۔۔۔زونین اور اورحان کے پاس چھت پر جارہا تھا۔۔۔اچھا یہ بتاؤ عرشیہ کہاں ہے ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔۔روحان زیادہ دیر پوچھے بنا نہ رہ سکا۔۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔دراصل اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اب بہتر ہے بس وہ سو رہی ہے۔۔۔۔پریشے نے اہستہ سے کہا

کیا ہوا اسے۔۔۔روحان اک دم پریشان ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

ارے بھئی ٹھیک ہے اب۔۔۔۔ تھوڑی دیر سو جانے دو پھر آجائے گی نیچے۔۔۔۔ اب اتنی سی بات پر قیس نا بن جانا۔۔۔پریشے کے پیچھے سے آتی حرار وحان کے اداس و پریشان چہرے کو دیکھ کر اسے چھیڑنے لگی۔۔ ضضققق

ہاں تو پھر سب راضی ہیں اسی جمعے کو دونوں بچیوں کے نکاح اور رخصتی کے لیئے۔۔۔۔ ظفر شاہ نے باآواز بلند کہا۔۔۔

پریشے کے کانوں میں جیسے ہی یہ آواز آئی وہ اک دم حیرت سے حرا کو دیکھنے لگی۔۔۔

روحان تو فوراً ہی واپس سیڑھیاں اتر گیا جبکہ پریشے کا منہ کھلا کا کھلا ہی تھا۔۔۔۔ یہ سب لوگ اتنے قریب کی تاریخ کیوں رکھتے ہیں۔۔۔۔ بندہ اک مہینہ تو لیتا ہے ۔۔ شاپنگ اور پارلر جیسی چیزیں کیا کوئی وجود نہیں رکھتیں ان لوگوں کی نظر میں۔۔۔۔ پریشے منہ چڑھا کر بولی

اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے بے جا چیزوں کی وجہ سے ناشکری کر رہی ہو۔۔۔۔ اللہ کا شکر ادا کرو جو یہ دن نصیب ہو گیا۔۔ مجھے تو ڈر تھا کہیں شادی کینسل ہی نا ہو جائے پہلے بھی تمھیں شادی کی تاریخ سے مسئلہ تھا دیکھا کیسی ہائے لگی کہ چھ ماہ کا فاصلہ آ گیا اب جب اللہ نے آسانی کر دی ہے تو اس کا شکر ادا کرو اور جو اللہ کی اور تمھارے بڑوں کی مرضی ہے اس میں خوش ہو جاؤ۔۔۔۔ ناشکری کی عادت بہت

خراب ہوتی ہے۔۔اپنی ہر چیز بے مول لگتی ہے حاصل کی قدر ختم ہو جاتی ہے تبھی اللہ نے بار بار قرآن پاک میں کہا ہے کہ اسے شکر گزار بندے پسند ہیں۔۔۔۔ حرا سنجیدگی سے پریشے کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

ہاں تو میں شکر کرتی تو ہوں اللہ کا بس اتنا سا تو کہا ہے آپ انے تو اتنا بڑا لیکچر دے دیا۔۔۔ کیا بندہ اپنی خواہش بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔۔۔۔پریشے اداس سا چہرہ بنا کر بولی

خواہشات تو نا تمام ہیں میری گڑیا۔۔۔کہتے ہیں ضرورت تو فقیر کی بھی پوری ہو جاتی ہے اور خواہشیں تو بادشاہ کی بھی پوری نہیں ہوتیں۔۔۔۔چاہے جتنا بھی حاصل کر لو کوئی نا کوئی خواہش رہ ہی جائے گی پتا ہے کیوں۔۔۔۔۔کیونکہ جب اک خواہش پوری ہوتی ہے نہ تو ہم دوسری خواہش دل میں جگا لیتے ہیں۔۔۔۔یہ ہم نہیں کرتے یہ شیطان کے فتنے ہوتے ہیں تاکہ ہمیں دنیا میں الجھا دے اور ہم اسی طرح اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اک دن مر جاتے ہیں۔۔۔۔تو جو

ہے اس میں خوش ہونا اللہ کا شکر ادا کرنا سیکھو۔۔۔۔۔دیکھنا کبھی اداس نہیں رہو گی۔۔۔۔۔ حرا بڑے پیار سے پریشے کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

جبکہ پریشے اب کچھ کچھ اس کی بات سمجھنے لگی تھی لیکن وہ ابھی میچیور نہیں تھی اسی وجہ سے زندگی کی حقیقتوں سے واقف نہیں تھی لیکن وہ خوش نصیب تھی کہ اسے اتنے سارے چاہنے والے ملے تھے جو اس کی غلطیوں پر اسے کٹہرے میں کھڑا کرنے کے بجائے اسے سدھارنے میں مدد دیتے تھے۔۔۔۔وہ سیڑھیوں پر کھڑی سب کو نظر بھر کر دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر زاویار کی جانب گئی۔۔۔۔اس کا دل اک دم دھک سے دھڑکا تھا کیونکہ زاویار معنی خیز نظروں سے پریشے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ابھی اک پل بھی نہ گزرا تھا کہ زاویار نے ہلکے سے سر کو جنبش دے کر پریشے کو زیر لب سلام کیا۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے ہلکے ہلکے آنکھیں جھپکاتی کچھ پل تو اسے دیکھتی رہی اور پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔پریشے اس کی

نظروں کی تاب کو برداشت نہیں کر سکی تھی کچھ بھی تھا وہ شخص اور اس شخص کا منفرد انداز اس کی سانسوں میں اتھل پتھل مچا دیتا تھا

پاگل لڑکی سلام کا جواب تو دے دیتی۔۔۔اندر کوریڈور میں کھڑی وہ خد کو ملامت کرنے لگی۔۔۔۔پھر اس نے اپنے موبائل کو آن کیا اور اس پر وعلیکم السلام لکھ کر زاویار کو بھیج دیا۔۔۔اس لڑکی نے ابھی بھی زاویار کا نام بھائی جان سے ہی سیو کیا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار جو کہ پریشے کے جانے کے بعد واپس سے سب کی باتوں کو بغور سننے لگا تھا اس کا موبائل اک دم بجا۔۔۔جیب سے موبائل نکال کر جب اس نے میسج کھولا تو وہاں پریشے کا میسج دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔اس کی مسکراہٹ اتنی دلکش تھی کہ بات

کرتے اویس اور ظفر شاہ اک دم اس کو اپنی بات کو بیچ میں روک کر دیکھنے لگے۔۔۔۔

مسکرایا کرو لڑکے ماشاءاللہ بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔۔فرحان شاہ بھی اس کی تعریف کیئے بنا نا رہ سکے۔۔۔۔اور یہ سب سن کر زاویار انگوٹھے سے اپنی بھنوٗ کو مسلتا جھینپنے لگا۔۔

زاویار نے اپنے موبائل میں میسج بند کیا جہاں پریشے کا نام بے وقوف لڑکی کے نام سے سیو تھا۔۔۔۔موبائل جیب میں رکھ کر ابھی وہ روحان کے ساتھ کھڑا اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ اس کا موبائل اک بار پھر بجنے لگا۔۔۔

کال اس کے آفس سے آ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے فوراً ہی کال رسیو کی اور سب سے تھوڑی دور جا کر کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

زاویار صاحب آپ جلد سے جلد آفس آجائیں۔۔۔مقابل سے اس کے سینئر نے کہا

سر کچھ ضروری کام تھا۔۔۔دراصل میں ابھی فیملی ایونٹ میں ہوں۔۔۔زاویار نے سب کی جانب اک نظر ڈال کر کہا

بٹ صاحب کی گرفتاری کے لیئے جو عملہ آج ان کے گھر گیا تھا انہیں وہ وہاں نہیں ملے ظاہر ہے کہ کسی نے انہیں مخبری کی ہے۔۔۔اس سے پہلے وہ ملک چھوڑ کر ہی چلا جائے ہمیں نئی حکمت عملی اپنانی ہو گی۔۔۔اپ مجھے فوراً آکر ملیں۔۔۔۔

مقابل نے یہ کہ کر فون بند کر دیا

www.novelsclubb.com

زاویار کچھ پل تو کھڑا سوچتا رہا اور پھر سیدھا ظفر شاہ کے پاس جا کر جانے کی اجازت طلب کی۔۔

ارے بیٹا ابھی تو آئے تھے اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو۔۔۔ثناء شاہ اک دم بیچ میں بولیں

نہیں چاچی ضروری کام ہے میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔۔

زاویار نے بہت احترام سے کہا

چلو کوئی بات نہیں تاریخ رکھنے آئے تھے وہ کام تو ہو گیا سب ہی چلتے ہیں۔۔۔ ظفر شاہ نے اک دم اٹھتے ہوئے کہا

ارے ایسے نہیں رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھائیں گے آپ سب۔۔۔اویس شاہ ان سب کو روکنے لگے

نہیں رات کے کھانے کی زہمت نہ کریں۔۔۔ہم نے شام کا وقت اسی لیئے مقرر کیا تھا تاکہ آپ لوگ پریشان نہ ہوں۔۔۔یہ دعوتیں وغیرہ تو چلتی رہیں گی اللہ محبتوں کو قائم رکھے بس۔۔۔ ظفر شاہ اویس شاہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولے۔۔

زہمت کیسی ہمیں اچھا لگتا۔۔۔اویس شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

آج بھی فرحان شاہ فرقان شاہ سے کھنچے کھنچے تھے نا جانے کیوں وہ دوستوں جیسے بھائی جو اک دوسرے کے بغیر رہتے نہ تھے نا جانے کیوں اک دوسرے سے اتنی دور ہو گئے تھے کہ اک دوسرے کی جانب دیکھتے بھی نا تھے۔۔۔۔

چلیں بھابھی ہم چلتے ہیں۔۔۔۔کوثر شاہ نے ثناء شاہ کو گلے لگایا اور دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

اس دوران انہیں عرشیہ کا خیال آیا ہی نہیں لیکن ثناء شاہ کو مسلسل یہی دھڑکا لگا ہوا تھا کہ کب وہ اس کے بارے میں پوچھ بیٹھیں۔۔۔۔

زاویار بھی وہاں سے نکل کر سیدھا اپنے آفس چلا گیا تھا جبکہ باقی سب بھی اک اک کر کے سب سے مل کر لال حویلی چلے گئے تھے۔۔۔سوائے زونین اور حریم کے۔۔۔۔حریم عرشیہ کے پاس کچھ دیر رکی تھی۔۔۔پریشے نے آنیہ کو بھی بہت روکنا چاہا تھا لیکن وہ طبیعت کا بہانہ کر کے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔اور بچا زونین جو چھت پر اورحان کے ساتھ بالکل خاموش سا بیٹھا تھا۔۔۔۔

کل سے تم میرے ساتھ جم جاؤ گے۔۔۔۔اور حان پش اپس لگاتے ہوئے کہ رہا تھا ہاں تاکہ تمھاری طرح پاگل ہو جاؤں۔۔۔نیچے بہن کی تاریخ کی رسم چل رہی ہے اور تم یہاں پش اپس کرنے میں لگے ہو۔۔۔۔زونین نے اسے ٹون مارا

ہاں تو تمھارے بھائی کی بھی تو تاریخ ہے نیچے تو تم یہاں کیا کر رہے ہو دیو داس بن کر۔۔۔۔اور حان اک دم رک کر اسے گھورتے ہوئے بولا

میرے بھائی۔۔۔۔کہا ہے نا اک مسئلہ نہیں ہے میرا۔۔۔۔ہاں آنیہ کا سامنا مجھ سے نہیں ہوتا کیونکہ اسے دیکھنے سے میری محبت ٹھاٹھے مارنے لگتی ہے میں اسے دیکھتے رہنا چاہتا ہوں جو کہ اب غلط ہے تو میں خد کو کنڑول کر رہا ہوں اور میں جانتا ہوں آہستہ آہستہ مجھے عادت ہو جائے گی لیکن اس وقت اک اور بات بھی ہے مجھے امی کی یاد آ رہی ہے یار۔۔۔۔وہ ہوتیں تو کتنا خوش ہوتیں ابھی۔۔۔۔تیاریاں کر رہی ہوتیں۔۔۔۔سب کچھ اپنے ہاتھ میں رکھے ادھر سے ادھر ہر چیز کو پرفیکٹ کرنے میں لگی ہوتیں۔۔۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نیند سے جاگا اور امی نہیں تھیں مجھے وہ بہت یاد آتی ہیں شاید اپنے ہاتھ سے قبر میں دفناتا تو مجھے صبر آجاتا مجھے یقین ہی نہیں ہوتا ہے کہ وہ نہیں ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے میں ان کے کمرے میں جاؤں گا تو وہ وہاں ہوں گی۔۔۔۔ میں یہ سب جھیل رہا ہوں صرف اک کی وجہ سے۔۔۔میری ہر تکلیف کا راز اس جنگل میں چھپا ہے میں یہ راز پتا لگا کر رہوں گا۔۔۔۔۔بس یہ شادی اچھے سے ہو جائے اللہ کرے اس بار کوئی حادثہ نہ ہو۔۔۔۔بس اس کے بعد میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔۔زونین جنگل کی جانب دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں غضب کا غصہ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم جو بھی کرو گے میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔میں بھی اب اس سب سے پریشان ہو گیا ہوں۔۔۔۔یہ سب جاننا ہی ہو گا اور اسے ختم کرنا لازم ہو گیا ہے اب۔۔۔۔اور حان بھی اب جنگل کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

بٹ کا بھاگ جانا ناممکن ہے میں نے اتنی محنت کی تھی ان کے خلاف ثبوت جمع کرنے میں۔۔۔۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس کاز کو اور کسی سے نہ کریں ضرور کوئی اس کا راز دار ہے۔۔۔۔۔اب اسے کیسے پکڑیں گے۔۔۔۔زاویار کمرے میں ٹہلتے ہوئے کہ رہا تھا

ڈپارٹمنٹ پر انگلی اٹھانے سے پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ فرار مجرم تمھیں کیوں کال کرتا تھا۔۔۔۔اس کے سینیئر آفیسر نے اک کال ریکارڈ زاویار کی جانب پھینکا جو کہ اس بٹ کا تھا۔۔۔۔

اس میں کچھ نمبرز ہائلائیٹ ہوئے تھے جو کہ زاویار کے تھے۔۔زاویار نے تیش بھری نظر اس کاغذ کے ٹکڑے پر ڈالی اور پھر اپنے سینیئر کی جانب دیکھا

تو آپ کہ رہے ہیں کہ میں اس کے ساتھ ملا ہوا ہوں۔۔

آپ بھول رہے ہیں کہ میں وہی ہوں جس نے اس کی گرفتاری ممکن بنائی ہے ۔۔۔۔۔زاویار اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا

کیا پتا یہ اک پلاٹ ہو۔۔۔ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ثبوتوں پر فیصلے ہوتے ہیں اور فی الحال کچھ ثبوت تمھارے خلاف ہیں۔۔۔زاویار کے سینیئر نے سگار جلاتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوے کہا

وہ مجھے کال کرتا تھا لیکن میں نے کبھی نا تو اس کی بات مانی نہ ہی کبھی اس کا دوستی کا بڑھا ہوا ہاتھ قبول کیا۔۔۔میری ایمانداری پر اگر اپ کو شک ہے تو میں آپکو اپنی وفاداری ثابت کر کے دکھاؤں گا اور اس بٹ کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔یہ کہ کر زاویار وہاں سے چلا گیا۔۔۔اس کی انکھوں میں عجیب سا جنون تھا غصہ تھا۔۔۔سالوں کی محنت کا برباد ہو جانا اک طرف تھا اور دوسری جانب اس کی ایمانداری پر الگ انگلی اٹھ رہی تھی۔۔۔

ہاں جیسا سوچا تھا وہی ہوا ہے بس اب اپنے جال میں وہ خود ہی پھنس جائے گا۔۔۔تم بس یہ بات یاد رکھنا کہ میرا نام اس میں کہیں نا آئے۔۔۔میں نے تمھاری مدد کی ہے امید کرتا ہوں تم بھی وقت پڑھنے پر میرے اسی طرح کام آؤ گے۔۔۔زاویار

کے سینیئر نے کسی کو کال ملا کر کہا اور واپس سے فون بند کر دیا۔۔۔ ہوا میں سگار کا دھواں چھوڑتے وہ کسی سوچ میں مبتلا تھے

پریشے کہاں ہے حرا آپی۔۔۔ حریم نے سوتی ہوئی عرشیہ کو دیکھ کر بور ہوتے ہوئے کہا

وہ شاید چینج کرنے گئی ہے اپنے کمرے میں ہو گی۔۔۔ حرا نے اپنا بیڈ صاف کرتے ہوئے کہا

حریم حرا کو ایک منٹ کا کہہ کر وہاں سے نکلی اور پریشے کے کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔۔ تبھی اسے رستے میں اک مینڈک دکھا جو اچھل اچھل کر اسی کی جانب آ رہا تھا۔۔ حریم جو اس کے اس طرح سے پیچھے آنے سے ڈر گئی اور اک دم برابر والے کمرے میں جا کر دروازہ زور سے بند کر کے اپنی تیز تیز سانسوں کو پر سکون کرنے لگی۔۔۔

تبھی اس کی نظر سامنے رکھے بہت سے کینوس پر پڑی جن پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔۔۔وہ کمرہ کس کا تھا اسے اندازہ ہو گیا تھا کیونکہ جگہ جگہ ڈمبل اور ورک آؤٹ کا سامان پڑا تھا۔۔۔لیکن جو چیز اسے حیرت میں ڈال گئی وہ تھیں وہ کینوس اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کھڑوس نیم چڑھا کریلہ لڑکا آرٹسٹ بھی ہے وہ اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور دبے پاؤں کینوس کی جانب گئی اور کپڑا ہٹایا۔۔۔

کپڑا ہٹاتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔کینوس پر کوئی اور نہیں حریم تھی۔۔۔اور یہ اسکیچ اس کا آج کا تھا جب اس نے آئسکریم اس لڑکے کو دی تھی۔۔۔اس نے اک دم چادر واپس کینوس پر ڈالی اور اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ واپس مڑی اور دوسرے کینوس کو دیکھنے لگی وہاں بھی اسی کا اسکیچ تھا کتاب پڑھتے ہوئے۔۔۔

کہیں وہ ہنس رہی تھی۔۔۔اک منظر اس کی ماں کے انتقال کا بھی تھا جب وہ بے حال سی بس روئے جا رہی تھی۔۔۔اس کے نیچے اک تحریر بھی تھی جس میں لکھا تھا۔۔۔۔حریم تم مت رویا کرو۔۔۔۔

اس کا دماغ گھومنے لگا آخر کے کینوس پر اس کی یونیورسٹی کے پہلے دن کا اسکیچ تھا جس میں وہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

کینوس پر واپس کپڑا ڈال کر وہ جانے کے لیئے مڑی تو اس کی نظر اک بک شیلف پر پڑی

اس بک شیلف میں بہت سی کتابیں رکھی تھیں۔۔۔اس میں ہر وہ کتاب تھی جو حریم نے پچھلے چھ ماہ میں پڑھی تھی۔۔۔اک کے بعد اک کتاب کو دیکھتی وہ اک گلدان کے پاس آ کر رک گئی۔۔۔۔اس گلدان میں رکھے کاغز کے پھولوں نے اس کو اور حیرت کا دھچکا دیا۔۔۔۔اسے لگ رہا تھا وہ کسی اور کے ہی کمرے میں آ گئی ہے وہ شخص جو اس سے صحیح طرح بات بھی نہیں کرتا وہ کیسے یہ سب کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب چھوڑ چھاڑ اک دم دروازے کی جانب بھاگی جو بھی تھا اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اور وہ یہاں سے جلد سے جلد چلے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے کسی کو گزرتا ہوا پا کر وہ اک دم زور سے چیخی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو ڈرا دیا مجھے۔۔۔۔۔۔پریشے جو اپنے کمرے سے نکل کر عرشیہ اور حرا کے پاس جا رہی تھی اک دم دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں پھاڑتے حریم کو دیکھ کر بولی

حریم گھبراتے ہوئے اور حان کے کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔۔اس نے اس کمرے میں جو کچھ دیکھا تھا وہ سب اس کے ذہن کو سن کیئے ہوئے تھا

اور یہ تم بھائی کے کمرے میں کیا کر رہی تھیں۔۔۔۔دیکھ لیا نا بھائی نے تو دیکھنا کیسا آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔۔پریشے اک دم گھبرا کر بولی

کیوں۔۔۔۔حریم نے حیرت سے پوچھا وہ جاننا چاہتی تھی کہ کمرے میں جو کچھ اس نے دیکھا تھا کیا وہ پریشے کو بھی معلوم ہے۔۔۔۔

۔۔ان کے کمرے میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے یہاں تک کہ صفائی کے لی ئے بھی نہیں۔۔۔۔ چلو جلدی یہاں سے۔۔۔۔پریشے حریم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے لیجانے لگی

تو تمھیں بھی نہیں معلوم اس کمرے میں کیا ہے۔۔۔۔۔ حریم آنکھوں میں عجیب سی الجھن لی ئے بولی

نہیں۔۔۔۔ان کا ورک آوٹ کا سامان ہے اور کیا۔۔۔کچھ ادھر ادھر ہو جاتا تھا تو غصہ کرتے تھے پھر سب نے جانا ہی چھوڑ دیا اور اب وہ خد کسی کو نہیں آنے دیتے۔۔۔۔نہ ہمیں آبیل مجھے مار کا شوق ہے۔۔۔۔ حیرت ہے بھائی نے آج دروازہ لاک نہیں کیا۔۔۔۔ورنہ کمرہ ہمیشہ لاک ہوتا ہے۔۔۔۔یہ کہتے پریشے نے حریم کا ہاتھ چھوڑ کر اندر کمرے میں چلی گئی۔۔۔ جبکہ حریم ابھی بھی دور سے اس بند کمرے کو دیکھ رہی تھی جس میں اس کے ان گنت اسکیچ موجود تھے۔۔۔۔۔

آنیہ گھر کے اندر آتے ہی خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔جبکہ کوثر شاہ بھی اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

اللہ جانے کہاں غائب تھی آج پورا ٹائم دکھی ہی نہیں۔۔۔۔کوثر شاہ چہرے پر بگڑے تاثرات لائے کہنے لگیں

کیا ہے امی۔۔۔۔وہ شرما رہی تھی۔۔۔آنیہ نے مڑ کر جواب دیا

ایسا بھی کیا پریشے بھی تو آئ تھی۔۔۔سلام کیا اور چلی گئ۔۔۔اللہ جانے کیا چکر ہے۔۔۔۔کوثر شاہ کچھ سوچتے ہوئے کہ رہی تھیں جیسے کڑی سے کڑی ملا رہی ہوں

امی ہر لڑکی الگ ہوتی ہے۔۔۔۔پریشے ہم سب کو جانتی ہے وہ پہلے بھی آتی جاتی رہتی تھی اس کی بات الگ ہے۔۔۔۔لیکن عرشیہ بہت معصوم ہے وہ کہاں آتی تھی یہاں۔۔۔وہ لوگوں سے ملنے جلنے میں وقت لیتی ہے اک بار شادی ہو کر اسے یہاں آنے دیں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔اور اگر وہ نہیں آئ تھی تو آپ ہو آتیں

۔۔۔۔اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو زہن پر سوار مت کیا کریں۔۔۔۔یہ کہ آنیہ اپنے کمرے میں چلی گئ

اس کے کمرے کے اندر موبائل کے بجنے کی آواز گونج رہی تھی وہ فوراً ہی بنا دروازہ بند کیئے موبائل کی طرف بڑھی۔۔۔فون پر سکندر کا نام دیکھ اس نے جھٹ سے کال رسیو کی۔۔۔

اسلام وعلیکم۔۔۔۔آنیہ نے فون کان پر لگاتے ہی کہا

تم نے خالہ کو میرے پیچھے کیوں لگا دیا ہے۔۔۔۔کہا تھا نہ کہ مجھے ڈرامے پسند نہیں ہیں۔۔۔۔سکندر حلق کے بل چلا رہا تھا۔۔۔۔

آنیہ نے اس کی بات سن کر کچھ نہیں کہا بس دو موٹے موٹے آنسو اس کی آنکھ کے گوشوں پر آکر رک گئے۔۔۔۔وہ کلی جو تھوڑی کھلنے ہی لگی تھی وہ پھر سے مرجھا گئ تھی۔۔۔۔

تمھاری اک بات ماننے کی وجہ سے جیسمین ابھی تک مجھ سے ناراض ہے اوپر سے تمھارے بڑھتے ہوئے ڈرامے اک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔ جیسمین میری واحد محبت ہے اس کے سوا میں کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔ سکندر کی رگیں تنی ہوئی تھیں

آنیہ ابھی بھی پتھر کا مجسمہ بنے اس کے تمام تیر اپنے دل پر برداشت کر رہی تھی

تم سے نکاح مجبوری تھا اور ویسے بھی میں اس نکاح کو نہیں مانتا۔۔ سکندر غصے میں اپنا آپا کھو بیٹھے تھا۔۔۔

۔۔ نکاح کو نہیں مانتا یہی نکاح تو میری پہچان ہے میرا وجود ہے۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔ آنیہ نے اٹکتے اٹکتے کہا

فضول باتیں بند کرو۔۔۔۔ کسی کو قبول ہے کہنے سے کیا ہوتا ہے جب دل ہی نہ ملتے ہوں۔۔۔ تمھاری یکطرفہ محبت کا وزن میں کیوں اٹھاؤں۔۔۔۔ پہلے میں سوچ رہا تھا تمھیں یہیں بلا لوں گا ہم تینوں ساتھ رہ لیں گے۔۔۔۔ لیکن اب تمھاری بڑھتی

ہوئی خواہشات مجھے اندیشوں میں ڈال رہی ہیں۔۔۔ تمھاری اک بات ماننے سے مجھے اتنا نقصان ہوا ہے۔۔۔ آگے اگر جیسمین کو تمھارا آنا یا ہونا پسند نہ آیا تو ۔۔۔ میں جیسمین کو ناراض نہیں کر سکتا چاہے دنیا میں آگ کیوں نہ لگ جائے۔۔۔ سکندر کے غصے کی شدت اور بڑھ گئی تھی

سکندر میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ میں نے کوئی خواہش ظاہر نہیں کی ہے۔۔۔ آنیہ کے انسو اپنی حدوں کو پار کرتے رخسار پر بہ گئے تھے۔۔۔

بند کرو اپنے ڈرامے۔۔۔ میں نے کہا بند۔۔۔ سکندر اک انگلی اٹھا کر فون کان سے لگائے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہہ رہا تھا

جو بات ہوتی ہے۔۔۔ مجھ سے سیدھی کر لیا کرو یہ پیٹ پیچھے چالیں نہیں چلا کرو۔۔۔ اب آئندہ اگر مجھ پر اپنی چالیں چلیں تو یاد رکھنا۔۔۔ نہ خدا پناؤں گا نہ کسی اور کے لئے چھوڑوں گا۔۔۔ ساری زندگی اس منحوس دن پر پچھتاؤ گی جب تمھیں مجھ سے محبت ہوئی تھی۔۔۔ یہ کہہ کر سکندر نے فون بند کر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سکندر سکندر میری بات تو سنو۔۔۔آنیہ سکندر کی بات کے جواب میں اس کا نام پکارتے اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس سخت دل نے اس معصوم کی اک بات نہ سنی۔۔۔۔

آنیہ اب فون ہاتھ میں لیئے بنا آواز کے رو رہی تھی۔۔۔جبکہ کوثر شاہ دروازے کی آڑ میں چھپی اس کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔۔۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بات ہوئی ہے اور آنیہ سے آگے بڑھ کر پوچھنے کی بھی ان میں ہمت نہ تھی تو کچھ سوچتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

حریم نیچے آجاؤ میں جارہا ہوں۔۔۔اپنے فون پر زونین کا میسج دیکھ حریم فوراً ہی اٹھ کھڑی ہوئی عرشیہ ابھی بھی سو رہی تھی تو وہ پریشے اور حرا سے مل کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

جاتے جاتے اس نے اک نظر ڈرتے ڈرتے اس دروازے پر ڈالی اور پھر تقریباً بھاگتے ہوئے نیچے آگئی۔۔۔نیچے آتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑے اورحان پر

پڑی جس نے بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا۔۔۔کالے رنگ کے کرتے کو اس نے ڈینم جینز کے اوپر پہنا ہوا تھا۔۔۔

جیسے ہی اورحان نے اس کی جانب نظر اٹھائی وہ سہم کر اک دم نیچے دیکھنے لگی تبھی اس کی ٹکر راستے میں رکھی میز سے ہوئی۔۔۔اور وہ اک دم لڑکھڑا گئی۔۔۔

سنبھال کر۔۔۔۔زونین نے اک دم آگے بڑھ کر حریم کو سہارا دیا۔۔۔۔جبکہ اورحان وہیں کے وہیں کھڑا رہا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو

حریم اورحان کے تاثرات کو دیکھنے لگی جن میں فکر و پریشانی کی جگہ اکتاہٹ نے لی ہوئی تھی۔۔۔کیا چیز ہیں یہ۔۔۔حریم نے دل ہی دل میں سوچا

زونین نے اورحان سے ہاتھ ملایا اور اور حریم کے ساتھ گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔

جبکہ اس کے جاتے ہی اورحان آگے بڑھا اور کارپیٹ پر سے اک نگ اٹھا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔نگ اس نے اپنی مٹھی میں قید کیا ہوا تھا۔۔وہ نگ

یقیناً حریم کی جیولری سے گرا تھا جب وہ میز سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔چہرہ کسی بھی جزبات سے خالی لیۓ وہ جیسے ہی اپنے کمرے کے پاس پہنچا تو دروازہ بغیر لاک کے دیکھ کر اس کی بھنویں سکڑ گئیں۔۔

پھر اسے یاد آیا کہ عرشیہ کی چیخوں کی آواز اسن کر وہ اک دم بھاگا تھا شاید تبھی لاک کرنا بھول گیا۔۔۔اپنی بے وقوفی پر خد کو کوستے وہ کمرے میں داخل ہوا تو جانے پہچانے پرفیوم کی خوشبو اپنے کمرے میں محسوس کر کے اس نے اک گہرا سانس لیا ۔۔۔اک سکون سا اس کے چہرے پر اتر آیا۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اس کا ماتھا ٹھنکا اور وہ کمرے میں آگے بڑھا اس کے بنائے اسکیچز پر سے چادر کا ہٹا ہونا اس کے شک کو صحیح ثابت کر رہا تھا۔۔۔اپنے بالوں سے پونی کھینچ کر پھینکتا وہ اٹھا اور دروازے کی جناب بڑھا۔۔دروازہ کھول کر وہ سیدھا عرشیہ اور حرا کے کمرے میں گیا۔۔۔۔

دروازے پر ناک کی آواز سن کر حرا کمرے سے باہر آئی۔۔۔۔

ہاں اور حان بولو کیا بات ہے۔۔۔۔ حرا نے کہا

پریشے کو بلائیں۔۔۔۔اور حان بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلتے ٹہلتے بولا

خیریت تو ہے۔۔۔۔ حرا نے کہا اور پریشے کو بلانے لگی اک پل میں ہی پریشے اٹھ کر اس کے سامنے موجود تھی

میرے کمرے میں کون گیا تھا۔۔۔۔اور حان نے غصے سے آگے بڑھ کر پریشے سے پوچھا

کوئی نہیں۔۔۔۔پریشے نے اٹکتے ہوئے کہا

سچ بتاؤ۔۔۔۔اور حان پریشے کے اڑے ہوش دیکھ کار سمجھ گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں۔۔۔۔مجھے نہیں پتا کون گیا آپ کے کمرے میں۔۔۔۔اتنا ہی مسئلہ ہے تو کھلا کیوں چھوڑا تھا۔۔۔۔پریشے گھبراہٹ میں وہ بھی بولدی جو اسے بولنا نہیں چاہیے تھا

تو تمھیں کیسے پتا میرا کمرہ لاک نہیں تھا۔۔۔۔تم بھی گئیں تھیں۔۔۔۔اور حان آنکھوں میں انگارے لیۓ پریشے کی جانب بڑھا

ارے کیا ہو گیا اگر کوئ چلا بھی گیا تو۔۔۔حد کرتے ہو تم اور حان۔۔۔۔حرا اک دم ان دونوں کے بیچ آ کر بولی

چلا گیا تو سچ تو بولے یہ چھپا کیوں رہی ہے۔۔۔۔اور حان ابھی بھی غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا اسے ڈر تھا کہ جو جزبات وہ چھپا رہا تھا وہ کہیں سب کو پتا تو نہیں چل گ ئے۔۔۔۔

بولو نہ پریشے گئیں تھیں تم۔۔۔۔حرا نے اب پریشے کی جانب مڑ کر کہا

نہیں آپی میں نہیں گئ۔۔۔۔۔پریشے نے بنا جھجکے فوراً جواب دیا

اب اسی طرح سچ بتاؤ کون گیا تھا مجھے پتا ہے تمھیں معلوم ہے۔۔۔۔اور حان اپنے غصے کو دباتے ہوئے بولا

بھائ وہ حریم غلطی سے چلی گئ تھی۔۔۔۔۔لیکن وہ فوراً ہی آ گئ تھی بچاری۔۔۔۔

پریشے نے اور حان کا غصہ ختم ہوتے دیکھ کر سچ بتا دیا

بچاری کیوں اک تو دوسروں کے کمروں میں تاکا جھانکی کر رہی ہے اوپر سے بچاری ۔۔۔۔کچھ کہ رہی تھی کیا وہ جو تم اسے بچاری کہ رہی ہو۔۔۔۔اور حان پتا لگانا چاہتا تھا کہ حریم نے پریشے کو کیا بتایا

www.novelsclubb.com

نہیں بس وہ خوفزدہ تھی اسی لیئے کہ رہی ہوں اس کے بعد تو اس نے کوئ بات بھی نہیں کی۔۔۔۔سچ میں بھائ وہ غلطی سے چلی گئ تھی۔۔۔۔پریشے اک دم حریم کی سائڈ لینے لگی

ارے بس بھی کرو۔۔۔کیا ہوا کیوں ہوا۔۔ایسا لگ رہا ہے خدانخواستہ کوئی جرم کر بیٹھی ہو وہ اور یہ پریشے اس جرم کی چشمدید گواہ ہو۔۔۔بس کرو یہ سب۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔حرا اک دم سے الجھتے ہوئے اور حان کو ڈانٹتے ہوئے بولی اور پریشے کو کمرے کے اندر کر کے دروازہ بند کر دیا

جرم تو کیا ہے میرے دل میں جھانکنے کا جرم۔۔۔اب سزا کے لیئے تیار رہو حریم شاہ۔۔۔یہ کہتے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اک مٹھی میں نگ سختی سے پکڑے وہ اپنے کمرے کے اندر چلا گیا۔۔۔

اندر جاتے ہی اس نے اک چھوٹی سی تھیلی میں وہ نگ ڈالا اور بک شیلف کے کونے میں رکھے جار میں جس پر امانت لکھا تھا ڈال دیا۔۔اور پھر وہ فریش ہونے اپنے واش روم میں چلا گیا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ نہا کر نکل آیا تھا اک خالی کینوس اٹھا کر اس نے زمین پر رکھا اور وہیں زمین پر بیٹھ کر اک پینسل سے کچھ بنانے لگا۔۔۔وہ جلدی جلدی اپنا ہاتھ ہلا

رہا تھا اس کے گھنے بال اس کے ہاتھوں کی حرکت کے ساتھ ہل رہے تھے۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا لیکن اسے ہوش نہ تھا بالآخر اس نے کینوس پر بنی تصویر کے نیچے اک تحریر لکھی اور پیچھے رکھے بیڈ سے ٹیک لگا کر اپنے بنائے اسکیچ کو دیکھنے لگا

یہ اسکیچ اس وقت کا تھا جب حریم لڑکھڑانے کے بعد اورحان کو زونین سے ہاتھ ملاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ حریم کی چوڑیوں سے لیکر کانوں میں لٹکتے جھمکے سر پر سلیقے سے اوڑھے دوپٹہ سے لیکر جھانکتی ہوئی لٹ سب کچھ اس تصویر میں موجود تھا۔۔۔ ساتھ ہی ساتھ وہاں لکھا تھا۔۔۔۔ مجھ میں مجھے تلاش کرتی ہوئی آنکھیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ ایسا بھی کوئی ہو سکتا ہے کیا۔۔۔۔۔ مطلب کہ وہ شعر وہ پھول وہ سب کسی اور نے نہیں انہوں نے دی تھی۔۔۔۔ فہد کا نام تو ہضم ہو بھی گیا تھا لیکن یہ کونسی مصیبت میرے گلے پڑھ گئی۔۔۔۔۔ حریم اپنے بیڈ پر لیٹی پنکھے کو دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔

کیسے بنائی ہوں گی انہوں نے وہ سب تصویریں۔۔۔۔یہ مجھے دیکھتے کب ہیں۔۔۔یا اللہ چھپ چھپ کر تو نہیں دیکھتے۔۔سامنے تو ایسے بنتے ہیں جیسے پتا نہیں کیسے جھیل رہے ہوں مجھے۔۔۔۔اور چھپ کر دیکھو تو الگ ہی دنیا بنائی ہوئی ہے توبہ توبہ۔۔۔۔۔کوئی ایسا گھننا بھی ہو سکتا ہے کیا۔۔۔۔حریم جھرجھری لیتے ہوئے کہہ رہی تھی

میری توبہ جو میں اب ان کے سامنے بھی جاؤں۔۔۔۔پتہ نہیں کیا چل رہا ہے ان کے دماغ میں۔۔۔۔بندہ اگر پسند کرتا ہے تو تھوڑا آرام سے پیار سے بات کرتا ہے۔۔۔نخرے اٹھاتا ہے آگے پیچھے ہو جاتا ہے اور یہاں چل حریم تجھے تو اسپیشل پروٹوکول بھی نہیں ملی۔۔۔۔نیم چڑھا کریلہ۔۔۔۔حریم اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی وہ چاہ کر بھی ان تمام مناظر کو اپنے دماغ سے نکال نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

جب اس کی بے چینی ختم نہیں ہوئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلی گئی۔۔۔۔آسمان پر بڑا سا چاند آس پاس سے اڑا اڑ کر جاتے بادل ٹھنڈی ہوا۔۔۔۔

اسے موسم میں سکون سا ملنے لگا وہ یک ٹک بڑے پیار سے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر سامنے گھر کی چھت پر پڑی جہاں کوئی رسی کود رہا تھا۔۔۔۔۔لمبے بالوں کے ہلنے سے وہ جھٹ سمجھ گی کہ سامنے کون ہے۔۔۔۔ چہرہ تو اسے نظر نہیں آرہا تھا البتہ وہ پھر سے اسی کمرے کے سحر میں مبتلا ہو گئی تھی کچھ بھی تھا وہ کمرہ حریم کو اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔۔جہاں ہر طرف حریم ہی حریم تھی۔۔۔

تھوڑے سے تمیز دار اور اچھے اخلاق کے حامل ہوتے تو یہ سب کتنا رومینٹک ہوتا ۔۔۔۔تو بہ حریم کیسی باتیں سوچ رہی ہے۔۔۔۔ حریم خد کو ہی ڈانٹ سناتی کھڑکی بند کر کے اپنے بیڈ پر واپس آکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

آپا یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ابھی سکندر آنیہ سے اتنے عجیب انداز میں بات کر رہا تھا ۔۔۔۔میں نہیں جانتی آپ سکندر سے کہیں کہ آنیہ کو اپنے ساتھ لیکر جائے۔۔۔۔کوثر شاہ نورین شیخ سے فون پر ناراض ہوتے ہوئے کہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

ارے کوثر کیا ہو گیا تمھیں۔۔۔۔میاں بیوی ہیں ہو گی ہو گی کوئی بات۔۔۔۔خد مل کر پیار محبت سے ڈیل کرنے دو۔۔۔۔نورین شیخ اک شاپنگ مال میں موجود چلتے چلتے بات کر رہی تھیں

آپا کیا ہو گیا۔۔۔میری بچی رو رہی تھی سکندر اس سے کہ رہا تھا وہ نکاح کو نہیں مانتا ۔۔۔۔میں کیسے پریشان نہ ہوں۔۔۔مجھے نہیں معلوم سکندر سے کہیں آ کر اپنی امانت لیجائے۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے پریشان ہوتے کہ رہی تھیں

اچھا میں کرتی ہوں اس سے بات۔۔۔۔نورین شیخ نے یہ کہ کر فون کٹ کیا اور سکندر کو ملایا

سکندر جو کہ جیسمین کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا آس پاس بہت اچھے سے کینڈل سجی ہوئی تھیں۔۔۔دیوار پر اک جگہ بہت خوبصورت سا سوری لکھا ہوا تھا۔۔۔۔شاید

آج جا کر سکندر جیسمین کو منانے میں کامیاب ہوا تھا وہ دونوں ہی کافی خوش نظر آرہے تھے کہ سکندر کے فون کی بیل رنگ ہوئی۔۔۔

اک منٹ۔۔۔ مما کا فون ہے۔۔۔۔یہ کہ کر سکندر ہنستا ہوا اٹھا اور کونے میں چلا گیا

میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا میری جان۔۔۔۔۔نورین شیخ بہت پیار سے بولیں

نہیں نہیں آپ بولیں۔۔۔۔میں بس جیسمین کے ساتھ تھا۔۔۔۔سکندر نے جیسمین کی جانب دیکھ کر مسکرا کر کہا

اوا چھا۔۔۔۔یہ آنیہ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔کوثر کا فون آیا تھا کہ رہی تھی کہ تم نے کچھ الٹا سیدھا کہا ہے آنیہ کو۔۔۔نورین شیخ ہینگر میں ہنگ کپڑوں کو دیکھتے ہوئے سکندر سے بات کر رہی تھیں

اف۔۔۔ڈرامے ہیں سب کے سب۔۔۔آپ چھوڑیں مما یہ سب اب وہاں سے فون آئے تو مت اٹھائیے گا۔۔۔میں دیکھتا ہوں انہیں۔۔۔سکندر اک دم اکتاہٹ کا شکار ہونے لگا

ہاں پلیز دیکھو اس معاملے کو۔۔۔اور ہاں میں اور تمھارے ڈیڈ اس ویک میکسیکو جا رہے ہیں۔۔۔سوچا تمھیں بتا دوں۔۔۔نورین شیخ کو بالآخر اک شرٹ پسند آ گئی تھی

اوکے مما۔۔۔خوب انجوائے کیجیے گا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔یہ کہ کر سکندر نے فون بند کر دیا

www.novelsclubb.com

تمھیں تو میں بعد میں دیکھوں گا آنیہ۔۔۔یہ کہ کر سکندر نے اپنے تمام تر سرد تاثرات کو اک دلفریب مسکراہٹ کے پیچھے چھپایا اور پھر جیسمین کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔

وہاں جا کر اس نے جیسمین کے ساتھ کچھ تصویریں لیں....اور پھر سکندر نے وہ تمام تصویریں اک کے بعد اک آنیہ کو بھیج دیں۔۔۔ان سب کے نیچے لکھا تھا

Love of my life...compare her with you ...

You are nothing infront of her

میری زندگی کی محبت۔۔۔اس کا خدا سے موازنہ کرو۔۔۔تم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔۔۔

آنیہ جو کہ ابھی ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اس کا چہرہ پورا بری طرح آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔میسج کی آواز سنتے ہی جانماز کو تہ کر کے ٹیبل پر رکھ کر موبائل کی جانب بڑھی۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس نے سکندر کا میسج کھولا۔۔۔اسے ایسا لگا کہ کسی نے اس کے دل کو مٹھی میں کس کر پکڑ لیا ہو۔۔۔وہ تمام تصویریں بہت واہیات تھیں۔۔۔ان

تصویروں میں اس کا شوہر تھا۔۔۔وہ شوہر جس کے ساتھ وہ محبت نا ہونے کے باوجود بھی وفادار تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہے سکندر۔۔۔یہ لکھ کر اس نے سکندر کو میسج کا جواب بھیجا۔۔۔

میری محبت۔۔۔۔۔سکندر نے فوراً ہی جواب دیا

آنیہ کا دل بری طرح ٹوٹ رہا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ سکندر کی محبت نہیں ہے وہ اس کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی لیکن پھر بھی وہ اس قسم کے روئیے کی حقدار نہیں تھی۔۔۔۔یہ سب برداشت کرنا اب اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔ اپنی محبت چھوڑ کر وہ اک ایسے انسان کے ساتھ وفا کر رہی تھی جسے اس کے دل کی زرا فکر نہیں تھی۔۔۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھی آنیہ کی گھنٹوں سے یوں ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔سکندر تو تیر برسا کر چلا گیا تھا اور وہ کب سے ان زخموں کو بھرنے کی ناکام کوشش میں لگی ہوئی تھی۔۔آنکھیں بھی آنسو بہا بہا کر اب تھک گئی تھیں۔۔۔۔

خد کو سنبھالتی وہ موبائل کو سائڈ میں رکھ کر لیٹنے ہی لگی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔۔۔اس کے فون پر سکندر کا نام آرہا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔آنیہ نے شکستہ لہجہ لی ئے کہا

تمھیں میں نے منع کیا تھا نہ کہ اب کوئی ڈرامہ مت کرنا۔۔۔لیکن تم تو ٹھہریں مکار عورت جو ہر طرح کے مکر و فریب کر کے بس آدمیوں کو حاصل کرنا جانتی ہیں۔۔۔وہ تو جیسمین میرے ساتھ تھی ورنہ میں تمھیں اسی وقت تمھاری اوقات دکھاتا۔۔۔۔تم ہو کیا۔۔۔سر سے پیر تک کپڑوں میں ڈھکا اک مجسمہ ۔۔۔بلکہ مجسمے بھی تم سے لاکھ گنا خوبصورت ہوتے ہیں۔۔۔یہ سن کر آنیہ کے لب سسکنے لگے۔۔۔

میں تم سے یہ سب نہیں کہنا چاہتا تھا میں نے سوچا تھا جو ہو گیا ہے اسے چلنے دوں گا۔۔۔لیکن تم سے صبر نہ ہوا۔۔۔مجھے حاصل کرنا چاہتی ہوں چاہے میری نظر میں تمھاری کوئی اہمیت ہو یا نہ ہو۔۔۔اچھی شکل کے علاوہ آخر ہے کیا تمھارے

پاس۔۔۔اور اب تو وہ اچھی شکل بھی نہیں رہی حال دیکھو اپنا۔۔۔۔تم نے اور تمھاری ماں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمھیں امریکہ بلا کر اپنی بے عزتی کرواؤں گا۔۔۔یہاں میری عزت ہے اک لائف اسٹائل ہے تم تو میری پارٹیز میں بھی میرا ساتھ نہیں دے سکتیں زندگی میرے ساتھ کیسے گزارو گی۔۔۔تو میری جان آج کے بعد مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔میرے اور تمھارے راستے الگ۔۔۔سوری۔۔۔۔یہ کہ کر سکندر نے فون بند کر دیا۔۔۔

جبکہ آنیہ سکتے کی حالت میں بیٹھی ابھی بھی فون کو کان سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔اس کی نظروں کے آگے سے اس کی زندگی کے تمام تر لمحات گزرنے لگے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مسکراتا ہوا زونین کا چہرہ۔۔۔چھت پر بیٹھا زونین جو اس سے اس کا ساتھ دینے کا وعدہ کر رہا تھا۔۔۔زونین کا حادثہ۔۔۔اس کا اپنی امی کے آگے اپنی محبت کی بھیک مانگنا۔۔۔سکندر کا اس کی زندگی میں اک اہم ترین مقام پا لینا۔۔۔اور اس کے بعد اک کے بعد اک تزلیل جو اس شخص کی وجہ سے اس کی زات نے برداشت

کی تھی۔۔۔۔فون ابھی بھی کان سے لگا تھا۔۔۔۔وہ اب تنہا تھی بالکل تنہا۔۔۔۔
اس کا کوئی نہیں تھا اپنے تو اپنے ہو کر بھی اپنے نہیں تھے۔۔۔۔شوہر جسے ہمسفر بننا تھا وہ ہاتھ چھڑا کر کسی دوسرے کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔اور محبت۔۔۔۔
وہ تو کہیں دور کھو گئی تھی۔۔۔۔دھیرے دھیرے اسے اپنا پورا جسم سن ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔۔اور وہ زمین پر جا گری آہستہ آہستہ آتا آنکھوں کے سامنے اندھیرا اس کے ہر درد اور تکلیف کو ختم کر رہا تھا بالآخر ہر سو اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔
زاویار رات دیر تک اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا۔۔۔۔اسے کیسے بھی کر کے اس بٹ کا پتا لگانا تھا۔۔۔۔اور اس بار اسے بہت محتاط رہنا تھا کیونکہ کوئی اپنا ہی تھا جس نے اس کی پیٹ میں خنجر گھونپا تھا۔۔۔۔۔۔اس کا شک اپنے آفس کے کچھ بندوں پر تھا لیکن جب تک اصل بندے کا پتہ نہیں چلتا کسی پر بھی بھروسہ کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

اپنی تمام ترفائلز کو اچھی طرح چیک کرتا وہ اک اک ڈیٹیل کو دوبارہ سے دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔وہیں اس کو اک جگہ کا نام لکھا ہوا ملا جہاں پچھلے سال بٹ تین دن رہ کر آیا تھا۔۔۔۔وہ اک فارم ہاؤس کا ایڈریس تھا۔۔۔زاویار کو اک کڑی ملی تھی اور اب وہ اسی کڑی سے باقی کڑیوں کو جوڑنے والا تھا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے موبائل اٹھا کر اپنے خاص آدمی کو فون ملایا اور اسی فارم ہاؤس کا ایڈریس دیکر اسے نظر رکھنے کی ہدایت دی۔۔۔ابھی بھی اس کا دماغ الجھنوں میں گھرا تھا کیونکہ اس کے پاس اک ہفتہ تھا اور اس اک ہفتے میں اس کی شادی تھی اسے گھر میں اپنی فیملی کو وقت دینا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اسے خدپر لگے دھبے کو مٹا کر اس فرار بٹ کو پکڑوانا بھی تھا۔۔۔۔دوسرے کسی اور پہلو پر تو اس کا دھیان گیا بھی نہیں تھا اس نے سب سے پہلے اپنے موبائل میں موجود کال ریکارڈر میں موجود تمام کالز کی ریکارڈنگ اک کے بعد اک کر کے سننا شروع کیں۔۔۔۔ان تمام ریکارڈنگز میں یہ بات صاف ظاہر تھی کہ زاویار بٹ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

ملا ہوا نہیں ہے کم سے کم اب اس کے پاس اپنی بے گناہی کا ثبوت موجود تھا۔۔۔ تمام ریکارڈنگز کو تین چار جگہ الگ الگ سیو کر کے اس نے۔۔۔ سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

موبائل کو ہاتھ میں لی ئے ابھی وہ کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر میسج باکس پر پڑی اس نے میسجز کے آئکن کو ٹچ کیا اس میں سب سے اوپر پریشے کا میسج تھا۔۔۔۔ میسجز کو کھولے وہ اس زندگی سے بھرپور لڑکی کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔

ہائے کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے اپنی ہر فکر کو پیچھے رکھتے اس نے میسج ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ضرورت تھی میسج کرنے کی۔۔۔۔ تھوڑی دیر تو اس نے میسج کا انتظار کیا اور پھر موبائل کو جیب میں رکھ کر اپنی بے وقوفی پر شرمندہ ہوتے وہ دل ہی دل میں کہتے ہوئے اٹھا اور اپنے کمرے کو لاک کر کے آفس سے باہر چلا آیا۔۔۔۔

اک ہفتہ بس اک ہفتہ۔۔۔۔دیکھتے ہیں میں اس ہفتے میں کیا کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔سب سے پہلے تو میں کل ہی پارلر جاؤں گی۔۔۔۔اس کے بعد شاپنگ۔۔۔۔اگر اک ہفتے میں شادی ہے تو اس حساب سے میری مایوں پرسوں ہونی چاہیے۔۔۔۔پریشے اپنے کمرے میں کاغزاور پین لیئے بیٹھی اپنی پلیننگ میں مصروف تھی۔۔۔۔اس کا دھیان موبائل پر بالکل نہیں تھا تبھی اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب کپڑوں کے انبار کے نیچے دبا فون رنگ کیا اور بند ہو گیا۔۔۔۔

کافی دیر وہ یوں ہی بیٹھی خد سے باتیں کرتی رہی پھر اسے کسی ڈریس کا خیال آیا تو گوگل کرنے کی نیت سے فون کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔جب کہیں فون نہیں ملا تو اس نے اپنے بیڈ پر پھیلے سامان کو اک اک کر کے جگہ پر پہنچانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

۔یہاں دفن تھے تم۔۔۔۔موبائل کو ہاتھ میں لیکر موبائل سے باتیں کرتی پریشے کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے اپنے موبائل پر زاویار کا آیا میسج دیکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم۔۔۔میں ٹھیک۔۔۔آپ سنائیں۔۔۔۔۔اس نے جلدی جلدی ٹائپ کیااور بھیج دیا۔۔۔۔ کہیں نا کہیں وہ یہ سب بھی تو چاہتی تھی کہ وہ زاویار سے بات کرے اس کے بارے میں جانے اور اب یوں خواہشات کا مکمل ہو جانا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔۔

زاویار جو کہ بہت تھکا ہوا تھا گھر آتے ہی فریش ہونے گیا اور لیٹتے ہی سو گیا۔۔۔۔وہ آج واقعی بہت تھک گیا تھا۔۔۔جسمانی تھکن کے ساتھ ساتھ وہ زہنی طور پر بھی بہت تھک گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ پریشے سب کچھ چھوڑ چھوڑ موبائل ہی پکڑی لیٹی رہی اسے زاویار کے جواب کا انتظار تھا لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ انتظار بے سود تھا۔۔۔۔انتظار کرتے کرتے وہ بھی کب سو گئی اُسے پتا نہ چلا۔۔۔۔موبائل اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔رات بھر وہ بار بار چونک کر اٹھتی موبائل چیک کرتی اور سو جاتی۔۔۔۔

سب میرا پوچھ رہے ہوں گے ہیں نا۔۔۔ عرشیہ جو رات کو لیٹ سو کر اٹھی تھی روہانسی سی شکل بنائے حرا سے پوچھ رہی تھی

لازمی سے بات ہے سب پوچھ رہے تھے۔۔۔ حرا نے بہت پیار سے جواب دیا

غصہ کر رہے ہوں گے سب۔۔۔۔ عرشیہ کی آواز بھرائی ہوئی نکل رہی تھی

نہیں گڑیا۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ لوگ اک گھنٹہ بھی مشکل سے بیٹھے تھے۔۔۔ حریم اور آنیہ تو یہیں تمھارے پاس بیٹھی رہیں تھیں۔۔۔ہاں روحان تھوڑا فکر مند تھا۔۔۔ حرا نے عرشیہ کو چھیڑنے کے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر آپ نے کیا کہا۔۔۔۔ عرشیہ روحان کا نام سنتے ہی آنکھیں پوری کھول کر پوچھنے لگی

آہا۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔میں نے کہا تم ٹھیک ہوا بھی آجاؤ گی۔۔۔مجھے لگ رہا تھا تم جاگ جاؤ گی تب تک لیکن وہ لوگ ہی چلے گ ئے جلدی۔۔۔چلو یہ بھی اچھا ہوا ورنہ پھر مسئلہ ہوتا دیکھو نا تم بھی اتنی دیر سے اٹھی ہو۔۔۔۔حرا اپنا بستر صحیح کرتی جمائیاں لیتے ہوئے کہ رہی تھی

آپ سونے والی ہیں۔۔۔۔عرشیہ نے حرا کی جانب خوفزدہ نظریں کی ئے پوچھا

ہاں نا۔۔۔بہت تیز نیند آرہی ہے۔۔۔۔حرا اب سونے کے لی ئے لیٹنے لگی تھی لیکن مجھے تو نہیں آرہی نیند میں اکیلی کیا کروں گی جاگ کر۔۔۔۔اور ویسے بھی آج تو میں بالکل اکیلی نہیں رہ سکتی۔۔۔اسے شام کو ہونے والی بات یاد آئی۔۔۔۔۔

میری جان تم سو کر اٹھی ہو میں نہیں اک کام کرو یہیں میرے بیڈ پر آجاؤ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے لیٹے لیٹے تمھیں بھی نیند آہی جائے۔۔۔۔۔حرا زرا سا سکڑ کر سائڈ میں ہو کر بیڈ پر جگہ بناتے ہوئے بول کر آنکھیں بند ک ئے لیٹ گئ

عرشیہ اک دم تیزی سے آکر حرا کے پاس لیٹ گئ۔۔ نیند تو اس کی آنکھوں میں تھی نہیں تو بس یوں ہی چھت کو تکتی رہی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں حرا بے خبر سو گئ تھی۔۔۔۔ حرا کے سوتے ہی عرشیہ پھر سے خوفزدہ ہونے لگی تھی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنا دھیان ہر خوفزدہ سوچ سے بار بار ہٹا رہی تھی۔۔۔۔ تبھی اسے اپنے بیڈ کے نیچے کسی کی ناک محسوس ہوئ۔۔۔۔۔ عرشیہ نے ڈر کر اپنی آنکھیں اک دم کس کر میچ لیں۔۔۔

تھوڑا وقت گزرا اور پھر دوبارہ سے بیڈ نیچے سے بجنے لگا۔۔۔۔ اس نے حرا کی جانب منہ کیا اور انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

تبھی اسے ایسا لگا جیسے کوئ اس کے بالکل کان کے پاس اوپر اسونگ گا رہا ہو۔۔۔۔

(پرانے دور میں پسند کی جانے والی میوزک کی اقسام)

اپنے کان پر ہاتھ رکھتی اب وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔۔بیڈ کے نیچے سے کی جانے والی کھٹ کھٹ میں اب مزید اضافہ ہونے لگا تھا جب اس سے یہ سب برداشت نہیں ہوا تو اس نے ڈرتے ڈرتے حرا کو جگایا۔۔۔۔

کیا ہوا عرشیہ۔۔۔۔ حرا نے نیند سے بھری آواز میں کہا

آپی کوئی بیڈ نیچے سے بجا رہا ہے۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ عرشیہ ڈرتے ڈرتے روہانسی ہوتے بولی

اچھا آ ادھر۔۔۔۔ حرا نے عرشیہ کو اپنے اور پاس کیا اور اس پر اپنا اک ہاتھ رکھتے۔۔۔۔آیتہ الکرسی پڑھ کر پھونکنے لگی۔۔۔۔اس کے بعد حرا نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا حصار کیا اور پھر دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔۔۔۔

اس کے بعد عرشیہ کو کوئی آواز نہ آئی تھوڑی دیر تو وہ جاگتی رہی پھر وہ بھی اپنی بہن کے ساتھ پر سکون ہو کر سو گئی۔۔۔۔۔

صبح ہی صبح ہلکی ہلکی بارش نے پورے ماحول کو خوشنما بنایا ہوا تھا۔۔۔ باریک باریک بوندیں زمین پر گرتے ہی جزب ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔ مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو ہر انکھ کھولنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہی تھی۔۔۔

زاویار نے اٹھتے کے ساتھ ہی موبائل اٹھایا تو وہاں پریشے کا میسج دیکھ کر وہ کچھ پل سوچتا رہا کہ کیا جواب دوں۔۔۔ کسی خیال کے آتے اس نے موبائل بنا میسج کا جواب دیئے سائڈ پر رکھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں نہا کر اپنے گیلے بالوں کو تولیہ سے صاف کرتا وہ واپس اپنی جگہ پر اکر بیٹھ گیا۔۔۔ اس کا چشمہ ابھی ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ وقت کی جانب سے اتنی مشکلوں کا سامنا اس نے بچپن سے کیا تھا کہ وہ کب بچے سے اک دم زمہدار مرد بن گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ لڑکوں کی طرح زندگی تو اس نے کبھی جی ہی نہیں تھی۔۔۔ اور نہ ہی اب وہ سب بچپنا وہ شرارتیں اس میں کہیں باقی بچی تھیں۔۔۔ ابھی بھی وہ جو میسج یا بات پریشے سے کر لیتا تھا وہ صرف اس لیئے کہ

اسے پریشے کا خیال تھا خد کے لی ئے یا خود کو خوش کرنے کے لی ئے تو اسے کچھ آتا ہی نہیں تھا

میں بھی ٹھیک ہوں الحمد للہ۔۔۔۔یہ لکھ کر زاویار نے جواب بھیج دیا۔۔۔۔اس کے علاوہ کیا لکھنا ہے یا کیا بات کرنی ہے اس دوٹوک بات کرنے والے انسان کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔۔۔۔

پریشے کے ہاتھ میں جیسے ہی موبائل بجا اس کی کھٹ سے آنکھ کھل گئ۔۔۔

ہیں۔۔۔اب اس بات کا میں کیا جواب دوں۔۔۔۔خود سے بات کروں گی تو سوچیں گے کہ چپک گئ۔۔۔۔چھوڑو کوئ جواب ہی نہیں دیتی ہوں۔۔۔۔۔لیکن پھر بات کیسے ہو گی۔۔۔۔۔۔اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے مٹھی میں جکڑے وہ سوچ میں ڈوبی تھی کہ پھر سے اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

اک بات پوچھوں۔۔۔۔۔زاویار کا میسج آیا

جی۔۔۔پریشے نے جھٹ سے جواب دیا

کیا تم خوش ہو۔۔۔اس نئے جڑنے والے رشتے سے۔۔۔زاویار پر سکون انداز میں اپنی کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا لکھ رہا تھا۔۔۔

لو یہ سوال تو پہلے بھی پوچھا تھا۔۔۔اور کوئی بات نہیں آتی کیا۔۔۔اگر میں کہ دوں کہ نہیں تو کیا شادی اک ہفتے پہلے روکیں گے۔۔۔حد ہے اس سوال کا کیا مطلب۔۔۔پریشے منہ بنا کر بڑبڑائی

جی الحمدللہ۔۔۔پریشے نے جواب دیا

گڈ۔۔۔ملاقات ہوتی ہے پھر اک ہفتے بعد۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔زاویار نے میسج ٹائپ کیا اور تیار ہونے چلا گیا۔۔۔اسے اج بہت سے کام نپٹانے تھے آج ہی کا دن تھا اس کے پاس۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔ایسے بھی کوئی کہتا ہے کیا۔۔۔۔ویسے سچ ہی تو کہا ہے۔۔۔۔اللہ ان کا سامنا کیسے کروں گی۔۔۔۔شادی شادی میں یہ تو میں بھول ہی گی کہ شادی کے بعد ساری زندگی ان کے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔۔۔کیا ہو گا میرا۔۔۔۔پریشے پھر سے اپنے بچپنے پر اتر آئی تھی اور بیٹھی بے مقصد بات پر خد کو حلقان کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔

ہاں پتا چلا۔۔۔۔۔زاویار نے کسی کو فون ملا کر کہا

جی سر ابھی تک تو کوئی حرکت نہیں ہوئی ہے ابھی صبح کا وقت ہے نا ہو سکتا ہے سب سو رہے ہوں۔۔۔۔تھوڑی دیر دیں مجھے پھر میں بتاتا ہو۔۔۔۔یہ کہ کر اس بندے نے فون بند کر دیا۔۔۔

اللہ کرے وہ بٹ وہیں سے مل جائے۔۔۔۔زاویار دل ہی دل میں دعا کرتا اپنا بریف کیس لیکر ناشتہ کرنے نیچے اتر گیا۔۔۔۔۔

آج چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔میں ان کے ساتھ یونیورسٹی نہیں جاؤں گی

۔۔۔۔۔حریم کی انکھ کھلتے ہی اسے اور حان کا کمرہ پھر سے یاد آ گیا۔۔۔

گیلی مٹی کی خوشبو جیسے ہی اس کی ناک سے ٹکرائی وہ اک دم کھڑکی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔اور آنکھیں بند کر کے کھینچ کر سانس لیا اور کچھ پل کے لیئے یوں ہی آنکھیں بند کیئے کھڑی رہی۔۔۔آسمان سے ننھی بوندیں تواتر سے گر رہی تھیں ۔۔۔اب وہ آنکھیں کھولے اس حسین منظر کو اپنے دماغ میں قید کر رہی تھی ۔۔۔اور حان کا کمرہ اور اور حان خدا اس کے دماغ سے بالکل اوجھل ہو گیئے تھے تبھی اس کی نظر دور سے دوڑ کر آتے ہوئے اک شخص پر پڑی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکا کوئی اور نہیں اور حان تھا جو کہ کانوں میں ائیر بڈ لگائے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔۔۔ اس کے کپڑے بھیگے ہوئے نہیں تھے لیکن پوری طرح نم تھے۔۔۔جیسے جیسے وہ قریب آتا گیا اس کا چہرہ اور وہ خد صاف صاف نظر آنے لگا۔۔۔

یااللہ کل سے کچھ زیادہ ہی نظر نہیں آرہے یہ مجھے توبہ۔۔۔۔اس سے پہلے کہ اورحان اسے دیکھتا وہ اک دم کھڑکی بند کر کے پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔اس بات سے انجان کہ اورحان اسے بہت پہلے ہی کھڑکی پر کھڑا دیکھ چکا تھا اک نظر اورحان نے حریم کے کمرے کی بند کھڑکی پر ڈالی اور پھر اپنی حویلی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

سکون سے اپنی باڈی پر دھیان دیتے رہتے۔۔۔۔۔پتا نہیں میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں یہ۔۔۔۔۔ حریم منہ بناتے ہوئے کہتی اپنی ٹاول اٹھا کر فریش ہونے چلی گئی اُس کے چہرے پر بیزاری صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

آنیہ کی جب آنکھ کھلی تو وہ زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اس کا سر بالکل بھاری ہو رہا تھا آنکھوں میں شدید جلن تھی اس کا پورا جسم بری طرح سے درد کر رہا تھا۔۔۔اٹھ کر بیٹھتے ہی وہ یاد کرنے لگی کہ وہ یہاں زمین پر کیا کر رہی ہے تبھی اسے سکندر کا فون

یاد آیا۔۔۔اپنے دکھوں کو پس پشت ڈالتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اک دم چکر آنے سے وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔۔کمرے کا دروازہ کھلا تو سامنے سے کوثر شاہ جو آنیہ کو جگانے آئی تھیں اس طرح آنیہ کو لڑکھڑاتا ہوا دیکھ کر اس کی جانب زور سے کہتے ہوئے بھاگیں۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں امی۔۔۔۔آنیہ نے انہیں خد کو سہارا دینے سے روکتے ہوئے کہا

کہاں ٹھیک ہوا بھی اگر میں نہ سنبھالتی تو گر جاتیں۔۔۔۔یہ کیا تمھیں تو تیز بخار ہے۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کا ہاتھ پکڑتے ہی اک دم پریشان ہوتے ہوئے بولیں

نہیں امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔آنیہ ان سے اپنا ہاتھ چھڑاتی لڑکھڑاتے ہوئے ہی واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔لیکن تبھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا اور وہ اپنی آنکھوں کو کھول بند کرتے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی

آنکھوں کے سامنے آیا اندھیرا چھٹ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔تو وہ کرسی پر جا کر بیٹھ گئ ۔۔۔اس کا حالت واقعی خراب تھی۔۔۔

کوثر شاہ نے اسے پکڑ کر سہارے سے بیٹ پر لٹایا اور ناشتہ لینے چلی گئیں تھوڑی ہی دیر میں وہ اسں کا ناشتہ لیکر آئیں اور زبردستی تھوڑا بہت کھلا کر اسے دوا دیکر سلا دیا۔۔۔

آنیہ نہیں آئ آج ناشتہ کرنے۔۔۔۔حریم نے ناشتہ کرتے کرتے سوال کیا

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں بخار ہے اسے۔۔۔۔ظفر شاہ نے ناشتہ کرتے کرتے جواب دیا باقی سب ناشتہ کرنے میں مصروف رہے جبکہ زونین کے ہاتھ وہیں رک گ ئے تھے۔۔۔زونین کی اس حرکت کو کسی نے نوٹ نہیں کیا سوائے کوثر شاہ کے وہ ناشتہ کرتے کرتے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

زونین نے وہیں اپنا ناشتہ چھوڑا اور چائے کا کپ لیکر اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

ناشتہ تو پورا کرو۔۔۔۔زاویار نے اسے جاتا ہوا دیکھ کر کہا۔۔۔۔

بھائی پیٹ بھر گیا۔۔۔اب دل نہیں چاہ رہا بس چائے پیوں گا۔۔۔۔زونین یہ کہ کر سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

کوثر شاہ زونین کو ہی جاتا ہوا دیکھ رہی تھیں کیونکہ وہ اس کے یوں چلے جانے کی وجہ بہت اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔۔

کہیں مجھ سے غلطی تو نہیں ہو گئی۔۔۔۔نہیں نہیں میں نے جو کیا ہے وہ سب سے بہتر تھا آنیہ کے لیے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ دل ہی دل میں خد کو دلاسہ دینے لگیں

آج آپ ناپ وغیرہ لیکر نکاح کا جوڑا لے آیئے گا اور ہاں جیولرز کے پاس اپ خد چلی جائیں گی یا میں چلوں۔۔۔۔ظفر شاہ ناشتے میں مصروف کوثر شاہ سے مخاطب تھے۔۔۔۔

پہلے تو میں نے سوچا تھا آنیہ کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔لیکن اب تو مشکل ہے اسے بخار ہے حریم بیٹا آپ کب تک آجاؤ گے یونیورسٹی سے۔۔۔۔کوثر شاہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

چاچی میں آج لیو کی ایپلیکیشن دیکر آجاؤں گی۔۔۔بس آج کا دن دے دیں آپ مجھے۔۔۔یا پھر ایسا کریں آپ ابھی جا کر جیولری دیکھ آئیں دوپہر تک میں آجاؤں گی پھر شاپنگ پر چلیں گے۔۔۔آنیہ کو آرام کرنے دیں۔۔۔حریم اپنا ناشتہ ختم کرتے سمجھداری سے سارے مسئلہ کا حل نکال رہی تھی

چلو یہ صحیح ہے تو پھر آپ میرے ساتھ چلیں جیولرز کے پاس۔۔۔کوثر شاہ نے ظفر شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

بھائی آج میں آپ کے ساتھ یونیورسٹی جاؤں گی۔۔۔زاویار کا ناشتہ ختم ہو گیا تھا وہ اپنا بیگ اٹھائے آفس کے لیئے نکلنے لگا تبھی حریم اک دم سے بولی

کیوں اور جان نہیں جا رہا کیا۔۔۔زاویار نے مڑ کر پوچھا

نہیں وہ آج نہیں جائیں گے۔۔۔۔حریم نے بہانہ بنایا

کس نے کہا۔۔۔۔پیچھے سے اورحان کی بھاری آواز گونجی۔۔۔۔

حریم اورحان کو دیکھتے ہی اک دم جھینپ گئ۔۔۔۔

چلو اچھا ہوا اورحان تم آگ ئے۔۔۔۔زاویار اورحان کے کندھے کو تھپتھپاتا گھر سے باہر چلا گیا جبکہ حریم دل ہی دل میں افسوس کرنے لگی

کیوں۔۔۔۔حریم نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے دل میں الجھ کر کہا اور گھر سے باہر نکل گئ۔۔۔۔

حریم گاڑی کے پاس پہنچتے ہی پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔اورحان جو کہ ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اس کی اس حرکت سے چڑ گیا

تمھیں کتنی دفعہ بتانا پڑے گا کہ میں کوئ تمھارا ڈرائور نہیں ہوں۔۔۔۔اورحان مڑ کر حریم کی جانب آنکھوں میں شعلے لی ئے دیکھ کر بولا

حریم کھڑکی سے باہر ہی دیکھتی رہی اس نے اور حان کے غصے کو مکمل نظر انداز کیا

تمھیں پتا ہے مجھے ان حرکتوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔اور حان اس بار اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا

مجھے فرنٹ سیٹ پر سردی لگتی ہے اے سی کی وجہ سے میں پیچھے ہی بیٹھوں گی۔۔۔۔۔ حریم نے بہانہ بنایا

ٹھیک ہے۔۔۔۔اور حان ڈرائیونگ سیٹ سے اترا اور پیچھے والی سیٹ پر اکر بیٹھ گیا۔۔۔۔میں کوئی ڈرائیور نہیں ہوں۔۔۔۔میں نہیں چلا رہا گاڑی۔۔۔اور حان نے جیسے کوتیسا دیا والا منہ بنایا اور پورے اسٹائل میں بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا

افف۔۔۔۔کیا ہے۔۔۔۔ حریم اس کی اس حرکت سے بیزار ہوتی اگے کی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔اور حان پیچھے کی سیٹ سے اتر کر ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا

حریم نے اس کی بات کو ان سنا کیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

پورے راستے ان دونوں نے کوئی بات نہیں کی جیسے ہی گاڑی ڈیپارٹمنٹ کے آگے رکی حریم جھٹ سے گاڑی سے اتر گئی۔۔۔اور حان کو اس کی یہ حرکتیں دیکھ الجھن ہو رہی تھی۔۔۔۔

اک تو تم مجھ سے بنا پوچھے میرے کمرے میں چلی گئیں اوپر سے اب مجھے ہی اگنور کر رہی ہو مجھ سے دور ہو رہی ہو۔۔۔۔ مجھ سے دور رہنا ناممکن ہے اب تمھارے لیئے حریم شاہ۔۔۔اب تو بالکل نہیں۔۔۔کیونکہ اب تم جان چکی ہو میرے جزبات کے بارے میں۔۔۔۔۔جب تک چھپے تھے تمھارے لیئے بہتر تھا کیونکہ میں تمھیں کبھی کہنے کی ہمت نہ کرتا لیکن اب جب تم نے خد ہی جان لیا ہے تو چاہے جہاں جاؤ جتنا چاہے چھپ جاؤ ہر راستہ تمھیں میری اور حان شاہ کی جانب

لائے گا۔۔۔اور حان حریم کو جاتے ہوئے دیکھ کر دل ہی دل میں بولا۔۔۔چہرہ اس کا ابھی بھی ہر طرح کے تاثر سے پاک تھا۔۔۔۔

حریم نے کلاس میں پہنچتے ہی سکون کا سانس لیا لیکن اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔فہد کے چہرے پر جگہ جگہ نیل کے نشان تھے اس کا ہاتھ بھی جگہ جگہ سے زخمی تھا۔۔۔فہد نے اک نظر حریم کو دیکھا اور پھر غصے سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔

(ہاں تو پیچھا کرے گا حریم کا۔۔۔اسے تنگ کرے گا۔۔۔اپنی ہیرو گیری کہیں اور دکھانا۔۔۔۔اور حان غصے سے اسے مارتے مارتے کہہ رہا تھا) حریم کو دیکھتے ہی فہد کی آنکھوں کے سامنے گزشتہ دن کے مناظر آگ ئے جب اور حان اسے بری طرح مار رہا تھا۔۔۔۔

حریم فوراً سے کلاس سے باہر نکل گئی اور پورے ہال میں کسی کو تلاش کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔اور حان اس کے سائڈ میں کھڑا بولا

نہیں۔۔۔۔ حریم نے اک دم گھبرا کر کہا

اچھا۔۔۔اور حان اک دم بیگ کو پکڑے اپنی کلاس کی طرف بڑھا تبھی حریم کی آواز سے اس کے قدم رک گ ئے

آپ نے مارا ہے نافہد کو۔۔۔۔ حریم نے ہمت جمع کر کے کہا

کیون میں کیوں ماروں گا اسے بھلا۔۔۔اور حان نے معنی خیز انداز میں کہا

کیونکہ۔۔۔۔ حریم کہتے کہتے اک دم رک گئ۔۔۔۔

کیونکہ کیا۔۔۔۔ کیا وجہ ہے بتاؤ مجھے۔۔۔۔اور حان کی آنکھوں میں اک الگ ہی کشش آ گئ تھی اور اس کا کہنے کا انداز بھی بلا کا جان لیوا تھا کہ حریم کے لب ہلنے سے قاصر ہو گ ئے

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔۔۔۔یہ کہ کر حریم اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔۔۔۔

مجھے اس سب کی امید نہیں تھی۔۔۔۔تم یوں میری حواسوں کے ساتھ کھیلو گی میں نے نہیں سوچا تھا۔۔۔اور حان دل ہی دل میں حریم سے مخاطب تھا

کچھ کرنا پڑے گا تمھارا حریم شاہ۔۔۔۔سامنے بینچ پر بیٹھی شفق جو نا جانے کب سے اور حان کے عشق میں مبتلا تھی۔۔۔اور حان کی آنکھوں میں حریم کے لیئے جزبات دیکھ کر غصے میں اٹھی اور وہاں سے بڑبڑاتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

کہاں پھنس گئی میں۔۔۔حریم نے دل ہی دل میں الجھتے ہوئے کہا

کہاں پھنس گیا میں۔۔۔۔اچھا خاصہ بے پرواہ سا رہتا تھا پہلے یہ لڑکی مجھے اپنی جانب کھینچتی تھی اور اب یہ مجھے پاگل کر رہی ہے۔۔۔۔تم کیوں گئیں میرے کمرے میں۔۔۔۔اور حان اپنی حالت کو دیکھ تیش میں آنے لگا تھا۔۔۔۔اسے اپنا یوں حریم کے سامنے بے قابو ہو جانا پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔وہ ہمیشہ لڑکیوں سے دور رہا

تھا لیکن اب اک لڑکی کے لی ئے یہ سب نا ممکن سا ہوتا جا رہا تھا وہ چاہ کر بھی خد کو اس کے بارے میں جب سوچنے سے روک نہیں پایا تو چلتی کلاس سے بیگ اٹھا کر نکل گیا۔۔۔۔

ڈیپارٹمنٹ سے باہر آتے ہی اس نے سگریٹ جلائی اور سگریٹ کے گہرے گہرے کش لیتا دھواں آسمان کی جانب چھوڑنے لگا

اف۔۔۔۔ پھر یہ یہاں ہیں۔۔۔۔ توبہ توبہ گنڈے موالی۔۔۔۔ حریم جو کہ اپنی لیو ایپلیکیشن دینے ڈین کے آفس گئی تھی رستے میں ہی اورحان کو سگریٹ پیتا دیکھ منہ بنا کر بولی لیکن اس سے پہلے اورحان اس کی جانب دیکھتا وہ فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

روحان تیزی سے اپنے کمرے سے نکلتا۔۔۔ سیڑھیاں اتر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ گھر میں کوئی ہے کی آواز بھی لگا رہا تھا۔۔۔

بیٹا گھر میں کوئی نہیں تمھارے امی ابو جیولر کے پاس گئے ہیں۔۔۔۔ حریم یونیورسٹی اور زاویار اپنے آفس۔۔۔۔ باقی بچی آنیہ وہ بیمار ہے اب تم بتاؤ کیا کام ہے۔۔۔ فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر چلاتے ہوئے کمرے سے باہر آ کر کہنے لگے

ارے داد وہ آنیہ کو کچھ کھلانے کا کہا تھا امی نے لیکن وہ ابھی تک سو رہی ہے اور اب مجھے اک ضروری میٹنگ میں جانا ہے تبھی کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ روحان اپنی شرٹ کے کف بند کرتے ہوئے کہنے لگا

میں تو جا نہیں سکتا اوپر تم زونین کو بول دو وہ دیکھ لیگا آنیہ کو۔۔۔ وہ شاید گھر پر ہی ہے۔۔۔ فرقان شاہ نے مسئلہ کا حل بتایا جو روحان کو بھی ٹھیک لگا اس نے زونین کو فون کیا اور دروازے سے باہر جاتے تمام ہدایات دیں جو اسے ملی تھیں اور گھر سے چلا گیا۔۔۔۔

زونین جو کہ اپنے کمرے میں پہلے سے پریشان بیٹھا تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سکندر آنیہ کی قدر نہیں کرتا اور ایسا اس نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں

سے سنا تھا جب وہ امریکہ میں رہتا تھا۔۔۔لیکن آنیہ کے چہرے کی اداسی اسے پریشان کر رہی تھی وہ بس آنیہ کو اپنی زندگی میں خوش دیکھنا چاہتا تھا اور اب وہ اس معاملے میں بے بس تھا۔۔۔۔روحان کے فون سن کر وہ کچھ دیر تو یوں ہی بیٹھا رہا پھر ہمت کر کے اٹھا اور کچن سے کچھ سیب لیکر آنیہ کے کمرے کے دروازے پر پہنچا۔۔۔۔دو بار ناک کرنے ہر ہی اندر سے آجائیں کی آواز آگئ

آنیہ جو کہ اس بات سے انجان تھی کہ دروازے ہر کون ہے یوں ہی لیٹے لیٹے بول دی

میں ہوں زونین۔۔۔۔زونین جانتا تھا کہ اس طرح اس کے کمرے میں جانا ٹھیک نہیں ہو گا تبھی اپنا نام بتایا

زونین کی آواز سنتے کی آنیہ حیرت سے دروازے کو دیکھنے لگی۔۔۔

آجاؤں۔۔۔۔زونین نے پھر سے اجازت طلب کی

اک منٹ۔۔۔آنیہ نے اٹھ کر اچھے سے دوپٹہ اوڑھا اور خد کو صحیح کرنے لگی۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔آنیہ کا چہرہ ابھی بھی اداس تھا۔۔۔تھکا ہوا تھا بالکل مرجھائے پھول کی طرح۔۔۔۔

سیب لایا ہوں۔۔۔۔تمھارے لیے۔۔۔۔زونین نے اندر آتے چہرے ہر مسکراہٹ سجائے کہا

تم کیوں لے آئے۔۔۔۔کسی اور کو کہہ دیتے۔۔۔۔آنیہ زونین کی موجودگی میں کمفرٹیبل محسوس نہیں کر رہی تھی

سب گئے ہوئے ہیں۔۔۔روحان بھائی نے کہا تھا تبھی آیا ہوں

۔۔۔زونین سیب کی پلیٹ کبجانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا وہ جب سے کمرے میں آیا تھا اس نے اک بار بھی آنیہ کبجانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں مجھے نہیں کھانا۔۔۔آنیہ بھی اپنی انگلیوں کو دیکھ کر کہ رہی تھی

تھوڑا سا کھالو۔۔۔زونین نے سیب کے ٹکڑے کر کے آنیہ کے آگے رکھ دی ئے۔۔۔۔

تم مت کرو یہ سب۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔یہ کہتے آنیہ کی انکھ سے اک انسو بہہ گیا

کیوں نہ کروں۔۔۔کیا میں تمھارا دوست بھی نہیں رہا اب۔۔۔۔زونین نے آنیہ کیجانب شکایتی نظریں کی ئے کہا۔۔۔

میرا تو کچھ بھی نہیں رہا۔۔۔میں تمھیں کیا بتاؤں۔۔۔آنیہ نے دل ہی دل میں کہا

بچپن سے تم میری بہت اچھی دوست رہی ہو۔۔۔۔جزبات کا کیا ہے کوئی بات نہیں لیکن میں اپنے دوست کو یوں نہیں دیکھ سکتا چلو چپ چاپ سب ختم کرو

۔۔۔اور اب مجھے یہ اداس چہرہ نہ دکھے۔۔۔یہ کہ کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ باہر چلا گیا۔۔۔

کیسے کر لیتے ہو یہ سب تم۔۔۔کیا تمھیں دکھ نہیں ہوتا کیا تمھیں مجھ پر غصہ نہیں آتا کیوں نہیں آتا۔۔۔کیوں ہو تم ایسے۔۔۔کیوں کوئ شکایت نہیں کرتے۔۔۔آنیہ زونین کے جانے کے بعد دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی

****

سفید حویلی میں بھی آج کا سورج خوب افراتفری لیکر ابھرا تھا ہر طرف ہلچل مچی ہوئ تھی کوئ گیسٹ کی لسٹ بنا رہا تھا تو کوئ شاپنگ کی لسٹ بنانے میں مصروف تھا ان سب میں سب سے الگ تھلگ بیٹھی عرشیہ ہر اک کو کام میں لگا دیکھ کر مسکرا رہی تھی

چلو بیٹا اٹھو تمھاری بھی شادی ہے۔۔۔جلدی جلدی کام پر لگو۔۔۔۔۔پریشے عرشیہ کے پاس آکر اسے چھیڑنے لگی

میں کیا کروں گی۔۔۔۔ عرشیہ نے معصومیت سے کہا

نہیں میری جان تم بس دلہن بن جانا۔۔۔۔ باقی کام کا کیا ہے۔۔۔۔پریشے اس بار طنز کرتے ہوئے اسے چھیڑ رہی تھی

دیکھو لڑکیوں یہ سب بند کرو۔۔۔۔ شاپنگ پر کون کون چل رہا ہے یہ بتاؤ۔۔۔۔ حرا ان دونوں کے پاس آکر مصروف سے انداز میں بولی

میں تو لازمی۔۔۔۔پریشے نے جھٹ سے کہا

گھر پر کون ہو گا۔۔۔۔ عرشیہ نے سوال کیا

کوئی نہیں۔۔۔۔سب کہیں نا کہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔ حرا نے لسٹ میں اک اور چیز کا اضافہ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

مجھے کہیں نہیں جانا اور آپ میں سے کوئی میرے پاس رکے گا بھی۔۔۔۔ عرشیہ نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔اتنے سارے کام پھر وقت پر پورے کیسے ہوں گے۔۔۔۔

اس بار ثناء شاہ بولیں

لیکن چاچی میں کیا کروں گی جا کر۔۔۔۔اور گھر پر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ عرشیہ معصومیت سے بولی

دادا صاحب بھی جا رہے ہیں گھر پر کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔ بہتر ہے تم بھی چلو۔۔۔ حرا نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا

اچھا رکیں میں چادر لیکر آتی ہوں۔۔۔۔ عرشیہ اپنے کمرے میں گئی اور چادر ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔ہر جگہ دیکھنے پر بھی جب اسے اس کی چادر نہ ملی تو وہ اپنا اک بڑا سا دوپٹہ سلیقے سے لپیٹ کر چلی گئی۔۔۔۔

کلاسز ختم ہو گئی تھیں اور اب پھر سے اسے اس کا سامنا کرنا تھا یہی بات اسے پریشان کیئے ہوئے تھی وہ ہر اک کے دل پر راج کرتا تھا اس کی شاندار پرسنیلٹی پر

یونیورسٹی کی کئی لڑکیاں فدا تھیں لیکن اس بچارے کی قسمت دیکھو اس کا دل جس پر آیا وہ اس کی موجودگی سے ہی بیزار تھی۔۔۔

گاڑی کے پاس کھڑا وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی وہ گاڑی کے قریب آئی اورحان نے دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔یہ انہیں کیا ہو گیا۔۔۔۔میرے لیئے دروازہ کھول رہے ہیں۔۔۔۔ حریم اپنے چشمے کو اوپر کرتے حیرت سے اورحان کی یہ حرکت دیکھ دل ہی دل میں گھبراتے ہوئے بولی

اورحان نے حریم کی گھبراہٹ کو نوٹ کر لیا تھا۔۔ گہرے بادلوں سے بھرے آسمان کے نیچے ڈارک بلو شرٹ پہنے وہ شخص بلا کا حسین لگ رہا تھا لیکن اس شہزادے کو سامنے سے آتی گھبرائی ہوئی لڑکی اپنے حصار میں لیئے ہوئے تھی

حریم بنا اک نظر اس وجیہ شخص پر ڈالے گاڑی میں جھٹ سے بیٹھ گئی

کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی۔۔۔۔اچھا خاصا کھڑا تھا تو یوں ہی بیٹھ جاتا آ کر گاڑی میں۔۔۔کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔۔۔۔

اور حان حریم کو آتا دیکھ دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا لیکن اب اسے اپنی حرکت پر غصہ آنے لگا تھا وہ بڑبڑاتا ہوا آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

حریم بار بار اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔۔۔۔اس کے خشک ہونٹ اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی ہے۔۔۔

اس کو کیا میں کھا جاؤں گا جو یہ ایسے ریئیکٹ کر رہی ہے۔۔۔۔۔حریم شاہ خد کو سنبھال لو بار بار مجھے احساس نہ دلاؤ کہ تم میری جزبات جانتی ہو کیونکہ پھر تم مجھے نہیں سنبھال پاؤ گی۔۔۔۔اور حان حریم کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بولا۔۔۔

ابھی وہ دونوں خد کو کنڑول کر ہی رہے تھے کہ اک دم سے زوردار بادل گرجا اور بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔

بارش کو دیکھتی ہی حریم سب کچھ بھول بھال کر اک دم آنکھیں کھولے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ سجائے بارش کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ اور حان جو پہلے ہی حریم کی موجودگی میں خد کو بڑی مشکل سے کنڑول کیا ہوا تھا اب اس کی یہ تمام حرکتیں دیکھ کر اور زیادہ بار بار اس کی جانب متوجہ ہو رہا تھا۔۔۔

مت کرو حریم یہ سب۔۔۔۔ تمھاری یہ معصومیت یہ بچپنا مجھے تمھاری جانب اور کھینچتا ہے۔۔۔۔مجھے بے بس مت کرو۔۔۔۔اور حان کو اب خد کی حالت پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

بند کرو یہ کھڑکی۔۔۔۔۔۔شیشہ اوپر چڑھاؤ۔۔۔۔اور حان غصے سے بولا

حریم اور حان کی آواز سن کر اک دم گھبرا گئی اور ہاتھ اندر کر کے اک دم شیشہ اوپر کر دیا۔۔۔۔

اسٹیر نگ کو سختی سے پکڑے اور حان کے ہاتھوں پر جیسے ہی حریم کی نظر گئی وہ بالکل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

زاویار بھائی اور زونین مجھ پر اتنا بھروسہ کر کے اپنی بہن کے ساتھ بھیجتے ہیں اور ایک میں ہوں جو ان کے بھروسے کا یہ فائدہ اٹھا رہا ہوں۔۔۔۔تف ہے تم پر اور حان شاہ۔۔۔۔اور حان اب زور زور سے ہارن بجا رہا تھا۔۔۔بارش کی وجہ سے گاڑیوں کی اسپیڈ سلو ہو گئی تھی۔۔۔۔لیکن اور حان جو کہ جلد سے جلد گھر پہنچ جانا چاہتا تھا اسے نہ بارش کی پرواہ تھی نہ ہی ٹریفک جام کی۔۔۔۔۔

بالآخر وہ دونوں گھر پہنچ گئے تھے۔۔۔۔حریم تو فوراً ہی حویلی کی جانب بڑھ گئی جبکہ اور حان کچھ دیر کے لیئے خد کو سنبھالتا وہیں گاڑی کے اندر آنکھیں بند کر کے منہ اوپر کیئے بیٹھ گیا۔۔۔۔

خیر ہت تو ہے لڑکے۔۔۔۔۔زونین گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے بولا

ارے تم۔۔۔۔اور حان نے زونین کی آواز سنتے ہی فوراً آنکھیں کھول لیں

ہاں میں۔۔۔۔لے لی چھٹی۔۔۔۔۔زونین نے اپنے جوش بھرے انداز میں کہا

ہاں لے لی۔۔۔اور حان اپنی آنکھوں کو انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے مسلتے ہوئے بولا

اور حریم نے۔۔۔۔زونین نے پھر سوال کیا۔۔۔

مجھے کیا پتا۔۔۔۔ تمھاری بہن ہے پوچھ لو جا کر۔۔۔۔میں اس پر سارا دن نظر

تھوڑی رکھتا ہوں۔۔۔۔اور حان جو پہلے ہی حریم کے خیالوں سے جوجھ رہا تھا

زونین کے منہ سے حریم کا نام سن کر جنجھلا گیا

او بھائی کیا ہو گیا۔۔۔۔ خیر ہے۔۔۔۔اور حان کے اک دم چلانے پر زونین اسے

ٹھنڈا کرنے لگا

www.novelsclubb.com

ہاں یار خیر ہے۔۔۔۔دماغ گھوم رہا ہے۔۔۔۔اچھا یہ سب چھوڑو تم نے جنگل کے

بارے میں کچھ پتا کیا۔۔۔۔اور حان نے ٹاپک بدلا

نہیں ابھی نہیں۔۔۔

میں شادی کے دنوں میں کوئی بکھیرا کھڑا نہیں کرنا چاہتا۔۔۔شادیاں خیر خیریت سے نمٹ جانے دو پھر ہی میں سکون سے اس سب کا پتا لگاؤں گا۔۔۔زونین جنگل کی جانب دیکھ کر کہہ رہا تھا اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ پل بھر میں ہی غائب ہو گئی تھی

عرشیہ کو آج کل تنگ کر رہی ہے وہ۔۔۔اس بات کو زیادہ سب اچھال نہیں رہے ہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں۔۔۔اور حان کہتے کہتے رک گیا۔۔۔

انشاءاللہ کچھ نہیں ہو گا اس بار۔۔۔کچھ ترکیب لگاتے ہیں میں نے کچھ سوچا ہے ۔۔۔۔اب یہ سب بڑے مان لیں تو بات ہے۔۔۔زونین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا مجھے بتاؤ۔۔۔اور حان متجسس ہوا

سب کے سامنے بات کرنے کی ہے۔۔۔اس طرح نہیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔اور حان کا تجسس ابھی بھی برقرار تھا

مایوں والے دن کروں گا یہ بات میں سب کے سامنے۔۔۔بس دعا کرو تب تک کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔۔زونین پر امید لہجے میں کہتا گاڑی سے اتر گیا

زونین۔۔۔۔اور حان نے پیچھے سے آواز لگائی

ہاں۔۔۔۔زونین نے واپس مڑ کر کہا

یار سوری۔۔۔۔اور حان دل ہی دل میں شرمندہ تھا

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔زونین نے ناسمجھی سے کہا

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔۔۔۔اور حان کو جب اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا تو بات کو چھپانے لگا

سو جاؤ تم جا کر تھوڑی دیر۔۔۔۔آج عجیب سا برتاؤ کر رہے ہو۔۔۔۔دل تو نہیں دے بیٹھے کسی کو جو ہوش اڑ گئے ہیں

۔۔۔زونین یہ کہ کر اور حان کو چھیڑتا مسکراتا ہوا گھر کی جانب بڑھ گیا

دل دیا ہے کہ نہیں یہ تو نہیں پتا۔۔۔لیکن اس دل نے میرا سانس لینا بھی محال کیا ہوا ہے۔۔۔اور حان یہ کہ کر گاڑی کو ڈرو ائیو کرتے ہوئے پارکنگ میں لے گیا۔۔۔

سر آپکا شک صحیح تھا وہ بٹ یہیں پر ہے۔۔۔مقابل کی جانب سے زاویار کو خوشی کی خبر موصول ہوئی

تم وہیں رکو۔۔۔میں نفری بھیجتا ہوں دیکھتے ہیں اس بار اسے کون بچاتا ہے۔۔۔زاویار کو بٹ کا پتا تو چل گیا تھا لیکن وہ ابھی پر سکون نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کا پتہ چلنا ابھی کافی نہیں تھا اس کا ہاتھ آجانا اصل کامیابی تھی۔۔۔اور اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لیئے اسے اگلے قدم بہت سوچ سمجھ کے اٹھانے تھے۔۔۔

وہ فوراً ہی اپنی سیٹ سے اٹھا اور اپنے سینیئر کے کمرے میں گیا۔۔۔

جی زاویار صاحب۔۔۔۔پتا چلا آپ کو۔۔۔۔یا آپ اک اور دن کی مہلت مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔زاویار کے سینیئر نے خشک لہجے میں کہا

سر اک جگہ پر مجھے شک ہے میں چاہتا ہوں وہاں پولیس فورس کے ساتھ چھاپا ماروں۔۔۔۔زاویار نے بھی سرد لہجے میں ہی جواب دیا

کہاں۔۔۔۔یہ کہتے اس سینیئر کے چہرے کے رنگ اڑ گ ئے۔۔۔۔۔۔

سر اک پرانی بلڈ نگ ہے ہائی وے کے قریب وہاں سے اس بٹ کی موجود گی کے کچھ ٹریس ملے ہیں۔۔۔۔زاویار نے بٹ کے فارم ہاؤس سے تھوڑی دور کی جگہ بتائی تاکہ وہ مخبر کو چکما دے سکے۔۔۔۔

اگر وہ وہاں نہ ملا تو۔۔۔۔اس کے سینیئر نے آگے کی چال چلی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بٹ وہاں نہیں ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو سر پھر میں اس کیس سے پیچھے ہٹ جاؤں گا۔۔۔لیکن آپ مجھے اک موقع تو دیں۔۔۔یقین کریں آج وہ گرفتار ہو کر رہے گا۔۔۔زاویار پر امید تھا

ٹھیک ہے پھر۔۔۔جاؤ۔۔۔اس کے سینیئر نے اسے اجازت دے دی

۔۔۔وہ جانتا تھا بٹ وہاں نہیں ہے اور اس طرح زاویار کو اس کیس سے ہٹا کر وہ اپنی اور بٹ کی دونوں کی جان بچانے کی پلیننگ کر رہا تھا۔۔۔

تھینک یو سر۔۔۔یہ کہ کر زاویار کمرے سے باہر نکلا اور سیدھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں پولیس کی نفری پہنچ گئ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بات سنو۔۔۔اپنے دوستوں کو اکھٹا کرو اور ان سب سے کہنا اپنے اپنے موبائل ضرور لائیں۔۔۔زاویار نے اپنے خاص بندے کو فون کر کے ہدایت دیں۔۔۔

جو حکم سر۔۔۔مقابل نے بنا کوئ سوال کی ئے ہامی بھری اور کام میں لگ گیا

آدھے سے پون گھنٹے میں زاویار اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ موجود تمام نفری حیرت میں تھی کہ وہ کہاں آگ ئے ہیں کیونکہ انہیں کسی اور جگہ کا بولا گیا تھا۔۔۔ان کے سینیئر کو بھی اب زاویار کی چال کا پتا لگ گیا تھا لیکن اب تو کچھ بھی کرنا بے سود تھا کیونکہ اگر وہ کوئ قدم اٹھاتے تو وہ بری طرح پھنس سکتے تھے۔۔۔۔

اپنے دوستوں سے کہو موبائل کیمرہ آن کریں اور اس گرفتاری کی وڈیو بنائیں ۔۔۔۔زاویار نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا

میسج پہنچتے ہی زاویار کے بندے نے سب کے موبائل باہر نکلوادی ئے۔۔۔۔

زاویار کے اک بار کہنے پر ساری پولیس کی نفری بٹ کے فارم ہاؤس ہر ٹوٹ پڑی ۔۔۔چند ہی منٹوں میں بٹ کے ہاتھوں میں ہتھکڑی تھی۔۔۔۔زاویار کے کہنے کے مطابق وہاں موجود سب لوگ گرفتاری کی وڈیو بنانے لگے۔۔۔۔

اور پھر زاویار کے کہنے پر وہ تمام وڈیوز آگ کی طرح سوشل میڈیا پر پھیلا دی گئیں ہر گروپ میں ہر وال پر اس بٹ کی گرفتاری کی وڈیوز موجود تھیں۔۔۔

زاویار چہرے پر اپنی جیت کی خوشی سجائے بٹ کو لیکر پولیس اسٹیشن پہنچا اسے وہاں سلاخوں کے پیچھے دیکھ اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔ تبھی اس فون رنگ ہونے لگا۔۔۔

جی سر۔۔۔زاویار نے فون اٹھاتے ہی کہا

آفس آؤ میرے جلدی۔۔۔مقابل سے اس کا وہی سینیئر بولا اور فون بند کر دیا

تھوڑی ہی دیر میں زاویار اپنے سینیئر کے آفس میں موجود تھا۔۔۔۔۔۔

تم کم سے کم مجھے بتا تو دیتے۔۔۔یا تمھیں مجھ پر بھی شک تھا۔۔۔زاویار پر سکون سا کھڑا تھا جبکہ اس کے سینیئر کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

مجھے خد سر لاسٹ مومنٹ پر پتا چلا۔۔۔کسی نے فون کر کے خبر دی کہ وہ وہاں دکھا ہے تو ہم نے گاڑی گھمالی اور خبر پکی نکلی۔۔۔اس سب میں اتنا ٹائم ہی نہیں ملا کہ میں آپکو اطلاع دیتا۔۔۔ہمیں تو بٹ سے مطلب تھا اور وہ ہاتھ آ گیا۔۔۔میں بس موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔زاویار پر سکون سا کھڑا کہہ رہا تھا ہاں ہمیں تو بٹ سے مطلب تھا۔۔۔گڈ ورک۔۔۔بس اب خود کو بے گناہ ثابت کر دینا۔۔۔تب تک کے لیئے تم اک کام کرو۔۔۔چھٹی لے لو۔۔۔ریلیکس کرو۔۔۔سنا ہے اسی ہفتے شادی بھی ہے تمھاری۔۔۔کورٹ کی سنوائی جب تک نہیں ہوتی تم تھوڑا بریک لے لو۔۔۔زاویار کا سینیئر اسے اب اس کیس سے دور کر رہا تھا کیونکہ اگر زاویار مزید چھان بین کرتا تو اس سینیئر کا راز کھل جاتا۔۔۔ لیکن سر ابھی تو اس مخبر کا پتا بھی لگانا ہے۔۔۔زاویار اک دم حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

تم فکر مت کرو یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔۔ یہ کہ کر وہ سینیئر آفس سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

زاویار یہ چھٹی نہیں چاہتا تھا لیکن اپنے سینیئر کی بات کا انکار بھی نہیں کر سکتا تھا تبھی خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔

میری توبہ جواب میں ان کے ساتھ کہیں بھی جاؤں۔۔۔۔ حریم منہ ہی منہ بڑبڑاتی ہوئی آنیہ کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

ناک تو کر دیا کرو۔۔۔۔۔ آنیہ جو کہ لیٹی ہوئی تھی حریم کے آنے سے اک دم گھبرا کر اٹھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

تمھاری ناجب سے شادی ہوئی ہے نا تم تو سچ میں پرائی ہو گئی ہو۔۔۔ حریم آنیہ سے غصے میں بولی

کیا ہو گیا۔۔۔۔ آنیہ نے سرہانے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

ہونا کیا ہے آسمان پھٹا ہے اور سیدھا میرے سر پر آکر گرا ہے۔۔۔۔ حریم تنک کر بولی

ایسا بھی کیا ہو گیا۔۔۔۔ تمھارے غائب عاشق نے پھر کچھ بیگ میں رکھ دیا کیا۔۔۔۔ آنیہ ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی

غائب ہی رہتا تو اچھا تھا یوں زندہ رہنا دوبھر تو نہ ہوتا۔۔۔۔۔ حریم آنکھیں بند کر کے روہانسی صورت بنا کر بولی

مطلب سامنے آگیا کون ہے۔۔۔۔ آنیہ نے متجسس ہو کر پوچھا

تم پہلے وعدہ کرو کسی کو نہیں بتاؤ گی اور اس شخص کے سامنے تو بالکل بھی ظاہر نہیں کرو گی کہ تمھیں پتا چل گیا ہے۔۔۔۔ حریم اک انگلی اٹھا کر آنیہ کو وارننگ دینے لگی

اچھا اچھا نہیں بولوں گی ویسے بھی اب میں کسی سے بات کرتی کب ہوں۔۔۔۔اک منٹ اک منٹ میں جانتی ہوں اس کو۔۔۔۔یہ کون ہے آخر۔۔۔۔آنیہ کا تجسس اور بڑھ گیا تھا

اور حان بھائی۔۔۔۔حریم نے بچاری سی صورت بنا کر کہا

ہیں۔۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔وہ نہیں ہو سکتا تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔آنیہ کو حریم کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا تھا

اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے ان کے کمرے میں بہت کچھ۔۔۔۔پرسوں غلطی سے چلی گئی تھی۔۔۔مجھے بچالو ان سے آنیہ۔۔۔۔حریم ڈرتے ہوئے کہ رہی تھی

حریم کی بات سن کر آنیہ کی ہنسی اک دم چھوٹ گئی اور وہ زور زور سے کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔۔۔اس کے دروازے سے گزرتے زونین کے کان میں جیسے ہی اس کے

ہنسنے کی آواز گئی وہ بھی اک پل کے لیئے وہیں رک کر ادھ کھلے دروازے سے آنیہ کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا پھر ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہی وہاں سے چلا گیا

حریم بھی اپنی پریشانی بھول کر آنیہ کو دیکھنے لگی۔۔۔

تم ہنستے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہو۔۔۔کتنے عرصے بعد دیکھا ہے تمھیں اس طرح۔۔۔حریم اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے آنیہ کو دیکھتے ہوئے بولی

آنیہ اک دم ہنستے ہنستے رونے لگ گئی۔۔۔اس کا ہر غم پھر سے تازہ ہو گیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا آنیہ۔۔۔میری بات بری لگ گئی کیا۔۔۔یار بتاؤ تو۔۔۔حریم یوں آنیہ کو اک دم سے روتا ہوا دیکھ کر اک دم پریشان ہو گئی

میں بھی ہنسنا چاہتی ہوں حریم۔۔۔میں خوش رہنا چاہتی ہوں۔۔۔میں ان اندھیروں سے نکلنا چاہتی ہوں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے مجھے زبردستی اک اندھیرے

کمرے میں بند کر دیا ہے۔۔۔۔مجھے کوئی بتاتا بھی نہیں ہے کہ میرا جرم کیا ہے۔۔۔۔آنیہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے حریم سے اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے یار۔۔۔۔تم ایسا کیوں کہ رہی ہو۔۔۔۔حریم نے آنیہ کو گلے سے لگا لیا تھا اور اب وہ اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

محبت جہاں حسین پھول ہے وہیں خار دار تار بھی ہے۔۔۔۔میری بہن سنبھل کر رہنا۔۔۔۔آنیہ خد کو سنبھال کر حریم سے الگ ہوتے ہوئے بولی

کیا بول رہی ہو۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔۔کیا ہوا ہے تمھیں۔۔۔۔حریم کی آنکھیں بھی اپنی دوست کی انکھوں کیں طرح بالکل بھیگی ہوئی تھیں

مجھے کیا ہوا ہے یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔۔میں اک حسین رستے پر چل رہی تھی ہر طرف ہریالی تھی پھر مجھے یہ کہ کر دوسرے راستے پر چلایا گیا کہ یہاں تم زیادہ خوش رہو گی لیکن وہ خوشی مجھے کہیں نہیں مل رہی۔۔۔۔ہر اک قدم پر کانٹے ہیں

آگے بڑھوں گی تو تنہا ہو جاؤں گی واپس مڑنے پر کوئی ساتھ نہیں ہے۔۔۔۔اور واپسی کے رستے پر جو کانٹے ہیں وہ تو پہلے بھی ازیت پہنچا چکے ہیں۔۔۔۔میں پھنس گئی ہوں اک جگہ اٹک گئی ہوں۔۔۔۔یہ کہ کر آنیہ پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔

تم کس سے محبت کرتی تھیں آنیہ۔۔۔۔۔حریم اس کا درد اس کے الفاظوں کو سمجھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں شادی شدہ ہوں حریم۔۔۔۔آنیہ انکھوں میں درد لیئے بولی

اور تم اس شادی میں خوش نہیں ہو۔۔۔۔ہیں نا۔۔۔۔۔حریم بہت پیار سے آنیہ کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے بولی

آنیہ نے کچھ نہیں کہا بس ہلکی سی سر کو جنبش دی۔۔۔۔۔

اب مجھے سب کچھ بتاؤ اک اک بات۔۔۔۔یقین کرو جو جو تم مجھ سے کہو گی میں وہ سب راز رکھوں گی۔۔۔۔دل میں رکھ کر تم صرف خد کو ہلکان کرو گی۔۔۔۔حریم

www.novelsclubb.com

نے اٹھ کر دروازے کو لاک کیا اور واپس سے اکر آنیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

آنیہ کچھ پل تو سوچتی رہی کے کیا کہے اور کیا چھپائے۔۔۔۔پھر اس کے کانوں میں سکندر کی گزشتہ رات والی بات گونجنے لگی جس میں اس نے آنیہ سے اپنے تمام رشتے توڑ دی ئے تھے۔۔۔۔

آنیہ نے کچھ سوچتے ہوئے اک گہرا سانس لیا اور نکاح کے دن سے لیکر اب تک کی ہر بات حریم کو بتادی۔۔۔۔اب وہ حریم کی گود میں سر رکھے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔۔آج اس نے کئی مہینوں بعد اپنا دل کسی کے آگے ہلکا کیا تھا۔۔۔۔

تم اتنا سب اکیلے کیوں برداشت کرتی رہیں تمھیں کیا لگا تھا یہ کوئی فلم یا ڈرامہ ہے جو آخر میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔یہ حقیقت ہے میری جان اور یہاں اگر آپ کو آخر میں سب اچھا چاہیے تو جدوجہد کرنی پڑھتی ہے۔۔۔۔لڑنا پڑھتا ہے اور

بعض اوقات اپنا حق چھیننا بھی پڑھتا ہے۔۔۔۔ حریم اس کا سر سہلاتی بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

اور حان کی صحبت کا اثر آیا ہے تم پر۔۔۔۔ آنیہ اپنی آنکھیں صاف کرتی بات کو گھمانے لگی

کوئی نہیں۔۔۔۔ اور ابھی تمھاری بات ہو رہی ہے۔۔۔۔ حریم اس کے سر پر پیار سے ہاتھ مارتے ہوئے بولی

یہ بتاؤ۔۔۔۔ کیا تم ابھی بھی زونین بھائی کو پسند کرتی ہو۔۔۔ حریم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

تمھیں کس نے کہا۔۔۔۔ آنیہ اک دم چونک کر اٹھی

مطلب میرا شک صحیح نکلا۔۔۔۔ حریم مسکراتے ہوئے بولی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔ آنیہ صاف مکر گئی

بات تو یہی ہے۔۔۔تو تم اس سکندر کو چھوڑ کر بھائی سے شادی کر لو۔۔۔کیوں بندھی ہوئی ہو اس کے ساتھ مجھے تو اس کا نام بھی لینے سے غصہ آرہا ہے۔۔۔۔

نہیں حریم یہ ناممکن ہے۔۔۔۔میں شادی شدہ ہوں۔۔۔اور طلاق کے بعد میں طلاق یافتہ بن جاؤں گی۔۔۔۔میں اس کے لائق نہیں رہی اب۔۔۔۔آنیہ پھر سے حریم کی گود میں سر رکھ کر بولی

یہ کیا عجیب بات کر رہی ہو۔۔۔۔بھائی ایسی سوچ کے مالک نہیں ہیں۔۔۔اور نہ ہی اس گھر میں کوئی اس طرح سے سوچتا ہے۔۔۔۔حریم کو آنیہ کی بات عجیب لگی

مجھے وہ خواب نہ دکھاؤ حریم کہ جب وہ ٹوٹیں تو میں خد کو سنبھال ہی نا پاؤں۔۔۔۔ مجھ میں اب ہمت نہیں ہے کسی بھی خواب کو ٹوٹتا ہوا دیکھنے کی۔۔۔۔آنیہ اپنی آنکھ سے بہتے آنسو کو روکتے ہوئے کہ رہی تھی

میں بھائی سے بات کروں۔۔ حریم نے پوچھا

نہیں کبھی نہیں تمھیں میری قسم ہے۔۔جو بات میں نے تمھیں بتائی ہے تم کسی کو بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔کسی کو بھی نہیں۔۔۔۔آنیہ اک دم ڈر کر بولی

اچھا اچھا۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔پھر تم بھی مجھ سے وعدہ کرو آج کے بعد تم اس سکندر سے بات نہیں کرو گی اور خوش رہنے کی کوشش کرو گی۔۔۔۔۔۔اپنی زندگی جیوٗ گی۔۔۔۔خوش رہو گی اور سب سے ضروری بات آج سے تم میرے کمرے میں رہو گی۔۔۔۔حریم انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کرنے لگی

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔آنیہ نے دونوں ہاتھوں سے بچوں کی طرح آنسو پوچھتے ہوئے کہا۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔۔یہ کہ کر حریم آنیہ کے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

جبکہ آنیہ واقعی میں بہت ہلکا ہلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں جا کر حریم نے اپنے بیگ کی زپ کھولی اور موبائل ڈھونڈنے لگی۔۔۔ارے کہاں رکھ دیا چارج بھی نہیں ہے۔۔۔ حریم بیگ کو کھنگالتے ہوئے خد سے بول رہی تھی۔۔۔ تبھی اس کے ہاتھ میں اک کاغز کا ٹکڑا آیا۔۔۔

اس کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ پھر سے اس کے زہن میں اور حان کا کمرہ گھومنے لگا۔۔۔ڈرتے ڈرتے اس نے چٹ کھولی تو وہاں لکھا تھا۔۔۔

جہاں تم جھانک آئی ہو وہ میرا دل تھا۔۔۔

کیا ضرورت تھی آج چٹ رکھنے کی۔۔۔اور حان اپنے پنچنگ بیگ پر اپنا غصہ اتارتے ہوئے کہہ رہا تھا

یا اللہ مطلب انہیں پتہ چل گیا۔۔۔۔اف میرے خدا۔۔۔ حریم کی الجھن اور زیادہ بڑھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

مجھے خد کو اس محبت کے جال میں پھنسنے سے روکنا ہو گا۔۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔اور حان اب تھک گیا تھا تو وہ دیوار سے ٹیک لگائے تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے کہ رہا تھا

مجھے خد کو ان سے جتنا دور ہو سکے رکھنا ہو گا۔۔۔یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔یا اللہ مجھے وہ شخص بالکل پسند نہیں۔۔۔۔ناتوان کا غصہ ان کے کنڑول میں ہے نا ہی ان کے ہاتھ۔۔۔ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا ہی مجھے خوفزدہ رکھتا ہے۔۔۔حریم چٹ ہاتھ میں پکڑے ڈرتے ہوئے کہ رہی تھی

مجھے یہ لڑکی کیوں اس قدر تنگ کرتی ہے۔۔۔میں کیوں خد کو اس کے بارے میں سوچنے سے روک نہیں پاتا۔۔۔مجھے خد پر قابو کرنا ہی ہو گا۔۔۔اتنی کوشش کی ہے میں نے خد کو اس سے دور رکھنے کی لیکن ہر کوشش ناکام۔۔۔بس آج سے میں تمھارے سامنے ہی نہیں آؤں گا زاویار بھائی کو بھی میں منع کر دوں گا۔۔۔کہ اب حریم میرے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔مجھے خد کو کسی بھی لڑکی

www.novelsclubb.com

کے چکر میں پڑھنے سے روکنا ہی ہوگا۔۔۔کیونکہ اگر ایسا ہی چلتا رہا تو میں نا جانے کیا کر بیٹھوں۔۔۔۔اور حان اپنی مٹھیاں بھینچتا آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگا

۔۔۔۔

بس اب میں زاویار بھائی کو بول دوں گی کہ میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ انہیں پتا نہیں چلتا کہ میں ان کے کمرے میں گئی تھی تو اور بات تھی لیکن اب اس طرح مجھ سے نہیں ہو پائے گا۔۔۔حریم فیصلے پر پہنچ کر چٹ واپس بیگ میں ڈال کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

تمھیں پتا نہ چلتا تو اور بات تھی میرے جزبات دبے ہوئے تھے۔۔۔اب تم جان گئی ہو میں خد کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں خد کو روک نہیں پاؤں گا۔۔۔۔اور یہ محبت میرے بس کی نہیں۔۔۔۔مجھے خد کو تم سے دور کرنا ہی ہوگا۔۔۔۔اور حان ابھی دل ہی دل میں فیصلہ پر پہنچ ہی رہا تھا کہ اس کے کمرے کا گیٹ اک دم بجا۔۔۔ اس نے فوراً ہی اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔۔سامنے اس کی امی تیار کھڑی تھیں۔۔۔۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے یونیورسٹی کے کپڑوں میں ہی آج شروع ہو گئے۔۔۔۔ کتنی دفع کہا ہے ورک آؤٹ سے پہلے کپڑے بدل لیا کرو۔۔۔ لیکن نہیں ماں کی بات آخر سننی کس کو ہے۔۔۔۔ ثناء شاہ اور حان کے کپڑے پسینے سے شرابور دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئیں۔۔۔۔

امی کچھ کام تھا آپ کو۔۔۔۔ اور حان ان کی ڈانٹ کو سنتا مدعے کی بات پر آیا

تمھارے بابا کے ساتھ شاپنگ کرنے جانا تھا اب تمھارے بابا ساری لڑکیوں کو لے گئے ہیں اور مجھے جانا ہے دلہوں اور دلہنوں لے کپڑے لینے کو ثربھا بھی کے ساتھ تو بس اب تم ہمیں لیکر چلو۔۔۔۔ پانچ منٹ میں اپنا حلیہ ٹھیک کرو اور نیچے آؤ۔۔۔۔ ثناء شاہ حکم دیتے مڑ گئیں

تو آپ لڑکیوں کے ساتھ ہی چلی جاتیں۔۔۔۔ اور حان نے ان کے مڑتے ہی کہا

تاکہ میری ہی شاپنگ رہ جاتی۔۔۔۔ ان کی شاپنگ آخری وقت تک چلتی رہتی ہے اور مجھے بہت دھیان سے لینا ہے ان میں سے کسی کے ساتھ بھی یہ ناممکن سی بات

ہے۔۔۔اور اک اور بات۔۔۔ہمارے گھر میں یہ سب نہیں ہوتا کہ لڑکیاں اپنا جوڑا خد پسند کریں۔۔۔۔ثناء شاہ واپس سے اس کی جانب مڑ کر بولیں

تو اس میں ایسا کیا ہے۔۔۔۔میں تو اپنی بیگم کے ساتھ خد جوڑا لینے جاؤں گا۔۔۔۔ دیکھ لیجی ئے گا۔۔۔اور حان انہیں چھیڑنے لگا

ارے واہ۔۔۔چلو شادی کرنے کے لی ئے حامی تو بھری تم نے۔۔۔الگ سے نوافل ادا کروں گی شکرانے کے۔۔۔۔اپنے گرلز الرجک بیٹے کے منہ سے شادی کا نام سن کر ثناء شاہ اک دم خوش ہو گئیں اس خوشی میں وہ اس بات کو بھی نظر انداز کر گئیں کہ اس نے کہا کیا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو جلدی آؤ۔۔۔۔کوثر بھابھی بھی انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں

جبکہ اور حان بیگم کا نام سنتے ہی پھر سے حریم کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔وہ چاہے لاکھ اس بات سے انکار کر لے لیکن حریم اس کے دل میں جگہ بنا چکی تھی اور اب چاہ کر بھی اس سے یا اس کی یادوں سے پیچھا چھڑانا ناممکن تھا۔۔۔

اور حان ثناء شاہ کے جاتے ہی اپنے دماغ میں اٹھتی سوچوں کو جھٹک کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ وائٹ کلر کی کرتا کالر شرٹ پہن کر گاڑی کی چابیاں ہاتھوں میں لیے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔سیڑھیوں کے بیچوں بیچ رک کر اس کی آنکھیں اک دم حریم کو دیکھ کر سکڑیں۔۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔اس کا دل حریم کو دیکھ کر اک دم دھڑکا تھا اور خد کی یہ بے قابو کیفیت اس کے غصے کو ہوا دینے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جتنا چاہو کہ ان سے سامنا نہ ہو۔۔۔۔اتنا ہی قسمت ان کے سامنے لا کر کھڑا کر دیتی ہے۔۔۔۔ حریم اور حان کو سیڑھیاں اترتا دیکھ کر بولی۔۔۔۔اس کی حیرت تب انتہا کو پہنچی جب اسے پتا چلا کہ وہ لوگ ساتھ جا رہے ہیں۔۔۔۔

چلو آ گیا اور حان۔۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔۔ کوثر شاہ نے اور حان کو اترتا دیکھ کر کہا

اور حان اپنے جزبات اور غصے کو دباتا حریم کو نظر انداز کرتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا

دیکھو تو زرا ان کا ایٹیٹیوڈ۔۔۔۔ چھپ چھپ کر اسکیچز بنا رہے ہیں مجھ سے جڑی چیزیں سنبھال رہے ہیں۔۔۔بیگ میں میرے پیغام رکھ رہے ہیں اور سب کے سامنے ایسے بنتے ہیں جیسے مجھے جانتے بھی نا ہوں یا نا جانے مجھ سے کتنے بیزار ہوں۔۔۔توبہ توبہ بندہ اتنا منافق بھی نا ہو۔۔۔۔ حریم اور حان کے اس رویہ سے تپ کر دل ہی دل میں بولی

خیر مجھے کیا اچھا ہے مجھ سے دور رہیں۔۔۔۔ حریم ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے بڑبڑائی اور سب کے پیچھے چل دی

میں اب کسی کے ہاتھ میں اپنی خوشی اور غمی کو نہیں سونپوں گی۔۔۔کسی کی زات میری راحت کا سبب نہیں بنے گی۔۔۔میں خد کو نئے سرے سے خد تعمیر کروں گی۔۔۔اور اس بار آنیہ خوش ہونے کے لیئے کسی کے ساتھ کی محتاج نہیں ہو گی۔۔۔آنیہ اپنی زات سے خوش رہے گی۔۔۔آنیہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنا سر گھٹنوں سے ٹکائے خد سے عہد کر رہی تھی

میری زات پر جس جس کو جتنے زخم لگانے تھے لگا دیئے۔۔۔اب میں کسی کو اک کھرونچ لگانے کی اجازت نہیں دوں گی۔۔۔بس اب آنیہ اپنی زندگی اپنے اصولوں کے ساتھ جیئے گی۔۔۔آنیہ اپنا سر اٹھاتی آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ حریم کی باتوں نے اسے ہمت و حوصلہ دیا تھا جو فیصلہ خد کے لیئے لینے میں وہ گھبرا رہی تھی حریم کے زرا سے سہارا دینے سے وہ کر گزری تھی۔۔۔کبھی کبھار ہمیں بس زرا سے سہارے کی ہی تو ضرورت ہوتی

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔۔دو میٹھے بول ہی کافی ہوتے ہیں۔۔۔۔ن ئے سرے سے زندگی شروع ہو سکتی ہے لیکن کبھی کبھار اٹھنے کی ہمت نہیں ہوتی اور اگر کوئی آپ کو وہ سہارا وہ ہمت دے دے تو اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔اسی لیے شاید حوصلہ شکنی ۔۔طنز و تشنہ سے منع کیا گیا ہے۔۔۔۔یہ وہ سماجی بیماریاں ہیں جو معاشرے کے بگاڑ کا سبب ہیں۔۔۔۔ہر اک دوسرے کو گرانے میں لگا ہوا ہے اگر یہی طاقت اک دوسرے کو سہارا دینے میں لگائیں تو شاید معاشرے کی فلاح ممکن ہو سکے۔۔۔۔ اک اک بندہ اگر کامیاب ہوتا ہے بنا بے ایمانی کے تو اک سنہرا کل ممکن ہے لیکن صرف تب جب ہر کوئی اپنی جانب سے بھلائی کا بیج بوئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام ہو گئی تھی پورا دن شاپنگ کر کے تھکے ہارے سب ٹولیوں کی صورت میں گھر پہنچ رہے تھے۔۔۔۔پریشے اور حرا نے خوب شاپنگ کی تھی اپنے بیگوں کو اٹھائے وہ گھر کے اندر داخل ہوئیں تمام سامان کو نیچے کے گیسٹ روم میں رکھ کر وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔۔۔عرشیہ بھی ان کے ساتھ تھی لیکن اس کے

ہاتھ میں چند اک ہی تھیلے تھے۔۔۔۔وہ اپنا سامان بھی وہیں رکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں وہ چادر جو وہ جانے سے پہلے ہر جگہ تلاش کر کر کے تھک گئ تھی وہ چادر بڑی شان سے بیڈ کے اوپر رکھی ہوئ تھی بالکل اسی انداز میں جس انداز میں عرشیہ نے اسے وہاں رکھا تھا۔۔۔۔

یہ چادر۔۔۔۔عرشیہ نے اس چادر کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

ہاں کیا ہوا اسے۔۔۔۔حرا نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا

آپی یہ چادر میں جاتے وقت پورے کمرے میں ڈھونڈ رہی تھی اور دیکھیں یہ تو وہیں پڑی ہوئ ہے جہاں میں نے چھوڑی تھی۔۔۔۔۔عرشیہ کانپتے ہوئے لبوں سے کہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

ارے گڑیا ہو سکتا ہے تمھیں اس وقت دکھا نہ ہو۔۔۔یا ہو سکتا ہے اس پر کوئی چیز رکھی ہوئی ہو جس کی وجہ سے یہ تمھیں دکھی نہ ہو۔۔۔۔۔حرا نے اسے سمجھایا

نہیں آپی یہ چادر یہاں نہیں تھی دیکھیں ابھی بھی تو سامنے ہے تب نہیں تھی حالانکہ گھر میں تو کوئی تھا بھی نہیں جس نے لا کر رکھ دی ہو۔۔۔اور اگر یہ کسی چیز سے چھپ گئی تھی تو ابھی تو میں نے کچھ اٹھایا ہی نہیں ہے تو ابھی بھی اسے چھپا ہی ہونا چاہیئے تھا نا۔۔۔عرشیہ ڈر کی وجہ سے کانپ رہی تھی

تم اس سب کو نظر انداز کرو۔۔۔جتنا زیادہ سوچو گی اتنا ہی زیادہ ڈرو گی اور جتنا ڈرو گی اتنا ہی ڈرائی جاؤ گی۔۔۔تمھیں پتا ہے شیاطیں کو انسانوں کو پریشان کرنے میں خوشی ملتی ہے وہ بس انسانوں کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو ڈراتے ہیں ان کے دلوں میں خوف پیدا کرنے کے لیئے تاکہ مومن اللہ سے بھروسہ نعوذ باللہ ختم کر دے۔۔۔اسی وجہ سے وہ شیاطین انسانوں کی چیزیں ادھر ادھر کر دیتے ہیں۔۔۔اب تم اس بات کا زیادہ زکر کرو گی تو وہ اور خوش ہوں گے تو بہتر ہے اس

طرح کی چیزوں کو نظر انداز کر کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لو۔۔۔۔

تاکہ ان کا منصوبہ بھی ناکام ہو جائے اور وہ دور بھی ہو جائیں۔۔۔۔ حرا بہت ہی دھیمے انداز میں عرشیہ کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

عرشیہ زیر لب لاحول پڑھنے لگی اب اس کا ڈر آہستہ آہستہ دور ہو رہا تھا۔۔۔۔

اچھا کل سے صبح روزانہ تم صبح اٹھنے کے بعد میرے ساتھ چھت پر چلنا تم میں اور پریشے صبح کی تازہ ہوا میں واک کیا کریں گے۔۔۔۔ حرا اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

وہ کیوں۔۔۔۔۔ میں اور پریشے تو پہلے سے پتلے ہیں ہمیں واک کی کیا ضرورت۔۔۔۔ عرشیہ حیرت سے پوچھنے لگی

www.novelsclubb.com

ارے لڑکی واک صرف پتلا ہونے کے لیئے تھوڑی کرتے ہیں۔۔۔۔ صبح کی تازہ ہوا میں واک کرنے سے انسان فریش فیل کرتا ہے صحتمند ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر ہماری جلد تر و تازہ ہوتی ہے۔۔۔۔ قدرتی نکھار آتا ہے۔۔۔۔ صبح دیر سے اٹھنے والوں کے چہرے تم نے دیکھیں ہیں کیسے پھیکے پھیکے ہوتے ہیں۔۔۔۔ صبح کی

دھوپ اور ہوا میں جو تازگی ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں ہے۔۔۔۔ حرا اپنے انداز میں ٹھہر ٹھہر کر نرمی سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔

_**********

شادی کے جوڑے خرید لیئے گئے تھے۔۔۔۔ تقریبا تمام سامان ہی بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔۔ کوثر شاہ اور ثناء شاہ مطمئن سی دکان سے باہر نکل رہی تھیں ۔۔۔۔۔ حریم ان کے پیچھے سامان کو اٹھائے بڑی مشکل سے چل رہی تھی ۔۔۔۔ اور حان جس نے دکان کے اندر جانے سے صاف انکار کر دیا تھا وہ گاڑی میں ہی بیٹھا موبائل پر گیم کھیل رہا تھا۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر سامنے اٹھی۔۔۔۔ جہاں کوثر شاہ اور ثناء شاہ ہاتھوں میں اپنے اپنے پرس لیئے باتیں کرتی ہوئی چلی آ رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے اک دم سیدھے ہوتے گاڑی اسٹارٹ کی لیکن جیسے ہی اس کی نظر حریم پر پڑی وہ اک دم گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ حریم کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

حریم اس کے یوں اسٹائل سے گاڑی سے نکلنے سے ہی اک دم ساکت ہو گئ تھی۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے پہلے ہی اس کے ہاتھ میں جو سامان تھا وہ کافی بھاری تھا جلدی جلدی چل کر گاڑی میں بیٹھنا بھی کسی مشکل امر سے کم نہیں تھا کہ وہ بھاگ کر گاڑی میں جا بیٹھتی۔۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔آنکھیں اپنے چشمے کے پیچھے مکمل پھاڑے وہ اس وجیہ شخص کو دیکھ رہی تھی مجھے دو یہ سامان۔۔۔۔اور حان نے اپنے لب ہلاتے ہوئے اپنی بھاری آواز میں کہا۔۔۔۔

حریم کچھ پل کے لیئے اور حان کے ہلتے لبوں کو دیکھتی رہی۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہی سارا سامان اور حان کے آگے بڑھا دیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک اک کر کے دو۔۔۔۔اک ساتھ یہ سب کیسے لوں گا میں۔۔۔۔اور حان حریم کی حرکت دیکھ اک دم الجھ کر بولا کیونکہ اگر اس طرح سارا سامان اگر وہ اس سے لیتا تو ضرور اس کا ہاتھ حریم سے ٹکراتا اور محبت جس سے ہو جاتی ہے اس کی عزت اور تکریم بھی لازمی ہو جاتی ہے۔۔۔۔بس محبت ہونی چاہیئے۔۔۔۔جو جسم چاہے وہ ہوس ہوتی ہے محبت جسم کی محتاج نہیں ہوتی۔۔۔۔محبت احساس ہوتی ہے محبت عزت ہوتی ہے۔۔۔۔محبت تو خیال ہوتی ہے۔۔۔۔۔محبت تو وہ ہوتی ہے جو اک سیپی اس بارش کے قطرے سے کرتی ہے کہ وہ اس کو چھپا دیتی ہے ورنہ اگر وہ اس کو نہ چھپائے گی تو وہ پانی کی بوند موتی کی جگہ سمندر کی لہروں میں کھو جائے گی۔۔۔۔ لیکن وہ اس کو چھپاتی ہے اور پھر اک خوبصورت موتی بنا دیتی ہے۔۔۔۔محبت تو وہ ہے جو اللہ اپنے بندے سے کرتا ہے اس کو ہر برائی سے روکتا ہے بچاتا ہے اور آخر میں اسے جنت عطا کرتا ہے اپنی خوشنودی عطا کرتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم نے اس کی بات سنتے ہی ہاں میں سر کو جنبش دی اور اک اک کر کے سامان اسے دینے لگی۔۔۔

اور حان اس دوران بڑے پیار سے حریم کا معصوم سا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اس وقت کافی گھبرایا ہوا تھا۔۔۔

آخری بیگ حریم نے اپنے ہاتھ میں ہی رہنے دیا۔۔۔آپ یہ سب لیجائیں یہ میں لیکر آتی ہوں۔۔۔ حریم نے اور حان کی نظریں خدپر محسوس کرتے سامان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

نہیں تم یہ دے دو مجھے۔۔۔اور حان سارا سامان اک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے دوسرا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولا

نہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔ حریم نفی کرنے لگی

دوادھر۔۔۔۔اور حان نے اپنا ہاتھ اور آگے بڑھایا تو حریم نے جھٹ سے اسے وہ شاپنگ بیگ بھی تھما دیا۔۔۔۔

مجھ سے ڈرامت کرو۔۔۔۔ کمظرف نہیں ہوں میں۔۔۔۔

۔اپنی گمبھیر آواز سے حریم کے اوپر بجلیاں گراتا وہ کہ کر مڑ گیا۔۔۔۔۔۔جبکہ حریم وہیں کے وہیں کھڑی اسے جاتا دیکھنے لگی

اب کیا تمھیں بھی لیکر جانا ہے یا تم خدا اپنے پیروں کو زہمت دے دو گی۔۔۔۔ہلکا سا اپنی چہرے کو گھماتے اس نے کہا اور وہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا

جبکہ اس کی بات سن کر حریم اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔

حریم سارے رستے کھڑکی سے باہر ہی دیکھتی رہی وہ اور حان کی موجودگی کو مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔۔جبکہ گاڑی ڈرائیو کرتا اور حان بھی اس معصوم لڑکی کو نظر انداز کی ئے ہوئے تھا۔۔۔یہ اس کے لیے ضروری تھا کیونکہ اس کے دل پر اب

اس کا کنٹرول ختم ہوتا جا رہا تھا اور وہ دل کے ہاتھوں کسی صورت میں بھی مجبور نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی پہلے اورحان نے کوثر شاہ اور حریم کے ساتھ مل کر ان کے تمام بیگز ان کے گھر پہنچائے پھر اپنی امی کے ساتھ اپنے تمام بیگز اٹھا کر اپنے گھر کی جانب چلا گیا ۔۔۔۔

حریم اورحان کی تمام حرکات کو نوٹ کر رہی تھی کچھ بھی تھا اورحان نے حریم کو خد کی جانب متوجہ کر لیا تھا۔۔۔وہ کمرہ وہ اسکیچز حریم کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ گ ئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ ہی تقریباً تھکے ہوئے تھے اسی وجہ سے جلدی جلدی سب نے کھانا کھایا اور سو گ ئے۔۔۔۔ صبح اٹھ کر ان سب کو ہی کچھ نا کچھ کرنا تھا ہر اک کے پاس طے کیا ہوا ہدف تھا جو اسے وقت رہتے مکمل کرنا تھا۔۔۔۔

آسمان پھر سے بادلوں سے بھر گیا تھا چاند جو کے کب سے بادلوں کی وجہ سے انکھ مچولی کھیل رہا تھا اب مکمل غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں بارش کی موٹی موٹی بوندیں آسمان سے گرنے لگیں۔۔۔۔لال حویلی اور سفید حویلی کے مکین تو کب کے سو گئے تھے پر سکون ماحول میں آسمان سے گرتی بارش اور کبھی کبھی چمکتی ہوئی بجلی۔۔۔۔دیکھنے والے کی آنکھ کو اک الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔ اس سب میں وہ جنگل میں کھڑی حویلیوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

خوشیاں تم سب کو کبھی راس نہیں آئیں گی۔۔۔۔میں تم شاہوں کو خوش رہنے نہیں دوں گی۔۔۔۔ہر خوشی چھین لوں گی۔۔۔۔خوبصورت سا منظر ۔۔۔خوفناک منظر میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔۔لیکن اس سب سے بے خبر تمام لوگ گہری نیند سوئے تھے۔۔۔۔وہ سب پر امید تھے۔۔۔۔خوشیوں کے منتظر تھے۔۔۔۔کسی کو کھو دینے کا خیال تو کسی کے بھی وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فجر کا وقت ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔۔۔سب لوگ ہی گہری نیند میں تھے۔۔۔عرشیہ بھی سکون سے سو رہی تھی۔۔۔تبھی اس کی آنکھ بیڈ کے نیچے ہوتی ٹھک ٹھک سے کھلی۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے بیڈ کے نیچے جھانکا۔۔۔بیڈ نیچے سے بالکل خالی تھا لیکن بیڈ کے بجنے کی آواز تیز ہو گئی تھی۔۔۔اس نے ڈرتے ہوئے اپنی چادر کو اپنے اوپر اوڑھ لیا اور آنکھیں کس کر میچ لیں۔۔۔اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔تبھی بیڈ کے نیچے سے آنے والی آواز اک دم بند ہو گئی۔۔۔عرشیہ نے جیسے ہی آنکھ کھولی چادر کے اوپر اک خوفناک سی شکل بنی دیکھ وہ اک دم ڈر کر منہ سے چادر ہٹا کر چلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔لیکن شدید ڈر کی وجہ سے الفاظ اس کے منہ میں ہی گولے کی صورت اختیار کرتے اٹک گئے۔۔۔

وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ہمیشہ کی طرح چپ چاپ عرشیہ کو دیکھنے لگی۔۔۔عرشیہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔اس قدر کہ وہ حرا کو سوتے

www.novelsclubb.com

ہوئے دیکھ تو رہی تھی لیکن اس تک بھاگ کر جگانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر تو وہ عرشیہ کو یوں کی ٹک ٹکی باندہ کر دیکھتی رہی۔۔۔۔

تمھیں اک راز کی بات بتاؤں۔۔۔۔وہ عرشیہ کو دیکھتے

خوفزدہ کرتے ہوئے بولی

اس بار کوئی نہیں مرے گا۔۔۔۔ لیکن یہ سب کے سب پل پل ڈر کے سائے تلے رہیں گے۔۔۔۔اور یہ سب دیکھ مجھے راحت ملے گی۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ آگے آنے لگی۔۔۔۔

تم چلی جاؤ۔۔۔۔ عرشیہ نے ہلکے ہلکے لب ہلا کر بمشکل کہا

اس نے عرشیہ کے جواب میں کچھ نا کہا بس خاموشی سے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔اور عرشیہ کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ عرشیہ کی حالت بگڑنے لگی

www.novelsclubb.com

تھی۔۔۔آنسو اس کی آنکھوں سے تواتر بہے جا رہے تھے۔۔۔لیکن اتنا ڈرنے کے باوجود بھی وہ اتنی ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ حرا کو جگا سکتی۔۔۔

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔۔۔عرشیہ کو دیکھتے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی اور کھڑکی کی جانب بڑھتے ہوئے غائب ہو گئی۔۔۔وہ تو چلی گئی تھی لیکن عرشیہ کی حالت کافی خراب ہو گئی تھی۔۔۔عرشیہ نے جیسے تیسے لڑکھڑاتے ہوئے جا کر حرا کو ہلایا۔۔۔

اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ اور اکھڑی سانسیں دیکھ حرا اک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا ہوا تمھیں گڑیا۔۔۔حرا اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی

آپی وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔عرشیہ کی زبان بالکل بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو۔۔۔مت بتاؤ رکو میں تمھاری دوا لاؤں۔۔۔حرا اسے ہٹا کر دوا لینے کے لیۓ اٹھنے لگی۔۔۔لیکن تبھی اسے عرشیہ نے روک دیا۔۔۔آپی نہیں جائیں میرے ساتھ رہیں۔۔۔عرشیہ بہت زیادہ ڈری ہوئ تھی۔۔۔

اک منٹ گڑیا بس اک منٹ۔۔۔۔حرا نے عرشیہ کو اک منٹ کا کہا اور فوراً سے اٹھ کر پہلے کمرے کی لائٹ جلائ اور اب دوا لیکر اس کے پاس آکر بیٹھ گئ۔۔۔عرشیہ نے کانپتے ہاتھوں سے بمشکل حرا سے دوا لیکر کھائ اور وہیں حرا کے پاس دبک کر لیٹ گئ۔۔۔کچھ ہی منٹوں میں وہ گہری نیند سو گئ تھی۔۔۔

یہ سب اگر ایسے ہی چلتا رہا تو تم کیسے اپنی آگے کی زندگی گزارو گی۔۔۔یا اللہ پاک میری بہن کے لیۓ اس کے ہونے والے سسرال والوں کے دل میں اور خاص طور پر روحان کے دل میں نرمی عطا کر دیجیۓ گا۔۔۔میری بہن بہت معصوم ہے اس کی مدد کیجیے گا اسے اکیلا مت چھوڑیۓ گا۔۔۔وہ عرشیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتی دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھی۔۔۔

وہ اپنی بہن کے لی ئے خوفزدہ تھی بے شک وہ سامنے جا رہی تھی ہی لیکن نا جانے وہ لوگ اس کے ڈر کو اس کی طبیعت کو سمجھ پائیں گے کہ نہیں روحان اس کی طرح اس کی بہن کو اہمیت پیار دے پائے گا کہ نہیں یہ سب باتیں اس کے زہن کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔۔چاہے لوگ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں انہیں شادی کے بعد لڑکیاں ایکٹو اور چلتی پھرتی چاہیے ہوتیں ہیں۔۔۔اور یہی بات اس وقت اس کے لی ئے فکر کا باعث بنی ہوئی تھی

وقت یوں ہی تیزی سے گزرتا رہا۔۔۔۔شاپنگ پیکنگ۔۔۔۔ڈیکوریشن ۔۔۔۔دعوت نامے ہر اک کام دونوں حویلیوں کے ممبران نے مل جل کر سرانجام دی ئے تھے۔۔۔۔کون لڑکے والا یا کون لڑکی والا سب ہی مل جل کر کاموں میں لگے تھے۔۔۔دو دن یوں ہی بھاگ دوڑ میں پورے ہو گ ئے۔۔۔۔عرشیہ بھی اب پہلے سے بہتر تھی اس رات کے بعد اسے دوبارہ کسی چیز نے تنگ نہیں کیا تھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے اپنی شادی کی تیاریوں میں جی جان سے محو تھی اس کی صبح بھی تیاریوں سے ہوتی اور رات گئے تک وہ تیاریوں میں ہی لگی رہتی۔۔۔۔

اک اک جوڑے کی میچنگ کی سینڈل چوڑیاں جیولری یہاں تک کہ کلچز پرس ہر چیز اس نے بڑے خوبصورت انداز میں خد پیک کی تھی۔۔۔۔

مایوں کا دن۔۔۔۔۔۔

سفید حویلی اور لال حویلی کے بیچوں بیچ اک بڑا سا سیٹ اپ لگایا گیا تھا جس میں اک بڑا سا اسٹیج تھا جس پر دو الگ الگ لکڑی کے جھولے رکھے تھے جنہیں بڑی خوبصورتی سے پیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ، حریم اور حراتینوں نے آج اک جیسی مسٹرڈ کلر کی انارکلی فراک پہنی تھی۔۔۔۔ جبکہ تمام لڑکوں نے ہی آج اک جیسا سفید رنگ کا کرتا پاجامہ پہنا ہوا تھا ۔۔۔زاویار نے مسٹرڈ اور روحان نے ڈارک براؤن کلر کی شال اوپر سے پہنی ہوئی تھی جس میں وہ دونوں ہی بہت ہینڈسم اور باقی لڑکوں سے منفرد لگ رہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔۔۔زاویار بالکل سیریس سا اپنے مخصوص انداز میں اک جگہ بیٹھا ہوا تھا جبکہ روحان دلہا ہونے کے باوجود بھی کبھی کچھ کرنے لگ جاتا کبھی کچھ۔۔۔۔وہ اپنی سب کے کام آنے والی نیچر سے مجبور تھا جہاں کوئی کمی دیکھتا خدا اٹھ کر صحیح کرنے لگ جاتا لیکن واپس سے آکر اپنی جگہ پر ہی بیٹھتا۔۔۔۔

آسمان پر بادلوں کا راج آج بھی اسی شان سے تھا

یار بس آج بارش نہ ہو۔۔۔۔جب سے شادی کی تاریخ رکھی گئی ہے ہر روز بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔ان چاروں نے اک ساتھ تو دیگ ختم نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

زونین اور حان کے ساتھ چلتا ہوا آکر حریم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

ہائے۔۔۔بھائی میرا جھمکا۔۔۔۔اپنے کان پر ہاتھ لگاتی وہ اک دم زونین کو پیچھے کرتے ہوئے بولی

اور حان جو کہ زونین کے ساتھ ہی کھڑا تھا حریم کو سر سے پیر تک تیار دیکھ کچھ پل کے لیئے آنکھیں جھپکنا تک بھول گیا تھا۔۔۔۔معصوم سے چہرے پر میک اپ

برائے نام کیا ہوا تھا لیکن جیولری کے معاملے میں کہیں سے کہیں تک کوئی کنجوسی نہیں تھی۔۔۔۔سب سے پہلے اس کی نظر اس گول ٹیکے پر گئی جو آسمان پر چمکتے آفتاب کی مانند چمک رہا تھا۔۔۔۔ہاتھ چوڑیوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے انگلیوں میں چھوٹی بڑی ہر طرح کی نفیس سی انگوٹھیاں موجود تھیں۔۔۔ہر فنکشن کی طرح آج بھی حریم نے اپنی آنکھوں کو چشمے سے پاک رکھا ہوا تھ۔۔۔۔۔۔اور پھر جب اس کی نظر اس جھمکے پر گئی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس چلا آیا۔۔۔۔

سوری سوری۔۔۔۔اتنے بڑے بڑے جھمکے کس نے کہا تھا پہننے کو۔۔۔۔مجھے کیا پتا تھا کہ تم یہ سب لٹکائے گھوم رہی ہو اپنے کان پر۔۔۔۔زونین حریم سے معازرت بھی اسے چڑاتے ہوئے کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

اک تو آپ کی وجہ سے میرے کان میں درد ہو گیا ہے اور اوپر سے آپ ابھی بھی میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔۔حریم منہ بنا کر بولنے لگی لیکن جب اس کی نظر زونین

کے برابر میں کھڑے اورحان پر گئی تو وہ فوراً ہی چپ ہوتے وہیں کرسی پر بیٹھ کر اپنا جھمکا اتار کر کان سہلانے لگی۔۔۔۔

اورحان حریم کا خد کو دیکھ کر جھینپ جانا محسوس کر گیا تھا۔۔۔اسے پھر سے حریم پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

آخر کیا ضرورت تھی تمھیں میرے کمرے میں جا کر وہ سب دیکھنے کی۔۔۔۔اب دیکھو میرا سامنا کرنا بھی تمھارے لیئے محال ہے۔۔۔میں تو کبھی تم سے اپنے جزبات بیان نہ کرتا لیکن کم سے کم یوں ٹھکرایا ہوا تو محسوس نا کرتا۔۔۔۔تم مجھ سے میرا غرور چھین رہی ہو حریم شاہ۔۔۔۔اورحان دل ہی دل میں حریم سے کہہ رہا تھا۔۔۔اس کی نظریں ابھی بھی کان سہلاتی ہوئی حریم پر ہی تھیں

تمھیں کیا ہو۔۔۔۔زونین اورحان کی غصے سے بھری نظریں حریم پر مرکوز پا کر پوچھنے لگا

کچھ نہیں۔۔۔لڑکیوں سے دور رہنا مجھے کیوں پسند ہے اس کی تصدیق ہوتی دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔کرخت لہجے میں کہ کر وہ وہاں سے چلا گیا

حریم جو کہ اورحان کی بات کا مطلب سمجھ نہ پائی تھی مڑ کر زونین کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ارے چھوڑو اسے پاگل ہے۔۔۔ناجانے کب تک لڑکیوں سے بھاگتا رہے گا۔۔۔مجھے تو اس وقت کا انتظار ہے جب اسے کسی سے محبت ہو جائے گی۔۔۔۔۔پھر دیکھتا ہوں کیسے خد کو کنٹرول کرتا ہے۔۔۔۔۔اس دوران اس نے آنیہ کو اک دفع بھی نہ ہی دیکھا نہ ہی مخاطب کیا۔۔۔۔

آنیہ بھی خاموش کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی اسے زونین سے کوئی امید نہیں تھی دل ہر قسم کے جزبات سے پاک تھا۔۔۔۔اس نے غموں کو پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔وہ تنہا تھی۔۔۔۔کم سے کم کسی اپنے کے ساتھ ہونے پر غم ملنے سے بہتر تھا کہ وہ تنہا سکون میں تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حرا حریم کے پاس جا کر اس کا کان دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔جبکہ زونین اور آنیہ وہیں کھڑے تھے اب اک دم سے چلے جانا تھوڑا عجیب لگتا تو فی الحال وہیں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔۔کیونکہ بظاہر وہ اک دوسرے کو اگنور نہیں کر رہے تھے بس کوشش کرتے تھے کہ آمنہ سامنا کم ہی ہو۔۔

تمھیں یوں دیکھ کر اچھا لگا۔۔۔۔زونین کچھ دیر تو خاموش رہا پھر عادت سے مجبور ہو کر بول دیا

آنیہ نے کچھ نہیں کہا بس ہلکے سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

سکندر ٹھیک ہے۔۔۔۔زونین نے اگلا سوال کیا

پتا نہیں۔۔۔۔۔آنیہ نے بنا کوئی غم کے آثار چہرے پر لائے کہا

کیوں۔۔۔۔زونین کو حیرت ہوئی

www.novelsclubb.com

ابھی آنیہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا جواب دے کہ کوثر شاہ اک دم سے آنیہ کو بلانے لگیں۔۔۔

ان کی آواز سنتے ہی آنیہ کوثر شاہ کے پاس چلی گئ۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔کوثر شاہ نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔بس یوں ہی بات کر رہے تھے۔۔۔۔آنیہ نے بہت آرام سے جواب دیا

اس سے دور رہا کرو۔۔۔۔شادی شدہ ہو تم یوں اس طرح اس سے بات کرنا تمھارے رشتے کے لئے ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کو سمجھانے لگیں

امی وہ میرا کزن بھی ہے۔۔۔۔بات کر لی تو کیا ہوا۔۔۔۔مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ میں شادی شدہ ہوں۔۔۔۔اور میرے رشتے کو کم سے کم زونین سے کوئ خطرہ نہیں ہے۔۔۔آنیہ بہت دھیمے انداز میں کہ رہی تھی

تم اپنی ماں سے زبان چلا رہی ہو۔۔۔۔کوثر شاہ اک دم بھڑک اٹھیں

نہیں امی۔۔۔۔میں آپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں۔۔۔۔وہ بھی بہت احترام سے۔۔۔۔آنیہ کا لہجہ ابھی بھی بہت نرم تھا

مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔۔بس تم زونین سے دور رہا کرو۔۔۔۔سکندر تم سے بہت محبت کرتا ہے بچارا کل بھی کہہ رہا تھا کہ اسے تمھاری بہت یاد آتی ہے۔۔۔۔وہاں وہ تمھیں بلانے کے لیئے انتظامات کر رہا ہے اور ادھر تم یہ سب کرو اچھی بات نہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ پھر سے آنیہ سے جھوٹ بولنے لگیں

امی اتنی محنت نہیں کیا کریں۔۔۔۔مجھے پتا ہے جو آپ کہہ رہی ہیں سچ نہیں ہے۔۔۔۔خیر چھوڑیں یہ سب میرے بھائیوں اور دوستوں کی مایوں ہے مجھے اسے انجوائے کرنے دیں۔۔۔۔یہ سب ہم بعد میں دیکھیں گے۔۔۔۔آنیہ کسی بھی قسم کی ضد بحث میں پڑھنا نہیں چاہتی تھی تبھی وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی اس

کی امی کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گی اور وہ کسی کو ہرانا یا دکھی کرنا بالکل نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

سب سے پہلے پریشے کو پھولوں کی بنی چادر کے نیچے سے لایا گیا۔۔۔۔پیلے رنگ کی فراک جس پر موتی بڑی خوبصورتی سے جڑے ہوئے تھے پہنے وہ آہستہ آہستہ سے چل کر آرہی تھی۔۔۔۔اسے ثناء شاہ نے سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ بالکل ادھر ادھر نہیں دیکھے گی۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود بھی وہ عادت سے مجبور تھوڑی تھوڑی دیر میں کبھی ادھر دیکھتی کبھی ادھر۔۔۔۔بالآخر اسے لا کر زاویار کے برابر میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار کے سامنے آتے ہی پریشے بالکل سن سی کیفیت میں آ گئی تھی۔۔۔۔اس کا بچپن اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگا۔۔۔۔۔وہ بچپن سے ہی زاویار سے ڈرتی تھی وجہ اسے پڑھنے والی ڈانٹ تھی۔۔۔وہ بچپن سے ہی شرارتی اور جلد باز تھی اور زاویار سے عمر میں بھی کافی چھوٹی تھی تبھی جب جب وہ زاویار کے سامنے کوئی

شرارت کرتی تو خوب ڈانٹ کھاتی اور بعض اوقات بچپن کے دنوں میں اک آدھ ہاتھ بھی کھایا ہوا تھا۔۔۔جس سے ساری عمر ڈرتے اور کتراتے گزاری تھی وہی اب اس کا ہونے والا شوہر تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔زاویار کے آواز میں سلام سن کر وہ بچپن کی یادوں سے باہر نکلی

وعلیکم السلام۔۔۔۔پریشے نے ہلکے سے جواب دیا۔۔۔۔

تمھیں یہ سب پسند ہے۔۔۔۔زاویار جو کہ مایوں کی رسم کے حق میں نہیں تھا تبھی اک نظر پورے انتظامات کو دیکھتے ہوئے بولا

کیوں آپکو پسند نہیں۔۔۔۔پریشے نے آنکھوں میں حیرت لئے کہا

میری پسند۔۔۔۔میری پسند اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔۔سب خوش ہیں میں بھی خوش ہوں۔۔۔زاویار نے اپنی شال کو درست کرتے ہوئے کہا

پریشے زاویار کی بات سن کر خاموش ہو گئ۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کی اس بات کا کیا جواب دے۔۔۔۔پہلے بھی زاویار اسے یہ جواب دے چکا تھا۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔پریشے چپ بھی رہ سکتی ہے مجھے آج پتہ چلا۔۔۔۔زاویار نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا

امی نے منع کیا ہے۔۔۔۔کہ رہی تھیں اگر ہنستی یا بولتی ہوئ نظر آئیں تو دانت توڑ دوں گی اور اگر ادھر ادھر دیکھتی ہوئ دکھیں تو سب کے سامنے اسٹیج پر ہی آکر ڈانٹوں گی۔۔۔۔پریشے مزید اپنا چہرہ نیچے کرتی بہت آہستہ سے بولی

پرسوں جب نکاح ہو جائے گا نا تو تم جی بھر کر باتیں بھی کرنا اور ادھر ادھر بھی دیکھ لینا۔۔۔۔میں کسی کو تمھیں کچھ نہیں کرنے دوں گا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔ زاویار نے لہجے میں بے انتہا نرمی لائے کہا

پریشے اس کی بات سن کر اک دم زاویار کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔آنکھیں مکمل کھلی ہوئ تھیں۔۔۔۔یہ تو وہ شخص نہیں تھا جسے وہ بچپن سے جانتی تھی یہ تو کوئ اور ہی

تھا۔۔۔اتنا نرم اتنا حساس تو اس نے کبھی بھی زاویار کو نہیں پایا تھا۔۔۔یہ تو کوئی بڑی بات نہیں تھی عام طور پر اس طرح کی باتوں پر لوگ ہنس دیا کرتے تھے لیکن یوں اپنی حفاظت میں لے لینا وہ بھی غیر ضروری بات پر۔۔۔پریشے زاویار کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش میں سب بھول گئی تھی کہ وہ کہاں بیٹھی ہے۔۔۔

لڑکی کیا ہو گیا۔۔۔ابھی نہیں بچا پاؤں گا نظریں ہٹالو۔۔۔ابھی تم میری زمہ داری نہیں ہو۔۔۔کیا کر رہی ہو۔۔۔پریشے کو خد کی جانب یک ٹک دیکھتے زاویار اک دم مسکرا کر انگوٹھے کی مدد سے اپنی بھنوٴ کو مسلتے ہوئے بولا

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔زاویار نے پریشے کی تعریف کی۔۔۔

اہم اہم۔۔۔بھائی بس کر دیں۔۔۔زونین دور سے دونوں کو باتیں کرتا دیکھ کباب میں ہڈی بننے چلا آیا

پریشے نے تو زونین کے آتے ہی اپنا چہرہ نیچے کر لیا تھا جبکہ زاویار سیدھا ہو کر بیٹھتا زونین کو دیکھنے لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور کیا بس کرنا ہے مجھے۔۔۔۔۔زاویار نے کہا

بس نہ کریں تو صبر کر لیں۔۔۔۔دو دن رہتے ہیں بس۔۔۔۔ویسے کیا بات ہے لگتا ہے بولنے کی کلاسس لے رہیں تھیں بھابھی۔۔۔۔زونین اپنے مخصوص شرارتی انداز میں چھیڑنے لگا

آنیہ دور سے کھڑی زونین کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم ہمیشہ یوں ہی ہنستے مسکراتے رہو۔۔۔۔لیکن میں یہ بھی چاہتی ہوں تم دل سے مسکراؤ۔۔۔۔اتنا ہی خوش تم اندر سے بھی رہو۔۔۔۔میں نے تمھیں دھوکہ دیا ہے لیکن تم سے بے وفائی کی سزا مجھے مل گئی ہے۔۔۔۔تم کیسے اپنا دکھ چھپا لیتے ہو۔۔۔میں جب تک تمھارے سامنے رہوں گی تمھارا آگے بڑھنا ناممکن ہو گا۔۔۔۔مجھے کچھ کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔کم سے کم تب تک جب تک تم آگے نہیں بڑھ جاتے۔۔۔۔۔آنیہ دل ہی دل میں زونین سے مخاطب تھی۔۔۔۔

یار زونین۔۔۔۔ابھی زونین کچھ اور کہنے کے لیئے منہ کھول ہی رہا تھا کہ روحان نے اسے اسٹیج کی دوسری جانب سے آواز لگائی۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔بولیں۔۔۔۔زونین روحان کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

یار وہ عرشیہ ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی۔۔۔۔روحان نے فکر مندانہ انداز میں پوچھا

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔بس وہ شرما بہت رہی ہے۔۔۔۔حریم اور حرا آپی وہیں ہیں لا رہی ہیں اسے۔۔۔۔۔زونین یہ کہ کر اسٹیج سے نیچے اتر گیا

گڑیا جانا تو ہو گا نہ۔۔۔۔رسم نہیں کرنی کیا۔۔۔۔حرا عرشیہ کو سمجھاتے ہوئے بولی

آپی اتنے سارے لوگ ہیں۔۔۔۔۔سب مجھے ہی دیکھ رہے ہوں گے۔۔۔۔عرشیہ لوگوں کے سامنے جانے سے ڈر رہی تھی

پریشے بھی تو گئ ہے۔۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اس بار حریم نے کہا

نہیں حریم مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر مجھے اٹیک ہونے لگ گ ئے تو۔۔۔۔اسٹیج پر اگر میری طبیعت خراب ہو گئ تو۔۔۔۔عرشیہ ڈر کی وجہ سے سفید ہو رہی تھی

عرشیہ۔۔۔۔اورحان سامنے سے چلتا ہوا آ کر سیدھا عرشیہ کے سامنے کھڑا ہو گیا

جی بھائ۔۔۔۔عرشیہ نے کانپتے لبوں سے کہا

میرے ساتھ چلے گی میری بہن۔۔۔۔۔اورحان نے بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بھائ اگر۔۔۔۔عرشیہ ابھی اپنا ڈر ظاہر کر ہی رہی تھی کہ اورحان نے اسے ٹوک دیا

تمھارا بھائ ہے نا تمھارے ساتھ پھر کیسا ڈر۔۔۔۔بہت پیار سے کہتا اورحان حریم کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔اورحان کا یہ انداز تو حریم نے آج تک نہیں دیکھا تھا

۔۔۔اتنا سوفٹ اتنا نرم تو وہ کبھی بھی نہیں تھا ہر وقت غصے میں بھرا مارتا پیٹتا یا چیختا چلاتا۔۔۔جب جب اس کا سامنا اور حان سے ہوا تھا وہ اسے ایسا ہی ملا تھا۔۔۔

چلو شاباش آجاؤ۔۔۔حریم اور حرا نے اسے سہارا دیا جبکہ اور حان ان کے ساتھ ساتھ ہی آگے بڑھنے لگا۔۔۔

سب کے سامنے آتے ہی عرشیہ پھر سے ڈرنے لگی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

میری بات سنو۔۔۔کسی کے دیکھنے سے تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔آہستہ آہستہ سانس لو اور دھیرے دھیرے قدم آگے بڑھاتی رہو۔۔۔۔اور حان اب عرشیہ کے بالکل پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اور حان کے کہنے سے جہاں عرشیہ کو حوصلہ مل رہا تھا وہیں حریم کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ یہ بھی بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اور حان کا دھیان اس وقت اس پر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنی بگڑی دھڑکن کو سنبھال نہیں پا رہی تھی

مت دیکھو ادھر ادھر۔۔۔۔۔بس سیدھی چلتی رہو۔۔۔۔ تمھارا بھائی تمھارے پیچھے کھڑا ہے۔۔۔اور حان مسلسل عرشیہ کے خوف کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔اینتھروپوفوبیا کے مریضوں کا لوگوں کے ہجوم میں آنا ہی کسی مشکل امر سے کم نہیں ہوتا اس پر سب کی نگاہیں ایسے شخص پر ہو جو اس بیماری میں مبتلا ہو اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے اس صورتحال میں اکثر لوگ خد کو سنبھال نہیں پاتے اور انہیں وہیں دورے پڑنے لگے جاتے ہیں۔۔۔۔ عرشیہ جو کہ بچپن سے ہی اس بیماری کا شکار تھی تو سب ہی اس کے لیئے ہمیشہ فکر مند اور محتاط رہتے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ چلتے عرشیہ اب اسٹیج تک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔روحان اس کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

اب عرشیہ روحان کے بالکل برابر میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔ لیکن اس کے ہاتھ اب بھی کانپنا بند نہیں ہوئے تھے۔۔۔ حرا اور حریم اسے مسلسل ریلیکس کر رہی تھیں لیکن وہ کسی صورت سکون میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگ پریشان نہیں ہوئیں۔۔۔اک کام کریں جلدی سے رسم شروع کروائیں تاکہ انہیں واپس اندر لیجا سکیں۔۔۔روحان عرشیہ کی حالت سمجھتے ہوئے بولا

حرا اس کی بات سنتے ہی فوراً نیچے گئی اور سب کو رسم کرنے کا کہنے لگی۔۔۔

بھابھی فاریہ نہیں آئی۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے کوثر شاہ سے پوچھا

نہیں وہ پاکستان میں نہیں ہے۔۔۔ابھی پرسوں کہ رہی تھی کہ کم سے کم تین سال لگے گیں۔۔۔دیکھیں ناگھر کے قریب بچی بیاہی تھی کہ نظروں کے سامنے رہے گی لیکن وہ تو اک ماہ بھی یہاں نہیں رہی۔۔۔بس جس کی روزی جہاں لکھی ہو۔۔۔کوثر شاہ اپنی بڑی بیٹی کا سوچ کر آبدیدہ ہو گئیں

اسد اور ارسلان بھی نہیں آئے۔۔۔۔کوثر شاہ نے اب ثناء شاہ سے سوال کیا

ارے بھابھی ان کے ایگزامز چل رہے ہیں یہ گئے تھے کل انہیں لینے تو پرنسپل نے چھٹی ہی نہیں دی۔۔۔۔ثناء شاہ نے بہانہ بنایا دراصل انہوں نے اک کے بعد اک ہونے والے حادثات کو دیکھتے ہوئے ان دونوں کو نہیں بلایا تھا۔۔۔

چلیں چھوڑیں یہ سب رسم کرتے ہیں۔۔۔۔۔دادا صاحب نے کہا ہے دیر رات تک فنکشن نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ثناء شاہ مسکراتے ہوئے کوثر شاہ کو اسٹیج کی جانب لیجانے لگیں۔۔۔۔

پرسکون ہو جائیں۔۔۔۔ تھوڑی دیر کی بات ہے۔۔۔۔روحان عرشیہ سے بہت نرم انداز میں مخاطب ہوا

www.novelsclubb.com

عرشیہ نے جواب میں کچھ نا کہا بس ہلکا سا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

ابھی سب زاویار اور پریشے کی رسم کر رہے تھے پریشے ہلکا ہلکا مسکرا کر شرما رہی تھی جبکہ زاویار بالکل نارمل سے انداز میں بیٹھا اپنی زندگی میں ہونے والی تبدیلیوں کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اگر میں آپکی تعریف کرتا ہوں تو کیا آپ اور پریشان ہو جائیں گی۔۔۔۔یا مجھے اجازت ہے۔۔۔۔۔روحان ہلکا سا عرشیہ کی جانب جھک کر بولا

عرشیہ نے اس بار بھی کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا گردن کو گھمایا اور اپنے برابر میں بیٹھے روحان کے ہاتھ دیکھنے لگی۔۔۔۔جس میں اس نے سلور رنگ کی برانڈڈ گھڑی پہنی ہوئی تھی ساتھ ہی ساتھ انگلی میں فیروزے کے پتھر کی اک عدد انگوٹھی بھی موجود تھی۔۔۔۔۔

بندہ بھی دیکھنے کے لائق ہے اک نظر اٹھا کر یہاں بھی دیکھ سکتی ہیں۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کی نظریں اپنے ہاتھوں پر پا کر مزید دل لگی کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

عرشیہ اس بار بھی خاموش رہی لیکن اس بار وہ ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔۔روحان کی باتوں نے اس کا دھیان لوگوں سے ہٹا دیا تھا۔۔۔۔

اک کے بعد اک سب نے آگے بڑھ کر ان دونوں کی بھی رسم کر دی تھی۔۔۔۔

تقریباً سارے مہمان ہی چلے گ ئے تھے۔۔۔۔اب تمام کزن اک میز پر دائرے کی صورت میں بیٹھے تھے۔۔۔۔جن میں صرف عرشیہ اور زاویار ہی خاموش تھے باقی سب ہی آپس میں باتوں میں لگے ہوئے تھے اور برابر والی میز پر سارے بڑے موجود تھے۔۔۔۔

زونین اک دم کھڑا ہوا اور سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

میں آپ سب سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے آپ لوگ میری بات سے اتفاق نہ کریں لیکن یہ بات ابھی کرنا ضروری ہے۔۔۔۔زونین نے اک کے بعد اک سب کی جانب دیکھا

www.novelsclubb.com

میں اپنے ساتھ ہوئے اس حادثہ کا ذکر کرنا تو نہیں چاہتا جو میرے ساتھ چھ ماہ پہلے ہوا تھا۔۔۔لیکن وہ حادثہ نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔بہت کچھ اس دوران میں نے کھو دیا بہت سا نقصان اٹھایا۔۔۔جس میں امی کا چلے جانا سر فہرست ہے

۔۔۔۔۔دیکھا جائے تو امی کا انتقال بھی خوشی کے دن ہی ہوا تھا اور یہ سب کوئی اتفاق نہیں کم سے کم میں نہیں مانتا۔۔۔

زونین کی بات سن آنیہ نے اپنا منہ جھکا لیا۔۔۔۔۔

۔آپ سب بڑے اس سب کو کیوں چھپاتے ہیں یہ بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔

بیٹا اس سب کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔ظفر شاہ اک دم زونین کو ٹوکنے لگے۔۔۔۔

موت کو قریب سے دیکھا ہے میں نے۔۔۔۔اور اب بھی میرا دل جانتا ہے کہ وہ کتنا زخمی ہے۔۔۔۔میرا ارادہ آپ سب کو خوفزدہ یا دکھی کرنے کا نہیں ہے۔۔۔۔میں بس یہ سب نظر انداز نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

زونین بات کیا ہے۔۔۔۔۔زاویار نے زونین کو مدعہ کی بات کرنے کا کہا

میں چاہتا ہوں جب تک شادی ختم نہیں ہو جاتی تب تک سب ساتھ رہیں۔۔۔۔کوئی کسی کو اکیلا نہ چھوڑے۔۔۔۔کمروں میں بھی نہیں۔۔۔۔۔تاکہ اسے حملہ آور ہونے کا موقع نہ ملے۔۔۔

آپ کی منگنی کے وقت میں اکیلا تھا۔۔۔۔آنیہ کے نکاح کے وقت امی اکیلی تھیں۔۔۔۔۔اور باقی حادثات کا تو مجھے علم نہیں لیکن وہاں بھی کوئی نہ کوئی اکیلا ضرور ہو گا۔۔۔۔

فاریہ آپی کی شادی میں سب تھے تو میں بچ گیا تھا۔۔۔۔اب میں چاہتا ہوں۔۔۔۔ہم کسی کو بھی اکیلا نہ چھوڑیں۔۔۔جہاں بھی کوئی جائے کم سے کم تین یا دو لوگ ساتھ جائیں۔۔۔۔اور سونے کا حساب کچھ ایسا ہو کہ سب لڑکیاں اک ساتھ عورتوں کے ہمراہ اور لڑکے اک ساتھ آدمیوں کے ہمراہ۔۔۔۔

اتنی جگہ کا بندوبست کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔جہاں اتنے سارے لوگ ساتھ رہ سکیں۔۔۔۔کوثر شاہ زونین کی بات سے راضی نہیں تھیں

اس بار وہ کسی کو کچھ نہیں کرے گی۔۔۔۔ عرشیہ ہمت کرتے نظریں نیچے کی ئے کی ئے بولی

عرشیہ کی بات سنتے ہی سب اس کی جانب متوجہ ہو گ ئے۔۔۔۔

تم یہ کیسے کہ سکتی ہو۔۔۔۔ کوثر شاہ آنکھوں میں ڈھیروں سوال لی ئے بولیں

میں وہ۔۔۔۔ عرشیہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا تبھی گھبرانے لگی

امی وہ اس کا کہنے کا مطلب ہے کہ انشاءاللہ اس بار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ روحان نے اک دم سے کہا

کوثر شاہ فی الحال تو چپ ہو گئیں لیکن انہیں روحان کا یوں عرشیہ کی جگہ جواب دینا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اور حان اور زونین اک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے وہ جانتے تھے کہ عرشیہ ضرور کچھ ایسا جانتی ہے جو ان کی کافی مدد کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

چلو بھئی اب گھر چلتے ہیں۔۔۔۔ ظفر شاہ نے اک دم اٹھتے ہوئے کہا

ان کے کہتے ہی سب اک اک کر کے حویلیوں کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔ تبھی حریم کا ہاتھ اپنے خالی کان پر گیا۔۔۔۔

ہائے میرا بندہ کہاں گر گیا۔۔۔۔۔ وہ اک دم زور سے بولی

یہیں ہو گا۔۔۔۔ آنیہ اور حرا اس کے ساتھ ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔

چلو بھی مل جائے گا۔۔۔۔ صفائی والوں کو کہہ دوں گا۔۔۔۔ یہاں اکیلی مت رہو ۔۔۔۔ روحان ان تینوں کو گھر کے اندر جانے کی ہدایت کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں میری پسند کا جھمکا ہے وہ میں یوں اسے نہیں چھوڑ سکتی کیا پتہ صفائی والے اسے کہیں اور ہی نہ پھینک دیں۔۔۔۔۔ حریم اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے بولی

اچھا میں یہ سب رکھ کر آتا ہوں۔۔۔۔ اور حان۔۔۔۔۔ حریم سے کہہ کر روحان نے اور حان کو آواز لگائی

جا رہے تھے چلے جاتے انہیں کیوں یہاں بلا رہے ہیں۔۔۔حریم دل ہی دل میں الجھ کر بولی

جی روحان بھائی۔۔۔اور حان پورے اسٹائل میں بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا حریم کے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

یار میں بس آتا ہوں حریم کے ساتھ رہنا۔۔۔یہ کہ کر روحان سامان ہاتھ میں اٹھائے اندر چلا گیا

افف۔۔۔۔کیا ضرورت تھی اس سب کی بھائی۔۔۔۔۔حریم نے دل ہی دل میں کہا نظریں ابھی بھی ہر اک ٹیبل اور کرسی کے نیچے اپنا جھمکا تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔

اور حان نے کچھ نہیں کہا بس اسے جھمکا ڈھونڈتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔۔اس کی معصومیت تو اس کے دل کو پہلے سے ہی بھاتی تھی لیکن آج کچھ الگ ہی بات تھی ۔۔۔سلیقے سے سر پر دوپٹہ اوڑھتی سر سے لیکر پیر تک تیار حریم اس کے دل کو

بے قابو کر رہی تھی۔۔۔۔ہر وعدہ ہر قسم حریم سے خد کو دور رکھنے کی اس وقت بے سود تھی۔۔۔۔۔

حریم مسلسل اورحان کی نظریں خد پر محسوس کر رہی تھی اوپر سے اسکا جھمکا ملکر نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے وہ سپاٹ چہرہ لیئے اورحان کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اس کے یوں اک دم اپنے پاس آ کھڑے ہونے پر اورحان اک دم سیدھا ہوا۔۔۔

میرا جھمکا کہاں ہے۔۔۔۔۔حریم نے اورحان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

مجھے کیا پتہ۔۔۔۔۔اورحان نے صاف انکار کیا

مجھے پتہ ہے آپ نے ہی لیا ہے۔۔۔۔۔حریم تپ کر بولی

اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔۔۔اورحان اپنی نظروں سے حریم کو کنفیوز کرتا اک اک قدم آہستہ سے اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

بس مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔مجھے کیوں تنگ کرتے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔حریم اور حان کے بڑھتے قدموں کو دیکھ گھبرا کر پیچھے ہوتے ہوئے بولی

تمھیں پتہ ہے تم مجھے کتنا تنگ کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اپنی آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔۔

حریم کا دل ہلکے ہلکے بیٹ کر رہا تھا۔۔۔۔جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا ہوا

مجھے میرا جھمکا دے دیں۔۔۔حریم نے اور حان کی دو معنی بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نے کہا نا میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔اور حان نے اپنے بڑھتے قدم اب روک لیئے تھے

یہ رہا مل گیا۔۔۔۔دور سے آنیہ اور حرا چلتے ہوئے آتی کہ رہی تھیں

اور حان نے اک بھنوٴا اٹھا کر ان دونوں کی جانب سر ٹیڑھا کر کے اشارہ کیا۔۔۔

جیسے کہ رہا ہو دیکھا میرے پاس نہیں تھا۔۔۔

حریم اب اس کے سامنے کھڑی شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہ رہا اسٹیج پر پڑا تھا۔۔۔۔۔ حرا کی سانس دور سے تیز تیز چلکر آنے کی وجہ سے پھولی ہوئ تھی۔۔۔

تھینک یو آپی۔۔۔۔ حریم نے جھٹ اپنا جھمکا لیا اور یہ کہ کر آنیہ کا ہاتھ پکڑتی حویلی کی جانب مڑ گئ۔۔۔

شاید تہمت لگانا گناہ ہوتا ہے اور جب تک اس بندے سے معافی نا مانگی جائے جس پر تہمت لگائی ہو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرتا۔۔۔۔۔ اور حان پیچھے سے بولا

حریم اور حان کی بات سن کر وہیں رک گئ۔۔۔۔ آنیہ کے ہاتھ پر اس کی گرفت اور مضبوط ہو گئ تھی۔۔۔۔

کیا تہمت لگائی تم نے اس پر۔۔۔۔۔آنیہ نے آہستہ سے حریم سے پوچھا

مجھے لگا انہوں نے اٹھالیا ہے میرا جھمکا۔۔۔۔تو میں نے پوچھ لیا۔۔۔۔حریم بچارا سا منہ بنا کر بولی

ہاہاہا۔۔سچ میں۔۔۔۔اب بھگتو اسے۔۔۔۔۔آنیہ نے شرارتی انداز میں کہ کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔۔۔آنیہ کی بچی مجھے اکیلا تو مت چھوڑو۔۔۔۔۔حریم آنیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکتے ہوئے بولی

تو پھر چلو تم بھی اندر۔۔۔۔بولنے دو اسے جو بول رہا ہے۔۔۔

آنیہ نے حریم کا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا

حریم نے مڑ کر اور حان کی جانب اک نظر دیکھا اور آنیہ کے ساتھ بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی۔۔۔۔

حریم کو بھاگتا ہوا دیکھ اور حان کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئ۔۔۔۔زونین جو کہ سامان وغیرہ اندر رکھ کر واپس سے باہر آرہا تھا پہلے تو آنیہ اور حریم کو تیز تیز گھر کے اندر جاتا ہوا دیکھ کر ان دونوں سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔۔پھر جب باہر آیا تو اور حان کو ہنستا ہوا دیکھ کر اسی کے پاس چلا آیا

کیا چل رہا ہے۔۔۔۔زونین نے اور حان کے کندھے پر ہاتھ ڈال کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔اچھا بات سنو کل چلو یونیورسٹی پروفیسر سے بات کرتے ہیں کیا پتہ کوئ راستہ نکل آئے۔۔۔۔اور حان نے بات کا رخ دوسری جانب گھمایا

ہاں چلو۔۔۔۔میں بھی کب سے سوچ رہا ہوں لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

چلو کل یہ بھی کر ہی آتے ہیں۔۔۔۔زونین باقی کے گفٹ باکس اٹھاتے ہوئے بولا

چلو رات بہت ہو گئ ہے۔۔۔۔کل ملتے ہیں انشاءاللہ۔۔۔۔زونین اور حان سے کہ کر حویلی جانب بڑھ گیا جبکہ اور حان کچھ دیر وہیں جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا رہا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اپنے بالوں کو اک جگہ اکھٹا کرتے ہوئے اس نے پونی باندھی اور اپنے گھر کے اندر چلا گیا۔۔۔۔سارے ہنگامے اور شور شرابے سے بے نیاز وہ اپنے کمرے میں جا کر کچھ پل کے لی ئے بیٹھا رہا اور پھر اک پیپر نکالا اور پین لیکر کچھ لکھنے لگا

میں تم سے محبت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا تم مجھے اجازت دو گی۔۔۔۔میں تمھارے قریب آنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔کیا تم مجھے آنے دو گی۔۔۔۔میں خد کو روکنا۔۔۔قابو میں رکھنا نہیں چاہتا۔۔۔میں بے قابو ہو جانا چاہتا ہوں۔۔۔کیا تم مجھے اجازت دو گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں خد کو روک روک کر تھک گیا ہوں کیا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں میری انا نہ ہو۔۔۔میرا غرور نا ہو۔۔۔مجھے خد کو چھپانا نہ پڑے۔۔۔احساسات کو محسوس کرنے سے میں خد کو کمزور نا سمجھوں۔۔۔کیا مجھ جیسے لوگ محبت نہیں کر سکتے۔۔۔میں تمھاری جانب خود بخود کھنچتا ہوں میں کیا کروں۔۔۔۔اس

کمرے میں مجھے لگتا ہے میں آسانی سے تم سے محبت کر سکتا ہوں اس بات کو قبول کر سکتا ہوں کہ ہاں مجھے محبت ہو گئ ہے۔۔۔۔لیکن میں ساری دنیا کے سامنے اعلان کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔کیا تم مجھے اجازت دو گی۔۔۔۔۔اپنے تمام تر جزبات اس کاغذ کے ٹکڑے پر بکھیر کر اس نے وہ کاغذ کا ٹکڑا اک باکس میں ڈال دیا۔۔۔اس باکس کے اوپر بہت اچھی کیلیگرافی میں حریم کا نام لکھا تھا اور ساتھ ہی نیچے لکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ان کہی باتیں۔۔۔۔

مہندی لگانے کا انتظام سفید حویلی میں کیا گیا تھا اور اس بات کا بھی پورا پورا انتظام کیا تھا کہ کوئ بھی لڑکا مہندی لگانے کے وقت سفید حویلی کے اندر قدم بھی نہ رکھے۔۔۔۔اور حان کو بھی شام ہوتے ہی گھر سے باہر کر دیا گیا تھا اور اس وقت وہ زونین کے ساتھ اس کی چھت پر موجود تھا۔۔۔۔

یار اک بات بتاؤ۔۔۔۔اور حان نے زونین سے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا

کیا بولو۔۔۔زونین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اور حان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

کسی کو چاہنا کیسے ختم کرتے ہیں۔۔۔تم نے اپنے جزبات پر قابو کیسے پایا۔۔۔۔

اور حان چھت پر سیدھا لیٹے اڑتے ہوئے بادلوں کے گولوں کو دیکھتے ہوئے بولا

خیریت۔۔۔زونین جو کہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا اور حان کی بات سن کر اک دم

سیدھا ہوا۔۔۔۔

جواب دو۔۔۔یہ سب چھوڑو۔۔۔۔اور حان نے بنا زونین کی جانب دیکھے کہا

۔۔۔اسے پتہ تھا اگر اس نے زرا بھی خد کو کمزور کیا تو زونین اس کے پیچھے پڑ جائے گا

نہیں نہیں۔۔۔کون ہے وہ خوش نصیب۔۔۔۔زونین اور حان کا ہاتھ ہلا کر

پوچھنے لگا

یار سوال کا جواب دو۔۔۔اور حان الجھ کر بولا

اچھا اچھا۔۔۔زونین نے ہار مانتے ہوئے واپس ٹیک لگاتے ہوئے کہا

یار۔۔۔۔چاہنا کیسے ختم کیا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میں نے اسے کبھی چاہا نہیں۔۔۔۔اگر چاہا ہوتا تو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اسے دے دیتا۔۔۔میں نے اس سے محبت کی تھی عشق کیا تھا۔۔۔۔اور محبت پا لینے کا نام نہیں ہوتا یہ تو جزبہ ہے نا ۔۔۔۔میں اس سے محبت کرتا ہوں کرتا رہوں گا۔۔۔۔زونین اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔

مطلب تم ابھی بھی اس کے لیئے جزبات رکھتے ہو۔۔۔۔۔کیسے تمھیں تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔۔اور حان اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا

ہوتی ہے بہت ہوتی ہے۔۔۔۔جب جب اس کی آنکھیں اداس دیکھتا ہوں دل کرتا ہے سارے جہان کو آگ لگا دوں۔۔۔۔جب جب اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال دیکھتا ہوں دل کرتا ہے ہر اس بندے کو سزا دوں جس نے اس کی زات پر یہ ظلم کیا ہے۔۔۔۔اپنی محبت کی آنکھ میں آنسو دیکھنا اور کچھ بھی کر نہیں

پانا۔۔۔۔بس تماشہ دیکھنا۔۔۔۔۔توازیت دیتا ہے۔۔۔۔زونین مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا

تو چھوڑ دو اس سے محبت کرنا آگے بڑھو۔۔۔۔کیوں خد کو اس کے لی ئے تکلیف دے رہے ہو جسے تمھاری فکر ہی نہیں۔۔۔۔آج نہیں تو کل وہ چلی جائے گی اپنے شوہر کے پاس پھر کیا مجنو بن کر بیٹھو گے اس کی یاد میں۔۔۔۔اور حان اپنی بات بھول بھال کر زونین کے لی ئے فکر مند ہوتے بولا

محبت پر کسی کا اختیار کہاں ہوتا ہے یہ تو جب کسی سے ہوتی ہے تو ہوتی چلی جاتی ہے چاہے آپ جتنا خود کو روک لو پھر وہاں سے واپسی ممکن نہیں۔۔۔۔

اور بے اختیار چیزوں کو اپنے اختیار میں لینے کی کوشش صرف آپکو تھکاتی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔تو بہتر ہے حقیقت کو اپنا لیا جائے۔۔۔۔ہاں میرا دل کرتا ہے وہ میری ہو جائے اس پر میرا حق ہو۔۔۔۔پر یہ ممکن نہیں پر اس کے لی ئے جو میرے دل میں جزبات ہیں وہ کبھی ماند نہیں پڑے اگر کبھی میں نے انہیں دبانے کی

کوشش کی بھی ہے تو یہ اور شدت اختیار کر لیتے ہیں۔۔۔تب مجھے لگتا ہے میں سانس بھی نہیں لے پاؤں گا۔۔۔مجھے نہیں معلوم جب وہ اس کے پاس جائے گی تو میرا کیا حال ہو گا لیکن فی الحال میرا دل اس سب کو سوچنے کے لی ئے تیار نہیں۔۔۔زونین آنکھیں بند کی ئے کی ئے کہ رہا تھا

تو تم اسی طرح رہو گے کیا۔۔۔۔بنا اسے پا ئے۔۔۔کیا تمھارا دل نہیں چاہتا کہ سب کو اعلان کر کے بتا دو اور اسے چھین لو اس سکندر سے۔۔۔اور حان بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھا اور زونین بھی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔لیکن اب محبت کی ہے نبھانی تو پڑے گی نا۔۔۔محبت کرتے وقت کوئی شرط تو نہیں رکھی تھی نا کہ وہ مجھے ہی ملے گی۔۔۔قسمت کا کھیل ہے۔۔۔لیکن مجھے اس کی محبت سکون دیتی ہے۔۔۔اس کو خوش دیکھ کر میری محبت کو تسکین ملتی ہے اور یہی کافی ہے۔۔۔زونین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن آنکھوں میں جہان بھر کا درد تھا۔۔۔

کاش کہ یہ لڑکیاں بھی لڑکوں جیسی محبت کر تیں۔۔۔تو آج وہ تمھارے ساتھ ہوتی۔۔۔۔کاش وہ تمھیں یوں بیچ میدان میں نہ چھوڑتی۔۔۔۔تو یہ نوبت ہی نا آتی۔۔۔۔اور حان کو پھر سے آنیہ پر غصہ آنے لگا تھا اور کہیں نا کہیں حریم پر بھی کیونکہ جب سے حریم کو اس کے جزبات کا پتہ چلا تھا اس نے اک بار بھی ان کی قدر نہیں کی تھی بلکہ اور زیادہ دور ہو گئی تھی۔۔۔

تم محبت کو ابھی بھی نہیں سمجھے۔۔۔۔۔۔محبت لڑکا لڑکی تھوڑی دیکھتی ہے۔۔۔۔اسے بھی مجھ سے محبت ہے بے پناہ محبت ہے۔۔۔۔۔۔اور تمھیں پتا ہے اب تو اس کی محبت شدت اختیار کر گئی ہے۔۔۔کیونکہ لاحاصل کی کشش تب کہیں زیادہ ہو جاتی ہے جب ملنے کی امید بالکل ختم ہو جائے۔۔۔۔۔لیکن وہ مجبور ہے وہ نکاح میں بندھی ہے۔۔۔اور کوئی بھی محبت اللہ کے احکام سے بڑھ کر تو نہیں ہے نا۔۔۔۔۔اور مجھے اس پر فخر ہے۔۔۔۔سن رہے ہو تم زونین شاہ اپنی محبت پر فخر کرتا ہے کہ وہ اللہ کی خوشی اور رضا کی خاطر اک بار بھی اپنی حدوں کو نہیں

www.novelsclubb.com

بھولی۔۔۔وہ تو بہت اذیت میں ہے۔۔۔میں کم سے کم اسے محبت کر تو سکتا ہوں وہ بیچاری تو دل میں بھی مجھ سے محبت کا اقرار نہیں کر سکتی۔۔۔زونین کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔۔اپنے درد کو بیان کرتے اس کی آنکھ اک بار بھی اشکبار نہیں ہوئی تھی اور اب جب اس نے آنیہ کے درد کا ذکر کیا تو آنسو رک ہی نہیں رہے تھے۔۔۔

تمھاری حالت دیکھ کر لگتا ہے انسان کو محبت کرنی ہی نہیں چاہیئے۔۔۔۔اور حان زونین کے پاس بیٹھتا اس کا کندھا سہلاتے ہوئے بولا

نہیں میں تو کہتا ہوں زندگی میں سب کو اک بار محبت ضرور کرنی چاہیے اور رج کر کرنی چاہیے۔۔۔۔زونین اب بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔۔۔

چھوڑو یہ سب اک کام کرتے ہیں کہیں باہر چلتے ہیں دولہوں کو لیکر۔۔۔۔۔

اور حان نے زونین کی توجہ اس ٹاپک سے ہٹانے کے لیئے کہا۔۔۔

ہاں یہ اچھا سوچا۔۔۔۔۔۔چلو میں چینج کرتا ہوں ان دونوں کو بھی تیار کرتے ہیں اور چلتے ہیں۔۔۔زونین بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ گیا

****

زاویار اور روحان اس وقت کوثر شاہ کے کہنے پر اپنا کمرہ خالی کر رہے تھے۔۔۔۔۔ہر غیر ضروری چیز کے لیئے انہیں بڑے بڑے باکس دیئے گئے تھے۔۔۔۔ اک کپڑوں کا تھا اک جوتوں کا اور اک دیگر اشیاء کے لیئے تھا۔۔۔جنہیں پیک کر کے اسٹور روم میں رکھ دینا تھا تاکہ بوقت ضرورت ہر چیز جگہ پر مل سکے۔۔۔

زاویار بہت سلیقے سے اک اک چیز سیٹ کر رہا تھا چشمہ اس نے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا تھا سادہ سا پاجامہ اور ٹی شرٹ پہنے وہ مکمل اپنے کام میں مگن تھا وہ بچپن سے ہی اسی طرح کا تھا جو بھی کام اسے دیا جاتا اسے پوری یکجوئی کے ساتھ کرتا اور اس طرح سے کرتا کہ اس میں کوئی نقص باقی نہ بچتا۔۔۔۔۔

روحان بھی اپنے کمرے میں لگا ہوا تھا لیکن اس کا کمرہ مکمل پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔۔کر وہ بھی بہت اچھے سے رہا تھا لیکن اس کے کمرے میں زاویار کے مقابلے میں سامان کچھ زیادہ ہی تھا۔۔۔تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اکتا کر بیٹھ جاتا۔۔۔لیکن پھر اگلے ہی لمحے پورے جوش کے ساتھ کام میں لگ جاتا۔۔۔ہر اک چیز کو دیکھنا سنبھالنا اک مشکل ٹاسک تھا اس شخص کے لیئے تو خاص طور پر جسے ڈھیروں انبار جمع کرنے کا شوق ہو۔۔۔۔ہر جگہ مکمل بھری ہوئی تھی اور ہر چیز ہی عزیز تھی کسے ہٹائے کسے رکھے یہ فیصلہ تھکان بھرا تھا لیکن اب جگہ تو کرنی ہی تھی اور کرنی بھی کسی خاص کے لیئے تھی۔۔۔اگر امی کی بات شروع سے ہی سنتا تو یہ وقت کبھی نہ آتا۔۔۔اور کروشاپنگ پر شاپنگ روحان صاحب۔۔۔۔اپنے سر پر خد ہی اک چپت لگاتے وہ بڑبڑایا۔۔۔۔

• * * **********

تم بھی لگوالو مہندی۔۔۔۔آنیہ اپنے ہاتھوں پر مہندی لگا کر اٹھتے ہوئے بولی

نہیں تم سب لگوالو پہلے پھر میں آخر میں لگواؤں گی۔۔۔۔ حریم جو کہ سب کی وڈیو بنا رہی تھی چہکتے ہوئے بولی۔۔

آخر میں یہ سب تھک جائیں گی پھر تمھاری اچھی مہندی نہیں لگے گی۔۔۔۔اس بار پریشے بولی جس کے ہاتھوں اور پیروں پر الگ الگ لڑکیاں مہندی لگانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

تو پھر یہ وڈیو کون بنائے گا اور باقی سارے کام کون کرے گا۔۔۔۔اک تو نیکی کا کام کر رہی ہوں اوپر سے تم مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔۔ بھئی آپ سب میں سے کوئی اک کم تھکنا۔۔۔۔ حریم منہ بناتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

اچھا اک کام کرو گی میرا۔۔۔۔ عرشیہ جس کے پیروں پر بہت نازک سا مہندی کا ڈیزائین بن رہا تھا حریم سے بولی

ہاں بولیں بھابھی۔۔۔۔ حریم شرارت سے بولی

عرشیہ حریم کے اس طرح چھیڑنے پر اک دم شرما کر نیچے منہ کر کے مسکرانے لگی

اچھا نا شرمانا بند کرو یہ بتاؤ کیا کام ہے۔۔۔۔۔ حریم اس کے پاس بیٹھ کر اس کی مہندی دیکھتے ہوئے بولی

کام یہ ہے کہ میرے کمرے سے میرا دوسرا والا دوپٹہ لا دو۔۔۔۔ یہ بہت زیادہ پھسل رہا ہے۔۔۔۔۔

تو پھسلنے دو کونسا یہاں کوئی آرہا ہے۔۔۔۔۔ لڑکیاں ہی تو ہیں۔۔۔۔ حریم کو عرشیہ کی بات عجیب لگی

نہیں میں مہندی لگا رہی ہوں اور مہندی میں خوشبو ہوتی ہے میں بنا سر ڈھکے اپنی شادی سے اک دن پہلے یوں نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔۔ پلیز لا دو۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے اپنی آواز کو دھیمہ کر کے کہا۔۔۔۔۔

اچھا اک منٹ لاتی ہوں۔۔۔۔ حریم یہ کہ کر اوپر جانے لگی

ارے حریم میرا موبائل بھی لیجاؤ چارج پر لگا دینا۔۔۔پریشے نے بھی اسے کام بتایا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔اور کوئی کام ہے تو وہ بھی بتا دو۔۔۔شادی ہوئی نہیں ہے اور بچاری نند پر ابھی سے ظلم کر رہی ہیں دونوں۔۔۔حریم دونوں کو پھر سے چھیڑنے لگی

کبھی کبھی تو یہ زونین کی ہی بہن لگتی ہے۔۔۔۔پریشے نے کہا

ورنہ پھر کس کی بہن لگتی ہوں عام طور پر۔۔۔۔حریم واپس سے آکر پریشے کے پاس بیٹھ کر اپنی آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

مسٹر کھڑوس کی۔۔۔۔پریشے نے دھیرے سے مسکرا کر کہا

اچھا فیوچر مسز کھڑوس۔۔۔۔۔۔حریم نے باآواز بلند کہا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔جس پر پریشے جھینپ گئی۔۔۔

سیڑھیوں سے اوپر جاتی حریم گنگناتے ہوئے پہلے عرشیہ کے کمرے میں گئی اور اس کا دوپٹہ اٹھایا پھر پریشے کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اور حان کے کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرتے وہ اک پل کے لیئے رکی۔۔۔اور کچھ سیکنڈز کے لیئے اس دروازے کو دیکھنے لگی۔۔۔

اپنے زہن میں اٹھتی تمام تر تجسس بھری سوچوں کو جھٹکتی وہ پریشے کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

امی۔۔۔امی۔۔۔۔اور حان سفید حویلی کے دروازے پر کھڑے ثناء شاہ کو بلا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔بولا تو تھا کوئی لڑکا یہاں نہیں آئے گا۔۔۔ثناء شاہ اور حان کی اس حرکت پر برہم ہوئیں۔۔۔

امی بس اک منٹ کا کام ہے میں سیدھا اوپر جاؤں گا اپنے کمرے میں اور بنا ادھر ادھر دیکھے سیدھا واپس آ جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بعد میں کرنا جو کرنا ہے۔۔۔۔۔ ثناء شاہ نے صاف انکار کیا

امی بس اک منٹ۔۔۔۔۔ کہیں جانا ہے پیسے لینے ہیں اور کپڑے بدلنے ہیں۔۔۔۔ زونین کے کپڑے اگر مجھے آ جاتے تو میں کبھی نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

تو اور بناؤ باڈی۔۔۔۔ ثناء شاہ پھر سے اس کی باڈی پر ٹون مارنے لگیں

امی اب اس میں میری باڈی کا کیا قصور۔۔۔

اس کی نہیں ہے میری ہے۔۔۔۔ اور حان معصوم سا منہ بنا کر بولا

اچھا دو منٹ میں واپس آؤ۔۔۔ ثناء شاہ نے اسے سخت لہجے میں کہا اور اوپر جانے کے لیئے رستہ دیا

www.novelsclubb.com

اور حان تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں گیا اور دروازہ بنا لاک کی ئے واش روم چلا گیا۔۔۔۔۔

پریشے کا موبائل چارج پر لگا کر حریم اب اس کے کمرے نکل رہی تھی دوبارہ وہ اور حان کے کمرے کے عین سامنے موجود تھی۔۔۔۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے دروازہ کھولا یہ سوچ کر کہ اگر لاک نہ ہوا تو جائے گی ورنہ خیر ہے۔۔۔۔ لیکن کمرہ اک ہی بار میں کھل گیا۔۔۔۔

دو پل تو اس نے سوچا پھر گہرا سانس لیکر اندر چلی گئی۔۔۔۔اس بات سے انجان کہ اس کمرے کا مالک اسی کمرے میں موجود ہے۔۔۔۔۔

کمرے کو اک بار پھر سے وہ نظر بھر کر دیکھنے لگی اسے لگا تھا کہ اوپر تو کوئی آئے گا نہیں تو اس نے اس بار کمرے کی تمام لائٹس بھی جلا دیں۔۔۔۔اسکیچز کی جانب قدم بڑھاتے اس بار وہ زرا بھی نہیں جھجھکی تھی۔۔۔۔

پہلے ہی اسکیچ پر نظر پڑھتے اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔ مجھ میں مجھے ڈھونڈتی ہوئی آنکھیں۔۔۔۔۔ تصویر پر لکھی لائن پڑھتے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔

وہ اک دم کپڑا واپس سے اسکیچ پر ڈال کر پلٹنے ہی لگی تھی کہ واش روم سے بنا شرٹ کے نکلتے اورحان پر اس کی نظر گئی۔۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔۔۔اورحان اک دم سے چلا کر اپنی شرٹ پہننے لگا۔۔۔

جبکہ حریم تیزی سے گیٹ کی جانب بھاگی۔۔۔اورحان کو دیکھ وہ بری طرح ڈر گئی تھی۔۔یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

وہیں رک جاؤ۔۔۔۔اک قدم بھی آگے بڑھایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔اورحان کی بھاری بھر کم آواز سے وہ وہیں ساکت کھڑی ہو گئی۔۔۔آنکھیں اس نے کس کر میچ لی تھیں۔۔۔۔

میرے دل میں جھانکا پسند ہے تو بتاتیں مجھے۔۔۔۔۔میں خود دکھاتا تمھیں یہ سب ۔۔۔۔۔۔اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا اب وہ الماری سے اپنا والٹ نکال رہا تھا۔۔۔۔

حریم نے ہمت کر کے ابھی دو قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ اورحان لمبے ڈگ بھرتا اس کے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

بولو تو یہیں رہنے کا بندوبست کر دوں تمھارا۔۔۔۔۔پھر دل بھر کر یہ سب دیکھتی رہنا۔۔۔۔۔اورحان الفاظوں کی ہیر پھیر کرتے اسے شادی کے لیئے کہہ رہا تھا حریم کا دل تو جیسے کسی ریس میں دوڑنے لگا تھا اتنا تیز تو کبھی نہیں دھڑکا تھا

مجھے جانے دیں۔۔۔۔حریم نے منت کرتے ہوئے کہا

تم جاتی ہی تو نہیں ہو اس کمرے سے۔۔۔۔۔۔اورحان پورے کمرے پر نظر گھماتے ہوئے بولا

میں آئندہ نہیں آؤ گی۔۔۔۔سوری۔۔۔مجھے جانے دیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔حریم کی آنکھ سے خوف کی وجہ سے اک آنسو بہ گیا

میں کچھ کہ رہا ہوں تمھیں۔۔۔۔۔مار رہا ہوں۔۔۔۔۔ڈرا رہا ہوں۔۔۔۔۔تم خد یہاں آئیں میں نے بلایا تھا۔۔۔۔۔۔میری سوچوں پر قبضہ کر لیا میرے حواسوں ہر سوار ہو گئیں۔۔۔۔۔اور اب مجھ سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔چلی جاؤ۔۔۔۔۔مجھے تم سے محبت کرنے سے نفرت ہے۔۔۔۔۔۔اظہار محبت یوں ہو گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا لیکن حریم کا یوں اس سے ڈر کر رونا صاف صاف انکار تھا اور یہ انکار وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا

www.novelsclubb.com

نفرت ہے مجھے پر اس پل سے جب جب میں تمھاری جانب کھینچتا چلا گیا۔۔۔۔۔چلی جاؤ۔۔۔۔آئندہ اس کمرے کے پاس بھی نظر آئیں تو یاد رکھنا تب تم اس کمرے اور مجھ سے ساری زندگی کے لیئے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔حریم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہ کر سائڈ سے ہوتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی

حریم شاہ آخری بار سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔اچھے سے سمجھ لو۔۔۔۔۔میرے صبر کو مت ازماؤ۔۔۔تمھیں پتہ ہے اس کمرے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں۔۔۔۔جانتی ہو کیوں۔۔۔۔۔اور حان دروازے سے لگ کر حریم کا راستہ روک کر بولا

حریم تو بچاری سانس لینا بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ یہاں تم رہتی ہو۔۔۔۔اور حان کا لہجہ ابھی بھی سرد تھا لیکن اب اس کی آنکھوں میں تپش نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔۔دل ہی دل میں اس لمحے پر پچھتا رہی تھی جس لمحے اس نے اس کمرے میں آنے کا سوچا تھا

ادھر آؤ۔۔۔اور حان نے اسے اسکیچیز کی جانب بلایا۔۔۔اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔۔۔وہ حریم سے نرمی سے بات کرنا چاہ رہا تھا اپنی بے پناہ محبت اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہ رہا تھا لیکن حریم کا خوفزدہ چہرہ ہر بار ہی اس کے سر سے پیر تک آگ لگا دیتا تھا۔۔۔اس کا غصہ اس کی محبت کی طرح ہی بے لگام تھا۔۔۔اور وہ بے چارہ ان دونوں جزبات کے بیچ پس رہا تھا

حریم ڈرتے ڈرتے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کی جانب گئ

یہ دیکھو۔۔۔۔اس دن تم نے مجھے اپنا اسیر بنایا تھا۔۔۔اس دن مجھے احساس ہوا تھا کسی کا آپکی سوچ پر قابض ہو جانا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔اور حان اسے اس کا یونیورسٹی کے پہلے دن کا اسکیچ دکھا رہا تھا جب وہ کمرے میں بند تھی۔۔۔حریم کا ڈرا سہما چہرا اتنی صفائ سے بنا تھا جیسے مانو حریم کو سامنے بٹھا کر بنایا ہو۔۔۔۔حریم بنا کچھ کہے کبھی اور حان کو دیکھ رہی تھی کبھی اسکیچ کو۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کو اک جھلک دیکھو اور اس کا اسکیچ بنالو۔۔۔۔ نہیں نا تم میرے زہن سے اک لمحے کے لی ئے بھی او جھل نہیں ہوتی ہو۔۔۔۔ میں اپنے جزبات سے خد تنگ آگیا ہوں۔۔۔۔ تم میری زندگی کی سب سے اہم ترین شہ بن گئی ہو۔۔۔۔ لیکن جب تم مجھ سے ڈرتی ہو مجھ سے کتراتی ہو۔۔۔۔ تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔۔ محبت چھپانا بہت آسان تھا یقین جانو۔۔ لیکن تمھیں خد سے ڈرتے دیکھنا مجھے تکلیف دیتا ہے اتنی تکلیف کہ میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔ مجھے یہاں درد ہوتا ہے۔۔۔۔ باقاعدہ اک درد کی لہر اٹھتی ہے۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں اگلا سانس بھی نہیں لے پاؤں گا۔۔۔۔ اور حان اپنی اگلی اپنے سینے پر رکھ کر بولا

حریم اور حان کا جنون دیکھ اور زیادہ ڈرنے لگی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حان کی نظر جیسے ہی حریم کے ہاتھوں پر پڑی اسے پھر سے غصہ آنے لگا۔۔۔

میں تمھیں کچھ کہ رہا ہوں کیا۔۔۔میرے جزبات میری محبت تمھیں خوفزدہ کیوں کر رہی ہے۔۔۔اور حان جھنجلا کر بولا۔۔۔اظہار محبت پہلے ہی مشکل تھا وہ نا جانے کیسے اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا اس پر سامنے والے کا یہ رد عمل اسے اور تکلیف دے رہا تھا

جن سے محبت کرتے ہیں ان کے احساس اور جزبات کا خیال کرتے ہیں۔۔۔آپ کو اندازہ بھی ہے مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔۔۔کب سے محبت محبت کی ئے جا رہے ہیں۔۔۔جانتے ہیں آپ میں کیا برائی ہے۔۔۔یہ آپکا غصہ۔۔۔۔۔اگر آپ واقعی میرے لی ئے کوئ جزبات رکھتے تو آپ کو مجھ پر کبھی غصہ نہ آتا۔۔۔لیکن نہیں یہ سب آپکا پاگل پن ہے جنون ہے۔۔۔یہ محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔یہ محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔محبت خوفزدہ نہیں کرتی محبت جبر نہیں ہے۔۔۔محبت تو

www.novelsclubb.com

دینے کا نام ہے۔۔۔۔ حریم کی بس ہو گئی تھی اپنی جگہ سے دو قدم پیچھے ہٹ کر اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اور حان سے کہا اور دروازے کی جانب بڑھ گئی

پاگل پن ہاں۔۔۔۔ جنون۔۔۔۔ ٹھیک ہے تو پھر جاؤ۔۔۔۔ میرا یہ جنون یہ پاگل پن دیکھنا تمھیں خد مجھ تک کھینچ کر لائے گا۔۔۔۔ سن لو اور حان شاہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ تم مجھ سے ڈرتی ہو نا اک دن دیکھ لینا میرے بغیر اک پل نہیں گزار پاؤ گی۔۔۔۔۔ دیکھو میری آنکھوں میں یہ شدت تمھاری محبت کی ہے۔۔۔۔ تم اس وقت میرے کمرے میں نہیں میرے دل میں موجود ہو۔۔۔۔ نظر گھماؤ ہر جگہ تم ہو۔۔۔۔۔ یہ کمرہ تمھیں مجھ تک کھینچ کر لائے گا۔۔۔۔۔ آج تم مجھے ٹھکرا کر جا رہی ہو نا لیکن دیکھنا اک دن تم اسی کمرے میں مجھ سے اپنی محبت کا اقرار کرو گی۔۔۔۔ تب یہ پاگل۔۔۔۔ تمھارے دل پر حکومت کرتا ہو گا۔۔۔۔۔ اور حان ابھی بھی تیش میں تھا اپنے جزبات کو کنٹرول کرنا اسے آتا ہی کہاں تھا۔۔۔۔ اور

www.novelsclubb.com

شاید یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی لیکن اس وقت اسے اس سب کی سمجھ نہیں تھی۔۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔ حریم اور حان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔ حریم کے جاتے ہی اور حان اک زوردار ہاتھ دروازے پر مارتے ہوئے چلایا۔۔۔۔

اور حان کی چیخ سن اک پل کے لیئے تو حریم کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا لیکن اگلے ہی پل خد کو سنبھالتی وہ بنا مڑ کر دیکھے وہاں سے بھاگی۔۔

جبکہ اور حان وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔اک آنسو اس خوبرو مرد کی آنکھ کے گوشوں پر آکر رک گیا تھا۔۔۔۔۔ہاں اسے محبت ہو گئی تھی لیکن ابھی وہ اتنا کمزور نہیں ہوا تھا کہ محبت کی خاطر رو دیتا۔۔۔۔دراصل وہ خد کو کمزور نہیں دکھانا چاہتا تھا تبھی غم کے جزبات کی جگہ غصہ کا سہارا لے لیا کرتا تھا لیکن آج اس کی اس

صفت نے اس سے اس کی محبت چھین لی تھی۔۔۔۔وہ جس پر جی جان سے مرنے لگا تھا جس کے لیئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ اس سے خوفزدہ تھی۔۔۔۔تکلیف ہی تکلیف تھی۔۔۔۔۔یکطرفہ بے اختیار محبت اسے ازیت دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حریم کا سانس پھولا ہوا تھا وہ نیچے نہیں جا سکتی تھی اگر اسی حالت میں نیچے جاتی تو سب اس سے سوال کرتے۔۔۔۔اسی ڈر سے اس کے قدم سیڑھی کے کونے پر رک گ ئے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد وہ عرشیہ کے کمرے میں گئی اور واش روم جا کر خوب سارا پانی منہ پر ڈالنے لگی۔۔۔۔ساتھ ہی ساتھ وہ روئے بھی جا رہی تھی۔۔۔۔وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔اور حان کی آنکھوں کی تپش اسے اپنے دل میں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔اس قسم کی محبت تو اس نے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ وہ تو محبت سے ہی واقف نہیں تھی۔۔۔۔۔ محبت کو وہ تو بس کتابوں سے ہی جانتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔ کبھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گی۔۔۔۔آپ کی محبت میرے لیئے سزا ہے۔۔۔۔ مجھے آپ سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ حریم روتے روتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

فون کے بجنے سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس چلا آیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔فون اٹھا کر اس نے کہا

آجاؤ۔۔۔۔دولہے بھی تیار ہو رہے ہیں۔۔۔۔زونین لال حویلی سے نکلتے ہوئے فون کان سے لگائے کہہ رہا تھا

میں نہیں جا رہا۔۔۔۔تم لوگ چلے جاؤ۔۔۔۔اور حان نے شکستہ لہجے سے کہا

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ابھی تو ٹھیک تھے تم۔۔۔۔۔زونین اک دم ہاتھ روک کر حیرت سے بولا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔تم لوگ چلے جاؤ۔۔۔۔یہ کہہ کر اور حان نے فون بند کر دیا

اسے کیا ہوا۔۔۔زونین فوراً ہی وہاں سے نکلا اور سفید حویلی کی جانب بڑھا ۔۔۔۔تیزی سے حویلی میں داخل ہوتا وہ سب کو نظر انداز کرتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب جانے لگا

ارے ارے کہاں چلے جا رہے ہو۔۔۔۔ثناء شاہ نے اسے ٹوکا

وہ اور حان کے پاس۔۔۔۔زونین کو اک دم یاد آیا کہ آج یہاں آنا منع تھا۔۔۔وہ شرمندہ سا ہونے لگا

اک کے بعد اک آئے جا رہے ہو۔۔۔۔وہ بھی دو منٹ کا کہہ کر کب سے اوپر ہے۔۔۔۔۔ثناء شاہ اک دم غصہ کرتے ہوئے بولیں

ثناء شاہ کی بات سن کر آنیہ کو اک دم حریم کا خیال آیا۔۔۔۔کہیں حریم اور حان کے ساتھ تو نہیں۔۔۔۔یا اللہ خیر زونین اوپر نہ چلا جائے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔آنیہ نے خد کی اپنی سوچ کو یہ کہہ کر جھٹکا

دیکھیں دولہے باہر کھڑے ہیں مجھے اسے بلانے دیں ورنہ وہ دونوں بھی اندر آجائیں گے۔۔۔۔۔زونین اک دم شرارت کرنے لگا

جلدی جاؤ جلدی آؤ۔۔۔۔۔ثناء شاہ اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولیں

زونین فوراً ہی سیڑھیوں سے اوپر جانے لگا۔۔۔۔عرشیہ کے کمرے سے نکلتی حریم اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی منہ دھو کر وہ فریش تو لگ رہی تھی لیکن آنکھیں اس کی ابھی بھی غمگیں اور خوفزدہ تھیں۔۔۔۔

تمھیں کیا ہوا۔۔۔۔زونین نے حریم کے اڑے ہوش دیکھ کر کہا

کچھ نہیں منہ دھو کر آئی ہوں۔۔۔۔اور کچھ نہیں آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔حریم نے بہانہ بنایا اور بنا زونین کے جواب کا انتظار کیئے نیچے اتر گئی۔۔۔۔

زونین بھی سیدھا اورحان کے کمرے کی جانب گیا۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔زونین اورحان کے دروازے پر ناک کر کے بولا۔۔۔۔

ابھی جاؤ۔۔۔میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔۔اور حان زونین کی آواز سن کر خد کو سنبھالنے لگا۔۔۔۔

تم دو منٹ میں یہاں آؤ ورنہ اگلے لمحے میں اندر آجاؤں گا۔۔۔۔زونین نے دروازے کے پاس اپنا منہ کر کے اسے دھمکی دی۔۔۔۔

حریم کو ڈرا ڈرا دیکھ آنیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کہاں سے آرہی ہے۔۔۔۔

حریم یہاں آجاؤ۔۔۔۔اس نے حریم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔۔۔۔

اب مہندی لگانے والی حریم کے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی۔۔۔۔جبکہ آنیہ اس کے خوفزدہ چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔آنیہ نے حریم کے پاس جھکتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔بعد میں۔۔۔۔حریم نے بمشکل تمام اپنے آنسو روکتے ہوئے کہا

چھت پر چلو میں آرہا ہوں۔۔۔۔اور حان نے اٹھ کر اسکیچ کو جگہ پر رکھا اور اس پر کپڑا ڈالتے ہوئے بولا

زونین نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس وہیں سائڈ میں کھڑا ہو گیا۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دوست تکلیف میں ہے اور وہ اسے یوں تکلیف میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔

اور حان دروازے سے باہر نکلا تو زونین کو وہیں دیکھ کر اک دم جھینپ گیا۔۔۔ اس کی آنکھیں لال تھیں اس نے سوچا تھا سیڑھیوں پر جا کر خد کو کمپوز کر لیگا لیکن زونین نے تو اسے کچھ بھی کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔۔

کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا۔۔۔۔زونین اک دم فکر مند ہوتے اس کی جانب بڑھا

کچھ نہیں اوپر چلو۔۔۔اور حان اپنا چہرہ اور خاص طور پر اپنی آنکھیں چھپاتے آگے بڑھ گیا۔۔۔

چھت پر پہنچ کر اور حان سیدھا دیوار کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔ہاتھوں سے اس نے چھت کی دیوار کو کس کر پکڑا ہوا تھا۔۔۔شدید الجھن بے چینی غم۔۔۔۔سب ملکر اس کے دماغ میں ہلچل مچا رہے تھے۔۔۔۔اور نتیجہ صرف تپش تھا غصہ تھا۔۔۔

تم غلط تھے محبت کے بارے میں۔۔۔۔۔محبت خوف ہے۔۔۔۔۔۔تزلیل ہے ۔۔۔۔ہار ہے۔۔۔۔۔آزمائش ہے تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔۔۔تم نے مجھے محبت کی آدھی تعریف سنائی۔۔۔۔اور حان کی آنکھوں میں شکوہ تھا

خیر تو ہے۔۔۔۔زونین اور حان کی آنکھوں میں درد دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ مجھ سے ڈرتی ہے۔۔۔میری محبت اسے خوفزدہ کرتی ہے۔۔۔وہ مجھے حکارت سے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔میں نے اسے اپنے دل میں اونچا مقام عطا کیا اور میں۔۔۔۔۔۔اس کے لیئے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔اور حان بہت درد میں تھا تبھی یہ

بھی بھول گیا تھا کہ جو شخص اس کے سامنے کھڑا ہے وہ صرف اس کا دوست نہیں اس لڑکی کا بڑا بھائی بھی ہے۔۔۔۔۔

یار خد کو سنبھالو۔۔۔۔ محبت صبر بھی تو ہے حوصلہ بھی تو ہے۔۔۔۔۔ محبت جلد بازوں کا کام نہیں اسے تو آہستہ آہستہ سینچنا ہوتا ہے۔۔۔۔ محبت کی ہے درد کو برداشت تو کرنا ہی ہو گا نا۔۔۔۔ زونین اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

مجھے درد نہیں چاہیے مجھے وہ چاہیئے۔۔۔۔ اظہار محبت نے میرے اندر کی ہر زنجیر ہر تالے کو توڑ دیا ہے۔۔۔۔ پہلے مجھے وہ نہیں چاہیے تھی لیکن اب مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھے نہیں ملی تو میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔ اور حان اپنے آنسوں بہ جانے سے روک رہا تھا۔۔۔۔۔ ضبط آنسوؤں پر کمال کا تھا لیکن دل پر اس کا کوئی کنڑول نہیں تھا

کیا کہا اس نے۔۔۔۔۔ زونین کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے

وہ کہتی ہے اسے میرے غصے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ وہ مجھ سے ڈرتی ہے اسے مجھ سے کبھی محبت نہیں ہو گی۔۔۔۔۔ درد کی اک لہر اس کے دل میں اٹھی

۔۔۔آنکھوں کے سامنے پھر سے حریم کا چہرہ آنے لگا۔۔۔جب وہ اس کی محبت کو ٹھکرا رہی تھی

تو پھر تم نے کیا کیا۔۔۔۔زونین نے مسکرا کر سوال کیا وہ جانتا تھا کہ اورحان اب کیا جواب دیگا۔۔۔

کیا کرنا تھا یوں مجھے ٹھکرا رہی تھی مجھے غصہ آگیا۔۔۔اورحان آہستہ سے بولا

تو پھر تو وہ صحیح کہ رہی ہے نا۔۔۔تم یوں اسے خوفزدہ ہی تو کر رہے ہو۔۔۔۔

لڑکیاں نازک ہوتی ہیں اور نازک چیزیں بہت احتیاط مانگتی ہیں۔۔۔بہت سنبھالنا پڑتا ہے۔۔۔تم محبت کو محبت سے ہی پروان چڑھا سکتے ہو۔۔۔غصہ تو محبت کو ناپید کر دیتا ہے۔۔۔زونین اب کی بار بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا

صحیح کہ رہے ہو۔۔۔میں نے اسے ڈرا دیا۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔وہ میرے حواسوں پر سوار ہے میں چاہتا ہوں وہ بھی مجھے اسی شدت سے چاہے۔۔۔

اورحان کی آنکھوں کے سامنے پھر سے حریم کا چہرہ آنے لگا تھا

کون ہے وہ۔۔۔۔میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔زونین کا اگلا سوال اور حان کو ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔۔اور حان نے خد کو سنبھالتے ہوئے کہا

کیا پتہ میرے بات کرنے سے مسئلہ کا حل نکل جائے۔۔۔۔۔زونین نے پھر سے سوال کیا

نہیں۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔میں جزبات کے ہاتھوں کمزور ہو گیا تھا مجھے خد کو سنبھالنا ہو گا۔۔۔۔اور حان اب زونین کی جانب دیکھ رہا تھا

مجھے بھی نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔زونین نے ناراضگی ظاہر کی

وقت آنے پر۔۔۔۔۔ چلو چلتے ہیں۔۔۔۔ شکریہ تم سے بات کر کے مجھے بہت سکون ملا ہے۔۔۔۔اور حان یہ کہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔جبکہ زونین کا دماغ اسی سوچ میں لگ گیا کہ آخر وہ لڑکی ہے کون۔۔۔۔۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہی اورحان کی نظر سامنے بیٹھ کر مہندی لگاتی ہوئی حریم پر گئی۔۔۔۔ حریم اسی کی جانب دیکھ رہی تھی لیکن اورحان کی نظریں بھی خدپر پا کر اس نے اک دم ڈر کر نظریں نیچے کر لیں۔۔۔۔زونین اورحان کے پیچھے ہی تھا ۔۔۔۔اس نے ان دونوں کی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔۔۔۔ کہااس نے کچھ بھی نہیں لیکن کہیں نا کہیں اس کے دل میں اک چھوٹا سا شک کا بیج بو گیا تھا۔۔۔۔ تبھی اسے عرشیہ کے کمرے سے نکلتی ہوئی حریم یاد آئی وہ اس وقت اسے خوفزدہ لگی تھی اور اس کی آنکھوں سے لگ رہا تھا وہ رو کر بھی آئی ہے۔۔۔۔

اورحان بھی تھوڑی دیر پہلے ٹھیک تھا یہاں آیا اور اس کی اس لڑکی سے ملاقات ہوئی جو شاید۔۔۔۔۔زونین دل ہی دل میں کڑیاں ملانے لگا تھا

لیکن کیا پتہ وہ لڑکی حریم نا ہو۔۔۔۔اورحان کی اس سے فون پر بات ہوئی ہو۔۔۔۔ لیکن ابھی جو میں نے دیکھا۔۔۔۔۔وہ اورحان سے کیوں ڈری۔۔۔۔۔اورحان گھر

www.novelsclubb.com

سے باہر چلا گیا تھا جبکہ زونین وہیں سیڑھیوں کے پاس کھڑا اپنے دل میں سوالوں کا جواب ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا چلے بھی جائیں۔۔۔۔ثناء شاہ کی آواز سے اس کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔۔۔جی چاچی۔۔۔۔یہ کہ کر وہ گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

سفید حویلی سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر سامنے اپنی اپنی بائیک پر بیٹھے روحان اور زاویار پر پڑی۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔۔بھابھیوں کو بلاؤں کیا۔۔۔۔۔انہیں بھی تو پتہ چلے ان کے ہونے والے شوہر کیا چیز ہیں۔۔۔۔زونین ان دونوں کو جینز ٹی شرٹ پہننے پر چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔

تم چل رہے ہو۔۔۔۔یا یوں ہی کھڑے باتیں کرتے رہو گے۔۔۔۔۔روحان نے اپنا ہیلمیٹ پہنتے ہوئے مسکرا کر کہا

ہاں آرہا ہے اور حان اس کے ساتھ آؤں گا۔۔۔۔زونین نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں اپنی بائیک نکالو۔۔۔۔آج سب اپنی اپنی بائیک پر جائیں گے۔۔۔۔زاویار بھی آج موڈ میں تھا اپنے ڈمپل کو پوری طرح سے ظاہر کرتا وہ بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

آئے ہائے بھائی جان۔۔۔۔۔ایسے مسکرا مسکرا کر تو آپ بجلیاں گرائیں گے۔۔۔۔۔زونین زاویار کو چھیڑتا اپنی بائیک لینے چلا گیا

بہت شرارتی ہے یہ کوئی موقع نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔روحان نے ہنستے ہوئے زاویار سے کہا

www.novelsclubb.com

اللہ پاک میرے بھائی کو اس کی تمام خوشیاں عطا کرے۔۔۔۔زاویار نے کچھ سوچتے ہوئے زونین کو دعا دی۔۔۔۔۔

تمھیں ابھی بھی لگتا ہے وہ دکھی ہے۔۔۔۔روحان نے حیرت سے زاویار کی جانب دیکھ کر کہا

مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنا دکھ ہم سب سے چھپاتا ہے۔۔۔۔ بچپن سے اسے جانتا ہوں۔۔۔۔وہ اپنے دکھ چھپانے میں ہم سب سے زیادہ ماہر ہے۔۔۔۔ لیکن وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتا۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہتے ہوئے اپنا ہیلمیٹ بھی پہن لیا

کیا پتہ تائی امی کا یوں اس کی غیر موجودگی میں چلا جانا اسے اداس کرتا ہو۔۔۔۔۔ روحان نے بائیک کو سیدھا کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کیا پتہ۔۔۔۔۔زاویار نے کندھے آچکا کر روحان کے سامنے کہا۔۔۔۔میں تمھاری آنکھوں میں محبت کے لیئے تڑپ دیکھتا ہوں تم چاہے مجھے نا بتاؤ لیکن میں جانتا ہوں تم کس غم سے گزر رہے ہو۔۔۔۔اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہوتا تو میں کبھی اس کا نکاح نا ہونے دیتا۔۔۔۔۔دل ہی دل میں وہ زونین سے مخاطب ہوا۔۔۔۔وہ

زونین کی اداسی کی وجہ جانتا تھا لیکن وہ یہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ اب اس سب کا کوئی فایدہ نہیں اسی لی ئے مصلحتاً خاموش تھا۔۔۔۔

کیسے معلوم کروں۔۔۔۔کہ وہ لڑکی حریم ہے کہ نہیں۔۔۔۔زونین کے دل و دماغ میں ابھی بھی حریم ہی گھوم رہی تھی۔۔۔۔اک حریم تھی جس نے آنیہ کے بنا کہے زونین کے لی ئے محبت آنیہ کی آنکھوں میں دیکھ لی تھی۔۔۔۔اک زاویار تھا جو اپنے بھائی کا غم بنا کہے جانتا تھا۔۔۔۔۔اک زونین تھا جس نے اورحان کی آنکھوں میں حریم کے لی ئے شدت دیکھ لی تھی۔۔۔۔یہ تینوں ماں باپ کے چلے جانے کے بعد اک دوسرے سے اور زیادہ قریب ہو گ ئے تھے۔۔۔۔حالانکہ ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کہ وہ تینوں اک ساتھ نظر آئیں لیکن شاید خون کے رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے زونین کے سامنے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔۔اگر اسے شک ہو گیا تو۔۔۔۔میں اس کا سامنا کیسے کروں گا۔۔۔۔محبت ملے نا ملے میں اپنا دوست نہیں

www.novelsclubb.com

کھو سکتا۔۔۔اور حان اپنی بائیک پر بیٹھا اور گیراج سے باہر نکلتے ہوئے دل ہی دل میں سوچنے لگا۔۔۔۔

اب وہ چاروں ہی اپنی اپنی بائیک پر بیٹھے تھے زناٹے سے چاروں ہوا سے باتیں کرتے وہاں سے چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔

مطلوبہ جگہ پہنچ کر سب سے پہلے ان چاروں نے کھانا آرڈر کیا اور پھر اپنی اپنی باتوں میں لگ گ ئے۔۔۔۔

ویسے آپ دونوں کو کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔زونین کو پھر سے شرارت سوجھی کیسا لگنا چاہیے۔۔۔۔۔روحان نے سلاد کھاتے ہوئے کہا

مجھے کیا پتہ میری شادی تھوڑی ہے کل۔۔۔۔۔زونین بھی اب گاجر کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولا

تم ہمیں یہاں ہمارا انٹرویو لینے کے لئے لائے ہو۔۔۔زاویار اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے بولا

ویسے بھائی آپ نے مہندی والے ہاتھوں کی پک مانگی بھی کہ نہیں۔۔۔زونین نے زاویار کو چھیڑا وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ پریشے کا بھائی بھی وہیں موجود ہے۔۔۔

اہمم۔۔۔اور حان نے گلا کھنگار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔

اوہ سوری سوری۔۔۔میں بھول گیا تھا۔۔۔لیکن اک منٹ کل ان کی شادی ہے میں آج نہیں چھیڑوں گا تو کب چھیڑوں گا۔۔۔تم اپنے کان بند کر لو ورنہ میرا ساتھ دو۔۔۔بہن اپنی جگہ دوستی اپنی جگہ۔۔۔۔زونین کو اور حان چھیڑنے لگا۔۔۔لیکن پھر اسے اپنی بہن کا خیال آیا تو اک دم چپ ہو گیا

تم کیسے چپ ہو گئے۔۔۔۔روحان نے اک دم اس کی خاموشی کی وجہ جاننی چاہی۔۔۔

یہ سوچ کر زونین کی ہنسی چھوٹ گی کہ روحان تو آنیہ کا بھائی ہے۔۔۔۔۔وہ زور زور سے کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔۔۔۔

کیا ہو گیا اسے۔۔۔۔۔اور حان اک دم حیرت میں آکر زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

اللہ جانے۔۔۔۔۔زاویار بھی مسکراتے ہوئے زونین کو لوٹ پوٹ ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔گھر آتے ہی آنیہ نے سب سے پہلے حریم سے اس اڑے حواسوں کی وجہ پوچھیں

www.novelsclubb.com

وہ بہت برے ہیں۔۔۔۔۔حریم نے بس اتنا کہا اور رونے لگ گیٔ

کیا ہوا۔۔۔۔۔اس نے کچھ کیا کیا۔۔۔۔۔آنیہ بھی اک دم حریم کو یوں روتا دیکھ اک دم گھبرا گیٔ

مجھ سے غلطی ہو گئ۔۔۔۔۔میں سمجھی وہ گھر میں نہیں ہیں تبھی میں ان کے کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔۔لیکن وہ وہیں تھے۔۔۔۔۔حریم روتے روتے کہ رہی تھی

تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔تم کیوں گئیں وہاں۔۔۔۔۔آنیہ حریم کو گلے لگا کر چپ کراتے ہوئے بولی

بس مجھ سے غلطی ہو گئ۔۔۔۔۔۔حریم بہت زیادہ ڈری ہوئ تھی

کیا اس نے کچھ غلط کیا۔۔۔۔۔آنیہ کے دل میں وہم آنے لگے تھے

نہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔آنیہ نے حریم کی بات سن کر سکون کا سانس لیا

حریم نے ساری بات اک سانس میں آنیہ کو بتادی۔۔۔۔۔وہ مجھ پر چلاتے ہیں غصہ کرتے ہیں ایسی تو نہیں ہوتی محبت۔۔۔۔۔محبت تو وہ ہے جو بھائ تم سے کرتے

www.novelsclubb.com

ہیں۔۔۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی کوئی شکوہ نہیں کوئی شکایت نہیں۔۔۔۔۔

حریم اور حان کا سوچ کر ہی ڈر رہی تھی

دیکھو میری بات سنو حریم ہر کوئی اک جیسا نہیں ہوتا نہ ہی سب کا محبت کرنے کا انداز اک سا ہوتا ہے۔۔۔۔اس نے تمھیں پہلے کبھی تنگ نہیں کیا تھا اک دوچٹ رکھنے سے تم پریشان نہیں ہوئی تھی بلکہ تمھیں یہ سب کہیں نا کہیں پسند آرہا تھا۔۔۔۔تم خدا اس کے کمرے میں گئیں اور سب کچھ دیکھ آئیں۔۔۔۔تم نے خد سے راستے کھولے۔۔۔۔انجانے میں ہی سہی لیکن یہ سب تم نے خد کیا۔۔۔۔آنیہ اس کے سر کو سہلاتے ہوئے کہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

آج بھی تم خدا اپنی مرضی سے وہاں گئیں اس کا مطلب ہے کہ تمھیں اس کی محبت میں دلچسپی ہے۔۔۔۔تمھیں اس کا یوں تمھیں چاہنا پسند ہے اور تم اس کی محبت کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔پھر جب وہ تم سے اظہار کر رہا ہے تو تم ڈرنے لگیں اک بار اس کے بارے میں بھی تو سوچو۔۔۔۔اس نے تمھیں

کبھی سامنے سے کچھ نہیں کہا مطلب وہ خدا اپنی محبت سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں اسے اس کے لہ ئے یہ سب بہت مشکل رہا ہو گا۔۔۔۔۔وہ تو لڑکیوں سے بھاگتا تھا اور اب جس پر اس کا دل آیا ہے وہ اس سے بھاگ رہی ہے۔۔۔اسے برا تو لگے گا نا۔۔۔۔تم اس بارے میں سوچو اور پھر جو بھی تمھارا جواب ہو اسے بنا کسی تزلیل کے اس تک پہنچا دو مجھے یقین ہے وہ تمھارے ہر فیصلے کا بھرم رکھے گا۔۔۔۔لیکن کوشش کرنا اس کی محبت کی تزلیل نہ ہو۔۔۔۔۔

ویسے ماننے پڑے گا۔۔۔۔۔اور حان کو غصہ آ رہا تھا اور تم اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے منع کر آئیں۔۔۔ہمت کو داد دینی پڑے گی تمھاری۔۔۔۔۔۔یا تم جانتی تھیں کہ تم اسے جو بھی کہو گی وہ تمھیں کچھ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔اب آنیہ حریم کا موڈ ٹھیک کرنے کے لی ئے اسے چھیڑنے لگی

www.novelsclubb.com

تمھاری اور بھائ کی جوڑی بالکل ٹھیک تھی پتہ نہیں یہ سکندر کہاں سے بیچ میں آگیا۔۔۔۔کوئ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے چھیڑنے کا۔۔۔۔۔حریم کا موڈ اب بہتر ہو گیا تھا۔۔۔

بس فوراً شروع۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اس کی بات پر منہ بنا کر کہا اور پھر ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

****

اگلی صبح۔۔۔۔

اٹھو پریشے واک کے لیۓ نہیں چلنا کیا۔۔۔عرشیہ پریشے کو جگا رہی تھی جو کہ گہری نیند میں تھی

میں نہیں جارہی میں تھک گئی ہوں مجھے سونے دو۔۔۔۔بیوٹی سلیپ بھی ضروری ہے۔۔۔۔تم چلی جاؤ۔۔۔۔پریشے نے آنکھیں بند کئے کئے کہااور دوسری جانب کروٹ لیکر دوبارہ سو گئی۔۔۔۔

آپی یہ تو نہیں اٹھنے والی ہم ہی چلتے ہیں۔۔۔۔عرشیہ نے اک نظر پریشے پر ڈالی اور کمرے سے نکل کر حرا سے کہنے لگی

اب جب اٹھے گی تو شور کرے گی۔۔۔۔خیر چلو چھوڑو اسے۔۔۔۔ہم دونوں ہی چلتے ہیں۔۔۔۔حرا عرشیہ کے ساتھ چھت کی جانب بڑھ گئی

سورج ابھی پوری طرح سے نکلا نہیں تھا ہر طرف دھند ہی دھند تھی۔۔۔۔۔چڑیوں کے چہچہانے کی آواز جہاں ماحول کو اور دلکش بنا رہی تھی وہیں کوئل کی کوک کی آواز بھی سننے والے کو اندر تک پر سکون کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں آہستہ آہستہ سے واک کرتی خاموشی سے ماحول کو انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔۔

آس پاس اور پرندوں کی طرح چیلیں اور کوے بھی موجود تھے جو کہ اپنے اپنے گھونسلوں پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

تبھی اک دم سے اک چیل اڑتی ہوئی آئی اور ان دونوں کے قریب سے گزرتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اک دم سے ڈر گئی تھیں۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اپنے ڈرنے پر ہنس دیں۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اک اور چیل بالکل ان کے سر کے اوپر سے گزری اس بار وہ دونوں ہی تھوڑا خوفزدہ ہوئی تھی۔ کیونکہ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔۔۔۔

کچھ سیکنڈز ہی گزرے تھے کہ اک کے بعد اک چیل ان کے سر کے اوپر سے گزرنے لگی۔۔۔۔ کبھی اک آتی سائڈ سے گزر جاتی کبھی اک سر کے بالکل اوپر سے گزرتی وہ دونوں ہی بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھیں۔۔۔۔ چھت سے جانے کا رستہ بہت دور تھا اور اگر وہ کچھ پل بھی وہاں رکتیں تو لازمی یہ چیلیں انہیں زخمی کر دیتیں۔۔۔۔۔ کووں نے بھی الگ شور مچا کر ماحول کو اور زیادہ ہیبت ناک بنا دیا تھا

جیسے تیسے کر کے وہ دونوں وہاں سے سیڑھیوں کی جانب بھاگیں۔۔۔۔۔حرا نے عرشیہ کا ہاتھ کس کر پکڑا ہوا تھا۔۔۔آج تو حرا بھی بالکل ڈر گئی تھی۔۔۔۔یہ سب بہت عجیب تھا اسے سوچنے سمجھنے کا موقع ملا ہی کہاں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی سیدھی اپنے کمرے میں گئیں اور دروازہ لاک کر لیا۔۔۔۔۔دونوں کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔کہنے کو تو دونوں کے پاس ہی کوئی الفاظ نہیں تھے لیکن یوں شادی کے عین دن یہ سب ہونا ان دونوں کے دل میں ہی وہم پیدا کر رہا تھا۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

لال حویلی اور سفید حویلی دونوں کو ہی اس طرح سے سجایا گیا تھا کہ دور تک ان حویلیوں سے اٹھنے والی روشنی دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔۔

ہر طرف شور ہی شور تھا کہیں کوئی ہنس رہا تھا کہیں کوئی اپنی باتوں میں لگا تھا۔۔۔۔سینکڑوں کی تعداد میں بیرے ہاتھوں میں کھانے پینے کا سامان لیئے گھوم رہے تھے

۔۔۔۔۔مہمانوں کا بھی اک الگ ہی جم غفیر لگا ہوا تھا۔۔۔۔یہ شادی شاہوں کے لئے خاص جو تھی دو خاندان بہت سالوں کے بعد اک ہونے جا رہے تھے۔۔۔۔ پرانی رنجشیں ناچاکیاں اب ختم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

پریشے اور عرشیہ دونوں ہی تیار ہو کر گھر آ گئی تھیں۔۔۔۔

لال رنگ کا لہنگا پہنے عرشیہ سر سے پیر تک تیار تھی۔۔۔۔ہاتھوں میں چوڑیاں برائے نام ہی تھیں ہاں چوڑیوں کے ساتھ بہت خوبصورت سے کوپر کلر کے شیڈ میں کڑے موجود تھے۔۔۔۔انگلیوں میں نفیس نفیس سی انگوٹھیاں تھیں جنہیں وہ مسلسل آگے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔اک تو اسے انگوٹھیوں کی عادت نہیں تھی اوپر سے وہ اس وقت بہت زیادہ کنفیوز بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

گلے میں بہت پیارا ہلکا نفیس سا نیکلیس تھا جسکے بندے کافی بھاری تھے۔۔۔۔دوپٹہ اس طرح سے لیا ہوا تھا کہ صرف اس کے سر پر موجود ماتھا پٹی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔معصوم تو وہ پہلے بھی بہت تھی اسی معصومیت میں اس کا یہ روپ چار

چاند لگا رہا تھا اس قدر کے جس جس کی نظر اس پر پڑھ رہی تھی ہر اک کے منہ ماشاءاللہ نکل رہا تھا۔۔۔۔

وہیں پر یشے کے جوڑے کا رنگ بھی لال تھا لیکن اس پر باریک باریک سفید موتیوں کا کام ہوا تھا۔۔۔لال رنگ پر سفید موتی الگ ہی چمک رہے تھے اس پر اس نے ہیوی جیولری پہنی ہوئی تھی۔۔۔چوڑیوں سے ہاتھ کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔۔۔سر سے پیر تک وہ نہایت ہی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔لیکن اپنی عادت سے مجبور وہ اک پل کے لی ئے بھی خد کو حرکت کرنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔کبھی اس سے باتیں کبھی اس سے۔۔۔۔جب کوئی اس سے بات نہیں کرتا تو دوسروں کی باتوں میں انٹرسٹ لیکر سننے لگ جاتی۔۔۔بے چینی اس کی فطرت میں تھی۔۔۔مجال ہے جو اک منٹ کے لی ئے بھی اس نے نیچے منہ کیا ہو اثناء شاہ جو کہ بہت دیر سے پریشے کو ہی گھورے جا رہی تھیں اک دم تنگ آکر بولیں

www.novelsclubb.com

امی۔۔۔آج تو مت ڈانٹیں۔۔۔پریشے نے معصوم سا منہ بنا کر کہا

تو میری بیٹی۔۔۔آج تو باز آجاؤ اپنی حرکتوں سے۔۔۔ثناء شاہ بھی اسی کی ماں تھیں اسی کے انداز میں بولیں

امی نیچے منہ کر کے بیٹھوں گی تو کچھ پتہ کیسے چلے گا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔بندہ اپنی شادی بھی انجوائے نہیں کر سکتا کیا۔۔۔پریشے کے الفاظوں نے پورے کمرے میں قہقہے بلند کیے

کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔کوئی شرم نہیں ہے تم میں۔۔۔شادی ہونے جا رہی ہے۔۔۔بچپنا وہیں کے وہیں ہے تمھارا۔۔۔ثناء شاہ ہار مانتے ہوئے کہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ لاکھ وہ اسے سمجھائیں پریشے نے کرنا تو وہی ہے جو اس کا دل چاہے گا۔۔۔تو بہتر تھا وہ کوئی اور کام دیکھ لیتیں۔۔۔۔۔

لال حویلی میں تو شور ہی الگ قسم کا تھا بارات جو کہ گھر کے بالکل سامنے جا رہی تھی ۔۔۔پورے جوش و خروش کے ساتھ تیار تھی۔۔۔۔۔

حریم اور آنیہ دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں۔۔۔۔ حریم نے آج فون کلر کا لہنگا پہنا تھا جس پر اس نے ہیوی جیولری لی ہوئی تھی۔۔۔۔ماتھا ٹیکا کی جگہ آج اس نے سائڈ میں جھومر لگایا ہوا تھا۔۔۔۔بہت پیارے سے لائٹ میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ہاتھ وہیں چوڑیوں سے بھرے ہوئے تھے ۔۔۔ہاتھ میں کلہ پکڑے وہ زاویار کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

ساتھ میں ہی آنیہ بھی تھی جس نے بہت ہی پیاری سی میکسی کے ساتھ نازک سی جیولری پہنی تھی۔۔۔ہاتھوں میں بہت خوبصورت کڑے پہنے تھے اور ساتھ ہی ساتھ کوثر شاہ کے کہنے پر اس نے ناک میں لونگ پہنی تھی۔۔۔۔ سر سے پیر تک وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں بھی کلہ تھا جو کہ روحان کے لیئے تھا۔۔۔۔

چلو بھئی دونوں لڑکے اب بیٹھ جاؤ۔۔۔آجاؤ لڑکیوں پہناؤ بھائیوں کو۔۔۔کوثر شاہ نے روحان اور زاویار کو بٹھایا اور آنیہ اور حریم کو آواز لگائی۔۔۔وہ دونوں ہی اک دوسرے کی جانب دیکھ کر آگے بڑھیں اور پھر اپنے اپنے بھائیوں کے سر تک کلہ لیجا کر ہاتھ واپس کھینچ لی ئے۔۔۔۔پورے حال میں اک دم سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

پہلے نیک دیں ہمارا۔۔۔۔حریم کلہ سائڈ پر کرتے ہوئے بولی

اور وہ کس چیز کا۔۔۔زاویار نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ویسے تو یہ مسکراہٹ بھی ہمارے لی ئے کافی تھی لیکن رسم ہے تو ہے۔۔۔زونین بھی آکر زاویار کو چھیڑنے لگا۔۔۔

کیا تم لوگ اس کی مسکراہٹ کا مزاق بناتے رہتے ہو۔۔۔۔بچارا کیا مسکرا بھی نہیں سکتا۔۔۔کوثر شاہ زونین کو مسکراتے ہوئے ڈانٹنے لگیں

نہیں تو عام طور پر بھی مسکرایا کریں نا۔۔۔۔۔یہ شادی کے نام پر ہی کیوں کرم نوازی ہوتی ہے۔۔۔۔اب جب یہ ایسا کریں گے تو ہم کونسا پیچھے ہٹنے والے ہیں۔۔۔۔زونین نے اپنے شرارتی انداز میں کہااور اک بار پھر پورے حال میں قہقہے گونجنے لگے۔۔۔۔۔زاویار بھی اب کھل کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

تم پہناؤ بس یہ اور بولو کیا چاہیے۔۔۔۔روحان بھی آج کافی خوش تھا تبھی آنیہ کو اشارہ کر کے کہنے لگا

چلیں پھر جلدی سے نیک نکالیں۔۔۔۔۔۔آنیہ جھٹ سے روحان کی جانب بڑھی۔۔۔۔

تم سے بڑھ کر ہے کیا۔۔۔۔روحان نے اک لفافہ نکال کر آنیہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔واہ بھئی واہ بڑے خوش ہیں ماشاءاللہ۔۔۔۔۔زونین اب روحان کو چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

الحمداللہ۔۔۔۔۔روحان نے اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اللہ تمھیں بھی یہ خوشی جلد نصیب کرے۔۔۔۔۔روحان نے اک آنکھ دبا کر زونین سے کہا۔۔۔۔

عام طور پر یہ بات خوش ہونے کی تھی۔۔۔۔کوئی بھی ایسی بات سن کر دل سے آمین کہتا لیکن زونین کا دل اپنے لیئے یہ دعا سن کر اک دم دھک سے دھڑکا تھا اس نے بے ساختہ آنیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔آنیہ بڑے ضبط سے روحان کی جانب منہ کیئے مسکراتی رہی وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ زونین اسی کو دیکھ رہا ہے ۔۔۔۔وہ خود دل میں یہی چاہتی تھی کہ زونین اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پل بھر میں ہی خود کو سنبھال کر وہ کھسیانا سا مسکرا کر سائڈ میں ہٹ گیا۔۔۔وہ اور حان کی طرح اپنے جزبات بیان کرنے والا نہیں تھا لیکن درد تو اس کے دل میں بھی بہت تھا بس اس نے اپنے درد کے ساتھ جینا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔لیکن اس سب برداشت کے باوجود بھی وہ آنیہ کی یادوں اور محبت میں کسی کو حصہ دار نہیں بنا

سکتا تھا۔۔۔جو بھی یادیں اس کے پاس محبت کی بچی تھیں وہ انہیں کو سنبھالے اپنی ساری زندگی گزار دینا چاہتا تھا وہ بھی بنا کسی شکایت کے۔۔۔۔۔۔

اب دونوں دولہوں کی ہی رسم ہو گئی تھی۔۔۔دونوں ہی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے زونین بھی تھوڑی دیر میں خد کو کمپوز کر کے ان کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔بارات بے شک سامنے ہی جا رہی تھی لیکن خوب شور غل اور آتش بازی کی گئی۔۔۔پورا آسمان روشنیوں سے بھر گیا تھا۔۔۔خوب ڈھول پیٹا گیا۔۔۔ہر اک کے چہرے پر خوشی ہی خوشی تھی۔۔۔

آگ ئے۔۔۔۔پریشے ڈھول اور آتش بازی کی آواز سن کر اک دم بولی۔۔۔

پھر سے پریشے نے اک نیا شوشہ چھوڑ دیا تھا جس پر ثناء شاہ کسمسا کر رہ گئی تھیں جبکہ باقی سب ہی زور زور سے ہنس رہے تھے۔۔

یہ لڑکی میری کبھی نہیں سدھرے گی۔۔۔۔کوثر شاہ نے بچارا سا منہ بنا کر کہا

میں کیوں سدھروں۔۔۔۔۔انسان خوش بھی نہیں ہو سکتا کیا۔۔۔۔۔اب اگر سو میں سے ننیانوے لڑکیاں شادی کا نام سن کر شرماتی ہیں تو اس میں میری کیا غلطی مجھے نہیں آرہی شرم تو زبردستی کیسے شرماؤں۔۔۔۔۔پریشے نے فلسفہ جھاڑا

اللہ مالک ہے زاویار بیٹے کا تو۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے اور کچھ نہیں کہا بس یہ کہ کر بارات کا استقبال کرنے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

بارات کا استقبال بھی کیا خوب ہی کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ہر طرف سے خوشی ہی خوشی جھلک رہے تھی اب وہ سجاوٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ چہرے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ملنے کا انداز ہو۔۔۔۔۔سب کچھ ہی شاندار تھا

زاویار اور روحان دونوں ہی الگ الگ اسٹیج پر جا کر شان سے بیٹھ گ ئے تھے ۔۔۔۔دونوں ہی کافی خوش تھے۔۔۔۔۔۔کوئ غم کوئ پریشانی دور دور تک ان دونوں کے چہروں پر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ پریشے اور عرشیہ بھی سامنے سے آنے لگیں۔۔۔

آہستہ سے چلتی وہ دونوں ہی زاویار اور روحان کو پلک تک نا جھپکنے ہر مجبور کر گئ تھیں۔۔۔۔

کوئ اتنا بھی حسین ہو سکتا ہے میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔روحان زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔۔

جبکہ زاویار کے پاس تو کوئ لفظ ہی نہیں تھا۔۔۔ لیکن اس کا چہرہ اس کی کھلتی آنکھیں سب کچھ بیان کر رہی تھیں۔۔۔۔

پہلے پریشے اور زاویار کا نکاح پڑھایا گیا۔۔۔۔۔

زاویار کے عین سامنے بیٹھی پریشے۔۔۔۔وہ جو کچھ دیر پہلے شرم نہ آنے پر بول رہی تھی اب گھبرانے لگی تھی۔۔۔۔شادی کی تیاریاں شوق سب اک طرف لیکن اب حقیقت کا سامنا کرنے کا وقت تھا اک حامی بھرتے ہی اس پر تمام حق کسی دوسرے شخص کو مل جانے تھے۔۔۔۔جو شخص اس کے بعد اس کا شوہر ہو گا۔۔۔۔ساری

زندگی کا ساتھی۔۔۔۔۔خوشی غمی ہر پل کا۔۔۔۔وہ گھر جس میں وہ بچپن سے رہتی آئی تھی اب وہ پرایا ہو جانا تھا۔۔۔۔اس نے ہلکا سا سر کو ہلا کر قبول ہے کہا۔۔۔آنسو اس کی آنکھ سے جاری ہونے لگے تھے۔۔۔۔اب کونسا آنسو خوشی کا تھا یا کونسا غم کا اس کا حساب تو اسے بھی نہیں تھا۔۔۔۔ہاں وہ اپنے آنے والے کل سے مطمئن تھی لیکن جو پیچھے رہ جانے والا تھا وہ اسے غمگیں بھی کر رہا تھا۔۔۔۔

زاویار نے بھی پریشے کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا۔۔۔۔اب سب اک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔۔۔ان دونوں کو وہیں اسٹیج پر چھوڑ کر اب سب روحان اور عرشیہ کے پاس چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔زاویار نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی بات کا آغاز سلام سے کیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔پریشے نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے جواب دیا

ویلکم ٹو مائی لائف۔۔۔۔۔۔زاویار نے ہلکا سا جھک کر کہا

زاویار کی بات سن کر پریشے کا دل دھک سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

روحان اور عرشیہ کے نکاح کی تیاری مکمل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔ وہ پہلے ہی اتنے رش میں گھبرا رہی تھی اوپر سے صبح ہونے والا واقعہ بھی اس کے زہن سے اوجھل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔ ہاں روحان کو لیکر وہ مطمئن تھی لیکن حرا سے دور ہو جانا بھی اس کے لیے کم مشکل نہیں تھا۔۔۔۔۔

مولوی صاحب اس سے اس کی رضامندی پوچھ رہے تھے اور وہ بالکل خاموش بیٹھی تھی۔۔۔۔ وہ کوشش کر رہی تھی کہ کچھ بولے لیکن لب اس کے الفاظوں کا ساتھ دیتے تو تب نا۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کے چہرے کے تاثرات اک دم بدلنے لگے تھے۔۔۔۔ روحان بھی پریشان سا ہو کر عرشیہ کو دیکھ رہا تھا جو بھی تھا اتنے مہمانوں میں یہ عجیب بات تھی سب لوگ ہی آپس میں باتیں کرنے لگے تھے کسی کا کہنا تھا لڑکی بیمار ہے کوئی کہ رہا تھا لڑکی کی پسند کے بغیر شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔ کسی نے

کہاں ماں باپ کے بغیر پلی بچیاں اکثر ایسی ہی خاندان کی ناک کٹاتی ہیں۔۔۔۔ہزار منہ ہزار باتیں پورے شادی حال میں ہونے لگیں۔۔۔۔۔

حریم بھی عرشیہ کے کانپتے ہاتھ دیکھ کر پریشان ہونے لگی تھی حرا تو کب سے ہی اس کے پاس بیٹھی اسے ریلیکس کر رہی تھی لیکن ہر کوشش ناکام جا رہی تھی اب حرا کو ڈر لگنے لگا تھا کہ کہیں عرشیہ کو دورا ہی نا پڑھنے لگ جائے۔۔۔۔حریم اپنی نظریں پورے حال میں گھماتی کسی کو تلاش کرنے لگی۔۔۔۔مطلوبہ شخص پر نظر پڑتے ہی وہ رش سے نکل کر تقریباً بھاگتی ہوئی اس شخص کے پاس پہنچی۔۔۔۔۔

اورحان جو کہ اسٹاف کے ساتھ کاموں میں لگا تھا نکاح کے اسٹیج کی جانب آنے ہی لگا تھا کہ حریم کو یوں خد کی جانب آتا دیکھ لمحے بھر کو خوشگوار حیرت میں مبتلہ ہو گیا۔۔۔

سر سے پیر تک تیار حریم پھر سے اس کی سوچوں پر قابض ہونے لگی ہی تھی کہ حریم کا انکار اس کے کانوں میں گونجنے لگا

وہاں آپکی بہنوں کا نکاح ہو رہا ہے اور آپ یہاں ہیں۔۔ حریم تنک کر بولی

تمھیں کیا ہے۔۔۔۔ میرا نکاح تھوڑی ہے اور میں وہاں رہ کر کیا کروں

گا۔۔۔۔ اور حان جو کہ اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتا تھا نکاح کے وقت جان بوجھ

کر ان دونوں سے دور ہوا تھا کیونکہ وہ سب کے سامنے بالکل بھی خد کو کمزور نہیں

دکھا سکتا تھا اس نے تو رخصتی کے وقت کے لیئے بھی یہی سوچا ہوا تھا۔۔۔۔۔ لیکن

حریم جو کہ اس سب سے ناواقف تھی اسے سنانے لگی۔۔۔۔

عرشیہ خاموش بیٹھی ہے کچھ نہیں کہ رہی آپ چلیں اسے سمجھائیں۔۔۔۔۔ حریم

جانتی تھی اگر اس وقت عرشیہ کو کوئی ٹھیک کر سکتا ہے وہ اور حان ہے مایوں والے

دن بھی اور حان ہی تھا جس نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔۔۔۔

اور حان نے اک نظر پورے حال پر ڈالی سب لوگ ہی عرشیہ کی جاب دیکھ باتیں

کر رہے تھے۔۔۔۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے عرشیہ کے بالکل پاس جا کر

زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

گڑیا۔۔۔بھائی آگیا ہے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔اور حان بنا کسی کی پرواہ کیئے بہت پیار سے عرشیہ سے کہ رہا تھا۔۔۔

حریم بھی اب وہیں آ کھڑی ہوئی تھی وہ اور حان کا محبت بھرا نرم انداز دیکھ ٹرانس سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔ کبھی کتنے سخت کبھی کتنے نرم کیا چیز ہیں یہ۔۔۔۔ حریم نے دل ہی دل میں کہا

مولوی صاحب آپکی رضامندی پوچھ رہے ہیں۔۔۔آپکو یہ نکاح کرنا ہے نا۔۔۔ اور حان نے نرم لہجے میں لیکن زور سے کہا تاکہ ہر اک سن لے کہ وہ عرشیہ سے کیا بات کر رہا ہے۔۔۔بے شک عرشیہ اس کے لیئے چھوٹی بہن تھی اور پریشے سے زیادہ وہ عرشیہ کے لاڈ اٹھاتا تھا لیکن تھی تو اس کی کزن نا۔۔۔اور کزن کو چاہے آپ لاکھ بہن یا بھائی سمجھو ہوتے وہ نامحرم ہی ہیں اور زمانہ ان کے بیچ نزدیکیوں کو غلط نگاہ سے ہی دیکھتا ہے۔۔۔۔

عرشیہ نے ہلکی سی سر کو جنبش دے کر ہاں میں جواب دیا

چلو پھر آپ کو منہ سے بھی تو کہنا ہو گا۔۔۔۔۔مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں آپ اپنا جواب دو۔۔۔۔ورنہ آپ کی خاموشی نا میں سمجھی جائے گی۔۔۔۔پر سکون ہو جاؤ۔۔۔۔۔میں مولوی صاحب کو کہوں پڑھنے کا۔۔۔۔اور حان نے عرشیہ کو ریلیکس کرنے کے بعد پوچھا۔۔۔۔عرشیہ ابھی بھی گھبرا رہی تھی لیکن بھائی کے آجانے سے تھوڑا پر سکون ہوئی۔۔۔۔ثناء شاہ اور اویس شاہ ابھی بھی فکر مند ہوتے کبھی اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کبھی پورے مجمجے کو۔۔۔۔اس پر کوثر شاہ کے سرد تاثر انہیں اور پریشان کر رہے تھے۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔۔۔عرشیہ کے لب مکمل کانپ رہے تھے خد کو بمشکل سنبھالتے اس نے اٹکتے اٹکتے قبول ہے کہا۔۔۔۔

روحان عرشیہ کی یہ حالت دیکھ بہت پریشان تھا لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتا تھا۔۔۔۔اتنے لوگوں کے بیچ تو بالکل بھی نہیں اس وقت اور حان اسے کسی فرشتے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔دل ہی دل میں وہ اور حان کا مشکور تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بالآخران دونوں کا نکاح بھی ہو گیا تھا۔۔۔ڈری سہمی عرشیہ کو روحان کے بالکل برابر میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔

روحان جانتا تھا اگر اس نے ابھی عرشیہ کو پر سکون کرنے کی کوشش کی تو وہ اور زیادہ گھبرا سکتی ہے تبھی خاموش بیٹھا رہا۔۔۔البتہ وہ اس کے کانپتے ہاتھوں کو مسلسل دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ مسلسل بے چین ہو رہی تھی اور وہ چاہ کر بھی اسے پر سکون نہیں کر پا رہا تھا

پریشے کا دھیان بھی مکمل طور پر عرشیہ پر ہی تھا۔۔۔بس وہ دلہن تھی تبھی اٹھ کر اس تک نہیں آئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔زاویار نے پریشے کو بار بار عرشیہ کو دیکھ کر پریشان ہوتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

جی۔۔۔پریشے نے ہلکے سے جواب دیا۔۔۔وہ تو خود کے لیئے بھی گھبرائی ہوئی تھی لیکن عرشیہ کی فکر ہر اک چیز پر حاوی ہو گئی تھی۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔۔۔روحان ہے وہاں وہ اس کا دھیان رکھ لے گا۔۔۔۔۔اپنی شیروانی کو درست کرتا وہ بہت آہستہ سے بولا۔۔۔۔۔

اللہ نے چاہا تو بچے بہت خوش رہیں گے۔۔۔۔۔فرقان شان نے فرحان شاہ کی جانب دیکھ کر کہا

انشاءاللہ۔۔۔۔۔لیکن اگر میری پوتیوں کو زرا بھی پریشانی ہوئی یا وہ خوش نہ رہیں تو یہ مت سمجھنا کہ میرے ہاتھ بندھ گئے ہیں۔۔۔۔فرحان شاہ کا لہجہ ابھی بھی اکھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ایسا کیوں ہو گا۔۔۔۔اچھا سوچو۔۔۔۔۔اور کب تک تم اپنے دل میں یہ کڑواہٹ لیئے گھومو گے۔۔۔۔۔اسے آج یہی ختم کر دو۔۔۔۔۔فرقان شاہ سخت انداز میں بولے

کڑواہٹ ختم کر دوں۔۔۔۔وہ بچی دیکھ رہے ہو۔۔۔۔تم اچھی طرح جانتے ہو وہ ایسی کیوں ہے۔۔۔۔جانتے ہو نا۔۔۔۔فرحان شاہ نے عرشیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

وہ اک حادثہ تھا۔۔۔۔فرقان شاہ شرمندہ نظریں لیئے بولے

اور اس بچی نے وہ حادثہ اپنی انکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔اس کے ماں باپ اس کی آنکھوں کے سامنے اس سے چھن گئے۔۔۔۔۔آج تک وہ بچی سنبھل نہ پائی۔۔۔۔۔بچپن میں جب سب گھر سے باہر نکلتے تھے کھیلتے تھے وہ گھر میں چھپی رہتی تھی۔۔۔۔۔لڑکیاں اسکول جاتی ہیں کالج جاتی ہیں دوست بناتی ہیں۔۔۔۔میری بچی ہر اک چیز سے محروم رہی اور آج اپنے نکاح کے وقت لوگوں کی نظروں اور باتوں کا نشانہ بنی۔۔۔۔وہ اک حادثہ ہی تھا جس سے یہ بچی آج تک نہیں نکلی اور تم کہتے ہو میں بھول جاؤں۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا تھا

میں نے بھی بہت کچھ کھویا ہے۔۔۔۔کیا میں زندگی میں آگے نہیں بڑھا۔۔۔۔یہ وہیل چیئر ساری زندگی کا ساتھی بن گئ۔۔۔۔اور جعفر۔۔۔۔۔کیا میں نے جعفر کو نہیں کھویا۔۔۔۔فرقان شاہ کا لہجہ بھی سرد تھا

تم نے اسے کھویا نہیں۔۔۔۔تمھیں اس کے لوٹ آنے کی امید ہے۔۔۔۔میرا بیٹا بہو۔۔۔۔کبھی واپس نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے تھے۔۔۔۔۔

میں تم سے اب بھی کہوں گا۔۔۔۔ماضی کی کڑواہٹ کو ختم کر دو۔۔۔۔۔اس میں صرف تکلیف ہے۔۔۔۔۔اور اتنے سال کافی ہیں۔۔۔۔۔یہ سب بس کر دو۔۔۔۔۔یہ کہ کر فرقان شاہ وہاں سے چل دیئے۔۔۔۔جبکہ فرحان شاہ وہیں بیٹھے اپنے بھائ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

رخصتی کا وقت ہو گیا تھا دونوں دلہے اک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔سب لوگ ہی دلہنوں کے ارد گرد جمع تھے۔۔۔۔پریشے کی آنکھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنسوؤں سے بری طرح لال تھیں جبکہ عرشیہ چہرے سے خوفزدہ لگ رہی تھی۔۔۔۔اک آنسو بھی اس کی آنکھ سے نہیں نکلا تھا۔۔۔۔بس اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کا چہرہ دیکھ روحان کو فاریہ کی شادی والے دن کی بات یاد آئی جب عرشیہ ڈر کر پیچھے نہیں ہٹی تھی۔۔۔۔آج بھی وہ اسی طرح کھڑی تھی۔۔۔۔تب پہلی بار عرشیہ نے روحان کا دھیان اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔اور آج وہ اس کی ہو گئی تھی ساری زندگی کے لیئے۔۔۔۔۔وقت اتنا تیزی سے گزرا تھا جیسے پلک جھپکی گئی ہو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھر ہی جا رہے ہیں۔۔۔۔کتنا گھوروگے۔۔۔۔۔۔۔۔روحان کو مسلسل عرشیہ کو گھورتا دیکھ زاویار اس کی جانب جھک کر بولا

روحان نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا لب ٹیڑھا کرتے مسکرایا۔۔۔۔۔

تم بھی دیکھ سکتے ہو۔۔۔۔مجھے دیکھنے سے بہتر ہے اپنی مسز کو جا کر سنبھالو۔۔۔۔۔۔

روحان نے کچھ سوچ کر زاویار کو چھیڑتے ہوئے جواب دیا

پریشے کو سنبھالوں وہ بھی میں۔۔۔زاویار یہ کہ کر مسکرایا۔۔۔۔۔۔

ہاں اب تو تمھارے سنبھلنے کے دن ہیں۔۔۔۔۔روحان یہ کہ کر زور سے ہنسا زاویار بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

گہرے لال عروسی جوڑے میں وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے آنے والے کل کے لی ئے خوفزدہ تھی۔۔۔خوشی کیا ہوتی ہے اس معصوم کو معلوم ہی کہاں تھی۔۔آج تک جس نے کسی کے ساتھ کچھ پل بھی نہیں گزارے تھے اپنے کمرے سے بھی وہ بہت ضرورت کے وقت ہی نکلتی تھی آج یوں اک الگ گھر میں انجان شخص کے ساتھ اسے اپنی پوری زندگی گزارنی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے لیکن بھاگنے کے لی ئے بھی اس میں ہمت موجود نہ تھی ورنہ عام طور پر لڑکیاں اپنی شادی کے وقت آنے والے کل کے سنہرے خواب سجاتی ہیں خوش

ہوتی ہیں۔۔۔اور اک وہ تھی اس کا دل گھٹن اور بے چینی سے ڈوبے ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

جب سے اسے کمرے میں لایا گیا تھا اس نے اک بار بھی نظر اٹھا کر کمرے کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔روحان اسے پسند تھا اس کا ساتھ اسے اچھا لگتا تھا لیکن یوں اک دم سے ساتھ رہنا مشکل تھا۔۔۔۔وہ خوش تو تھی لیکن گھبراہٹ نے اس کی خوشی کہیں اندر دبا دی تھی

ادھر سب اس بات پر شکر گزار تھے کہ شاہ حویلی میں پہلی بار کسی شادی کی تقریب میں کوئی حادثہ پیش نہ آیا ان سب کو کیا معلوم تھا کہ یہ شادی ہی بزات خود اک حادثہ تھی۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے نکاح کا فنکشن بہت اچھے سے ہو گیا۔۔۔۔مجھے تو ڈر ہی لگا ہوا تھا۔۔۔۔کوثر شاہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں

ہاں اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔دیکھنا آئندہ بھی سب اچھا ہو گا۔۔۔۔ ظفر شاہ اپنے کپڑے ہاتھ میں لیکر واش روم میں چینج کرنے چلے گ ئے۔۔۔۔۔

کوثر شاہ نے اپنا فون اٹھایا اور آنیہ کی تصویریں جو انہوں نے کھینچی تھیں اک کے بعد اک کر کے سکندر کو بھیج دیں۔۔۔۔آنیہ نے انہیں اپنے اور سکندر کے بیچ ہوئ کسی بھی بات کا نہیں بتایا تھا اس نے سوچا تھا کہ شادی کے بعد بتادے گی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سکندر نے دل کے نشان کا ایموجی انہیں بھیجا اور ساتھ میں ماشاءاللہ لکھا تھا۔۔۔جسے دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئیں۔۔۔۔۔موبائل سائڈ میں رکھ کر وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گئیں۔۔۔۔

کمرے کا دروازا کھول کر روحان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔عرشیہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

روحان نے اک نظر بھر کر اس معصوم وجود پر ڈالی اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنے لگا۔۔۔۔

یامیرے اللہ یہ تو وہ خواہش تھی جس کا اظہار میں نے ابھی خد سے بھی نہیں کیا تھا اور آپ نے یوں اسے مجھے اس طرح میرے نکاح میں دے دیا آپ کا جتنا شکر ادا کر سکوں کم ہے۔۔۔اس لڑکی سے نکاح تو دور کبھی ملنا بھی میرے لی ئے نا ممکن تھا اور آپ نے اس نا ممکن کو یوں ممکن کر دیا بے شک آپکی قدرت سے وہی نا امید ہوتے ہیں جو آپ کی زات پر یقین نہیں رکھتے۔۔۔یااللہ تیرا شکر۔۔۔بس آگے مجھے اس پھول کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔آمین

وہ وہیں کھڑے دل ہی دل میں اپنے رب سے مخاطب تھا۔۔۔

عرشیہ پر سکون رہو۔۔۔پر سکون رہو۔۔۔عرشیہ دل ہی دل میں یہ کہ کر خد کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔روحان نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

روحان کا اس کے پاس بیٹھنا تھا کہ اس کا دل اور زور زور سے دھڑکنے لگا اس معصوم سی لڑکی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ خد کو آخر کیسے سمجھائے۔۔۔حرا کی سمجھائی ہر

بات اس وقت اس کے زہن سے نکل گئ تھی اس کا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے وہیں بے حوش ہو گئ۔۔۔۔۔

عرشیہ عرشیہ۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔روحان فوراً ہی گھبرا کر اس کی جانب بڑھا چہرے سے گھونگھٹ ہٹا کر اس کے گال کو تھپتھپاتے لگا۔۔۔۔۔عرشیہ عرشیہ۔۔۔۔

امی امی۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو بیڈ پر لٹا کر کمرے کا دروازا کھول کر باہر آوازیں لگائیں۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں سب وہاں جمع ہو گۓ ڈاکٹر کو بھی بلوایا گیا۔۔۔سفید حویلی سے بھی اویس شاہ اور ثناء شاہ وہاں آ گئے تھے فی الحال گھر میں اس بات کی خبر کسی کو نہیں دی تھی۔۔۔۔۔صرف زاویار تھا جو کہ شور کی آوز سن کر کمرے کے دروازے سے ہی روحان کے پاس چلا آیا تھا۔۔۔۔

کیسے ہوا یہ سب۔۔۔۔۔کوثر شاہ روحان کو سائڈ پر لیجا کر پوچھنے لگیں

امی پتہ نہیں۔۔۔۔روحان ابھی کہ ہی رہا تھا کہ ظفر شاہ اور اویس شاہ ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے سے باہر نکلے۔۔۔۔جنہیں دیکھ کر وہ ان کی جانب متوجہ ہو گیا

پریشان مت ہوئیں۔۔۔۔شاید تھکان کی وجہ سے ایسا ہو گیا۔۔۔۔ابھی وہ سو رہی ہیں۔۔۔۔باقی پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ڈاکٹر مطمئن تھا

پریشان کیسے نا ہوں ڈاکٹر۔۔۔۔ابھی بہو گھر آئی ہے اور آتے ہی اس طرح بیہوش ہو گئی۔۔۔۔کوثر شاہ اک دم بولیں

دیکھیں ہے تو لڑکی ہی نا۔۔۔لڑکیاں نازک ہوتی ہیں اور آج کل ہم لوگوں نے لڑکیوں کے لیئے خاص طور پر شادی کو اتنا تھکان بھرا بنا دیا ہے کہ بس۔۔۔۔پہلے پارلر پھر اتنا بھاری لہنگا اس پر فوٹو گرافر کی ہزاروں تصویریں۔۔۔گھر چھوڑنے کا الگ دکھ یہ سب ذہن پر اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔۔کچھ لڑکیاں اس تھکن کو برداشت کر لیتی ہیں کچھ نہیں کر پاتیں۔۔۔۔یہ عام بات ہے۔۔۔۔پھر بھی اگر کوئی مسئلہ

ہو تو کل میرے کلینک آ کر دکھا دیجی ئے گا۔۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہ کر زاویار کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔

ظفر شاہ اور روحان تو ان کی بات سن کر پر سکون ہو گ ئے تھے جبکہ کوثر شاہ کو یہ سب اک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔۔ادھر ثناء شاہ اور اویس شاہ بھی فکر مند تھے۔۔۔۔ابھی تو ان دونوں کے کام ختم ہوئے ہی تھے بیٹیوں کو رخصت کرنے کے بعد سکون کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ یہ خبر آ گئ۔۔۔۔بیٹی اپنے گھر میں سکون سے ہو تو ماں باپ کو چین آتا ہے۔۔۔۔عرشیہ کی رخصت ہونے کے چند گھنٹوں میں ہی طبیعت خراب ہو جانا ان کے دل کو بے حد پریشان کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

آپ لوگ گھر چلے جائیں۔۔۔۔انشاءاللہ سب ٹھیک رہے گا۔۔۔

روحان نے ان کے پریشان چہرے دیکھ کر کہا

بیٹا دیھان رکھنا۔۔۔۔اویس شاہ روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے چلے گ ئے۔۔۔۔وہ دونوں ابھی بھی پریشان تھے۔۔۔۔گھر پر بھی بہت دفع ایسا ہوتا

تھا لیکن تب بات اور تھی وہ عرشیہ کا اپنا گھر تھا۔۔۔گھر تو یہ بھی اپنا تھا لیکن یہ اس کا سسرال تھا۔۔۔اور اک بار لڑکی کی شادی ہو جائے تو اس سے جڑی امیدیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔۔۔اور یہی بات ثناء شاہ کی فکر کا باعث تھی۔۔۔۔۔

بس اب یہی کام رہ گیا ہے تمھارا۔۔۔۔کوثر شاہ ان دونوں کے جاتے ہی پیچھے سے روحان کی جانب دیکھ کر بولیں

امی کیا ہو گیا۔۔۔۔اور کیا کریں وہ۔۔۔مجھے ہی کہیں گے نا رات بھر یہاں تو رک نہیں سکتے۔۔۔روحان اپنی امی کے بگڑے تیور دیکھ حیرت میں تھا

تمھارے ساتھ ہی ہونا تھا یہ سب۔۔۔پریشے بھی تو ٹھیک ہے۔۔۔۔کوثر شاہ ابھی کہ ہی رہی تھیں کہ ڈاکٹر کو چھوڑنے گئے زاویار کو واپس آتا دیکھ اک دم چپ ہو گئیں۔۔۔۔

کوثر یہ کوئی موقع ہے اس طرح کی باتیں کرنے کا۔۔۔۔ظفر شاہ اک غصیلی نظر کوثر شاہ پر ڈال کر کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے

زاویار جو کہ وہاں ہوئی کسی بھی بات سے انجان تھا سب کو کچھ پل تو دیکھتا رہا پھر خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔روحان تو کچھ پل کے لیئے اپنی امی کی بات سن کر انہیں حیرت سے دیکھنے لگا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی سب کا خیال رکھنے والی اس کی امی ہیں۔۔۔۔

ہاں ہو سکتا ہے وہ تھک ہی گئی ہو۔۔۔۔میں بھی نا۔۔۔۔کوثر شاہ پہلے ظفر شاہ کا غصہ اور اب روحان کو اپنی جانب آنکھوں میں حیرت لیئے دیکھ کر کھسیانی ہونے لگیں۔۔۔۔

روحان نے ان کی بات سن کر کچھ نہیں کہا بس ہلکی سی سر کو جنبش دیکر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سجی دھجی سوئی ہوئی عرشیہ پر پڑی۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

تم کتنی معصوم ہو۔۔۔۔۔نا جانے تمھاری پریشانی کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔۔یا میں یہ کہوں کہ میں جانتا ہوں کہ تمھیں کیا پریشانی ہے روحان نے کھڑکی سے اک نظر جنگل کی جانب ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔وعدہ کرتا ہوں تمھاری ہر پریشانی ہر خوف کو تم سے دور کر دوں گا۔۔۔۔۔کچھ پل کے لیئے اس کے معصوم چہرے کو اپنی نظروں میں بھر کر زیر لب اس سے باتیں کر کے وہ چینج کرنے چلا گیا۔۔۔۔

سفید رنگ کا سادہ سا کرتا پاجامہ پہنے جب وہ باہر نکلا تو عرشیہ کو اتنی بھاری جیولری اور کپڑوں میں سو یا دیکھ اسے عرشیہ پر بہت ترس آیا۔۔۔۔اک پل کے لیئے اس نے سوچا کہ اس کی جیولری اتار کر رکھ دے لیکن عرشیہ کے جاگ جانے کے خیال سے اس نے اپنے بڑھتے قدموں کو وہیں روک دیا۔۔۔۔۔

آپ آرام کر لیں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔۔دل ہی دل میں عرشیہ سے کلام کرتا وہ وہیں اک کرسی پر بیٹھ کر اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھنے لگ

www.novelsclubb.com

پریشے جو کہ اپنا گھونگھٹ مکمل ہٹا کر زاویار کے کمرے کو بڑی غور سے دیکھ رہی تھی زاویار کے اک دم دروازہ کھول کر اندر آنے پر اک دم تیزی سے واپس گھونگھٹ اوڑھ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔پریشے کی یہ ادا دیکھ زاویار ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

تم چاہو تو ریلیکس ہو کر بیٹھ سکتی ہو۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

ہائے ایسے کیسے۔۔۔۔۔کسی کو اتنا ان رومینٹک بھی نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔کسی کو۔۔۔۔۔پریشے نے دل ہی دل میں کہا

زاویار آہستہ آہستہ چلتے اس کے عین سامنے آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

زاویار کے بیٹھتے ہی پریشے کا دل اک دم ڈوب کے ابھرا۔۔۔۔دل کی دھڑکن اک دم بہت تیز ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے آگے بڑھ کر پریشے کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پریشے مسکراتے ہوئے نیچے منہ کر کے شرمانے لگی۔۔۔۔

پریشے شرماتی بھی ہے۔۔۔۔۔زاویار کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔اس نے شاید پہلی بار ہی پریشے کو شرماتے ہوئے دیکھا ہو گا

یہ دیکھو۔۔۔امید کرتا ہوں تمھیں پسند آئے گا۔۔۔۔زاویار کا لہجہ انتہائی نرم تھا وہ سخت گو زاویار جو ہر وقت اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے کسی سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا وہ تو اس وقت کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

پریشے نے نظر اٹھا کر دیکھا تو زاویار کے ہاتھ میں جیولری باکس تھا۔۔۔

اپنے چوڑیوں سے بھرے کھچا کھچ ہاتھوں کو آہستہ سے اٹھا کر اس نے زاویار سے وہ باکس لیا۔۔۔خاموش کمرے میں اس کی چوڑیوں کی آواز گونجنے لگی تھی۔۔۔۔

باکس کے اندر اک بہت ہی خوبصورت سا لاکٹ تھا جس میں دو چھوٹے ڈائمنڈ کے بیچ میں اک موتی لگا ہوا تھا۔۔۔بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔پریشے نے نظروں میں ستائش لیئے کہا

امی کی پسند ہے۔۔۔۔انہوں نے یہ تمھیں اپنی طرف سے دینے کے لیئے لیا تھا لیکن پھر وہ چلی گئیں تو میں نے سوچا میں اس خاص موقع پر تمھیں یہی دوں۔۔۔۔ زاویار اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھ کر کہنے لگا شاید آج وہ اپنی امی کو بہت یاد کر رہا تھا اور اپنی آنکھوں میں آنے والا غم وہ فی الحال پریشے کے ساتھ نہیں بانٹنا چاہتا تھا

پریشے جو کے اس انتظار میں تھی کہ زاویار اسے کہے گا کہ تم سے کم خوبصورت ہے ۔۔۔۔زاویار کے منہ سے یہ بات سن کر پہلے تو اداس ہوئی لیکن اگلے لمحے زاویار کو اداس دیکھ اک دم پریشان ہونے لگی

چاچی آج بہت خوش ہوں گی۔۔۔۔۔آپ اداس نہ ہوں۔۔۔۔شاید آپکو یوں اداس دیکھ کر انہیں دکھ ہو۔۔۔۔پریشے نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔دلہن بنی حسین

پریشے جس کے نین نقش پہلے سے ہی بہت خوبصورت تھے بہت پیار سے زاویار کے غم کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زاویار کی نظر جیسے ہی پریشے کی جانب گئی اُس کے چہرے پر مسکراہٹ پھر سے سج گئی۔۔۔۔پریشے تو سمجھداری کی بات بھی کرتی ہے۔۔۔۔۔زاویار نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ نکاح کے بعد زاویار خد کو پریشے کی جانب کھنچتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بار بار آپ ایسا کہ رہے ہیں۔۔۔۔میں نے کہا کہ آپ تو مسکراتے بھی ہیں۔۔۔۔پریشے اک دم منہ بنا کر اپنے انداز میں بولتی چلی گئی

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔پریشے کی بات سن کر زاویار کے منہ سے زوردار قہقہہ نکلا۔۔۔۔۔

پریشے حیرت سے زاویار کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔زاویار نے اسے اس طرح خد کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔پریشے زاویار کو روکنا نہیں چاہتی تھی تبھی نیچے منہ کر کے مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

میری کوشش رہے گی تمھارا ہر طرح سے خیال رکھوں۔۔۔ تمھیں خوش رکھوں ۔۔۔۔زاویار اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر پریشے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا

پریشے کا دل پھر سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

میری زندگی میں آج تک کوئی لڑکی نہیں آئی۔۔۔۔یہاں تک کہ میں نے آج تک کسی لڑکی سے دوستی بھی نہیں کی ہے۔۔۔۔تم میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہو۔۔۔۔میری زمہ داری ہو۔۔۔۔میں کوشش ضرور کروں گا ہاں مجھے اس سب میں تمھارے ساتھ کی ضرورت ہو گی کیونکہ رشتے کسی اک کی محنت سے نہیں چلتے دو لوگ مل کر رشتے کو مستحکم بناتے ہیں۔۔۔۔ہم دونوں تو شاید ابھی اک دوسرے کو اچھے سے جانتے بھی نہیں ہیں۔۔۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ انشاءاللہ یہ رشتہ پروان چڑھے گا۔۔۔۔

میں اس وقت محبت کے جھوٹے دعوے نہیں کروں گا۔۔۔لیکن ہاں تم اچھی لڑکی ہو۔۔۔مجھے پسند ہو تم سے نکاح میں نے اپنی رضامندی سے کیا ہے۔۔۔اور یقین کرو میں تمھارے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے لگتا ہے میری زندگی میں جو کمی ہے وہ تم ہی پوری کرو گی۔۔۔۔یہ کہ کر زاویار نے پریشے کے ہاتھ کو اپنے لبوں کے بالکل پاس کیا اور بہت آہستہ سے اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔۔۔۔۔

**********_

عرشیہ کی آنکھ کھلی تو وہ کچھ پل کے لیئے انجان کمرے کو دیکھ کر پریشان ہونے لگی ۔۔۔اسے یاد ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں ہے نظریں گھما کر اس نے حرا کو ڈھونڈنا چاہا تو اس کی نظر کرسی پر سوئے روحان پر گئی۔۔۔اور پھر خد پر بھی۔۔۔۔جھما کے سے اسے سب کچھ یاد آیا وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہونے لگی۔۔۔

شرمندگی کے باعث اسے رونا آنے لگا۔۔۔۔اپنی آنکھوں سے آنسو پوچھتے ہوئے وہ آہستہ سے اٹھی اور روحان کو جگانے لگی۔۔۔۔۔

اٹھیں اٹھیں۔۔۔۔اس کے لب پھر سے کانپنے لگے تھے۔۔۔۔۔

روحان نیند سے بیدار ہوا تو سامنے عرشیہ کو پا کر اک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

سوری۔۔۔۔میری وجہ سے آپ ایسے پریشان ہوئے۔۔۔۔عرشیہ نظریں روحان کی جانب کیئے معصومیت سے کہ رہی تھی

چلیں آپکی معاضرت قبول کر لیتے ہیں۔۔۔۔روحان کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے مزاقیہ انداز میں بولا

عرشیہ اس کی بات سن کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

سلام کا جواب ویسے آج تک کسی نے اتنا شاکنگ نہیں دیا ہو گا کسی کو۔۔۔۔۔

روحان نے پھر سے شرارت کی وہ بس عرشیہ کو ریلیکس کرنا چاہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

سوری۔۔۔۔عرشیہ نے اک دم نظریں نیچے کر کے کہا

ہیں۔۔۔سلام کا جواب یہ کب سے ہو گیا۔۔۔۔روحان نے اک آبرو اٹھا کر پوچھا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔عرشیہ نے نظریں نیچے نیچے کی ئے کہا روحان کے مزاق نے اپنا اثر دکھایا تھا عرشیہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سج گئی تھی

اب بتائیں کیسی ہیں آپ لیکن زرا بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔۔۔۔روحان نے کندھوں سے پکڑ کر عرشیہ کو بٹھایا اور خدا اس کے سامنے آ بیٹھا۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔عرشیہ شرماتے ہوئے بولی

اس میں شرمانے والی کیا بات ہے۔۔۔روحان عرشیہ کا ہاتھ پکڑ کر اس میں سے انگوٹھیاں نکالتے ہوئے بولا

پتہ ہے جب آپ سو رہی تھیں تو مجھے ان سب زیورات سے بہت الجھن ہو رہی تھی کیونکہ یہ سب مل کر آپ کو بہت تنگ کر رہے تھے۔۔۔اک بار میں نے سوچا آپ کو ان سب سے رہائی دے دوں لیکن پھر میں نے سوچا کہ آپ کی نیند نہ خراب ہو جائے۔۔۔اور اک اور بات تھی اگر آپ کی اجازت ہو تو بولوں۔۔۔۔۔

روحان بولتا جا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ عرشیہ کے ہاتھ کو خالی بھی کر رہا تھا

جی بولیں۔۔۔۔ عرشیہ نے دھیمے سے کہا

میں چاہتا تھا جب میں آپکا ہاتھ پہلی بار اپنے ہاتھ میں لوں تو آپ بھی اس احساس کو محسوس کریں جو میں کروں۔۔۔۔۔بس پہلی دفع کا جو چارم ہے اس کا مزا خراب نہیں کرنا چاہتا تھا میں۔۔۔۔۔روحان مسکراتے ہوئے عرشیہ کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ روحان کا یہ انداز دیکھ اور زیادہ شرمانے لگی اس کی ناک اور گال بالکل لال ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

چلیں اب شرمائیں نہیں جا کر فریش ہو آئیں۔۔۔۔یہ اتنا بھاری لہنگا نا جانے کس ازیت میں ہوں گی آپ۔۔۔۔روحان نے تمام انگوٹھیاں اور کڑے سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

عرشیہ اس شخص کو تشکر بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔جسے صرف اس کا خیال تھا۔۔نہ خد کے بارے میں کوئی بات نہ عام مردوں کی طرح کوئی خواہش کا اظہار۔۔۔۔اتنا سادہ اتنا خیال رکھنے والا۔۔۔۔کیا سب اک جیسے ہوتے ہیں یا یہ ہی اتنے منفرد ہیں۔۔۔۔۔عرشیہ دل ہی دل میں خد سے سوال کرنے لگی

میڈم امی کبھی بھی آتی ہوں گی۔۔۔۔جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے کہا

کیا مطلب۔۔۔۔کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔عرشیہ نے اک دم حیرت سے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔۔۔اس آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔۔۔

میں پوری رات سوتی رہی۔۔۔۔۔عرشیہ نے روحان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

جی جناب۔۔۔۔روحان نے اس کے ماتھے سے لٹ کو ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں۔۔۔۔۔عرشیہ پھر سے معافی تلافی پر آ گئی تھی

ارے بابا۔۔۔۔اب اگر پوچھا تو ضرور ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔خیر ہے تم تھک گئیں تھیں سو گئیں۔۔۔رات آرام کے لیئے ہی بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے۔۔۔۔۔

اور رہی بات میری تو دنیا کی سب سے حسین اور خوبصورت لڑکی میرے ساتھ تھی میں تو سوچ رہا ہوں دو رکعت نماز شکرانے کے ادا کروں اور تم کہہ رہی ہو میں ناراض تو نہیں ہوں۔۔۔۔۔روحان اب الماری کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ عرشیہ روحان کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔۔وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخر روحان کیسی شخصیت کا مالک ہے اسے اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کیونکہ وہ کبھی سیریس بات کرتا تو کبھی مزاق کرنے لگ جاتا کبھی مزاق کرتے کرتے

رومینٹک باتیں کرنے لگ جاتا۔۔۔لیکن جیسا بھی تھااس کی توجہ کا مرکز بناہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔یہ پہن لینا۔۔۔اک خوبصورت سا جوڑا نکال کر روحان نے عرشیہ کو دیا۔۔۔جیولری تم خود دیکھ لینا۔۔۔یہ کہ کر روحان اب اپنی الماری سے کپڑے نکالنے لگا تھا

عرشیہ بھی اس کے ہاتھ سے جوڑا لیکر فوراً فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ گیلے بالوں کو تولیہ سے صاف کرتے گہرے گلابی رنگ کا جوڑا پہنے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔کسی بھی میک اپ اور جیولری کے بغیر وہ روحان کو پلک تک جھپکنے سے قاصر کر گئی تھی۔۔۔۔

اس کے لمبے بال تو شاید روحان نے آج پہلی بار دیکھے تھے۔۔۔ماشاءاللہ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا

روحان کی آواز سن کر عرشیہ کی نظر اس کی جانب اٹھی۔۔۔۔اک پل تو وہ وہیں رک گئی پھر خد کو سنبھالتے ہوئے ڈریسنگ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔روحان ابھی بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دروازے پر ناک ہونے سے اسکا سحر ٹوٹا تو وہ مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب گیا

دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑی کوثر شاہ پر گئی۔۔۔۔اسلام و علیکم امی و علیکم السلام اٹھ گئے۔۔۔۔یہ کہتی وہ سیدھی اندر چلی آئیں۔۔۔۔۔ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔انہیں لگا تھا کہ عرشیہ ابھی تک سو رہی ہو گی لیکن اپنی سوچ کے برعکس عرشیہ کو تیار دیکھ ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا

اسلام و علیکم چاچی۔۔۔۔۔عرشیہ فوراً ہی سر پر دوپٹہ اوڑھ کر ان کی جانب بڑھی

وعلیکم السلام۔۔۔۔اب امی کہنے کی عادت ڈالو۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولیں

کیسی طبیعت ہے اب تمھاری۔۔۔۔۔کوثر شاہ لہجے میں بے پناہ مٹھاس لائے پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔۔روحان ساس بہو کی باتیں کچھ دیر سن کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔سوری میری وجہ سے آپ سب اتنا پریشان ہوئے۔۔۔۔عرشیہ اک دم شرمندہ ہونے لگی

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔اب اس طرح شرمندہ نہ ہو۔۔اللہ تعالیٰ سب کچھ اچھا کرے چلو جلدی نیچے آجاؤ سب لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔میں زرا پریشے اور زاویار کو بھی دیکھ آؤں۔۔۔۔اک بار پھر اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ خیال رکھنے والی سب کے کام آنے والی خاتون تھیں لیکن ان سب کے باوجود وہ اک پریکٹیکل

عورت تھیں جو اپنے نظم وضبط کی پابند تھیں۔۔۔انہیں ہر چیز اپنی مرضی سے کرنے کا نا جانے کیا شوق تھا جو دوسروں خاص طور پر ان کے بچوں کو بہت بھاری پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کوثر شاہ نے ابھی دروازے پر ہلکی سی دستک دی ہی تھی کہ اک دم دروازہ کھل گیا۔۔۔۔اسلام وعلیکم چاچی۔۔۔۔زاویار جو کہ شاید کمرے سے باہر ہی نکل رہا تھا اک دم سامنے کھڑی کوثر شاہ کو دیکھ کر سائڈ میں ہٹتے ہوئے بولا

چلو یہ تو اچھی بات ہے تم دونوں بھی تیار ہو۔۔۔۔چلو آجاؤ نیچے۔۔۔۔کوثر شاہ نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اک دوسرے کے ساتھ کھڑے بہت ہی پیارے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

نرس نرس۔۔۔۔وہ جو روم نمبر 33 میں مریض ہے نا اس نے ابھی حرکت کی ہے ۔۔۔۔۔اک وارڈ بوائے نے نرس کے پاس آکر کہا

رکو اک منٹ۔۔۔۔۔نرس فوراً ہی ڈاکٹر کے پاس جا کر اسے بلا کر لائی۔۔۔۔۔

یہ تو کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔۔۔۔۔ان کی باڈی امپروو کر رہی ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر مریض کا معائنہ کرتے پر جوش ہو کر کہنے لگا۔۔۔۔

ان کی میڈیسن چینج کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔نرس جلدی سے ان کی فائل لاؤ اور ہاں ان کے گھر پر بھی اطلاع دے دو۔۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کوثر شاہ نے ناشتہ وغیرہ لانے کے لیئے ثناء شاہ کو منع کر دیا تھا۔۔۔یہ انکی خواہش تھی کے ان بہوئیں اپنا پہلا ناشتہ بازار یا اپنے میکے سے نہیں بلکہ ان کے ہاتھ کا بنا ہوا کھائیں۔۔۔۔۔پوری ٹیبل پر طرح طرح کی چیزیں موجود تھیں۔۔۔۔انکی توجہ اور پیار ہر اک چیز سے صاف صاف جھلک رہا تھا۔۔۔۔یہ سب انہوں نے اکیلے نہیں کیا تھا حریم اور آنیہ برابر سے ان کے ساتھ لگیں تھیں۔۔۔۔اور ابھی بھی وہ دونوں ہی بھاگ بھاگ کر کچن سے سامان لا کر ڈائننگ ٹیبل پر رکھ رہی تھیں۔۔

اک اک کر کے سب لوگ ہی ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گ ئے تھے۔۔۔۔عرشیہ سب کے بیچ تھوڑا گھبرا رہی تھی جبکہ پریشے جو ہر دوسرے روز لال حویلی میں پائی جاتی تھی وہ ریلیکس سی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی ہاں البتہ زاویار کے برابر میں بیٹھنا اس کے لی ئے مشکل تھا وجہ اس کا دھڑکتا ہوا دل تھا جو زاویار کے آس پاس بے لگام ہوا جا رہا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی ناشتے میں مصروف تھے کہ جانی پہچانی نسوانی آواز میں سلام کی آواز سن کر سب اک دم دروازے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

فاریہ۔۔۔۔۔کوثر شاہ اور ظفر شاہ اک ساتھ یہ کہتے ہوئے اٹھ کر فاریہ کی جانب بڑھے۔۔۔۔ان دونوں کے ساتھ تقریباً سب ہی فاریہ کے پاس جانے لگے

اتنا اچھا سرپرائز۔۔۔۔۔بتا تو دیتیں کہ آ رہی ہو۔۔۔۔۔آنیہ نے خوش ہوتے ہوئے فاریہ کے گلے لگتے ہوئے کہا

ارے تم لوگ میرے بغیر شادی کی ئے جارہے ہو۔۔۔میں نے ان سے کہا مجھے تو کیسے بھی بھیج دیں ورنہ میرے بہن بھائی تو مجھے بھول ہی گ ئے ہیں۔۔۔۔فاریہ اپنا سامان سائڈ میں رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو اچھا کیا آ گئیں۔۔۔کوثر شاہ اب اسے اپنے ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی جانب لے آئیں۔۔۔۔

واہ جی واہ ناشتہ تو بڑا اچھا آیا ہے سفید حویلی سے۔۔۔۔۔فاریہ نے پوری ٹیبل کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر کہا

وہاں سے نہیں آیا میں نے، حریم اور آنیہ نے بنایا ہے۔۔۔۔میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔کوثر شاہ اپنی تعریف کرتے اور زیادہ خوش ہو رہی تھیں

ارے واہ۔۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔یہ کہ کر وہ عرشیہ اور پریشے کی جانب گئ ۔۔۔۔ان دونوں سے مل کر اور مبارکباد دینے کے بعد وہ بھی وہیں ان کے ساتھ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

سب لوگ ہی خوش تھے۔۔۔۔ہر اک کے چہرے پر خوشی ہی خوشی تھی اطمینان تھا سکون تھا۔۔۔۔۔

عرشیہ بھی سکون سے اپنا ناشتہ کر رہی تھی تبھی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو احساس ہونے لگا۔۔۔اس کے رونگھٹے کھڑے ہونے لگے تو وہ اک دم ڈر کر سیدھی ہو گئ۔۔۔سب کو اپنی باتوں میں مشغول دیکھ اس نے آہستہ سے مڑ کر دیکھا وہ اس کے عین پیچھے کھڑی تھی اور اپنی انگلی منہ پر رکھے عرشیہ کو چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔عرشیہ اک دم گھبرانے لگی اسے لگا تھا اس گھر میں وہ اسے نہیں دکھے گی لیکن وہ تو اسے یہاں بھی دکھ گئ۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روحان کی آواز نے عرشیہ کا دیھان اک دم اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔خیریت۔۔۔روحان اس کی جانب زرا سا جھک کر پوچھ رہا تھا

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔عرشیہ نے یہ کہ کر ہلکا سا مڑ کر دیکھا جہاں اب وہ نہیں تھی۔۔۔۔وہ واپس سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہیں۔۔۔۔روحان فکر مند ہو رہا تھا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔عرشیہ اب اسے کیا بتاتی کہ یہ تو کوئ ایسی بات ہی نہیں جو بتائ جائے بچپن سے اسے اس سب کی عادت جو ہو گئ تھی۔۔۔۔

چلو ناشتہ ختم کرو پھر تمھیں سامنے لیکر چلوں گا۔۔۔۔روحان نے اس کا موڈ بحال کرنے کے لی ئے کہا

سچی۔۔۔۔عرشیہ کی آنکھوں میں اک دم چمک اتر آئ۔۔۔۔

میں بھی چلی جاؤں۔۔۔۔ناشتے کے بعد کمرے میں آتے ہی پریشے نے زاویار کی جانب دیکھ کر اجازت مانگی

زاویار اس کے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔جو لڑکی ان دنوں میں (جب لال حویلی سے سفید حویلی اور سفید حویلی سے لال حویلی آنا جانا منع تھا) نہیں رکی۔۔۔۔ جسے تب کون کیا کہے گا یا کیا کرے گا کی فکر نہیں تھی اب زاویار سے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔زاویار پریشے کی جانب سے دی جانے والی اہمیت کو محسوس کرتا دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔پریشے نے پھر سے پوچھا۔۔۔۔۔

زاویار نے کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا مسکرایا اور پریشے کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار کے اک دم سے بالکل سامنے آنے پر۔۔۔۔۔۔پریشے آنکھیں پھاڑے زاویار کو دیکھنے لگی منہ اس کا کھلا کا کھلا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

تمھیں اپنے گھر جانے کے لیئے مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے پریشے۔۔۔۔اگر مجھے اطلاع کر دو گی تو مجھے اچھا لگے گا باقی تم جب چاہو وہاں جا سکتی

ہو۔۔۔بس وقت کا خیال رکھنا۔۔۔اپنا شہادت کی انگلی پر یشے کی تھوڑی پر رکھ کر اس کا منہ بند کرتے وہ لیپ ٹاپ اٹھانے کے لی ئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

آپ نہیں چلیں گے۔۔۔۔پر یشے ہوش کی دنیا میں واپس آکر بولی

میں جا کر کیا کروں گا۔۔۔تم آرام سے ہو آؤ۔۔۔۔زاویار اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے بولا

روحان بھائی بھی تو جائیں گے عرشیہ کے ساتھ۔۔۔۔پر یشے نے جواب دیا

دیکھو پر یشے۔۔۔کسی کو کچھ کرتا دیکھ کر یہ سوچنا کہ میں بھی کروں یا یہ سوچنا کہ وہ کتنا اچھا ہے۔۔۔۔یہ غلط بات ہے۔۔۔تمھارا دل چاہ رہا ہے تو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔لیکن فلاں نے یہ کیا تھا میں بھی کروں گی یا فلاں تو یوں کرتا ہے ۔۔۔اس سب میں پھنسنے سے خد کو روکنا۔۔۔یہ شادی شدہ زندگی کی تمام خوشیاں چھین لیتے ہیں۔۔۔روحان اور مجھ میں نیچر وائز بہت فرق ہے ہو سکتا ہے وہ آگے بہت کچھ ایسا کرے جو میں تمھارے ساتھ نہ کر پاؤں اگر تم خد کا موازنہ

عرشیہ سے کرو گی تو اپنی لائف میں کیسے خوش رہو گی۔۔۔۔تم جو کہو گی میں کروں گا تمھاری خوشی میری اولین ترجیح ہے لیکن کسی کو دیکھ کر نہیں خد جو تمھارا دل چاہے وہ۔۔۔۔زاویار لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر پریشے کی جانب دیکھتے ہوئے کہ رہا تھا

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔پریشے اک دم شرمندہ ہونے لگی

ادھر آؤ۔۔۔۔زاویار نے اسے اپنے پاس بلایا

پریشے فوراہی اس کے پاس جا کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

تم اپنی پسند کا سوٹ نکالو۔۔۔۔آج تمھاری پسند کا سوٹ پہن کر جاؤں گا اپنے سسرال۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا جس سے پریشے کا پورا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔۔۔وہ جھٹ سے اٹھ کر زاویار کی الماری سے کپڑے نکالنے لگی

میں اپنے بھائیوں سے بہت مختلف ہوں پریشے وہ بہت سے ایسے کام کرتے ہیں جو میں نہیں کر سکتا لیکن میری اپنی شناخت ہے اپنا لائف اسٹائل ہے میرا موازنہ دوسروں سے کر کے مجھے کمتر محسوس مت کروانا کبھی۔۔۔۔۔میں تمھاری خوشی کے لیئے کچھ بھی کروں گا لیکن اگر تم میرا موازنہ کسی سے کر کے مجھے تبدیل کرنا چاہو گی تو تم میری تمام تر اہمیت کھو دو گی۔۔۔۔۔میں تمھارے لیئے تبدیل ہونا اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا لیکن تب جب تم اس زاویار کو سراہو گی۔۔۔۔جو میں ہو اس کو تسلیم کرو گی۔۔۔۔زاویار دل ہی دل میں پریشے سے مخاطب تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ والا اچھا ہے۔۔۔۔۔پریشے نے اک سوٹ نکال کر کہا

www.novelsclubb.com

زاویار نے مسکراتے ہوئے سر کو جنبش دی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔۔۔۔۔

پریشے نے اس کی الماری کی سیٹنگ تہس نہس کر دی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔پریشے زاویار کے چہرے کے رنگ اڑے دیکھ کر پریشان ہوئی۔۔۔۔

وہ تو ہمیشہ ہی الماری کے سارے کپڑے پھیلا کر کپڑے سیلیکٹ کرتی تھی اس کے لیئے تو یہ عام بات تھی لیکن زاویار جو کہ ہر چیز سلیقے سے رکھنے کا عادی تھا اس کے لیئے تو یہ کسی تباہی سے کم نہیں تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔زاویار بچارا سا منہ بنا کر بولا اب شادی کے پہلے ہی دن کوئی ریئیکٹ کرنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔خاموشی سے اٹھ کر اپنے کپڑے سمیٹنے لگا

آپ رہنے دیں میں کرتی ہوں۔۔۔پریشے زاویار کو روک کر کپڑے جلدی جلدی تہہ کرنے لگی۔۔۔۔

پریشے کی جانب سے کی جانے والی تہہ دیکھ کر زاویار اور زیادہ بے بسی سے پریشے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم رہنے دو میں یہ کرتا ہوں تم اک کام کرو جا کر تیار ہو جاؤ۔۔۔شادی کے بعد پہلی دفع جا رہی ہو نا۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر اسے وہاں سے بھیجا اور پھر اپنے کپڑوں کو اک نظر دیکھ کر گہری سانس لیتا تہہ کر کے رکھنے لگا

حریم ناشتہ کرنے کے بعد اپنے کمرے میں آ گئی تھی آنیہ فاریہ کے ساتھ کوثر شاہ کے کمرے میں تھی۔۔۔کمرے میں اکیلی جب وہ بور ہونے لگی تو اس نے پہلے سوچا کے بھابھیوں کے کمروں میں جایا جائے لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گئی پھر اسے خیال آیا کہ کوثر شاہ کے کمرے میں چلی جائے لیکن پھر اگلے ہی لمحے اس نے یہ خیال بھی اپنے دماغ سے نکال دیا۔۔۔کیا کباب میں ہڈی بننے کے ہی خیال آ رہے ہیں تمھیں حریم۔۔۔خد سے کہتی وہ اپنی کتابوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

چلو آج کتابوں کو وقت دیا جائے۔۔۔۔حریم اپنے بال سمیٹ کر جوڑا بناتی دوپٹے کو سائڈ میں ڈال کر کتابیں ریک سے اک اک کر کے نیچے اتارنے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب ساری کتابوں سے ریک خالی ہو گیا تو اس نے پہلے ریک کو اچھی طرح اک کپڑے سے صاف کیا جب ریک پوری طرح سے صاف ہو گیا تو وہ اک اک کتاب کو صاف کرنے لگی۔۔۔۔کتابیں صاف کرتے اس کے زہن کے پردوں پر پھر سے اور حان کا کمرہ آنے لگا۔۔۔۔

کیا انہوں نے وہ تمام کتابیں پڑھیں بھی ہوں گی یا بس لا کر سجادی ہیں۔۔۔۔۔کچھ بھی کہ لو اک بار تسلی سے اک اک چیز دیکھنے کا ارمان ارمان ہی رہ گیا۔۔۔۔پتہ نہیں کیا کیا ہے وہاں۔۔۔۔حریم کتابیں صاف کرنے کے بعد اک اک کر کے کتابیں بک شیلف میں لگا رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن وہ تو کہتے ہیں وہ کمرہ ان کا دل ہے تو کیا ان کے دل میں جھانکنا مجھے واقعی میں پسند ہے۔۔۔۔نہیں نہیں توبہ توبہ۔۔۔وہاں کسی اور کی تصویریں اور چیزیں بھی ہوتیں تو مجھے انٹرسٹ ہوتا یہ تو تجسس ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔حریم خد ہی سوال جواب کر رہی تھی

لو جی یہ تو فٹافٹ ہی ہو گیا اب کیا کروں۔۔۔۔کتابوں کو رکھنے کے بعد وہ پھر سے بور ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی اور کھڑکی کھول کر موسم انجوائے کرنے لگی۔۔۔۔۔ گہری گہری سانس لیتے وہ تازہ ہوا کو محسوس کر ہی رہی تھی کہ سفید حویلی سے نکلتے اورحان پر اس کی نظر پڑی۔۔۔۔

اورحان بہت سے کاغذ کے ٹکڑے ہاتھ میں اٹھائے حویلی سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔۔ حویلی کی سائڈ میں جا کر اس نے ان کاغزوں کو سائڈ میں رکھا اور لکڑیاں جلانے لگا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہائے میری تصویریں تو نہیں جلا رہے یہ۔۔۔۔۔ حریم کو اک دم الجھن سی ہونے لگی۔۔۔۔وہ بے چینی سے اورحان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

لکڑی نے آگ پکڑ لی تھی اب اورحان اک اک کر کے کاغذات کو آگ میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔حریم یہ منظر دیکھ خد کو روک نہ پائی اور اپنا دوپٹہ پہنتی تیزی سے کمرے سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔

جلدی جلدی سیڑھیاں اترتی وہ لاؤنج سے ہوتی چند منٹوں میں ہی حویلی سے باہر تھی۔۔۔۔۔

اورحان جو کہ اپنے کام میں پوری طرح مشغول تھا حریم کو یوں بھاگ کر آتا ہوا دیکھ کچھ پل کو رک گیا۔۔۔سادہ سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں وہ بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا ہمیشہ کی طرح بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں جلا رہے ہیں یہ سب۔۔۔۔حریم نے اس کے پاس پہنچ کر پھولے ہوئے سانس کو سنبھالتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔میری مرضی۔۔۔۔۔اورحان نے حریم کی جانب گھوم کر اک آبرو اٹھا کر کہا

اتنی محنت کی تھی آپ نے مجھے ہی دے دیتے۔۔۔۔۔حریم کو اپنے اسکیچز کے جل جانے کا دکھ تھا

میری محنت کی پرواہ تمھیں کب سے ہو گئ۔۔۔۔ویسے بھی اب یہ میرے لیئے کچرا تھا۔۔۔۔اور حان نے باقی بچے کاغز کے ٹکڑے بھی آگ کی نظر کرتے ہوئے کہا

میرے اسکیچز اب کچرا ہو گئے۔۔۔۔مجھے دے دیتے جلانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔حریم کو غصہ آنے لگا تھا اسے اور حان کا یہ برتاؤ بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم سے جڑی کسی بھی چیز کو نقصان پہنچنے دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔کسی دوسرے کی مجال نہیں اور تم کہ رہی ہو میں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔۔تم میری محبت کو سمجھی نہیں ہو حریم اور میں تم سے کوئ زبردستی بھی نہیں کر رہا کہ تم سمجھو۔۔۔۔میں سمجھ گیا ہوں یہ تمھارا اپنا فیصلہ ہے اور مجھے قبول

ہے۔۔۔۔لیکن اس کا مطلب ہر گز نہیں ہے کہ میری محبت کی شدت میں اک انچ بھی کمی آئی ہے۔۔۔۔اور حان شاہ تم سے پاگلوں کی طرح محبت کرتا ہے اب اگر اس پاگل پن کا تمھارے پاس کوئی علاج ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔۔بہت نرم لہجے میں اور حان یہ کہ کر ہاتھ جھاڑتا ہوا حریم کو سر سے پیر تک ہلا کر چلا گیا۔۔۔۔

حریم نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا بس کچھ پل کے لیئے جلتی ہوئی آگ کو دیکھنے لگی۔۔۔جبکہ چھت پر کھڑا زونین ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کتنا عجیب لگا ہو گا نا آپ لوگوں کو۔۔۔۔فاریہ کوثر شاہ کے برابر میں بیٹھی چہرے پر حیرت لائے کہ رہی تھی

کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو۔۔۔۔نکاح کے وقت اکثر لڑکیاں گھبرا جاتی ہیں۔۔۔۔میں بھی تو چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔آنیہ کو ان کا اس طرح اس ٹاپک پر بات کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

www.novelsclubb.com

اسے تو رہنے ہی دو اس کی دوست ہے نا تبھی یہ کچھ زیادہ ہی اس کی سائیڈ لیتی ہے ۔۔۔۔اب میں اس کی کوئی دشمن تھوڑی ہوں لیکن جو بات عجیب ہے تو ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کی جانب دیکھ کر بولیں

اور نہیں تو کیا اب بندہ ڈسکس تو کرتا ہے نا۔۔۔۔اور اپنوں سے ہی کر رہی ہیں امی کون سا غیروں سے کر رہی ہیں۔۔۔۔فاریہ بھی آنیہ کو ڈانٹنے لگی

ابھی تو میں نے تمھیں کل رات کا سین بتایا نہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ اک دم فاریہ کی طرف جھکتے ہوئے بولیں

کیا ہوا رات کو۔۔۔۔آنیہ اک دم سے بولی

روحان کے کمرے میں جاتے ہی بیہوش ہو گئی تھی عرشیہ۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے کوثر شاہ کے چہرے کے تاثرات اک دم سرد ہو گئے تھے

یا اللہ۔۔۔۔پھر۔۔۔۔روحان بچارا۔۔۔۔فاریہ افسوس کرتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

روحان بھائی کو کیا ہوا۔۔۔عرشیہ کو ہوانا تو وہ ہوئی بچاری۔۔۔آنیہ کو اپنی ماں اور بہن کی باتوں کی تک ہی سمجھ نہیں آرہی تھی

وہ تو ہو گئی بیہوش پریشان تو وہ ہوانا بچارا۔۔۔ڈاکٹر کو بلایا اس کا خیال رکھا۔۔۔کوثر شاہ اک دم سے تنک کر بولیں

میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی آپ لوگوں کی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔۔۔آنیہ یہ کہ کر اٹھی

یہ کب جارہی ہے امریکہ۔۔۔۔فاریہ نے اب آنیہ کے بارے میں کوثر شاہ سوال کیا

www.novelsclubb.com

چلی جائے گی۔۔۔یہ بھی جلد ہی آپا سے بات نہیں ہوئی کافی دن سے لیکن میں نے انہیں پچھلی دفع صاف کہ دیا تھا کہ اسے بلوالیں۔۔۔شادی کے بعد لڑکیوں کو یوں میکے میں نہیں رہنا چاہیئے۔۔۔تو اس پر سکندر کا کہنا تھا کہ اپارٹمنٹ میں

جا کر رہ لے۔۔۔۔۔اب بتاؤ اکیلی تن تنہا کو کیسے اپارٹمنٹ میں بھیج دوں۔۔۔۔

کوثر شاہ نے اک سانس میں پوری بات فاریہ کو بتادی

امی آپ کو میں کیا بتاؤں۔۔۔۔۔آنیہ نے دل ہی دل میں کہا

ہاں صحیح بات ہے۔۔۔۔۔فاریہ نے بھی اپنی ماں کی ہاں میں ہاں ملائی

چلو عرشیہ اور پریشے سے مل کر آتے ہیں۔۔۔۔۔فاریہ اک دم سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

ارے وہ لوگ جا رہی ہیں سامنے۔۔۔۔آنیہ نے سرسری سے انداز میں کہا

ابھی کوئی کہیں نہیں جا رہا ابھی تو میں آئی ہوں۔۔۔۔بعد میں چلی جائیں جہاں جانا ہے۔۔۔۔فاریہ اک دم یہ کہتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

ارے تم لوگ تو تیار ہو۔۔۔۔اپنے اپنے کمرے سے نکلتی پریشے اور عرشیہ کو دیکھ فاریہ اک دم بولی

ہاں بس فاریہ آپی تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔۔۔۔پریشے چہکتے ہوئے بولی جبکہ عرشیہ ابھی بھی خاموش پیچھے کھڑی تھی

روحان اور زاویار بھی اب اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔۔۔ان دونوں کو دیکھتے ہی فاریہ جو کے ان دونوں کو روکنے والی تھی اک دم چپ ہو گئ۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے جلدی آنا۔۔۔۔بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم دونوں سے۔۔۔۔ فاریہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولتی ہوئ آنیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔۔جو کہ شادی سے پہلے اس کا بھی کمرہ ہوا کرتا تھا

www.novelsclubb.com

حریم جو کہ سیڑھیوں سے اوپر آرہی تھی پریشے اور عرشیہ کو دیکھ کر اک دم کھل اٹھی۔۔۔۔ارے واہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔حریم نے دونوں کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

گھر جا رہی ہو۔۔۔۔۔ گڈ گڈ۔۔۔۔۔انجوائے کرنا خوب۔۔۔۔ حریم بہت پیار سے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہ کر اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔کمرے میں جاتے ہی اس کی سماعتوں سے فون کے بجنے کی آواز ٹکرائ۔۔۔

آنیہ تمھارا فون آرہا ہے۔۔۔۔اس نے کمرے سے گردن باہر نکال کر آنیہ کو کہا اور پھر کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔

کس کا ہے۔۔۔۔۔آنیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آکر بولی

پتہ نہیں میں نے دیکھا نہیں۔۔۔۔۔ حریم نے الجھے انداز میں کہا وہ خدا اور حان کے رویے کی زد میں آئ ہوئ تھی۔۔۔۔وہ بے دھڑک حریم کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور ایسے وقت میں اس کی آنکھیں الگ ہی درد پیش کر رہی ہوتی تھیں۔۔۔یہ سب حریم کو پریشان کر رہا تھا سوچوں کے بھنور میں پھنسی وہ اک کونے میں جا کر بیٹھ گئ

یہ کیوں فون کر رہا ہے۔۔۔۔۔آنیہ نے فون پر سکندر کی کال آتی دیکھ کر کہا

آنیہ نے اک سیکنڈ کے لیئے حریم کی جانب دیکھا لیکن جب اسے سوچوں میں محو پایا تو اک گہرا سانس لیکر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے فون ریسیو کیا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔آنیہ نے کال ریسیو کرتے ہی کہا

ہیلو مائ ڈیئر۔۔۔۔۔سکندر نے بہت خوش مزاجی سے کہا

کیسے ہو۔۔۔۔آنیہ نے اس کے لہجے کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کا۔۔۔۔۔

مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک۔۔۔۔۔تمھاری تصویریں دیکھیں شادی کی۔۔۔۔تو سوچا تمھیں کال کروں۔۔۔۔

میری تصویریں۔۔۔۔۔آنیہ نے حیرت سے پوچھا

ہاں خالہ سے بھجوائیں تھیں نا تم نے۔۔۔۔۔سکندر نے ہمیشہ کی طرح طنز کیا

نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔آنیہ نے صاف کہا

www.novelsclubb.com

اوپلیز۔۔۔۔۔میں جانتا نہیں ہوں کیا یہ سب تم میری اٹینشن پانے کے لی ئے کر رہی ہو۔۔۔۔تو دیکھو تمھارا حربہ کام کر گیا۔۔۔۔۔جو بھی ہے تم لگ بہت پیاری رہی تھیں کل۔۔۔۔۔جیسمین بھی تمھیں دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔اب سکندر کو چاہنے والے بھی عام تھوڑی ہوتے ہیں۔۔۔۔سکندر اپنی اپنی ہی کہے جا رہا تھا

دیکھو سکندر۔۔۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں بھیجا تمھیں امی نے خد ہی بھیجا ہے اور ہاں اک اور بات اپنے کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔میں نے تم سے کبھی محبت نہیں کی یہ امی ہیں جنہوں نے ہم دونوں کے بیچ اس غلط فہمی کو پیدا کیا۔۔۔۔۔انہوں نے مجھ سے بھی وہی جھوٹ کہا جو تم سے کہا ہے۔۔۔۔آنیہ نے آج اپنے دل میں کوئ جواب دبا کر نہیں رکھا اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ دبے گی نہیں۔۔۔۔کسی کے ہاتھوں کا کھلونا نہیں بنے گی اور وہ خد سے کی ئے ہر وعدے پر عمل پیرا بھی تھی

www.novelsclubb.com

اوتو تم ابھی تک مجھ سے ناراض ہو۔۔۔دیکھو لاسٹ ٹائم میں نے جو بھی کہا وہ صرف اور صرف غصے میں کہا تھا۔۔۔اس سب کو سیریس مت لو میری جان۔۔۔۔سکندر عجیب انداز میں کہ رہا تھا

تمھارا مطلب کیا ہے اس سب سے۔۔۔۔آنیہ الجھ کر بولی

آنیہ کے کہتے ہی حریم کا دھیان بھی اک دم آنیہ کی جانب گیا

یار غصہ آگیا تھا۔۔۔منہ سے نکل گیا تم میری بیوی ہو۔۔۔اور سکندر کچھ بھی ہو سکتا ہے اک دفع بندھے بندھن کو توڑنے والا نہیں ہو سکتا۔۔۔مجھ سے جڑی چیز مجھے خد سے دور نہیں پسند۔۔۔تم تاحیات میری ہو اور میری رہو گی۔۔۔

سکندر اس طرح کہ رہا تھا جیسے اسے اپنا فیصلہ سنا رہا ہو۔۔۔۔

میں تمھارا کوئی کھلونا نہیں ہوں۔۔۔بہتر ہو گا تم پہلے اپنے کہے گئے الفاظ یاد کرو۔۔۔۔آنیہ کے لیئے بات کرنا جب دوبھر ہونے لگا تو اس نے فون بند کر دیا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔جن میں ہر سو

بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔۔۔۔اسے لگا تھا وہ اب آزاد ہو گئ ہے ہاں وہ تنہا تھی لیکن آزاد تھی۔۔۔۔۔اور اب اک جھٹکے سے اس کی آزادی اس سے چھین لی گئ تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔حریم جو کہ کب سے اس کی جانب متوجہ ہوئے بیٹھی تھی فون کٹ ہوتے ہی اک دم بولی

وہ کہ رہا ہے۔۔۔۔۔اس نے غصے میں وہ سب کہا ہے وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔۔آنیہ بے بسی سے بولی

تو اب۔۔۔۔حریم نے آنیہ کی جانب سوالیہ نظریں کی ئے پوچھا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے لگا تھا میں اس انسان کی جانب سے دی جانے والی اذیتوں سے چھٹکارا پا چکی ہوں لیکن دیکھو میں تو وہیں کی وہیں کھڑی ہوں۔۔۔۔مجھے زندگی میں اب کچھ نہیں چاہیے مجھے بس سکون چاہیے۔۔۔کم سے کم میری زات کے ساتھ یوں کھلواڑ تو نہ ہو۔۔۔۔۔

اگر وہ مجھے اپنائے مجھے عزت دے۔۔۔۔۔تو سچ میں حریم میں ساری زندگی اس کے ساتھ گزار سکتی ہوں۔۔۔۔۔لیکن اس کے لیئے میں اک چیز سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔جو اس سے منسوب ہے بس۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر آنیہ رونے لگی۔۔۔۔کم سے کم اب اس کے پاس کوئی تھا جو اس کے درد کو سمجھ اور بانٹ سکتا تھا۔۔۔۔۔کم سے کم اس کا دل تو ہلکا ہو ہی جاتا تھا۔۔۔

یار تم خد کو ہلکان مت کرو۔۔۔۔دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے فی الحال تم اسے اگنور کرو اللہ جانے اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔تم بس خوش رہو۔۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔لیکن تب تک تم مجھے یوں ہاری ہوئی نا دکھو۔۔۔۔۔کم سے کم بغیر کوشش کیئے تو میں تمھیں ہار نہیں ماننے دوں گی۔۔۔۔۔حریم اسے حوصلہ دیتے خد بھی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو حریم۔۔۔۔تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔اللہ تعالیٰ تمھیں بہت خوشی دے۔۔۔۔قدر کرنے والے شخص سے ملائے جو تمھیں دل و جان سے چاہے اک آنچ بھی تم پر نہ آنے دے۔۔۔۔آنیہ دل سے حریم کو دعا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

آمین اور تمھارے بھی حق میں اللہ اسی دعا کو قبول کرے۔۔۔آمین۔۔۔۔حریم نے بہت پیار سے آنیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

اچھا اک بات بتاؤں۔۔۔۔۔حریم کچھ سوچتے ہوئے بولی وہ آنیہ کا دھیان اس سب سے ہٹانا چاہتی تھی

آنیہ نے کچھ نہیں کہا بس آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے ہلکے سے سر کو جنبش دی

میں نے نا آج اک اعلیٰ قسم کا بھنڈ مارا ہے۔۔۔۔حریم شرمندہ ہوتے ہوئے بولی

کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔آنیہ ہر قسم کے تاثر سے پاک چہرہ لیے بولی

اور حان بھائی ناچھ کاغز لیکر جلا رہے تھے مجھے لگا وہ محبت میں ناکام ہو کر تصویر جلانے لگے ہیں۔۔۔۔تو میں بھاگی میں نے سوچا اپنے اسکیچ ان سے لے لوں گی۔۔۔۔۔ابھی حریم نے یہ ہی کہا تھا اور آنیہ زور زور سے ہنسنے لگی

پوری بات تو سن لو۔۔۔۔۔حریم نے چڑ کر کہا

مجھے پتہ ہے آگے کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔۔وہ تصویریں تمھاری نہیں ہوں گی اور پھر اور حان نے تمھارے سامنے اسٹائل سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہو گا اور کہا ہو گا وہ تمھاری تصویریں کبھی نہیں جلائے گا۔۔۔۔۔آنیہ نے اندازہ لگایا

ہاں تقریباً۔۔۔۔۔حریم نے منہ پھلا کر کہا۔۔۔۔

جانتی تھی۔۔۔۔میری بہن پکے عاشقوں کا خاندان ہے تم کیا سمجھتی ہو۔۔۔۔۔

محبت نہ چھوٹتی کسی سے۔۔۔۔۔آنیہ نے ہنستے ہوئے ہی کہا۔۔۔۔

اللہ کرے چھوٹ جائے۔۔۔۔۔حریم منہ بنا کر بولی

اگر چھوٹ گئی نا تو تم سے رہا نہیں جائے گا۔۔۔۔آنیہ یہ کہ کر اٹھ گئی

کیا مطلب۔۔۔حریم نے نا سمجھی سے کہا

مطلب یہ کے صرف محبت ہی نشہ نہیں ہوتی چاہے جانے کا احساس بھی کسی نشے سے کم نہیں ہوتا۔۔۔۔اور جب آپکو پتہ چلے کہ اب آپ کسی ایسے کی نگاہ میں جہاں آپ سب کچھ تھے اور اب کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔تو یہ احساس آپ کو اس شخص کی جانب کھینچتا ہے۔۔۔آپ کچھ بھی کر کے اس احساس کو ختم نہیں ہونے دینا چاہتے۔۔۔۔بے شک آپ بدلے میں اسے محبت نہ دو لیکن آپ چاہو گے کہ وہ آپ سے محبت کرنا کبھی نا چھوڑے۔۔۔۔آپ سامنے والے کو اپنی محبت میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔۔پتہ ہے یہ ظلم ہے لیکن یہ ہوتا ہے۔۔۔ہر کوئی چاہتا ہے وہ چاہا جائے۔۔۔

تو یہ تو چاہنے والا بھی تو چاہتا ہے کہ اسے بھی بدلے میں چاہا جائے۔۔۔۔حریم کنفیوز ہوتے ہوئے بولی

تو وہ تو دے رہا ہے نا اپنی محبت۔۔۔آپ تو نہیں دے رہے نا آپ تو فری میں سب کچھ چاہتے ہو۔۔۔۔آنیہ گہری سوچ میں ڈوب کر کہہ رہی تھی

تو تم زونین بھائی کو ساری زندگی ایسا ہی دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔حریم نے سوال کیا

ہاں بھی اور نا بھی۔۔۔۔میں چاہتی ہوں وہ آگے بڑھے اپنی زندگی میں خوش رہے۔۔۔۔لیکن دل کے کسی گوشے میں۔۔۔۔میں چاہتی ہوں وہ ساری زندگی مجھے چاہتا رہے اس کے دل پر صرف میری حکومت ہو۔۔۔وہ کبھی کسی کے بارے میں نا سوچے۔۔۔۔۔ہوں نا میں خد غرض۔۔۔۔آنیہ آج عجیب انداز میں اپنا دل کھولے بیٹھی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مقابل میں جو ہے وہ اس کی باتیں سن کر اسے کبھی جج نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

تمھاری باتیں سن کر مجھے تو محبت سے ہی ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔۔پہلے ہی وہ مجھے کم ڈراتے ہیں۔۔۔۔۔حریم اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی

اگر زونین کے ساتھ وہ حادثہ نہیں ہوتا نہ تو یہ سب بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔اس نے مجھ پر بہت ظلم کیا ہے۔۔۔۔۔وقت آنے دو میں اس سے اپنے ہر زخم کا بدلہ لوں گی۔۔۔آنیہ کا اشارہ جنگل میں رہنے والی شہ کی جانب تھا

یہ ٹاپک تو ابھی رہنے ہی دو۔۔۔۔۔۔مجھے تو اس سب سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔حریم اور زیادہ خوفزدہ ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

****

کیا واقعی۔۔۔۔۔ظفر شاہ خوشی خوشی فون پر بات کر رہے تھے تبھی کوثر شاہ کمرے میں داخل ہوئیں

یہ تو آپ نے بہت اچھی خبر سنائی ہے۔۔۔۔۔ظفر شاہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے

کیا ہوا۔۔۔۔۔کوثر شاہ تجسس کی وجہ سے مجبور ہوتی پوچھنے لگیں

www.novelsclubb.com

جعفر بھائی نے اپنا ہاتھ ہلایا ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر پر امید ہیں کوثر۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے فون بند کرتے ہی کہا۔۔۔۔۔۔وہ بہت زیادہ خوش تھے

اک منٹ۔۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔اک دفعہ زرایہ بھی سوچیں کہ بچوں کو کیا بولیں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ بھائی جان مر چکے ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جو سچ ہے وہ بولیں گے۔۔۔۔۔میرا بھائی ٹھیک ہو رہا ہے اس وقت اس سے بڑی میرے لیئے کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ ظفر شاہ یہ کہتے کمرے سے نکل کر فرقان شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔جبکہ کوثر شاہ کے چہرے پر صاف پریشانی اور فکر کے اثرات نمایاں تھے۔۔۔۔۔

اپنی خوشی میں سب بھول بیٹھے ہیں یہ۔۔۔۔۔اللہ پاک میرے بچوں کو اس کے شر سے بچانا۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں جنگل میں رہنے والی مخلوق سے اپنے بچوں کو بچانے کی دعا کرنے لگی البتہ کچھ تھا جس سے وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے لگا تھا میں یہ خوشی سنے بغیر ہی اس دنیا سے چلا جاؤں گا یا پھر کسی دن اس کے چلے جانے کی ہی خبر مجھ تک پہنچے گی۔۔۔۔۔فرقان شاہ آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیئے ظفر شاہ سے کہ رہے تھے

بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔خوشی کا موقع ہے اچھی بات کریں۔۔۔۔۔اللہ کا کرم ہوا ہے ہم پر۔۔۔۔بس اب اللہ کرے بھائی جان مکمل صحت یاب ہو کر گھر آجائیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ کے چہرے سے ان کی خوشی کا صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

بابا کیا زاویار سے اس بارے میں بات کریں۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

بالکل بیٹا اب وقت آگیا ہے۔۔۔۔ولیمہ ہو جانے دو۔۔۔۔ہم دونوں خدا اس سے بات کریں گے۔۔۔۔مجھے امید ہے وہ ہماری مجبوری سمجھے گا۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ کے چہرے پر اب فکر مندی چھا گئی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ابھی تو سفید حویلی گئے ہوئے ہیں۔۔۔آجائیں گے تھوڑی دیر میں پھر ولیمے کی تیاریاں بھی کرنی ہیں بہتر ہو گا کل یا پرسوں ہی بات کر لیں۔۔۔ظفر شاہ کچھ سوچتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا امی۔۔۔آنیہ دلہنوں کا سامان لینے کوثر شاہ کے کمرے میں آئی تھی لیکن اپنی امی کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ اک دم پوچھ بیٹھی

بس بیٹا کیا بتاؤں۔۔۔اللہ اللہ کر کے خوشیاں دیکھنا نصیب ہوئی تھیں اتنے سال بعد جا کر کسی شادی کے موقع پر کوئی حادثہ نہیں ہوا تھا اور دیکھو۔۔۔پھر سے مصیبت کی گھڑیاں شروع ہو گئیں۔۔۔کوثر شاہ پریشان ہوتے ہوئے کہ رہی تھیں

کیا ہوا امی۔۔۔سیدھا سیدھا بتائیں۔۔۔آنیہ اک دم ان کے پاس جا کر پریشان ہوتے بیٹھ گئی

تمھارے تایا۔۔۔۔ جعفر بھائی نے امپر وومنٹ دکھائی ہے۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا ہے وہ جلد صحتیاب ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کا یہ کہتے چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا ۔۔۔۔صاف ظاہر تھا وہ بہت ڈری ہوئی ہیں۔۔۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے نا امی۔۔۔۔۔آنیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

تم کچھ نہیں جانتی بیٹا۔۔۔۔وہ جو مصیبت ہمارے گلے پڑی ہے وہ جعفر بھائی کی ہی وجہ سے پڑی ہے۔۔۔۔۔اور اب جب وہ واپس آجائیں گے تو وہ اور زیادہ تیش میں آجائے گی۔۔۔۔۔ تم بچے نہیں جانتے ہم سب نے کیسا وقت دیکھا ہے۔۔۔۔۔ تم لوگوں کو اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھیں

تو امی اس کے ڈر سے ہم اپنوں کی خوشی میں خوش ہونا تو نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔

تایا جان اگر ٹھیک ہو کر آتے ہیں تو میں تو ان کا پر جوش استقبال کروں گی۔۔۔۔۔ اس نے ان کے جانے کے بعد بھی کوئی کثر نہیں چھوڑی ہے بس آپ کو اندازہ

نہیں ہے کہ تباہی کتنی گہری ہے۔۔۔۔آنیہ کا اشارہ اپنے دل پر لگے زخموں پر تھا جسے کوثر شاہ بہت اچھے سے سمجھ گئی تھیں۔۔۔۔

تم اس سب سے نکلی نہیں ہو ابھی تک۔۔۔کوثر شاہ نے اک دم سرد تاثر لائے کہا

کیا آپ کو نہیں لگتا میں نکل چکی ہوں۔۔۔کیا آپ کو نہیں لگتا۔۔۔۔کیا آپ کو چلتی پھرتی دو محبت کی قبریں نظر نہیں آتیں۔۔۔۔ہماری محبت کا تو قتل ہوا ہے اور یہ قتل پہلے اس نے اور پھر آپ نے کیا ہے۔۔۔آنیہ ابھی بھی بہت نرم انداز میں اپنے دل کی کیفیت بیان کر رہی تھی۔۔۔

تم اپنی ماں سے بدتمیزی کرنا نہیں چھوڑو گی۔۔۔کوثر شاہ غصے سے بولیں

امی کیا ایسا ہوا نہیں ہے۔۔۔۔۔ہوا تو یہی ہے بس آپ چاہتی ہیں کہ اس حادثے کا کوئی ذکر نہ ہو۔۔۔۔کوئی اپنی آہ و پکار نہ سنائے۔۔۔امی زخم تو ہیں اور ان زخموں سے مکمل خون بہتا رہتا ہے مجھے نہیں پتہ یہ زخم کب بھریں گے۔۔۔۔ بھریں گے کہ بھی نہیں مجھے یہ بھی نہیں پتہ۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ ناسور بن جائیں

گے اور اک دن مجھے ختم کر دیں گے۔۔۔۔۔تب میں اپنی زات میں اندر تک سکون محسوس کروں گی۔۔۔۔جب تک یہ دل دھڑک رہا ہے میں کیسے اس کے درد کو محسوس نہ کروں۔۔۔۔۔آنیہ الگ ہی دنیا میں کھوئ کوثر شاہ سے کہ رہی تھی

توبہ کرو لڑکی۔۔۔۔کسی کی بیوی ہو تم۔۔۔کوثر شاہ نے اس کے منہ پر اک زوردار تھپڑ لگاتے ہوئے تقریباً چلاتے ہوئے کہا

میں اب اسے اپنا شوہر نہیں مانتی۔۔۔۔۔جس کی نظر میں میری کوئ قدر نہیں۔۔۔۔جس کے لی ئے میں بس اک چیز ہوں وہ میرا کچھ نہیں لگتا۔۔۔۔۔ بھائ کی شادی کے بعد میں خدا اس کے خلاف خلا کی درخواست دائر کراؤں گی ۔۔۔۔۔آنیہ لال آنکھیں لی ئے کوثر شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کا یہ سب بات ابھی کرنے کا کوئ ارادہ نہیں تھا لیکن کوثر شاہ کے ہاتھ اٹھانے سے وہ اپنی برداشت کھو بیٹھی تھی

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔ضرور یہ پٹی تمھیں اس زونین نے پڑھائی ہو گی۔۔۔اک بات یاد رکھنا تمھاری شادی میں اس سے تو ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔کوثر شاہ کمرے کا دروازہ لاک کرتے ہوئے بولیں انہیں ڈر تھا آنیہ کی بات کہیں گھر میں کوئی اور نہ سن لے

امی آپ انہیں سمجھیں ہی نہیں۔۔۔آپ تو اپنی بیٹی کو بھی نہیں سمجھیں۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے شکستہ لہجے میں کہا

ہاں میں نہیں سمجھتی یہ سب۔۔۔۔۔آنیہ تمھیں اپنی ماں کی قسم ہے اگر تم نے کبھی دوبارہ یہ بکواس اپنے منہ سے نکالی تو۔۔۔پھر تمھیں زونین تو مل جائے گا لیکن اک بات یاد رکھنا تمھیں تمھاری ماں نہیں ملے گی۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے آخری ہتھکنڈا اپنایا۔۔۔وہ آنیہ کی بات سننے کو ہی تیار نہیں تھیں انہیں لگ رہا تھا کہ یہ سب زونین کی وجہ سے ہو رہا ہے جبکہ اصلیت تو اس کے برعکس تھی لیکن ضد اور انا کی پٹی جب آنکھوں پر بندھی ہو تو اصلیت دکھتی ہی کہاں ہے۔۔۔۔۔

امی کیا کہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔اک بار میری بات تو سن لیں۔۔۔۔کوثر شاہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ آنیہ کو کیسے قابو کرنا ہے اور وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھیں۔۔۔۔کیونکہ ان کی قسم نے آنیہ کو زیر کر دیا تھا

بس جو میں نے کہ دیا وہی ہو گا۔۔۔۔۔وہ نہیں بلائے گا تو میں تمھیں وہاں بھیج دوں گی لیکن اب تمھیں یہاں اس کے ساتھ زیادہ دن نہیں رہنے دوں گی۔۔۔۔۔کوثر شاہ کا اشارہ زونین کی جانب تھا۔۔۔۔۔

دروازے پر ناک ہونے سے وہ دونوں اک دم چونکیں۔۔۔۔۔اپنا حال درست کرو۔۔۔۔آنیہ کو کہتی وہ دروازہ کھولنے چلی گئیں۔۔۔۔

آپ نے بلایا تھا چاچی۔۔۔۔زونین نے مسکراتے ہوئے کہا اس بچارے کو کیا معلوم تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت کچھ کہتے کہتے رک گئیں۔۔۔۔۔اپنی بھابھیوں کو پارلر لیکر جانا ہے تمھیں۔۔۔۔بلاؤان دونوں کو۔۔۔۔سخت لہجے میں کہ کر وہ اندر چلی گئیں۔۔۔۔

جبکہ زونین حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

جیب سے فون نکالنے کے لیئے جب زونین نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اسے احساس ہوا کہ اس کا فون تو کمرے میں ہی رہ گیا۔۔۔۔کوثر شاہ کے رویے کو مکمل نظر انداز کرتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

امی آپ کو جب احساس ہو گا کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے تب آپ بہت پچھتائیں گی۔۔۔۔آنیہ نے کوثر شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور بنا ان کے جواب کا انتظار کیئے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

زونین جو کہ زاویار کو کال ملاتا ہوا گھر سے باہر کی جانب جا رہا تھا آنیہ کو کوثر شاہ کے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ کر اک پل کو وہیں رک گیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہو۔۔۔۔آنیہ اس سے نظر چرا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس نے اسے روک کر پوچھا

آنیہ نے اسے جواب میں کچھ نہیں کہا بس اک نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں موجود درد زونین کے دل کو چیرنے لگا تھا

کیا ہوا۔۔۔زونین نے پھر سے پوچھا

آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا سیدھا بھاگ کر حریم کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

زونین جو کہ کچھ بھی دیکھ سکتا تھا آنیہ کی آنکھوں میں آنسو نہیں فوراً اس کے پیچھے گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر پہنچ کر اس نے ہلکی سی ناک کی۔۔۔۔جی بھائی۔۔۔۔حریم فوراً ہی کمرے سے باہر نکل کر بولی

جاؤ سفید حویلی جا کر بھابھیوں کو بلا کر لاؤ۔۔۔ کہنا پارلر جانا ہے۔۔۔۔۔۔زونین نے بے چین ہوتے ہوئے کہا

یہ کام تو آپ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ حریم نے الجھ کر کہا

جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔زونین کا ضبط اب جواب دینے لگا تھا

اچھا اچھا جا رہی ہوں۔۔۔۔ حریم یہ کہ کر اندر گئی اور دوپٹہ اچھے سے اوڑھ کر فوراً ہی سفید حویلی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

بیٹا آپکو پریشانی ہوئی رات میں۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ شرمندہ ہوتی روحان سے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں چاچی۔۔۔۔۔پریشانی تو آپ لوگوں کو ہوئی تھی۔۔۔۔مجھے تو پھر سکون تھا عرشیہ ساتھ تھیں میرے کم سے کم ان کی طبیعت کے بارے میں بے چینی نہیں

تھی آپ لوگ تو ساری رات ہی پریشان رہے ہوں گے۔۔۔۔۔روحان بہت نرم لہجے میں چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہ رہا تھا

عرشیہ کو تم جیسا ہمسفر ملا ہے اللہ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔۔۔۔تم نہیں جانتے بیٹا ہمارے دل کتنے پر سکون ہیں۔۔۔۔اویس شاہ بھی آنکھوں میں فخر لیئے روحان سے کہ رہے تھے

فرحان شاہ کے چہرے پر یہ سنتے ہوئے کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔وہ بس کبھی روحان کو اور کبھی زاویار کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔زاویار تو خاموشی سے ہی بیٹھا ہوا تھا جبکہ پریشے اوپر اپنے کمرے میں گئی ہوئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔ثناء شاہ زاویار کو دیکھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔

جی الحمدللہ۔۔۔۔۔زاویار نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا

تبھی پریشے ہاتھ میں بڑا سا ڈبہ اٹھائے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی۔۔۔۔۔یا اللہ خیر یہ سب کیا ہے بیٹا۔۔۔۔ثناء شاہ پریشے کی جانب دیکھتی اک دم اٹھیں۔۔۔۔اس دوران اک شرمندہ سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے انہوں نے زاویار کی جانب بھی دیکھا۔۔۔۔زاویار بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے پریشے کو حیرت سے دیکھ رہا تھا البتہ منہ پر ہاتھ اس نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیئے رکھا تھا۔۔۔۔

امی کچھ نہیں میرا سامان ہے۔۔۔۔ابھی وہ یہ کہ ہی رہی تھی کہ آخری سیڑھی پر اس کا پاؤں مڑا اور دھڑام سے وہ سامان سمیت زمین پر جا گری۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنبھال کر۔۔۔۔۔زاویار جھٹ سے اسے اٹھانے کے لیئے اٹھا۔۔۔۔

اویس شاہ اور ثناء شاہ بھی ساتھ ہی اٹھے۔۔۔

ڈبہ اب کھل چکا تھا اس میں کئی طرح کے ٹیڈی بیئر موجود تھے کچھ آرٹ بکس تھیں۔۔اور بہت ساری چھوٹی بڑی چیزیں جو شاید اسے اس کی دوستوں نے تحفوں کی سورت میں دی ہوں گی۔۔۔۔۔۔سارے فلور پر بکھر گئیں

ہائے میرا سامان۔۔۔۔خد کو سنبھال کر اٹھتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔

ثناء شاہ تو وہیں کے وہیں رک گئیں۔۔۔۔۔جسے خد سے زیادہ اپنے بے مطلب کے سامان کی پڑی تھی اس کو وہ کیا سنبھالتیں۔۔۔۔حرا اور عرشیہ نے بمشکل تمام اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔۔جبکہ زاویار اس کے پاس جا بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو پریشے آپ۔۔۔۔زاویار نے بہت آہستہ سے کہتے پریشے کو پہلے کھڑا کیا اور پھر وہیں زمین پر اکڑوں بیٹھ کر اک اک سامان ڈبے میں واپس ڈالنے لگا۔۔۔۔۔

یہ سب لیجانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ثناء شاہ اپنے غصے کو ضبط کرتیں مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولیں۔۔۔

رہنے دیں چاچی۔۔۔۔لیجانے دیں۔۔۔۔ابھی پریشے کچھ کہنے کے لیئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ زاویار کے اک دم کہنے سے چپ ہو گئ۔۔۔۔اب کوئ اس کی طرف داری کر ہی رہا تھا تو اسے کیا پڑی تھی کہ بیچ میں بولتی

ثناء شاہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا لیکن انہیں زاویار پر بہت ترس آیا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو بہت اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔۔

زاویار بیٹا تمھیں ابھی اندازہ نہیں ہے تمھارا پالا کس طوفان سے پڑا ہے۔۔۔۔۔اللہ تمھیں صبر و حوصلہ دے اور میری بیٹی کو عقل۔۔۔۔ثناء شاہ دل ہی دل میں زاویار کی جانب دیکھ کر کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

چلو کم سے کم امی کی ڈانٹ سے بچانے والا تو کوئی ملا۔۔۔آپ تو میری امید سے زیادہ اچھے ثابت ہو رہے ہیں مسٹر کھڑوس۔۔۔۔۔۔پریشے نے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں زاویار سے کہا

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔حریم نے دروازے سے اندر گھستے ہی سب کو باآواز بلند سلام کیا

آپ لوگوں کو چاچی بلا رہی ہیں پارلر جانے کے لیئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔حریم نے فوراً ہی اپنی بات کہی وہ سفید حویلی میں زیادہ دیر رکنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

ہاں بس ہم نکل ہی رہے تھے۔۔۔۔روحان یہ کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا ۔۔۔۔۔عرشیہ جو کہ کافی دیر سے پر سکون بیٹھی تھی گھر واپس جانے کے نام سے ہی اک دم گھبرانے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔ عرشیہ خدپر کنڑول کرتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔

گھبرائیں نہیں میں ہوں نا۔۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے کہا۔۔۔۔

مجھے پارلر نہیں جانا۔۔۔۔ عرشیہ نے بہت آہستہ سے کہا۔۔۔۔ان دونوں کو اس طرح بات کرتا دیکھ حرا کو اپنے دل میں سکون سا اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ یہی تو چاہتی تھی کہ کوئ عرشیہ کا اس کی طرح خیال رکھے اور روحان کی آنکھوں میں عرشیہ کے لی ئے فکر اور عرشیہ کی آنکھوں میں روحان کے لی ئے اعتماد اس کی ہر فکر کو ختم کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔ولیمے کی دلہن بنا میک اپ کی کیسی لگے گی۔۔۔۔۔روحان نے اس کے کان کے قریب جا کر شرارتی انداز میں کہا

میں آپکو بغیر میک اپ کے اچھی نہیں لگتی کیا۔۔۔۔ عرشیہ اپنی معصوم آنکھوں میں سوال لائے کہ رہی تھی

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔گھر چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔ابھی اس سوال کا جواب دینے کے لی ئے یہ جگہ مناسب نہیں۔۔۔۔روحان نے اک آنکھ دبا کر شرارت سے کہا

عرشیہ اس کی بات سن اک دم شرما کر مسکرانے لگی۔۔۔۔اپنا ڈر خوف وہ اس سے بات کر کے بھول رہی تھی وہ سنبھل رہی تھی اس کا دل پر امید تھا۔۔۔۔۔رات چاہے کتنی بھی کالی کیوں نہ ہو صبح کی اک کرن کا سامنا نہیں کر پاتی۔۔۔۔سورج اپنے پورے جلال سے نکلتا ہی ہے اور ہر اندھیرے کو ختم کر دیتا ہے۔۔۔۔روحان اس کی زندگی میں اسی کرن کی مانند تھا۔۔۔۔۔روشن اور پر امید۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں آجائیں۔۔۔۔۔حریم یہ کہہ کر سفید حویلی سے باہر چلی گئ۔۔۔۔باہر نکلتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا صبح اس کی جانب سے کی گئ بے وقوفی کے بعد اب اس میں اور حان کا سامنا کرنے کی کوئ ہمت باقی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے دے دیں یہ۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کو ڈبہ ہاتھ میں پکڑے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا

نہیں ٹھیک ہے میں لیجاتا ہوں۔۔۔۔زاویار نے نارمل سے انداز میں کہا

نہیں آپ مجھے دے دیں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔پریشے نے پھر سے ہاتھ آگے بڑھایا

آپ نے اتنی اونچی ہیل پہنی ہوئی ہے خدانخواستہ اگر باہر آپ گر گئیں تو سوچیں۔۔۔۔چوٹوں کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھی دلہن کیسی لگے گی۔۔۔۔اور پھر آپ کا تو کچھ نہیں جائے گا سب لوگ مجھے ہی شک کی نگاہ سے دیکھیں گے۔۔۔۔۔ویسے ہی آدھا زمانہ مجھے کھڑوس کہتا ہے۔۔۔۔زاویار نے پریشے پر شرارتی انداز میں طنز کیا اور مسکراتا ہوا حویلی سے باہر چلا گیا

جبکہ پریشے کچھ سیکنڈز کے لیئے ہکا بکا رہ گئ۔۔۔۔۔کیونکہ ابھی تو اس نے دل میں زاویار کو کھڑوس کہا تھا۔۔۔۔۔ہائے یہ سوچیں تو نہیں سن لیتے۔۔۔۔۔۔پریشے بڑبڑائ اور پھر زاویار کے پیچھے پیچھے لال حویلی کی جانب بڑھ گئ

کیا ہوا ہے تمھیں۔۔۔۔۔زونین کمرے میں آتے ہی آنیہ کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

کچھ نہیں تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔آنیہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولی

کچھ نہیں تو یہ حال کیوں بنایا ہوا ہے تم نے اپنا۔۔۔۔۔چاچی نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔۔زونین جو کہ ہر وقت مزاق کرتا رہتا تھا اس وقت اس کی آنکھیں اس کا چہرہ شدید کرب کو ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو زونین پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔امی آ گئیں تو نا جانے وہ کیا کر بیٹھیں۔۔۔۔۔آنیہ کا چہرہ خوف و غم کے ملے جلے تاثرات کی عکاسی کر رہا تھا

نہیں پہلے تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔۔زونین آنیہ کے عین سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا

بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ اک دم جھنجھلا کر بولی اور پھر بات کو ادھورا چھوڑ کر اپنا منہ اپنے ہاتھوں سے چھپائے رونے لگی

تم چلے جاؤ زونین۔۔۔۔۔پلیز چلے جاؤ۔۔۔۔۔اک لکیر ہے تمھارے اور میرے بیچ۔۔۔۔۔۔بہت باریک سی میں اسے توڑنا نہیں چاہتی اور اس وقت میں جس تکلیف سے گزر رہی ہوں مجھے لگتا ہے میں کچھ غلط کر بیٹھوں گی۔۔۔۔

میں تمھیں اتنا کمزور نہیں سمجھتا۔۔۔اور نہ میں خدا اتنا کمزور ہوں۔۔۔۔۔مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔زونین اس کے پاس سے اٹھ کر دور ہوتے ہوئے بولا

نہیں زونین میں تمھیں نہیں بتا سکتی۔۔۔۔۔آنیہ بضد تھی

تو پھر رونا بند کرو۔۔۔۔زونین کی برداشت کی اب حد ہو گئی تھی وہ سب برداشت کر سکتا تھا لیکن آنیہ کا یوں ٹوٹنا برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ہاں سب یوں ہی مجھ پر اپنا زور آزماتے ہیں ڈانٹ کر مار کر۔۔۔۔دھمکا کر ۔۔۔۔قسمیں دے کر۔۔۔۔۔تم بھی یہی کرو۔۔۔۔لو مارو مجھے۔۔۔۔۔تم بھی اپنا غصہ نکال لو۔۔۔۔۔کم سے کم مجھے اتنی آزادی تو دو کہ میں اپنے مردہ وجود کا ماتم ہی منالوں۔۔۔۔۔اپنے ٹوٹے دل پر کچھ پل رو ہی لوں۔۔۔

میرے ارمانوں کا جنازہ نکلا ہے مجھے سوگ تو منا لینے دو۔۔۔۔۔چلے جاؤ یہاں سے ۔۔۔۔۔آنیہ بھی غصے سے چلائی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زونین نے اک نظر آنیہ کی جانب دیکھا اور کمرے سے نکل گیا

اسے شدید غصہ آرہا تھا اک پل کے لیئے اس کا دل چاہا کہ کوثر شاہ کے کمرے میں چلا جائے اس نے اپنے قدم آگے بڑھا بھی لیئے تھے سیڑھیوں سے تیزی سے اترتا وہ سیدھا کوثر شاہ کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

لیکن سامنے کے دروازے سے کسی کو اندر آتا دیکھ وہ اک دم وہیں رک گیا۔۔۔۔

کچھ پل کے لی ئے اسے لگا جیسے اس کی سانسیں کسی نے اپنی مٹھی میں قید کر لی

ہیں۔۔۔۔

ہیلو مائ فرینڈ۔۔۔۔۔ سکندر نے پر جوش انداز میں زونین کو پکارا

سکندر تم۔۔۔۔۔بتایا نہیں تم نے کہ تم آرہے ہو۔۔۔۔۔زونین نے خد کو

سنبھالتے ہوئے کہا

ارے ہماری بیگم ناراض ہو گئ ہیں۔۔۔۔انہیں منانے آیا ہوں سوچا سالے کی

شادی بھی اٹینڈ کر لوں گا بس دو دن کے لی ئے آیا ہوں۔۔۔۔۔پھر چلا جاؤں

گا۔۔۔۔ سکندر نے زونین کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یار میں آتا ہوں کچھ ضروری کام ہے۔۔۔۔۔۔آنیہ کا ذکر سنتے ہی زونین سے وہاں

اک پل کے لی ئے بھی کھڑا ہونا ناممکن ہونے لگا تو وہ یہ کہہ کر کوثر شاہ کے کمرے کا

دروازہ ناک کرنے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔وہ سکندر کے منہ سے آنیہ کا نام فی الحال سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ کوثر شاہ نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے اور وجہ کوئی اور نہیں زونین تھا۔۔۔۔۔اسے خد پر سب سے زیادہ غصہ آرہا تھا وہ بات تو نہیں جانتا تھا لیکن کوثر شاہ کے رویہ اور آنیہ کی باتوں سے اسے کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا اور اب سکندر کے منہ سے نکلی بات اور زیادہ کڑی سے کڑی ملا رہی تھی۔۔۔۔۔لیکن اسے فکر صرف اس بات کی تھی کہ آنیہ دکھی ہے وہ رو رہی ہے اور وہ چاہ کر بھی اسے چپ نہیں کروا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔جواں مرد کا دل رو رہا تھا۔۔۔۔۔اور آنکھیں ایسے خشک تھیں جیسے بھیگنا ہی نہ جانتی ہوں۔۔۔۔۔

آپ کا مہمان آیا ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ کے سرد تاثرات کو نظر انداز کرتے زونین نے کہا اور لال حویلی سے باہر چلا گیا

www.novelsclubb.com

ارے واہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔ صبح فاریہ نے سرپرائز دیا اور اب شام میں تم نے۔۔۔۔ آج تو لگتا ہے میری ہر دعا کی قبولیت کا دن ہے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ بڑے پیار سے سکندر کی جانب بڑھتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

آنیہ کہاں ہے میں پہلے اس سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اپنی جانب بڑھتی کوثر شاہ کو نظر انداز کرتے سکندر نے اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں میں بلاتی ہوں اسے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ اک دم آنیہ کو بلانے جانے لگیں۔۔۔۔۔

رکیں میں بھی جاؤں گا میں اسے بھی سرپرائز دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ آخر آپ نے کہا تھا وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ اتنا تو حق بنتا ہے اس کا۔۔۔۔۔ سکندر کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا اسے کوثر شاہ کے جھوٹوں کی حقیقت معلوم ہو گئ تھی اس نے چھوٹتے ہی طنز کیا۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔چلو اوپر ہی ہے وہ۔۔۔۔۔کوثر شاہ سکندر کو حریم کے کمرے کی طرف اشارہ کر کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔۔

آنیہ اپنے کمرے میں نہیں ہے کیا۔۔۔۔

سکندر نے حریم کے کمرے کی جانب جاتے ہوئے کہا

نہیں وہ فاریہ کو دیا تھا وہ آج آئی ہے نا تو سو رہی ہے وہاں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ مسکراتے ہوئے بولیں

سکندر بناناک کی ئے آنیہ کے کمرے کے اندر چلا گیا۔۔۔۔جبکہ کوثر شاہ وہیں باہر کھڑی ہو گئیں۔۔

آنیہ کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔۔۔۔۔اپنے ماں باپ کی عزت رکھ لینا ۔۔۔۔۔کوثر شاہ دل ہی دل میں ڈر رہی تھیں۔۔۔۔آنیہ اس وقت کس کیفیت

www.novelsclubb.com

سے گزر رہی ہے وہ جانتی تھیں تبھی خد ساختہ پریشانی میں مبتلا ہوتی ادھر سے ادھر ٹہلنے لگیں۔۔۔۔

تمھیں میں کس طرح بولوں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔آنیہ جسے لگا تھا زونین واپس کمرے میں آیا ہے اپنا منہ گود میں چھپائے ہوئے بولی

سکندر نے اک آبرو اٹھا کر آنیہ کو دیکھا اور سیدھا چلتا ہوا آنیہ کے بلکل پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

تم کیوں۔۔۔۔ابھی آنیہ کچھ کہنے کے لیئے منہ اٹھا کر لب کھول ہی رہی تھی کہ اپنے اتنے پاس بیٹھے سکندر کو دیکھ اک دم گھبرا گئی۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔ریلیکس ریلیکس۔۔۔۔سکندر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آنیہ کے کندھوں کو پکڑتے ہوئے کہا

تم یہاں کیسے۔۔۔۔تم کب آئے۔۔۔۔۔آنیہ اس کی گرفت سے خد کو آزاد کرتی کھڑے ہوتے ہوئے بولی

بس ابھی۔۔۔۔سکندر اس کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔۔۔آنیہ اس سے دور ہوتے کہ رہی تھی

تمھیں اس بات کا احساس دلانے کہ تم میری ہو۔۔وہ کہتے ہیں نا اپنوں کو اپنے ہونے کا احساس دلاتے رہنے چاہیئے ورنہ وہ آپکو بھول جاتے ہیں۔۔سکندر آنیہ کی جانب مسلسل اپنے قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

سکندر وہیں رک جاؤ۔۔۔۔آنیہ کو سکندر کا انداز عجیب لگ رہا تھا اب وہ اس سے خوفزدہ ہونے لگی تھی

اچھا رک گیا۔۔۔۔۔چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔سکندر ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔وہ حیرت سے سکندر کو دیکھنے لگی۔۔۔کیا یہ وہی سکندر ہے جو

اس کا بہت اچھا دوست تھا اس کی ہر پریشانی اور غم کو منٹوں میں بھانپ لیتا تھا یہ تو وہ نہیں تھا اس سے تو آنیہ کو کبھی خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔بلکہ اس کے ساتھ تو وہ خوب کھل کر مسکراتی تھی۔۔۔زندگی اس طرح بھی بدل سکتی ہے اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔۔

خالہ نے مجھے تمھاری جو تصویریں بھیجی تھیں ان میں تو تم کچھ اور ہی تھیں۔۔۔۔ ابھی تو کہیں سے کہیں تک تم ویسی نہیں لگ رہیں۔۔۔۔۔سکندر سر سے پیر تک آنیہ کو دیکھتے ہوئے بولا

تم میری زندگی سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔میں پھر سے ویسی ہی ہو جاؤں گی۔۔۔۔آنیہ نے اپنے دل کی بات صاف بیان کی

یہ تو تمھاری غلط فہمی ہے میری جان۔۔۔تم مجھ سے وابستہ ہو چکی ہو۔۔۔۔اور اب سکندر سے دور ہونے کا تمھارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔۔بہتر ہو گا یہ ضد چھوڑ دو۔۔۔سکندر اس چہرے پر آئی لٹ اٹھا کر کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا

تم نے مجھے خد دور کیا ہے خد سے۔۔۔۔آنیہ خد پر ضبط کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چاہے سکندر نے اسے لاکھ تکلیف پہنچائی ہو لیکن تھا وہ اس کا شوہر۔۔۔۔کسی چیز کا فیصلہ کرنا الگ بات ہوتی ہے اور اس فیصلے پر عمل کرنا الگ۔۔۔۔اوپر سے کوثر شاہ کی دی ہوئی قسم اسے اور کمزور کر رہی تھی۔۔۔۔

ایسا بھی کیا کہ اک بار دور کرنے سے تم دور ہو بھی گئیں

۔۔۔یار میں نے اس دن ڈرنک زیادہ کر لی تھی۔۔۔۔اوپر سے خالہ نے امی کو فون کر کے کہا کہ تمھیں امریکہ بلوالوں۔۔۔۔اب بتاؤ کیا یہ بات صحیح ہے کہ ہمارے معاملات تم خالہ کے زریعے درست کروا رہی ہو۔۔۔۔ہم دونوں ہی سمجھدار ہیں اپنے فیصلے خد لے سکتے ہیں۔۔۔۔اپنا اچھا برا بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔۔تو پھر بے مقصد بڑوں کو اپنے درمیان گھسیٹنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔بس مجھے کسی کی مداخلت بہت بری لگتی ہے اسی وجہ سے وہ سب کہ دیا تھا۔۔۔۔

لیکن جب اس دن تمھاری تصویریں دیکھیں سچ کہ رہا ہوں۔۔۔تم میری بیوی ہو یہ سوچ کر ہی مجھے بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔۔اتنی پیاری بیوی کو ناراض کر دیا کتنا برا ہوں نا میں۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے سکندر نے آنیہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور اپنے لبوں کے قریب لیجانے لگا۔۔۔۔۔

مجھے وقت چاہیئے سوچنے کے لیئے۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے فوراً ہی آزاد کرایا۔۔۔۔۔

دو دن کے لیئے آیا ہوں۔۔۔۔زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔۔۔۔آج رات تک کا وقت ہے تمھارے پاس۔۔۔۔۔سکندر ابھی بھی مسکرا رہا تھا جیسے آنیہ کی کسی بھی بات کا اس پر کوئی فرق ہی نا پڑا ہو۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔کافی ہے۔۔۔۔۔آنیہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

اک بات یاد رکھنا۔۔۔۔مجھ سے دور ہونے کا خیال بھی اپنے ذہن میں مت لانا۔۔۔۔۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں جیسمین کو چھوڑ رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوں۔۔۔۔۔جیسمین سے میرا رشتہ ابھی بھی ویسا ہی ہے اس کے علاوہ امریکہ بھی تم تب ہی آؤ گی جب میں چاہوں گا۔۔۔۔۔پرانی شرطیں اپنی جگہ پر ہی ہیں۔۔۔۔کہیں تم کوئی سنہرے خواب سجا بیٹھو۔۔۔۔۔سکندر کے تاثرات پہلی بار سرد ہوئے تھے

تو پھر چھوڑ دو نا مجھے۔۔۔۔۔یہ رشتہ نہیں ہے یہ قید ہے کیوں مجھے ازیت دے رہے ہو۔۔۔۔۔آنیہ شکستہ لہجے سے بولی

ہاں یہ قید ہے۔۔۔۔اور تم اس قید میں بندھ گئی ہو۔۔۔۔

رکو تمھیں اک چیز دکھاتا ہوں۔۔۔۔سکندر نے جیب سے موبائل نکال کر اک کھلونے کی تصویر آنیہ کے سامنے کی۔۔

یاد ہے یہ۔۔۔۔۔یہ میری پہلی سالگرہ کا تحفہ ہے جو مجھے بابا نے دیا تھا۔۔۔یہ آج تک ہے میرے پاس۔۔۔۔۔ماما نے بہت دفع اسے چیریٹی میں دینا چاہا۔۔۔۔بہت دفع تو اسے پھینک بھی دیا۔۔۔۔لیکن ہر بار میں نے اسے واپس حاصل کر

لیا۔۔۔۔اور اب تک یہ میرے پاس موجود ہے۔۔۔۔اور ایسے انگنت کھولنے ہیں یہ دیکھو۔۔۔۔۔یہ پورا ریک چھت سے زمین تک میری چیزوں سے بھرا ہے۔۔۔۔۔بے جان چیزیں میں نے کبھی خد سے دور ہونے نہیں دیں تمھیں کیسے ہونے دوں۔۔اب چاہے تم اسے قید سمجھو یا کچھ اور۔۔۔۔۔تم میری ہو۔۔۔۔۔

سکندر بہت عجیب سے انداز میں آنیہ کیجانب دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔

آنیہ کو سکندر سے بے انتہا خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔دل تو اس کا دھڑکنا ہی بھول گیا تھا۔۔۔۔

نانا۔۔۔ڈرو نہیں۔۔۔لڑکیاں تو مرتی ہیں ایسی توجہ پانے کے لیئے۔۔۔تم تو خوشنصیب ہو۔۔۔۔۔آنیہ کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ یہ کہہ کر اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

حریم جو کہ سفید حویلی سے گھر واپس آ گئی تھی اپنے کمرے سے نکلتے سکندر کو دیکھ اک دم حیرت میں آ گئی۔۔۔

جیسے ہی سکندر آگے بڑھا وہ بھاگ کر کمرے کے اندر گئ۔۔۔۔اسے آنیہ کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

خالہ میں چاہتا ہوں آج آنیہ بہت پیاری لگے۔۔۔۔

آپ اسے بھی پارلر بھجوا دیں۔۔۔ سکندر کو ثر شاہ کو یہ کہ کر وہاں سے جانے لگا

کہاں جا رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔ کو ثر شاہ اسے گھر سے نکلتا ہوا دیکھ کر پوچھنے لگیں

اپنے ہوٹل رات میں آجاؤں گا۔۔۔۔۔۔ سکندر نے چہرے پر اکتاہٹ لائے کہا

ہوٹل کیوں بیٹا۔۔۔۔ یہیں رکو نا۔۔۔۔۔ کو ثر شاہ شیریں لہجہ لیئے بولیں

نہیں خالہ یہاں نہیں۔۔۔۔۔بس اتنا کہ کر وہ لال حویلی سے باہر چلا گیا

پریشے اور عرشیہ بھی روحان اور زاویار کے ساتھ واپس گھر آ رہی تھیں۔۔۔۔

دروازے پر ہی روحان اور زاویار سکندر سے رک کر باتیں کرنے لگے جبکہ وہ دونوں اندر آ گئیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیٹا تم لوگ آنیہ کو بھی لیجانا اپنے ساتھ۔۔۔۔ سکندر نے کہا ہے کہ اسے اچھا سا تیار کرواؤں۔۔۔۔ پریشے کی جانب دیکھتی وہ بہت پیار سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

سکندر کا رو کھا انداز انہوں نے بہت آرام سے نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔۔ شاید یہی محبت کی پٹی ہوتی ہے جو آنکھوں پر پڑ جاتی ہے اور پھر سامنے والے کا کوئی عیب نظر نہیں آتا یا پھر وہ آنکھیں کھولنا ہی نہیں چاہتی تھیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ان کی آنا کو ٹھیس پہنچتی اور وہ کہاں خد کی غلطی تسلیم کرنے والوں میں سے تھیں۔۔۔۔۔

یہ یہاں کیوں آیا ہے۔۔۔۔۔ حریم سکندر کو دیکھ کر آنیہ کے پاس آ کر پریشان ہوتے ہوئے بولی

مجھ پر اپنا حق جتانے۔۔۔۔۔ آنیہ یک ٹک سامنے دیکھتے ہوئے بول

کس چیز کا حق۔۔۔۔۔ اپنے کہے گئے الفاظ بھول گیا کیا وہ۔۔۔۔۔ حریم جھنجھلا کر بولی

ہاں۔۔وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔لیکن افسوس یہ ہے کہ وہ اپنانا بھی نہیں چاہتا۔۔۔۔آنیہ خالی آنکھیں لی ئے حریم کی جانب دیکھ کر کہ رہی تھی

تو پھر۔۔۔۔حریم نے آنکھوں میں حیرت لی ئے پوچھا

وہ مجھے لٹکائے رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔ایسا کیوں ہوا حریم۔۔۔

میں نے کبھی اپنی زبان سے اپنی محبت کا اظہار تک نہیں کیا تھا۔۔۔۔کبھی کسی حد کو پار نہیں کیا وہ مجھ سے چھن گیا میں نے صبر کیا۔۔۔۔وہ ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑی رہا تھا اور میں کسی اور کے ساتھ نکاح کے بندھن میں بندھ گئ۔۔۔میں نے تب بھی صبر کرتے ہوئے تمام حالات کو قبول کیا۔۔۔۔پھر میری ناقدری ہوئ اور ہر روز ہوتی رہی میں نے اک دفع بھی کسی سے شکایت نہیں کی۔۔۔۔نہ کبھی اس بندھن سے آزاد ہونے کا کہا بس صبر کیا۔۔۔۔پھر اس نے مجھے خد چھوڑا مجھے ٹھکرا دیا اک دفع بھی مجھے صفائ دینے کا موقع نہیں دیا بس فیصلہ سنایا اور چلا گیا۔۔۔۔میں نے وہ بھی قبول کیا خد کو سنبھالا۔۔۔۔نئ امیدیں

سجائیں۔۔۔اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔۔لیکن دیکھو میں تو وہیں کی وہیں ہوں۔۔۔اب وہ مجھ پر اپنا حق جتا رہا ہے۔۔۔میرا ذہن الجھ رہا ہے حریم۔۔۔یہ سب میری برداشت سے باہر ہے۔۔۔۔مجھے نہیں چاہیئے وہ مجھے کوئی نہیں چاہیئے۔۔۔یہ سب مجھے تنہا کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔کیوں ہر کوئی مجھ پر اپنا حق جمانے لگ جاتا ہے کیا میرا مجھ پر کوئی حق نہیں۔۔۔۔کیا میں اک دن بھی سکون سے نہیں رہ سکتی حریم میں مر جاؤں گی۔۔۔۔تب یہ کیسے مجھ پر اپنی مرضی تھوپیں گے۔۔۔

امی کہتی ہیں کہ وہ کبھی مجھے سکندر سے علیحدہ نہیں ہونے دیں گی۔۔۔سکندر کہتا ہے وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔میں کیا ہوں ان لوگوں کے لیئے۔۔۔ صحیح ہے نا چھوڑے تو مجھے میرے حق تو دے۔۔۔مجھے اپنائے اپنے ساتھ رکھے۔۔۔میں خوش رہنا چاہتی ہوں۔۔۔کیا خوش رہنا اتنا مشکل

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔آنیہ بچوں کی طرح روتے ہوئے کہ رہی تھی اور حریم خاموشی سے اس کی تمام باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔تم خد کو سنبھالو۔۔۔۔یہ وقت کمزور پڑنے کا نہیں ہے یہی تو وقت ہے لڑنے کا۔۔۔۔۔۔حق جب مانگنے سے نہ ملے تو اسے چھین لینا چاہیئے۔۔۔۔جنہیں اپنے سوا کوئ نہیں دکھتا انہیں تمھارا صبر اور آنسو کبھی نہیں دکھیں گے۔۔۔۔

کہتے ہیں رات سب سے زیادہ اسی وقت گہری ہوتی ہے جب دن نکلنے والا ہوتا ہے۔۔۔۔ہو سکتا ہے یہ تمھاری آخری آزمائش ہو۔۔۔۔تم یوں ہمت مت ہارو اور کم سے کم مرنے کی بات تو مت کرو۔۔۔۔کیوں اپنی تمام نیکیاں برباد کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔ظالم کے ظلم سے نہ ڈرو۔۔وہ جو رحمان ہے رحیم ہے اس کی زات پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔دیکھنا وہ کیسے رستہ نکالتا ہے۔۔۔بس تم ہمت سے کام لو۔۔۔۔ان کے آگے مت جھکو وہ تمھیں تمھارا حق دیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یوں

خد کو اس کے ہاتھ کا کھلونا نہ بننے دینا۔۔۔یہ تمھاری بہن تمھارے ساتھ ہے اور ابھی تو تم نے گھر میں کسی اور کو اس بات سے آگاہ نہیں کیا ہے مجھے یقین ہے باقی سب بھی اس لڑائی میں تمھارا ہی ساتھ دیں گے۔۔۔تم بس ہمت کرو۔۔۔حریم بہت سمجھداری سے آنیہ کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہی تھیں کہ پریشے اک دم سے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

کیا ہوا آنیہ۔۔۔آنیہ کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ پریشے اک دم بھاگ کر اس کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولی

سکندر۔۔۔آنیہ نے بس اتنا کہا۔۔۔۔

ہاں میں نے دیکھا ابھی دروازے پر۔۔۔۔کچھ کہا کیا اس نے۔۔۔پریشے جو کہ سکندر کے بارے میں کوئی بات نہیں جانتی تھی نا سمجھی سے پوچھنے لگی

www.novelsclubb.com

تم کچھ کہ رہی تھیں۔۔۔آنیہ نے آنسو پوچھتے ہوئے کہا

پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔پریشے آنیہ کو دیکھ فکر مند ہوتے کہنے لگی

بعد میں ابھی نہیں۔۔۔آنیہ نے خد کو سنبھالتے ہوئے کہا اب کیا اپنے غم سنا کر وہ پریشے کو پریشان کرتی۔۔۔

اچھا وہ چاچی نے کہا ہے کہ تم بھی پارلر جاؤ گی ہمارے ساتھ تیار ہو جاؤ۔۔۔پریشے نے آنیہ کی حالت دیکھتے ہوئے اپنے سوال پر زیادہ زور نہیں دیا البتہ اس کا دل پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔حریم نے پوچھا

وہ سکندر بھائی نے کہا ہے۔۔۔پریشے نے جواب دیا

جاؤ گی تم۔۔۔۔حریم نے آنیہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

ہاں جاؤں گی۔۔۔۔میں آج کے دن اور تماشہ نہیں چاہتی۔۔۔۔اب یہ بات ولیمے کے بعد سب کے سامنے میں خد کھولوں گی۔۔۔۔اب میں چپ نہیں رہوں گی ۔۔۔۔۔آنیہ اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے بولی

خیر تو ہے۔۔۔۔پریشے نے حریم اور آنیہ دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

تم پریشان مت ہو پریشے۔۔۔۔ تمھاری ابھی شادی ہوئی ہے تم اپنا یہ وقت انجوائے کرو۔۔۔۔آنیہ نے پریشے سے کہا اور واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ منہ دھو کر آ گئی تھی۔۔۔۔کوثر شاہ کے ہاتھ کا نشان ابھی بھی اس کے گال پر نظر آ رہا تھا۔۔۔۔پریشے اور حریم دونوں ہی خاموشی سے اس لڑکی کی ہمت کو دیکھ رہے تھے جو کچھ منٹوں پہلے مکمل بکھری ہوئی تھی اور اب اس نے خد کو یوں سمیٹا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔لیکن ہمیشہ کی طرح آنکھیں ابھی بھی ہر درد کو بیان کر رہی تھیں اس پر گال پر چھپی انگلیاں ہر درد کی گواہ بنی ہوئی تھیں۔۔

چلو چلیں۔۔۔۔آنیہ سر پر چادر اوڑھتے ہوئے بولی ہاتھ میں اس نے اپنا رات میں پہننے والا جوڑا لے لیا تھا

زونین گھر سے نکلتے ہی پہلے سفید حویلی کی جانب گیا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہیں رک گیا اور جنگلوں کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

اپنے قدم جنگلوں کی جانب بڑھاتا وہ سیدھا جنگل میں چلا گیا۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔۔جنگل میں گھستے ہی اس نے زوردار چیخ ماری۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔کیوں کر رہی ہو یہ سب۔۔۔اب کیوں نہیں آتیں میرے روبرو۔۔۔آؤ میرے سامنے میرے سوالوں کا جواب دو۔۔۔۔کیوں کیا تم نے یہ سب۔۔۔۔میرے ساتھ تو جو کیا سو کیا۔۔۔اس لڑکی نے تمھارا کیا بگاڑا تھا ۔۔۔۔کیا حال ہو گیا اسکا۔۔۔۔کیا تم لوگوں میں احساس نہیں ہوتا کیا تمھیں دکھ نہیں ہوتا۔۔۔۔جنگل میں اپنی نظریں ادھر سے ادھر گھماتے وہ کسی کو تلاش کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

زونین۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔اور حان کی آواز سے زونین ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔۔اور حان زونین کو کھینچتے ہوئے جنگل سے باہر لا کر بولا

اس کی وجہ سے ہوئی ہے اس کی زندگی برباد۔۔۔۔۔کچھ ہوا ہے رو رہی ہے وہ ۔۔۔۔۔مارا ہے اسے چاچی نے۔۔۔۔۔اور میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔زونین غم و غصے کے ملے جلے اثرات لیئے کہ رہا تھا

تو جب تم انہیں کچھ نہ کہ سکے تو خد کو نقصان پہنچانے یہاں آگ ئے۔۔۔۔اور حان بھی غصے میں بولا

یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔زونین نے جنگلوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔یہ سب کوثر چاچی کی ضد کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔حریم جو کہ زونین کو بلانے آئی تھی زونین کی بات سن کر خد کو کہنے سے روک نہ پائی

حریم۔۔۔۔۔تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔زونین خد کو سنبھالتے ہوئے بولا

آپ کو بلانے آئی تھی۔۔۔۔مجھے لگا تھا آپ باہر ہی ہوں گے لیکن جب آپ کو جنگل سے نکلتے دیکھا تو یہاں آ گئی۔۔۔۔۔حریم کا لہجہ بالکل کھرا تھا۔۔۔۔

چلو یہاں سے۔۔۔۔۔زونین حریم کا ہاتھ پکڑ کر اسے لال حویلی کے پاس لے آیا۔۔۔۔۔

وہ جگہ خطرناک ہے وہاں آئندہ مت جانا۔۔۔۔۔کسی کے پیچھے بھی نہیں سن لیا۔۔۔۔۔زونین پریشان ہوتے ہوئے بولا

تو آپ بھی آئندہ وہاں مت جائیے گا۔۔۔۔حریم بھی اپنے بھائی کو لیکر خوفزدہ تھی

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔بس۔۔۔۔زونین نے اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اپنے تمام تر جزبات کو چھپاتے ہوئے کہا

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔حریم نے بات کا آغاز کرنا چاہا۔۔۔۔وہ زونین کو آنیہ کے بارے میں بتادینا چاہتی تھی

ابھی نہیں گڑیا بعد میں۔۔۔۔۔زونین حریم کو اندر بھیج دینا چاہتا تھا اک تو اس سے اپنے جزبات پر کنڑول نہیں ہو رہا تھا اوپر سے اورحان کی موجودگی میں حریم کا آنا اسے کہیں نا کہیں دل میں اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔تھا تو وہ آخر بھائی ہی نا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔حریم فوراً ہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

یار تم لیجاؤ گے ان دونوں کو پارلر میرے سر میں درد اٹھ گیا ہے۔۔۔۔۔زونین نے کنپٹی کو مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں تو اور جاؤ وہاں اور چیخو۔۔۔۔۔ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔۔۔۔لیکن خیال ہو تو بات ہے نا۔۔۔جاؤ جا کر آرام کر لو۔۔۔۔اور سنو آرام ہی کرنا رات میں ٹھیک دیکھوں میں تمھیں۔۔۔۔۔اور حان نے زونین کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور گاڑی نکالنے چلا گیا

سب لڑکیاں لاؤنج میں کھڑی تھیں جب زونین مین گیٹ سے اندر آیا۔۔۔۔۔ آنیہ کے اداس چہرے کو اک پل کے لیئے دیکھ کر زونین کو اپنے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہونے لگیں۔۔۔۔آنیہ زونین کی نظریں خد پر محسوس کرتی دوسری جانب مڑ گئی وہ جانتی تھی کہ زونین اسی کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔وہ اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

زونین نے آنیہ کے مڑتے ہی خد کو سنبھالا اور سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔بیٹا پارلر نہیں جا رہے۔۔۔

کوثر شاہ پیچھے سے بولیں

میرے سر میں درد ہو رہا ہے چاچی اور حان کو بول دیا ہے وہ لیکر جا رہا ہے۔۔۔۔

کوثر شاہ کی جانب دیکھے بغیر وہ یہ کہتا ہوا سیڑھیاں چڑھنے لگا

چلو یہ بھی اچھا ہوا۔۔۔آنیہ سے جتنا یہ دور رہے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ خود کلامی کرتیں دل ہی دل خوش ہونے لگیں۔۔۔۔۔

شام ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے ہر طرف افراتفری کا ماحول تھا۔۔۔۔۔آج کا فنکشن بھی دونوں حویلیوں کے بیچ میں منعقد کیا گیا تھا۔۔۔پورا روڈ لائٹوں اور بڑے بڑے فانوسوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

زونین ابھی بھی اپنے کمرے میں بند تھا واقعی میں اس کا سر بری طرح سے دکھ رہا تھا۔۔۔اس حادثے کے بعد سے جب جب زونین کوئی ٹینشن لیتا تھا اس کا سر اسی طرح دکھنے لگ جاتا تھا۔۔۔یہ تو اچھا ہی تھا کہ زونین پریشانی کو خد پر سوار نہیں کرتا تھا لیکن اب ہر وقت تو آپ اپنے غم سے منہ نہیں پھیرا جا سکتا۔۔۔۔۔

بھائی اٹھ جائیں۔۔۔۔ حریم جو کہ سر سے پیر تک تیار تھی زونین کے کمرے میں آکر اسے جگانے لگی۔۔۔۔

ابھی جاؤ حریم میرا سر بری طرح دکھ رہا ہے۔۔۔۔ مجھے سونے دو۔۔۔۔ زونین نے آنکھیں بند کی ئے کی ئے کہا

دوا کھائی آپنے سر درد کی۔۔ حریم دوا کے ڈبے میں دوا ڈھونڈتے ہوئے بولی

نہیں۔۔۔۔ مجھے سونے دو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ زونین نے بھاری آواز میں کہا

آپ کو تو بخار ہو رہا ہے بھائی۔۔۔ زونین کی آواز سن کر حریم کو زونین کی حالت ٹھیک نہیں لگی تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر چیک کرتے ہوئے بولی

نہیں میں ٹھیک ہو۔۔۔۔ زونین بضد تھا۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔ بھائی کو بھی نہیں بتا سکتی۔۔۔۔ چاچو کو بولتی ہوں۔۔۔ حریم ظفر شاہ کو بلانے کے لیے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

ہر جگہ جب وہ انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی تو وہ کوثر شاہ کے پاس آئی۔۔۔

چاچی۔۔۔۔۔چاچو کہاں ہیں۔۔۔ حریم نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

کیا ہوا۔۔۔۔پریشان لگ رہی ہو۔۔۔

کوثر شاہ نے حریم کو دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ زونین بھائی کو بخار ہو رہا ہے انہیں ہاسپٹل لیکر جانا ہے۔۔۔۔۔ حریم کی نظریں ہر جگہ ظفر شاہ کو ڈھونڈ رہی تھیں

بیٹا زونین تو سونے چلا گیا ہے۔۔۔۔زاویار اور روحان کا ولیمہ ہے آج ۔۔۔۔۔۔۔تو کوئی تو کام کرے گا نا۔۔ تمھارے چاچو کاموں میں لگے ہیں۔۔۔وہ کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔۔زونین کو کہو ہمت کر کے خد جا کر دکھا آئے۔۔۔۔ورنہ تو مشکل ہے۔۔۔۔ کوثر شاہ اپنی شیریں زبان میں صاف منع کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

یااللہ کیا کروں اب۔۔ حریم وہیں کھڑی ہو کر پریشان ہو رہی تھی کہ اس کی نظر اورحان پر پڑی۔۔۔

بالکل ہلکے گلابی رنگ کی میکسی پر بہت نازک سی جیولری پہنے وہ اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ حریم کو اپنی جانب پڑھتے دیکھ اورحان کا دل آہستہ آہستہ دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ یہ کل سے تیسری بار تھا جب وہ اس کے پاس چل کر خد آ رہی تھی۔۔۔۔ چاہے جو بھی بات کیوں نا ہو۔۔۔۔ کسی مطلب سے ہی سہی لیکن حریم کا یوں اسے اہمیت دینا اس کے دل کو خوش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں انہیں دیکھیں بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔ اور چاچو کہیں بھی نہیں مل رہے۔۔۔۔ حریم پریشان ہوتے کہ رہی تھی۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔۔ اورحان نے اک دم پوچھا

وہ اپنے کمرے میں۔۔۔۔ حریم نے لال حویلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

حریم کے بتاتے ہی اورحان فورا لال حویلی کی جانب بھاگا۔۔۔۔حریم بھی اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی البتہ وہ اورحان سے بہت پیچھے رہ گئی تھی

منع کیا تھا نا تمھیں وہاں مت جاؤ۔۔۔۔نہیں سنتے تم میری بات کر لیا نہ خدپر ظلم۔۔۔۔۔اورحان زونین کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر سے بولا

میں ٹھیک ہوں سونے دو مجھے بس۔۔۔۔۔زونین اورحان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا

چپ ہو جاؤ بس۔۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔۔اورحان نے زبردستی زونین کو اٹھایا اور اپنے ساتھ لیجانے لگا۔۔۔۔۔تبھی حریم بھی کمرے میں آگئی۔۔۔۔

زونین کو سہارا دیتے اورحان اسے آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا جب اس کی نظر آنیہ پر پڑی۔۔۔۔

آنیہ کو دیکھ کر اورحان کو شدید غصہ آنے لگا۔۔۔۔تم اس کے لیئے خدپر ظلم کرتے ہو اس کے لیئے۔۔۔۔۔جب جب تم مشکل میں ہوتے ہو یہ اپنی زندگی

میں آگے بڑھنے لگ جاتی ہے۔۔۔اور حان نے دل ہی دل میں پہلے آنیہ اور پھر زونین کو دیکھتے ہوئے کہا

حریم۔۔۔۔کیا ہوا زونین کو۔۔۔آنیہ نے حریم کے پاس آکر پوچھا

وہ بھائی کے سر میں درد تھا اور اب بخار ہو رہا ہے تیز۔۔۔

حریم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

میری وجہ سے ہوا ہے یہ۔۔۔۔آنیہ نے اپنے آنسو روکتے ہوئے بہت آہستہ سے کہا

یہ سب چھوڑو۔۔۔ابھی سب دیکھ رہے ہیں تم پریشان مت ہو۔۔۔انشاءاللہ بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔حریم آنیہ کو تسلی دینے لگی۔۔۔اس کے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ولیمے کا فنکشن شروع ہو گیا تھا زونین ڈاکٹر کے پاس سے آ گیا تھا۔۔۔۔کوثر شاہ نے بہت کوشش کی کہ اسے اس کے کمرے میں آرام کرنے دیا جائے لیکن اورحان نے ان کی اک نہ چلنے دی۔۔۔وہ کسی بھی حال میں زونین کو گھر میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔اور آج تو بالکل نہیں آج تو وہ جنگل میں اسے للکار کے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اک سیکنڈ کے لیئے بھی اورحان نے زونین کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا زونین کا سر ابھی بھی بہت درد کر رہا تھا اور ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ جب تک اس کا اسٹریس ریلیز نہیں ہوتا درد رہے گا۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے سامنے بار بار سکندر کو آنیہ کے ساتھ دیکھ کر اس کا اسٹریس کہاں کم ہونا تھا ۔۔۔۔اوپر سے اسے کوثر شاہ سے بھی شدید الجھن ہو رہی تھی کچھ تھا جو آج ہوا تھا اسے عجیب الجھن ہو رہی تھی وہ جانتا تو نہیں تھا کہ آنیہ کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن اس کی چھٹی حس بہت کچھ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آنیہ سکندر کو مسلسل نظرانداز کر رہی تھی لیکن وہ اس سب کے باوجود بھی اس کے ساتھ اس طرح گھوم رہا تھا جیسے نا جانے ان کے بیچ کتنی محبت ہے۔۔۔۔۔ہر اک ان دونوں کو دیکھ ماشاءاللہ کہہ رہا تھا۔۔۔کوثر شاہ تو یہ سب دیکھ پھولے نہیں سما رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

مریض کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ان کے گھر والوں کو اطلاع دے دو۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے جعفر شاہ کے کمرے سے نکلتے ہوئے اک وارڈ بوائے سے کہا

سر ان کے گھر میں مسلسل فون کرنے کے باوجود کوئی فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔

وارڈ بوائے نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

کوئی اور نمبر نہیں ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے پھر پوچھا

نہیں سر اک ہی ہے ظفر شاہ کے نام سے وہ کوئی نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔

ظفر شاہ کا موبائل جو کہ کمرے میں تھا مسلسل بج رہا تھا۔۔۔۔ولیمے کے فنکشن میں مصروف ظفر شاہ کو اپنے موبائل کی غیر موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

چلو فی الحال مریض کو میڈیسن دیتے رہو۔۔۔۔رابطہ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔جبکہ جعفر شاہ آنکھیں کھولے ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔دماغ بالکل سن تھا نہ کوئی بات یاد تھی نہ ہی کوئی اپنا۔۔۔۔۔اتنے عرصے سے سویا ذہن کسی بھی لمحے کو یاد نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔جسم کے کسی بھی حصے میں حرکت نہیں ہو رہی تھی وہ بالکل سیدھے لیٹے ہوئے پریشان ہوتے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ولیمے کا فنکشن اپنے اختتام پر تھا دونوں جوڑے آج بھی بہت ہی حسین لگ رہے تھے کل کے مقابلے میں دونوں لڑکیاں ہی آج کافی مطمئن تھیں۔۔۔۔عرشیہ بھی آج تھوڑا تھوڑا مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

زونین کی نظر صرف اور صرف آنیہ پر تھی۔۔۔۔۔سکندر کا بار بار اس کے پاس جانا اور آنیہ کا اس کو اگنور کرنا زونین کو الجھا رہا تھا۔۔۔۔۔اگر تم خوش ہوتیں تو مجھے شاید اس وقت اتنا عجیب نا لگتا لیکن تم پریشان ہو اور میں یہ دیکھ سکتا ہوں۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ دیکھ کر اندیکھا کیسے کروں۔۔۔۔تمھیں کسی اور کے ساتھ خوش دیکھ سکتا ہوں لیکن تمھیں کسی دوسرے شخص کے ساتھ دکھی دیکھ میرا دل جل رہا ہے۔۔۔۔تکلیف بڑھ رہی ہے۔۔۔۔شاید کوئی اور ہوتا تو خوش ہوتا کہ تم اس کے ساتھ خوش نہیں۔۔۔۔تو میں کیوں خوشی محسوس نہیں کر پا رہا۔۔۔۔آنیہ کی جانب دیکھتا وہ دل ہی دل میں کہہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

مت دیکھ یار ایسے کوئی دیکھ لیگا۔۔۔۔۔اور حان زونین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بہت آہستے سے بولا

اک بات بولوں۔۔۔۔زونین اور حان کی جانب مڑ کر کہنے لگا

ہاں بولو۔۔۔پوچھ کیوں رہے ہو۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا

تم جس کسی سے بھی محبت کرتے ہو اس کی مرضی ہو تو چھوڑ نا مت اور اگر اس کی مرضی نہ ہو تو زبردستی مت کرنا۔۔۔۔۔زبردستی کی محبت کتابوں میں اچھی لگتی ہے۔۔۔۔کتابوں میں اس طرح کی کہانیوں کے ہیپی اینڈ نگ ہو جاتی ہے حقیقت میں عورت بہت کچھ سہتی ہے۔۔۔۔یاد رکھنا میری بات۔۔۔۔۔زونین سادہ سے الفاظوں میں بہت کچھ کہ گیا تھا۔۔

رات کا وقت تھا تقریباً سب ہی اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیئے چلے گئے تھے۔۔۔۔سکندر بھی اپنے ہوٹل چلا گیا تھا۔۔۔۔اس نے بہت چاہا کہ آنیہ اس کے ساتھ چلی جائے لیکن آنیہ نے اس کی اک نا مانی۔۔۔۔بھرے مجمے میں کسی بھی ہنگامے سے بچنے کے لیئے کوثر شاہ اور سکندر دونوں نے ہی آنیہ کی بات خاموشی سے مان لی تھی البتہ سکندر کو آنیہ کی حرکت پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔

کل کا دن نا جانے کیسا ہو گا حریم۔۔۔۔۔مجھے ڈر ہے اگر امی کی طرح کسی نے میری بات نہیں سمجھی تو۔۔۔۔آنیہ کے چہرے پر ڈر صاف ظاہر تھا

www.novelsclubb.com

انشاءاللہ سب اچھا ہو گا۔۔۔کوشش تو کرو نتائج جو بھی ہوں گے دیکھ لیں گے ۔۔۔کم سے کم کوشش تو کی ہو گی نا۔۔۔بنا کوشش کے ہار ماننے سے اک بار سب کے سامنے اپنی بات رکھنا زیادہ بہتر ہے۔۔۔حریم بھی اپنے گھنگریالے بالوں میں انگلی گھماتے پر سوچ انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہو گی سب سے تم۔۔۔حریم نے آنیہ سے پوچھا

سب کے سامنے اپنی بات رکھوں گی۔۔۔اور کیا۔۔۔کیا بولوں گی ابھی سوچا نہیں ہے دیکھو کچھ نا کچھ تو کہہ ہی دوں گی۔۔۔۔آنیہ چھت کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے دیکھنا انشاءاللہ اس مسئلے کا کوئی نا کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔۔۔حریم پر امید تھی

ہاں میں چاہتی ہوں کہ ساری بات سکندر کی موجودگی میں ہو جائے تاکہ بات کو طول نہ دی جائے۔۔۔۔اب جب اللہ نے مجھے یہ موقع دیا ہے تو میں اس موقعے کو زائع نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔۔۔آنیہ چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے کہ رہی تھی

_**********

اس کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے۔۔۔۔شادی مزاق ہوتی ہے کیا۔۔۔۔فاریہ کوثر شاہ کے سامنے بیٹھی غصے سے کہ رہی تھی

دماغ ہی خراب ہو گیا ہے اور یہ سب تب سے ہوا ہے جب سے وہ زونین واپس آیا ہے۔۔۔۔ورنہ ان چھے ماہ میں اک بار بھی آنیہ نے چوں تک نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

کتنے گھنے ہیں یہ دونوں۔۔۔۔کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔۔۔ہم تو بڑا شریف سمجھتے تھے زونین کو ہمیں کیا پتہ ہماری بہن کے اوپر انہوں نے کیسی نظریں لگائی ہوئی ہیں۔۔۔۔سچ میں کسی کی صورت سے اس کے دل و دماغ کا پتہ نہیں

چلتا۔۔۔ہم بھائی بھائی کہ کر نہیں تھکتے اور اسے دیکھو زرا۔۔۔۔فاریہ کوثر شاہ کی زبان بول رہی تھی۔۔۔

ہاں دیکھو بیٹا۔۔۔۔اوپر سے رہی سہی کثر اب ان کا باپ آکر پوری کر دے گا۔۔۔میرا تو بس چلے میں بھی تم سب کو لیکر امریکہ چلی جاؤں۔۔۔اور پھر کبھی اس منحوس جگہ کی جانب پلٹ کر نہ دیکھوں۔۔۔کوثر شاہ شادی میں پہنی گئ اپنی تمام جیولری ان کے ڈبوں میں سیٹ کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہ رہی تھیں

کیا مطلب۔۔۔۔۔تایا جان کیسے آسکتے ہیں۔۔۔۔وہ تو مر چکے ہیں نا۔۔۔۔۔ فاریہ نے آنکھوں میں حیرت لیئے کہا

نہیں نا۔۔۔زندہ ہیں وہ۔۔۔۔قومہ میں تھے بیس سال سے۔۔۔کوثر شاہ چہرے پر ناگواری لاتے ہوئے کہ رہی تھی

تو چھپایا کیوں۔۔۔۔۔زندہ تھے تو بتاتے تو۔۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔فاریہ کو تجسس ہونے لگا تھا

www.novelsclubb.com

تم لوگ سب چھوٹے تھے اور اس رات جعفر بھائی کے ساتھ جب وہ حادثہ ہوا تو تم سب بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے تھے اوپر سے زاویار کے سوال سب کو پریشان کرتے تھے۔۔۔پھر کچھ ایسا ہونے لگا کہ جب جب جعفر بھائی کو کوئی دیکھنے جاتا یا خاص طور پر کوئی بچہ انہیں دیکھنے جاتا تو وہ رات کو اٹھ کر ڈرنے لگ جاتا۔۔۔۔۔

زاویار کی حالت بہت زیادہ خراب رہنے لگ گئی تھی کیونکہ وہ اپنے باپ کو بلاناغہ ہسپتال دیکھنے جاتا تھا وہ ان سے باتیں کرتا لیکن پھر رات کو عجیب عجیب باتیں کرنے لگتا۔۔۔بس پھر اس سب کو دیکھ کر ہم سب مل کر اس بات پر متفق ہوئے کہ تم سب سے یہ بات چھپالی جائے کہ وہ زندہ ہیں اور ویسے بھی ان کے اٹھنے کی کوئی امید نہیں تھی۔۔۔ان کی پوری باڈی تقریباً ڈیڈ ہو گئی تھی بس دماغ کا کچھ حصہ زندہ تھا جس کی وجہ سے وہ بیس سال سے ہسپتال میں تھے اور اب دیکھو اللہ کی مرضی ۔۔۔۔۔انہیں ہوش آگیا ہے اور ان کا جسم بھی حرکت کر رہا ہے۔۔۔۔۔کوثر

www.novelsclubb.com

شاہ بہت آہستہ سے کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔ان کے چہرے پر خوف کے آثار صاف نمایاں تھے۔۔۔۔۔

تو اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ تایا جان کے آنے کے بعد پھر سے بہت کچھ شروع ہو جائے گا۔۔۔۔فاریہ کا رنگ خوف کی وجہ سے سفید پڑنے لگا تھا۔۔۔۔

کیا پتہ۔۔۔۔۔اللہ سے اچھے کی امید ہے۔۔۔۔۔فی الحال تو صبح سکندر کو بلایا ہے۔۔۔۔آنیہ کا مسئلہ حل ہو جائے تو پھر میں سکون کا سانس لوں۔۔۔۔۔پتہ نہیں کون سے گناہوں کی سزا مل رہی ہے مجھے اس لڑکی کی صورت میں۔۔۔۔۔

اللہ نے تین اولادیں دیں دو تو اللہ کا شکر ہے فرمانبردار ہیں بس یہ اک ہی کھوٹا سکہ نکلی ہے۔۔۔۔پر میں بھی اس کی ماں ہوں دیکھتی ہوں کب تک چلاتی ہے یہ اپنی۔۔۔۔دیکھ لینا آخر میں وہی ہو گا جو میری مرضی ہو گی۔۔۔۔اسے کیا پتہ دنیا داری کیا ہوتی ہے۔۔۔۔ابھی اسے سکندر نے چھوڑ بھی دیا تو کونسا وہ اسے اپنا

لیگا۔۔۔زرا عقل نہیں ہے اس لڑکی میں اتنا اچھا لڑکا ہاتھ سے گنوا رہی ہے۔۔۔

کوثر شاہ اٹھ کر تمام جیولری کے باکس الماری میں رکھتے ہوئے کہنے لگیں

ہاں اور نہیں تو کیا۔۔۔اک بار شادی ہو جائے تو سب محبتیں ماند پڑ جاتی ہیں۔۔۔کسی اور کے پاس سے آئی ہوئی عورت کو کوئی قبول نہیں کرتا۔۔۔یہ لڑکی ابھی اس سچائی کو نہیں دیکھ رہی۔۔۔ابھی آنکھیں کھول لے تو اچھا ہے ورنہ کہیں بعد میں پچھتانہ ناپڑ جائے۔۔۔۔فاریہ جو کہ یہی سمجھ رہی تھی کہ آنیہ سکندر کو زونین کی وجہ سے چھوڑ رہی ہے کوثر شاہ کی ہاں میں ہاں ملانے لگی

بس بیٹا۔۔۔ماں ہوں لاؤں گی اسے سیدھے راستے پر۔۔۔اللہ کو جواب بھی تو دینا ہے یوں اپنی آنکھوں کے سامنے اسے غلط کام کرتے تو دیکھوں گی نہیں۔۔۔

کوثر شاہ کو اپنا کیا ہر کام صحیح لگ رہا تھا۔۔۔وہ اپنے ہر کام سے مطمئن ہوتے کہ رہی تھیں

آدھی رات کا وقت تھا۔۔۔آسمان پر آج دور دور تک کہیں بادل نہیں تھے مکمل کالا گہرا آسمان چاند کی آخری تاریخوں میں اور زیادہ سحر زدہ لگ رہا تھا۔۔۔ہوا بھی آج بالکل تھم تھم کر چل رہی تھی کہ پتے بھی اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے عاری تھے۔۔۔۔

عرشیہ اور روحان اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہے تھے.... کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی۔۔۔روحان جو کہ عرشیہ کی جانب منہ کیے لیٹا تھا اس نے سوتے میں ہی دوسرے جانب کروٹ لی۔۔۔۔

روحان کے مڑتے ہی کمرے کا موسم اک دم ٹھنڈا ہونے لگا تھا عرشیہ آہستہ آہستہ بے چین ہونے لگی اس کے پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے تھے۔۔۔ابھی وہ مکمل بیدار نہیں ہوئی تھی لیکن ٹھنڈ کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بے چینی کا سلسلہ ابھی ختم ہوا بھی نہیں تھا کہ کسی کے بال کھینچنے سے اس کی آنکھ اک دم کھل گئی۔۔۔۔نیم اندھیرے کمرے میں سامنے دیوار پر نظر پڑتے ہی

اسے ایسا لگا جیسے اک بڑی سی مکڑی جو کہ تقریبا کھڑکی کے جتنی تھی۔۔۔اس کے دیکھتے ہی کھڑکی سے باہر چلی گئ۔۔۔حیرت کی بات یہ تھی کہ کھڑکی مکمل بند تھی۔۔۔۔آنیہ ابھی تک شاک کی سی کیفیت میں تھی اب یہ اس کا وہم تھا یا حقیقت وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔البتہ اس کے بال جہاں سے کھینچے گئے تھے سر میں اسی جگہ تیز درد ہو رہا تھا۔۔۔

روحان روحان۔۔۔۔اس نے روحان کو ہلاتے ہوئے جگایا

روحان جو کہ گہری نیند میں تھا عرشیہ کے جگانے سے سوتا ہی رہا۔۔۔۔روحان کے نا اٹھنے سے اب وہ مزید ڈرنے لگی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روحان روحان اٹھیں نا۔۔۔۔اب وہ تھوڑی تیز آواز میں روحان کو جگانے لگی۔۔۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔۔اور حان نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتے ہوئے کہا

روحان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔عرشیہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔روحان اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا

بس مجھے لگ رہا ہے۔۔۔۔عرشیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بتائے وہ خد سمجھ نہیں پا رہی تھی اسے کیا سمجھاتی۔۔۔۔۔

اچھا ادھر آؤ۔۔۔روحان نے اس اپنے پاس لٹایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔تمھیں پتہ ہے میں جب چھوٹا تھا تو میں بھی ڈر جایا کرتا تھا۔۔۔۔مجھے بہت اچھے سے تو یاد نہیں لیکن مجھے اک بات یاد ہے۔۔۔۔اک بار مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا اور امی اور بابا شاید آنیہ کی پیدائش کی وجہ سے ہسپتال میں تھے۔۔۔۔تو اس رات میں تایا جان کے ساتھ رکا تھا۔۔۔۔اس رات بھی میں ڈرنے لگا۔۔۔۔تو مجھے ڈرتا ہوا دیکھ کر جانتی ہو تایا جان نے اس دن مجھ سے کیا کہا تھا۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے کہا۔۔۔عرشیہ بہت دھیان سے اس کی بات سن رہی تھی

انہوں نے کہا تھا جیسے ہم انسان ہوتے ہیں نا ویسے ہی یہ دوسری مخلوق بھی ہوتی ہے ۔۔۔۔جب ہم کسی انسان سے ڈرتے ہیں اس کی ہر بات مانتے ہیں اس کے کنٹرول میں رہتے ہیں تو وہ ہم پر اور زیادہ رعب جمانے لگ جاتا ہے ہمیں اپنا ذاتی نوکر سمجھنے لگ جاتا ہے کہ سکتے ہیں مغرور ہو جاتا ہے اور ہم پر اپنی حاکمیت سمجھنے لگتا ہے اسی طرح جب ہم ان چیزوں سے ڈرتے ہیں تو یہ خوش ہوتے ہیں اور پھر اور زیادہ ہمیں ڈراتے ہیں۔۔۔۔انہیں اچھا لگتا ہے انسان کو خوفزدہ کر کے کیونکہ شیاطین شیطان کے چیلے ہوتے ہیں اور شیطان تو مومنوں کے دلوں سے اللہ کا خوف ہی ختم کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو بس جب جب ڈر محسوس ہونے لگے تو سب سے پہلے استغفار پڑھو اور پھر سورۃ الناس اور سورۃ الفلق پڑھ کر خد پر دم کرو اور ہر چیز کو اس طرح نظر انداز کر دو جیسے تمھیں فرق ہی نا پڑا ہو۔۔۔۔ہو سکتا ہے اس طرح وہ تمھیں اور ڈرا کر تمھیں کنٹرول کرنا چاہیں لیکن اک بات یاد رکھنا جب تم اللہ کی حفاظت میں خد کو دے

دیتے ہو تو اللہ تمھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا ہے۔۔۔۔بس عقیدہ پختہ ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔روحان ابھی بھی اس کے سر کو بہت پیار سے سہلا رہا تھا۔۔۔۔

آپ کی باتیں سن کر مجھے بہت سکون ملتا ہے روحان۔۔۔۔۔عرشیہ پر سکون ہوتے کہہ رہی تھی

اور تم جانتی ہو مجھے کب سکون ملتا ہے۔۔۔۔روحان نے اپنا ہاتھ روکتے ہوئے سوال پوچھا

کب۔۔۔۔عرشیہ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا

جب جب تم میرا نام لیتی ہو۔۔۔۔۔روحان نے مسکرا کر کہا اور پھر سے اپنا ہاتھ اس کے سر میں پھیرنے لگا۔۔۔۔۔۔

_**********

زونین اپنی کھڑکی میں کھڑا تھا اس کی نظریں مسلسل جنگل کی جانب تھیں۔۔۔۔ ناجانے کیوں وہ اس جانب کھینچا جارہا تھا۔۔۔۔ صبح بھی وہ اک دم ہی جنگل کی جانب چلا گیا تھا حالانکہ ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ وہ اس طرح کا جزباتی فیصلے کرنے والا لڑکا نہیں تھا۔۔۔۔ شاید آنیہ کے آنسو۔۔۔ اس کے گال پر چھپی انگلیاں اور پھر سکندر کا آجانا وہ یہ سب اک ساتھ برداشت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔۔ یااللہ۔۔۔ میں الجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے میں کہیں اندھیر راستے پر بھٹک گیا ہوں۔۔۔۔ کوئی رستہ نہیں کوئی منزل نہیں۔۔۔۔۔۔ آپ کہتے ہیں جو لوگ صبر سے آپ کی مدد حاصل کرتے ہیں آپ ان کی مدد کرتے ہیں۔۔۔۔ مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔۔۔۔۔ میرے پاس آپکے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں دل کے ہاتھوں مجبور بھی نہیں ہونا چاہتا۔۔۔۔۔ اور یوں اسے تڑپتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔ ڈرتا ہوں اگر اس کے لیئے میں نے آواز اٹھائی تو کہیں وہ

www.novelsclubb.com

اور مشکل میں نہ پڑھ جائے۔۔۔۔اسے کم سے کم اپنی زات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

یااللہ پاک میں تجھ سے اس لڑکی کے لی ئے سکون مانگتا ہوں۔۔۔۔اس کے اپنوں کے دل میں اس کے لی ئے نرمی ڈال دیجی ئے۔۔۔۔وہ اس برتاؤ کی حقدار نہیں ہے ۔۔۔۔وہ تو بہت نازک ہے۔۔۔اپنے فرمانبردار ہونے کی قیمت چکا رہی ہے۔۔۔۔ کیا محبت کرنا اور ماں باپ کا فرمانبردار ہونا اتنا بڑا جرم تھا کہ اسے ساری زندگی دکھی رہنے کی سزا مل گئ۔۔۔۔یااللہ پاک اس کے ہر غم کو خوشی میں بدل دیجی ئے۔۔۔۔۔میرے اندھیر راستوں کا سورج اس کی خوشیاں ہیں چاہے وہ میرے ساتھ ہوں یا کسی دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔۔بس وہ خوش ہو۔۔۔۔۔ شاید اسے کسی اور کے ساتھ خوش دیکھ کر میرا دل جلے۔۔۔۔مجھے تکلیف ہو۔۔۔۔ شاید نہیں ضرور مجھے درد ہو گا لیکن کم سے کم وہ تو خوش ہو گی۔۔۔۔۔میں تو ابھی بھی درد میں ہی ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ کیاوہ میری نہیں ہو سکتی۔۔۔

کیاوہ مجھے نہیں مل سکتی۔۔۔۔اپ کے لی ئے توسب کچھ آسان ہے آپ چاہیں توہر ناممکن چیز ممکن ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔اسے اس درد سے رہائی دلادیں اور میری بھی اس تکلیف کو ختم کر دیں۔۔۔۔وہ جوابھی تک اک بار بھی رویا نہیں تھا اپنے رب سے کلام کرتے ہوئے مسلسل اشک بہارہا تھا۔۔۔۔شاید آج وہ بہت دکھی تھا تبھی جو کسی سے نہیں کہا تھاوہ آج بھی زبان پر تھاوہ اسے مانگ رہا تھا جس کا ملنا مشکل تھا پر جس سے مانگ رہا تھااس کے لی ئے بس اتنی سی بات تھی کہ وہ کہتا،'کن'اور سب کچھ آسان ہو جاتا۔۔۔۔ان دونوں کی محبت دل کے کسی کونے میں چھپی بیٹھی اس زات کے کن کاانتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

**********_*

اگلی صبح سب لوگ ہی ناشتے کے لی ئے میز پر موجود تھے۔۔۔۔آنیہ بھی خاموشی سے بیٹھی اپنا ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔

حریم جو کہ یونیورسٹی کے لیئے تیار بیٹھی تھی جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔زونین کے سر میں درد تھا لیکن وہ زاویار کے کہنے سے آ کر بیٹھ گیا تھا ہلکا پھلکا ناشتہ کرتے وہ بالکل سیریس سا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

روحان کو ٹیبل کی جانب اکیلا آتا دیکھ کوثر شاہ اک دم سنجیدہ ہو گئیں

عرشیہ کہاں ہے بیٹا۔۔۔۔انہوں نے بنا تاثر دیئے کیا

امی وہ سو رہی ہے۔۔۔۔رات کو طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو دیر سے سوئی تھی اسی لیے میں نے سونے دیا۔۔۔۔روحان بالکل نارمل انداز میں بولا۔۔۔۔یہ تو عام سی بات تھی جس کسی کی بھی طبیعت اگر رات میں ٹھیک نہ ہوتی تھی تو وہ دیر سے ہی اٹھتا تھا۔۔۔۔بلکہ خاص طور پر اس کی نیند پوری ہونے کا سب خیال رکھتے تھے۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔شوہر ناشتے کے لی ئے آگیا ہے اور وہ سو رہی ہے۔۔۔۔جاؤ اسے جگاؤ۔۔۔۔یہ کوئی بات تھوڑی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ سنجیدگی سے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

امی سونے دیں نا۔۔۔۔اٹھ جائے گی خد۔۔۔۔روحان ناشتہ اپنی پلیٹ میں لیتے ہوئے بولا

تم زیادہ۔۔۔۔ابھی وہ کچھ کہنے کے لی ئے اپنا منہ کھول ہی رہی تھیں کہ عرشیہ اک دم سے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی جسے دیکھ کر وہ اک دم چپ ہو گئیں۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔عرشیہ نے سب کو سلام کیا اور پھر روحان نے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔بیٹا اب کیسی ہے آپ کی طبیعت۔۔۔۔ظفر شاہ نے بہت پیار سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں انکل الحمدللہ۔۔۔۔عرشیہ نے روحان کی جانب ناسمجھی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔کیونکہ وہ تو بالکل ٹھیک تھی ہاں وہ ڈر گئی تھی لیکن بیمار تو نہیں تھی

روحان نے اسے فی الحال سب کچھ نظر انداز کر کے ناشتہ کرنے کا کہا اور خد بھی ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔جبکہ فاریہ اور کوثر شاہ اک دوسرے کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔پریشے کی آواز سن کر سب ہی اک دم اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔دراصل چائے کی کیتلی سے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے اس سے کپ لڑک گیا تھا اور تقریباً ہی ساری چائے اس کے پیر پر گر گئی تھی۔۔۔۔زاویار کے سفید کرتے پر بھی چائے گری تھی لیکن وہ جلنے سے بچ گیا تھا۔۔۔۔

آہ آہ۔۔۔

پریشے اب روتی صورت بنائے اپنا پیر دیکھ رہی تھی۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔جلدی جا کر پاؤں دھولو۔۔۔۔کوثر شاہ اک دم جھنجھلا کر بولیں ۔۔۔۔۔اک بہو تھی جو کہ جب سے شادی ہو کر آئی تھی بیمار ہی تھی اور دوسری جو کہ خد کو پھوہڑ پن سے جلا بیٹھی تھی۔۔۔۔اب انہیں کون بتائے کہ نا تو کوئی خد سے بیمار ہونا چاہتا ہے نا ہی خد کو جلانا چاہتا ہے۔۔۔۔جو ہونا ہوتا ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے لیکن نا جانے کیوں ہمارا معاشرہ بہوؤں کے نام پر سخت دل ہو جاتا ہے۔۔۔

جی۔۔۔۔زاویار یہ کہتے ہوئے پریشے کا ہاتھ بہت نرمی سے تھامتے ہوئے کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔۔باقی سب بھی پریشے کے لیئے فکر مند تھے لیکن چونکہ جانتے تھے کہ زاویار اس کا اچھے سے خیال رکھ لیگا تبھی اس کے پیچھے نہیں گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتی ہو۔۔۔۔دیھان رکھا کرو اپنا۔۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی زاویار نے فکر مندانہ انداز میں کہا

میں جان کر تھوڑی کرتی ہوں۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں مجھ سے ایسے کام ہو جاتے ہیں۔۔۔پریشے روہانسی ہوتے ہوئے بولی

اچھا جاؤ اچھے سے پیر دھو کر آؤ۔۔۔زاویار دوا کے ڈبے کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

پریشے پیر دھو کر آ گئی تھی۔۔۔پریشے کو بیڈ پر بٹھا کر زاویار نیچے قالین پر بیٹھ گیا۔۔۔دوا کے ڈبے سے کریم نکال کر آہستہ آہستہ سے جلی ہوئی جلد پر لگانے لگا ساتھ ہی ساتھ پھونک مار کر جلن کم کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔۔۔پریشے کا پیر زاویار کے گھٹنوں پر رکھا تھا اور وہ بارعب شخص پوری محبت سے اس کی چوٹ کا خیال رکھ رہا تھا وہ اسے دیکھ کر ٹرانس سی کیفیت میں مبتلا ہو گئی۔۔۔

کوئی پچھلے سال مجھ سے کہتا کہ آپ اتنا پیار کرنے والے اور خیال رکھنے والے نرم دل انسان ہیں تو میں کبھی نا مانتی لیکن آپ تو میری سوچ سے بالکل منفرد نکلے ہیں۔۔۔پریشے اپنے خیالوں میں کھوئی زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہتر محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔زاویار کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔۔

پریشے نے بچوں کی طرح ہاں میں گردن ہلا کر جواب دیا

پریشے اک بات کہوں۔۔۔۔زاویار پریشے کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

جی بولیں۔۔۔۔پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا

تم تھوڑا دیھان رکھا کرو۔۔۔۔میں اس گھر کا بڑا بیٹا ہوں اس کے علاوہ میری ناماں ہے نا باپ۔۔۔۔میں اپنے چھوٹوں کی ماں بھی ہوں اور باپ بھی۔۔۔۔میری شریک حیات ہونے کی حیثیت سے تم پر بھی اس گھر کی زمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ۔۔۔۔تمھیں بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے میں یہ نہیں کہ رہا کہ تم کچھ نہیں جانتی یا تم غیر زمہ دار ہو۔۔۔۔میں بس یہ کہ رہا ہوں کہ حقیقی زندگی اب شروع ہوئی ہے۔۔۔۔پیار محبت ہنسی مزاق یہ سب زندگی کے لیئے ضروری ہیں میں مانتا ہوں پر یہ کافی نہیں ہیں کم سے کم میرے لیئے نہیں۔۔۔تمھیں خد کو ثابت کرنا

ہو گا میں تمھیں چاند کی طرح چمکتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں سب سے منفرد نا کہ تاروں کی طرح جو اک دوسرے میں گم ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

چاند تو تنہا ہوتا ہے۔۔۔۔پریشے بہت دیر زاویار کی بات سن کر آہستہ سے بولی

لیکن ہوتا تو منفرد ہے نا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔۔۔سب اسے پسند کرتے ہیں۔۔۔۔میں چاہتا ہوں تم بھی سب کے لیئے ایسی ہی ہو جاؤ

پر مجھے تو ابھی بھی سب پسند کرتے ہیں۔۔۔۔چاند جب اپنے عروج پر ہوتا ہے تب ہی سب کو پسند آتا ہے لیکن جب وہ کم ہوتا ہے تو کسی کی نظر اس کی جانب نہیں جاتی وہ اپنے دکھ میں اکیلا ہوتا ہے اور جب وہ چڑھ رہا ہوتا ہے تب بھی اکیلا ہوتا ہے تب بھی کوئی اس کی خوشی میں شریک نہیں ہوتا۔۔۔۔پریشے سنجیدگی سے کہ رہی تھی

کیا تم مجھ سے بحث کر رہی ہو۔۔۔۔زاویار نے اک آبرو اٹھا کر پریشے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔پریشے نے اک دم ڈر کر بچوں کی طرح نفی میں گردن ہلائی

تو بس۔۔۔۔جب تک میری چھٹیاں ہیں میں کوشش کروں گا تمھاری مدد کرنے

کی لیکن تم وعدہ کرو تم پورے دل سے سب کچھ سیکھو گی۔۔۔۔تم بڑی ہو پریشے

اس گھر کی بڑی بہو۔۔۔۔تم اپنی اہمیت سمجھو۔۔۔۔اسی میں تمھاری میری اور

سب کی بھلائی ہے۔۔۔۔زاویار یہ کہہ کر اٹھ گیا اور کمرے سے چلا گیا

کھڑوس۔۔۔۔۔پریشے نے پیچھے سے بس اتنا ہی کہا

پریشے کے زمہدار بننے کی نہیں آپکے زندگی جینے کی باری ہے۔۔۔۔ان چھٹیوں

میں آپکو ہنس مکھ نہ بنا دیا تو میرا نام بھی پریشے شاہ نہیں۔۔۔۔اپنے بالوں کو اسٹائل

سے جھٹکتی وہ اپنے انداز میں بولی۔۔۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ ظفر شاہ کے پیچھے کھڑی ان سے کہہ

رہی تھیں

ابھی نہیں کوثر ابھی میں ہاسپٹل جارہاہوں۔۔۔۔بھائی جان کو ہوش آئے اتناوقت گزر گیامیں نے فون ہی نہیں دیکھااب میں اک منٹ نہیں رک سکتا۔۔۔۔ ظفر شاہ اپنی شال اوڑھتے کہ رہے تھے۔۔۔۔

یہ بات بھی ضروری ہے۔۔۔۔سکندر کو بلایا ہے میں نے اس سے آنیہ کی رخصتی کی بات کر لیتے ہیں۔۔۔۔کوثر شاہ اپنی بات پر قائم تھیں

کوثر یہ بات بعد میں بھی ہو سکتی ہے ابھی بھائی جان کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔ ظفر شاہ اک سرد نظر کوثر شاہ پر ڈالتے ہوئے بولے

تو یہ بھی ضروری ہے۔۔۔۔اور وہ کونسا آج گھر آجائیں گے تھوڑی دیر بعد چلے جایئے گا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ بضد تھیں

کوثر کبھی کبھار تم میری سمجھ سے باہر ہو جاتی ہو۔۔۔۔یہ کہ کر اک نظر قہر بھری کوثر شاہ پر ڈالتے ظفر شاہ کمرے سے نکلے اور سیدھا حویلی سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔

****

بھائی آپ یونیورسٹی جائیں گے نا۔۔۔۔حریم زونین کے پاس آکر بولی

نہیں حریم میرے سر میں درد ہے۔۔۔۔اک کام کرو کہ آج تم بھی چھٹی کرلو۔۔۔۔کل سے ساتھ چلیں گے۔۔۔۔زونین نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ کیوں حریم اورحان کے ساتھ یونیورسٹی جانے سے کتراتی ہے۔۔۔۔۔تبھی اس نے اس کے ساتھ جانے پر آج زبردستی نہیں کی۔۔۔۔۔

حریم نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔بس زرا سی گردن ہلا کر اپنے کمرے کی جانب جانے لگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکر بھائی نے یہ نہیں کہا کہ اس کھڑوس انسان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔۔شکریہ بھائی۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں کہ رہی تھی

ہاں بھائی۔۔۔۔کیا حال ہیں۔۔۔۔اورحان نے گھر میں آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہوں۔۔۔بس یہ سر درد نا جانے کیوں پیچھے پڑ گیا ہے۔۔۔زونین نے کنپٹی مسلتے ہوئے کہا

تم سوچنا بند کرو۔۔۔۔تمھارے سوچنے سے مسئلے حل ہو جائیں گے کیا۔۔۔نہیں نا۔۔۔۔خدپر تھوڑا ترس کھاؤ اور نکلو اس سب سے۔۔۔اچھا چلو یونیورسٹی ۔۔۔اور حان ڈائننگ ٹیبل سے اک کیلا اٹھا کر چھیلتے ہوئے بولا

یار میں کل جاؤں گا۔۔۔آج نہیں جا رہا۔۔۔زونین نے منہ نیچے کی ئے کی ئے کہا

آج کیوں نہیں۔۔۔اور حان کرسی کو ٹیڑھا کر کے زونین کے بالکل سامنے بیٹھ گیا

یار آج مجھے لگ رہا ہے مجھے گھر پر رہنا چاہی ئے۔۔۔نا جانے کیوں میرا دل کہ رہا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔۔۔زونین نے اپنا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

اچھاتو پھر چلو آج میں بھی نہیں جارہا۔۔۔۔چلو آجاؤ آج تمھارا موڈ ٹھیک کرتے ہیں۔۔۔اور حان زونین کو اٹھاتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔

تم چلے جاؤ۔۔۔تم میری وجہ سے کیوں اپنا نقصان کروا رہے ہو۔۔۔زونین نے اس بار مسکرا کر کہا

نہیں میرا کوئی نقصان نہیں ہو رہا۔۔۔بس اب جب تم جاؤ گے میں تب ہی جاؤں گا۔۔۔بس کہ دیا۔۔۔اور حان نے زونین کا ہاتھ بچوں کی طرح پکڑا ہوا تھا جیسے کوئی بڑا بچے کو کس کے پکڑتا ہے کہ کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔۔۔

کمرے میں کیوں لے آئے۔۔۔زونین اور حان کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا

اب تمھیں لگ رہا ہے ہے کہ کچھ ہونے والا ہے تو گھر پر ہی رہنا ہو گا نا۔۔۔اور حان مسکراتے ہوئے بولا

کیا بات ہے آج تو تمھارا موڈ بہت اچھا ہے۔۔۔زونین اور حان کو دیکھتے ہوئے بولا

اب دونوں منہ پھلا کر تو بیٹھ نہیں سکتے نا تم ٹھیک کر لو تو میں منہ بنالوں گا۔۔۔ سمپل۔۔۔اور حان پلے اسٹیشن کا کنڑول لا کر زونین کو دیتے ہوئے بولا

گیم تو نہیں کھیل رہا میں۔۔۔زونین جو کہ خراب موڈ کا شکار تھا اسے گیم کھیلنے کا آئڈیا بہت برا لگا

ارے کھیلو تو مجھے تمھیں ہرائے بہت وقت گزر گیا اک بار ہار جاؤ تو پھر مت کھیلنا۔۔اور حان زونین کی اک بات نہیں سن رہا تھا

ہرا ہی نا دو تم مجھے۔۔۔زونین نے ریموٹ لیتے ہوئے کہا۔۔۔اور گیم کھیلنے لگا

اور حان مسکراتے ہوئے بار بار زونین کو دیکھ رہا تھا اس طرح کہ گیم بھی ڈسٹرب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اگر وہ آج یونیورسٹی چلا گیا اکیلے تو زونین ضرور گھر

میں بیٹھے بیٹھے سوچتا رہے گا اور ڈاکٹر کا کہنا تھا اسے اسٹریس نہیں لینے دینا ہے ۔۔۔۔۔ تبھی وہ اس کے ساتھ رک گیا اور اب زونین کا دھیان دوسری جانب کر کے وہ کافی پر سکون تھا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ ظفر شاہ ہسپتال کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سامنے بیٹھے جعفر شاہ کو دیکھ کر بولے۔۔۔۔

جعفر شاہ جو کہ شاید ابھی ابھی وارڈ بوائے کی مدد سے کئی سالوں بعد بیٹھے تھے۔۔۔۔ ان کے چہرے پر درد کے آثار صاف نمایاں تھے۔۔۔۔ ڈھلکا چہرہ سفید بال۔۔۔۔ وہ شخص جب گہری نیند سویا تھا تب کچھ اور ہی تھا۔۔۔۔۔ سالوں کی گہری نیند نے اس کے چہرے سے ساری رونق غائب کر دی تھی

شوخ چہرہ۔۔۔۔ گہری نیلی آنکھیں۔۔۔۔۔ ہونٹوں پر ہر وقت مسکراہٹ بکھری ہوئی۔۔۔ شرارت ایسی کہ بچوں کو بھی مات۔۔۔۔ ظفر شاہ کی آنکھوں کے سامنے اپنے بھائی کی جوانی کی یادیں آنے لگیں۔۔۔۔

تم ظفر ہو نا۔۔۔۔ جعفر شاہ نے اٹکتے اٹکتے کہا۔۔۔۔

ظفر شاہ نے کچھ نہیں کہا بس ہلکی سی گردن کو ہاں میں جنبش دی

تم اکیلے آئے ہو۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کی متلاشی نظریں دروازے کی جانب گئی

ابھی صرف میں ہی آیا ہوں۔۔۔۔ ظفر شاہ نے اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کہا

عائشہ۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے اگلا سوال کیا

بھائی ابھی آپ خد کو اتنا مت تھکائیں۔۔۔۔ میں سب بتادوں گا ابھی آپ آرام کریں۔۔۔۔

وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی نا۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے آنکھوں میں آنسو لیئے کہا

بھائی۔۔۔۔ آپ کو کیسے پتا۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کی آنکھوں میں حیرت اور غم دونوں کے ملے جلے تاثرات تھے

مجھے بتایا اس نے۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے آنکھوں میں درد لیئے کہا

www.novelsclubb.com

بھائی آپ ابھی یہ سب رہنے دیں۔۔۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا ہے آپ کو کل تک گھر لیجا سکتے ہیں۔۔۔۔آپ ابھی آرام کریں۔۔۔۔میں ڈاکٹر کے پاس سے ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ ظفر شاہ اپنے آنسو اور ڈر دونوں کو چھپاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی انہوں نے جیب سے فون نکالا اور اویس شاہ کو فون ملایا

جی ظفر بھائی۔۔۔۔اویس شاہ نے کال اٹھا کر کہا

اویس۔۔۔۔۔۔بھائی جان کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔۔تم ہاسپٹل آ سکتے ہو۔۔۔۔۔

ظفر شاہ نے بات کو بنا گھمائے سیدھی بات کی

کیا مطلب۔۔۔کیا سچ میں یہ تو خوشی کی بات ہے۔۔۔۔۔آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔۔کیا بچوں کو بتایا۔۔۔۔اویس شاہ نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔۔یہی تو پریشانی کی وجہ ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا ہے کل بھائی کو گھر لیجا سکتے ہیں۔۔۔۔۔تو مجھے ابھی ہی گھر جا کر سب کو سب کچھ بتانا ہو گا اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں میں انہیں اچھے سے تمام بات بتاؤں۔۔۔۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ تینوں کم سے کم سب کچھ جان جائیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے فون کان پر لگائے کہا

پھر بھائی اک کو نہیں سب کو بتا دیتے ہیں۔۔۔۔کیونکہ جعفر بھائی کے آنے کے بعد سب کی زبان پر اک ہی سوال ہو گا۔۔۔۔۔اویس شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

چلو تم یہاں آؤ۔۔۔۔تم سے کچھ بات بھی کرنی ہے۔۔۔۔دیکھتے ہیں پھر۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کہ کر فون بند کر دیا

جبکہ اویس شاہ جو کہ فرحان شاہ کے عین سامنے بیٹھے تھے فون بند کرتے ہی ان کی جانب خوشی خوشی بڑھتے ہوئے ابھی اپنا منہ کھول ہی رہے تھے کہ فرحان شاہ کی بات سن کر وہیں رک گ ئے۔۔۔۔

آگیا اسے ہوش۔۔۔۔مجھے یقین تھا کہ وہ اٹھے گا۔۔۔۔بولا تھا تم سب کو میں نے کہ بچوں سے مت چھپاؤ۔۔۔۔اب جوان جوان لڑکوں اور لڑکیوں کو کس منہ سے بتاؤ گے۔۔۔۔فرحان شاہ یہ کہ کر وہاں سے غصے میں اٹھ کر چلے گ ئے۔۔۔

روحان بیٹا عرشیہ کہاں ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے گھر سے باہر جاتے ہوئے روحان کو روک کر پوچھا

امی کمرے میں ہے۔۔۔۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کا کہ کر آیا ہوں۔۔۔۔رات میں ڈر گئی تھی اور ابھی مجھے لگ رہا ہے اسے بخار ہے ہلکا سا۔۔۔۔آپ بھی زرا دیکھ لیجی ئے گا میں بس اک کام کر کے آرہا ہوں۔۔۔۔روحان یہ کہ کر گھر سے باہر چلا گیا

ہمم۔۔۔۔۔دیکھ رہی ہو۔۔۔۔ کیسی طرف داری کر رہا ہے۔۔۔۔سوچا تھا بہو آئے گی سکون آئے گا۔۔۔۔ لیکن اولاد کی طرف سے سکون شاید لکھا ہی نہیں ہے

میرے نصیب میں۔۔۔۔کوثر شاہ فاریہ کے سامنے ناامیدی بھرے کلمات ادا کر کے خد کو مظلوم ثابت کرنے لگیں

امی اب ایسا تو نہیں کہیں۔۔۔۔نئی نئی شادی ہوئی ہے بیمار بھی ہے اگر روحان تھوڑا خیال رکھ لیگا تو کیا ہو گیا۔۔۔آپ تو روحان کی کیئر نگ نیچر جانتی ہیں نا۔۔۔۔اور رہی بات اولاد کی طرف سے سکون کی تو میں نے کیا کیا آپ کے ساتھ۔۔۔۔میں تو سکون سے اپنے سسرال میں رہ رہی ہوں نا.....فاریہ جو کہ صوفے پر بیٹھی سیب کاٹ رہی تھی منہ بنا کر بولی

کہاں۔۔۔۔یہ برابر میں شادی کی تھی تمھاری کہ بیٹی قریب رہے گی اور تم لوگ یہ دور شفٹ ہو گ ئے۔۔۔۔شادی کے بعد اب دیکھا ہے تمھیں صحیح سے۔۔۔۔ اور رہی بات روحان کی تو بیٹا شروع شروع میں ہی ہوتا ہے سب۔۔۔۔ٹیڑھے پودے کو شروع میں سیدھا نہ کرو تو وہ درخت بھی ٹیڑھا ہی بنتا ہے۔۔۔۔۔اور ٹیڑھے درخت ٹوٹ تو سکتے ہیں پر سیدھے نہیں ہو سکتے۔۔۔۔کوثر شاہ چہرے پر

سخت تاثرات لائے کہتی اٹھیں اور سیڑھیاں چڑھتی سیدھی روحان کے کمرے کے پاس جا کر رکیں۔۔۔

دروازے پر ناک سے عرشیہ اک دم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔کوثر شاہ ناک کرتے ہی سیدھی اندر چلی آئیں

کچھ نہیں چاچی۔۔۔وہ بخار۔۔۔ابھی عرشیہ کہ ہی رہی تھی کہ کوثر شاہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ کر عرشیہ کی جیولری سمیٹنے لگیں۔۔۔

عرشیہ ان کے یوں نظر انداز کرنے کو سمجھی نہیں اسے لگا شاید ان کا دھیان نہیں تھا تبھی چپ ہو گئ

www.novelsclubb.com

ارے بیٹا کمرے میں رہو گی تو بیمار ہی محسوس کرو گی۔۔۔چلو شوہر ہو تو سمجھ بھی آتا ہے۔۔۔اب یوں اکیلے کمرے میں تو۔۔۔۔ناہوتی ہوں تو دس بیماریاں لگ

جاتی ہیں۔۔۔کوثر شاہ اپنی بات کہتی بالکل عرشیہ کے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔

جی چاچی۔۔میں ان سے یہی کہ رہی تھی لیکن یہ مجھے۔۔۔۔۔۔ابھی عرشیہ کی بات مکمل ہوئی بھی نہیں تھی کہ وہ پھر سے اس کی بات کو ادھورا چھوڑ کر روحان کے کپڑے اٹھانے لگیں جو شاید وہ ابھی ابھی اتار کر گیا تھا۔۔۔۔

ہاں نا آؤ باہر۔۔۔۔چلو شاباش۔۔۔۔آج کل تو نا جانے کیا ہو گیا ہے شوہروں کو بس نہیں چلتا شوپیس کی طرح بیویوں کو کمروں میں ہی سجا کر رکھیں۔۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے کوثر شاہ عرشیہ پر طنز کرتی کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔

عرشیہ ان کی بات کو سمجھ گئی تھی اب اتنی بچی تو وہ بھی نہیں تھی کہ مزاق اور طنز کو نہ سمجھ پاتی۔۔۔۔اسے واقعی بخار ہو رہا تھا۔۔۔اپنے گھر میں جہاں ہر اک اس کے آگے پیچھے رہتا تھا یہاں اس کی بات بھی مکمل نہ سنی جانے پر اس کا دل دکھنے

لگا۔۔۔اک آنسو ابھی بہنے ہی لگا تھا کہ عرشیہ نے اس آنسو کو پونچھا اور کوثر شاہ کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی

وہ جو کھڑکی سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں اچانک تپش نمودار ہونے لگا تھا۔۔۔کوثر شاہ کا عرشیہ کی آنکھوں میں آنسو لانا اس سے برداشت نہ ہوا۔۔۔وہ سیدھی عرشیہ اور روحان کے کمرے سے پل بھر میں ہی لاؤنج میں کھڑی کوثر شاہ کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی

یہ کیسی بدبو آ رہی ہے۔۔۔کوثر شاہ جو کہ اس کی موجودگی سے انجان تھیں کسی چیز کے جلنے کی بدبو سونگھتی ادھر ادھر دیکھنے لگیں

کیسی بدبو چاچی۔۔۔عرشیہ جو کہ ابھی ابھی لاونج میں آئی تھی ابھی کہ ہی رہی تھی کہ اس کی نظر کوثر شاہ کی جانب گئی۔۔۔

کوثر شاہ کے عین سامنے اسے کھڑا دیکھ عرشیہ اک دم رک گئی۔۔۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

ایسالگ رہا ہے جیسے تار جل رہے ہوں۔۔۔کوثر شاہ اک اک ساکٹ کو چیک کرنے لگیں جبکہ وہ انہیں کو تیش آنکھوں میں لیئے دیکھ رہی تھی

یااللہ یہ میرے سر کو کیا ہو گیا۔۔۔کوثر شاہ اک دم سر پر ہاتھ لگا کر بولیں

عرشیہ نے اس کی جانب دیکھ ہلکے سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔عرشیہ اسے کوثر شاہ کو نقصان پہنچانے سے روکنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔یہ کیسا درد اٹھا ہے میرے سر میں۔۔۔۔کوثر شاہ شدت درد سے بے حال ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

چاچی آپ چلیں یہاں سے۔۔۔۔عرشیہ خد کو سنبھال کر ان کی جانب بڑھی۔۔۔۔حالانکہ عام طور پر عرشیہ اس کو دیکھ کر ڈر جایا کرتی تھی لیکن آج کوثر شاہ کی جانب سارا دھیان ہونے کی وجہ سے اسے اٹیک نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچتے ہی انہیں احساس ہوا جیسے کوئی ان کے بالکل پیچھے کھڑا ہے ۔۔۔۔پیٹھ کی جانب رونگھٹے کھڑے ہو جانے سے وہ اک دم پیچھے مڑ کر دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔۔

عرشیہ جو کہ آہستہ آہستہ سے اسے کوثر شاہ کے پیچھے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اپنی زبان سے کچھ نا کہ سکی۔۔۔۔وہ بچپن میں سب کو بتایا کرتی تھی کہ وہ اسے دکھتی ہے لیکن کوئی اس کی بات کا یقین نہیں کرتا تھا اسے دماغ کے ڈاکٹر کو دکھانا شروع کر دیا گیا۔۔۔۔تب سے وہ جب جب اسے دیکھتی خاموش کھڑی رہتی کیونکہ وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی اور اب تو اسے عادت بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔ کبھی زیادہ ڈر جاتی تو دوا لے لیتی تھی۔۔۔۔۔ حرا یہ بات جانتی تھی لیکن وہ بھی بچاری کیا

کرتی اسی لی ئے وہ بھی اسے سمجھا دیتی۔۔۔گھر کا ماحول خراب ہونا اور سب کا خوفزدہ ہونا ان دونوں کو ہی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔

تم اک کام کرو اندر ہی چلی جاؤ۔۔۔آرام کرو۔۔۔کوثر شاہ جو کہ عرشیہ کی نظریں اپنی جانب دیکھ کر خوف محسوس کرنے لگی تھیں۔۔۔ڈرتے ہوئے بولیں اب انہیں کیا معلوم عرشیہ انہیں نہیں ان کے پیچھے موجود شہ کو دیکھ رہی a تھی۔۔۔

آپ اکیلی مت جائیں اپنے کمرے میں۔۔۔عرشیہ بمشکل لب ہلا کر بولی کیوں۔۔۔کوثر شاہ جو کہ سر کے درد سے بے حال ہو رہی تھیں اک دم کراہتے ہوئے بولیں

بس ایسے ہی۔۔۔عرشیہ نے خوف آنکھوں میں لی ئے کہا۔۔۔

مجھے مت بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔جاؤ جا کر آرام کر لو۔۔۔یہ کہ کوثر شاہ اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

مت جاؤ۔۔۔۔ان کے پاس۔۔۔۔عرشیہ کوثر شاہ کے جاتے ہی اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔آج پہلی بار عرشیہ نے اسے خد سے مخاطب کیا تھا ورنہ ہمیشہ وہ ہی بات کا آغاز کرتی تھی

اس نے اپنا ہیبت بھرا چہرا عرشیہ کی جانب موڑا اور پھر کچھ پل عرشیہ کو دیکھنے کے بعد چھت کی جانب چلی گئ۔۔۔۔

عرشیہ کانپنے لگی تھی۔۔۔اس کا سامنا کرنا مشکل تھا لیکن آج پہلی بار عرشیہ نے بناڈرے اس سے بات کی تھی اور اب اس کے جانے کے بعد اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کیا کر بیٹھی ہے۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ پریشے کے کمرے کی جانب گئ۔۔۔۔دروازے پر ہرناک کر کے وہ سائڈ میں کھڑی ہو گئ۔۔۔

وہ پریشے کو بلا دیں۔۔۔کمرے سے باہر نکلتے زاویار کو دیکھ کر اس نے گردن جھکاتے ہوئے کہا

آپ اندر آ جاؤ۔۔۔وہ اندر ہی ہے۔۔۔یہ کہ کر زاویار کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔زاویار کے جاتے ہی عرشیہ کمرے کے اندر گئ۔۔۔جہاں پریشے اپنے تمام کپڑوں کے ساتھ بیٹھی ہوئ تھی۔۔۔

عرشیہ پریشے کو اک اک کپڑے تہ کرتا دیکھ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔اس کا ڈر خوف اک دم اس کے زہن سے اوجھل ہو گیا۔۔۔بلاشبہ وہ بچوں کی طرح ہی معصوم تھی جس طرح بچے پل بھر میں اپنی تمام تکلیفیں اپنے غم بھول جاتے ہیں اور پل میں ہی روتے ہوئے ہنس دیتے ہیں وہ بھی ایسی ہی ہی تھی۔۔۔

اب تم بھی ہنسو گی۔۔۔۔پریشے منہ بنا کر بولی

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔عرشیہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی

کپڑے کو کس طرح الماری میں رکھتے ہیں یہ سیکھ رہی ہوں۔۔۔۔پریشے کپڑوں کے اوپر سر رکھ کر تھکے انداز میں بولی

جب چاچی بولتی تھیں تب تم سیکھی نہیں اب دیکھو ڈنڈے کے زور پر سیکھ رہی ہو۔۔۔دل چاہ رہا ہے چاچی کو بلاؤں اور دکھاؤں۔۔۔عرشیہ مسکراتے ہوئے بہت دھیمے انداز میں کہ رہی تھی

ہاں ہاں۔۔۔۔اڑالو مزاق۔۔۔پریشے اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بولی

مزاق نہیں اڑا رہی۔۔۔بس خوش ہو رہی ہوں۔۔۔عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اچھا آؤ ادھر کام کرواؤ میرے ساتھ۔۔۔۔یار نئی نویلی دلہن سے کوئی الماری سیٹ کرواتا ہے کیا۔۔۔یار لوگ رومینٹک ڈنر پر جاتے ہیں۔۔۔گھومتے ہیں۔۔۔دعوتیں اڑاتے ہیں اور مجھے دیکھو ہاتھوں کی مہندی بھی نہیں اتری اور الماری سیٹ کرنا سیکھ رہی ہوں۔۔۔مطلب کپڑے ضروری ہے تہ کر کے رکھنا

۔۔۔۔نکال کر پہننے ہی تو ہیں۔۔۔۔ناجانے کیوں یہ سلیقہ مندی میں شمار ہوتا ہے۔۔۔۔پریشے کے چہرے سے اس کی اکتاہٹ صاف ظاہر تھی

کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔۔۔۔زاویار جو کہ اپنا موبائل لینے کمرے میں آیا تھا بنا ان دونوں کی جانب دیکھے آندھی کی طرح آیا اور طوفان کی طرح یہ کہتے ہوئے واپس کمرے سے چلا گیا

یہ مجھ پر صحیح مسلط ہوئے ہیں۔۔۔۔پریشے نے زاویار کے جاتے ہی کہا

چلے گ ئے نا۔۔۔۔کہنے کے بعد اسے ڈر لگا کہیں زاویار یہیں نا ہو اور یہ بات بھی سن لے۔۔۔۔تبھی عرشیہ سے کنفرم کرنے لگی

باہر آؤ۔۔۔۔سکندر نے لال حویلی کے سامنے اپنی گاڑی روک کر آنیہ کو کال کر کے کہا

مجھے نہیں آنا۔۔۔۔آنیہ نے صاف جواب دیا

پانچ منٹ میں اگر تم باہر نہیں آئیں تو یہ یاد رکھنا کہ میں اندر آجاؤں گا اور پھر تمھاری اک نہیں چلنے دوں گا۔۔۔۔سکندر سخت لہجے میں بولا

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں نے کہ دیا نہ کہ میں نہیں آؤں گی۔۔۔۔مجھے تمھارے ساتھ اب کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔۔تمھیں سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔۔آنیہ بھی غصے سے بولی

پھر ٹھیک ہے اب جو بھی ہو گا اس کی زمہ دار تم خد ہو گی۔۔۔۔۔

یہ کہ کر سکندر نے فون بند کیا اور گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی زناٹے سے گاڑی دوڑاتا نظروں سے اوجھل ہو گیا

www.novelsclubb.com

آنیہ نے بھی فون بند کر کے سائڈ پر رکھ دیا تھا وہ کسی بھی قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیئے زہنی طور پر تیار تھی اب کچھ بھی اچانک نہیں ہونا تھا جو وہ ٹوٹ جاتی ویسے بھی اس کو خد کو سمیٹنے کا وقت ہی کہاں ملا تھا جو اسے پھر سے ٹوٹنے کا ڈر ہوتا۔۔۔۔۔

حریم جو کہ سامنے بیڈ پر بیٹھی پڑھ رہی تھی۔۔۔۔کتابین بند کر کے آنیہ کے پاس آ گئی تھی چاہے جو بھی ہو جائے وہ اس کے ساتھ تھی اک بہن کی طرح اک دوست کی طرح۔۔۔۔وہ چاہے خد جتنی بھی ڈرپوک کیوں نہ ہو۔۔۔۔لیکن جب بات اپنوں کی ہوتی ہے تو ہمت شاید اللہ کی جانب سے آ ہی جاتی ہے۔۔۔۔

روحان اپنا کام ختم کر کے گھر آ گیا تھا کمرے میں جاتے ہی اسے جب عرشیہ کہیں نہیں ملی تو وہ اس کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔حریم کے کمرے میں بھی جب وہ اسے نا ملی تو وہ پریشے کے کمرے کی جانب جانے لگا تبھی زاویار بھی سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا آیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں بھئی۔۔۔۔کیا حال چال۔۔۔۔زاویار کو اوپر آتا دیکھ روحان خوش مزاجی سے پوچھنے لگا

یار آفس والوں نے تنگ کر رکھا ہے نا جانے کیوں مجھے گھر بٹھا دیا ہے ابھی وہ بٹ کا کیس پوری طرح حل ہوا نہیں ہے اوپر سے ڈپارٹمنٹ میں اس کے مددگار بھی

بہت ہیں۔۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔۔زاویار اپنی پریشانی روحان کو بتانے لگا

او بھائی۔۔۔لوگ خوش ہوتے ہیں کہ ہماری شادی کے بعد ہمیں چھٹیاں مل گئیں آرام سے ٹائم انجوائے کرتے ہیں اور تم اک الگ بور قسم کے انسان ہو۔۔۔۔پریشے بھابھی کا تو اللہ ہی مالک ہے۔۔۔۔روحان ہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔اس کی ہنسی کی آواز سن کر عرشیہ فوراً ہی کمرے سے باہر نکل آئی

عرشیہ کے کمرے سے نکلتے ہی زاویار اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ روحان اور عرشیہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے

www.novelsclubb.com

ویسے آپس کی بات ہے یہ کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔پریشے منہ بنا کر بولی

اور کیا کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔زاویار پریشے کے عین سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

یہی کہ اتنی پیاری خوبصورت بیوی ملنے پر ناشکری کی جائے۔۔۔پریشے کپڑے تہ کرتے ہوئے جو منہ میں آرہا تھا بولے جارہی تھی

اور میں نے کیسے کی ناشکری۔۔۔زاویار بھی اب اس کے ساتھ کپڑے تہ کر رہا تھا

یہ سب کیا ہے۔۔۔یہ کام بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔لیکن یہ دن بعد میں نہیں آئیں گے۔۔۔۔پریشے بالکل ناراض ہوتے ہوئے کہ رہی تھی

اور کونسے دن بعد میں نہیں آئیں گے۔۔۔زاویار نے پریشے کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا

زاویار کے آس اچانک عمل سے پریشے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

بتاؤ نا کونسے دن۔۔۔۔زاویار معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہ رہا تھا

کوئی نہیں۔۔۔۔مجھے کپڑے تہ کرنے دیں۔۔۔۔پریشے اک دم شرمانے لگی تھی تبھی اپنے ہاتھ چھڑا کر واپس سے کپڑے تہ کرنے لگی۔۔۔۔۔جبکہ زویار مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ ابھی جا کر چاچی کو دیکھ کر آئیں۔۔۔۔ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

عرشیہ دروازے کے پاس ہی رک کر بولی

کیا ہوا امی کو۔۔۔روحان پریشان ہوتے ہوئے بولا

بس آپ پہلے دیکھ کر آئیں۔۔۔۔عرشیہ نے ضد کی

اچھا میں آتا ہوں۔۔۔۔روحان فوراً ہی تقریباً بھاگتا ہوا سیڑھیاں اترا اور کوثر شاہ کے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ٹھیک ہیں وہ۔۔۔۔عرشیہ جو کہ دروازے پر کھڑی روحان کا ہی انتظار کر رہی تھی سیڑھیوں سے اوپر آتے روحان کو دیکھ کر اک دم آگے بڑھ کر بولی

ہاں سر میں درد تھا سو رہی ہیں۔۔۔۔فاریہ آپی وہیں ہیں ان کے پاس۔۔۔۔۔

روحان یہ کہتے ہوئے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

اچھا تم پریشان مت ہو۔۔۔۔وہ ٹھیک ہیں۔۔۔تم بتاؤ تمھارا بخار کیسا ہے۔۔۔۔

روحان نے بہت پیار سے آگے بڑھ کر عرشیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے کہا

وہ مجھے کیوں دکھتی ہے روحان۔۔۔۔۔عرشیہ کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے مکمل بھیگ گئی تھیں

یہ سب چھوڑو۔۔۔۔روحان اس ٹاپک پر بات کرنے سے گریز کر رہا تھا

بتائیں نا۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے بھی نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیونکہ تم بہت معصوم ہو۔۔۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ بڑے پیار سے اٹھاتے ہوئے کہا

ایسا نہیں ہے۔۔۔۔عرشیہ ہچکیوں سے رونے لگی

کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ابھی تو ٹھیک تھیں تم۔۔۔۔روحان اک دم پریشان ہونے لگا۔۔۔۔۔

وہ چاچی مجھ سے بات کر رہی تھیں۔۔۔۔انہوں نے مجھے کچھ کہا میں جانتی ہوں وہ ایسے ہی کہہ رہی ہوں گی لیکن بس اس وقت مجھے تھوڑا برا لگا۔۔۔۔وہ اس نے دیکھ لیا۔۔۔۔۔جب جب کوئی مجھے نقصان پہنچاتا ہے نا یا تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کو تنگ کرتی ہے۔۔۔۔اسی کی وجہ سے ان کے سر میں اتنا درد ہو گیا۔۔۔۔۔میں بہت بری ہوں۔۔۔۔میری ہی وجہ سے اسد اور عمر کو بھی اپنا گھر چھوڑ کر اتنی دور جا کر رہنا پڑا۔۔۔۔وہ مجھے تنگ کرتے تھے تو وہ انہیں بھی بہت ڈراتی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ اپنی زندگی کا اک اہم راز آج روحان کے سامنے کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔روحان نے نا سمجھی سے عرشیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

جب ماما بابا کی ڈیتھ ہوئی تھی تو میں بہت روئی تھی میں وہاں اکیلی تھی اور وہ بھی وہیں تھیں۔۔۔۔۔جب میں بالکل چپ نہ ہوئی تو وہ میرے پاس آ گئی اور مجھے چپ ہونے کا کہنے لگی۔۔۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے وہ پتہ نہیں کیوں میرا خیال رکھا کرتی تھی وہ مجھ سے باتیں کرتی تھی۔۔۔۔۔لیکن جب میں اس سے ڈرتی تو وہ مجھے اور ڈراتی۔۔۔۔۔پھر وہ خود ہی میرے ساتھ ٹھیک ہو جاتی۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے انسان بے وفا ہے میرے ساتھ چلو میں تمھیں بہت خوش رکھوں گی۔۔۔۔بچپن سے کئی بار اس نے مجھے ایسا کہا جب جب میں نہ مانتی تو وہ مجھے بہت ڈراتی۔۔۔۔۔اتنا کہ مجھے دورے پڑنے لگے جاتے۔۔۔۔۔اور پھر تو باقی سب جانتے ہی ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تم پہلے چپ ہو جاؤ۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا عرشیہ ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

اچھا مجھے اک بات بتاؤ۔۔۔اس بارے میں کس کس کو پتہ ہے۔۔۔روحان نے بہت دھیمے انداز میں پوچھا

کسی کو نہیں۔۔۔۔جب جب میں نے بتانے کی کوشش کی تو سب مجھے چپ کروا دیتے تھے۔۔۔عرشیہ روتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔

حرا آپی کو بھی نہیں۔۔۔روحان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا

وہ بھی مجھے کچھ بھی کہنے سے روک دیتی ہیں۔۔۔کوئی سننا نہیں چاہتا۔۔۔۔سب ڈرتے ہیں۔۔۔کیا وہ واقعی مجھے لے جائے گی۔۔۔مجھے اس کے ساتھ کہیں نہیں جانا روحان۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔عرشیہ نے کس کر اپنی مٹھیوں میں روحان کی شرٹ بھینچ لی تھی

تم کہیں نہیں جا رہیں۔۔۔کوئی تمھیں نہیں لیکر جائے گا۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔اللہ پاک نے مجھے تمھارے ساتھ نکاح میں باندھا ہے یہ بندھن اتنا نازک نہیں کہ کوئی بھی اسے توڑ دے۔۔۔اللہ پر بھروسہ مومن کو مضبوط بناتا ہے۔۔۔

پر سکون ہو جاؤ۔۔۔روحان عرشیہ کو خد سے الگ کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

اچھا یہ بتاؤ۔۔۔پریشے کو بتایا تم نے ابھی جو ہوا وہ سب۔۔۔۔۔روحان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔عرشیہ نے ہلکے سے جواب دیا رونے کی وجہ سے اس کے گال اور ناک بالکل گلابی ہو گ ئے تھے۔۔۔۔چھوٹے سے معصوم چہرے پر یہ سرخی اسے اور حسین بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔روحان نے بڑے پیار سے اس کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا

وہ یقین نہیں کرتی۔۔۔۔اسلیے میں یہ سب کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتی۔۔۔۔۔اور حان بھائی بس میری بات سن لیا کرتے تھے لیکن پھر دادو نے انہیں بھی منع کر دیا تھا۔۔۔۔وہ سب ڈرتے ہیں۔۔۔۔عرشیہ اپنی ناک رگڑتے ہوئے بولی

تو پھر تم نے مجھے سب کیوں بتایا۔۔۔روحان جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

کیونکہ آپ۔۔۔۔آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ مجھ سے نہیں ڈریں گے میرا ساتھ دیں گے۔۔۔مجھے تنہا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔میں آپکے ساتھ خد کو محفوظ سمجھتی ہوں۔۔۔میرا دل کرتا ہے میں آپ سے باتیں کرتی جاؤں۔۔۔سب کچھ بتاؤں۔۔۔عرشیہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں کہتی جا رہی تھی

اور میرا دل کرتا ہے میں تمھیں سنتا جاؤں سنتا جاؤں۔۔۔روحان مسلسل عرشیہ سے دل لگی کر رہا تھا وہ اس کا دھیان ہٹانا چاہتا تھا اور اس بات کا خیال بھی رکھ رہا تھا کہ اسے ایسا نہ لگے کہ وہ اس کی بات نہیں سن رہا۔۔۔

عرشیہ اس کی بات سن کر مسکرانے لگی

اچھا آؤ۔۔۔آج تمھیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔روحان اٹھ کر اپنا ہاتھ عرشیہ کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

عرشیہ نے سوالیہ نظریں لیئے روحان کو دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔۔

روحان اسے کمرے سے سیدھا چھت کی جانب لے گیا۔۔۔ چھت پر اک چھوٹا سا اسٹور روم تھا اس کے پاس عرشیہ کا ہاتھ چھوڑ کر وہ اسٹور روم کے اندر چلا گیا۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اک کینوس اور اسٹینڈ لیکر باہر نکلا۔۔۔۔ اسٹینڈ کو سیٹ کر کے اس نے کینوس اس پر لگایا اور پھر دوبارہ اندر چلا گیا۔۔۔۔

عرشیہ اسے حیرت سے یہ سب کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ذہن میں اٹھنے والے سوچیں اب دب گئیں تھیں۔۔۔۔ وہ سب کچھ بھول بھال کر روحان کو دیکھنے لگی

روحان اب اک بڑا سا باکس ہاتھ میں اٹھائے باہر آرہا تھا۔۔۔۔ باہر لا کر اس نے وہ باکس کھولا تو اس کے اندر طرح طرح کے پینٹ اور برشس وغیرہ رکھے تھے۔۔۔۔

تمھیں یاد ہے میں نے تم سے اک دفع تمھاری ہوبیز پوچھیں تھیں۔۔تب تم نے کہا تھا تمھاری کوئی ہابی نہیں بس آج سے ہم روز اک نئی ہابی تمھارے لیئے ٹرائے کریں گے پھر تم اس میں سے اپنی پسند کی ہابی کا انتخاب کر لینا۔۔۔۔اور حان پینٹس کو باکس سے باہر نکالتے ہوئے بولا

آپ کو پینٹنگ کرنا آتی ہے۔۔۔۔عرشیہ آنکھوں میں چمک لائے بولی

ہاں۔۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے کینوس پر رنگ بکھیر کر۔۔۔لیکن آج میں نہیں تم بکھیرو گی رنگ اور میں دیکھوں گا۔۔۔۔روحان نے برش اور پینٹ عرشیہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

میں۔۔۔۔۔میں کہاں۔۔۔۔۔مجھے نہیں آتا یہ سب۔۔۔۔سب خراب کر دوں گی میں۔۔عرشیہ دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

ڈرو نہیں خراب ہی ہو گا نا۔۔۔کوئی بات نہیں.....کوشش تو کرو۔۔۔۔روحان عرشیہ کا دھیان دوسری جانب لگانا چاہتا تھا اور اب وہ آہستہ آہستہ کامیاب بھی ہو رہا تھا

عرشیہ نے اک دفع کنفیوز نظروں سے روحان کو دیکھا اور پھر ہاتھ میں برش پکڑ کر پینٹ لگانے لگی۔۔۔۔

دیکھو پہلے اک منظر اک تصویر اپنے زہن میں سوچو۔۔۔کوئی بھی تخلیق یونہی نہیں ہوتی۔۔۔اس کے بارے میں اس قدر سوچو کہ آس پاس کوئی محسوس نہ ہو تمھارے زہن میں اس چیز کی تصویر صاف ہو۔۔۔پھر آہستہ آہستہ سے بنانا شروع کرو۔۔۔ضروری نہیں ہے کہ جو تم بناؤ وہ بہت خوبصورت ہی ہو دنیا میں ہر چیز خوبصورت ہو یہ ضروری نہیں ہے۔۔۔چلو اب شروع کرو۔۔۔۔

روحان یہ کہ کر تھوڑا دور جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔لیکن اس کی نظریں عرشیہ پر ہی تھیں

عرشیہ نے اک گہرا سانس لیا اور سب سے پہلے پیلے رنگ سے کینوس کو رنگنا شروع کیا۔۔۔۔پیلے رنگ کے بعد اس نے نارنجی رنگ سے پھول کی پتیاں بنانا شروع کیں۔۔۔۔وہ اپنی سوچ میں بالکل مگن سی کینوس پر رنگ بکھیر رہی تھی۔۔۔۔۔ روحان پیچھے کھڑا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا عام طور پر اس کی چیزوں کو کوئی ہاتھ لگائے تو اسے بہت برا لگتا تھا لیکن عرشیہ میں کچھ بات تھی کہ وہ اس کے لیئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتا تھا۔۔۔۔سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ وہ اس کے نکاح میں تھی اس کا آدھا ایمان تھی اس کی ساتھی تھی۔۔۔۔۔دوسری شاید عرشیہ کی معصومیت تھی جو روحان کو اس کی جانب کھینچتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا ظفر شاہ نے سب کے ساتھ خاموشی سے کھانا کھایا کوثر شاہ ابھی بھی اپنے کمرے میں ہی تھیں ان کے سر درد میں کمی تو آئی تھی لیکن انہیں بہت زیادہ غنودگی ہو رہی تھی جس کے باعث وہ بیڈ سے اٹھ بھی نہیں پا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ابھی وہ سب کھانا کھا کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ اویس شاہ اور حان اور حرا کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔سب لوگ اک دم سلام کرتے ہوئے کھڑے ہوئے۔۔۔۔کہیں نا کہیں سب حیرت میں تھے۔۔۔۔ان سب کی حیرت میں اصافہ تب ہوا جب ان تینوں کے پیچھے ان لوگوں نے فرحان شاہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

دادو۔۔۔۔پریشے نے بے ساختہ زیر لب کہا

سب لوگ ہی کھڑے ہو گئے تھے سوائے ظفر شاہ کے جو شاید اپنے اندر ہمت جمع کر رہے تھے۔۔۔۔کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ سب کیوں آئیں ہیں۔۔۔اور جس بات کے لیئے وہ صبح سے خد کو تیار کر رہے تھے وہ وقت اب آ گیا تھا۔۔۔۔

اور حان اور حرا بھی سب کی طرح حیرت میں تھے۔۔۔۔کچھ پل ہی گزرے تھے کہ ثناء شاہ بھی لال حویلی کے اندر داخل ہو رہی تھیں۔۔۔۔پریشے اور عرشیہ بہت

پیار سے مسکراتے ہوئے ان سے گلے ملیں اور پھر ان کے برابر میں ہی کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔۔

عام طور پر شاید یہ سب نارمل اک ملاقات ہوتی لیکن ظفر شاہ کا چپ چاپ اپنی جگہ بیٹھے رہنا فرحان شاہ کا سنجیدہ چہرہ لئے لال حویلی کے اندر آنا اس پر اویس شاہ اور ثناء شاہ جن کے چہروں پر ہر وقت اک سکون بھری مسکراہٹ سجی رہتی ہے ان کا بھی بالکل خاموش اور پریشان دکھنا تمام جوان نسل کے دماغ میں کئی طرح کے سوال اٹھا رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ سب سے اک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کی آواز سے سب اک ساتھ ان کی جانب مڑ کر دیکھنے لگے۔۔۔۔

ظفر شاہ کا چہرہ ابھی بھی جھکا ہوا تھا اب یہ شرمندگی تھی یا کچھ اور یہ کہنا مشکل تھا ۔۔۔۔فی الحال وہ کسی کی آنکھوں میں دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔فرقان شاہ بھی بالکل خاموش سب سے الگ وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔ تبھی عرشیہ کی

نظر سامنے کھڑکی پر گئ۔۔۔۔وہ وہاں کھڑی مسکرا رہی تھی عرشیہ اک دم ڈر کر ثناء شاہ کے پاس سے ہٹ کر روحان کے قریب جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

حرا کو یہ دیکھ دل ہی دل میں سکون سا محسوس ہوا۔۔۔۔اسے بھی کھڑکی کے پاس کسی کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اسے نظر انداز کیۓ وہیں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔۔عرشیہ کا پینک ہونے کے بجاۓ روحان کے پاس تحفظ محسوس کرنا اس کے دل کو اطمینان بخش گیا تھا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم سب یہیں بیٹھ جاؤ۔۔۔۔میں جو بات آج تم لوگوں کو بتانے جا رہا ہوں وہ بات تم سب سکون سے سنو گے۔۔۔۔میں جانتا ہوں میری بات سن کر تم سب کے ذہن میں بہت سے سوالات آئیں گے۔۔۔ہو سکتا ہے تم میں سے کسی کو یہ بات الجھا دے۔۔۔۔لیکن میں پھر بھی چاہوں گا تم لوگ میری بات حوصلے سے سنو۔۔۔

چاچو آپ بات کو اتنا طول مت دیں۔۔۔۔ایسا بھی کیا ہے۔۔۔۔سیدھا سیدھا بتادیں۔۔۔۔زاویار نے آگے بڑھ کر کہا

بیٹا کچھ ایسا ہے جو ہم سب نے مل کر آپ بچوں سے چھپایا ہے کئی سالوں سے۔۔۔۔ لیکن اس کے پیچھے ہماری غرض صرف آپ لوگوں کی حفاظت تھی۔۔۔ظفر شاہ نے باری باری زونین۔زاویار اور حریم کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

حریم کے چہرے کے رنگ مکمل اڑ گئے تھے۔۔۔۔جبکہ زونین تسلی کا مظاہرہ کرتے ظفر شاہ کو سن رہا تھا۔۔۔اس بار زاویار کے چہرے پر الگ ہی تناؤ نظر آرہا تھا۔۔۔جیسے اس کی چھٹی حس اسے کوئی اشارہ دے رہی ہو۔۔۔۔۔اوپر سے ظفر شاہ کا بات کو اس قدر گھمانا بھی اسے الجھا رہا تھا اسے باتیں دوٹوک انداز میں پسند تھیں اب اسے کیا معلوم کے ظفر شاہ کیوں بات کو اتنا طویل کر رہے تھے کچھ باتوں کے کیلئے ماحول بنانا ضروری ہوتا ہے کچھ باتیں ہوتی ہیں جو سیدھی کہ دی ئے

جانے کے قابل نہیں ہوتیں۔۔۔لیکن جسے بات کی نوعیت کا علم ہی نا ہو وہ کرے بھی تو کیا

پہلے آپ سب بیٹھ جائیں۔۔۔۔ظفر شاہ ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کر صوفوں کی جانب آتے ہوئے بولے اور سب کو صوفوں کی جانب بلایا

سب اک اک کر کے صوفوں ہر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔روحان، زونین اور اور حان جگہ کی کمی کے باعث زمین پر بیٹھ گ ئے تھے۔۔۔۔کوثر شاہ کے علاوہ وہاں سب ہی موجود تھے۔۔۔۔

میرے بڑے بھائی۔۔۔۔اور آپ تینوں کے بابا۔۔۔۔ظفر شاہ نے بہت ہمت کر کے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔لیکن پھر اک دم ہمت ہار کر خاموش ہو گ ئے۔۔۔۔ان کی آنکھیں اب نم ہونے لگیں تھیں۔۔۔۔سفید شلوار قمیض پر گہرے کتھئی رنگ کی شال اوڑھے وہ لمبے چوڑے شخص اس وقت شرمندگی کے باعث اپنی زبان سے چند الفاظ ادا نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔شرمندگی کہیں نا کہیں اس بات

کی بھی تھی کہ انہیں اپنے بھائی کے جاگ جانے کی امید ہی نہیں تھی انہیں تو بس ان کی موت کی خبر کا انتظار تھا۔۔۔ لیکن شاید اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔ وہ تو جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور نا ممکن کو معجزوں کی شکل دیکر انسانی عقل کو حیران کر دیتا ہے۔۔۔ اور اس بار یہی ہوا تھا کیونکہ جعفر شاہ کا اٹھ جانا اک معجزہ ہی تھا

جعفر بھائی زندہ ہیں۔۔۔ ظفر شاہ کی مشکل کو اویس شاہ نے یہ کہ کر آسان کر دیا تھا۔۔۔۔

ظفر شاہ کا چہرہ اور زیادہ جھک گیا تھا جبکہ اک کے بعد اک آنسو ان کی گود میں گرنے لگے تھے۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے آنسو روک نہیں پا رہے تھے۔۔۔

سب کے چہروں پر الگ الگ تاثرات آنے لگے تھے۔۔۔ فاریہ اور آنیہ جو کہ یہ بات پہلے سے جانتی تھیں وہ اپنے بابا کی جانب گئیں کیونکہ صرف وہی دونوں تھیں جو اس وقت اپنے حواسوں میں تھیں۔۔۔ حریم آنکھیں مکمل کھولے کبھی اویس

شاہ کو دیکھتی کبھی ظفر شاہ کو۔۔۔اسے اپنے کانوں سے سنے گئے الفاظوں کی تصدیق کرنی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا اس نے جو سنا ہے شاید وہ غلط ہے۔۔۔۔۔

زاویار اور زونین بھی حیرت میں تھی اور حیرت سے کئی زیادہ بے یقینی کا شکار تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا۔۔۔روحان نے ہر طرف چھائی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔۔۔کیونکہ بچپن میں وہ اپنے تایا کے بہت قریب تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ روحان اور زاویار بہت اچھے دوست تھے کیونکہ جعفر شاہ کے جانے کا غم دونوں کو یکساں ہی تھا دونوں ہی ان کی کمی کو اک جیسا محسوس کرتے تھے۔۔۔۔۔

بیٹا یہ سچ ہے۔۔۔۔۔بہت سال سے بولا ہوا جھوٹ آج یوں اپنے اختتام کو پہنچے گا میں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔اک خوشی کی خبر سنانا اتنا مشکل ہو گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم سب بہت کچھ پوچھنا چاہتے ہو تبھی میں چاہتا ہوں کہ تم سب میری پوری بات پہلے پورے دھیان سے سنو۔۔۔۔اس کے بعد ہی مجھ سے کوئ سوال کرو۔۔۔۔ ظفر شاہ کا چہرہ ابھی جھکا ہوا ہی تھا۔۔۔۔۔

جعفر کو مجھ سے بہتر کوئ نہیں جانتا۔۔۔۔میں بتاؤں گا سب کچھ۔۔۔۔کیونکہ بہت کچھ ایسا ہے جو میرے سینے میں دفن ہے۔۔۔۔تم لوگ کچھ نہیں جانتے تمھارے باپ کو میں نے بہت بار بتایا ہے پر مجھے نہیں لگتا کہ اس میں اتنی ہمت ہو گی کہ وہ سچ کو سب کے سامنے بیان کرے کیونکہ بیان کرنے سے پہلے قبول کرنا پڑتا ہے اور تمھارے باپ اور تم سب کے دادا نے جو آج تک قبول ہی نہیں کیا اسے بیان کیسے کریں گے۔۔۔۔۔فرحان شاہ سب پر باری باری نظر ڈالتے ہوئے اب فرقان شاہ کو دیکھ کر کہ رہے تھے

جعفر شروع بچپن سے ہی بہت ذہین بچہ تھا۔۔۔۔اب جن میں زہانت پائی جاتی ہے وہ بچے اپنی زہانت کو دبا کر نہیں رکھتے ان کا زہن بچپن سے ہی کھوج میں لگا رہتا

ہے کچھ نا کچھ کرنے کی جستجو ایسے بچوں میں صاف نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہاں گھسنا کبھی وہاں۔۔۔۔۔ کبھی کوئ بڑا نقصان کبھی چھوٹا نقصان یہ سب زہین بچوں کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہوتا ہے۔۔۔۔اور یہی حال جعفر کا تھا۔۔۔ تم سب شرارت کاش بھی نہیں جانتے اگر اس کی شرارتوں سے تم لوگوں کا مقابلہ کیا جائے تو۔۔۔ لیکن اپنی شرارتوں کے باوجود بھی وہ سب کو بہت پیارا تھا کیونکہ شرارتی ہونے کے ساتھ وہ اک باادب بچہ تھا بدتمیزی اور بدزبانی اس سے کوسوں دور تھیں ۔۔۔شرارتی ہونے اور بدزبان ہونے میں کیا فرق ہوتا ہے وہ اس کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک عجیب شوق جو اس میں اور موجود تھا وہ تھا ویران جگہوں کو دیکھنے کا۔۔۔اس شہر کی کوئ بھی ویران اور آصیب زدہ جگہ کا بس اسے پتہ چلنا چاہیئے وہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگ جاتا۔۔۔ شروع شروع میں تو آس پڑوس تک ہی اس کی رسائی تھی تو جس گھر میں کوئ کچھ کہتا وہ وہاں چل پڑتا۔۔۔اسے

بہت دفع میں نے اور فرقان نے سمجھایا پر وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پھر وہیں پہنچ جاتا۔۔۔کسی کے گھر میں اک پھلدار درخت کٹا اس وقت جعفر کی عمر دس سال تھی درخت کٹنے کے اک ہفتے کے اندر اس گھر میں تین اموات ہو گئیں۔۔۔۔اب موت تو معین ہے لیکن جعفر کا تجسس۔۔۔۔اس نے اس گھر کے بچوں سے دوستی کی اور اس جگہ بار بار جا کر کچھ ڈھونڈنے لگ جاتا۔۔۔۔ اب انسانی آنکھ اس پردے کو پار نہیں کر سکتی جو اللہ نے اس مخلوق اور ہمارے بیچ حائل کیا ہے اور اس کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں لیکن وہ سمجھتا نہیں تھا۔۔۔ بہت مشکل سے اس کا وہاں جانا بند کروایا۔۔۔۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ وہ کبھی رات کو سوتے میں یا عام طور پر کبھی نہیں ڈرا۔۔۔ورنہ عام طور پر بچے سوتے وقت ضرور ڈرتے ہیں۔۔۔۔ لیکن نا جانے اس بچے میں کیا بات تھی کہ اسے یہ سب چیزیں خوفزدہ نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بچپن جیسے تیسے گزر گیا اب وقت تھا اس کی اڑان کا جب اس نے پر نکال لی ئے تھے اب ہم چاہ کر بھی اسے روک نہیں پاتے تھے وہ ہماری بات مان کر کچھ دن بیٹھ تو جاتا تھا لیکن پھر خد پر قابو نہ پا کر پھر سے نکل پڑتا۔۔۔۔اور کراچی جیسا شہر جہاں ہر دوسرے چوک پر اک چڑیل کا قصہ لوگوں نے مشہور کیا ہوا تھا وہ ہر جگہ کو کھنگالنے نکل پڑتا۔۔۔۔

اب وہ نارتھ کراچی کی چڑیل ہو یا کارساز کی۔۔۔۔موہٹہ پیلیس کی کہانیاں ہوں یا پھر ملیر کے اس بند گھر کی۔۔۔۔۔وہ ہر جگہ اپنی حاضری ضرور لگاتا۔۔۔۔دو بار تو اسے میں خد میوا شاہ قبرستان کے اطراف میں کسی کو ڈھونڈتے ہوئے دیکھ کر پکڑ کر گھر لایا۔۔۔۔کسی نے اسے اپنے پیچھے آتے سائے کا بتایا تو وہ پاپوش نگر کے قبرستان کے پاس اچھے سے گھوم کر آیا نا جانے اسے کیا شوق تھا اس دنیا کے لوگوں سے ملاقات کا اور لوگ بھی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے قصے بتاتے۔۔۔۔۔ہر بار

www.novelsclubb.com

اسے روکنا چاہا لیکن ہر بار ہی ہم سب تھک ہار جاتے۔۔۔اسے روکنے کا سلسلہ بھی نا تمام تھا اور اس کی تجسس کی حدیں بھی کوئی نا تھیں۔۔۔۔

جعفر بچپن سے ہی میرے بہت قریب تھا۔۔۔اس کی صبح بھی مجھ سے ہوتی تھی اور شام بھی۔۔۔۔مجھے دیکھے بغیر اک دن ایسا نہ گزرا تھا کہ وہ سو گیا ہو۔۔۔چاہے میں مصروف ہوں یا وہ اپنے کسی کام میں مصروف ہو۔۔۔وہ میرے ساتھ وقت ضرور گزارتا۔۔۔اپنے قصے سناتا۔۔۔نئی آصیب زدہ جگہوں کا بتاتا کیسے وہ وہاں گیا اور اسے وہاں کچھ نا ملا۔۔۔۔ہم دونوں خوب ہنستے۔۔۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مجھے اپنے بیٹوں کی طرح ہی عزیز تھا۔۔۔اس بار یہ کہتے فرحان شاہ کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔۔

اس کی شادی میری ہی پسند سے ہوئی تھی۔۔۔عائشہ میرے اک دوست کی بیٹی تھی۔۔۔خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اک بااخلاق لڑکی بھی تھی۔۔۔۔جعفر کی شادی کے بعد تقریباً دو ماہ بعد ہی صفدر کی شادی ہوئی اور پھر

www.novelsclubb.com

کچھ ماہ بعد عالیہ کی شادی کے لیے ہم سب کو ملتان جانا تھا۔۔۔ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔۔۔لیکن ہم سب کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ سفر ہماری زندگی سے تمام خوشیوں کو چھین لے گا۔۔۔۔کتنی رنگینیاں ہماری آنکھیں دیکھ رہی تھیں وہ سب آسیب زدہ سائیوں کی نظر ہو جائیں گی۔۔۔سب ہی تقریباً بہت خوش تھے۔۔۔ہر اک نے اپنی جانب سے شادی کو یادگار بنانے کی پوری تیاری کرر کھی تھی۔۔۔عالیہ تھی بھی سب کی چہیتی تو سب ہی اس کی شادی کے لیئے پر جوش تھے۔۔۔۔

زاویار اس وقت اک ماہ کا تھا۔۔۔عائشہ اپنے چھوٹے بچے اور اپنی کمزور حالت کے باوجود بھی بہت اچھے سے ہر کام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔حالانکہ شادی سفید حویلی میں تھی لیکن اس وقت ان دونوں گھروں کے لوگوں میں اس قدر محبت تھی کہ آمنے سامنے ہونے کے باوجود بھی گھر آنگن کی بات تھی۔۔سکھ ہو یا دکھ سب اک دوسرے کا مکمل ساتھ دیتے۔۔۔فرحان شاہ کی بیوی نرگس بیگم کے انتقال کے

بعد تو تقریباً ہی سب ساتھ رہتے تھے۔۔۔اویس شاہ بھی آنا جانا لگائے رکھتے تھے ۔۔۔البتہ جب سے صفدر شاہ کی شادی ہوئی تھی۔۔۔۔ تھوڑا بہت صفدر شاہ کا آنا جانا بند ہوا تھا وجہ ان کی بیگم شائستہ کی جانب سے مکمل روک ٹوک تھی۔۔۔

اسے یوں کبھی ادھر کبھی ادھر آنا جانا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے کبھی خاندانی محبت دیکھی بھی نہیں تھی تبھی اسے اس سب کو سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔عالیہ جو کہ تھوڑی منہ پھٹ تھی اس کا بھی شائستہ کے ساتھ گزارا مشکل ہو رہا تھا تو عائشہ شاہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا تھا۔۔۔۔

عالیہ کی شادی کی تمام تقریبات سفید حویلی سے ہی ہوئی تھیں آخر وہ اس کا اپنا گھر تھا لیکن وہ ہر تقریب کے بعد لال حویلی ہی آجاتی تھی۔۔۔فرحان شاہ نے اسے بہت کہا کہ وہ سفید حویلی میں ہی آکر رہے لیکن اس کے لیۓ شائستہ کو اور اس کے لہجے کو برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا اوپر سے لال حویلی میں ویسے بھی اس کی عائشہ سے اتنی اچھی دوستی ہو گئی تھی کہ اسے وہاں سے جانا اچھا لگتا بھی نہیں تھا۔۔۔

امی شائستہ کی ڈاکٹر کیا کہ رہی ہے۔۔۔۔۔عائشہ سامان کو اک جگہ کرتے ہوئے بولیں

بیٹا وہ وہی کہ رہی ہیں کہ شائستہ بہت کمزور ہے وہ اس حالت میں سفر نہیں کر سکتی ۔۔۔۔ڈاکٹر تو شائستہ کو کو مکمل آرام کروانے کا کہ رہی ہے۔۔۔۔بس یہ شادی نمٹ جائے میں تو سوچ رہی ہوں اسے یہیں اپنے پاس بلالوں گی۔۔۔۔وہاں اکیلے وہ اپنا خیال کیسے رکھے گی۔۔۔۔۔سلمہ شاہ فکر مند ہوتے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

امی مجھے نہیں لگتا کہ وہ یہاں آئیں گی۔۔۔۔عائشہ شاہ نے نرم لہجے میں مصروف انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔۔۔لیکن اکیلا بھی تو نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو۔۔۔۔وہ نادان ہے سمجھتی نہیں ہے کہ اپنوں کا ساتھ کیوں ضروری ہے لیکن ہم تو سمجھتے ہیں نا۔۔۔۔چلو عام طور پر تو سب ہی ہوتے ہیں اب کم سے کم اک ہفتہ لگے گا ہمیں

آنے جانے میں مجھے تو فکر ہی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں

تو پھر آپ کہیں تو میں رک جاؤں اس کے پاس۔۔۔۔۔ عائشہ شاہ نے تجویز دی

تمھارا خدا اک ماہ کا بچہ ہے۔۔۔۔۔ تمھیں کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ کے چہرے پر صاف فکر کے آثار موجود تھے

ہاں بھئی سب کام ہو گئے۔۔۔۔ فرقان شاہ بارعب انداز میں بولتے ہوئے آئے ان کی آواز سن کر عائشہ نے اپنا دوپٹہ سر پر ٹھیک سے اوڑھا اور سلمہ شاہ بھی اک دم مسکرانے لگیں

www.novelsclubb.com

جی بابا سب کچھ ہو گیا ہے۔۔۔ بس سامان کو گاڑیوں میں رکھوانا شروع کروا دیں۔۔۔۔ عائشہ شاہ چہرے پر مسکان سجائے بولیں

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔مجھے پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔۔فرقان شاہ نے سلمہ شاہ کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر پوچھا

ہاں بس۔۔۔۔شائستہ کے لیئے فکر مند ہوں۔۔۔۔۔سلمہ شاہ نے سرسری سا جواب دیا

پریشان مت ہوں اللہ خیر کرے گا۔۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔۔فرقان شاہ نے آگے سے کچھ نا پوچھا ویسے بھی ان معاملات کو انہیں جان کر کرنا بھی کیا تھا۔۔۔۔

ظفر۔۔۔ظفر۔۔۔۔فرقان شاہ نے پاس سے گزرتے ظفر شاہ کو روک کر کہا۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔کمزور سے نوجوان ظفر نے ان کے پاس آکر احترام سے کہا۔۔۔۔

فرقان شاہ غصے کے زرا تیز تھے اسی وجہ سے سب ان سے ڈرتے تھے

یہ سب سامان گاڑیوں میں رکھواؤ۔۔۔۔جلدی۔۔۔۔اور یہ جعفر کہاں ہے۔۔۔۔

فرقان شاہ نے پوچھا

وہ شاید چچا جان سے ملنے گ ئے ہیں۔۔۔۔۔عائشہ شاہ نے سفید حویلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔فرقان شاہ کلف لگے سفید کمیز شلوار پر اوپر سے گہرے نیلے رنگ کا کوٹ پہنے لال حویلی سے باہر نکلے ابھی وہ سفید حویلی کی جانب جا ہی رہے تھے کہ انہیں پاس کے جنگلوں سے جعفر شاہ کے قہقہوں کی آواز سنائ دی۔۔۔۔۔

اپنے قدم جنگلوں کی جانب کرتے وہ آہستہ آہستہ چلتے جنگلوں کے اندر چلے گ ئے۔۔۔۔جہاں جعفر اک درخت کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اور اس کے ساتھ کھڑے فرحان شاہ اسے شعر سنا رہے تھے

تیرے عتاب سے کتنی نبھاہ کی ہم نے

نا کوئی اشک بہایا نا آہ کی ہم نے

عدم ہماری جوانی ہماری دولت تھی

بڑی فراخ دلی سے تباہ کی ہم نے

واہ واہ چاچو۔۔۔۔ کیا کہنے۔۔۔۔ چاچی کے لی ئے کہ رہے ہیں۔۔۔۔ جعفر ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوتے کہ رہا تھا

شرم کرو۔۔۔۔ مرحومین کا ایسے مزاق اڑاتے ہیں۔۔۔ فرقان شاہ کرخت انداز میں بولے

نہیں بابا میں تو۔۔۔۔۔ فرقان شاہ کی آواز سن کر جعفر اک دم سیدھا ہو کر کھڑا ہوتے بولا

www.novelsclubb.com

شادی شدہ مرد ہو اک بیٹا ہے اور اپنا انداز دیکھو۔۔۔۔ ایسا لگتا کا کوئی کالج کا لڑکا ہو ۔۔۔۔۔ حد ہے جعفر۔۔۔۔۔ فرقان شاہ کو اس کی غیر زمہ داری پر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

گھر میں اتنا کام پڑا ہے اور تم یوں وقت ضائع کر رہے ہو۔۔۔ابھی اک گھنٹے میں ٹرین نکل جائے گی اور تم یہاں قہقہے لگا رہے ہو۔۔۔۔بجائے اس کے کہ جلد سے جلد کام نپٹالو۔۔۔۔فرقان شاہ کی بات سنتے ہی جعفر تیزی سے جنگل سے باہر بھاگا۔۔۔۔وہ واقعی میں کہیں سے بھی اک بچے کا باپ نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔

ہر وقت غصہ ہر وقت غصہ۔۔۔۔کب سدھرو گے تم۔۔۔۔ناجانے میرا ہنستا کھیلتا بھائی کہاں گیا۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے اپنے جڑواں بھائی کے گلے میں ہاتھ ڈال کر کہا

اس عمر میں ہنسی مزاق کرتا پھروں۔۔۔۔پھر مجھ میں اور اویس میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔۔۔فرقان شاہ نے بناتاثر دیئے کہا

تھوڑا وقت گزرنے دو۔۔۔۔تم میں اور زاویار میں فرق نہیں رہے گا۔۔۔۔۔

فرحان شاہ چھیڑتے ہوئے بولے

کیا مطلب۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے حیرت سے پوچھا

کیونکہ تب تم بوڑھے ہو جاؤ گے۔۔۔۔اور بچہ بوڑھا تو برابر ہوتے ہیں نا۔۔۔۔۔

فرحان شاہ قہقہا لگاتے ہوئے بولے

تم بھی ساتھ ہی ہو گے۔۔۔۔اس بار فرقان شاہ کے چہرے پر بھی مسکان تھی

جی نہیں۔۔۔۔انسان دل سے بوڑھا اور جوان ہوتا ہے۔۔۔۔جب تم آج نہیں ہنسو گے خوش نہیں رہو گے۔۔۔زندگی نہیں جیوگے۔۔۔۔ہر وقت فکروں کو خد پر حاوی رکھو گے تو کل کے بوڑھے ہوتے آج ہو جاؤ گے۔۔۔۔فرحان شاہ اپنے بھائی کے گلے میں ہاتھ ڈالے جنگل سے نکلتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔۔

تم نے شکایت کی ہے میری بابا سے۔۔۔جعفر عائشہ شاہ کی جانب شرارتی نظریں کرتے کہنے لگا۔۔۔۔

نہیں میں کیوں کروں گی بھلا آپ کی شکایت۔۔۔۔۔معصوم سی عائشہ شاہ اک دم گھبرا کر بولیں

ارے تو کیا کرونا۔۔۔۔۔ جعفر آگے بڑھ کر ان کی ناک پکڑ کر ہلا کر بولا اور کام میں لگ گیا۔۔۔۔ جبکہ عائشہ شاہ ان کی اس حرکت پر سٹپٹا گئی تھیں۔۔۔۔ فوراً انہوں نے نظریں گھما کر سلمہ شاہ کو دیکھا جو کہ کچن میں موجود تھیں۔۔۔۔

لال حویلی سے سارا سامان گاڑی میں ڈلوا دیا گیا تھا اب عائشہ شاہ سر پر دوپٹہ درست کرتیں سفید حویلی کی جانب گئیں۔۔۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔۔۔ تم رہنے دو اویس اور صفدر دیکھ لیں گے یہ سب۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے عائشہ شاہ کو کام کرنے سے روکتے ہوئے کہا

جی وہ بھی کر لیں گے۔۔۔ لیکن میں دیکھ تو لوں سب سامان پورا ہے بھی کہ نہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی کمی رہ جائے۔۔۔۔۔ عائشہ شاہ اک اک سامان کو دیکھتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

تمھاری چاچی اگر زندہ ہوتیں تو تمھیں کبھی یوں اس حالت میں کام نہ کرنے دیتیں۔۔۔۔ فرحان شاہ شرمندہ ہوتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔۔

ارے چاچو۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ مجھے کیا ہوا۔۔۔بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔اور چاچی ہوتیں تو میں ان کے ساتھ کام کروا رہی ہوتی۔۔۔چلیں یہ باتیں چھوڑیں۔۔۔صفدر بھائی اور اویس بھائی کہاں ہیں۔۔۔ان سے بولیں یہ سب رکھوا دیں۔۔۔عائشہ شاہ کے چہرے پر ڈھیروں مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔سادہ سا پیارا چہرہ۔۔۔گال بھرے ہوئے آنکھیں بالکل شفاف۔۔۔ہونٹوں پر ہمیشہ ایسی مسکراہٹ کہ سامنے والے کے دل میں گھر کر جائے۔۔۔سامان دیکھ کر وہ اوپر شائستہ کی خیریت پوچھنے چلی گئیں۔۔۔

*******--

www.novelsclubb.com

ٹرین ملتان کے لیئے روانہ ہو گئی تھی۔۔۔فرحان شاہ کی بیٹی جو کہ دونوں بھائیوں سے چھوٹی تھی کا نکاح تین دن پہلے اپنے ماموں زاد بھائی سے ہوا تھا اور وہ رخصت ہو کر ملتان چلی گئی تھی۔۔۔ولیمے کے بعد اس نے اپنے شوہر کے ساتھ اٹلی چلی جانا تھا۔۔۔شاہوں کے خاندان کی اکلوتی بیٹی رخصت ہوئی تھی اور رخصت

ہو کر اتنی دور جا رہی تھی۔۔سب لوگ ہی کافی اداس تھے لیکن اداس ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بے حد خوش بھی تھے۔۔۔۔۔

جعفر کہاں ہے بیٹا۔۔۔۔۔سلمہ شاہ زاویار سے کھیلتے ہوئے عائشہ کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

امی وہ آگے ہیں۔۔۔۔کہ رہے تھے قرآن پاک کی تلاوت کرنے جا رہا ہوں۔۔۔۔

عائشہ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔تم بھی انشاءاللہ اپنے بابا اور مما کی طرح ہی بنو گے۔۔۔۔نیک اور خوش اخلاق۔۔۔۔۔سلمہ شاہ بہت پیار سے زاویار سے بولیں۔۔۔۔۔

زاویار نے ان کے دونوں انگوٹھوں کو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں میں کس کر پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

تمام لڑکے جعفر، ظفر اور اویس آگے بیٹھے تھے۔۔۔ان کے بعد فرحان شاہ اور فرقان شاہ نے الگ ہی اپنی محفل لگائی ہوئی تھی ویسے بھی جہاں وہ دونوں ہوتے وہاں کسی تیسرے کی گنجائش بچتی بھی نہیں تھی۔۔۔

سلمہ شاہ اور عائشہ زاویار کے ساتھ الگ بیٹھے تھے۔۔۔آس پاس کی سیٹوں پر ملازم وغیرہ تھے۔۔۔

عائشہ ادھر آؤ۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے آواز لگائی

جی۔۔۔۔وہ فوراً ہی اٹھ کر ان کی جانب آئیں

کیا یار بندہ شوہر کے ساتھ تھوڑا تو سفر کا مزا لیتا ہے۔۔۔

جعفر شاہ نے آگے بڑھ کر عائشہ شاہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

توبہ ہے کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔سب لوگ یہیں ہیں۔۔۔عائشہ شاہ گھبراتے ہوئے بولیں

یار میں تو کہ رہا ہوں تھوڑا سا ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔شام ہو رہی ہے دیکھو کتنا اچھا منظر ہے باہر۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے کہا

کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔کنوارے بھائی ہیں آپ کے یہاں اور پھر بڑے بھی موجود ہیں۔۔۔۔عائشہ شاہ سب کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑاتے کر کہنے لگیں

کیا زمانہ قدیم کا ذکر لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔اب ایسا کوئی نہیں سوچتا۔۔۔۔۔تمھیں میرے ساتھ وقت نہیں گزارنا تو صاف بتاؤ۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے مصنوعی ناراضگی ظاہر کی

اچھا آئیں۔۔۔۔۔میں تو بس یہی کہ رہی تھی کہ مجھے شرم آتی ہے۔۔۔۔صحیح ہے میاں بیوی ہیں لیکن یوں سب کے سامنے آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا وہ بھی یوں ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔عائشہ شاہ اپنی انگلیوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہ رہی تھیں

بیگم آگے کا زمانہ دیکھنا بس یہ دس پندرہ سال بعد میاں بیوی کیسے گھومیں گے۔۔۔۔

اور ابھی بھی میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے اب یہ سب عام ہو رہا ہے تم کیوں اتنا سوچتی ہو۔۔۔۔ گناہ تو نہیں کر رہے نا۔۔۔ جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

گناہ نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن پتہ ہے جب شادی شدہ لوگ حیا نہیں کریں گے نا تو غیر شادی شدہ لوگوں کا انہیں ساتھ دیکھ کر کسی رشتے میں منسلک ہونے کا دل چاہے گا اور اگر کسی وجہ سے اس وقت ان کا نکاح ممکن نا ہو سکا تو بے حیائی پھیلے گی۔۔۔۔ یہ تو انسانی فطرت ہے کہ وہ مخالف جنس کی جانب کشش محسوس کرتا ہے کم سے کم ہم تو اس بگاڑ کا سبب نہ بنیں نا۔۔۔۔ آگے کا وقت کیسا ہو گا مجھے نہیں پتہ لیکن حیا کسی بھی معاشرے کی فلاح کے لیئے بہت ضروری ہے۔۔۔۔ عائشہ شاہ دھیمے انداز میں کہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

ارے بھئی دو منٹ بات کرنی تھی۔۔۔۔تم تو بات کو کہاں سے کہاں لے گئیں۔۔۔۔جعفر شاہ چڑنے لگے

میری بات سنیں۔۔۔۔ابھی سوچیں ظفر بھائی آجائیں۔۔۔۔ہمیں یوں اک دوسرے کے قریب بات کرتے ہوئے دیکھیں۔۔۔ہنستے ہوئے دیکھیں تو ان کا بھی دل چاہے گا کہ ان کے ساتھ بھی کوئی ہوتا۔۔۔۔یہ ہو گا یہ فطرت ہے۔۔۔۔پھر جب کوئی نہیں ہو گا تو اس کی چاہت ہو گی۔۔۔۔اور پھر یہی چاہت انہیں بے حیائی کی جانب بھی لے جاسکتی ہے۔۔۔۔اللہ نہ کرے ایسا ہو لیکن ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔۔گھر میں الگ بات ہے لیکن یوں گھر سے باہر مجھے خد شرم آتی ہے میں کسی کو کیا کہوں۔۔۔۔عائشہ شاہ مسکرا کر کہ رہیں تھیں۔۔۔۔

اچھا بھئی۔۔۔۔تو کیا میں گھر جانے تک اپنی بیوی سے بات بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔جعفر شاہ کو عائشہ شاہ کی بات بری لگی تھی

www.novelsclubb.com

کر سکتے ہیں کیوں نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔ابھی ہم بات ہی تو کر رہے ہیں۔۔۔۔

عائشہ شاہ مسکرا کر بولیں۔۔۔۔

نہیں جی آپ مجھے لیکچر دے رہی ہیں اور میں آپکا لیکچر سن رہا ہوں۔۔۔۔جعفر شاہ نے اٹھ کر عائشہ شاہ کے گال اپنی ہاتھوں سے دبا کر کہا۔۔۔۔

بھائی آپ کو۔۔۔۔۔اویس شاہ کی آواز سے وہ دونوں اک دم سٹپٹا گ ئے۔۔۔۔

عائشہ شاہ نے اک گھوری جعفر شاہ کو دی جبکہ جعفر شاہ معازرت خواہ نظروں سے عائشہ شاہ کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

دیکھا اس لی ئے کہ رہی تھی۔۔۔۔اویس شاہ اپنی بات مکمل کی ئے بغیر ہی وہاں سے چلے گ ئے تھے ان کے جاتے ہی عائشہ شاہ لال چہرہ لی ئے بولیں

مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ آجائے گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے معصوم منہ بنا کر کہا

کم سے کم جو بات میں آپ کو سمجھا رہی تھی اب وہ آپ کو سمجھ آ گئی ہو گی۔۔۔۔

عائشہ شاہ آنکھوں میں ناراضگی لیئے وہاں سے اٹھ کر اپنی جگہ پر چلی گئیں۔۔۔۔ جبکہ جعفر شاہ وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا گاڑی مہراب پور اسٹیشن پر رکی تھی۔۔۔۔ تقریباً ہر کوئی ہی سو رہا تھا۔۔۔۔ ظفر کی نظر سامنے اک ٹھیلے پر پڑی جہاں پر خوبصورت سے کینو لیئے اک آدمی کھڑا تھا۔۔۔۔۔ جو بھی تھا سفر کے دوران کھانے پینے کا دل اور زیادہ چاہنے لگتا تھا اس پر ٹھنڈی راتوں میں کینو کھانے کا مزا تو الگ ہی بات تھی۔۔۔۔ وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا ٹرین سے نیچے اترا اور کینو والے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے کینو خریدے اور پیسے دیکر پلٹنے لگا تبھی اسے لگا جیسے جھاڑیوں میں کوئی کھڑا اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ اس نے مڑ کر اک دم غور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن پھر کسی جانور کا خیال آتے ہی اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور ٹرین کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ظفر۔۔۔۔اسے لگا جیسے دور سے کسی نے اس کا نام پکارا۔۔۔انجانے میں وہ اک دم مڑا۔۔۔۔وہاں کوئی نہیں تھا بس وہی کینو والا کھڑا تھا۔۔۔اپ نے مجھے بلایا۔۔۔ ظفر نے وہیں سے مڑ کر کینو والے سے تیز آواز میں پوچھا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔ کینو والے نے جواب دیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ ظفر کی آواز سن کر جعفر کی آنکھ کھل گئی تھی وہ دروازے کے پاس آکر ظفر سے پوچھنے لگا

کچھ نہیں کینو لینے اترا تھا۔۔۔ ظفر نے ٹرین میں چڑھتے ہوئے کہا

تو پھر اتنی زور سے کیوں بات کر رہے تھے۔۔۔ جعفر شاہ نے تھیلی سے اک کینو نکالتے ہوئے کہا

وہ کچھ نہیں مجھے لگا وہ کینو والے نے میرا نام لیا۔۔۔تو اس سے پوچھ رہا تھا کہ کیوں بلا رہا ہے۔۔۔ لیکن شاید میرا وہم تھا۔۔۔ ظفر اب اپنا کینو چھیل رہا تھا

پاگل لڑکے۔۔۔۔سنسان جگہ پر جب کوئی نام پکارے تو مڑتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اور وہ کینو والے کو تم نے اپنا نام بتایا تھا کیا جو وہ تمھارا نام پکارے گا۔۔۔۔ کبھی اس طرح پلٹا مت کرو۔۔۔۔جعفر شاہ سنجیدگی سے ظفر شاہ کو سمجھانے لگے۔۔۔۔

ویسے جو بات ہے کینوز بردست ہیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ کا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر جعفر شاہ نے بات گھمائی۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے کہ کھڑکی کے بالکل پاس کوئی کھڑا ان دونوں کو اور خاص طور پر ظفر کو ایک ٹک دیکھ رہا ہے۔۔۔۔اس کی عجیب سی وحشت زدہ نظریں ظفر کے معصوم گورے چہرے پر تھیں۔۔۔۔بنا پلک جھپکے وہ بہت دیر تک ظفر کو دیکھتی رہی پھر وہاں سے واپس جھاڑیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر تو جعفر شاہ نے خد کو روکے رکھا پھر اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ٹرین کے گیٹ پر جا کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔انہیں اک کہانی سننے کو ملی تھی انہیں لگا

تھا کہ آج ان کے ساتھ بھی کچھ خوفناک سا ہو گا۔۔۔لیکن ان کا یہ خواب بھی ادھورا رہ گیا نہ کسی نے ان کا نام پکارا نہ ہی ان کے ساتھ کچھ ڈراؤنا ہوا۔۔۔ہمیشہ کی طرح ناکام ہوتے وہ واپس اپنی جگہ آ کر بیٹھ گ ئے۔۔۔

کیا ہوا دیکھ آئے بھوت۔۔۔۔فرحان شاہ نے اسے چھیڑا

ارے مزاق مت کریں چاچو۔۔۔مجھے تو لگتا ہے بھوت ووت کچھ نہیں ہوتے لوگوں نے کہانیاں بنالیں ہیں بس۔۔۔میرے سامنے تو کوئ بھوت نہیں آتا۔۔۔ہر جگہ دیکھ لی ہر اک جگہ ہو آیا۔۔۔نہ کوئ سایہ پیچھے لگا نہ کوئ چڑیل دکھی۔۔۔لوگ دیکھنا نہیں چاہتے انہیں دکھ جاتے ہیں میں جو دیکھنے کے لی ئے مرا جا رہا ہوں مجھے کچھ نہیں ملتا۔۔۔۔جعفر شاہ کسی بچے کی طرح کہ رہے تھے

یہی تو بات ہے۔۔۔تمھیں ڈرا کر انہیں کیا ملے گا۔۔۔اس لی ئے تم پر اپنی طاقت ضائع نہیں کرتے وہ۔۔۔جو ڈرتے ہیں ان کو ڈرا کر انہیں مزا آتا ہے تبھی وہ انہیں اور زیادہ ڈراتے ہیں۔۔۔پھر اک مومن کا مقابلہ کرنا ان کے کی ئے

ناممکن ہے۔۔۔۔تو تم رہنے دو تمھیں کوئ نہیں دکھے گا۔۔۔۔فرحان شاہ یہ کہ کر کروٹ لیکر لیٹ گ ئے۔۔۔۔

جبکہ جعفر شاہ بھی اپنی جگہ پر لیٹتے تھوڑی ہی دیر میں سوگ ئے تھے۔۔۔۔۔

ظفر شاہ کو نیند نہیں آرہی تھی تو وہ کھڑکی کے پاس بیٹھ کر باہر دیکھنے لگے۔۔۔ٹرین کب چلنے لگی تو انہوں نے لیٹنے کا سوچا۔۔۔۔ابھی وہ مڑ ہی تہے تھے کہ انہیں جھاڑیوں کے پاس کوئ عورت کھڑی ہوئ محسوس ہوئ۔۔۔۔

اک دم پلٹ کر جب انہوں نے دوبارہ اس جگہ دیکھا تو وہاں کوئ نہیں تھا۔۔۔۔۔ اپنا وہم سمجھ کر وہ اپنی جگہ لیٹ گ ئے۔۔۔۔

ملتان پہنچتے ہی ان سب کا بہت اچھے سے استقبال کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔عالیہ بھی وہاں بہت خوش تھی جسے دیکھ کر سب کے دل پر سکون ہو گ ئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ولیمہ کا دن تھا سب لوگ تیار ہو کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ویسے تو فنکشن سادہ سا تھا لیکن مہمان نوازی میں کوئی کمی نا چھوڑی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ہی مہمانوں کی خوب آؤ بھگت کر رہے تھے۔۔۔۔لیکن وہاں موجود ہر اک کی توجہ کا مرکز اک لڑکی بنی ہوئی تھی جو کہ شاید عالیہ کے سسرال والوں کی پڑوسی اور عالیہ کی نند کی گہری دوست تھی۔۔۔۔۔۔

ہر طرف اس کے چنچل اور شوخ انداز کے چرچے تھے ہر اک سے ہنس کر ملنا سلام دعا کرنا۔۔۔۔وہ اس طرح شادی میں مصروف تھی جیسے اس کے گھر کی شادی ہو

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر کوثر۔۔۔۔۔ندا جو کہ عالیہ کی نند تھی زور زور سے کہ کر کوثر کو بلانے لگی

آ رہی ہوں۔۔۔کوثر جس کے بال گھٹنوں تک لمبے تھے انہیں کھول کر گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔کالے بال بالکل سیدھے ہر دیکھنے والی آنکھ کو اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس پر اس کی شوخ آنکھیں کھڑا نقشہ۔۔۔۔۔قدرت کی جانب سے ملے حسن و زینت سے بھرپور وہ لڑکی ہر اک نظر کو نظر انداز کرتی ندا کی جانب بڑھ رہی تھی

ظفر جو کہ عالیہ کے ساتھ بیٹھا تصویر کھنچوا رہا تھا اس کی نظر اس حسین لڑکی پر جا کر ٹھہر گئ۔۔۔۔وہ اپنی نظریں اس حسین چہرے سے ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

چاہتا تھا کہ وہ یہ گستاخی نا کرے پر کوئ کشش تھی کہ اس کی نظریں اسی کا پیچھا کرنے پر مجبور ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

ظفر۔۔۔۔ ظفر۔۔۔۔۔اویس کے پاس آ کر ہلانے سے ظفر اس حسین لڑکی کے سحر سے باہر آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا کہاں کھو گ ئے۔۔۔۔۔اویس نے ادھر ادھر نظر گھما کر کہا

کہیں نہیں۔۔۔۔۔ ظفر شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا

اچھی ہے ویسے۔۔۔۔ کہو تو بات چلواؤں۔۔۔۔۔اویس نے ظفر کے کان کے پاس آکر کہا

چپ ہو جاؤ۔۔۔ بابا نے سن لیا نا تو تمھیں بھی ماریں گے اور ساتھ ہی ساتھ مجھے بھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔ ظفر نے اک ڈرتی ہوئی نظر فرقان شاہ کی جانب دیکھ کر کہا

پھر تو دیکھتے ہی رہ جاؤ۔۔۔۔ کیونکہ کل تو نکل جائیں گے ہم یہاں سے۔۔۔۔ پھر نا کہنا۔۔۔۔اویس یہ کہ کر وہاں سے چل دیا۔۔۔

کل کیوں ہم تو پرسوں جانے والے تھے نا۔۔۔۔ ظفر بھی اس کے پیچھے اٹھ کر آتے ہوئے بولا

ہاں لیکن چاچی نے کہا ہے کہ وہاں جلدی جائیں گے یہاں گھومنے سے ضروری شائستہ بھابھی کی طبیعت ہے۔۔۔۔۔اویس نے کہ کر اک کولڈ رنک کی بوتل اٹھائی اور اوپنر کی مدد سے اس کا ڈھکن کھول کر پینے لگے۔۔۔۔۔

ہاں تو کوئی بات نہیں کونسا دو دن میں کوئی تیر مار لینا تھا میں نے۔۔۔۔میرا نمبر تو ویسے بھی بہت دور ہے ابھی۔۔۔۔ ظفر دل برداشتہ ہوتے ہوئے کہ رہا تھا

ہاں۔۔۔۔اور نہیں تو کیا۔۔۔۔اویس نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی

ظفر نے نظر گھما کر پھر اس لڑکی کو دیکھا جو اک منٹ کے لیئے بھی اک جگہ نہیں ٹھہر رہی تھی۔۔۔۔۔

بس کرو بھائی گناہ ملتا ہے۔۔۔۔پہلی نظر معاف ہے دوسری بار سے گناہ ہے۔۔۔۔کیوں خد کو گناہ گار کر رہے ہو۔۔۔۔اویس یہ کہ کر ظفر کو چھیڑتا ہوا وہاں سے چل دیا۔

www.novelsclubb.com

چاچی۔۔۔۔چاچی۔۔۔۔۔اویس سلمہ شاہ کے پاس جا کر بولا

ہاں بیٹا۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ جو کہ عورتوں میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اس کی جانب متوجہ ہو کر بولیں

آپکو یہ لڑکی کیسی لگی۔۔۔۔۔اویس نے کوثر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

اچھی بچی ہے۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ آنکھوں میں سوال لیئے بولیں انہیں اویس کا یوں پوچھنا سمجھ نہیں آیا تھا

اب ظفر کو دیکھیں۔۔۔۔۔اویس نے ظفر کی جانب اشارہ کیا جو کہ ابھی بھی کوثر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔اس کے بابا نے دیکھ لیا نا تو ابھی نکاح پڑھوا دیں گے اس کا۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ اک دم گھبرا کر آگے بڑھیں۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔اتنی آسانی سے نکاح۔۔۔۔۔اویس حیرت سے کبھی سلمہ شاہ کو کبھی فرقان شاہ کو دیکھنے لگا

نا جانے اس کے دماغ میں کیا کھچڑی پکی کہ وہ سیدھا فرقان شاہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

چچا جان۔۔۔۔اویس فرقان شاہ کے بالکل برابر میں بڑے ادب سے کھڑے ہو کر بولا

ہاں بولو۔۔۔۔فرقان شاہ نے کہا

وہ میں اگر آپ کو کچھ بتاؤں تو ماریں گے تو نہیں نا۔۔۔۔اویس نے ڈرتے ڈرتے کہا

ہوش میں ہو جناب۔۔۔۔فرقان شاہ نے آنکھوں میں حیرت لائے کہا

اچھا ڈانٹیے گا نہیں۔۔۔۔۔اویس گھبرانے لگا تھا۔۔۔۔ہمت کر کے آ تو گیا تھا لیکن اب آگے کا سفر اسے مشکل لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔

کہو بھی۔۔فرقان شاہ نے غصے سے کہا

وہ ظفر.....اویس جو کہ پوری ہمت کر کے آیا تھا فرقان شاہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہی اس کی ہمت ڈھیر ہو گئ

کیا ہوا ظفر کو۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے اپنی نظریں پورے حال پر گھماتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔۔۔۔اک لڑکی ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔اویس اٹک اٹک کر کہ رہا تھا

کیا لڑکی۔۔۔۔۔پر سکون ہو جاؤ لڑکے۔۔۔۔شادی بیاہوں میں اچھے گھر کے

لڑکے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔۔یہی خاندانی ہونے کی نشانی

ہے۔۔۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔سخت لہجے میں کہ کر فرقان شاہ واپس سے

اپنی باتوں میں لگ گ ئے۔۔۔۔جبکہ اویس تو وہاں سے ایسے بھاگا جیسے اسے

دوسری زندگی مل گئی ہو۔۔۔۔۔

نہیں ہو گی بھائی تیری شادی یہاں۔۔۔۔ظفر جو کہ زاویار کو لی ئے کھڑا تھا اس کے

پاس آکر اویس نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ کہا

www.novelsclubb.com

امی کو کیا کہا ہے تم نے پہلے تو یہ بتاؤ۔۔۔۔ابھی اتنا ڈانٹ کر گئی ہیں مجھے۔۔۔۔۔

ظفر اویس کا کان پکڑ کر مڑوڑتے ہوئے بولا

او بھائی۔۔۔۔بھلا کر رہا تھا تمھارا۔۔۔۔کل چلے جائیں گے تو آج ہی بات کرنی

ہو گی نا۔۔۔۔ورنہ بیٹھے رہنا منہ لٹکائے۔۔۔۔اب تم سے تو بات ہوتی نہیں تو میں

نے سوچا میں ہی بات کر آؤں۔۔۔۔۔اویس اپنا کان چھڑا کر اسے مسلتے ہوئے کہ رہا تھا

تم مجھے کوئی مجنو سمجھ رہے ہو کیا۔۔۔۔ ظفر ہوں میں ظفر۔۔۔۔شاہوں کی اولاد ہوں اک لڑکی کے پیچھے دیوانہ ہو کر نہیں بیٹھوں گا۔۔۔۔ ظفر نے زاویار کو اویس کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے پورے غرور سے کہا

شاہ تو میں بھی ہوں۔۔۔۔ لیکن میں تو کسی کے عشق میں فنا ہو جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ لیکن کوئی ملتی ہی نہیں۔۔۔۔دیکھنا جب وہ مجھے ملے گی تب کیا ہو گا۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے میں عشق کے لیئے ہی بنا ہوں۔۔۔۔خاندان میں پسند کی شادی کا بیج دیکھنا میں ہی بوؤں گا۔۔۔۔ تمھیں بھی جب کوئی پسند آئے تو مجھے بتانا۔۔۔۔ تمھارا یہ چاچا تمھاری شادی کروائے گا۔۔۔۔اویس زاویار کی جانب دیکھ کر مسکرا کر بولا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔ابھی ہو رہی ہے محبت کی شادی اس خاندان میں۔۔۔۔چپ چاپ چچا جان کی پسند سے کرو گے دیکھ لینا۔۔۔۔اور پھر تمھارے بچے ہونگے ان پر بھی

تم ایسے ہی اپنی مرضی چلاؤ گے۔۔۔۔رسم ورواج نسل در نسل چلتے ہیں۔۔۔۔ جب یہاں ایسا ہوتا نہیں ہے تو دیکھ لینا آگے بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔ظفر نے سنجید گی سے کہا

کوئ نہیں میرا بیٹا یا بیٹی جو بھی اگر عشق میں مبتلا ہوا تو میں تو ان کا پورا ساتھ دوں گا۔۔۔۔اور تمھارا بھی۔۔۔۔تم تو اتنے پیارے ہو تمھیں تو میں اپنا داماد بنالوں گا۔۔۔۔۔۔دیکھ لینا۔۔۔۔۔اویس زاویار کی جانب دیکھ کر مسکرا کر کہ رہا تھا

چلو دے دیا تم نے ساتھ۔۔۔۔پہلی اریخ میرج کا بیج تم ہی بو رہے ہو۔۔۔۔اک ماہ کے بچے کا رشتہ طہ کر کے۔۔۔ظفر مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

تم لوگ سدھرو گے نہیں نا۔۔۔سلمہ شاہ جو کہ برابر سے گزر رہی تھیں ان دونوں کی باتیں سن کر اک دم رک کر دونوں کو ڈانٹنے لگیں۔۔۔۔

چاچی وہ ہم تو۔۔۔۔۔اویس اک دم گھبراتے ہوئے بولا

لاؤ دو اسے۔۔۔۔اور سدھر جاؤ۔۔۔۔اب نہ سنو میں تم لوگوں کے منہ سے کوئی بات۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ زاد یار کو لیکر یہ کہتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔ جبکہ ظفر غصے سے بھری نظروں سے اویس کو دیکھنے لگا

یار وہ لڑکا تم نے دیکھا۔۔۔۔۔ کوثر اپنی دوستوں میں بیٹھی کہ رہی تھی

کونسا لڑکا۔۔۔۔۔۔ان میں سے اک نے پوچھا

ارے وہی۔۔۔۔ نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں اس کی مجھ پر سے۔۔۔۔۔ کوثر ہنستے ہنستے کہ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں تم حور پری جو ٹھہریں۔۔۔۔۔ان میں سے اک اور لڑکی نے تڑک کر کہا

یار یہ جلامت کرو۔۔۔۔۔اب ہوں تو ہوں۔۔۔۔ کوثر نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا

ہاں کل چلے جائیں گے۔۔۔فائدہ اس سب کا۔۔۔۔۔

ہاں تو چلے جائیں۔۔۔۔مجھے کیا۔۔۔۔کوثر کھانا کھاتے کھاتے کہ رہی تھی۔۔۔۔

بات تو تب ہے جب کوئی اتنا مر مٹے کہ شادی تک بات لیجائے جیسے کے میں۔۔۔۔ دیکھو نا اتنا حسن نا کچھ لیکن کوئی اس قدر محبت کرتا ہے کہ مجھ سے شادی کر کے ساری زندگی مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔وہی پہلے والی لڑکی کوثر کو آگ لگاتے ہوئے بولی

توبہ توبہ کس قسم کی باتیں کر رہی ہو تم لوگ۔۔۔۔ابھی کسی بڑے نے سن لیا تو پھر۔۔۔۔شرم حیا نہیں رہی آج کل کی لڑکیوں میں۔۔۔۔۔کوثر کی امی جو کہ بہت نفیس سی خاتون تھیں ان لڑکیوں کی بات سن کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولیں

امی میں تو۔۔۔۔کوثر اک دم کچھ کہنے لگی لیکن امی کی جانب سے ملنے والی گھوری دیکھ اک دم چپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔اب پوری محفل میں سب کے سامنے کیا ڈانٹ کھاتی بہتر تھا چپ چاپ کھانا ہی کھا لے۔۔۔۔۔۔

چاند کی آخری تاریخ چل رہی تھی آسمان بنا چاند کے بالکل اندھیرا ہو رہا تھا۔۔۔اس پر گزرتے ہوئے بادل اور ٹھنڈ کا موسم۔۔۔۔۔ملتان کی راتوں کا لطف دوبالا کر رہا تھا۔۔۔۔تمام لڑکوں کے سونے کا انتظام چھت پر کیا گیا تھا ہر اک کے پلنگ کے پاس اک انگیٹھی جل رہی تھی جس کی تپش سے رات میں کھلے میں سونا آرام دہ بنا ہوا تھا۔۔۔

صبح جلدی بھی نکلنا تھا تو سب ہی جلد سو گئے تھے سوائے ظفر اور اویس کے۔۔۔۔۔

اک کام نا کر سکے تم۔۔۔۔۔اویس جو کہ ظفر کے برابر میں لیٹا ہوا تھا افسوس بھرے انداز میں بولا

کیا کر دیا میں نے اب۔۔۔۔۔ ظفر جو کہ اس لڑکی کے خیالوں میں پوری طرح کھویا ہوا تھا سوچوں کے تسلسل ٹوٹ جانے پر ناگواری سے بولا

کیا ہی تو نہیں کچھ۔۔۔۔۔اویس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

سیدھا سیدھا بول دو گے۔۔۔ ظفر الجھ کر بولا

ساری زندگی ایسے ہی سوچتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔ بات کر لو چاچو سے کیا پتہ رشتہ مانگ لیں۔۔۔۔ ورنہ پھر نا جانے کب یہاں آنا ہو کیا پتہ تب تک اس کی شادی کسی اور سے ہو جائے۔۔۔۔۔ اویس سنجیدگی سے کہ رہا تھا

اچھا اگر بابا نے رشتہ مانگ لیا اور وہ بچاری راضی نہ ہوئی تو۔۔۔ ظفر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیوں نہیں ہو گی راضی۔۔۔۔ اچھے رشتے کے لئے کون راضی نہیں ہوتا۔۔۔۔ اب دور اتنا بھی آگے نہیں آگیا ہے کہ لڑکیاں اپنی شادیوں پر سوال اٹھائیں۔۔۔۔۔ اویس ابھی بھی سیریس تھا

ہاں یہ وہ جناب ہیں جو پسند کی شادی کروانے کا کہ رہے تھے آنے والی نسل کی۔۔۔۔ کسی دوسرے کی بیٹی کی باری آئی تو اس کی مرضی کو اہمیت ہی نہیں دے رہے۔۔۔۔ ظفر نے آہستہ سے تالی بجاتے ہوئے کہا

یار اک تو میں تمھاری مدد کر رہا ہوں اوپر سے تم مجھے ہی طنز کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

اویس ابھی منہ بنا کر کہ ہی رہا تھا کہ سامنے چھت پر موجود لڑکی پر نظر پڑتے ہی وہ اک دم خاموش ہو گیا۔۔۔

ظفر نے اس کی خاموشی کی وجہ جاننے کے لی ئے اس کی نظر کا احاطہ کیا تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ اک پل کے لی ئے اس کا دل دھڑکنا ہی بھول گیا.....

کوثر جس کا گھر برابر میں ہی تھا اپنی چھت پر اک کتاب پڑھتے ہوئے آنکھوں پر موٹا سا چشمہ لگائے چلتی ہوئ آ کر اک کونے میں جا کر زمین پر بیٹھ گئ۔۔۔ساتھ میں اس کے ہاتھ میں اک لال ٹین بھی تھی جس سے وہ اپنے اطراف میں روشنی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ بالکل مگن سی کتاب پڑھنے میں لگی تھی شاید اس کی نظر سامنے گئ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

یہ دیکھ خدا تجھ پر کتنا مہربان ہے۔۔۔۔ابھی تم کہ رہے تھے اس کی مرضی کا اور وہ تمھارے سامنے آ گئی۔۔۔۔۔اویس نے ظفر کے کندھے کو آگے کی جانب دھکیلتے ہوئے کہا

ہاں تو آ گئی تو کیا۔۔۔۔ ظفر اک دم گھبرایا

گھبراتے ہی رہ جانا۔۔۔۔ پھر اک دن خبر ملے گی کہ وہ تو چلی گئی شادی ہو کر۔۔۔۔۔۔اویس نے غصے سے کہا۔۔۔۔

یار تم میری شادی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔۔۔۔۔ ظفر اکتا کر بولا

کیونکہ تم میں ہمت نہیں ہے اور مجھے پتہ ہے کراچی جا کر تم نے سب سے زیادہ میرا ہی دماغ کھانا ہے۔۔۔۔۔اویس ہاتھ باندھتے ہوئے بولا

اچھا کیا بولوں جا کر وہاں۔۔۔۔۔ ظفر نے چہرے پر سختی برقرار رکھتے ہوئے کہا

کہنا کیا ہے جانا اور اس کی مرضی پوچھ لینا۔۔۔۔۔اویس نے فوراً ہی مشورہ دیا

ظفر نے گہرا سانس لیا اور بیچاری سی صورت بنا کر اویس کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔ مچھر دانی سے نکل کر اس نے اپنے سفید کرتے کو جھاڑا۔ شال اٹھا کر خد پر اچھے سے اوڑھ کر وہ چپل پہن کر آگے بڑھ گیا۔۔۔ یہ وہ دور تھا جب چھتوں کی دیواریں زیادہ لمبی نہیں ہوتی تھیں۔۔۔ محلے والے اک دوسری کی حفاظت اور اک دوسرے پر بھروسہ کرتے تھے۔۔۔ ظفر نے باآسانی دیوار پھلانگی اور دوسری چھت پر چلا گیا۔۔۔

کسی کے کودنے کی آواز سے کوثر نے اک دم اوپر دیکھا۔۔۔ اندھیرے میں سامنے سے سفید رنگ کے کپڑوں میں کسی کو آتا دیکھ وہ اک دم ڈر کر چلانے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

امی امی۔۔۔ ابا ابا۔۔۔۔۔ وہ بہت بری طرح ڈر گئی تھی۔۔۔ اس کے چلانے کی وجہ سے فرقان شاہ، فرحان شاہ اور جعفر بھی اٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔ ظفر نے واپس سے مڑ کر بھاگنا چاہا لیکن بھاگنا بے سود تھا۔۔۔ فرقان شاہ کا غضبناک چہرہ دیکھ اس کی آدھی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

تم چلانا بند نہیں کرو گی۔۔۔۔ ظفر شاہ نے مڑ کر زور زور سے چیختی کوثر کو غصے میں کہا۔۔۔۔

کوثر کی آواز سن کر اب اس کے گھر والے بھی چھت پر آگ ئے تھے اور بھی محلے والے جو اپنی چھتوں پر سو رہے تھے سب ہی اپنے اپنے گھروں سے انہی دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ کوثر اب چپ ہو گئی تھی لیکن ہر اک کی سوالیہ نظریں ظفر کے اوپر تھیں۔۔۔۔

کیا کہو گے تم اپنی اس حرکت پر۔۔۔۔ باپ کا نام یوں تم مٹی میں ملاؤ گے میں نے سوچا نہیں تھا اور تو اور تم نے یہ تک نہ سوچا کہ یہ تمھاری بہن کا سسرال ہے۔۔۔۔ تمھاری اس حرکت کا اس پر کیا اثر پڑے گا تم نے اک بار بھی سوچا ہے۔۔۔۔۔ فرقان شاہ غصے میں ٹہلتے ہوئے ظفر کی جناب دیکھتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی عورتوں کی باتیں سن کر آرہی ہوں سب کے منہ پر اک ہی نام ہے اس لڑکے کا۔۔۔۔بچاری عالیہ شرمندہ سی سب کے بیچ بیٹھی ہے۔۔۔۔سلمہ شاہ غصے میں بولتے ہوئے ظفر کے پاس جا کھڑی ہوئیں۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا آخر وہاں جانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔۔فرقان شاہ نے غصے سے ہاتھ اٹھا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا

فرقان۔۔۔۔فرحان شاہ نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

جوان لڑکے پر ہاتھ اٹھاؤ گے کیا۔۔۔۔فرحان شاہ نے انہیں روکتے ہوئے کہا

تو اب کیا کروں میں اس کا۔۔۔۔کسے پرائے کے گھر میں کود کر نامحرم لڑکی سے ملنے جانے کی کیا تک بنتی ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔ہم مرگ ئے ہیں یا اس کی جوانی زیادہ ہی جوش مار رہی ہے۔۔۔۔فرقان شاہ کا غصے سے برا حال تھا۔۔

چاچو۔۔۔اس میں اس کی غلطی نہیں ہے میں نے ہی اسے کہا تھا وہاں جانے کا۔۔۔۔اویس نے آگے بڑھ کر نظریں جھکائے ہوئے کہا

تم تو چپ ہی رہو۔۔۔۔۔ تمھیں تو میں بعد میں دیکھوں گا۔۔۔۔اور یہ آئے تمھارے فرمانبردار تم نے کہا اور یہ چل دی ئے۔۔۔۔۔اس بار فرحان شاہ نے کہا

اب یہ سب چھوڑیں اس سب کا حل کیا ہے یہ سوچیں۔۔۔۔ہم تو چلے جائیں گے اس لڑکی کا کیا جس کی بدنامی اس بے وقوف کی وجہ سے ہوئی ہے۔۔۔۔ جعفر نے آگے بڑھ کر کہا۔۔۔۔

ہاں مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا ہے کہ کیا کروں۔۔۔اس لڑکے نے میری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم کر دی ہے۔۔۔۔فرقان شاہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنا ماتھا دو انگلیوں سے مسلتے ہوئے بولے

میں کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔۔۔۔عالیہ کے سسر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے

ارے آئیں آئیں۔۔۔فرحان شاہ اک دم آگے بڑھ کر انہیں کمرے کے اندر لاتے ہوئے بولے

یہ جو بھی ہوا ہے ہو سکتا ہے آپ کے شہر میں عام سی بات ہو۔۔۔لیکن ہمارے ہاں یوں لڑکوں کا لڑکیوں سے ملنا معیوب بات سمجھی جاتی ہے۔۔۔۔اور ایسی لڑکیوں کو ہی نہیں لڑکوں کو بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا جو کسی غیر اخلاقی حرکت میں ملوث ہوں۔۔۔۔ان کا لہجہ سخت تھا جبکہ چہرے پر کوئی سختی کے آثار نہیں تھے۔۔۔

یقین کریں ہم بہت شرمندہ ہیں۔۔۔فرحان شاہ نے آگے بڑھ کر کہا

آپ کی شرمندگی اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔۔۔۔آپ لوگ کل چلے جائیں گے ہو سکتا ہے کچھ عرصے بعد یہ سب بھول بھی جائیں۔۔۔لیکن کیا آپ کو اس بات کا اندازہ بھی ہے کہ اس لڑکی کا کیا ہو گا۔۔۔۔اسے تو یہیں رہنا ہے اور سب

سے بڑی بات یہیں سے رخصت ہو کرن ئے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔لہجے میں سختی ابھی بھی برقرار تھی۔۔۔۔۔

دیکھیں ہم مانتے ہیں لڑکے سے غلطی ہو گئی لیکن اس میں اس لڑکی کی کوئی غلطی نہیں تھی لوگ کیوں اسے قصوروار ٹھہرائیں گے۔۔۔۔یہ تو کوئی منطق کی بات نہیں اس بچاری نے تو شور مچا کر سب کو بلایا اگر وہ بدکردار ہوتی تو شور نہ مچاتی۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا

اس کی غلطی نہیں ہم یہ جانتے ہیں بلکہ مانتے بھی ہیں لیکن کل کو لوگ یہ سب بھول جائیں گے اور یاد رہے گا تو بس یہ کہ اک لڑکا چھت پھلانگ کر اس سے ملنے گیا تھا۔۔۔۔اور خوبصورت لڑکیوں کے کردار پر انگلی زرا جلدی اٹھتی ہے۔۔۔۔عالیہ کے سسر فرقان شاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔فرقان شاہ ان کے لہجے کی کڑواہٹ کو محسوس کر چکے تھے انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی بات ہے جو وہ پہلے سے سوچ کر آئے ہیں کیونکہ ان کے لہجے میں جھکاؤ بالکل نہیں تھا

ان دونوں کا نکاح کیا جائے۔۔۔۔کل دوپہر اور پھر آپ چاہیں تو کل ہی اسے رخصت کر کے اپنے ساتھ لیجائیں۔۔۔۔اس بچی کو اک دن بھی میں کسی کے طعنوں کا اور سوالوں کا شکار نہیں بننے دوں گا۔۔۔۔عالیہ کے سسر اپنا حتمی فیصلہ سنا کر سامنے رکھے صوفے پر جا بیٹھے

ہمیں منظور ہے۔۔۔۔فرقان شاہ نے اک قہر بھری نظر ظفر پر ڈالی اور ہامی بھر کر کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

پورے کمرے میں مکمل سناٹا چھا گیا۔۔۔۔یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کسی کو بھی اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اگلے ہی دن ظفر اور کوثر کا نکاح پڑھایا گیا اور دوپہر میں ہی کوثر کو چند اک جوڑوں کے ساتھ شاہ خاندان کے ساتھ رخصت کر دیا گیا۔۔۔۔۔

فرقان شاہ ابھی بھی ظفر سے ناراض تھے جبکہ سلمہ شاہ اس کی جانب دیکھے بنا ہی اس کے تمام کام کر رہی تھیں۔۔۔۔ کوثر بچاری سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ کچھ گھنٹوں میں اس کی زندگی کس طرح بدل گئی تھی۔۔۔۔ لڑکیاں اپنی شادی کو لیکر نا جانے کتنے خواب دیکھتی ہیں کتنی تیاریاں کرتی ہیں اس بچاری کو تو موقع بھی نہیں ملا تھا کہ کچھ پل بیٹھ کر سوچ ہی لیتی۔۔۔۔۔

کوثر تم اک کام کرو آرام سے یہاں پاؤں اوپر کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔ عائشہ نے کوثر کو پریشان ہوتے ہوئے دیکھ کر بہت پیار سے کہا

نہیں بھابھی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ کوثر خد کو پر سکون کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ حالانکہ اندر سے وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھبراؤ نہیں۔۔۔۔سب بہت اچھے ہیں اللہ نے چاہا تو تم بہت خوش رہو گی۔۔۔۔اور ظفر بھائی تو بہت ہی سمجھدار اور نیک انسان ہیں نا جانے وہ غلطی ان سے کیسے ہو گئی۔۔۔۔وہ کہتے ہیں نا جو ہوتا ہے اچھے کے لیئے ہوتا ہے بس یہی سمجھ لو اگر وہ سب نہ ہوتا تو مجھے اتنی پیاری دیورانی کیسے ملتی۔۔۔۔عائشہ اپنے مخصوص محبت بھرے انداز میں بات کر رہی تھی جبکہ اس کے شیریں لہجے سے کوثر بھی کافی پر سکون ہوئی تھی

چلو تھوڑی دیر آرام کر لو۔۔۔۔۔عائشہ نے بہت پیار سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا اور زاویار کو سنبھالنے لگ گئی جبکہ کوثر نے سیٹ سے ٹیک لگاتے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔۔۔اپنا گھر چھوڑنے کا دکھ اک طرف تھا کل رات کی تھکان الگ تھی۔۔۔۔اوپر سے اتنا لمبا صفر اور صفر کی منزل اک انجان گھر تھا اس بات کا خوف الگ تھا۔۔۔۔۔ایسے میں عائشہ کا میٹھا اور پر خلوص لہجہ کسی مرہم سے کم نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات ہو گئی تھی۔۔۔۔سب لوگ ہی اپنی اپنی جگہوں پر سو رہے تھے۔۔۔۔ ظفر جسے نیند بالکل نہیں آ رہی تھی وہ ٹرین کے دروازے کے پاس کھڑا تمام منظر اپنی آنکھوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔زہن اسکا ابھی بھی الجھا ہوا تھا اس۔۔۔کسی کی آواز سن کر وہ اک دم مڑا

ظفر۔۔۔۔۔تم نے کوثر سے بات کی کوئی۔۔۔۔۔جعفر جو کہ کسی کام سے اٹھا تھا ظفر کو یوں کھڑا دیکھ اس کے پاس آ کر پوچھنے لگا

نہیں۔۔۔۔کیا بات کروں میں اس سے۔۔۔۔۔میری اک غلطی کی وجہ سے کیا سے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ظفر شرمندگی سے بولا

اب جو ہوا سو ہوا۔۔۔۔۔اس پر پچھتانے کا کوئی حاصل حصول نہیں ہے۔۔۔۔۔اگر ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔۔جعفر نے ظفر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ظفر نے کوئی جواب نہ دیا بس نظریں نیچے جھکا لیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب آج جو ہے وہ تمھارے ہاتھ میں ہے اسے بہتر بناؤ۔۔۔خد سے عہد کرو کہ اس لڑکی کو ہمیشہ خوش رکھو گے۔۔۔اس کا ساتھ دو گے۔۔۔۔ماضی اور مستقبل کی فکر انسان کا حال خراب کر دیتی ہے۔۔۔تو بہتر ہے حال پر دھیان دو ماضی سے سیکھو۔۔۔۔دیکھنا مستقبل خد بخد سنور جائے گا۔۔۔جعفر یہ کہ کر جانے لگا

اور ہاں اس سے جا کر اک دو باتیں ہی کر آؤ۔۔۔میں عائشہ کو بول دیتا ہوں۔۔۔جاتے جاتے جعفر مڑا اور یہ کہ کر وہاں سے چلا گیا

ظفر نے اک گہرا سانس لیا اور تھوڑی دیر وہیں کھڑا جعفر کو دیکھتا رہا جب جعفر عائشہ کو دوسری سیٹ پر لے گیا تو ظفر آہستہ آہستہ چلتا۔۔۔۔کوثر کے عین سامنے بیٹھ گیا

تھوڑی دیر تو ظفر خاموش بیٹھا رہا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بات کرے ایسا تو اس کے ساتھ بھی کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔لڑکیوں سے تو وہ دور ہی رہتا تھا اور یہ

وہ زمانہ تھا بھی نہیں کہ آپ لڑکیوں سے یوں عام طور پر گھل مل کر بات کرو۔۔۔۔کچھ لڑکے اور لڑکیاں ہوتے تھے جو بالکل بے باک ہو کر آپس میں باتیں کرتے اور گھومتے پھرتے تھے لیکن وہ بھی آٹے میں نمک کے برابر ہی تھے۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیجیۓ گا۔۔۔۔میری اک غلطی آپ کی زندگی میں اتنا بدلاؤ لے آئی۔۔۔۔۔ ظفر نے ہمت کر کے پہلے معافی سے بات کا آغاز کیا

کوئی بات نہیں۔۔۔۔کوثر نے نیچے دیکھتے دیکھتے کہا۔۔۔

میں کوشش کروں گا آپ کو آگے میری زات سے کوئی تکلیف نا پہنچے۔۔۔۔۔ ظفر ابھی بھی شرمندہ ہی تھا

کوثر نے ظفر کی بات کی جواب میں کچھ نا کہا بس اک نظر اوپر دیکھا اور جھٹ سے منہ نیچے کر لیا۔۔۔۔۔

آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔بس میں خد کو روک نا پایا۔۔۔ ظفر اپنے دل کا حال بیان کرنے لگا تھا۔۔۔ جسے سن کر کوثر کے کان لال ہونے لگے۔۔۔۔۔یہ بات وہ جانتی تھی اور پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف کی تھی لیکن ظفر کے منہ سے یہ تعریفی کلمات سننا کچھ الگ ہی تھا

کینو کھائیں گی۔۔۔ ظفر نے چلتی ٹرین کی کھڑکی سے آگے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

کوثر نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس حیرت سے اس کی جانب دیکھا

اگلے اسٹیشن پر اک بابا کھڑے تھے پچھلی بار بہت اچھے کینو تھے ان کے پاس۔۔۔ ابھی اسٹیشن آنے دیں میں لیکر آؤں گا۔۔۔ ظفر کی شرمندگی اب کچھ کچھ کم ہو رہی تھی

مہراب پور اسٹیشن آتے ہی گاڑی وہاں رکی۔۔۔ٹرین کے رکتے ہی ظفر اٹھ کر ٹرین سے نیچے اترا اور وہی کینو والے سے کینو لینے لگا۔۔۔اس بات سے مکمل انجان کہ کوئی اسے دیکھ کر بے انتہا خوش ہو گیا ہے۔۔۔۔

آج اس نے ظفر کے ساتھ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔ ظفر نے اس کی آواز پر مڑ کر دیکھا تھا آدھا رستہ تو اس نے پار کر لیا تھا اب اگر ظفر اس کی موجودگی کو بھی محسوس کر لیتا ہے تو بس وہ اس کے ساتھ ہو سکتی تھی۔۔۔۔اس بار بھی اس نے ظفر کے عین کان کے پاس آ کر ظفر کا نام پکارا۔۔۔۔

ظفر کو لگا جیسے دور کسی گڑھے سے اس کا نام پکارا جا رہا ہو۔۔۔اس نے فوراً ہی مڑ کر دیکھا لیکن پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔تو وہ واپس سے کینو چھانٹنے لگا۔۔۔

جبکہ وہ عجیب سے انداز میں مسکرانے لگی تھی۔۔۔ ظفر اس کو سن سکتا تھا مطلب وہ اس تک رسائی پا سکتی تھی۔۔۔۔اب اگلا مرحلہ شروع ہونا تھا۔۔۔۔ ظفر کو لگا جیسے اس کے برابر میں موتی گرے ہوں۔۔۔۔اور گر کر بکھر گئے ہوں ۔۔۔۔۔ ظفر نے چونک کر اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن وہاں کچھ بھی نہیں تھا اسے لگا شاید کوئی جانور ہو یہ سوچ کر وہ پیسے دیکر ٹرین کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ابھی وہ چند قدم ہی چلا تھا اسے اپنے کندھے بھاری ہوتے محسوس ہونے لگے۔۔۔۔۔ پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز اس کے دل کو اور زیادہ ہیبت زدہ کرنے لگی۔۔۔۔۔ اور پھر اس نے وہ آخری غلطی بھی کر ڈالی جو کہ شاید اسے نہیں کرنی چاہیے تھی اس نے اک دم مڑ کر دیکھا اور وہ لڑکی اس سے آر پار ہوتی ٹرین کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

اک پل کے لئے ظفر کو لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔۔ جسم کے تمام رونگٹے ہی اک دم کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔ وہ خوفزدہ ہوتا ٹرین میں چڑھا اور سیدھا کوثر کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ سانس مکمل پھولا ہوا تھا چہرہ خوف کی وجہ سے پیلا پڑ گیا تھا۔۔ اک بات جو سب سے عجیب تھی اس کا الٹا پاؤں بری طرح سے کپکپا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جو بھی تھا بہت عجیب تھا اور اس کا دل اسے مسلسل کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔ کوثر نے چہرے پر فکر مندی لائے کہا

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔۔ ظفر جو کہ خد کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا بگڑے سانس کے ساتھ

بس اتنا ہی کہ پایا

پانی پی لیں۔۔۔ کوثر نے پاس رکھی پانی کی بوتل سے پانی بھر کر ظفر کی جانب

بڑھایا۔۔۔۔

وہ جو ظفر کے پیچھے خوشی خوشی ٹرین میں چڑھی تھی اک دم کوثر کو ظفر کے پاس

عروسی جوڑے میں بیٹھے دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔ ظفر نے کوثر کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ حیرت سے دونوں کو دیکھ رہی تھی جاننا چاہتی تھی کہ آخر ظفر کے ساتھ موجود

لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔

یہ لیں کینو۔۔۔۔ ظفر نے سانس بحال کرتے ہوئے کہا

آپ نہیں کھائیں گے۔۔۔۔۔ کوثر نے پوری تھیلی ظفر سے لیتے ہوئے کہا

کھاؤں گا اپنی زوجہ کے ہاتھ سے چھلا ہوا کھاؤں گا۔۔۔۔ ظفر نے شرارتی انداز میں کہا

اک پل کے لیئے اس کا دل چاہا کہ وہ کوثر کا دل اپنے ہاتھ سے بند کر دے۔۔۔ پھر وہ ظفر کو دیکھنے لگی ظفر کا یوں کسی کے ساتھ نکاح کے بندھن میں بندھ جانا اس کو اک نظر نا بھایا تھا۔۔۔ وہ افسردہ تھی۔۔۔ اس کا دل ٹوٹا تھا اسے دکھ ہو رہا تھا۔۔۔ اک شادی نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا وہ اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ آئی تھی وہ سالوں سے وہاں آباد تھی اب وہ جس کے لیئے دربدر ہوئی تھی وہ کسی اور کے ساتھ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر کا ظفر کے لیئے فکر مند ہونا۔۔۔ ظفر کو دل ہی دل میں خوش کر گیا تھا شادی جیسے بھی ہوئی ہو لیکن حقیقت تو یہی تھی کہ کوثر اسے اک نظر میں بھا گئی تھی۔۔۔ اور جسے اس نے چاہا وہ اسے مل گئی تھی اور اب وہی اس کی محبت اس کے

لی ئے فکر مند ہو رہی تھی ظفر کے چہرے پر مسکراہٹ اتر آئی۔۔۔۔وہ بڑے پیار سے کوثر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ظفر کی نظریں خد پر محسوس کرتی کوثر بھی شرمانے لگی۔۔۔۔۔یہ منظر جو کہ نہایت ہی دلکش تھا وہ اس پیچھے آنے والی کے لی ئے تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔۔جلن اور حسد نے اس آگ سے بنی مخلوق کے دل میں ہل چل مچادی تھی۔۔۔۔وہ زور سے چلائی۔۔۔۔۔

اس کی چیخ کسی کے کان سے نہ ٹکرائی سوائے سلمہ شاہ کے۔۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اسے سنا ہے تو وہ آگے بڑھ کر لال آنکھیں لی ئے اک اک کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔سلمہ شاہ کو بے چین دیکھ وہ ان کے پاس ہی رک کر گردن کو ترچھا کی ئے ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

سلمہ شاہ اس ہیبت ناک چیخ کی آواز سن کر اک دم گھبرا کر اٹھیں لیکن نا جانے کیوں وہ خد کو ہلا نہیں پا رہی تھیں۔۔۔۔سامنے سوئی عائشہ زاویار سب کو وہ دیکھ تو رہیں

تھیں پر خد کو ہلانے سے محروم تھیں تبھی وہ ان کے عین سامنے آ کھڑی ہوئ۔۔۔۔۔

چچ۔۔۔ چچ۔۔۔ چچ۔۔۔۔۔ پتہ ہے آج سے تمھارے خاندان میں کسی کو خوش نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ جانتی ہو کیوں۔۔۔۔۔ اس کے منہ میں گہرائ تھی عجیب سی وحشت تھی سلمہ شاہ اس کے ہلتے لبوں کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

کیونکہ تم لوگوں نے مجھے دکھی کیا۔۔۔۔۔ میں نے جو چاہا وہ مجھے نہیں ملا۔۔۔۔۔۔ تو آج سے تم لوگ بھی کبھی خوش نہیں رہو گے لیکن افسوس تم یہ سب نہیں دیکھ پاؤ گی۔۔۔۔۔ آج سے تمھارے خاندان میں ماتم کا سلسلہ شروع۔۔۔۔۔ اس کی لال آنکھیں سلمہ شاہ کے آنکھوں کے عین سامنے تھیں۔۔۔۔۔ اس قدر ہیبت تھی کہ وہ اگلا سانس تک نہ لے سکیں اور وہیں ان کے دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا۔۔۔ ظفر اور کوثر بھی اب سونے کے لیئے لیٹ گئے تھے۔۔۔ جعفر جو کہ ٹرین کے دروازے پر کھڑا تھا اسے عجیب سا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ یہ پہلی بار

تھا کہ اس کا دل اسے کسی چیز کا اشارہ کرنے لگا تھا۔۔۔اس نے اندر آ کر باری باری سب کو دیکھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

وہ جو سلمہ شاہ کے پاس کھڑی انہی کو دیکھ رہی تھی اک دم سے اسے عجیب سا لگنے لگا۔۔۔جیسے وہ کمزور پڑ رہی ہو۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔آہستہ آہستہ وہ کمزوری بڑھنے لگی اسے لگا جیسے اگر وہ کچھ دیر وہاں کھڑی رہی تو وہ بھاپ کی طرح اڑ جائے گی۔۔۔۔اتنے سالوں میں آج تک اس کی کبھی ایسی کیفیت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ تبھی اس کی نظر سامنے سے آتے جعفر پر پڑی۔۔۔

جعفر کے چہرے سے نکلتا نور اس کی آنکھوں کا جلال اس سے اک پل کے لیئے بھی برداشت نہ ہوا تو وہ وہاں سے فوراً ہی بھاگ گئی۔۔۔۔۔

باری باری سب کو دیکھ جعفر اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گیا اس بات سے مکمل انجان کہ اس کی ماں اب دنیا میں نہیں رہی ہیں۔۔۔۔

اگلے تین دن تک گھر میں کہرام مچا رہا۔۔۔۔۔ سلمہ شاہ گھر کا اک اہم ستون تھیں اور ان یوں چلے جانا سب کے لی ئے ہی تکلیف دہ تھا۔۔۔۔۔ شائستہ کا بھی رو رو کر برا حال تھا حالانکہ وہ کسی کی پرواہ کرنے والی لڑکی نہیں تھی لیکن سلمہ شاہ نے اسے ہمیشہ بیٹیوں کی طرح پیار کیا تھا ان کا یوں اک دم اچانک سب کو چھوڑ کر چلے جانا ناقابل یقین تھا۔۔۔۔۔

ظفر بھی مکمل طور پر چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔ اس کی خوشی غمی میں بدل گئی تھی ماں کا یوں چلے جانا اس سے کسی صورت برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

گھر میں سب کو آہ و پکار کرتا دیکھ وہ بہت خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔ بس اک چیز تھی جو اسے تکلیف پہنچا رہی تھی وہ تھا جعفر۔۔۔۔۔ جعفر کی موجودگی اس سے اک پل کے لی ئے بھی برداشت نہیں ہوتی تھی اس کے آتے ہی وہ بھاگ جایا کرتی۔۔۔۔ نا جانے کیا تھا ایسا جعفر میں کہ وہ دور سے ہی اسے اپنے قریب آتا ہوا محسوس کر لیتی

تھی۔۔۔۔ہزاروں لاکھوں انسانوں سے اس کا آج تک سامنا ہوا تھا لیکن جو بات جعفر کی تھی وہ آج تک اس نے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔

ظفر۔۔۔۔جعفر نے ظفر کے بالکل پاس بیٹھتے ہوئے کہا

ظفر نے کوئی جواب نہ دیا بس خاموش بیٹھا رہا

میرے بھائی جانتا ہوں امی کا یوں چلے جانا تم سے برداشت نہیں ہو رہا یقین جانو کسی سے بھی نہیں ہو رہا لیکن میرے بھائی اک دفعہ اس لڑکی کا تو سوچو جسے ہم اتنی دور سے اپنے ساتھ لیکر آئے ہیں جس نے کچھ دن پہلے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ یوں اپنا گھر چھوڑ کر ہمارے ساتھ آجائے گی۔۔۔۔جعفر بہت آرام آرام سے سمجھا رہا تھا بھائی میں کیسے۔۔۔۔میں کیسے اس کے ساتھ خوشی کے پل گزاروں۔۔۔۔یہ کہتے ظفر کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔

میں تم سے یہ نہیں کہ رہا تم خوش رہو۔۔۔۔میں بس یہ کہ رہا ہوں اس کو تھوڑا وقت دو۔۔۔۔اس کے ساتھ رہو۔۔۔۔بعض اوقات کسی کا ساتھ ہونا بھی بہت اہم ہوتا ہے۔۔۔۔وہ بچاری تو اپنا غم دکھ کہ بھی نہیں پا رہی ہو گی۔۔۔لیکن اس کا مقصد یہ تو نہیں کہ ہم سمجھیں بھی نا۔۔۔۔شادی کے شروع دنوں میں لڑکیوں کو اپنے میکوں کی بہت یاد آتی ہے۔۔۔۔اور اس وقت وہ اپنے دکھ میں اکیلی ہے ۔۔۔۔شوہر کی توجہ ہی لڑکی کو نئے گھر میں بساتی ہے۔۔۔چلو جاؤ جا کر اس کو تھوڑا وقت دو۔۔۔۔۔ویسے بھی امی کی کمی تو ساری زندگی رہے گی تو کیا تم یوں ہی سوگ مناتے رہو گے۔۔۔۔۔۔جعفر یہ کہ کر اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔جبکہ ظفر وہیں بیٹھا گہری سوچ میں ڈوب گیا

www.novelsclubb.com

کوثر اپنے کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھماتی کوثر کی نظر سامنے بیٹھی چھپکلی پر گئ۔۔۔۔عام طور پر وہ چھپکلی سے ڈرتی نہیں

تھی لیکن یہ چھپکلی کچھ عجیب سے انداز میں اسی کیجانب با قاعدہ اپنی گردن اٹھا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کوثر آنکھوں میں حیرت لیۓ چھپکلی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تبھی اسے ایسا لگا جیسے چھپکلی نے آواز نکالی۔۔۔۔۔یہ زیادہ عجیب تھا کیونکہ اس نے کبھی کسی سے بولتی چھپکلی کا سنا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔اس کی آواز بالکل ایسی تھی جیسے چھوٹے سے پپی کی آواز ہوتی ہے۔۔۔۔۔کوثر حیرت سے چھپکلی کو دیکھنے لگی اسے لگا کہ اس کا وہم ہے لیکن اک بار پھر چھپکلی کے آواز نکالنے سے وہ بری طرح ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں عجیب سے ڈرم پیٹنے کی آوازیں گونجنے لگیں۔۔۔۔جیسے کوئی بہت دور تیز تیز ڈرم پیٹ رہا ہو۔۔۔۔کوثر نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ دیۓ۔۔۔۔۔اور آنکھیں کس کر میچ لیں۔۔۔۔تبھی اک دم وہ چھپکلی بھی وہاں سے چلی گئی اور ڈرم کی آوازیں بھی بند ہو گئیں۔۔۔۔

کوثر پورے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔اس کی حالت اب خراب ہونے لگی تھی حلق خشک ہو گیا تھا پورے جسم سے پسینہ پانی کی طرح بہ رہا تھا اس پر دل کسی بے لگام گھوڑے کی مانند دوڑے چلے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کوثر۔۔۔۔۔ ظفر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو کوثر کو اس حال میں دیکھ کر اک دم بولا

وہ یہاں۔۔۔۔یہ کہ کر کوثر ظفر کے سینے سے لگ کر بری طرح رونے لگی۔۔۔۔

ظفر جو کہ یہ سمجھ رہا تھا کہ کوثر اپنے گھر والوں کو یاد کر کے رو رہی ہے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا لگا۔۔۔۔۔اسے اب شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ جب سے وہ اسے لایا تھا اس نے اک سیکنڈ بھی کوثر کو نہیں دیا تھا لیکن وہ مجبور تھا اس کی زندگی میں اچانک اتنا بدلاؤ اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ختم کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا روئیں نہیں۔۔۔ ظفر نے کوثر کو خد سے الگ کرتے ہوئے کہا

مجھے معاف کر دیں مجھے آپ کو یوں اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔۔۔۔ ظفر شرمندہ تھا جبکہ کوثر اسے حیرت سے دیکھنے لگی وہ اس سوچ میں تھی کہ اس کے ساتھ جو ابھی ہوا اس کا ظفر کو کیسے پتہ چلا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ ظفر نے کوثر کو حیرت میں ڈوبا ہوا دیکھ کر پوچھا

نہیں وہ آپ کو کیسے پتہ کہ میں۔۔۔۔ کوثر نے کانپتے ہونٹوں سے بس اتنا کہا

وہ بس مجھے اندازہ ہے اور کچھ بھائی نے کہا۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔

اب آپ کو میں یوں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ ظفر اور کوثر کے درمیان غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی ظفر کو لگ رہا تھا کہ کوثر اکیلا پن محسوس کر کے رو رہی ہے جبکہ کوثر کو لگا کہ شاید کچھ ہے جو سب جانتے ہیں اور اس سے وہ ابھی انجان ہے بہر حال اس غلط فہمی نے کوثر کی آدھی جان خشک کر دی تھی۔۔۔۔

اک ماہ بعد۔۔۔۔

مجھے گھر میں عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ جعفر فرحان شاہ کے ساتھ بیٹھے بول رہا تھا

ہمم ظاہر سی بات ہے۔۔۔۔۔ سلمہ بھابھی کا یوں اچانک چلے جانا کوئی اتنی سی بات تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ وقت لگے گا بیٹا۔۔۔۔ وقت بہت بڑا مرہم ہے۔۔۔۔۔

فرحان شاہ نے بہت دھیمے سے انداز میں کہا

نہیں چاچو۔۔۔ یہ بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ کچھ بہت عجیب سا ہے دو دفع میں نے یہ ملتان جاتے اور آتے وقت محسوس کیا تھا امی کے انتقال والی رات بھی مجھے عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔ اور اب تو مجھے نا جانے کیوں ایسا لگتا ہے جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا تم ابھی غم میں ہو۔۔۔۔۔ اکثر و بیشتر جب ہم کسی صدمے کا شکار ہوتے ہیں تو ہمارا ذہن تھکاوٹ اور غم کی وجہ سے بہت کچھ ایسا محسوس کرتا ہے جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔۔۔ فرحان شاہ نے بنا تاثر دیئے کیا

نہیں چاچو۔۔۔۔یہ میرا وہم اور زہن کی تھکن نہیں کچھ اور ہے اور دیکھی ئے گا میں اس کا پتہ لگا کر ہی چین کی سانس لوں گا۔۔۔۔۔جعفر یہ کہ کر اٹھ گیا۔۔۔۔

بیٹا اک بات کہوں۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے جعفر کو روک کر کہا

جی بولیں۔۔۔۔

بیٹا یہ ویرانوں میں جانا چھوڑ دو۔۔۔۔بس بہت ہو گیا۔۔۔اس مخلوق کا پیچھا چھوڑ دو اب۔۔۔۔۔ان کی نا دوستی اچھی نا دشمنی۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے کہا اور سیدھے لال حویلی سے باہر نکل گ ئے۔۔۔۔۔

کوثر جو کہ پانی پینے کے لی ئے اپنے کمرے سے نکلی تھی فرحان شاہ کی باتیں سن کر اک پل کے ل ئے رک گئ۔۔۔۔اس کا دل اسے کہ رہا تھا کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہو رہا ہے اس کا تعلق ضرور کسی اور شہ سے ہے لیکن وہ ہر بار ہی اپنے زہن میں اٹھتی سوچوں کو جھٹلا دیتی تھی لیکن ابھی جو اس کے کانوں نے سنا تھا وہ بہت عجیب تھا لیکن اس کی ہر سوچ کی تصدیق کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بات سنیں۔۔۔۔کوثر نے اپنے کمرے میں جا کر ظفر سے کہا

ہمم۔۔۔۔ظفر جو کہ فائلیں بیڈ پر پھیلائے اپنا کام کر تھا اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا

یہ جعفر بھائی کو بھوتوں چڑیلوں کو دیکھنے کا شوق کیوں ہے۔۔۔۔کوثر نے حقیقت جاننے کے لیئے سنی ہوئی بات کو بڑھا کر تکہ لگایا

تمھیں کس نے کہا۔۔۔۔۔ظفر اک دم سیدھا ہوتے ہوئے بولا

اک ماہ سے ہوں یہاں۔۔۔۔۔سب دکھتا ہے سب سنتی ہوں۔۔۔

کوثر نے ایسے ظاہر کیا جیسے اسے سب پتہ ہے۔۔۔۔

یار وہ بھائی کو اس مخلوق سے ملنے کا شوق ہے بچپن سے لیکن آج تک انہیں دکھا کوئی نہیں۔۔۔۔۔جہاں گئے ناکام ہی لوٹے۔۔۔۔ظفر نے جواب دیا اور واپس اپنے کام میں لگ گیا

www.novelsclubb.com

جبکہ کوثر دل ہی دل میں اپنے ساتھ ہوئے ہر اک واقعے کا زمہ دار جعفر کو ٹھہرانے لگی۔۔۔۔

رات ہو گئی تھی سب لوگ ہی تقریباً سوگ ئے تھے۔۔۔۔کوثر بھی گہری نیند میں تھی کہ اسے لگا جیسے اس کا سانس رک رہا ہو۔۔۔۔۔نیند میں بے چین ہوتی وہ کبھی منہ دائیں جانب کرتی کبھی بائیں لیکن جب سانس لینے میں دشواری بڑھتی گئی تو اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا ہو رہا تھا وہ بار بار آنکھیں کھول بند کر کے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن شاید لائٹ کے چلے جانے کی وجہ سے کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔بیڈ پر ہاتھ پھیرنے سے اسے پتہ چلا کہ وہ کمرے میں اکیلی ہے۔۔۔۔۔ظفر اس کے برابر میں موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسے اپنے سینے پر بھاری بھر کم اینٹ رکھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔کھینچ کر سانس لینے پر بھی اس کا سانس جب بحال نہ ہوا تو وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔۔اسے لگا

جیسے اس کے عین سامنے اندھیرے میں کچھ اور گہرا سا ہے۔۔۔۔جیسے کوئی کھڑا ہو۔۔۔۔اس نے جلدی جلدی سے آیت الکرسی پڑھی اور خد پر پھونکی اور پھر پورے کمرے پر حصار کرنے کے لیئے جب پھونک ماری تو اس کی پھونک کسی سے ٹکرا کر اس کی جانب واپس آئی۔۔۔۔جیسے کوئی اس کے چہرے کے بالکل قریب کھڑا ہوا

خوف کی اک لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔۔۔۔تبھی اک دم سے لائٹ جل گئی۔۔۔۔۔۔کمرہ مکمل خالی تھا نہ

کوئی سایہ نا ہی کوئی شخص۔۔۔۔۔وہ اپنی آنکھیں پھاڑے پورے کمرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو۔۔۔۔۔تبھی اس کے کان کے پاس کسی نے پھونک ماری جس سے اس کے بال باقاعدہ اڑے۔۔۔۔۔یہ اس کا کوئی وہم نہیں تھا اسے کچھ بہت عجیب سا محسوس ہوا تھا وہ چیختی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ظفر جو کے کمرے کے دروازے ہر ہی موجود تھا اک دم گھبرا کر اسے پکڑنے لگا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔ظفر نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا

وہ کمرے میں۔۔۔کوثر کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔۔۔۔اس کے منہ سے الفاظ ادا ہی نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ظفر فوراً ہی اس کو لیکر کمرے میں گیا اور پورے کمرے کو دیکھنے لگا

وہ کوئ تھا کمرے میں۔۔۔کوثر نے کانپتے ہونٹوں سے کہا

نہیں کوئ نہیں ہے تم اندھیرے میں ڈر گئ ہو گی۔۔۔ظفر نے اس کی جانب پانی کا گلاس بھر کر بڑھاتے ہوئے کہا۔

نہیں کوئ تھا۔۔۔میں جب سے شادی ہو کر یہاں آئ ہوں مجھے ہر روز کچھ نا کچھ محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔اور کسی کو کچھ نہیں ہوتا عائشہ بھابھی سے بھی میں نے

پوچھا تھا وہ بھی یہی کہ رہی تھیں۔۔۔۔لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ہے۔۔۔۔۔کوثر ڈرتے ڈرتے کمرے میں دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی

تبھی ان کے کمرے کا دروازہ بجا۔۔۔۔۔ظفر نے دروازہ کھولا تو سامنے جعفر اور عائشہ کھڑے تھے

خیریت کیا ہوا۔۔۔۔عائشہ نے کوثر کے بگڑے حال کو دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھ کر پوچھا جبکہ کوثر کو بنا دوپٹے کے دیکھ جعفر وہیں سے پلٹ گیا

کچھ نہیں اندھیرے میں ڈر گئی شاید۔۔۔۔۔ظفر نے اپنی کنپٹی شہادت کی انگلی سے کھجاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔کوئی تھا۔۔۔۔۔میں نے محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔کوثر نے فوراً ہی کہا

جعفر جو کہ کمرے سے باہر جا رہا تھا کوثر کی بات سن کر اک دم رک کر مڑا۔۔۔۔

وہم ہے تمھارا۔۔۔ظفر نے کہا

نہیں وہم اک بار ہوتا ہے بار بار نہیں۔۔۔۔کوثر نے چلاتے ہوئے کہا وہ بار بار اپنی بات کو یوں رد ہوتے دیکھ اکتا گئی تھی

پریشان مت ہو۔۔۔۔۔پر سکون ہو جاؤ۔۔۔۔۔عائشہ نے کوثر کو غصہ ہوتے دیکھ بہت پیار سے کہا۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔۔جعفر اک دم اس کی جانب بڑھ کر پوچھنے لگا

بھائی آپ رہنے دیں۔۔۔میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔ظفر نے اک دم روکنا چاہا

اس کا حال دیکھو۔۔۔۔۔کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔اگر وہ بار بار کہہ رہی ہے تو کچھ تو ہو گا۔۔۔۔۔تم کیسے یہ سب نظر انداز کر سکتے ہو۔۔۔۔۔جعفر اک دم غصے سے ظفر کی جانب دیکھ کر بولا

یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔آپ ہی کسی کو لے آئے ہیں اپنے ساتھ میرا خون ہلکا ہے اسی لیئے وہ مجھے تنگ کرتی ہے۔۔۔۔کوثر اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی

کوثر۔۔۔۔ان سب باتوں کی کیا تک بنتی ہے۔۔۔۔ظفر نے اسے روکنا چاہا

میں تکلیف میں ہوں۔۔۔آپ نہیں۔۔۔جب سے میں یہاں آئی ہوں اک دن چین سے نہیں گزرا۔۔۔۔کبھی کچھ کبھی کچھ۔۔۔۔اور کسی کو کچھ کیوں نہیں ہوتا۔۔۔۔کوثر نے اک دم طنز کیا

کیونکہ تم نماز نہیں پڑھتیں۔۔۔تم باوضو نہیں رہتیں۔۔۔

تم کلام پاک کی تلاوت نہیں کرتیں۔۔۔۔جعفر نے سنجیدہ لہجے میں کہا

کمرے میں اک دم مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔عائشہ تو ویسے بھی کم ہی بولتی تھی وہ وہیں کھڑی جعفر کی بات خاموشی سے سننے لگی

کوثر کے ماتھے پر بل اب بھی برقرار تھے۔۔۔۔

انسان کو اللہ نے افضل بنایا ہے ہر مخلوق سے۔۔۔۔۔اب چاہے وہ کوئ بھی مخلوق ہو۔۔۔۔ تمھارے سامنے شیر آجائے تو تم کیا کرو گی۔۔۔۔بھاگو گی نا۔۔۔۔خد کو بچاؤ گی ایسا تو نہیں ہے نا کہ خود کو اس کے سامنے پیش کر دو گی۔۔۔۔۔ جعفر نے پوچھا

لیکن شیر انسانوں کو مار کھاتا ہے یہ بھی حقیقت ہے۔۔۔۔۔ کوثر نے جواب دیا

ہم اگر ڈر اور خوف کی وجہ سے کوشش ہی نہیں کریں اور خد کو بطور بعام شیر کے سامنے پیش کر دیں تو کیا شیر ہم سے افضل ہو گیا۔۔۔۔نہیں وہ جانور ہی رہا اگر ہم تیار رہیں تو شیر کا شکار بھی کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیۓ ضروری ہے جسم کا چست ہونا اور ہتھیار کا ہونا۔۔۔۔اب اس مخلوق کا بھی یہی حال ہے اگر ہم ڈر ڈر کے خد کو پیش کرتے رہیں گے تو ان کا کیا ہے وہ ڈراتے رہیں گے۔۔۔۔خد کو نماز

اور کلام پاک سے چست ہمیں ہی کرنا ہو گا۔۔۔افضل ہیں تو افضل بن کر دکھانا ہو گا۔۔۔جعفر کے چہرے پر یہ کہتے کوئی تاثر موجود نہیں تھا

ہاں اب آپ اپنے کیئے کا الزام مجھ پر رکھ دیں۔۔۔آپ چاہے جہاں جائیں کس کس کو نا جانے کھینچ کر اس گھر میں لے آئیں وہ کچھ نہیں۔۔۔اور اب جب وہ سب مجھے تنگ کر رہے ہیں تو آپ بجائے اپنی غلطی ماننے کے مجھ پر ہی سارا ملبہ ڈال رہے ہیں۔۔۔نماز پڑھنا یا نا پڑھنا میرا اور میرے اللہ کا معاملہ ہے آپ اس سے دور رہیں تو بہتر ہے۔۔۔۔جعفر کی بات نے کوثر کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی

www.novelsclubb.com

کوثر۔۔۔۔۔کوثر کی جانب سے کی جانے والی بد تمیزی دیکھ کر ظفر اک دم بولا

ظفر نہیں۔۔۔۔وہ پریشان ہے تبھی اس سے اس طرح بات ہو گئی۔۔۔ہمیں کیا پتہ کہ وہ کس تکلیف سے گزر رہی ہے اور یہ تو سچ ہی ہے کہ میں ہی ہوں جو ہر

وقت ان سب کی کھوج میں لگا رہتا ہوں۔۔۔۔۔یہ صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔۔مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔۔جعفر اک دم شرمندہ ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔۔۔آپ بڑے ہیں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ظفر نے اک دم جعفر کی جانب بڑھ کر کہا

تو کیا بڑے غلطی نہیں کرتے۔۔۔۔۔اور اب جب غلطی کی ہے اور اس کا نقصان کسی اور کو ہوا ہے تو معافی بھی طلب کرنی ہی ہو گی۔۔۔۔۔اللہ کے گھر بڑا چھوٹا نہیں ہو گا جس نے کسی کو تنکے کے برابر بھی تکلیف پہنچائی ہو گی اسے اس کی سزا ملے گی۔۔۔۔اب چاہے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا۔۔۔۔۔تو بہتر ہے میری چھوٹی بہن مجھے یہیں دنیا میں معاف کر دے۔۔۔۔۔جعفر سچ میں بہت شرمندہ تھا

آپ کی معافی سے میرا ڈر دور نہیں ہو گا بھائی صاحب۔۔۔۔۔میں اس سب کا کیا کروں جو میرے ساتھ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔کوثر نے اس بار لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا

میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔۔۔بس تم مجھ سے وعدہ کرو آج سے تم باقاعدگی سے نماز پڑھو گی اور قرآن پاک کی تلاوت بھی کرو گی۔۔۔۔اور تم بھی سن لو ظفر تم بھی اپنے کمرے میں صبح شام اور رات میں تلاوت کرو گے۔۔۔۔۔اللہ کے کلام میں بہت برکت ہے۔۔۔۔۔اس کا نور ہی ان سب کو دور کرنے کے لیئے کافی ہے۔۔۔۔۔باقی میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔جعفر یہ کہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے عائشہ۔۔۔۔۔جعفر نے کمرے میں گھستے ہی کہا

مجھے آج تک کبھی اس گھر میں ڈر محسوس نہیں ہوا نہ ہی میں نے کبھی کچھ ایسا محسوس کیا جو الگ ہو یا میری توجہ اپنی جانب کھینچے۔۔۔۔۔۔لیکن اگر میں نے محسوس نہیں کیا تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ جو کوثر کہ رہی ہے وہ غلط ہے۔۔۔۔۔ہمیں ان معاملات کے بارے میں بابا کو بتانا چاہیے۔۔۔۔۔۔عائشہ نے سنجیدگی سے کہا

نہیں بابا کو نہیں۔۔۔۔بابا کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ڈاکٹر نے انہیں آرام کرنے کا کہا ہے ویسے بھی ماما کے جانے کے بعد وہ اب تک اس غم سے باہر نہیں

نکلے ہیں میں انہیں مزید پریشان نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔میں چاچو سے اس بارے میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔جعفر پر سوچ انداز میں بولا

تو پھر آپ کیا کریں گے۔۔۔۔کسی مولوی سے مشورہ کریں گے کیا۔۔عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا

پتہ نہیں مجھے کسی سے مدد لینے پر اعتراض تو نہیں لیکن جس چیز کو ہم دیکھ نہیں سکتے اس کے معاملے میں کسی دوسرے پر بھروسہ کرنا مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔۔چلو دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے کلام پاک کی تلاوت سے ہی تمام مسائل حل ہو جائیں۔۔۔۔۔جعفر پر امید تھا اسے یقین تھا کہ اگر ان دونوں نے اس کی بات مان لی تو آگے کوئی حادثہ نہیں ہو گا

دن گزرتے رہے ہفتے مہینوں میں ڈھل گئے اور مہینے سال میں اس دوران اک بار بھی کوئی حادثہ پیش نہیں آیا تھا صفدر کے ہاں بہت پیاری سی بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی جس کا نام سب نے حرار کھا تھا۔۔۔۔اس کے چند ماہ بعد ظفر کے گھر بھی اللہ

نے اپنی رحمت بھیجی۔۔۔۔۔ہر طرف خوشی ہی خوشی تھی سب لوگ ہی چھوٹی چھوٹی کلیوں کے آنے سے بہت خوش تھے۔۔۔۔۔

کتنی پیاری ہے نا۔۔۔۔۔۔جعفر نے حرا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اپنے بابا کی گود میں لیٹی اپنی پوری آنکھیں کھولے دیکھ رہی تھی

ہاں ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔صفدر کو اپنی بیٹی پر اور زیادہ پیار آنے لگا

دیکھو کیسا ہے پہلے ہم سب بچے تھے کھیلتے تھے لڑتے تھے اور اب ہمارے بچے ہیں۔۔۔۔وقت کیسا تیزی سے گزر رہا ہے ابھی کچھ سالوں بعد یہ سب ساتھ ملکر کھیل رہے ہوں گے۔۔۔۔۔جعفر خوشی خوشی کہ رہا تھا۔

ہاں یار۔۔۔۔۔سچ میں مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں ہوتا کہ اللہ پاک نے مجھے اتنا نواز دیا ہے۔۔۔۔۔سچ میں بیٹیاں تو بہت ہی پیاری ہوتی ہیں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے مجھے اب کچھ نہیں چاہیئے میں جب جب حرا کو دیکھتا ہوں میں سب کچھ بھول جاتا ہوں۔۔۔۔۔کل کو یہ اسکول جائے گی کالج جائے گی۔۔۔۔پھر شادی ہو کر

دوسرے گھر چلے جائے گی۔۔۔۔۔کیسا وقت ہو گا ناوہ۔۔۔۔۔صفدر گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے کہ رہا تھا

اسکول اور کالج تو چاچو کے ساتھ جائے گی دیکھ لینا۔۔۔۔۔سب کا فیورٹ میں ہی ہوں گا۔۔۔۔جعفر نے پیار سے حرا کے گال پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

جی نہیں۔۔۔۔۔یہ میری بیٹی ہے ہر جگہ اپنے بابا کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔صفدر بچوں کی طرح بولا

یہ دیکھو زرا ان دونوں کو۔۔۔۔۔لڑنے کے لی ئے انہیں کچھ اور نہیں ملا۔۔۔۔۔عائشہ نے شائستہ سے مسکراتے ہوئے کہا

بیگم انسان کو اپنا بچپن کبھی نہیں کھونا چاہیے۔۔۔۔۔۔سنجیدگی میں کیا رکھا ہے۔۔۔۔۔انسان کو چاہیے ہر پل دل بھر کر جی ئے کل کا کیا بھروسہ۔۔۔۔۔جعفر نے ہنستے ہوئے زور سے کہا

www.novelsclubb.com

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔۔۔ہر پل کو مکمل جینا چاہیئے۔۔۔۔۔صفدر نے بھی جعفر کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔

جعفر میری بات سنو۔۔۔۔فرحان شاہ نے جعفر کو بلاتے ہوئے کہا

جی چاچو۔۔۔۔۔جعفر فوراً ہی ان کے پیچھے گیا

جعفر وہ تم بتا رہے تھے کہ کوثر کو شروع شروع میں ڈر لگتا تھا۔۔۔۔فرحان شاہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

جی لیکن اب ٹھیک ہے وہ خیریت۔۔۔۔۔جعفر نے فکر مندانہ لہجے میں پوچھا

وہ کل رات میں نے اک خواب دیکھا۔۔۔۔۔مجھے عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ چہرے سے بہت پریشان لگ رہے تھے

کیا ہو گیا چاچو۔۔۔۔۔جعفر حیرت سے فرحان شاہ کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگا

بس تم لوگ اپنا صدقہ دو۔۔۔مجھے عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے ڈر کی وجہ سے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی

اچھا آپ پریشان مت ہوں میں دیتا ہوں صدقہ۔۔۔۔۔اور آپ اس بارے میں زیادہ مت سوچیں۔۔۔۔۔جعفر نے مسکراتے ہوئے کہا

بیٹا اک بات بتاؤ۔۔۔۔ظفر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

آپ خد پوچھ لیں۔۔۔۔۔جعفر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

تم بتاؤ۔۔۔۔کیا کچھ ہوا ہے ایسا جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں ڈھیروں سوال تھے

نہیں چاچو۔۔۔۔آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔میں دیتا ہوں صدقہ۔۔۔۔۔جعفر نے کہا اور فرحان شاہ کے کمرے سے باہر چلا گیا

www.novelsclubb.com

جبکہ فرحان شاہ کی آنکھوں کے سامنے پھر سے اپنا خواب واپس آنے لگا جہاں صفدر اور شائستہ کفن اوڑھے لیٹے تھے اور ظفر کے پیچھے اک خوفناک عورت کھڑی انہیں مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنی تمام تر سوچوں کو لاحول پڑھ کر جھٹکتے وہ وضو کرنے چلے گ ئے۔۔۔۔۔

**********_

کتنا اچھا ہوتا نہ ظفر اگر ہمارا پہلا بیٹا ہوتا عائشہ بھابھی کی طرح۔۔۔۔۔کوثر چھوٹی سی فاریہ کو گود میں لی ئے کہ رہی تھی

کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔بیٹا بیٹی کیا ہوتا ہے اللہ نے اولاد سے نوازا ہے اس کا شکر ادا کرو۔۔۔۔۔ظفر نے سرسری انداز میں کہا

اک بات کہ رہی ہوں میں تو۔۔۔۔۔شکر گزار تو میں ہوں اللہ کی۔۔۔۔۔کوثر نے منہ بنا کر کہا

ہاں ہر غلط بات پہلے اک بات ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ظفر نے بنا کوثر کی جانب دیکھے کہا

اچھا بات سنیں مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔۔ آپ لائٹ بند کر دیں۔۔۔۔۔ کوثر ظفر کی بات کو مکمل نظر انداز کر کے یہ کہ کر سونے کے لی ئے لیٹ گئ۔۔۔۔

ظفر نے اک نظر کوثر کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔ جاتے جاتے اس نے لائٹ ضرور بند کر دی تھی۔۔۔۔ کوثر اس کی محبت ضرور تھی لیکن کوثر کی قینچی کی طرح چلتی زبان نے اپنی تمام تر قدر و قیمت کھو دی تھی ظفر تو پہلے ہی خاموش رہنے والا لڑکا تھا اس پر ہر وقت نقطہ چینی کرنے والی عورت کا ساتھ اسے اور خاموش کر گیا تھا

کوثر لیٹتے ہی گہری نیند سو گئ تھی جب سے فاریہ ہوئ تھی اسے سونے کو کم کی ملتا تھا وجہ فاریہ کا پورا دن روتے رہنا تھا نا جانے کیوں وہ بچی پوری پوری رات روتی رہتی

پھر تھک کر سو جاتی پھر اٹھتی تو روتی رہتی۔۔۔۔۔تو جب کبھی اس کو نیند آتی سب لوگ ہی کوثر کی بھی نیند پوری ہونے کا خیال رکھتے۔۔۔۔۔

فاریہ کی پیدائش کے بعد اک کے بعد اک تقریباً سب کو ہی کسی کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔۔اور اب تو عالم یہ تھا کہ سفید حویلی میں بھی آئے دن کوئی نا کوئی واقعہ رونما ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

شاید یہ سب ہوتا بھی نہیں لیکن فرحان شاہ کا بار بار جعفر سے اسی ٹوپک پر بات کرنا مصیبت کو ان کے دروازے تک لے گیا تھا۔۔۔۔۔

کوثر کی آنکھ لگتے ہی کمرے میں اک دم ہر سو بدبو پھیلنے لگی۔۔۔۔۔بے خبر سوئی کوثر اس سب سے انجان تھی۔۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتے کوثر کے بالکل برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

کوثر کو اپنے دل پر دباؤ محسوس ہونے لگا تھا بے چین ہوتے اس نے جاگنے کی کوشش کی لیکن نا جانے کیوں اس کے جسم میں حرکت ہی نہیں ہو پا رہی

تھی۔۔۔۔اسے پھر سے ڈر لگنے لگا تھا یہ اس ہفتے میں دوسری بار تھا جب اس کا جسم مکمل طور پر سن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔یہ کیفیت اسے ڈرا دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔آنکھیں کھولنے پر اس نے اپنے سامنے ظفر کو بیٹھا دیکھا تو وہ مطمئن ہو گئ۔۔۔۔۔اچھا ہوا ظفر آپ یہیں ہیں۔۔۔۔کوثر نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔

اس کا جسم ابھی بھی سن تھا۔۔۔۔۔ظفر کوثر کی جانب عجیب سے انداز میں مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔کوثر کو اب پھر سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔وہ سمجھ گئ تھی کہ سامنے موجود شخص ظفر نہیں ہے۔۔۔۔۔خد کو جھٹکے سے بیدار کرتی کوثر اب تیز تیز سانس لیتی اٹھ بیٹھی تھی کمرے میں نائٹ بلب کے سوا کچھ نہیں جل رہا تھا اور کمرے میں اس کے اور فاریہ کے علاؤہ بھی کوئ نہیں تھا البتہ اس کے ہاتھ پر ابھی بھی کسی کا لمس موجود تھا۔۔۔۔۔جو بھی تھا یہ اس کا خواب نہیں تھا اور یہ بات وہ بہت اچھے سے جان گئ تھی۔۔۔۔۔۔

_*********

ادھر عائشہ کچن میں کام کر رہی تھی جب اسے کسی کے زور سے چیخنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔وہ جو بھگونے میں چمچ چلا رہی تھی اک دم چونک کر پلٹی۔۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے پر جب اسے کچھ نہ دکھا تو وہ واپس کام میں لگ گئی۔۔۔۔

وہ پھر سے اپنے کام میں محو ہو گئی تھی جب اسے چھت سے عجیب کھٹ پھٹ کی آواز آنے لگی۔۔۔۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی سل پر کچھ پیس رہا ہو۔۔۔وہ حیرت سے اوپر کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

چھت پر بچوں کے لیئے کمرے بن رہے تھے لیکن اس وقت رات ہو گئی تھی اور مزدور بھی جا چکے تھے اسے حیرت ہوئی کہ اس وقت چھت پر کون ہے۔۔۔۔اس نے کچن سے نکل کر ظفر اور جعفر کو ڈھونڈنا چاہا لیکن جب اسے کوئی نا ملا تو وہ ہمت کر کے خد ہی آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگی۔۔۔۔۔۔سل پر پیسنے کی آواز اور صاف ہونے لگی تھی۔۔۔۔اور زیادہ تیز جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جاتی آواز تیز ہوتی جاتی۔۔۔حیرت کی حد تب پار ہوئی

جب عین کچن کے اوپر والے چھت کے حصے پر کوئ بھی نہیں تھا لیکن آواز وہیں کے وہیں تھی۔۔۔۔۔۔وہ اک دم نیچے جانے کے لی ئے مڑی لیکن اپنے عین پیچھے کسی کو کھڑا دیکھ وہ زور سے چلائ۔۔۔۔۔

وہ چہرہ بہت جو فناک تھا۔۔۔۔اک پل کے لی ئے اس نے اس کا چہرہ دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ غائب ہو گئ۔۔۔۔۔عائشہ کے قدم وہیں جم گ ئے تھے۔۔۔۔۔اس نے کوثر سے بہت کچھ سنا تھا لیکن یہ پہلی بار تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔

عائشہ کی آواز گھر کے اندر گھستے جعفر کے کانوں سے ٹکرائ تو وہ فوراً ہی اس کی آواز کا پیچھا کرتے چھت پر پہنچا۔۔۔۔۔شاید اس کے غائب ہونے کی وجہ جعفر کا آجانا تھا لیکن آج پہلی بار جعفر نے بھی کسی کو چھت سے دوسری جانب بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔اک پل کے لی ئے جعفر کے دل نے کہا کہ وہ اس کا پیچھا کرے لیکن عائشہ کے پاس جانا اس وقت زیادہ ضروری تھا تو وہ اس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا عائشہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ جعفر نے عائشہ کے پاس پہنچ کر کہا

وہ آواز۔۔۔۔۔ وہ عورت۔۔۔۔۔ عائشہ خوف کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو آؤ۔۔۔۔۔ نیچے چلو۔۔۔۔ عائشہ کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ جعفر نے اسے نیچے لیجانا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

وہ کون تھی۔۔۔۔۔ عائشہ نے روتے ہوئے پوچھا

پتہ نہیں۔۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے اب وقت آگیا ہے پتہ لگانے کا۔۔۔۔۔ جعفر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

فرقان میں اس خواب سے تنگ آگیا ہوں۔۔۔۔۔ ہر دوسرے دن مجھے اپنے خواب میں یہی منظر دکھتا ہے۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے فکر مندانہ انداز میں کہا

تم اسی بارے میں سوچتے رہتے ہو اس لیئے۔۔۔۔۔ فرقان شاہ نے ان کی بات کو اہمیت دیئے بنا جواب دیا

www.novelsclubb.com

نہیں میں تم سے کچھ بات کرنے آیا ہوں۔۔۔۔میں نے اک مولوی صاحب سے بات کی ہے۔۔۔۔۔بات کرنے کا ارادہ تھا تو نہیں لیکن اس دن شائستہ تمھارے گھر سے جب واپس آئی تو اسے لگا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔پھر تین چار بار مجھے ایسا لگا جیسے کوئی گزرا ہو اور یہ سب صرف تب ہی ہوتا ہے جب ہم یہاں لال حویلی سے اپنے گھر جاتے ہی۔۔۔۔۔اوپر سے جب سے اویس کی بات پکی کی ہے گھر میں عجیب و غریب واقعات رونما ہونے لگے ہیں۔۔۔۔۔فرحان شاہ واقعی بہت پریشان تھے

تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔فرقان شاہ اک دم غصہ ہو کر کہنے لگے

www.novelsclubb.com

تم برا مت مانو۔۔۔۔ہم یہ سب مل کر ختم کر دیں گے۔۔۔۔فرحان شاہ کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کچھ سوچ کر آئے ہیں۔۔۔۔۔

صاف صاف بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ کو سارا الزام اپنے گھر پر لگتے ہوئے سن کر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

میں اک مولوی صاحب کے پاس گیااور سارا معاملہ میں نے ان سے بیان کیا۔۔۔۔ان کا کہنا ہے کہ انہیں دونوں حویلیوں کا معائنہ کرنا ہے۔۔۔۔یوں کچھ بھی کہنا ٹھیک نہیں ہو گا لیکن انہیں ظفر کی جانب سے ہلکا ہلکا شک ہے۔۔۔۔

فرحان شاہ نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔وہ مولوی اور کچھ نہیں گھر بار دیکھ کر تم سے پیسے اینٹھے گا اور کچھ نہیں اور رہی بات کسی سائے کی تو تم سب کو وہم ہو رہا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔کوثر کی باتیں سن سن کر تم سب پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔فرقان شاہ سخت تاثرات چہرے پر لاتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔جو ہو رہا ہے وہی کہ رہا ہوں۔۔۔۔اگر کچھ تمھارے سامنے نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ وہ ہے ہی نہیں۔۔۔۔میں انہیں بلا رہا ہوں اور مجھے کچھ بھی کر کے اس مسئلے کا حل نکالنا ہی ہے۔۔۔اللہ نا کرے کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو۔۔۔۔آج پہلی بار تھا جو ان دونوں

بھائیوں میں اختلاف رائے قائم ہوا تھا اور وہ یہ سب دیکھ خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ یہاں آئی تو ظفر کے پیچھے تھی لیکن اب آ گئی تھی تو آ گئی تھی اب اسے اک اک کو
ڈرا کر مزا آنے لگا تھا۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ہی کچھ کرنے پر جب وہ سب خوفزدہ ہونے
لگ جاتے تو اسے اپنی طاقت کا اور زیادہ احساس ہوتا۔۔۔۔۔ طاقت کا نشہ تو ہوتا ہی
ایسا ہے کہ اب چاہے جن ہو یا انس اس کے نشے میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن
اس بار وہ تھوڑی خوفزدہ بھی ہوئی تھی کیونکہ فرحان شاہ کیا کرنے جا رہے تھے
اسے اس بات کا علم بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

کچھ ہفتوں بعد فرحان شاہ اپنے ساتھ اک مولوی کو لیئے لال حویلی کے اندر داخل
ہوئے۔۔۔۔۔ فرقان شاہ جو کہ پہلے ہی اس سب کے خلاف تھے مولوی کو دیکھ
آگ بگولہ ہو گئے۔۔۔۔۔ خیر سے جعفر نے بھی اس بار فرحان شاہ کا نہیں
فرقان شاہ کا ہی ساتھ دیا جس کی وجہ سے فرحان شاہ کافی دلبرداشتہ
ہوئے۔۔۔۔۔ جعفر کا کہنا تھا کہ اگر کچھ ہے تو اس سے ہمیں خد ہی لڑنا ہو گا لیکن

www.novelsclubb.com

فرحان شاہ بھی شاہوں کے خاندان سے ہی تھے۔۔۔۔اوپر سے ان کو آنے والے ڈراؤنے خواب بھی اب اور زیادہ بڑھ گ ئے تھے۔۔۔۔۔ضد کے ساتھ ساتھ یہ ان کی مجبوری تھی لیکن فرقان شاہ کسی طور یہ ماننے کو تیار نہیں تھے کہ گھر میں کچھ ہو بھی رہا ہے۔۔۔۔۔

بابا آپ ان کی بات کو اک بار سنیں تو۔۔۔۔۔کوثر نے اک دم سامنے آتے ہوئے کہا

بہو تم اس معاملے میں مت بولو۔۔۔۔۔میں نے کہا ہے نا یہ سب صرف تم لوگوں کا وہم ہے اور کچھ نہیں اگر کچھ ہوتا تو مجھے بھی محسوس ہوتا۔۔۔۔۔فرقان شاہ ابھی بھی اپنی بات پر اڑے تھے

یہ بھی حد ہے ہم سب کا یہاں حال برا ہے اور انہیں نا جانے کیا ہو گیا ہے۔۔۔سب چاہیں خوف کی وجہ سے مر جائیں پر کہیں ان کی آنا کو ٹھیس نا پہنچ جائے غلطی

سے۔۔۔۔کوثر پیر پٹختی وہاں سے یہ کہتی ہوئ چلی گئ۔۔۔۔اس کی بات درست تھیں لیکن انداز اس قدر کڑوا تھا کہ فرقان شاہ کو اور غصہ آنے لگا

دیکھیں محترم آپ کے گھر میں کچھ بہت عجیب ہے مجھے موقع دیں میں اسے دور کر دوں گا۔۔۔ورنہ اس کے ارادے مجھے صحیح نہیں لگ رہے۔۔۔۔کیا آپ کے گھر میں پچھلے سال کوئ موت ہوئ ہے اچانک۔۔۔۔ان مولوی صاحب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

ہاں سب جانتے ہیں اس گھر میں بیٹے کی شادی کے دن ماں کا انتقال ہوا ہے سنی سنائی باتوں سے ہمیں اپنا گرویدہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔فرقان شاہ نے سخت انداز میں کہا

تم اک دفعہ میرے کہنے سے ان کی بات نہیں مان سکتے۔۔۔۔تمھیں مجھ پر بھی بھروسہ نہیں ہے کیا۔۔۔۔فرحان شاہ نے فرقان شاہ کے پاس جا کر انہیں ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے صرف اک بار۔۔۔۔۔صرف اک بار وہ بھی صرف تمھارے کہنے پر۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے حامی بھری اور وہیں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے

۔۔۔۔

وہ مولوی صاحب اک کے بعد اک کمرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔بہت دیر ہر کمرے کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے کچھ پڑھنا شروع کیا اور ہر کمرے میں پھونکنے لگے۔۔۔۔۔ظفر کے کمرے کے پاس جا کر انہوں نے کافی وقت لگایا۔۔۔۔ہر اک جگہ کا حصار کرنے کے بعد وہ ظفر کے عین سامنے آ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگے۔۔۔۔۔ظفر کچھ دیر تو یوں ہی کھڑا رہا پھر وہیں بیہوش ہو گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب ہی اک دم ظفر کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔

رک جائیں۔۔۔۔۔ابھی کوئی اس کے قریب نہیں جائے گا۔۔۔۔۔مولوی صاحب نے سب کو اک دم چلا کر کہا

وہ اس کے ساتھ آئی ہے۔۔۔۔اس پر عاشق ہے۔۔۔۔مولوی صاحب سب کی جانب دیکھ کر بولے۔۔۔۔

میں اسے اس گھر سے دور قید کر رہا ہوں۔۔۔۔اسے اس کے گھر بھیج دینا میرے لیئے ناممکن ہے لیکن ہاں تم لوگوں سے دور ضرور کر دوں گا اسے۔۔۔۔بس اس بات کا خیال رکھنا اس کا دوبارہ اس گھر میں زکر کبھی مت کرنا۔۔۔۔مولوی صاحب یہ کہ کر سیدھے گھر سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔

فرقان شاہ جو کہ ابھی بھی اس سب کو ڈرامہ ہی سمجھ رہے تھے اپنی گردن جھٹک کر اپنے کمرے میں چلے گ ئے جبکہ جعفر اپنے بھائی کی فکر میں مولوی صاحب کی باتوں کو مکمل نظر انداز کرتا اسے اٹھا کر صوفے پر لے گیا۔۔۔

جعفر منع کیا تھا نا انہوں نے پھر کیوں کیا تم نے۔۔۔۔فرحان شاہ جعفر کی حرکت پر برحم ہوئے۔۔۔۔

چاچو اب اس طرح ظفر کو زمین پر تو نہیں چھوڑ سکتا میں۔۔۔۔۔ جعفر کو کچھ کچھ یقین تو تھا ہی لیکن اب وہ مولوی صاحب کی باتوں سے قائل ہونے لگا تھا بس اسے اس سب میں کسی اور کی مداخلت پسند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تو تم بتاؤ۔۔۔۔۔ کیا تمھیں صدا کے لئے یہیں قید کر دوں۔۔۔۔۔ مولوی صاحب جنگل کے کونے پر کھڑے کسی سے مخاطب تھے۔۔۔۔۔

مجھ سے پوچھ رہے ہو۔۔۔۔ مطلب تمھارے دل میں لالچ ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اپنی خوفناک شکل پر مسکراہٹ سجا کر بولی

میری چھوڑو اپنی بات کرو۔۔۔۔ بولو کر دوں تمھیں قید۔۔۔۔۔ وہ پھر سے بولے

تم مجھے کہیں قید نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔ چاہو تو آزما لو۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر جنگل کے اندر چلی گئ

مولوی صاحب اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔اس کے جاتے ہی انہوں نے کچھ پڑھا اور اک کیل پر دم کر کے وہیں مٹی میں دبا دی۔۔۔۔۔

اسے میں نے جنگلوں میں قید کر دیا ہے۔۔۔۔۔بس اب اس بات کا خیال رکھی ئے گا کہ وہاں کوئی زیادہ نہ جائے اگر بالکل نا جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔لال حویلی میں آ کر انہوں نے کہا اور پھر واپس چلے گ ئے۔۔۔۔۔جعفر اس سب کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ سب معاملات اس کی سمجھ سے بالکل باہر تھے۔۔۔۔۔یقین نا کرنے کی تو کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی تھی لیکن ظفر کا بیہوش ہو جانا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ جو بھی کہ رہے تھے سچ تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت بیتتا گیا دیکھتے ہی دیکھتے چھ سال گزر گ ئے اس دوران سب کچھ بہت اچھا رہا صرف اویس کی شادی کے روز اک عجیب سا وقعہ پیش آیا جس روز اویس کا ولیمہ تھا فرقان شاہ کا بری طرح سے ایکسیڈنٹ ہوا اور اس ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں انہوں نے اپنی دونوں ٹانگیں کھو دیں۔۔۔۔۔یہ سب کے لی ئے ہی افسوس ناک خبر تھی

لیکن ان کی جان کا بچ جانا بھی کسی معجزے سے کم نہیں تھا اسی لیئے سب نے اسے اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا۔۔۔۔۔البتہ جعفر کو اس سب میں کچھ گڑ بڑ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔اس بار فرحان شاہ بھی مکمل مطمئن تھے کوثر کو بھی کسی چیز سے تکلیف نہیں تھی صرف جعفر کو ہی بار بار جنگل کی جانب کھینچاؤ محسوس ہوتا ۔۔۔۔ کبھی عائشہ کبھی فرحان شاہ کوئی نا کوئی اسے روک دیتا پھر اسے بہت سمجھاتے وہ کچھ دن ٹھہر جاتا لیکن پھر وہی سب شروع ہو جاتا۔۔۔۔۔کچھ تھا جو اسے کھینچتا تھا اسے اس مولوی کی بات ادھوری لگی تھی جو بھی تھا اس نے اک نا اک دن پتہ لگا ہی لینا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اویس کی شادی پہلے سدرہ نامی لڑکی سے ہوئی تھی جس سے اسے اورحان اور پریشے ملے۔۔۔۔۔۔سدرہ پریشے کی باری میں کافی بیمار رہتی تھی۔۔۔۔۔اور پھر جس دن پریشے کی ولادت ہوئی وہ اس دن سب کو چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئی۔۔۔۔۔ پریشے کو شائستہ نے بہت پیار سے اپنی بیٹیوں کی طرح پالا تھا وہ ہر وقت اسی کے

ساتھ رہتی۔۔۔۔۔پریشے بھی شائستہ سے بہت پیار کرتی تھی لیکن اورحان جو اپنے مزاج کا بچہ تھا وہ کسی کے پاس نہ جاتا زیادہ تر خد کو کمرے میں بند رکھتا۔۔۔۔۔ اویس اور صفدر بھی اس کا دل بہلانے میں جب کامیاب نہ ہوتے تو جعفر ہی واحد وہ بندہ ہوتا جو اسے اس کے کمرے سے باہر لاتا۔۔۔۔۔اتار چڑھاؤ ان سب کی زندگی کا حصہ سا بن گیا تھا البتہ ہر کسی کے دل میں اک وہم ضرور تھا کہ جب کبھی کوئی خوشی ہوتی تب ہی کوئی نہ کوئی مر جاتا آس پڑوس اور رشتہ دار بھی اب اسی طرح کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا لیکن نا جانے کیوں جب جب کوئی خوشی کا موقع آتا کوئی نا کوئی مر جاتا۔۔۔۔۔ جعفر کو یہ بات پریشان کرتی تھی کیونکہ اگر وہ قید ہے تو ہر بار خوشی کا موقع ہی کیوں۔۔۔۔۔۔وہ سوراخ لگانے کے چکر میں اک روز جنگل کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔جنگل کو پوری طرح سے کھنگالنے کے بعد جب وہ جنگل سے باہر یا تو نکلتے ہی اس کا سامنا فرحان شاہ سے ہوا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں گ ئے تھے وہاں۔۔۔۔فرحان شاہ نے چہرے پر سختی لائے کہا

وہ چاچو میں۔۔۔۔جعفر کچھ بتانے لگا

تم اپنی کھوج سے باہر نہیں آؤ گے۔۔۔کیوں مصیبت کو بلاوا دے رہے

ہو۔۔۔۔فرحان شاہ نے کرخت لہجے میں کہا

میں مصیبت کو دور کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ قید ہو گئ

ہے۔۔۔۔جعفر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تمھارے پاس اس سب کا کیا ثبوت ہے۔۔۔کیا تم نے دیکھا ہے کچھ۔۔۔یا کوئ

ڈرا ہے۔۔۔۔کسی اور نے کچھ محسوس کیا۔۔۔فرحان شاہ تنظیہ انداز میں کہ

رہے تھے۔۔۔۔

نہیں مجھے ایسا لگتا ہے۔۔۔جعفر کے پاس واقعی کوئ جواب نہیں تھا۔۔۔۔

تو تمھارے لگنے ہر ہم مصیبت کو دعوت نہیں دے سکتے۔۔۔۔اج کے بعد اگر تم مجھے یہاں جاتے ہوئے دکھے تو پھر کبھی مجھے اپنا چاچو مت کہنا۔۔۔۔۔۔بہت بار تمھیں سمجھا دیا لیکن اب بس۔۔۔۔۔۔تم اپنے شوق کو چن لو یا اپنے چاچا کو مرضی تمھاری ہے۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں چاچو۔۔۔۔۔جعفر فوراً ہی آگے بڑھ کر ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا

نہیں میں مزاق نہیں کر رہا۔۔۔۔۔اک عرصے تک میں نے وہ ڈراؤنے خواب دیکھے ہیں۔۔۔۔۔تمھیں نہیں پتہ میں کس خوف سے دوچار تھا۔۔۔۔میں تم سے منت کرتا ہوں اب وہاں مت جانا۔۔۔۔۔فرحان شاہ اب کی بار نرمی سے بولے۔۔۔۔۔

اچھا نا۔۔۔۔۔آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔۔جعفر کو واقعی شرمندگی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

*********_******__

پریشے اور اور حان بہت چھوٹے تھے اوپر سے اویس بھی سدرہ کے جانے کے بعد کافی اداس رہنے لگا تھا تو سب نے ملکر اویس کی دوسری شادی کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔ شاہوں کے اک پرانے دوست کی بیٹی جس کا نام ثناء تھا اویس کے لی ئے اسے پسند کیا گیا۔۔۔۔وہ لڑکی جتنی شوخ اور چنچل تھی اتنی ہی نیک اور بااخلاق بھی تھی سب کو ہی وہ اک نظر میں پسند آ گئ تھی۔۔۔۔شادی سے اک رات قبل سب کے ہی دل و دماغ کو وسوسوں نے آگھیرا تھا۔۔۔۔۔

جعفر بھی اپنے کمرے میں پریشان سا بیٹھا تھا اس کا دل اسے کسی حادثے کا اشارہ دے رہا تھا شدید بے چینی کے عالم میں وہ اٹھا اور وضو کرنے چلا گیا۔۔۔۔وضو کر کے باہر آتے ہی اس نے جانماز بچھا کر استخارے کی نیت سے نماز ادا کی۔۔۔۔ اسے اس سب معاملے کا اس سے اچھا کوئ حل نہیں ملا تھا کہ وہ سیدھا اللہ سے ہی مشورہ کر لے کیونکہ بہت کھوجنے کے بعد بھی اسے کوئ سرا نہیں ملا تھا۔۔۔جو

باتیں اسے پتہ چلی تھیں وہ کچھ بھی ثابت کرنے کے لیئے کافی نہیں تھیں ۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھی اسے ڈر بھی لگتا تھا کہ کہیں فرحان شاہ کی باتیں درست ہی نا نکلیں لیکن نا جانے کیوں اس کا دل قرار نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔ صبح شام اس کے ذہن میں یہی سوار رہتا۔۔۔۔ نماز ادا کرتے ہی وہ سو گیا۔۔۔۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ کافی دیر پریشان رہا۔۔۔۔۔۔ اس نے اپنے خواب کا ذکر کسی سے نہیں کیا سوائے فرحان شاہ کے۔۔۔۔

فرحان شاہ نے اسے تین دن تک استخارہ کرنے کا مشورہ دیا۔۔۔۔ انہیں لگا تھا جعفر نے وہی دیکھا ہے جو اس کا دل مانتا ہے جو وہ سوچ کر سویا اسے وہی دکھ گیا۔۔۔۔۔

لگاتار دو اور دن زیادہ صاف جواب ملنے پر اب وہ بالکل مطمئن تھا اسے پتہ تھا اسے کیا کرنا ہے وہ اس بار فرحان شاہ کے گھر نہیں گیا بلکہ سیدھا جنگل کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

جنگل میں قدم رکھتے ہی اس کے جسم کے تمام تر رونگھٹے کھڑے ہو گ ئے ۔۔۔۔وہ جو جعفر کی موجود گی کو دور سے ہی جان جاتی تھی وہ بھی جعفر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔میرے سامنے آؤ۔۔۔۔۔جعفر نے جنگل پر اپنی نظریں دوڑاتے ہوئے کہ

میرے سامنے آؤ۔۔۔۔۔۔۔جعفر نے پھر سے کہا اس بار اس کی آواز پہلے سے اور اونچی تھی۔۔۔۔۔۔

جعفر کو ایسا محسوس ہوا اس کے پیچھے سے کوئ گزرا ہے۔۔۔۔اس نے بنا مڑے آنکھوں کو ترچھا کر کے پیچھے دیکھا اور ہلکا سا تنظیہ مسکرایا۔۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں تمھاری ان حرکتوں سے ڈر جاؤں گا۔۔۔۔۔تم دوسروں کو قابو کر سکتی ہو اس طرح ڈرا کر لیکن مجھے نہیں۔۔۔۔۔کیا میں نہیں جانتا تمھاری کمزوری کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔جعفر نے باآواز بلند کہا

وہ جو واقعی جعفر کا سامنا کرنے سے ڈر رہی تھی پیڑ کے اوپری تنے پر بیٹھی جعفر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

۔تم ڈرو گے تم بھی ڈرو گے۔۔۔۔۔۔تم انسان آخر ہو کیا۔۔۔مٹی کے سوا کچھ نہیں۔۔۔۔۔لاکھوں تم جیسے میرے سامنے پیدا ہوئے اور خاک ہو گئے ۔۔۔۔۔تم بھی خاک ہو جاؤ گے لیکن ہم۔۔۔۔۔۔ہم یہیں رہیں گے یہ تم لوگوں کا وہم ہے کہ تم ہم سے طاقتور ہو۔۔۔۔۔۔اگر ایسا ہوتا تو ہم تم سے ڈرتے نا کہ تم لوگ۔۔۔۔۔۔اس کی آواز جنگل کے کونوں سے گونج رہی تھی جعفر اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ آواز آ کہاں سے رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر واقعی تم طاقتور ہو تو پھر تم میرے سامنے کیوں نہیں آتیں۔۔۔۔۔۔جعفر اس کی آواز سن کر ہلکا سا مسکرا کر بولا

سچ تو یہ ہے کہ کسی مومن سے آج تک تمھارا سامنا ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔۔آؤ میرے سامنے۔۔۔۔ہوا گر طاقتور تو۔۔۔۔۔جعفر نے گھوم کر پورے جنگل کی جانب دیکھ کر کہا

جعفر۔۔۔۔۔جعفر۔۔۔۔۔صفدر جعفر کا پیچھا کرتے ہوئے جنگل میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔جعفر صفدر کو دیکھ کر فکر مند ہوا۔۔۔اسے اپنے لیئے خوف نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کچھ بھی نہیں کر سکتی لیکن صفدر کے لیئے اس کا دل فوراً ہی ڈر گیا تھا

www.novelsclubb.com

تمھیں لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔چلو جلدی۔۔۔۔صفدر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم لوگ کمزور ہو۔۔۔۔دیکھو تم بھی کمزور ہو۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے جاتے جعفر کو دیکھ کر بولی

میں واپس ضرور آؤں گا اور اس وقت تمھیں میرا سامنا کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ جعفر نے اک بار مڑ کر جنگل کی جانب دیکھ کر دل ہی دل میں کہا

تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیوں گئے تھے وہاں۔۔۔۔۔ صفدر نے جعفر کو جنگل سے باہر لا کر جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے کہا

کیونکہ اس سے ہم سب کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔ جعفر نے جھنجھلا کر کہا

اس سے نہیں تم سے۔۔۔۔۔ پیچھے سے آتی فرحان شاہ کی آواز نے آگے بڑھ کر جواب دینے والے صفدر کے منہ کی بات چھینتے ہوئے کہا

مجھ سے کیوں۔۔۔۔ جعفر نے آنکھوں میں حیرت لائے کہا

کیونکہ تمھارا تجسس اسے جنگل سے باہر لے آئے گا اور اب وہ ہم سب سے بدلہ لے گی۔۔۔۔ اور اسے ایسا کرنے کا موقع تم دو گے۔۔۔۔۔ فرحان شاہ کی آنکھوں میں ڈر صاف ظاہر تھا

نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ہاں میں مانتا ہوں مجھے ان لوگوں کو دیکھنے کا شوق ہے لیکن اس بار معاملہ مختلف ہے۔۔۔۔۔کیا آپ لوگوں کو لگتا ہے میں اپنی۔۔۔۔ اپنے بچوں کی آپ سب کی جان خطرے میں ڈال کر ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔جعفر اپنی بات سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا

اگر تم کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تو خدا کا واسطہ ہے تمھیں اب دوبارہ جنگل میں مت جانا۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے جعفر کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا اور لال حویلی کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔

اس دوران صفدر نے انہیں وہ سب بتایا جو اس نے جنگل میں گھستے وقت سنا تھا۔۔۔فرحان شاہ کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا تھا وہ جہاں جعفر کی بیوقوفی پر غصہ تھے وہیں ان دونوں کے لئے فکر مند بھی ہو رہے تھے۔۔۔۔۔جعفر ان کا چہیتا تھا اور صفدر ان کا بڑا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن صفدر اس وقت بالکل سنجیدہ تھا اس کے چہرے سے خوف صاف جھلک رہا تھا۔۔۔۔صفدر دو بچیوں کا باپ تھا اور یہ سب

اسے اپنی فیملی کے لی ئے فکر مند کر رہا تھا۔۔۔اس نے کئی بار جعفر کو سمجھایا تھا واسطے دیے تھے۔۔۔۔۔جعفر خدسری اس کے زہن کو الجھا رہی تھی۔۔۔۔

فرقان۔۔۔۔۔۔تم اپنے بیٹے کو سمجھاؤ۔۔۔۔۔بار بار منع کرنے کے باوجود بھی وہ جنگل میں چلا جاتا ہے اور آج تو اس نے حد ہی کر دی وہ اسے وہاں جا کر اپنے سامنے آنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔آخر یہ لڑکا چاہتا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ بے بسی بھرے لہجے میں کہہ رہے تھے

وہ جنگل میں پہلے بھی جایا کرتا تھا اور اس طرح کے کام تو وہ ہمیشہ سے ہی کرتا آیا ہے تم جانتے تو ہو اسے۔۔۔۔۔پہلے تو تم ہی تھے جو اس کا ساتھ دیتے تھے اب تمھیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے بہت نارمل انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

پہلے میں اور اب میں بہت فرق ہے۔۔۔۔۔پہلے کسی کی جان کو خطرہ نہیں ہوتا تھا پہلے سب کچھ مزا اور تفریح کے لی ئے ہوتا تھا لیکن اب۔۔۔۔۔اب یہ سب جان

لیوا ہے۔۔۔۔۔کیا یہ ہم سب کو کفن میں لپٹا دیکھ کر ہی باز آئے گا۔۔۔۔۔فرحان شاہ کا لہجہ اب سخت ہو گیا تھا

کسی کی جان کوئ نہیں لے سکتا جب تک اللہ نا چاہے تم کیوں اپنا بھروسہ اللہ سے کم کر رہے ہو۔۔۔۔۔تمھیں اس سے ڈر لگتا ہے جبکہ ڈرنے کا حق صرف اللہ کا ہے ۔۔۔۔فرقان شاہ بھی تیز آواز سے بولے۔۔۔۔۔۔

مجھے اپنے لیۓ نہیں اپنوں کے لیۓ ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔میں اپنوں کو کھونے سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے دو موتی ابھر آئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

۔۔تم سمجھتے کیوں نہیں ہو وہاں کچھ نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو وہ بھی اللہ کی مخلوق ہے ہاں جعفر کو چاہیئے کسی کو تنگ نہ کرے میں اسے سمجھاؤں گا لیکن تم خد کو سں منبھالو پہلے۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے بہت نارمل انداز میں کہا

ہاں تو میں چاہتا ہوں تمھارا بیٹا اس اللہ کی مخلوق سے دور رہے بس۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا

میں کہ دوں گا۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے بات کو رفع کرنے کے انداز میں کہا

تم میری بات کو سنجیدگی سے کیوں نہیں لے رہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے شکستہ لہجے سے کہا

کیونکہ تمھاری باتیں بے بنیاد ہیں ہاں میں مانتا ہوں جعفر کو یہ سب نہیں کرنا چاہیے لیکن یوں اس طرح بار بار خوفزدہ ہو کر اک ہی بات کہے جانا۔۔۔۔۔میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔تم تو مجھ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرتے ہو۔۔۔۔کیا تمھیں نہیں لگتا کہ اگر اللہ نے تمھاری زندگی میں اگلا پل نہیں لکھا تو کیا کوئی تمھیں بچا سکتا ہے یا اگلا پل تمھیں جینا ہے تو کیا کوئی تم سے وہ پل چھین سکتا ہے۔۔۔۔۔نہیں نا تو پھر یوں ڈر کر کیا فائدہ۔۔۔۔وہ ہے یا نہیں مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے اس سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔فرقان شاہ چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے بولے

اگر میری بات سچ ثابت ہوئی اللہ نا کرے کہ وہ سچ ثابت ہو۔۔۔۔۔لیکن اگر کچھ بھی ہوا تو دیکھ لینا تمھیں اور تمھارے بیٹے کو میں نہیں بخشوں گا۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی بات مسلسل رد ہونے ہر انہیں بھی غصہ آگیا اور وہ یہ کہ کر کمرے سے چلے گئے۔۔۔۔۔

میری بات سنیں چاچو۔۔۔۔۔جعفر نے ان کو غصے سے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ کر کہا

نہیں تم میری بات سنو۔۔۔۔۔۔جانتے ہو اک سال پورا اک سال میں نے اپنے بیٹے اور بہو کو کفن میں لپٹا دیکھا تھا۔۔۔۔۔تم نہیں جانتے مجھے کیسا لگتا تھا مجھے لگتا تھا کہ شاید کل وہ وقت آجائے کہ میری بوڑھی آنکھیں اپنے جوان بیٹے کا جنازہ دیکھیں ۔۔۔۔۔بہت تلاش کے بعد مجھے اللہ کا ایک نیک بندہ ملا جس نے میری مدد کی اس کے بعد سے اب تک مجھے کبھی وہ خواب نہیں دکھا۔۔۔۔۔چلو مان لیا یہ سب میرا وہم ہے۔۔۔۔۔لیکن کیا میری بات کی تم دونوں باپ بیٹے کی نظر میں زرا اہمیت

نہیں۔۔۔۔۔۔کیا تم میری اک بات نہیں مان سکتے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی لیکن ان کا لہجہ کافی سخت تھا

چاچو۔۔۔۔وہ قید نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ آزاد ہے۔۔۔۔۔۔جعفر نے پھر سے کہا

تمھیں صرف اس سے ملنے کا بہانہ چاہیے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔اپنی طرف سے باتیں مت بناؤ۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کرخت لہجے میں کہتے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔

جعفر میری بات سنو۔۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے جعفر کو اپنے کمرے میں بلایا۔۔۔فرحان شاہ جو کہ دروازے کی جانب بڑھ چکے تھے فرقان شاہ کی آواز سن کر واپس پلٹے وہ شاید ان دونوں باپ بیٹے کی بات سننا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔آج تک میں سب کچھ نظر انداز کرتا رہا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ کبھی تمھیں کچھ نہیں ملے گا کیونکہ کچھ ملنے کے لئے کسی کا ہونا ضروری ہے

۔۔۔۔فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر چلاتے جعفر کے سامنے آتے ہوئے بولے۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔۔آپ غلط ہیں اس بارے میں۔۔۔۔بہت سے لوگ انہیں دیکھ چکے ہیں بہت سے لوگوں کو اس مخلوق نے تنگ بھی کیا۔۔۔۔جعفر نے اپنی بات ان کے سامنے رکھی۔۔۔۔

میں نہیں مانتا کہ وہ مخلوق کسی کو ڈرایا تنگ کر سکتی ہے وہ دنیا الگ ہے اور ہم انسانوں کی الگ۔۔۔۔مجھے یقین ہے کہ جو لوگ کسی کو دیکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صرف ذہنی مریض ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔اسی لیئے تمھارا ایسی جگہوں پر جانا جہاں لوگ کسی کو دیکھنے کا دعویٰ کرتے تھے میں تمھارا بچپنا سمجھ کر اندیکھا کر دیتا تھا لیکن اب یہ سب میری برداشت سے باہر ہے۔۔۔۔جب تمھارے چاچو کو نہیں پسند تمھارا جنگل میں جانا تو تم کیوں بار بار وہاں چلے جاتے ہو۔۔۔فرقان شاہ بنا چہرے پر کوئی تاثر لائے بولے

بابا۔۔۔۔میں آپ کو کیسے یقین دلاؤں۔۔۔۔۔۔وہ یہاں کی نہیں ہے اسے یہاں قید کیسے کر سکتے ہیں اور آپ کو کیا لگتا ہے وہ ایسے ہی قید ہو سکتی ہے۔۔۔۔وہ ہمارے دلوں میں خوف پیدا کر کے ہی خوش ہے۔۔۔۔۔میں نے استخارے میں دیکھا ہے وہ ظفر کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اس کی ضد کی وجہ ظفر سے کوثر کی شادی ہے۔۔۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔مجھے بیچ کا رستہ نکالنا ہی ہو گا چلیں آج وہ قید ہے آج ہم نہیں جائیں گے لیکن کل کو کوئی اور تو جائے گا نا جنگل میں تب کیا۔۔۔۔۔میں چاچو کو کیسے سمجھاؤں۔۔۔۔۔آپ یقین نہیں کرتے وہ میری بات نہیں سنتے۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے اس کا کیا کرنا ہے آپ لوگ مجھ پر بھروسہ کر کے تو دیکھیں۔۔۔۔۔۔جعفر اس بار جھنجھلا کر بولا

تم پر بھروسہ کر کے اگر وہ بے لگام ہو گئی پھر ہم کیا کریں گے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی بے لگام ہے۔۔۔۔۔یہ صرف آپ لوگوں کا وہم ہے کہ وہ قید ہے۔۔۔۔۔میں آپ لوگوں کو یہ بات ثابت کر کے ہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔جعفر اپنی بات سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا

تم اسے ہم سب کے سر پر مسلط کر کے ہی مانو گے۔۔۔۔۔اور کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نفی میں سر ہلاتے یہ کہ کر چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔

وہ جو کھڑکی میں کھڑی سب کچھ سن رہی تھی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

رات میں اویس کے نکاح کی تقریب تھی۔۔۔ماحول میں موجود تناؤ کسی کو بھی صاف دکھ سکتا تھا۔۔۔۔سب لوگ ہی اس دوران اک دوسرے سے کھنچے کھنچے تھے۔۔۔۔۔اک عائشہ ہی تھی جو سب کے پاس جا کر باری باری سب سے مل رہی تھی۔۔۔۔بالآخر نکاح کے بعد ثناہ کو رخصت کروا کر کر سفید حویلی لے آئے تھے۔۔۔۔

شادی بہت سادگی سے ہوئی تھی تو زیادہ مہمان وغیرہ کو بلایا گیا ہی نہیں تھا تو سب ہی اپنی اپنی گاڑیوں میں گھر واپس آگئے تھے حرا جو کہ فاریہ کی بہت اچھی دوست تھی فاریہ کے ساتھ ہی گاڑی میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔سب ہی لوگ تقریباً ساتھ نکلے تھے اک کے بعد اک جب سب گھر پہنچ گئے تو صفدر اور شائستہ کی غیر موجودگی سب کو پریشان کرنے لگی۔۔۔۔۔

صفدر کہاں رہ گیا۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے فکر مندانہ انداز میں کہا

پتہ نہیں نکلا تو ساتھ ہی تھا۔۔۔۔۔جعفر نے بھی رستے پر نظریں رکھے کہا

آرہے ہوں گے ہو سکتا ہے کہیں رک گئے ہوں۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے لاپرواہ سے انداز میں کہا اور لال حویلی کی جانب چلے گئے

ہمم آجائے گا۔۔۔۔فرحان شاہ نے بھی حامی بھرتے ہوئے کہا اور سفید حویلی کے اندر چلے گئے

عائشہ ثناء کے ساتھ سفید حویلی میں ہی تھی اسی لیئے جعفر بھی فرحان شاہ کے ساتھ سفید حویلی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

صفدر کی گاڑی رستے میں خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔گاڑی کو ٹھیک کر کے اس نے اسٹارٹ کیا اور گھر کی جانب بڑھ گیا وہ اپنے گھر سے کچھ دور ہی تھے کہ سامنے اک دم بلی کے آجانے سے صفدر نے گاڑی دوسری جانب گھمائی۔۔۔۔۔بلی تو بچ گئی لیکن صفدر کا بیلینس مکمل خراب ہو گیا تھا گاڑی ادھر سے ادھر جانے لگی۔۔۔۔۔ گاڑی میں مسئلہ تو پہلے ہی ہو رہا تھا اوپر سے گاڑی کا مکمل بے قابو ہو جانا۔۔۔۔صفدر اک دم پریشان ہونے لگا۔۔۔۔۔شائستہ نے اپنی گود میں بیٹھی عرشیہ کو کس کر اپنے سینے سے چپکا لیا تھا۔۔۔۔۔ان دونوں کی آنکھوں میں ڈر صاف دکھ رہا تھا کہ اچانک گاڑی اک دم فٹ پاتھ سے ٹکرائی۔۔۔۔اسی دوران شائستہ نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور عرشیہ کو گاڑی سے باہر پھینک دیا۔۔۔۔۔عرشیہ کے سر پر کچھ چوٹیں آئیں۔۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اس معصوم بچی نے جو منظر اپنی

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے دیکھا وہ کسی صدمے سے کم نہیں تھا اس کے ماں باپ جس گاڑی میں تھے وہ الٹی ہوئی پڑی تھی گاڑی سے خون نکل کر روڈ پر بہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اٹھی اور گاڑی کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔شائستہ کی ٹھہری نظریں عرشیہ پر ہی تھیں۔۔۔۔۔عرشیہ وہیں بیٹھی زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔لیکن اس انجان روڈ پر اس کی آہ و پکار سننے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔سوائے اس کے جسے اس بچی پر بہت ترس آرہا تھا۔۔۔۔۔وہ اپنی گردن کو بالکل ترچھا کیا اس بچی کو دیکھ رہی تھی وہ وہیں اس کے پاس جا بیٹھی۔۔۔۔۔بہت پیار سے اسے دیکھتے وہ اسے دلاسہ دینا چاہتی تھی۔۔۔۔جب اس سے عرشیہ کا رونا برداشت نا ہوا تو اس نے اس معصوم بچی کو گلے لگایا۔۔۔۔۔عرشیہ کا پورا جسم گرماہٹ محسوس کرنے لگا تھا چند منٹوں میں ہی وہ بیہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حادثہ چونکہ گھر کے قریب ہی ہوا تھا تو سب کو ہی جلد خبر ہو گئی تھی سب ہی فوراً جائے حادثہ پر پہنچے۔۔۔۔۔شائستہ اور صفدر دونوں ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے پیچھے بس اپنی دو پھول سی بچیاں چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

فرحان شاہ تو اس منظر کو دیکھ اپنے حواس ہی کھو بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔وہ عجیب سے انداز میں صفدر کو گلے لگائے کئی دیر بیٹھے رہے۔۔۔۔۔۔مجال ہے جو ان کی آنکھ نے اس دوران اک بھی آنسو بہایا ہو۔۔۔۔۔

جعفر جو کہ سب سے الگ کھڑا تھا اس کی نظر جیسے ہی بیہوش پڑی عرشیہ پر پڑی وہ اسے لیکر ہسپتال بھاگا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے چند روز سفید حویلی پر بہت بھاری گزرے عرشیہ کا صدمے سے برا حال تھا ۔۔۔۔۔ادھر حرا بھی کھانا پینا چھوڑے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے بھی خد کو مکمل طور پر کمرے میں بند کر دیا تھا

اک جعفر ہی تھا جو کبھی ادھر کبھی ادھر کر رہا تھا عرشیہ بھی جعفر کے پاس ہی سکون سے سویا کرتی ورنہ وہ اس قدر ڈر ڈر کر روتی کہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کا رونا بھی فرحان شاہ کو ان کے کمرے سے جب باہر نا لا سکا تو اک دن جعفر نے ہمت کر کے ان سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

چاچو۔۔۔۔۔ جعفر نے فرحان شاہ کے دروازے پر ہلکی سی ناک کرتے ہوئے کہا

بار بار ناک کرنے پر جب دروازہ نہیں کھلا تو جعفر کچھ دیر کے لیئے وہیں کھڑا ہو گیا ۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ فرحان شاہ جانتے بوجھتے دروازہ نہیں کھول رہے ہیں۔۔۔نا کھولنے کی وجہ بھی وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

خد کو تنہا کر کے آپ کسی پر نہیں اپنی زات پر خد ہی ظلم کر رہے ہیں

چاچو۔۔۔۔۔۔آپ نے ہی بتایا تھا کہ درد بانٹنے سے کم ہوتا ہے اور اب آپ اپنا کہا ہی خد بھول رہے ہیں۔۔۔۔۔ جعفر نے دروازے کے قریب اپنا منہ کرتے زور سے کہا

چاہے غلطی کسی کی بھی ہو وہ اپنوں کو اکیلا چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔وہ ان کا درد سمجھ سکتا تھا صفدر اس کا بھی دوست تھا لیکن اندر موجود شخص کا وہ بیٹا تھا جس نے اسے بہت مشکل سے بناماں کے پالا تھا وہ اپنے بچوں کے باپ بھی تھے اور ماں بھی۔۔۔۔جس بچے کو اتنی محنت سے پال پوس کر جوان کیا تھا اسی کے جنازے کو قبر میں اتارنے کی تکلیف کیا ہوتی ہے وہ وہاں موجود کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔اور جو اس تکلیف سے گزر رہا تھا وہ کسی کو بھی اپنے دکھ میں شامل نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔۔پلیز دروازہ کھولیں۔۔۔۔۔مجھے آپکی فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے جعفر کی آنکھیں مکمل بھیگ گئی تھیں۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔عرشیہ کی چیخ سن کر جعفر نے اک دم اس کے کمرے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک نظر فرحان شاہ کے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر۔۔۔۔۔وہ تقریباً بھاگتا ہوا۔۔۔۔۔عرشیہ اور حرا کے کمرے کی جانب گیا۔۔۔۔۔۔جہاں چھوٹی سے عرشیہ بری طرح اپنے ماں باپ کا نام لیتے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔کبھی وہ اس طرف جاتی کبھی اس طرف۔۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں بھی عجیب سے انداز میں مڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔منہ سے پانی نکل رہا تھا اور آنکھیں مکمل کھلی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما بابا۔۔۔۔۔۔ماما بابا کو بلاؤ۔۔۔۔۔۔۔وہ مسلسل اک ہی لفظ کہے جا رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر پر نظر پڑتے ہی عرشیہ اک دم غرانے کے انداز میں بولی

جعفر کو اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی تبھی وہ اس کے منع کرنے کے باوجود بھی عرشیہ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ پھر سے چلائی۔۔۔۔۔ عجیب بات یہ تھی کہ وہ بچی جو صحیح طرح سے الفاظ بھی ادا نہیں کر سکتی تھی وہ چلا رہی تھی اور مسلسل آنکھون میں دیکھ کر ہمکلام تھی

نہیں۔۔۔۔۔۔۔ تم میری بیٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گا جعفر محتاط انداز میں آگے قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔ اویس بھی اب وہیں آ گیا تھا اور اس تمام منظر کو دیکھ دل ہی دل میں خوفزدہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جعفر جیسے ہی عرشیہ کے قریب پہنچا اس نے سورۃ البقرہ کی آخری آیات پڑھنا شروع کر دیں۔۔۔۔۔ جعفر کا عرشیہ کا ہاتھ تھامنا تھا اور عرشیہ اک دم لڑھک کر اس کے ہاتھوں میں گر گئی۔۔۔۔۔۔

جعفر نے بہت پیار سے عرشیہ کو گود میں لیا اور آہستہ آہستہ چلتا اس کو لیکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ مسلسل وہ اپنی زبان سے کچھ نا کچھ پڑھ عرشیہ پر دم کر رہا تھا۔۔۔ آج

کا حادثہ دیکھ اس کا دل بھی کہیں نا کہیں ڈر گیا تھا۔۔۔۔عرشیہ کو لٹا کر وہ سیدھا سفید حویلی سے نکلا اور اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا جب دروازے پر ہوئی ناک سے اس کا دھیان دروازے کی جانب گیا اس نے اپنے سامنے موجود کتاب کو نشانی لگا کر بند کیا اور دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

دروازے کے باہر روحان اور زاویار کھڑے تھے۔۔۔۔۔

آؤ بچوں خیریت۔۔۔۔۔۔جعفر نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا

بابا وہ ہم سامنے گئے تھے اور حان کو بلانے لیکن دادو اسے نہیں آنے دے رہے اور ہمیں بھی ڈانٹ کر بھیج دیا کہ رہے تھے اب مت آنا یہاں۔۔۔۔زاویار نے منہ بنا کر شکایت کی

آپ نے یہ بات کسی اور کو تو نہیں بتائی۔۔۔۔۔۔جعفر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔اسے لگا تھا فرحان شاہ اس سے ناراض ضرور ہیں لیکن وہ وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گے تبھی اسے اپنا غصہ بچوں پر نکلتا ہوا دیکھ زیادہ فرق نہیں پڑا بتائی تھی دادا جان کو بتائی تھی۔۔۔۔۔انہوں نے بھی ڈانٹ کر کہا کہ اپنے بابا کو بتاؤ۔۔۔۔۔۔زاویار اداس ہوتے کہ رہا تھا

بیٹا بڑے جب کچھ کہ دیتے ہیں تو ان کی شکایت نہیں کرتے۔۔۔۔۔بلکہ ان کے اور قریب ہو جاتے ہیں ان کی خدمت کرتے ہیں ان کا دل جیتنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی ناراضگی ختم ہو جائے۔۔۔۔اگر بڑوں کی باتوں کا برا مانو گے تو زندگی بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔۔۔انسان یا تو اپنے بڑوں سے سیکھتا ہے یا پھر وقت اسے سکھاتا ہے۔۔۔۔وقت کا سکھایا بہت مشکل ہوتا ہے وقت سکھاتا تو بہت کچھ ہے لیکن اس کی قیمت بھی سخت ہوتی ہے۔۔۔تو بہتر ہے نا آہستہ آہستہ سایہ دار درخت کے نیچے پروان چڑھا جائے۔۔۔۔۔تم خد کو وہاں جانے سے مت روکنا

۔۔۔ناہی اور حان سے اپنی دوستی ختم کر نا دادا بھی پریشان ہیں۔۔۔۔۔جب ان کی پریشانی کم ہو جائے گی تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔لیکن تب تک آپ کو دادو کا بہت خیال رکھنا ہے۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔جعفر نے دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

آپ یہ کیا کر رہے ہیں تایا جان۔۔۔۔۔۔روحان نے جعفر کی میز پر رکھی کتابیں دیکھ کر کہا

بیٹا اک مسئلہ کا حل نکال رہا ہوں۔۔۔۔۔۔جعفر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا کہ

لیکن یہ تو قرآن پاک اور آحادیث کی کتابیں ہیں۔۔۔۔۔۔روحان کی حیرت میں اور اضافہ ہوا۔۔۔۔۔۔یہ تو پڑھتے ہیں نا ان کو پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اس سے مسئلے تھوڑی حل ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اس بار زاویار نے حیرت سے پوچھا

بیٹا دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا حل ان کتابوں میں نہ ہو۔۔۔۔۔۔ہر اک بات کا جواب قرآن و حدیث میں موجود ہے۔۔۔۔۔بس ہم نے انہیں ثواب تک ہی

محدود کر دیا ہے اس سے فایدہ نہیں اٹھاتے۔۔۔۔۔ جعفر مسکراتے ہوئے ان دونوں کو سمجھانے لگا

وہ کیسے۔۔۔۔۔۔ روحان نے سوال کیا

وہ ایسے کہ اللہ نے یہ کتاب ہم پر اس لیئے نازل کی تھی تاکہ ہم اس سے ہدایت حاصل کریں۔۔۔۔ جب ہم اسے پڑھ کر اس کتاب کو خد پر لازم کر لیں گے تو پھر ہمیں اس پر عمل کے عوض ثواب ملے گا۔۔۔۔۔ لیکن ہم نے کیا کیا

۔۔۔۔۔۔۔ جعفر سمجھانے کے انداز میں کہ رہا تھا

مطلب۔۔۔۔۔۔ ہم کیسے ڈھونڈ سکتے ہیں اپنے مسئلے کا حل اس میں تو اتنی ساری باتیں لکھی ہیں۔۔۔۔ اتنی ساری آیات ہیں ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمارے مسئلے کا حل کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ زاویار کے چہرے سے اس کی الجھن صاف ظاہر تھی۔۔۔۔۔

دیکھو اک عربی زبان میں تم سعودیہ عرب کا نقشہ اگر خریدو گے تو کیا اس نقشے کی مدد سے تم آرام سے پورا ملک گھوم سکتے ہو۔۔۔۔۔۔ جعفر نے ان دونوں سے سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔ ہمیں کیا پتہ اس میں کیا لکھا ہے۔۔۔۔۔۔ دونوں نے اک آواز ہو کر جواب دیا

تو پھر میرے بچوں جب تک تم قرآن کو سمجھو گے ہی نہیں تو رستے پر کیسے چلو گے اور جب رستے پر چلے ہی نہیں تو منزل کیسے پاؤ گے۔۔۔۔۔۔ جعفر نے بہت آسان طریقے سے دونوں کو سمجھانے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

تو ایسے تو ثواب ہی ملا نا قرآن پاک پڑھ کر مسئلوں کا حل تو نہیں نکلا۔۔۔۔۔۔ روحان ابھی بھی شش و پنج میں مبتلا تھا

اب فرض کرو تمھیں عربی والا نقشہ سمجھ آ گیا ہے اور تم اک جگہ پھنس گ ئے ہو اور تمھیں اک ہوٹل جانا ہے لیکن تمھیں سمجھ نہیں آ رہا کہ کس سمت جاؤ تو بتاؤ تم کیا کرو گے۔۔۔۔۔جعفر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں نقشے میں جہاں کھڑا ہوں اس جگہ کو ڈھونڈو گا اور پھر جہاں جانا ہے اس جگہ کو بھی پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔روحان نے جواب دیا

بس تو پھر جو لوگ قرآن پاک کو سمجھتے ہیں اسے وقت دیتے ہیں اس سے اک اچھا تعلق قائم رکھتے ہیں وہ اسی طرح اپنی پریشانیوں کا حل بھی قرآن پاک سے ڈھونڈ نکالتے ہیں۔۔۔۔۔ہدایت کا مطلب یہی ہے کہ یہ کتاب ہمیں رستہ دکھاتی ہے ہر سوال کا جواب دیتی ہے۔۔۔۔۔بس سمجھ کر پڑھنے کی دیر ہے۔۔۔۔دل لگانے کی دیر ہے۔۔۔۔۔

تو آپکو آپ کے مسئلے کا حل مل گیا۔۔۔۔۔زاویار نے معصومیت سے پوچھا

جی بیٹا۔۔۔۔مجھے حل مل گیا۔۔۔جعفر کے چہرے پر یہ کہتے اک الگ سا سکون تھا

****

اگلا دن جعفر صبح ہی صبح چھت پر ٹہل رہا تھا اسے فجر کے بعد کا موسم ہمیشہ سے ہی پسند تھا۔۔۔اپنے ارد گرد نظر گھماتے اس کی نظر سامنے سفید حویلی کی چھت پر پڑی۔۔۔۔جہاں چھوٹی سی عرشیہ چھت پر بیٹھی تھی۔۔۔۔اتنی دور سے اسے کچھ خاص تو نہیں دکھا لیکن اسے یہ سب تھوڑا عجیب لگا کیونکہ چھت پر اس وقت اس طرح اکیلے بیٹھنے کے لیئے عرشیہ بہت چھوٹی تھی۔۔۔۔وہ فوراً ہی سیڑھیوں سے نیچے اترا اور سفید حویلی کی جانب بڑھ گیا اسے دیکھ کر گارڈ نے فوراً ہی دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حویلی کے اندر قدم رکھتے ہی اسے عجیب سی بدبو آئی۔۔۔۔۔ناک سے ٹکراتی اس بدبو کو وہ نظر انداز کرتا سیدھا چھت پر گیا۔۔۔۔جہاں عرشیہ بیٹھی کسی سے باتوں میں مگن تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی توتلی زبان میں اپنے دن بھر کی باتیں کسی سے کر رہی تھی اور وہ اس قدر محو تھی کہ اسے جعفر کے وہاں آنے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔

جعفر نے آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر عرشیہ کے آگے جھانکا تو وہاں کوئی نہیں تھا سوائے اک کوے کے جو کہ چھت کی دیوار پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ کوا بھی عرشیہ کی تمام باتیں بہت غور سے سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی وہ اک دم اڑ گیا۔۔۔۔۔۔

جعفر نے بھی فوراً ہی آگے بڑھ کر عرشیہ کو گلے لگایا۔۔۔۔۔۔۔بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر نے عرشیہ کی جانب دیکھ کر کہا

عرشیہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس اسے بنا پلک جھپکائے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

گارڈ نے فرحان شاہ کو جعفر کے آنے کی اطلاع دے دی تھی وہ بھی جعفر کے بالکل پیچھے کھڑے یہ تمام منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ میرا دوست ہے چاچو۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے بہت دیر جعفر کو دیکھنے کے بعد کہا

نہیں بیٹا کوے کسی کے دوست نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ جعفر نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا

آپ کا آنا اسے پسند نہیں ہے۔۔۔۔ وہ مجھے کہتی ہے کہ میں آپ سے دور رہوں۔۔۔۔۔۔ آپ تو اتنے اچھے ہیں سب کو پسند آتے ہیں اسے کیوں نہیں آتے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے معصومیت سے کہا

کس نے کہا آپ سے یہ سب۔۔۔۔ جعفر کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

وہ جو جنگل سے آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ پتہ ہے وہ کہ رہی تھی کہ وہ مجھے مما بابا سے ملوا سکتی ہے۔۔۔۔۔ عرشیہ نے خوش ہو کر کہا

www.novelsclubb.com

جعفر کو اس کی یہ بات جہاں پریشان کر گئی تھی وہیں فرحان شاہ پر اس کی یہ بات بجلی بن کر گری تھی۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔۔۔۔یہ سب تمھاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔فرحان شاہ نے آگے بڑھ کر عرشیہ کو جعفر کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا

جعفر ابھی تک عرشیہ کے کہے گئے الفاظوں کے سحر میں تھا اس کا دھیان فرحان شاہ کے سخت لہجے کی جانب گیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

پہلے ہی مجھے اپنے بچوں کو تم سے دور کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔فرحان شاہ پورے غصے سے چلائے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ غلط سمجھ رہے ہیں چاچو۔۔۔۔۔جعفر نے آگے بڑھ کر کہا

نہیں اب میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔میں اب اپنی پھول سی بچی کی زندگی خطرے میں نہیں ڈالوں گا۔۔۔۔۔۔تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔وہ ظفر کی وجہ سے یہاں آئی

ہے اسے کوثر سے مسئلہ ہے۔۔۔۔۔وہ ظفر کے نکاح میں بندھی ہے۔۔۔۔۔جب تک کوثر اور ظفر ساتھ ہیں۔۔۔۔۔وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔میں بہت پہلے یہ سب سمجھ گیا تھا لیکن کسی کا گھر نہیں توڑنا چاہتا تھا کسی بچی کا برا نہیں چاہتا تھا تبھی چپ تھا۔۔۔۔لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ دوسرے کے گھر کو بچانے کے چکر میں۔۔۔۔میرا اپنا گھر اجڑ جائے گا اگر مجھے اندازہ ہوتا تو یہ سب کبھی نہ ہوتا۔۔۔۔۔فرحان شاہ غصے سے پاگل ہوتے اپنی ساری بھڑاس نکالنے لگے ۔۔۔۔جو انہوں نے کئی دنوں سے دل میں دبائے ہوئی تھی

نہیں چاچو۔۔۔۔۔مجھے اک موقع دیں۔۔۔۔مجھے پتہ چل گیا ہے وہ کیسے جائے گی صرف تین دن دے دیں مجھے۔۔۔۔آخری بار۔۔۔۔۔جعفر نے منت کرنے کے انداز میں کہا

میں اک پل نہیں دوں گا تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔تین دن تو دور کی بات ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

آپ غلطی کر رہے ہیں چاچو۔۔۔۔۔۔جعفر نے پھر سے کہا

میں اپنی غلطی سدھار رہا ہوں۔۔۔تم لوگوں سے اب میرا اور میرے بچوں کا کوئی رشتہ نہیں آئندہ اس گھر کی چوکھٹ کو پار کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔فرحان شاہ یہ کہہ کر عرشیہ کو لیکر وہاں سے چلے گئے

ان کے جاتے ہی جعفر بھی چھت سے نیچے اتر آیا لیکن گھر سے باہر نہیں گیا وہیں لان میں کھڑا ہو گیا جانتا تھا کہ اک بار وہ وہاں سے چلا گیا تو پھر اس کا واپس آنا ناممکن ہو گا۔۔۔۔اور اس وقت عرشیہ کی زندگی اس کے لئے زیادہ ضروری تھی

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر میں اس کی توقع کے مطابق اویس اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔۔۔اویس۔۔۔۔جعفر نے فوراً ہی اسے آواز لگائی

بھائی آپ۔۔۔۔۔اویس صبح ہی صبح جعفر کو گھر میں دیکھ اک دم پریشان ہو کر اس کی جانب گیا۔۔۔۔۔

جعفر نے اویس کے آتے ہی اسے شروع سے آخر تک ساری بات سے آگاہ کیا۔۔۔۔وہ سب بھی جو اس نے جنگل میں سنا اور اس کے بعد سے لیکر اب تک کی ہر اک چھوٹی چھوٹی بات اس نے اویس کو بتائی۔۔۔۔۔

بھائی آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں۔۔۔۔آپ بابا کو جانتے ہیں نا وہ آپ کی یہ باتیں نہیں مانیں گے کم سے کم ابھی تو نہیں۔۔اویس نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا

میرے بھائی مجھے اس وقت کسی کی فکر نہیں مجھے صرف عرشیہ کی فکر ہے۔۔۔۔

تم میرا اک کام کرو۔۔۔۔بس تین دن مجھے عرشیہ سے ملوا دو۔۔۔میں پہلے عرشیہ کو اس کی چنگل سے آزاد کروا دوں پھر میں اس کو بھی یہاں سے وہیں بھیج دوں گا جہاں سے وہ آئی ہے اگر اللہ نے چاہا تو۔۔۔۔جعفر پر امید تھا

لیکن بھائی۔۔۔۔یہ کام ہم اور آپ کیسے کر سکتے ہیں اس کے لیئے تو بزرگوں اور پیر فقیر کی ضرورت پڑتی ہے اگر کچھ الٹا ہو گیا تو۔۔۔اویس نے ڈرتے ڈرتے کہا

تمھارے گھر میں ڈاکو گھس آئیں اور تمھاری عورتوں اور بچیوں کی زندگی خطرے میں ہو تو کیا تم پولیس کا انتظار کرو گے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ نہیں نا اور تمھیں کیا بھروسہ کون اللہ کا بندہ ہے اور کون نہیں۔۔۔انسان کو خدپر بھروسہ ہونا چاہیئے اور سب سے ضروری بات اللہ کی زات سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔اللہ سے بہتر مصیبت کو ٹالنے والا کون ہے۔۔۔۔۔اللہ نے چاہا تو وہ چلی جائے گی اللہ ہی ہے جو ہر غمی کو خوشی میں اور ہر اندھیرے کو روشنی میں تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔مجھے اس سے امید ہے اس کے کلام سے امید ہے اس کے سکھائے رستے سے امید ہے۔۔۔۔۔۔کیا تمھیں ہے۔۔۔۔۔۔جعفر نے بنا کوئ تاثر دیئے کہا

www.novelsclubb.com

میرے بھائ ہمیں اس معصوم بچی کے لیئے اتنا تو کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔جعفر نے اویس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور سفید حویلی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

اگلے دو دن اویس فرحان شاہ سے نظر بچا کر عرشیہ کو کسی بہانے سے لال حویلی لیجاتا اور پھر جعفر عرشیہ پر پہلے کچھ آیات پڑھ کر عرشیہ کا حصار کرتا اور پھر آخر میں زیتون کے تیل پر دم کر کے اس کے جسم پر لگا دیتا۔۔۔۔۔ عرشیہ کی غذا کا بھی اس دوران پورا خیال رکھا جاتا۔۔۔۔۔

جب عرشیہ چلی جاتی تو جعفر خدا اپنے ہاتھ سے اس بچی کا صدقہ دیتا۔۔۔۔۔ صبح شام وہ اسی فکر میں لگا رہتا اس دوران عرشیہ کی طبیعت میں بھی واضح تبدیلی آئی تھی ۔۔۔۔وہ پر سکون رہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

آخری دن اسے عرشیہ کا حصار کرنا تھا آج کا دن بہت اہم تھا کیونکہ آج کے بعد اس کا سایہ عرشیہ سے مکمل دور ہو جانا تھا۔۔۔۔ جعفر با آواز بلند سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہا تھا وہ روزانہ ہی سورۃ البقرہ کا پانی عرشیہ کو پینے کے لیئے دیتا تھا۔۔۔۔۔۔اس نے پانی پر دم کیا اور پھر گھڑی میں وقت دیکھا تو کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔آج کا دن بہت اہم تھا وہ کچھ بھی کر کے آج کا دن زائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ابھی وہ

سوچ ہی رہا تھا کہ سفید حویلی جائے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اویس کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

تم اکیلے آئے ہو اویس۔۔۔۔ جعفر نے حیرت سے پوچھا

جی بھائی وہ بابا کو پتہ چل گیا انہوں نے روک لیا۔۔۔۔۔۔ عرشیہ کو۔۔۔۔۔ اویس نے بیچاری سی شکل بنا کر کہا

بس اک دن اور اویس آج بہت ضروری ہے۔۔۔۔ وہ ہمیشہ کے لیئے دور ہو جائے گی اس سے۔۔۔۔۔۔ جعفر نے جھنجھلا کر کہا

بھائی میں کیا کروں اب۔۔۔۔۔ اویس شرمندہ ہونے لگا

مجھے اپنے گھر لے چلو۔۔۔۔۔ جعفر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

لیکن بھائی بابا آپ کو اندر نہیں آنے دیں گے۔۔۔۔۔۔ اویس نے جھجھکتے ہوئے کہا

وہ سب بعد کی بات ہے ابھی مغرب ہو جائے گی اور آج کا دن ختم ہو جائے گا۔۔۔۔آج کچھ بھی کر کے مجھے حصار مکمل کرنا ہے۔۔۔۔۔۔جب کام صحیح ہو جائے گا تو مجھے یقین ہے چاچو کی ناراضگی بھی دور ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔جعفر نے اٹھتے ہوئے کہا

چلیں پھر۔۔۔۔اویس جعفر کیساتھ ہی لال حویلی سے نکلا۔۔۔۔

سفید حویلی کے دروازے پر پہنچ کر اویس نے جعفر کو وہیں رک کر انتظار کرنے کا کہا اور خود اندر کی صورتحال دیکھنے کے لیئے سفید حویلی میں چلا گیا

فرحان شاہ کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اویس نے ان کے کمرے کا دروازہ بند کیا اور عرشیہ کے کمرے کی جانب گیا جہاں عرشیہ اور حرا بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں

۔۔۔۔۔حرا بیٹے آپ کو پریشے بلا رہی ہے۔۔۔۔۔۔اویس نے بہانہ بنا کر حرا کو وہاں سے بھیجا۔۔۔۔وہ فی الحال جب تک نتائج سامنے نہیں آتے کسی کو بھی خبر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

حراجب کمرے سے چلی گئی تو وہ بھاگ کر دروازے کی جانب گیا لیکن دروازے پر پہنچ کر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔۔۔۔۔دروازے پر جعفر گرا ہوا تھا اس کے سر سے بے انتہا خون نکل کر ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد کئی دن ہم سب ہی جعفر کو کبھی اس ہسپتال کبھی اس ہسپتال دکھاتے رہے لیکن کہیں سے بھی کوئی مثبت جواب نا ملا۔۔۔۔۔

عائشہ اک اچھی لڑکی تھی میں بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن وہ اتنی بہادر اور مضبوط بھی تھی میں نے یہ ان دنوں جانا تھا۔۔۔اس لڑکی کی ہمت قابل داد تھی حریم اس وقت ہونے والی تھی اس پر جعفر کی اتنی بری حالت لیکن مجال تھی کہ کسی نے بھی اسے ٹوٹا ہوا یا پریشان دیکھا ہو۔۔۔۔۔۔

ہاں زاویار کی حالت بالکل ٹھیک نہیں تھی وہ بہت ضد کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ہاسپٹل جانے کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔بس اسے کہیں سے پتہ لگ جائے کہ کوئی اس کے بابا کے پاس جا رہا ہے وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا۔۔۔اور پھر جب اسے لیجاتے تو وہ اول

تو گھر آنے کو تیار نہ ہوتا اور اگر آ بھی جاتا تو رات بھر ڈر ڈر کر روتا چیختیں مارتا۔۔۔۔ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ ہم کسی بھی وقت بری خبر سننے کے لیۓ خد کو تیار رکھیں کیونکہ جعفر کا ننیانوے فیصد جسم ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔اس پر وقت کے ساتھ ساتھ بچوں کو سنبھالنا بھی مشکل ہوتا جا رہا تھا زاویار کی حالت جب ہم سب کے کنڑول سے باہر ہو گئی تو ہم سب نے ہی مل کر یہ فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔بچوں کا وہاں جانا ٹھیک نہیں تھا نا جانے کیوں جعفر کے پاس عجیب سی وحشت محسوس ہوتی تھی اور جو بچہ وہاں جاتا وہ بہت زیادہ ڈرتا روتا۔۔۔۔اور یہ مناظر کسی کے لیۓ بھی اچھے نہیں تھے۔۔۔۔۔جب حریم کی پیدائش ہوئی تو بچے سب ہی حریم کے ساتھ خوش ہو گۓ زونین اور زاویار بھی بہن کی خوشی میں باپ کو بھولنے لگے تو ہم سب نے باآسانی اس کے زندہ ہونے کو چھپا لیا۔۔۔۔وجہ بس یہی تھی کہ تم لوگ آگے کسی انہونی کا شکار نہ بنو۔۔۔۔فرحان شاہ کا چہرہ شروع سے آخر تک

www.novelsclubb.com

کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔۔۔۔نہ آنکھوں میں کوئی نمی ناپچھتاوا ناہی غصہ۔۔۔۔۔۔

بچے کے رونے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ اس کے زندہ باپ کو مرا ہوا قرار دے دیا جائے۔۔۔۔۔زاویار نے سر جھکائے جھکائے کہا۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں درد تھا آنسو تھے جسے وہ شاید سب سے چھپانا چاہتا تھا

بیٹا مجبوری تھی ہماری۔۔۔۔اس بار فرقان شاہ بولے۔۔۔۔۔

عرشیہ جو کہ سب کے سامنے اپنا راز کھل جانے سے بالکل سہم گئی تھی اپنے اپنے غم میں ڈوبے وہاں حال میں موجود کسی کی بھی نظر اس لڑکی پر نہیں گئی۔۔۔۔۔اس کا جسم بالکل ٹھنڈا پڑنے لگا تھا بچپن سے لیکر اب تک کا اک اک حادثہ اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگا تو اس نے کس کر اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

زونین ابھی بھی حیرت سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ سمجھنا چاہتا تھا کہ سب آخر کہ کیا رہے ہیں کیونکہ اس نے جو بھی سنا تھا اسے اس سب پر یقین نہیں آرہا

تھا۔۔۔۔وہ بہت چھوٹا تھا جب جعفر شاہ کے ساتھ حادثہ ہوا اسے تو اپنا باپ صحیح سے یاد بھی نہیں تھا۔۔۔۔جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اسے یہی بتایا گیا تھا کہ اس کا باپ زندہ نہیں اور اب اچانک اتنا بڑا سچ سامنے آجانے سے وہ غیر یقینی کی صورتحال سے دوچار ہو گیا تھا

حریم بالکل چپ سی کونے میں بیٹھی تھی اسے تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیسے ریئیکٹ کرے روئے خوش ہوئے۔۔۔۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ ظفر شاہ نے ان بچوں کے ساتھ کبھی فرق نہیں کیا تھا لیکن باپ کی کمی اک بیٹی کو ہر موڑ پر لازمی محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔جب جب وہ کسی بچی کو اپنے باپ کے ساتھ دیکھتی تو اسے اپنے باپ کے نا ہونے کا ملال ہوتا۔۔۔۔کئی بار وہ آنیہ کو ظفر شاہ سے فرمائشیں کرتا دیکھ دل ہی دل میں اداس ہو جایا کرتی اسے کیا معلوم تھا اس کے ناز نخرے اٹھانے والا شخص گہری نیند سویا ہوا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجبوری۔۔۔۔۔۔یا آپ لوگ چاہتے ہی نہیں تھے کہ وہ واپس آئیں یا یہ کہوں کہ آپ لوگ ان کے واپس آنے سے ڈرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔زاویار نے تنظیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے ہمت کر کے کہا

بچپن میں کرتا تھا ناضد جب میں بڑا ہو گیا جوان ہو گیا۔۔۔۔۔تب بتا دیتے تب کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔میں بتاؤں کیوں کیونکہ آپ لوگ یہی چاہتے تھے کہ اک دن ہسپتال سے بری خبر آئے اور آپ لوگ چپ چاپ وہ قصہ ختم کر دیں آپ لوگوں کو ان کے اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی آنسوں سے بھری آنکھیں اٹھاتے ہوئے کہا اس کا لہجہ کاٹدار تھا۔۔۔۔۔

یہ بہت مشکل فیصلہ تھا اور اس وقت ہمیں جو ٹھیک لگا ہم نے کر دیا۔۔۔۔ہاں ہمیں امید نہیں تھی ہاں ہم ڈرے ہوئے تھے اور کیوں نا ڈرتے وہ اس کی دشمن تھی ۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے اپنا لہجہ سخت کئے کہا

مجھے حیرت ہے آپ پر۔۔۔۔۔۔زاویار کا لہجہ بھی اب سخت ہو گیا تھا

بیٹا مجبوریاں اکثر و بیشتر انسان سے ایسے کام کروا دیتی ہیں۔۔۔۔۔پہلے ہم نے یہ سب اس لیئے چھپایا کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ تم سب بچے محفوظ رہو بعد میں ہم میں سے کسی کی ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔۔۔تم لوگوں کی شادی سے پہلے بھی میں نے بھابھی سے یہ بات کی تھی لیکن ہم ڈرتے تھے۔۔۔۔تم لوگوں کے متفقہ رد عمل سے ہمیں ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔اور دیکھو ابھی یہی ہو رہا ہے تم ہماری کیفیت نہیں سمجھ رہے۔۔۔۔بچوں کو ان کے باپ سے دور رکھنے کا ملال ہمارے ضمیر بہت عرصے سے جھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔بھابھی کا اگر انتقال نہ ہوتا تو ہم سب نے اس راز کو کھول دینا تھا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔۔۔ظفر شاہ بہت تحمل سے زاویار کو سمجھا رہے تھے

بابا کہاں ہیں۔۔۔۔زونین نے اک دم کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

وہیں جہاں تم ایڈمٹ تھے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

زاویار کے ذہن کے پردوں پر اک دم وہ رات آنے لگی جب زونین آپریشن تھیٹر میں تھا اور اس کی امی کہیں گئیں تھیں اور کافی دیر کے بعد واپس آئی تھیں۔۔۔۔۔۔بھائی کے غم کی وجہ سے اس نے ان سے اس وقت کوئی سوال نا کیا تھا نہ ہی وہ ان کے پیچھے گیا پر اب اسے اس وقت پر پچھتاوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

میں بھی جاؤں گی۔۔۔۔ حریم نے زونین کے پاس آتے ہوئے کہا اسے پتہ تھا اس کے بھائی کیا کرنے جا رہے ہیں اور وہ گھر پر رک کر انتظار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی کوئی کہیں نہیں جا رہا وہ سو رہا ہو گا۔۔۔۔کل صبح گھر ہی آنا ہے تب مل لینا سب۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا حالانکہ زاویار نے کچھ نہیں کہا تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ بھی وہی سوچ رہا ہے۔۔۔۔

اگر وہ صبح آئیں گے تو ہم تینوں صبح تک وہیں رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے آگے بڑھ کر دراز سے اپنی گاڑی کی چابی نکالی اور اک نظر زونین اور حریم کو دیکھا جیسے ساتھ آنے کا اشارہ کر رہا ہو اور حویلی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

باقی سب وہیں کھڑے ان تینوں کو دیکھتے رہے کسی نے دوبارہ انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ ان تینوں سے کچھ بھی کہنا اس وقت بے سود ہے

جعفر کے زندہ ہونے کے راز کے ساتھ وہاں اور بھی بہت سے رازوں سے پردہ اٹھا تھا جیسے عرشیہ کی حالت کا وہاں سب کو پتہ چل گیا تھا تھوڑا بہت تو سب جانتے تھے لیکن اتنا سب کسی کو پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔اور اک اور راز تھا جس سے پردہ اٹھا تھا وہ یہ کی پریشے ثناء شاہ کی بیٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔اور حان کے چہرے پر کوئی حیرت نہیں تھی شاید وہ جانتا تھا کہ اس کی امی سدرہ شاہ تھیں لیکن پریشے جس نے بچپن سے جب سے ہوش سنبھالا تھا ثناء شاہ کو ہی اپنی امی کے طور پر دیکھا تھا اس کے

لی ئے یہ بہت بڑا دھچکا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ سن سی کھڑی ثناء شاہ کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔زاویار نے بھی اپنے غم میں اک دفع بھی پریشے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

اگر آپ لوگ اجازت دیں تو ہم آج پریشے کو اپنے ساتھ لیجائیں۔۔۔۔۔کیونکہ زاویار وہاں چلا گیا ہے اور مجھے پریشے کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔اویس شاہ نے آگے بڑھ کر ظفر شاہ سے کہا

اویس کی بات سن کر ظفر شاہ کو اک دم پریشے کا خیال آیا وہ بھی اک دم فکر مند ہوتے اس کی جانب مڑے جہاں وہ اپنی آنکھوں میں کی آنسوں لی ئے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پریشے بیٹا۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے پریشے کے پاس جا کر کہا

آپ ہی میری مما ہیں نا۔۔۔۔۔۔پریشے روتے روتے بولی

ہاں میری جان میں ہی تمھاری مما ہوں۔۔۔ثناء شاہ نے پریشے کو گلے لگاتے ہوئے کہا

اور حان بھی اب پریشے کے بالکل پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔جب اس کی امی کا انتقال ہوا تھا وہ بہت بڑا نہیں تھا لیکن جب اس کے باب کی شادی ثناء شاہ سے ہوئ تھی تب وہ کچھ کچھ سمجھدار ہو گیا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ ثناء شاہ اس کی دوسری امی ہیں لیکن اس سب کے باوجود اس نے کبھی اس بارے میں کسی سے سوال نہیں کیا تھا شاید وہ جواب سننے کے لی ئے تیار نہیں تھا اسی لی ئے اپنی آنکھیں موند کر اس نے جو ہو رہا تھا اسے تسلیم کر لیا

www.novelsclubb.com

آنیہ فاریہ اور روحان بھی سب کو باری باری دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں عجیب سا ڈر پوشیدہ تھا فرحان شاہ کی کہانی کے مطابق خاندان میں جو کچھ ہوا تھا وہ ان کے بابا اور ماما کی وجہ سے ہوا تھا وہ مصیبت ان کے بابا کے پیچھے اس گھر میں آئ تھی اور کہانی کے مطابق وہ تبھی جائے گی جب اس کے ماما بابا الگ ہو

جائیں گے۔۔۔۔۔ہر زہن اس وقت اک الگ ہی کشمکش سے دوچار تھا سب لوگ ہی کسی نا کسی جنگ میں مبتلا تھے۔۔۔۔۔کوئ اپنے درد سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔تو کوئ اپنے ڈر سے۔۔۔۔۔کسی کو شرمندگی کا سامنا تھا تو کوئ اپنا راز کھل جانے سے پریشان تھا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کی چیخ کی آواز سن کر سب اک دم گھبرا کر اسکی جانب بڑھے۔۔۔۔

عرشیہ چیختی ہوئ زمین پر لیٹ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔بہت زیادہ تناؤ محسوس کرنے کی وجہ سے اسے دورے پڑنے لگے تھے حرا بھاگتی ہوئ اس کی جانب گئ لیکن اس سے پہلے حرا وہاں پہنچتی روحان نے اسے باہوں میں اٹھا کر صوفے پر لٹا دیا اور پاس رکھے پانی کے جگ سے پانی بھر کر گلاس اس کے منہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

عرشیہ عرشیہ۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔۔سنبھالو خد کو روحان بہت پیار سے اسے پر سکون کرنے لگا۔۔۔۔لیکن عرشیہ جو کہ دوروں کے زیر اثر تھی اس کی اک نہیں سن رہی تھی اسی دوران اس کا ہاتھ پانی سے

بھرے گلاس پر لگا اور گلاس دور جا کر کرچی کرچی ہو گیا۔۔۔۔روحان ابھی بھی عرشیہ کے پاس ہی بیٹھا تھا لیکن اس کی نظریں ٹوٹے ہوئے گلاس پر تھیں۔۔۔۔۔۔

روحان اسے دوا دو۔۔۔۔۔یہ ایسے کنٹرول میں نہیں آئے گی۔۔۔۔۔حرا جلدی سے بھاگ کر عرشیہ کی دوا لے آئی تھی اور اب وہ دوا اس کی جانب بڑھائے کہ رہی تھی

ہمم۔۔۔۔۔روحان حرا کی بات سے متفق تھا اس نے حرا کو دوا کھلانے کا اشارہ کرتے ہوئے ہلکی سی سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا

حرا نے بمشکل تمام عرشیہ کو دوا کھلائی۔۔۔۔۔دوا کھلاتے ہی عرشیہ چند سیکنڈ کے اندر گہری نیند سو گئی۔۔۔۔۔۔اس کا دل ابھی بھی بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔اپنے بچپن میں جہاں بچے گڈے گڑیوں سے کھیلتے ہیں ان ئے دوست بناتے ہیں اس معصوم نے اپنی ماں باپ کی موت دیکھی اس پر بھی قدرت کی کرنی

دیکھو وہ بچی اک سائے کی نظروں میں تھی۔۔۔۔اتنے سال گزر گ ئے لیکن اس کی ازیت ختم نہ ہوئی اور اب ازیت پر ازیت یہ تھی کہ سب ہی اس کے بارے میں سب کچھ جان گ ئے تھے۔۔۔۔۔وہ بات جو وہ کسی سے بھی نہیں کرتی تھی اب ہر اک کو پتہ تھی۔۔۔۔۔۔

روحان بہت آہستہ سے اس کے سوئے وجود کو اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

ہم لوگ امی کو دیکھ آئیں۔۔۔۔۔فاریہ نے یہ کہا اور آنیہ کو کھینچتی ہوئی کوثر شاہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حال میں مکمل سناٹا تھا اور حان پریشے کو لیکر اویس شاہ اور ثناء شاہ کے ساتھ لال حویلی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔جبکہ فرقان شاہ اور فرحان شاہ آمنے سامنے بیٹھے تھے لیکن بالکل چپ۔۔۔۔۔نا زبان پر کوئی حرکت نہ ہی آنکھوں میں کوتاثر۔۔۔۔۔

ظفر جو کہ وہیں کھڑا تھا وہ چپ چاپ سب کو دیکھ رہا تھا جب اس سے وہاں کھڑا ہونا مشکل ہوا تو وہ بھی اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔ماضی کی سال بعد سب کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا تو بہتر تھا اب وہ دونوں بھائی بھی آمنے سامنے ساری باتیں کر لیں ہر اس گلے کو ختم کر دیں جو نا جانے کب سے دلوں کے بیچ دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ ہر اک ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

تم نے ہر راز سے پردہ اٹھا کر صحیح نہیں کیا۔۔۔۔۔یہ سب ضروری نہیں تھا۔۔۔۔فرقان شاہ نظریں نیچے کئے کئے بولے

تو کیا ساری زندگی اندھیرے میں رکھتے تم سب کو۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا

سدرہ کی موت کا زکر اس وقت کرنا کیا ضروری تھا۔۔۔۔۔۔اس کو بتائے بغیر بھی ضروری بات بتائی جا سکتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج پتہ نہ چلتا تو کل پتہ چل جاتا۔۔۔۔۔۔بہتر ہے جب آج ہر کسی کو سب کچھ پتہ چل ہی رہا تھا تو اسے بھی پتہ چل جائے ویسے بھی راز زمین میں دبائے بیج کی مانند ہوتے ہیں کبھی نا کبھی زمین پھاڑ کر سب کے سامنے آ ہی جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

فرحان شاہ کے چہرے پر کوئی ندامت نہیں تھی

تم ابھی بھی ضد کر رہے ہو تمھیں اپنے آگے کوئی ٹھیک لگتا ہی کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ تمھیں بچوں پر زرا ترس نہیں آتا۔۔۔۔۔عرشیہ کا حال دیکھو تم چاہتے تو وہ بھی چھپا سکتے تھے۔۔۔۔۔۔روحان کو دیکھا تم نے وہ کیسے شرمندہ ہو رہا تھا اور پریشے ۔۔۔۔۔فرقان شاہ کو اپنے بھائی کی حرکت بالکل پسند نہ آئی تھی

www.novelsclubb.com

یہ ضد نہیں ہے۔۔۔۔۔۔سب کو سب کچھ پتہ ہونا ہی چاہیے جعفر آ رہا ہے وہ پھر سے پوری طاقت سے سامنے آئے گی اور تم کیا چاہتے ہو بچے اندھیرے میں ہی رہیں ۔۔۔۔۔تم کر سکتے ہو یہ میں نہیں۔۔۔۔۔یہ کہہ کر فرحان شاہ بھی لال حویلی سے باہر چلے گئے۔۔۔۔

فرقان شاہ وہیں اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے اداس نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگے ۔۔۔۔جس کے دل میں حساسیت بالکل ہی ختم ہو گئی تھی انہیں پھر اپنے ماضی پر پچھتاوا ہونے لگا۔۔۔۔۔

روحان گہری نیند سوئی عرشیہ کے اوپر چادر اوڑھا کر حرا کے پاس چلا آیا۔۔۔۔۔وہ پہلے ہی شرمندہ تھا لیکن اس وقت اسے عرشیہ کی فکر زیادہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہ سو کر اٹھے گی تو بالکل ٹھیک ہو گی انشاءاللہ۔۔۔۔۔حرا فکر مند ہوتے بولی

ہمم۔۔۔۔روحان نے بس اتنا کہا

میں چلتی ہوں اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بلا لینا۔۔۔۔حرا کا عرشیہ کو چھوڑ کر جانے کا دل بالکل نہیں تھا لیکن اب وہ وہاں رک بھی نہیں سکتی تھی تو دل پر پتھر رکھ کر کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔

روحان وہیں کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔اک کے بعد اک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگے۔۔۔۔ عرشیہ کا جعفر کے کمرے میں جانا جعفر کا قرآن و احادیث کی کتابیں کھول کر گھنٹوں بیٹھے رہنا۔۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب کل ہی کی بات ہو۔۔۔۔۔۔اتنے سال تو بس تیز رفتاری سے گزرے ہوں وہ ابھی بھی وہیں موجود ہو۔۔۔ گہرا سانس لیکر اس نے کچھ سوچا اور اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جانماز بچھا کر نماز کی نیت باندھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ بہت آہستہ آہستہ سکون سے نماز ادا کرتا وہ سکون کی وادیوں میں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔ اک اک لفظ کو اس طرح سے ادا کر رہا تھا جیسے ہر اک لفظ کے معنی کو وہ سمجھ رہا ہو ۔۔۔۔ سلام پھیرنے کے بعد اسے اپنا وجود بہت ہلکا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سلام پھیرنے کے بعد وہ کئی دیر تک سجدے میں اپنا سر جھکائے لیٹا رہا وہ خدا کو خدا کے قریب محسوس کر کے خوش تھا۔۔۔۔۔اس کی روح قرار پا رہی تھی۔۔۔۔۔وہ

جان گیا تھا کہ بہت کچھ تھا جو ہو گیا ہے اور بہت کچھ ہوتا آیا ہے لیکن اب جو ہونے والا ہے وہ بہت اہم ہے کیونکہ اب اس چڑیل کا سامنا اکیلے جعفر سے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

میرے رب میں آپ سے اپنے لی ئے کچھ نہیں مانگتا میں تو اس معصوم لڑکی کے لی ئے آپ کے آگے سر جھکائے ہوئے ہوں۔۔۔۔ عرشیہ کو اس سے بچانے کے لی ئے یا میرے اللہ مجھے آپکی مدد چاہیے۔۔۔۔۔اس لڑکی نے بہت جھیلا ہے میرے رب۔۔۔۔آپ تو بہت اچھے سے جانتے ہیں مجھے ہمت دیں طاقت دیں تاکہ میں اس کی حفاظت کر سکوں۔۔۔۔۔جو میری زمہ داری ہے اسے اچھے طریقے سے پورا کر سکوں۔۔۔۔۔روحان ابھی بھی سر سجدے میں ہی جھکائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ پاک وہ کئی سالوں سے اپنی من مانی چلا رہی ہے۔۔۔۔۔آپ جانتے ہیں وہ سب بھی جو ہم نہیں جانتے آپ تو وہ بھی دیکھ سکتے ہیں جو ہماری آنکھوں سے

www.novelsclubb.com

پوشیدہ ہے۔۔۔۔۔میرے اللہ ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔مجھے رستہ دکھائیں۔۔۔۔میں آپکی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔روحان اب ہاتھ پھیلائے آنکھوں میں آنسو لیئے کہ رہا تھا۔۔۔

پریشے بیٹا۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے سفید حویلی میں داخل ہوتے ہی کہا

پریشے نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ سیدھی چلی جا رہی تھی جیسے کسی صدمے کی زد میں ہو۔۔۔۔۔

پریشے۔۔۔۔۔۔اس بار اویس شاہ نے کہا

جی بولیں۔۔۔۔۔پریشے لال آنکھیں لیئے پلٹ کر بولی

بیٹا۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن پریشے فوراً ہی دور ہٹ گئی

اک بار۔۔۔اک بار بتادیتے۔۔۔۔۔اک بار ہی صحیح۔۔۔۔۔پریشے آنکھوں میں شکایت لیئے بولی

بیٹا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔کیا ثناء نے تمھاری پرورش میں کوئ کمی ہونے دی کیا کبھی تمھیں ماں سے کم پیار دیا۔۔۔۔کبھی تم لوگوں میں فرق کیا۔۔۔۔اویس شاہ سنجیدگی سے بولے

بات یہ نہیں ہے۔۔۔۔۔اس میں کوئ شک نہیں کہ ماما نے مجھے کبھی اس چیز کا احساس بھی نہیں دلایا اگر آج بھی داد و یہ سب نہ بتاتے تو مجھے شاید یہ بات کبھی پتہ نہیں چلتی۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔لیکن جو میری ماں تھی آپ لوگوں نے مجھے کبھی اس کا نہیں بتایا۔۔۔اس کو دکھایا تک نہیں۔۔۔۔۔پریشے کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

میں اک بار تو اپنی ماں کو دیکھتی انہیں پڑھ کر بخشتی لیکن نہیں آپ لوگ ان کے چلے جانے کے بعد انہیں بھول گ ئے۔۔۔۔یہ ہوتا ہے اپنا پن کہ کوئ مر جائے

تو اسے بھول جاؤ۔۔۔۔تایا جان کو تو کوئ نہیں بھولا ان کا زکر تو سب کرتے ہیں تو گھر کی بہوؤں کا کیا۔۔۔ان کی موت موت نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔پریشے غم و غصے کے ملے جلے تاثرات دیتے ہوئے کہ رہی تھی

پریشے۔۔۔۔۔یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔فرحان شاہ کی گرج دار آواز سے پورا حال گونج اٹھا

جو بھی کیا تمھاری بھلائ کے لیئے کیا۔۔۔۔اگر کچھ چھپایا تو اس میں ہماری کوئ غلط نیت نہیں تھی اور رہی بات سدرہ کی تو اس کو کوئ نہیں بھولا ہے۔۔۔۔آج بھی تمارے یہ ماں اور باپ اس کے لیئے کچھ نا کچھ کرتے رہتے ہیں۔۔۔فرحان شاہ نے غصے سے کہا

تو مجھے بتا بھی دیتے۔۔۔۔۔اب آپ لوگ چاہے جو کچھ کہیں لیکن سچ یہی ہے کہ میں اپنی اب تک کی زندگی اک جھوٹ کے سہارے گزارتی آئ ہوں۔۔۔۔مجھے ماما سے کوئ شکایت نہیں لیکن آپ دونوں۔۔۔۔۔آپ دونوں نے مجھے میری

ماں سے محروم رکھا۔۔۔بچوں کا حق ہوتا ہے اپنے مرحوم والدین کو ایصال ثواب کرنے کا انکی مغفرت کے لیئے دعا مانگنے کا۔۔۔کم سے کم انہیں اک بار دیکھنے کا۔۔۔۔لیکن آپ لوگوں نے مجھے اس سب سے دور رکھا میں نے اپنی مری ہوئی ماں کو آج تک اک بار بھی کچھ تحفتاً پڑھ کر نہیں بھیجا وہ کیا سوچتی ہوں گی جس بیٹی کو دنیا میں لانے کے لیئے میں نے دنیا ہی چھوڑ دی وہ مجھے یاد تک نہیں کرتی۔۔۔۔پریشے بری طرح رو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں غم تھا ۔۔۔۔غصہ تھا۔۔۔۔۔افسوس تھا۔۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر پچھتاوا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں اک ساتھ گھر سے نکلے ضرور تھے لیکن پورے راستے ان تینوں میں سے اک نے بھی اپنی زبان سے اک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

تینوں شاک کی سی کیفیت میں مبتلا تھے۔۔۔گھر سے نکل تو گئے تھے لیکن اب ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ وہ اپنے باپ کو اتنے سال بعد مل کر کیا کہیں گے

۔۔۔کیاان کا باپ انہیں پہچانے گا بھی کہ نہیں۔۔۔۔کیاوہ اپنے باپ کو پہچان پائیں گے۔۔۔زونین اور حریم نے تواپنے باپ کو بس تصاویر میں ہی دیکھا تھا ناجانے روبرو ملنے پر وہ کیسے لگتے ہوں گے۔۔۔۔۔دل میں اک عجیب سی خوشی بھی تھی کوئی کھوئی ہوئی چیز ملنے کی خوشی ہوتی ہے نا بالکل ویسی۔۔۔۔جس باپ کو ان تینوں نے مرا ہوا سمجھا تھاوہ زندہ تھااور تھوڑی ہی دیر میں ان کے سامنے آنے والا تھا۔۔۔۔۔

ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے ہی تینوں نے بے ساختہ اک دوسرے کی جانب دیکھااور بنا کچھ کہے گاڑی سے نیچے اترگئے۔۔۔۔۔۔اس ہسپتال میں وہ تینوں ہی کئی بار آئے تھے۔۔۔۔۔لیکن کبھی اس طرح بھی آنا ہوگا ان تینوں نے سوچا نہیں تھا۔۔۔۔

زاویار کے کانوں میں ڈاکٹر کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے۔۔۔۔۔۔اک اور مریض بھی ہے بالکل اس پیشنٹ کی طرح۔۔۔بالکل اسی طرح سویا ہوا ہے بیس

سالوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے کس کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔وہ ان آوازوں کو اور نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

حریم بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے چل رہی تھی۔۔۔۔۔جیسے جیسے کمرا قریب آتا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے قدم بھی بھاری ہو رہے ہیں۔۔۔دل آہستہ آہستہ دھڑک رہا تھا لیکن اتنی شدت سے کہ لگتا اگلے پل دھڑکے گا ہی نہیں۔۔۔۔۔

مطلوبہ دروازے پر آکر وہ تینوں رک گئے۔۔۔۔۔اک گہرا سانس لیکر زاویار نے دروازہ کھولا تو اندر موجود نرس اک دم دروازے کی جانب بھاگتے ہوئے آئی۔۔۔۔۔

آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں ملنے کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔نرس نے ان تینوں کو وہیں روک کر کہا

معلوم ہے۔۔۔۔۔ان کو صبح ڈسچارج کیا جائے گا ہم بس ان کے ساتھ گھر جائیں گے۔۔۔۔۔۔زونین نے بہت ہمت کر کے کہا۔۔۔۔باپ کو سامنے لیٹا دیکھ اس کا دل بھر آیا تھا آنسو آنکھوں کے گوشوں پر ٹھہر گ ئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تو صبح آی ئے گا نا۔۔۔۔۔۔ابھی تو پوری رات پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نرس نے حیرت سے کہا

پوری زندگی گزر گئی ہے۔۔۔۔۔۔یہ رات نہیں گزرے گی۔۔۔۔زاویار نے زیر لب کہا

اچھا ہم یہیں رک جاتے ہیں باہر جب صبح یہ اٹھ جائیں تو ہمیں اطلاع دے دیجی ئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اس بار آگے بڑھ کر کہا۔۔۔۔۔اس بوڑھے چہرے کو دیکھتے ہی اسے اپنا جوان باپ یاد آگیا تھا آنکھوں کے سامنے پھر سے ڈھیروں یادیں منڈلانے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔یہ رات ان کی زندگی کی سب سے طویل رات ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔وہ تینوں وہیں کمرے کے باہر رکھی بینچ پر بیٹھ گ ئے اس طرح

کے حریم ان دونوں کے بیچ میں تھی ان دونوں نے ہی اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ لیا تھا وہ ساتھ تھے۔۔۔۔۔وہ اک تھے۔۔۔۔۔اندران کا باپ تھا جو انہیں سالوں بعد کسی تحفے کی طرح ملا تھا۔۔۔۔۔لیکن کہیں نا کہیں دل میں اک آگ بھی جل رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

وہ جنگلوں میں بیچو بیچ اداس سی شکل بنائے بیٹھی ہوئی رستے کو تک رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ کیوں اداس تھی وہ تو یہی جانتی تھی۔۔۔۔لیکن اس نے بہت کچھ چھینا تھا پھر بھی اس کے ہاتھ خالی تھے آنکھیں خالی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ خوش نہیں رہو گے کبھی۔۔۔۔۔شاہوں کو خوشیاں میں کبھی راس نہیں آنے دوں گی۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی ہیبت ناک آواز میں بس اتنا کہا اور اپنا منہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔۔۔۔۔جنگل کا اندھیرا اور گہرا ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ہر طرف دھند ہی دھند تھی۔۔۔۔۔حویلیوں میں بھی سب بے چین تھے۔۔۔۔۔ہر کوئی

کسی نا کسی قرب سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔نیند تو ان سب کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔سوائے کوثر شاہ اور عرشیہ کے۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی گہری نیند سوئے ہوئیں تھیں۔۔۔۔کوثر شاہ کو تو خیر سے کچھ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان کی غیر موجودگی میں کیسے کیسے پہاڑ ٹوٹ کر ان سب پر گرے تھے وہ تو آرام سے اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔اس بات سے مکمل انجان کے وہ جو سب کی دشمن بنی پھرتی ہے وہ صرف ان کے اس گھر سے چلے جانے سے سب کا پیچھا چھوڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

فجر کا وقت ہو گیا تھا نیند تو ان تینوں کی آنکھوں کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی۔۔۔۔۔خالی آنکھیں۔۔۔۔۔۔زبان کی گھنٹوں سے بنا حرکت کے بالکل خشک ہو گئی تھی

برابر کے کمرے سے نرس جیسے ہی باہر آئی وہ تینوں ہی چونک کر اک دم اٹھے۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو بالکل خشک ہو گئے تھے اب تو اگر وہ چاہتے بھی تو شاید ان کی آنکھیں اک آنسو بھی نہ بہاتیں۔۔۔۔

آپ لوگ آجائیں اندر۔۔۔۔نرس کے یہ الفاظ ان تینوں کے دل کو دھک سے دھڑکا گئے تھے۔۔۔۔دل ڈوبنا کسے کہتے ہیں وہ تینوں ہی بہت اچھے سے بیان کر سکتے تھے۔۔۔۔۔زاویار اور زونین آگے بڑھ گئے جبکہ حریم کے قدموں نے اس کا ساتھ ہی نہیں دیا وہ وہیں کے وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔۔

آؤ حریم۔۔۔۔۔زاویار نے حریم کو مڑ کر بلایا۔۔۔۔۔حریم ہاں میں سر ہلاتی اپنے بھائی کا ہاتھ تھامے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔جہاں ان کا باپ موجود تھا۔۔۔۔

طلوع آفتاب کا وقت تھا ہر طرف سکون ہی سکون تھا گزرے دن کی تمام اچھائیاں اور برائیاں ختم ہو گئی تھیں اور اک نئے دن کا آغاز ہو رہا تھا نئی روشنی نیا دن نئی

امیدیں۔۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی ان تینوں کو اپنے باپ کو دیکھ کر جہاں حیرت ہوئی وہیں دل میں اپنے باپ کا احترام اور زیادہ بڑھ گیا انہیں اپنے باپ پر فخر سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

یہ میرے بابا ہیں۔۔۔۔۔زاویار نے جعفر کو اپنے بیڈ پر فجر کی نماز ادا کرتے دیکھ کر زیر لب کہا۔۔۔

وہ تینوں اب شرمندگی محسوس کر رہے تھے کیونکہ اپنی الجھن میں وہ رات بھر جاگے تو تھے لیکن انہوں نے فجر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔۔۔۔انہیں بس اپنے بابا کی فکر لاحق تھی یا اپنے جزباتوں کی نماز کی ادائیگی کی جانب ان کا دھیان گیا ہی نہیں اور وہ شخص جو اتنے عرصے بیماری سے لڑتا رہا اور اپنے گھر والوں سے بھی دور رہا نہ کوئی اس کی صفائی کا خیال رکھنے والا تھا نہ ہی اس کی پاکی کا۔۔۔۔وہ ہر چیز کو بالائے طاق رکھ نماز ادا کر رہا تھا کوئی بہانہ نہیں بنا رہا تھا۔۔۔۔۔اسے کوئی بہانہ اپنے

رب کے آگے سجدہ کرنے سے نہیں روک رہا تھا۔۔۔وہ تینوں ہی شرمندہ ہوتے کمرے سے نکلے اور نماز پڑھنے چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد زونین اور زاویار نے حریم کو عورتوں کی نماز کی جگہ سے لیا اور پھر اپنے بابا کے کمرے کی جانب چلے گ ئے۔۔۔۔اس بار کمرے کا دروازہ ان تینوں نے جب کھولا تو ان کے بابا دروازے کی جانب ہی دیکھ رہے تھے جیسے ان کے منتظر ہوں۔۔۔۔۔۔

کمرے کے اندر گھستے ہی ان تینوں نے بہت آہستہ سے اپنے بابا کو سلام کیا اتنا آہستہ کے بس لب ہلتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔جعفر تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام بھی نا کہہ سکا۔۔۔۔۔اس کے ہونٹ بری طرح کانپنے لگے تھے۔۔۔۔اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ سامنے موجود تینوں بچے اس کی اپنی اولاد ہے۔۔۔۔لیکن وقت کی ستمگری اس کے دل کو تڑپا گئی تھی اس نے اپنے بچوں کا پورا بچپن کھو دیا تھا اب جب

وہ اسے ملے تھے تو وہ تینوں ہی جوان تھے۔۔۔۔۔ حریم کے اوپر آکر اس کی نظریں ٹھہر گئیں۔۔۔

تم ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے اپنے آنسو کو بہت مشکل سے روکتے ہوئے کہا ہونٹ ابھی بھی کپکپا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

حریم نے اک دفعہ زاویار کو دیکھا اور آہستہ آہستہ جعفر شاہ کی جانب بڑھی

تمھاری پیدائش پر تمھیں اپنی گود میں نہیں اٹھا سکا۔۔ میں بہت چاہتا تھا کہ میری بیٹی ہو میں اس کا نام حریم رکھوں۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔ جعفر کے حلق میں اس کے الفاظ گولہ بن کر اٹک گئے۔۔۔

تمھارا کیا نام رکھا تمھاری ماں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جعفر نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں حریم کی جانب کئے پوچھا

www.novelsclubb.com

بابا۔۔۔۔۔۔میں حریم ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔حریم یہ کہ کر اپنے بابا کے گلے لگ گئ۔۔۔۔۔۔۔وہ بہت زور زور سے ہچکیاں لیتے رو رہی تھی اس کو گلے لگائے جعفر شاہ بھی رونے لگے تھے۔۔۔۔اس وقت الفاظوں کی ضرورت تھی بھی نہیں۔۔ جزبات کا انبار تھا اور الفاظ آخر جزبات کی عکاسی کہاں کر پاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

زاویار اور زونین بھی یہ منظر دیکھ اپنے آنسو نہیں روک پائے تھے۔۔۔۔۔۔ان دونوں نے آگے بڑھ کر کسی کو چپ کرانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی ان کا خود یہی حال تھا بہت مشکل سے خود کو سنبھالے کھڑے تھے وہ کیا کسی کو سہارا دیتے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھیں اس طرح پیشنٹ کے دماغ پر اثر ہو گا آپ خد کو سنبھالیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نرس نے آگے بڑھ کر حریم سے کہا۔۔۔۔۔حریم نرس کی بات سن کر جعفر شاہ سے الگ ہوئ اور اب خد کو سنبھالتے ہوئے اپنے آنسو پونچھنے لگی۔۔۔۔۔

تم زاویار ہو نا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے زاویار کی جانب انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔

زاویار نے کچھ نہیں کہا بس منہ ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔۔

اور تم تو بالکل میرے جیسے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم زونین ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے زونین کو دیکھ کر کہا جو ہو بہو اپنے باپ کی کاپی تھا۔۔۔۔۔۔

سب یہی کہتے ہیں بابا۔۔۔۔۔زونین اپنے جزبات پر قابو نہ رکھ سکا تو فوراً ہی رو دیا ۔۔۔۔۔۔اب درد تھا تو تھا۔۔۔۔۔لیکن درد سے زیادہ راحت تھی خوشی تھی۔۔۔۔۔۔بیک وقت آنسو الگ الگ وجہ سے نکل رہے تھے اب کونسا آنسو خوشی کا تھا اور کونسا درد کا اس کا اندازہ لگانا ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

زاویار۔۔۔۔۔۔۔تم کتنے بڑے ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔میرا سمجھدار بیٹا۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے تم نے سب کچھ بہت اچھے سے سنبھالا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ اب زاویار سے مخاطب تھے۔۔۔۔

زاویار خد کو سنبھالے کھڑا تھا لیکن نا جانے کیوں جعفر شاہ کے سامنے وہ خد کو وہی دس سال کا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا چلیں گھر ہم آپ کو لینے آئے ہیں۔۔۔۔زاویار نے خد کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔وہ کمزور نہیں تھا اور نہ ہی وہ خد کو کسی بھی حال میں کمزور پیش کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔زندگی نے اسے یہی سکھایا تھا اور اب چاہے اسے کوئی سرد کہے تو کہے لیکن وہ ایسا خد نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اپنے بہن بھائیوں کو ہر سختی سے بچانے کے لیئے کئی بار اس نے زمانے کی سختیاں خد پر جھیلی تھیں۔۔۔۔۔کم عمری میں جہاں لڑکے کھیل کود میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اس کے پاس زمہ داریاں تھیں ۔۔۔۔۔۔خوش ہونے اور خوشی محسوس کرنے کے لیئے اس کے پاس وقت ہی کہاں تھا۔۔۔۔۔یہی وجہ تھی کہ دل میں جزبات کا ڈھیر ہونے کے باوجود اس کا چہرا ہر طرح کے جزبات سے پاک تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جی بابا بس اب چلیں۔۔۔۔۔اک منٹ بھی اور یہاں نہیں رکنا ہے۔۔۔۔۔حریم نے جعفر شاہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھاتے ہوئے کہا

جعفر شاہ مسکراتے ہوئے اپنے تینوں بچوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں گھر کی جانب رواں ہو گئے۔۔۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی لال حویلی کے گیٹ پر رکی۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کی آنکھوں میں بہت سی پرانی یادیں امڈنے لگیں۔۔۔۔۔ان کا بچپن پھر جوانی۔۔۔۔۔۔شادی پھر بچے ۔۔۔۔۔۔اور پھر انہوں نے نظریں گھما کر سفید حویلی کے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔وہ کچھ پل کے لیئے اس فرش کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔بیتے وقت کو یاد کرنے سے کیا فایدہ چلیں اندر چلیں۔۔۔۔۔۔۔سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔زونین جانتا تھا کہ جعفر شاہ اس جگہ کو کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ بھی تو اس جگہ کو دیکھ کر کھو جایا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے باپ کی حالت سمجھ سکتا تھا تبھی انکا دھیان دوسری جانب کرنے لگا

اب تلخیوں کا سامنا کرنے کا وقت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور سیدھا لال حویلی کے اندر چلے گیا۔۔۔۔۔۔

لال حویلی میں سب پہلے سے ہی ان چاروں کے منتظر تھے۔۔۔۔۔۔سفید حویلی کے تمام لوگ بھی وہاں موجود تھے سوائے فرحان شاہ کے۔۔۔۔۔انہیں بہت دفع سب نے بلایا لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔ان کے علاوہ وہاں عرشیہ موجود نہیں تھا وجہ اس کی طبیعت تھی۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ اک کے بعد اک سب سے ملے۔۔۔۔کوثر شاہ کو بھی جعفر کے آنے کی خوشی ہوئی تھی لیکن ان کا دل ڈر رہا تھا۔۔۔۔۔۔خوف جب خوشی پر حاوی ہو گیا تو وہ بھی اپنے کمرے میں سر درد کا بہانہ بنا کر چلی گئیں۔۔۔۔۔

جعفر شاہ باری باری سب سے ملنے لگے۔۔۔۔۔۔سب سے ملنے کے بعد انہیں عرشیہ کا خیال آیا کیونکہ وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

چاچو نے عرشیہ کو بھی روک لیا وہیں۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے ظفر شاہ سے پوچھا وہ اب اسے روک نہیں سکتے تایا جان۔۔۔۔۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر کہا

کیوں۔۔۔۔۔بچوں کی شادی سے ناواقف جعفر شاہ حیرت سے پوچھنے لگے

کیونکہ وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔۔اور اس وقت کمرے میں آرام کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔رات میں اس کی طبیعت زرا خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اچھا ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔جعفر شاہ نے خوشی سے روحان کو گلے لگاتے ہوئے کہا

زاویار بھی شادی شدہ ہے بھائی۔۔۔۔۔۔۔ظفر نے زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ارے واہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔کہاں ہے میری بہو۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ متلاشی نظریں حال میں دوڑاتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

زاویار مسکراتے ہوئے آگے بڑھااور پریشے کا ہاتھ پکڑ کر جعفر شاہ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔یہ رہی۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت پیار سے پریشے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا

ہر سو خوشی ہی خوشی تھی۔۔۔۔۔۔دلوں میں اگر درد اور ڈر تھا بھی تو فی الحال کسی کے چہرے پر عیاں نہیں تھا

سب سے ملکر جعفر شاہ اپنے کمرے میں فریش ہونے چلے گ ئے۔۔۔۔۔باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گ ئے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم بجھی بجھی سی ہو۔۔۔۔زاویار نے پریشے کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں تو۔۔۔۔۔۔پریشے الماری سے زاویار کا سوٹ نکالتے ہوئے بولی

رکو۔۔۔۔دیکھو میری طرف۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کے دونوں بازو نرمی سے پکڑ کر اسے بالکل اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا

آپ جانتے تھے میری مما کے بارے میں۔۔۔۔۔۔پریشے نے نظریں جھکائے جھکائے کہا

ہاں جانتا تھا۔۔۔۔۔میں چھوٹا تھا لیکن کچھ کچھ جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے سیدھا جواب دیا

مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔پریشے کی آنکھوں میں آنسو ابھر آئے تھے

کیونکہ اس بارے میں کبھی خیال نہیں آیا۔۔۔۔۔اور پھر جب تمھارے ماں باپ نے اس بات کو چھپا یا راز رکھا تو میں کون ہوتا ہوں کسی کے راز افشاں کرنے والا۔۔۔۔۔۔زاویار کا انداز بالکل سادہ تھا

میرے شوہر۔۔۔۔۔۔پریشے نے منہ جھکاتے ہوئے کہا

دیکھو۔۔۔۔۔تم جان کر کیا کرتیں۔۔۔۔۔دکھی ہی ہوتیں نا جیسے ابھی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔اب اک بات تمھیں بچپن سے ہی پتہ نہیں تھی اسے اب میں تمھیں بتا کر کیوں اداس کرتا۔۔۔۔تو بس جیسا چل رہا تھا چلنے دیا۔۔۔۔زاویار شاید پریشے کا دکھ سمجھ ہی نہیں رہا تھا یا شاید جان بوجھ کر بات کو طول نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

مجھے دکھ ہوا ہے۔۔۔۔۔اور آپ ایسے بول رہے ہیں جیسے آپکو کوئی فرق ہی نا پڑا ہو۔۔۔۔پریشے اپنی ناک رگڑتے ہوئے بولی

پریشے میں جانتا ہوں تمھیں دکھ ہوا ہے اور بات ہے بھی دکھ والی۔۔۔۔۔لیکن جب میں آس پاس نظر گھماتا ہوں تو پتہ ہے مجھے سب ہی دکھی نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔کل رات کے بعد میں جس چہرے کی طرف نگاہ کرتا ہوں مجھے وہ اداس ہی دکھتا ہے۔۔۔۔۔اسی لیئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب دکھ درد اور غم کی بات نہیں ہو گی۔۔۔۔۔سب کے پاس ہی کوئی نا کوئی غم ہے تو بہتر ہے نا سب

ہی اک دوسرے کا سہارا بن کر ان غموں کو دور کریں۔۔۔۔۔نا کہ ماضی میں ہی اٹکے رہیں۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر پریشے کے ہاتھ سے کپڑے لیتا واش روم میں چلا گیا

ماضی سے منہ موڑ لینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔زخموں کو بھرنے میں وقت لگتا ہے۔۔۔۔آپ کو لگتا ہے دوسروں کے سامنے اپنا غم ظاہر کرنے سے آپ کمزور ہو جائیں گے تو یہ آپ کی غلطی ہے ایسا نہیں ہے بعض اوقات ہمیں اک کندھا چاہیئے ہی ہوتا ہے۔۔۔۔اپنا درد بانٹنے کے لیئے رونے کے لیئے۔۔۔۔۔ آپ کا یہ خد کو اوپری طور پر مضبوط ثابت کرنا آپ کو اندر سے کمزور کر دیگا۔۔۔۔۔۔پریشے زاویار کے چلے جانے کے باوجود بھی بولتی رہی۔۔۔۔۔زاویار جو کہ اندر پریشے کی تمام باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔خد کو الجھن بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عرشیہ کو زیادہ جعفر بھائی کے ساتھ یا ان کے پاس نا جانے دینا۔۔۔۔کوشش کرنا وہ ان سے دور رہے۔۔۔۔کوثر شاہ چہرے پر فکر مندی لائے کہ رہی تھیں

یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ امی۔۔۔۔روحان نے سوالیہ نظریں کوثر شاہ کی جانب کی ئے کہا

بس جیسی بھی ہیں میری باتیں۔۔۔۔تمھیں ان پر عمل پیرا ہونا ہو گا۔۔۔۔۔اس میں تمھاری بھلائی ہے۔۔۔۔میں نہیں چاہتی پھر کوئی انہونی ہو اس گھر میں۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ کا انداز سخت ہو گیا تھا۔۔۔۔

امی اب بہت کچھ ہو گا۔۔۔۔خد کو زہنی طور پر تیار کر لیں۔۔۔۔کیونکہ اب کوئی اس سے ڈر کر اس کے آگے جھکے گا نہیں۔۔۔۔۔اگر نصیب میں مرنا لکھا ہے یا کوئی حادثہ لکھا ہے تو وہ لڑ کر ہو گا۔۔۔۔۔چھپ کر نہیں۔۔۔۔۔۔روحان سنجیدگی سے کوثر شاہ کی جانب دیکھ کر بولا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔پہلے ہی جعفر بھائی کی وجہ سے اس خاندان نے بہت نقصان اٹھایا ہے۔۔۔۔ناجانے کہاں سے وہ اسے ہمارے سر پر لے آئے۔۔۔۔اور اب تم چلے اس کا مقابلہ کرنے۔۔۔۔ان چیزوں سے مقابلے نہیں ہوتے ان سے بچا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ غصے سے بول رہی تھیں

روحان اپنی امی کی بات سن کر بالکل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔اس کی امی تمام تر حقیقت سے ناواقف تھیں۔۔۔۔اسے اپنی امی کی سوچ پر افسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

امی آپ بس اپنا خیال رکھیں میں دیکھتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔روحان یہ کہہ کر کوثر شاہ کے کمرے سے باہر نکلا

کمرے سے نکلتے ہی اس کی نظر عرشیہ پر گئی جو کہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی

اٹھ گئیں۔۔۔۔۔اب کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے عرشیہ کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا

سوری۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے نظریں نیچے جھکائے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

ارے وہ کس لیئے۔۔۔۔چلیں ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔روحان نے ڈائننگ کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

آپ نے ناشتہ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے حیرت سے روحان کی جانب دیکھ کر کہا

نہیں۔۔۔۔۔کمرے سے نکلتی کوثر شاہ کی آواز سن کر عرشیہ اک دم مڑی

پہلے زمانے میں عورتیں اپنے شوہروں کا کھانے پر انتظار کرتی تھیں۔۔۔۔۔۔اور اب شوہر ناشتے پر بیویوں کے اٹھنے کا انتظار کرتے ہیں کہ کب بیگم کی نیند پوری ہو کب وہ ناشتہ کھائیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ چلتے ہوئے ان کے پاس آ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔۔

عرشیہ شرمندگی سے نیچے منہ کیئے کھڑی رہی جبکہ روحان اپنی امی کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بولے ہی جا رہی تھیں۔۔۔۔

امی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس کی کل رات۔۔۔۔اسی لیئے آج دیر ہو گئی ورنہ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کے حق میں کہا

ہاں تو میں کب منع کر رہی ہوں اس بات سے۔۔۔۔ صبح صبح اٹھنے سے دن اچھا گزرتا ہے۔۔۔۔ صحت اچھی ہوتی ہے اور بہت سے فائدے ہیں۔۔۔۔۔اب اگر میں نہیں بتاؤں گی تو کون بتائے گا اسے۔۔۔۔۔تم تو بس مجھے روک لو۔۔۔۔۔۔۔۔ساس کا لقب جو لگ گیا ہے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ابھی اگر آنیہ ہوتی اس کی جگہ تب بھی میں ایسے یہی کہتی۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ روحان کو ایموشنل کرنے لگی

امی میں نے ایسے تو نہیں کہا۔۔۔۔۔روحان بھی شرمندہ سا ہو گیا

ناشتہ بنا لو گی یا بنا دوں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے عرشیہ سے پوچھا

کیوں خانساماں کہاں ہے۔۔۔۔اس کو کہیں بنا دیگا۔۔۔۔۔روحان نے حیرت سے کہا

بیٹا یہ اس کا مارکیٹ جانے کا وقت ہے دوپہر کے کھانے کے لیئے سامان لینے گیا ۔۔۔۔اب ہر اک کا انتظار تھوڑی کریگا وہ۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے باتوں باتوں میں پھر طعنہ مارا

امی بنا لے گی وہ۔۔۔۔۔روحان کو اب اپنی امی کی باتوں سے کوفت ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اچھا چلو بہتر ہے میں بھی فاریہ کے کمرے سے ہو آؤں۔۔۔۔کوثر شاہ یہ کہ کر سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئیں۔۔۔۔۔

روحان مجھے کھانا بنانا نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ کی شرمندگی میں اور اضافہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

واقعی۔۔۔۔۔۔روحان اس بار تھوڑا مسکرایا تھا

آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔۔۔ عرشیہ نے شکایتی نظریں روحان کی جانب مرکوز کیۓ کہا

نہیں نہیں توبہ توبہ۔۔۔۔۔میری اتنی مجال۔۔۔۔۔۔روحان مسکراتے ہوئے کہتا کچن کی جانب بڑھ گیا

کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بھی اس کے پیچھے گئ

اب کوئ تو ناشتہ بنائے گا نا۔۔۔۔۔۔ بھوک لگ رہی ہے بھئ۔۔۔۔۔۔روحان نے اپنی شہادت کی انگلی سے عرشیہ کی ناک پر ٹچ کرتے ہوئے کہا اور فریج سے دو انڈے نکال کر لے آیا۔۔۔۔۔

چولہے پر چائے چڑھا کر اس نے پٹا بیلن نکالا۔۔۔۔۔ جلدی جلدی مہارت سے ہاتھ چلاتا وہ عرشیہ کو پلک تک جھپکنے سے روکے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

بہت خوبصورتی سے اس نے بیلن سے پراٹھا بیلا اور پھر توے پر ڈال دیا ادھر چائے میں جوش آنے لگا تھا۔۔۔۔۔ گولڈن لچھے دار پراٹھا جیسے ہی پلیٹ میں رکھا اس کو دیکھ عرشیہ کی بھوک میں اور اضافہ ہو گیا۔۔۔۔۔

اب وہ آملیٹ تل رہا تھا۔۔۔۔۔ آملیٹ کی خوشبو پورے کچن میں پھیل گئ تھی۔۔۔۔۔ عرشیہ نے آج تک کسی کو اتنے اچھے سے ناشتہ بناتے نہیں دیکھا تھا ۔۔۔۔۔ ہاتھوں کی مہارت الگ جلدی الگ اور خوشبو تو بس ایسی کہ دل کر رہا تھا کہ ابھی کچن میں ہی کھانا شروع کر دے۔۔۔۔۔۔

ناشتہ تیار کر کے روحان کچن سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔ یہ کہ کر کہ اب تم باہر لے آؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

عرشیہ نے ناشتہ اک بڑی ٹرے میں سیٹ کیا اور کچن سے باہر چلی آئ۔۔۔۔۔ ابھی وہ ٹیبل پر ناشتہ رکھ ہی رہی تھی کہ کوثر شاہ فاریہ کے پاس سے واپس اپنے کمرے میں جانے کے لیۓ نیچے چلی آئیں۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ ناشتہ تو اچھا بنایا ہے تم۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ناشتے کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ہیں نا امی۔۔۔۔۔میں بھی یہی کہ رہا تھا اسے۔۔۔۔۔روحان نوالا توڑ کر منہ میں رکھتے ہوئے بولا

کوثر شاہ روحان کی بات ادھوری سن کر ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔

آپ نے امی کو کیوں نہیں بتایا کہ ناشتہ آپ نے بنایا ہے۔۔۔۔۔۔عرشیہ حیرت سے روحان کی جانب دیکھ کر آہستہ سے بولی

کیونکہ۔۔۔۔میرا دل میری مرضی۔۔۔۔۔۔۔چلو اب جلدی سے ناشتہ کر لو۔۔۔۔۔پھر تایا جان سے ملنے بھی چلیں گے۔۔۔۔۔۔تمھارا پوچھ رہے تھے وہ۔۔۔۔۔۔روحان نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے کہا

عرشیہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔بس اس کا دل ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔آنے والا کل اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے آج بھی یونیورسٹی کی چھٹی کی تھی رات بھر جاگنے کے بعد اس میں بالکل ہمت نہیں تھی کہ وہ یونیورسٹی جائے۔۔۔۔۔۔وہ اپنے کمرے میں آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔۔۔۔۔سونے کی بہت کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ سو نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔جب ادھر سے ادھر کروٹیں لینے کے بعد بھی وہ سونے کی کوشش میں ناکام ہو گئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔حالانکہ اس کا ذہن سونا چاہتا تھا ۔۔۔۔۔عجیب سا بھاری پن بھی تھا طبیعت میں لیکن نا جانے کیوں نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑتی بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ چلتی وہ کچن میں آئی اور اپنے لئے چائے بنانے لگی۔۔۔۔۔چائے کا کپ لیکر وہ اب وہ اپنی ٹیبل پر بیٹھ کتاب کھول رہی تھی کہ موبائل پر آیا میسج دیکھ اس کے چہرے پر ناگواری امڈ آئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھئی کیا ہے میں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔اس نے اپنے بال اپنے ہاتھوں میں کس کر پکڑتے ہوئے کہا

موبائل پر سرپرائز ٹیسٹ کی اناؤسمنٹ تھی جو کہ اک گھنٹے بعد تھا۔۔۔۔۔

منہ بناتے ہوئے وہ اٹھی اور واش روم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔کاہی رنگ کا جوڑا پہنے وہ نہایت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ہاں وہ بات اور تھی کہ اس کی آنکھیں بالکل بجھی بجھی تھیں۔۔۔۔۔

تیار ہو کر وہ زونین کے کمرے میں گئی تو زونین سویا ہوا تھا۔۔۔۔۔پھر وہ زاویار کے کمرے میں گئی تو پتہ چلا وہ بھی بے خبر سو رہا ہے۔۔۔۔اک گہرا سانس لیکر اس نے روحان کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔۔

روحان بھائی مجھے یونیورسٹی چھوڑ دیں۔۔۔۔۔روحان کو کمرے میں موجود پا کر وہ خوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔زونین اور زاویار کو سوتا ہوا پا کر اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ کہیں اسے اورحان کے ساتھ نا جانا پڑ جائے۔۔۔۔۔۔

اچھا تم چلو میں چابی لیکر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔روحان یہ کہ کر کمرے کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں روحان عرشیہ کے ہمراہ گھر سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے واہ عرشیہ بھی چل رہی ہے۔۔۔۔۔حریم عرشیہ کو دیکھ کر خوش ہوئ

ہاں میں نے کہا آج لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

حریم کو یونیورسٹی کے گیٹ پر چھوڑ کر روحان اور عرشیہ چلے گ ئے۔۔۔۔حریم بھی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔۔ٹیسٹ ہو گیا تھا اب اسے گھر واپس جانا تھا ۔۔۔۔۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ اورحان نے بھی آج چھٹی کی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ پریشان سی یونیورسٹی کے دروازے پر کھڑی کسی رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔روحان کو اس نے فون کیا تھا لیکن روحان اور عرشیہ دور تھے انہیں اس تک آنے میں کم سے کم آدھا گھنٹہ لگ جانا تھا۔۔۔۔۔۔

سامنے آتے اک رکشے کو روک کر وہ اس میں بیٹھنے ہی لگی تھی کہ برابر میں اک گاڑی آکر رکی۔۔۔۔۔اس میں سے دو تین لوگ جنہوں نے منہ پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا حریم کو پکڑا اور گاڑی میں ڈال کر ہوا کی رفتار سے غائب ہو گئے۔۔۔۔۔رکشے والا بھی اپنی جان بچا کر یہ جا وہ جا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قریب کھڑے کچھ لوگوں نے۔۔۔شور مچایا لیکن اس سے پہلے کوئی کچھ کرتا وہ لوگ چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ کہاں لے آئے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ جو کہ کبھی کراچی گھومنے گئی ہی نہیں تھی صدر کی پرانی عمارتوں کو دیکھ حیرت سے روحان سے پوچھنے لگی

کہاں کو چھوڑو یہ بتاؤ کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔روحان ڈرائیو کرتے ہوئے خوش ہوتے بولا کیونکہ بچپن سے اسے یہ پرانی عمارتیں بہت پسند آتی تھیں۔۔۔۔۔

ویران۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے بنا کوئی تاثر دیئے کہا

اب ایسا تو نہیں ہے۔۔۔دیکھو لوگ رہتے ہیں ان میں کئی میں آفس وغیرہ ہیں۔۔۔۔پرانی جگہ ہے کئی سالوں پرانی۔۔۔۔۔پرانی اور بوسیدہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن ویران تو نہ کہو۔۔۔۔۔روحان کو عرشیہ کا سرد تبصرہ بالکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اچھا نا۔۔۔۔۔عرشیہ نے بات کو مکمل ٹالہ اب اسے وہاں اچھا احساس نہیں ہو رہا تھا تو وہ خد کو کہنے سے روک نا پائی۔۔۔۔۔لیکن اب اسے اپنا یوں کہہ دینا خد ہی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

روحان جو عرشیہ کو کراچی کی سیر کرانے نکلا تھا۔۔۔۔۔۔کراچی کی الگ الگ جگہیں دکھانے میں کبھی ادھر جاتا کبھی ادھر۔۔۔۔۔البتہ کسی بھی جگہ پر وہ لوگ

رکے نہیں تھے بس ہر جگہ کو گاڑی میں بیٹھ کر دیکھا تھا۔۔۔۔اب وہ دونوں کھانا کھانے کے لیئے اک ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے ویٹر آرڈر لیکر چلا گیا تھا

۔۔۔۔سمندر کے کنارے بناوہ ریسٹورینٹ عرشیہ کو بہت ہی پسند آرہا تھاوہ اس منظر کو بہت خوش ہوتے بچوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جب حریم کا فون روحان کے نمبر پر آیا۔۔۔۔تو وہ دونوں کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاں حریم کہو

روحان نے فون کان سے لگا کر کہا

بھائی کلاس آف ہو گئی ہے آجائیں۔۔۔۔حریم نے کلاس سے نکلتے ہوئے کہا

گڑیا مجھے تو دیر ہو جائے گی۔۔۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمھاری کلاس اتنی جلدی ختم ہوتی ہے تو میں عرشیہ کے ساتھ کھانا کھانے چلا آیا۔۔۔۔روحان نے شرمندہ ہوتے کہا

اک کام کرو تم تھوڑا انتظار کرو میں بس آتا ہوں۔۔۔۔آدھا پون گھنٹہ لگے گا۔۔۔روحان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

میں رکشے سے چلی جاتی ہوں آپ پریشان مت ہوئیں۔۔۔۔حریم کہ ہی رہی تھی کہ روحان نے فون کٹ کر دیا

فون کٹ کرتے ہی روحان نے اک اور نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔

ہاں اورحان۔۔۔کہاں ہو یونیورسٹی میں ہو۔۔۔روحان نے اورحان کو فون کر کے کہا

نہیں یونیورسٹی میں تو نہیں لیکن یونیورسٹی کے پاس اک دوست کا گھر ہے وہاں آیا ہوا ہوں۔۔۔۔اورحان نے جواب دیا

کیوں کوئی کام تھا آپکو۔۔۔اورحان نے فوراً ہی اپنی بات مکمل کرنے کے بعد پوچھا

ہاں وہ حریم ہے یونیورسٹی میں اکیلی۔۔۔۔اس کی کلاس جلدی آف ہو گئی اور میں عرشیہ کے ساتھ لنچ کرنے آیا ہوا ہوں۔۔۔۔تم اس کے پاس چلے جاؤ۔۔۔۔جب تک میں آجاؤں گا۔۔۔۔روحان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں بھائی میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔یہ رہی یونیورسٹی۔۔۔۔آپ فکر مت کریں۔۔۔۔اور حان فوراً ہی چابی اٹھا کر اپنے دوست کے گھر سے باہر نکلا۔۔۔۔

یونیورسٹی کے قریب پہنچتے ہی اس کی نظر رکشہ روکتی حریم پر پڑی۔۔۔۔۔اسے حریم کے یوں اکیلے رکشہ روکنے پر ابھی غصہ آ ہی رہا تھا کہ اک گاڑی کو رک کر زبردستی حریم کو اس میں کھینچتا دیکھ اس کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔۔

اس نے اپنی بائیک کی اسپیڈ تیز کر دی۔۔۔۔لیکن سامنے موجود گاڑی بھی بہت تیزی سے چل رہی تھی وہ چاہ کر بھی اس گاڑی کے پاس نہیں جا پا رہا تھا

کون ہو۔۔۔تم لوگ۔۔۔۔حریم ڈرتے ڈرتے چلائی

تبھی اک آدمی نے اس کے منہ پر بیہوشی کی دوا لگادی اور وہ کچھ سیکنڈز میں ہی بیہوش ہو گئ۔۔۔۔۔۔

یااللہ میری مدد کریں۔۔۔۔۔اور حان نے دل ہی دل میں دعا کی۔۔۔۔۔وہ حریم کے لیئے فکر مند ہو رہا تھا۔۔۔۔۔لیکن فکر مند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا خون بھی کھول رہا تھا۔۔۔۔

سر کوئ ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔ان آدمیوں میں سے اک آدمی نے کسی کو فون کر کے کہا

آنے دو۔۔۔۔۔اسے جانے نہ دینا۔۔۔۔۔مجھے کوئ ثبوت نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔۔۔۔مقابل نے کہ کر فون بند کر دیا

گاڑی تیز چلاؤ۔۔۔۔۔۔۔فون بند ہوتے ہی اس آدمی نے دوسرے سے کہا اور عجیب انداز سے حریم کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

اک سنسان جگہ پر آ کر گاڑی اک گودام میں چلی گئ۔۔۔۔اور حان نے کچھ دور گاڑی روک کر زاویار کو فون ملایا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ بیل جاتی کسی بھاری چیز کے سر پر لگنے سے وہ اک دم زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔۔

ان آدمیوں میں سے ایک نے سب سے پہلے اور حان کے فون کو بند کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اسے بھی اٹھا کر اس گودام میں لے گئے۔۔۔۔۔۔

*********---

روحان کی گاڑی بہت دیر سے یونیورسٹی کے باہر ٹریفک میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ بار بار ہارن دے رہا تھا لیکن اتنی گھما گہمی تھی کہ کوئ کسی کی بات نہیں سن رہا تھا

کمال ہے جب ہم حریم کو چھوڑنے آئے تھے تب تو رش نہیں تھا۔۔۔روحان نے عرشیہ کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا

پولیس کی گاڑیوں پر نظر پڑتے ہی روحان کو عجیب لگا تو اس نے پاس سے گزرتے اک آدمی سے رش کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

اک لڑکی کو دروازے سے اغواء کر لیا ہے اک گاڑی نے۔۔۔۔۔آدمی یہ کہ کر چلا گیا۔۔۔۔

اوہو۔۔۔۔اللہ پاک اس لڑکی کی حفاظت کرے اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔۔۔آجکل بہت زیادہ ایسے کیسز سامنے آنے لگے ہیں۔۔۔۔روحان نے یہ کہ کر گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔پولیس کی گاڑیاں جاتے ہی رش اک دم چھٹنے لگا۔۔۔۔

روحان نے یونیورسٹی کے اندر جا کر حریم کو فون ملایا۔۔۔۔جب اس کا نمبر آف ملا تو وہ تھوڑا پریشان ہوا۔۔۔۔پھر اس نے اورحان کو کال کی۔۔۔۔۔اس کی حیرت کی انتہا تب ہوئی جب اورحان کا نمبر بھی آف ملا۔۔۔۔۔

اب کی بار وہ گاڑی سے اتر کر ان دونوں کو خود ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔ڈیپارٹمنٹ تقریباً خالی ہی تھا تو اسے ڈھونڈنے میں زیادہ دقت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن ملتا تو وہ ہے نا جو موجود ہوتا ہے وہ دونوں تو ڈیپارٹمنٹ کیا یونیورسٹی میں بھی کہیں نہیں تھے۔۔۔۔۔اب روحان نے وہاں کھڑے اک دو لڑکے لڑکیوں سے پوچھنا شروع کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب نے اک ہی جواب دیا کہ حریم تو یونیورسٹی سے چلی گئی تھی اور اورحان تو آیا ہی نہیں۔۔۔۔۔روحان کے دل میں اب وسوسے آنے لگے تھے۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں بار بار اس کا دھیان اس لڑکی کی جانب جا رہا تھا جو کہ دروازے سے اغواہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔لیکن پھر وہ اپنے دماغ میں اٹھتی ہر سوچ کو یہ کہ کر جھٹک دیتا کہ نہیں

نہیں حریم وہ لڑکی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ادھر عرشیہ کو پریشانی کی وجہ سے پینک اٹیک آنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔روحان نے فوراً ہی زاویار کو فون ملایا۔۔۔۔

زاویار دس منٹ سے بھی کم عرصے میں یونیورسٹی پہنچ گیا تھا۔۔جعفر شاہ اور باقی گھر والوں کو فی الحال اس سب کی اطلاع نہیں دی تھی۔۔۔۔ہاں زاویار پریشے کو اپنے ساتھ لے آیا تھا وجہ عرشیہ تھی جو کہ بری طرح ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اب وہ سب ملکر حریم اور اورحان کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔۔زونین اس لڑکے کو بھی جانتا تھا جس کے گھر اورحان تھا۔۔۔۔اس نے اس سے بھی رابطہ کیا لیکن اس نے اسے یہی بتایا کہ روحان کا فون آتے ہی اورحان چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار نے پولیس کو بھی فون کر کے اس اغواہ ہوئی لڑکی کے بارے میں پوچھا۔۔۔جس پر پولیس کا کہنا تھا کہ ابھی تک کسی نے گمشدہ لڑکی کی کمپلینٹ نہیں درج کروائی ہے اس لیئے اب تک پتہ نہیں چلا کہ وہ لڑکی کون تھی۔۔۔

کسی نے دیکھا نہیں اس لڑکی کو۔۔۔۔کوئی تھا نہیں وہاں۔۔۔۔۔زاویار نے اک ہاتھ سے فون پکڑا ہوا تھا جبکہ اک ہاتھ اس کا کنپٹی پر موجود تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے سر میں شدید درد ہو رہا ہو۔۔۔۔۔۔

سر کچھ بچے تھے جو یونیورسٹی سے گھر جا رہے تھے لیکن ان میں سے اک نے بھی اس لڑکی کو پہچانا نہیں تھا۔۔۔۔شاید وہ اسے جانتے نہیں تھے۔۔۔۔۔مقابل نے جواب دیا

کپڑوں کا رنگ حلیہ بتایا کسی نے کچھ۔۔۔۔۔زاویار کا دل اب ڈرنے لگا تھا۔۔۔۔

سر لڑکی نے ہرے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور آنکھوں پر چشمہ تھا۔۔۔۔۔۔

مقابل کے کہتے ہی زاویار کے پیروں سے زمین کھسکنے لگی۔۔۔۔۔لیکن اس نے اپنے دل کو یہ کہ کر بہلایا کہ ہو سکتا ہے کوئی اور ہو اک حریم ہی تھوڑی چشمہ پہنتی ہے۔۔۔۔۔اب بس اسے حریم کے کپڑوں کے رنگ کو کنفرم کرنا تھا۔۔۔اس کی نظریں روحان کو ڈھونڈنے لگیں

روحان۔۔۔۔حریم نے کس رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔۔۔۔زاویار نے دور سے آتے روحان کو آواز لگا کر پوچھا۔۔۔دل میں اک ہی دعا تھی کہ ہرا رنگ مت کہنا۔۔۔

ہرے رنگ کے۔۔۔۔روحان نے متلاشی نظریں ادھر ادھر کرتے بولا

زاویار کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا تھا وہ اسی کی بہن تھی۔۔۔۔جس بات کا دل کو اندیشہ تھا وہ سچ ہو کر سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔روحان زاویار کی حالت دیکھ اک دم اس کی جانب بڑھ کر بولا

حریم مشکل میں ہے روحان۔۔۔وہ اسے لے گئے۔۔۔وہ ہماری حریم ہی تھی۔۔۔۔۔۔زاویار نے اٹکتے اٹکتے کہا

نہیں وہ یہیں ہو گی۔۔۔۔۔ہم ڈھونڈ رہے ہیں نا۔۔۔۔ہو سکتا ہے اور حان ہو اس کے ساتھ وہ کسی کینٹین میں ہو۔۔۔موبائل میں چارجنگ بھی ختم ہو سکتی ہے ۔۔۔۔۔روحان کے ہر اندیشے کا جواب اس کی زبان پر تھا۔۔۔

اور حان وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے وہ حریم کے ساتھ ہو۔۔۔۔کسی لڑکے کو نہیں دیکھا ان لوگوں نے۔۔۔۔۔زونین نے کہا

نہیں کسی لڑکے کا کوئی زکر نہیں ہے۔۔۔۔۔لیکن اس کا موبائل بھی آف ہے ۔۔۔۔۔۔رکو میں پتہ لگاتا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے فون نکال کر کسی کو فون ملایا اور دو نمبر ٹریس کرنے کے لیئے دیئے۔۔۔۔ان نمبروں میں اک نمبر حریم کا تھا جبکہ دوسرا نمبر اور حان کا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کا کوئی بڑا نہیں ہے جس سے میں بات کر سکوں۔۔۔۔۔۔دوسری جانب سے کوئی بھاری مردانہ آواز میں مخاطب تھا

ہیں۔۔۔۔پر ساتھ نہیں۔۔۔۔یہ مسئلہ میرا ہے اور اس کا حل مجھے خد نکالنا ہے۔۔۔۔آنیہ نے ہمت جمع کرتے کہا وہ بہت بہادر نہیں تھی۔۔۔۔لیکن اب وہ جان گئی تھی کہ اسے اپنی لڑائی خد ہی لڑنی ہے۔۔۔۔ہاں وہ اپنے بڑوں کو اس سب کے بارے میں آگاہ ضرور کرے گی لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ کسی کا فیصلہ وہ خد پر لاگو نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

اس سب میں بہت خرچہ ہو گا۔۔۔۔کیا آپ کر لیں گی۔۔۔۔۔فون کی دوسری جانب سے اس آدمی نے کہا

آپ فکر مت کریں۔۔۔۔۔آنیہ نے سرد انداز میں کہا

ٹھیک ہے پھر میں کاغزات بنوا کر آپ سے ملاقات کرتا ہوں۔۔۔۔۔اس شخص نے کہ کر فون بند کر دیا

آنیہ نے بھی فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔اور اب وہ کھڑکی سے باہر درخت کی ٹہنی پر بیٹھی چڑیا کو پر سوچ انداز میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنی قید ہوں نا میں۔۔۔۔اور تم کتنی آزاد۔۔۔کہنے کو میں اپنے باپ کے گھر میں ہوں۔۔۔میرا شوہر اک کامیاب بزنس مین ہے ہر طرف دولت ہے پیسہ ہے۔۔۔۔لیکن پھر بھی میں خوش نہیں۔۔۔۔میں آزاد نہیں۔۔۔۔کیونکہ احساس نہیں ہے۔۔۔۔احساس۔۔۔نہ اس گھر میں نہ اس گھر میں۔۔۔۔بابا کو فکر نہیں ماما کو پرواہ نہیں۔۔۔سکندر کی نظر میں میری اہمیت نہیں۔۔۔۔لیکن اب۔۔۔آنیہ خد کی فکر خد کرے گی۔۔۔۔خد کی پرواہ بھی وہ خد ہی کرے گی اور سب سے زیادہ اپنی زات کو اہمیت دے گی۔۔۔۔خد کے لیئے میں خد کافی ہوں مجھے کسی انسان کے احساس اور خیال کی اب کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔آنیہ نے اپنی آنکھ سے بہتا آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے اس چڑیا سے کہا

****

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو یہاں سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہے۔۔۔۔۔فوراًان دونوں کو اک اک انجیکشن لگا کر دوسری گاڑی میں ڈالو۔۔۔۔۔اک بندے نے جس کے عجیب بڑے بڑے بال تھے کمرے میں آکر کہااور پھر گودام سے باہر چلا گیا

اس کے کہے مطابق اور حان اور حریم کو انجیکشن لگایا گیااور اک گاڑی میں ڈال کر گاڑی کو گودام سے باہر لے گئے۔۔۔۔۔وہاں ان کی موجودگی کے تمام ثبوت بھی مٹادیئے گئے تھے۔۔۔۔۔

مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر ان آدمیوں نے ان دونوں کو اک اندھیرے کمرے میں بند کیا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*********_

زاویار نے اپنی پوری ٹیم بلوالی تھی ہر کوئی حریم اور اور حان کی تلاش میں لگا ہوا تھا صبح سے شام ہو گئی تھی لیکن کسی کو کوئی سوراخ نہیں ملا تھا۔۔۔۔

سر آپ نے جو نمبر دی ئے تھے ان کی لو کیشن معلوم ہو گئ ہے۔۔۔۔اک آدمی نے زاویار کے پاس آکر کہا۔۔۔۔

زاویار فوراً ہی اس کی بتائ گئ لو کیشن کے لی ئے نکل گیا۔۔۔۔۔

اور حان اور حریم دونوں کے موبائل اک ہی جگہ بند ہوئے ہیں۔۔۔۔زاویار نے زونین سے کہا

اس کا مطلب وہ دونوں ساتھ ہیں۔۔۔۔۔زونین نے تھکے تھکے انداز میں کہا

ہمم شاید۔۔۔بس دعا کرو کہ وہ دونوں صحیح سلامت ہوں۔۔۔زونین بھی زاویار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

روحان کو زاویار نے پہلے ہی پریشے اور عرشیہ کو گھر چھوڑنے بھیج دیا تھا۔۔۔۔

روحان کے گھر جاتے ہی گھر میں کہرام مچ گیا۔۔۔۔

اس کی منحوسیت شروع ہو گئی۔۔۔۔۔دیکھا وہ آئے اور ان کے بچوں پر مصیبت آ گئی۔۔۔۔۔کوثر شاہ غم و غصے کے ملے جلے تاثرات دی ئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

چپ کروا بھی کوثر۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے غصے سے کہا اور کمرے سے نکل گ ئے

یا اللہ میری بچی۔۔۔۔۔کوثر شاہ کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے

ادھر سفید حویلی میں بھی سب پریشان ہو گ ئے تھے اور حان کی غیر موجودگی سب کو ہی افسردہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔دونوں حویلیوں میں اک بار پھر مشکل آئی تھی اور سب کے دل اس کا تعلق جعفر شاہ نے جوڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

جعفر شاہ بھی بچارے پریشان سے چپ چاپ کونے میں بیٹھے ہوئے تھے ابھی تو انہوں نے اپنی بیٹی کو صحیح سے دیکھا بھی نہیں تھا اور اب وہ غائب تھی مشکل میں تھی اور وہ بے بس تھے۔۔۔۔وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ سب ان کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں لیکن وہ ہر اک کے منفی خیالات کو مکمل نظر انداز کی ئے اپنی بچی کے لی ئے دعا گو تھے

کچھ سوچتے ہوئے وہ چپ چاپ اٹھے اور اپنے کمرے میں چلے گ ئے۔۔۔۔۔باہر ویسے بھی وہ کسی سے کیا بات کرتے۔۔۔۔۔اک باپ تھا جس سے تو وہ اپنی جوانی کے دنوں میں بھی بہت کم ہی کلام کرتے تھے۔۔۔۔اور جس باپ کو وہ پیچھے چھوڑ کر گ ئے تھے اب تو وہ بھی ویسا نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔وہ خدا اپنے اندر بہت کچھ سمیٹے خاموش سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اک بھائ تھا جو شاید ان کی غیر موجودگی میں اکیلے پن کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔وہ ان سے محبت کرتا تھا اور وہ محبت اس کی آنکھوں میں صاف نظر آتی تھی۔۔۔۔۔اسے احساس بھی تھا اپنے بھائ کی تکلیف کا لیکن شاید مصلحت کی چکی میں پس رہا تھا ۔۔۔۔۔وہ قبول اور مسترد کے بیچ میں کہیں پھنسا تھا۔۔۔۔۔وہ مزید اس سے بات کر کے اسے اور پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے

دو بیٹے تھے جو کہ سخت ازیت میں تھے لیکن کہاں تھے اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک بیٹی تھی جس کی پیدائش کا انہیں نا جانے کتنا انتظار تھا۔۔۔۔اور اب وہ کہاں تھی کسی کو خبر نہیں تھی۔۔۔۔سوچوں میں محو وہ سیدھے واش روم گ ئے اور وضو کر کے باہر آئے۔۔۔۔جانماز بچھا کر انہوں نے نماز ادا کی اور وہیں مصلح پر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔۔۔

خالی آنکھیں سجدے کی جگہ کو بس تکے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

یا اللہ پاک۔۔۔۔۔۔میں کئ سال اپنوں سے دور رہا۔۔۔۔میری بیوی چلی گئ ۔۔۔۔میرے اپنے مجھ سے بد ظن ہیں۔۔۔۔۔میں نے آپ سے کوئ شکایت نہیں کی۔۔۔۔میں آپکی رضا میں راضی رہا اور میں ابھی بھی آپ کی رضا میں راضی ہوں۔۔۔۔۔لیکن یا رب دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔۔۔۔۔آپ ہی کہتے ہیں مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔۔۔۔۔یا رب العالمین۔۔۔۔۔میں آپ سے اپنی بیٹی اور اس بچے اور حان کی حفاظت مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔میرے رب ان دونوں بچوں کی حفاظت فرما۔۔۔۔مجھے یقین ہے اگر آپ نے ان کی حفاظت کی تو کوئ ان کو زرا

بھی تکلیف نہیں پہنچا پائے گا۔۔۔۔۔پھر وہ چاہے جہاں بھی ہوں۔۔۔۔میرے نصیب میں نا جانے میری بیٹی سے دوبارہ ملنا کب لکھا ہو۔۔۔۔لیکن میں چاہتا ہوں جب بھی وہ اور وہ بچہ گھر واپس آئیں وہ صحیح سلامت ہوں۔۔۔۔۔جعفر شاہ کی آنکھیں ان کے دل میں اللہ سے جڑے عقیدے کی گواہ تھیں۔۔۔۔وہ رو نہیں رہے تھے انہیں یقین تھا کہ اب ان کی عرضی جس دربار میں گئی ہے وہاں سے وہ نامنظور نہیں ہو گی۔۔۔۔اک باپ نے اپنی بیٹی اپنے رب کی حفاظت میں دے دی تھی۔۔۔۔اب شک کی کوئی بنیاد ہی نہیں تھی۔۔۔۔وہ پر امید ہوتے مصلح سے اٹھے اور قرآن پاک کھول کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔اللہ کی زات سے امید باندھ کر اللہ والوں کو سکون کیسے ملتا ہے کوئی جعفر شاہ کو دیکھ کر باآسانی معلوم کر سکتا تھا۔۔۔۔

****

کیا مطلب کہیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔کہیں نا کہیں تو ہوں گے ناوہ لوگ۔۔۔۔۔زاویار غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔

مسٹر زاویار یہ کس طرح بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔یہ سرکاری ملازم ہیں آپکے زاتی ملازم نہیں جن سے آپ جیسا چاہیں سلوک کریں۔۔۔وہ اپنی ڈیوٹی کر رہے ہیں دو پہر سے لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔جب کوئی سوراخ نہیں ملے گا تو کیا کریں گے۔۔۔۔۔زاویار کے سینئر نے اس س کی بات سن لی تھی اور اب وہ اسے بالکل سرد لہجے میں کہ رہے تھے۔۔۔۔

زاویار ان کے آتے ہی سیدھا کھڑا ہو گیا تھا حالانکہ اس وقت اس کا دل کر رہا تھا کہ پوری دنیا کو تہس نہس کر کے اپنی بہن کو ڈھونڈ نکالے لیکن مجبور تھا۔۔۔جو کچھ کر سکتا تھا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بہتر ہو گا آپ گھر جا کر آرام کریں۔۔۔کسی کو کچھ خبر ملے گی تو آپ کو اطلاع کر دیں گے۔۔۔۔۔انہوں نے زاویار سے کہا اور وہاں سے چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویار ان کی باتیں سن کر تلملا گیا۔۔۔۔۔دن ڈھل گیا تھا اور اسے ابھی تک اپنی بہن کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔اک بھائ کے دل پر کیا بیت رہی تھی وہ کیسے سب کو بتاتا۔۔۔۔

بھائ چلیں یہاں سے۔۔۔۔۔۔زونین نے آ کر زاویار سے کہا

کہاں چلوں۔۔۔۔۔زاویار نے خالی آنکھیں لی ئے کہا

گھر چلیں۔۔۔۔۔۔زونین نے بہت ہمت جمع کرتے کہا

www.novelsclubb.com

میری بہن آئی نہیں ہے اور میں گھر چلا جاؤں۔۔۔۔۔وہ نا جانے کہاں ہے کیسی ہے ۔۔۔۔کس حال میں ہے اور میں گھر جا کر آرام کروں۔۔۔۔۔۔نہیں زونین مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔آپ چلیں پلیز۔۔۔۔۔زونین نے بس اتنا کہا

تم چلے جاؤ مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔زاویار زونین کو ہٹاتے ہوئے آگے جانے لگا۔۔۔۔

ہم رات میں ویسے بھی اسے نہیں ڈھونڈ سکتے بھائی۔۔۔۔۔ہم ہر جگہ تلاش کر چکے ہیں کوئی اک جگہ نہیں چھوڑی ہم نے۔۔۔۔۔جب تک کوئی سوراخ نہیں ملتا ہم اسے نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔۔۔۔۔اور سوراخ کا پتہ لگانے کے لیئے ہمیں ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔میرا دل بھی نہیں ہے گھر جانے کو۔۔۔۔۔لیکن اس سب کا کوئی فائیدہ نہیں۔۔۔۔۔ہمیں حریم اور اور حان کو گھر لانا ہے اور اس طرح ہم صرف تھک رہے ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔زونین نے یہ

کہ کر زاویار کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔زاویار اس کے پیچھے شکستہ قدم لیے چلنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کچھ دیر کے لیئے اپنا سر پکڑے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اسے کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔کمرے کا اندھیرا الگ اس کے زہن پر خوف طاری کر رہا تھا۔۔۔۔جھماکے سے اسے دوپہر میں ہوا حادثہ یاد آیا کہ کیسے کوئی اسے کھینچ کر گاڑی میں بٹھا کر لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ ڈرنے لگی تھی ڈر کی وجہ سے اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ تبھی کمرے میں لگا بلب اک دم روشن ہو گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس بلب کی روشنی اتنی زیادہ نہیں تھی لیکن کم سے کم حریم اپنے اطراف کی چیزیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔تبھی اس کی نظر اک لڑکے پر پڑی جو کونے میں بے حال پڑا تھا ۔۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے اٹھ کر اس کے قریب آنے لگی اس کا سر بری طرح گھوم

رہا تھا۔۔۔۔انکھوں کے سامنے بار اندھیرا آرہا تھا وہ بار بار اپنی آنکھیں کھول کر بند کر رہی تھی تاکہ سامنے کا منظر صاف ہو سکے۔۔۔

اس لڑکے کے پاس آکر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔۔

اورحان بھائی۔۔۔۔۔۔۔اس نے اورحان کے پاس بیٹھ کر اس کے کندھے کو ہلاتے ہوئے کہا

اورحان بھ۔۔۔۔۔۔دوبارہ جب اس نے اورحان کو پکارا تو نا جانے کیوں اس کے دل نے اسے بھائی کہنے سے روک دیا۔۔۔۔۔۔

اٹھیں۔۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔وہ اپنے آنسو پونچھتے اورحان کو جگانے لگی۔۔۔۔

اورحان آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھونے لگا تھا کہ تبھی اک دم سے ہوش میں آتے اس نے حریم کی جانب بڑھ کر اک ہاتھ سے حریم کا گلہ اور دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو کس کر پکڑا۔۔۔۔شاید وہ بیہوش ہونے سے پہلے اس آدمی کو اسی طرح پکڑنا

چاہتا تھا لیکن کچھ کر نا سکا تبھی اس کے ذہن میں یہ بات اٹکی رہ گئ۔۔۔البتہ ڈری ہوئ حریم اور حان کی اس حرکت پر اور زیادہ ڈر گئ تھی۔۔۔۔۔

اور حان سختی سے حریم کو پکڑے ہوئے تھا اس کی آنکھوں کے سامنے کا منظر بالکل دھندھلا تھا۔۔۔۔کچھ سیکنڈز بعد جب منظر تھوڑا صاف ہوا تو حریم کو اپنی مضبوط گرفت میں پا کر وہ اک دم پیچھے ہٹا۔۔۔۔

سوری سوری۔۔۔۔۔اور حان دیوار سے لگ کر بولا۔۔۔پہلے ہی وہ پریشان تھا اس پر اس کا حریم کو تکلیف پہنچا دینا اسے اور شرمندہ کرنے لگا۔۔۔

حریم کی سفید گردن پر اور حان کی انگلیاں چھپ گئیں تھیں۔۔۔۔وہ اپنے گلے کو مسلتے خوفزدہ نظروں سے اور حان کو دیکھنے لگی

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔اور حان فکر مند ہوتے حریم سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

حریم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔اس کے گلے کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی بری طرح درد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں تمھارا پیچھا کر رہا تھا جب ان لوگوں نے حملہ کیا میں سمجھا میرے آس پاس وہی لوگ ہیں تبھی میں نے تمھیں چوٹ پہنچادی۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔اور حان شرمندہ ہوتے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔حریم کو اس کی وجہ سے تکلیف پہنچی تھی اس وقت اس کے زہن پر یہی سوار تھا

آپ میرے پیچھے کیسے۔۔۔۔آپ تو یونیورسٹی نہیں آئے تھے۔۔۔۔حریم نے اپنی گردن کو سہلاتے اٹک اٹک کر حیرت سے پوچھا

وہ مجھے روحان بھائی نے کہا تھا۔۔۔۔۔ان کا فون آیا تھا۔۔۔۔۔اور حان کا سر مسلسل چکرا رہا تھا اس سے آنکھیں کھولنا بھی جب محال ہونے لگا تو اس نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

حریم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔مٹی سے اٹا چہرا۔۔۔ماتھے پر خون جو کہ شاید سر سے رس کر آرہا تھا ۔۔۔۔۔بگڑا حلیہ۔۔۔۔۔۔اور حان کو وہ آدمی بیہوش کرنے کے بعد گھسیٹ کر لایا تھا تبھی اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے

۔۔۔۔کئی جگہ تو خون بھی لگا تھا۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔حریم نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا

اور حان حریم کی بات سن کر اک دم اک آنکھ کھول کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اب ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔اس نے اپنے دل میں کہا۔۔۔حریم جو کہ خد خوفزدہ تھی ڈری ہوئی تھی اس کے باوجود حریم کو خد کے لیئے فکر مند ہوتا دیکھ اسے عجیب سا سکون ملا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔حریم نروس ہوتے ہوئے بولی

ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔بس درد ہو رہا ہے بہت جسم میں۔۔۔۔۔اور حان نے اپنے کندھے کو پکڑتے ہوئے کہا

ابھی وہ دونوں آپس میں بات کر ہی رہے تھے کہ اک دم دروازہ کھلا اور اس سے پہلے وہ دونوں کچھ کرتے اک آدمی اک ڈبہ رکھ کر فوراً کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

اور حان نے حریم کو پیچھے کیا اور خود اس ڈبے کے پاس گیا۔۔۔اس کے پیر پر چوٹیں لگیں تھیں وہ صحیح طرح سے چل بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔ڈبہ کھولتے ہی اس کی آنکھوں نے جو دیکھا وہ اسے حیرت میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔

ڈبے کے اندر کھانا دوائی ان دونوں کے لیئے صاف کپڑے پانی سب موجود تھا۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کی جانب دیکھا اور اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

کون ہیں یہ لوگ۔۔۔۔حریم نے سامان دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔لیکن جو بھی ہیں ہمیں صحیح سلامت رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

اور حان سامان کو ہاتھ میں لیکر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اگر کچھ ملا ہوا ہو تو۔۔۔۔۔حریم نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا۔۔۔۔۔اور حان نے کھانے کے پیک ڈبے ہاتھ میں لیکر کہا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔حریم کے چہرے پر ابھی بھی خوف تھا

دیکھو۔۔۔۔کھانا اچھے ریسٹورینٹ کا ہے اور بالکل پیک ہے۔۔۔۔یہی دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے۔۔۔بسم اللہ پڑھ کر کھالو۔۔۔۔بھوکا مرنے سے تو بہتر ہے کچھ کھا کر مر جائیں۔۔۔۔۔اور حان نے کھانا آگے بڑھاتے ہوئے کہا

کھالیں پھر۔۔۔۔حریم گھبراتے ہوئے بولی

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں صبح کا ناشتہ کیئے ہوئے تھے اور اب نا جانے کیا وقت ہو رہا تھا اک بات صاف تھی کہ رات ہو گئ تھی۔۔۔۔لیکن کتنی رات ہوئ تھی اس کا اندازہ ان دونوں کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

حریم نے کھانا کھولا تو کھانے کو دیکھ اس کی بھوک میں اور اضافہ ہونے لگا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہی جلدی جلدی کھانا کھانے لگے۔۔۔۔۔۔کھانا کھانے کے بعد اورحان نے دوائیں اٹھائیں۔۔۔۔۔

یہ لو سر درد کی گولی کھالو۔۔۔۔۔اورحان نے حریم کی جانب پانی اور دوا بڑھاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اور پھر وہ روئ پر دوا لگا کر اپنے زخم صاف کرنے لگا۔۔۔ہاتھوں اور پیروں کے زخم صاف کرنے کے بعد وہ اپنے سر کا زخم صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔بار بار تکلیف کی وجہ سے اس کا ہاتھ زخم سے ہٹ جاتا۔۔۔۔تھوڑی دیر تو حریم اس کو یوں

دیکھتی رہی پھر اٹھ کر اس کے پاس چلی آئی۔۔۔۔میں صاف کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔حریم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔اور حان نے صاف انکار کیا

دیں مجھے۔۔۔۔حریم اس کے ہاتھ سے روئی تقریباً چھینتے ہوئے بولی

اب وہ اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اور آہستہ آہستہ اس کے سر کا زخم صاف کر رہی تھی۔۔۔۔زخم زیادہ گہرا نہیں تھا یہ دیکھ اس کے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔۔۔ وہ بہت اچھی طرح سے اپنے کام میں مگن تھی۔۔۔۔۔جبکہ اور حان کو حریم کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا۔۔۔وہ جزبات جو اس نے اپنے دل کے کونے میں دبا دیئے تھے وہ پھر سے ابھر رہے تھے۔۔۔جس محبت سے اس نے منہ موڑ لیا تھا جسے وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اس کے عین سامنے کھڑی ہو کر اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔۔۔۔۔

ناجانے کہاں ہیں میرے بچے۔۔۔۔۔تم خد کوشش کیوں نہیں کر رہے اویس۔۔۔۔۔فرحان شاہ کو جب سے خبر ہوئی تھی کہ زاویار اور زونین گھر واپس آگئے ہیں وہ اک پل چین سے نہیں بیٹھے تھے۔۔۔

بابا میں چاہ کر بھی زاویار سے اچھا نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔۔۔پھر بھی آپکی تسلی کے لیئے میں کتنی بار ہو کر آیا ہوں۔۔۔۔۔آپ اللہ سے اچھے کے امید لگائیں انشاءاللہ وہ دونوں مل جائیں گے۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا اور حان آخر ہے کہاں۔۔۔۔۔حریم کو جب وہ لوگ لیکر گئے اور حان وہاں نہیں تھا وہ اکیلی تھی تو وہ کیسے غائب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔فرقان شاہ اپنی سوچوں میں الجھے کہ رہے تھے۔

بابا روحان نے بتایا تو ہے کہ اس نے اور حان کو حریم کے پاس بھیجا تھا ہو سکتا ہے اس نے اسے دیکھ لیا ہو۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے وہ اسے لیکر آرہا ہو۔۔۔اویس شاہ جو کہ خد

بھی بہت پریشان تھے اس وقت اپنی تمام تر پریشانی بالائے طاق رکھ کر فرحان شاہ کو سمجھانے میں لگے تھے

ہونے کو تو پھر بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے سخت لہجے میں کہا

توبہ کریں بابا۔۔۔اللہ نا کرے۔۔۔۔۔ثناء شاہ ان کی بات سن کر اک دم بولیں۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اللہ نا کرے۔۔۔۔۔اب تو اللہ سے ہی امید ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ پریشانی میں ادھر سے ادھر ٹہلے ہی جا رہے تھے۔۔۔۔۔

.....

www.novelsclubb.com

کھانا کھا رہے ہیں کیا۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار سے پوچھا۔۔۔

میری بہن لاپتہ ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ میں کھانا کھا لوں۔۔۔۔۔تمھاری تو دوست تھی ناوہ کیا تمھیں زرا اس کا خیال نہیں آ رہا۔۔۔۔۔زاویار جو کہ پورا دن کراچی کا کونا کونا چھان کر ناکام گھر لوٹا تھا پریشے کی بات سن کر الجھ کر بولا

صرف آپکی بہن غائب نہیں ہے۔۔۔۔۔میرا بھائی بھی ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔

اور رہی بات حریم کی تو وہ میری بھی بہن ہے۔۔۔۔مجھے آپ سے کم تکلیف نہیں ہو رہی۔۔۔۔لیکن میں اپنی تکلیف کی وجہ سے دوسروں کو دکھ نہیں دے رہی ۔۔۔۔پریشے جو کہ زاویار کو دیکھ کر خد کو سنبھالی تھی زاویار کی سخت باتیں سن کر پھر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔زاویار کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے نرم لہجے میں کہا

پریشے نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم دونوں۔۔۔۔پریشے کے جاتے ہی زاویار نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے جھنجھلا کر کہا

مجھے تو کوئی اور ہی بات لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔فاریہ جو کہ کوثر شاہ کے کمرے میں بیٹھی تھی اپنے چہرے پر سنسنی طاری کیۓ بولی

مطلب۔۔۔آنیہ نے حیرت سے پوچھا

ہاں مجھے بھی بات کچھ اور ہی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بھی فاریہ کی ہاں میں ہاں ملائی

کوئ مجھے بتائے گا بھی کہ یہاں کیا باتیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔۔آنیہ نے آواز بلند کرکے پوچھا

تم رہنے دو۔۔۔۔ تمھارے سمجھ میں نہیں آئے گی یہ بات۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے آنیہ کو سائڈ کرتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔مجھے کیوں نہیں۔۔۔۔۔آنیہ نے ناسمجھی سے کہا

ارے پاگل کہیں وہ دونوں۔۔۔۔۔بھاگ تو نہیں گ ئے اک دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔۔فاریہ نے اس انداز سے کہا جیسے کوئ راز افشاں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

توبہ توبہ۔۔۔۔۔وہ کیوں بھاگنے لگے۔۔۔۔۔کس طرح کی باتیں سوچ رہی ہیں آپ لوگ۔۔۔۔وہ کیوں بھاگیں گے۔۔۔۔۔۔آنیہ کو اپنے کانوں سے سنی ہوئی بات پر یقین نہیں آیا تھا اسے حیرت تھی کہ اس کی امی اور بہن اس طرح بھی سوچ سکتی ہیں۔۔۔۔۔

کیونکہ جعفر بھائی کے آنے کے بعد اب تو ان دو خاندانوں میں رشتہ ہو گا نہیں۔۔۔۔چاچو کبھی جعفر بھائی کی بیٹی کو اس گھر کی بہو نہیں بنائیں گے۔۔۔۔۔ یہی سوچ کر وہ دونوں بھاگ گئے ہوں گے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے کڑی سے کڑی جوڑ کر کہانی بنائی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسے مشکل دور میں بھی اللہ جانے آپ لوگوں کے دماغ اس طرح کیسے چل جاتے ہیں مجھے تو حیرت ہے۔۔۔۔اندازہ بھی ہے کہ کسی پاک دامن لڑکی پر بہتان لگانا کتنا بڑا گناہ ہے۔۔۔۔۔آنیہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی

ہاں نا امی صحیح بات تو کہ رہی ہے آنیہ۔۔۔۔۔ ہمیں کیا معلوم کیا سچ ہے بے وجہ ہم خد کو گناہگار کیوں کریں۔۔۔۔۔فاریہ بھی یہ کہ کر کمرے سے چلی گئ۔۔۔۔جبکہ اس کے پیچھے کوثر شاہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

****

تم سو جاؤ سکون سے میں جاگ رہا ہوں۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کو جاگتے ہوئے دیکھ کر کہا

ہاں آپ کے ساتھ اک کمرے میں بند ہوں۔۔۔۔انجانی جگہ۔۔۔۔۔اور میں سو جاؤں۔۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔۔حریم نے دل ہی دل میں کہا

گھبراؤ نہیں۔۔۔۔۔میں ہوں نا سو جاؤ۔۔۔۔۔اور حان نے اس بار بہت آرام سے کہا لہجے میں بہت نرمی تھی

نیند نہیں آرہی آئے گی تو سو جاؤں گی۔۔۔۔۔حریم نے یہ کہ کر بات کو ٹالا

تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے نا۔۔۔۔اور حان اپنی نظریں حریم پر ٹکائے بول رہا تھا

ایسی بات نہیں۔۔۔ حریم نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اتنا گرا ہوا نہیں ہوں میں۔۔۔۔کم سے کم تم مجھ پر بھروسہ تو کر ہی سکتی ہو۔۔۔۔۔۔

حریم اور حان کی بات سن کر اک دم چونکی۔۔۔۔۔نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔ حریم نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ اس وقت اس قسم کے کسی ٹاپک کو چھیڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔کیونکہ نا تو یہاں کہیں چھپنے کی جگہ تھی نہ ہی راہ فرار۔۔۔۔۔۔

تو پھر سو جاؤ پلیز۔۔۔۔۔اور حان نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ حریم اس کے ساتھ کمفرٹیبل نہیں ہے اور وجہ بھی اسے اچھے سے معلوم تھی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔ جسم پر لگی چوٹوں میں اب درد بڑھتا جا رہا تھا اور حان کے منہ سے بے ساختہ آہ نکل گئ۔۔۔۔

درد ہو رہا ہے بہت۔۔۔۔۔ حریم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

اور حان نے آنکھیں کھول کر پل بھر کے لیئے حریم کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ جس معصومیت سے اسے دیکھ کر پوچھ رہی تھی اگر وہ اس کی محبت میں گرفتار نہیں بھی ہوتا تو شاید اس وقت ہو جاتا۔۔۔۔۔ وہ چہرہ تھا ہی ایسا معصوم کہ کوئ دل کیوں نہ ہارے اس پر آنکھوں میں فکر۔۔۔۔ وہ بھی آپ کے لیئے۔۔۔ اگر اس کے سو دل ہوتے تو وہ سو بار اس لڑکی پر اپنا دل ہار بیٹھتا۔۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ اور حان نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

حریم نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس وہ بھی آنکھیں بند کر کے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی رہی۔۔۔۔ خالی کمرے میں کوئ ایسی جگہ یا چیز نہیں تھی جہاں سویا

www.novelsclubb.com

جائے اور اور حان کے سامنے اس سے زمین پر لیٹا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔اسے عجیب لگ رہا تھا۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور کونے میں جا کر بیٹھ گئ ۔۔۔کونے میں بیٹھنے کا اسے یہ فائیدہ ہوا کہ اس کے سر کو دوسری دیوار کا سہارا مل گیا۔۔۔۔۔تھکان تو اسے پہلے ہی بہت ہو رہی تھی اوپر سے رات کا بھی کوئ اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ پریشانی کے عالم میں تھوڑی ہی دیر میں خوابوں کی دنیا میں پرواز کر گئ۔۔۔۔۔

اور حان نے آنکھ کھول کر جب حریم کو بے خبر سویا ہوا پایا تو اک پل کے لیئے اس کے دل میں خیال آیا کہ اسے صحیح سے لٹا دے کیونکہ وہ بہت بری طرح سوئی تھی لیکن پھر اس نے اپنے دل میں اٹھتے خیالوں کو جھٹکا کیونکہ اگر وہ جاگ جاتی تو ناجانے کیا سمجھتی۔۔۔۔خد کو اس معصوم چہرے کے سحر سے زبردستی آزاد کرتا وہ سوچوں میں ڈوب گیا۔۔۔۔اسے یہاں سے نکلنے کا انتظام کرنا تھا لیکن کس طرح وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک بار بس اک بار کوئی موقع میرے ہاتھ آئے۔۔۔۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا۔۔۔اک آہ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلی کیونکہ اس نے اپنی زخمی ہاتھ کو دے مارا تھا۔۔۔اس کی چیخ نے حریم کی نیند میں خلل تو پیدا نہیں کیا یہ دیکھنے کے لیئے اس نے پھر سے اس سوئے وجود کی جانب نظریں کیں۔۔۔اس بار وہ اپنے دل کو روک نا سکا اور بس اپنے محبوب کو دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔اس معصوم چہرے کو دیکھتے دیکھتے اس کی بھی آنکھ کب لگی اسے پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔ حریم۔۔۔۔۔ حریم کی آنکھ کھلی تو اورحان اس کا نام چیخ چیخ کر لے رہا تھا۔۔۔۔۔ حریم نے گھبرا کر اک دم سیدھے ہوتے اورحان کو دیکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اورحان نیند میں حریم کا نام لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔ پسینے سے شرابور جیسے کوئی بہت بھیانک خواب دیکھ رہا ہو۔۔۔۔۔۔اس کے چہرے سے اس کے خوف کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حریم جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔۔ا۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔خبر دار جو اپنے گندے ہاتھ اسے لگائے تو۔۔۔۔۔اور حان چلا رہا تھا۔۔۔۔کبھی اس کا چہرہ اس کا غصہ دکھا رہا تھا کبھی خوف۔۔۔۔۔۔حریم پریشان ہوتے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔میں یہ رہی۔۔۔۔۔۔حریم نے اور حان کا ہاتھ پکڑ کر اسے جگانا چاہا۔۔۔۔۔لیکن وہ جاگا نہیں۔۔۔۔بس چلا چلا کر اک دو جملے ہی بار بار دہرا رہا تھا۔۔۔

میں یہیں ہوں۔۔۔۔آپ خواب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔اس بار اس نے اپنا ہاتھ اور حان کے گال پر لگایا۔۔۔۔۔اس کا گال شعلے کی طرح جل رہا تھا۔۔۔۔۔یا اللہ ان کے ہاتھ تو ٹھنڈے ہیں لیکن یہ سر اور گردن کیوں جل رہی ہے۔۔۔۔۔حریم نے بیک وقت اپنا ہاتھ اس کی گردن اور ماتھے پر باری باری چھوا کر بولا۔۔۔

وہ بری طرح گھبرانے لگی تھی۔۔۔۔اور حان مسلسل بولے جارہا تھا شاید یہ سب بخار کے تیز ہونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔۔

حریم نے خد کو پہلے پر سکون کیا اور پھر اک گہری سانس لیکر دوا کے ڈبے کے پاس گئ۔۔۔۔

ڈبے میں سے اس نے بخار کی دوا نکالی جو سوٹ اس کے لیئے آیا تھا اس کا دوپٹہ نکالا اور پانی لیکر تقریباً بھاگتے ہوئے اور حان کے پاس آئ۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ پھر سے ڈبے کے پاس گئ اور وہاں سے تمام کپڑے اٹھائے اور ان کو گول کر کے اک تکیہ کی شکل دی اور اور حان کا سر بڑی احتیاط سے اس پر رکھ دیا۔۔۔۔اب وہ پانی کو دوپٹے کے پلو پر ڈال کر اس کے ماتھے پر پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر پٹیاں رکھنے کے بعد اور حان پر سکون ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

دوا کھالیں۔۔۔۔ حریم نے بہت دھیرے سے کہا۔۔۔۔

اور حان جو کہ شاید غنود گی کی کیفیت میں تھا بڑی مشکل سے حریم کے سہارے سے اٹھا اور دوا کھا کر واپس لیٹ گیا۔۔۔۔۔وہ اک بھاری بھر کم نوجوان تھا حریم جیسی نازک لڑکی کے لی ئے اسے سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا پھر بھی وہ اس کے تمام کام کی ئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔اس کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔۔اک بات صاف تھی وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن شاید ابھی اسے اس بات کا احساس نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

حر۔۔۔یم۔۔۔۔اور حان نے اٹکتے اٹکتے حریم کا نام لیا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔حریم گھبراتے ہوئے ابھی بھی اس کے سر پر پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔میری۔۔۔۔محبت۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔حریم۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اٹکتے اٹکتے کہا

ہمم۔۔۔۔۔۔ حریم نے بس اتنا کہا وہ جانتی تھی کہ اور حان ابھی اپنے ہوش میں نہیں تبھی کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا

میں تمھیں خوش رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔اور حان پھر سے بولا

یہ جاگ تو نہیں رہے۔۔۔۔۔ حریم نے دل ہی دل میں کہا اور پھر اور حان کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔

ان لوگوں نے میری دنیا مجھ سے چھیننے کی کوشش کی ہے میں ان کے لیئے اس زمین کو تنگ کر دوں گا۔۔۔۔۔۔اب وہ پھر سے تپش میں آرہا تھا۔۔۔۔۔آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔۔۔۔شاید یہ اس کی سوچیں تھیں جو مسلسل اس کے زہن میں ہلچل مچائے ہوئے تھیں اور بخار کی وجہ سے اس کا اپنے زہن پر کوئی قابو نہیں رہا تھا تو سارے خیالات زبان پر آموجود ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

آپ آرام کریں۔۔۔۔۔۔ حریم کے لیئے جب اس کے پاس رکنا محال ہوا تو وہ یہ کہ کر اٹھی اور اپنی جگہ پر واپس آگئی نظریں ابھی بھی اور حان پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

انہیں میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔اور حان مسلسل بے چین ہو رہا تھا

تم میری محبت ہو حریم۔۔۔۔۔۔۔میری محبت قبول کیوں نہیں کرتیں۔۔۔۔۔۔

اور حان مسلسل کہے جا رہا تھا۔۔۔۔خاموش خالی کمرے میں بس اس کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔۔

ہااللہ یہ کب چپ ہوں گے۔۔۔۔۔۔حریم اب اکتا گئی تھی کوئی سود فع اس نے اس کے منہ سے اپنے لیئے اظہار محبت سن لیا تھا کہیں سے چڑیوں کی آوازیں آ رہی تھیں رات سے صبح ہو گئی تھی مجال ہے جو اور حان کے اظہار محبت نے اسے اک پل کے لیئے بھی آنکھیں بند کر دینے دی ہوں۔۔۔۔۔۔بالآخر جب اس کی زبان تھک گئی تو وہ کئی گھنٹوں کے بعد چپ ہوا۔۔۔۔اس کے چپ ہوتے ہی حریم نے دیوار سے ٹیک لگایا اور آنکھیں بند کرتے ہی سو گئی۔۔۔۔۔۔

سنسان رستے پر وہ چلی جا رہی تھی۔۔۔۔دور دور تک سوائے پیڑوں کے کوئ موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔پھر اچانک اک ٹرین تیز رفتاری سے اس کے پاس سے گزری۔۔۔۔۔وہ حیرت سے اس ٹرین کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بہت سے لوگ اس ٹرین میں موجود تھے۔۔۔۔۔وہ ٹرین مسلسل چل رہی تھی رکی نہیں تھی پھر بھی وہ اس کے اندر کے مناظر دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔اک بوڑھی عورت لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اس کے سامنے وہی جنگل والی چڑیل کھڑی اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔کچھ دور اک شادی شدہ جوڑا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ ان دونوں کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔۔یہ عجیب تھا کہ چلتی ٹرین میں عرشیہ کیسے کسی کو دیکھ اور سن سکتی ہے۔۔۔۔۔لیکن خواب حقیقت سے دور ہوتے ہیں تبھی انہیں شاید خواب کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

میں تم سب کو کبھی خوش رہنے نہیں دوں گی۔۔۔۔اک شادی نے مجھ سے میری خوشیاں چھینی ہیں۔۔۔۔۔میں تم سب سے تمھاری خوشیاں چھین لوں گی۔۔۔۔

یہ کہ کر وہ ہیبت ناک چہرے والی عورت عرشیہ کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

عرشیہ اس کا یہ روپ دیکھ اک دم ڈر گئ۔۔۔۔۔اک زوردار چیخ کے ساتھ اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔۔

یہ روحان کو نا بتانا کہ اس کی دادی میری وجہ سے مری تھیں۔۔۔۔۔
شششششششش۔۔۔۔۔وہ اس کے عین سامنے کھڑی اسے اک خوفناک حقیقت بتا کر چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا عرشیہ۔۔۔۔۔روحان نیند سے جاگ گیا تھا اور اب عرشیہ کو ہلا کر اس سے اس کے چیخنے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔عرشیہ کے حلق میں تمام الفاظ گولہ بن کر اٹک گ ئے تھے۔۔۔۔۔اس پر وہ ابھی بھی کمرے میں موجود اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے عرشیہ کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جعفر شاہ جو کہ تہجد کی نماز پڑھنے کے لی ئے اٹھے تھے عرشیہ کی چیخ سن کر اک دم پریشان ہوئے۔۔۔۔لیکن فی الحال وہ روحان کے کمرے کی جانب نہیں گ ئے۔۔۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے ابھی انہیں ان سب کا بھروسہ جیتنے میں وقت لگے گا۔۔۔۔۔ابھی کوئی ان کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔۔۔۔۔وہ خد بھی اتنے سالوں بعد اپنے ہی گھر میں اجنبی پن محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔مرجھائے پھولوں کو آبیاری کی ضرورت تھی لیکن بہت تحمل سے۔۔۔۔۔

ان اللہ مع الصابرین

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بس اتنا کہا اور اپنے بیڈ کی جانب سونے کے لی ئے چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں ناشتہ تو کر کے جائیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کو جلدی سے تیار ہو کر کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

نہیں آکر کروں گا۔۔۔۔۔۔کسی نے کوئی خبر نہیں دی ہے۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ یوں گھر پر بیٹھنے سے کوئی نتیجہ نکلے گا۔۔۔زاویار نے بنامڑے کہا

اچھا زونین کو یار وحان بھائی کو ہی لے جائیں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کے پیچھے چلتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔وہ دونوں میرے ساتھ پریشان ہوں گے۔۔۔۔۔۔انہیں رہنے دو ان کو ساتھ نہیں لیکر جانا تبھی تو جلدی جارہا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا

بیٹا کچھ پتہ چلا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ رستے میں کھڑے تھے شاید وہ کسی کے کمرے سے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ حریم کی خیریت لے سکیں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔۔۔۔آپ دعا کریں اللہ کرے آج مل جائے وہ خیر خیریت سے۔۔۔۔۔۔۔زاویار اک پل کے لیئے رک کر بولا اور پھر تیزی سے باہر نکل گیا

اللہ کرے واپسی پر آپ کے ساتھ اور حان بھائی اور حریم بھی ہوں۔۔۔۔۔۔

پریشے پریشان نظروں سے اسے جاتا ہوا دیکھ کر زیر لب بولی۔۔۔۔

پریشان نہیں ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے پریشے کا اداس چہرہ دیکھ کر کہا

اگر اللہ نے نہیں چاہا تو۔۔۔۔۔پریشے نے عجیب سی بات کہی

نہیں بیٹا ہم مسلمان ہیں اللہ کو ماننے والے ہم اس سے ہمیشہ اچھے کی امید لگاتے ہیں۔۔۔۔۔ہمیں جو بھی ملتا ہے ہمارے گمان کے مطابق ملتا ہے۔۔۔۔۔تو اسی لیئے نا امید نہیں ہوتے۔۔۔۔جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ بہت اچھی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی آپ کوئی شکایت نہیں کرتے۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی بھیگی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا

اللہ کی کوئی نا کوئی بہتری ہو گی اس میں۔۔۔۔۔وہ چاہتا تو مجھے اس بستر پر موت بھی دے سکتا تھا اگر اس نے مجھے زندہ رکھا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ میری اس وقت ضرورت ہے اور اس نے میرے لیئے کچھ سوچا ہوا ہے۔۔۔۔۔اللہ کا احسان ہے اس نے مجھے اپنے کسی کام کے لائق سمجھا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ کا چہرہ مطمئن تھا

پریشے پھر سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔اس کے زہن میں زاویار کا خشک اور سرد رویہ گھومنے لگا۔۔۔۔۔

یہ سخت ہے نا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے پریشے کے چہرے پر آئی اداسی دیکھ کر اندازہ لگاتے ہوئے اس سے سوال کیا

ہمم۔۔۔۔۔پریشے نے نظریں جھکا لیں

تمھیں کیا لگتا ہے وہ کیوں سخت ہے۔۔۔۔۔نظریں اب دروازے پر مرکوز تھیں

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ کمزور پڑنے سے ڈرتے ہیں۔۔۔۔انہیں لگتا ہے ان کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر پائے گا اور اسی لیئے وہ خد کے لیئے ہی کچھ نہیں کرتے۔۔۔۔۔زمہ داریوں میں الجھ کر وہ خد کو بھول گ ئے ہیں۔۔۔۔۔انہوں نے خد کو سب میں بانٹ دیا ہے۔۔۔۔۔خد کے لیئے خد کو انہوں نے چھوڑا ہی نہیں۔۔۔۔۔پریشے بہت گہری سوچ میں ڈوبی کہ رہی تھی

تم خوش ہو اس کے ساتھ۔۔۔۔۔جعفر شاہ اب پریشے کو دیکھ رہے تھے

وہ سمجھتے ہیں میری ضروریات پوری کر دینے سے میرے حق ادا کر دینے سے وہ مجھے خوش رکھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔لیکن ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔وہ میرا خیال رکھتے ہیں لیکن کچھ ادھورا ہے۔۔۔۔۔۔وہ خوش نہیں ہیں وہ میرے ساتھ کو محسوس نہیں کرتے۔۔۔۔وہ خوش نہیں ہوتے۔۔۔۔۔میں چاہتی ہوں وہ بھی خوش رہیں خد کو وقت دیں۔۔۔۔۔پریشے کا چہرہ یہ کہتے بالکل اداس ہو گیا تھا

اسے وقت دو۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

وہی کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے ہماری شادی کو ہو سکتا ہے وقت کے ساتھ ان کا انداز بدل جائے۔۔۔۔۔۔پتہ ہے پھر خیال آتا ہے کہ شادی کے شروع کے دن تو پھر نہیں آئیں گے نا۔۔۔۔۔۔یہ وقت تو گزر جائے گا پھر۔۔۔۔۔۔۔لیکن پھر۔۔۔۔۔پریشے نے کچھ کہتے کہتے خد کو روکا۔۔۔۔اسے احساس ہوا کہ وہ اپنے سسر سے بات کر رہی ہے اور اپنے بچپنے میں وہ کیا بات لیکر بیٹھ گئی اب اسے شرمندگی ہونے لگی تھی

جانتی ہو جب میری شادی عائشہ سے ہوئی تھی تو کچھ اسی طرح کا معاملہ تھا۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔زرا سا مختلف تھا کیونکہ ہمارے معاملہ میں عائشہ خاموش طبیعت کی مالک تھی جبکہ میں بہت زیادہ بولتا تھا۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا تھا کہ شاید اس کی شادی مجھ سے زبردستی کروادی گئی ہے وہ میرے ساتھ خوش نہیں ہے وہ مجھے پسند نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔اک بار تو میں نے اس سے پوچھ بھی لیا تھا کہ کیا اسے کوئی اور پسند ہے۔۔۔۔۔یہ کہ کر جعفر شاہ مسکرادیئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر پتہ ہے آہستہ آہستہ میں نے اسے سمجھنا شروع کیا۔۔۔۔۔مجھے احساس ہوا وہ کہ کر نہیں اپنے عمل سے مجھ سے محبت کا اظہار کرتی ہے۔۔۔۔وہ میرا ہر طرح سے خیال رکھتی ہے میری ضرورتوں کا میری پسند ناپسند کا۔۔۔۔۔اور پھر میرے اپنوں کا۔۔۔۔۔اور پھر اس کی محبت کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہو گا کہ اس نے میری غیر موجودگی میں بھی میرا ساتھ دیا۔۔۔۔میرے بغیر ہر رشتے کو نبھایا۔۔۔۔۔۔۔ تو بیٹا ضروری نہیں ہے کہ وہ صرف تمھارے لیئے تمھیں خوش رکھتا ہو۔۔۔۔ہو سکتا ہے وہ اپنی ماں کی طرح دوسروں کو خوش رکھ کر خوشی محسوس کرتا ہو یہی اس کا انداز ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن۔۔۔۔۔پریشے پھر کچھ کہتے کہتے چپ ہو گئ

تم جو چاہتی ہو اسے کر کے دکھاؤ۔۔۔۔۔اسے بتاؤ کہ تمھیں کیا پسند ہے۔۔۔۔۔۔ تصویر کا دوسرا رخ تمھیں اسے دکھانا ہو گا۔۔۔میں جانتا ہوں یہ مشکل ہے تم لڑکی

ہو لڑکیاں مختلف ہوتی ہیں لیکن صبر سے آہستہ آہستہ کوشش کرتی جاؤ۔۔۔۔

جعفر شاہ مسکراتے ہوئے کہ رہے تھے

تایا جان آپ ناشتہ کر رہے ہیں۔۔۔۔پریشے نے ٹاپک کو بدلنا چاہا

زاویار کو آنے دو اس کے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

وہ نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔مجھے معلوم ہے وہ بہانہ بنا کر گ ئے ہیں۔۔۔۔پریشے نے اداس لہجے میں کہا

وہ آئے گا۔۔۔۔اس نے کہا ہے نا تو وہ آئے گا۔۔۔۔جعفر شاہ مسکراتے ہوئے کہ کر اندر چلے گ ئے۔۔۔

پریشے نے کچھ دیر کے لی ئے انہیں دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے گھر سے نکلی اور سفید حویلی کی جانب چلی گئ۔۔۔۔۔

زاویار ہر جگہ سے مایوس ہو کر واپس گھر آ گیا تھا صبح سے دوپہر ہو گئی تھی اور ان دونوں کا کوئی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔۔کسی کی جانب سے کوئی اطلاع بھی نہیں ملی تھی نا ہی کوئی نشان تھا۔۔۔اب خاندان میں بھی یہ بات پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اک اک کر کے تمام دوست احباب ملنے کے لیئے آ رہے تھے۔۔۔۔۔سامنے تو کوئی کچھ نہیں کہ رہا تھا لیکن جہاں دیکھو لوگوں کے منہ میں اک ہی بات تھی کہ کہیں لڑکا لڑکی بھاگ تو نہیں گئے۔۔۔۔کوئی سامنے آ کر کہتا تو شاید اسے جواب دے بھی دیا جاتا لیکن چہ میگوئیوں کا کوئی کیسے جواب دے اس پر اپنے ہی ساتھ نہ ہوں تو پھر تو اور مشکل ہو جاتی ہے۔۔۔۔کوثر شاہ بھی اب ڈھکے چھپے الفاظوں میں کئی بار یہ بات کر چکی تھیں۔۔۔۔

زاویار اور زونین کراچی کا کونہ کونہ چھاننے میں اس قدر ہلکان ہو گئے تھے کہ ان کے پاس کسی کا جواب دینے کی ہمت باقی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے بہت ہمت سے کام لے رہی تھی لیکن جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اس سمیت سب کا ہی دل عجیب وسوسوں کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کل رات سے ہی کمرے میں بند تھی اک تو حریم اور اورحان کا غائب ہونا اس کے دماغ پر بہت اثر انداز ہوا تھا اوپر سے گزشتہ رات کا واقعہ اسے اک پل بھی چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے سنا تھا کہ روحان کی دادی صفر کے دوران وفات پائیں تھیں۔۔۔۔ لیکن اس قدر صاف منظر اور پھر جاگنے کے بعد بھی اس کا سامنے آکر اعتراف کرنا بیچاری عرشیہ کو قابل رحم بنا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم باہر نکلو گی کمرے سے تو طبیعت میں بہتری محسوس کرو گی نا۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ اس کے کمرے میں بنا ناک کی ئے داخل ہوتیں فوراً ہی لائٹس جلا کر پردے سائڈ میں کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی میں آرہی تھی لیکن انہوں نے منع کر دیا۔۔۔۔۔۔عرشیہ اک دم گھبرانے لگی ہاتھ اس کے ابھی بھی کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔

ان کو کیا پتہ امور خانہ داری کا۔۔۔۔۔۔اتنے مہمان آرہے ہیں اتنا کام پڑا ہے آخر سارے کام ملازم تھوڑی کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ تو اللہ کا شکر ہے اچھا گھر گھرانہ ہے ہر کام کے لیئے ملازم موجود ہیں لیکن پھر بھی گھر کی بہوئیں دن دن بھر کمروں میں پڑی تھوڑی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے عرشیہ کی آنکھوں کے نیچے آئے گہرے ہلکوں اور اس کی بیمار شکل کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا

کمروں میں رہنے کی عادت جن لڑکیوں کو پڑ جائے نا تو بس وہ سست اور کاہل ہی ہو کر رہ جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔میکے کی بات اور ہوتی ہے لیکن شادی تو نام ہی زمہ داریوں کا ہے۔۔۔۔۔۔اپنی اپنی کہہ کر کوثر شاہ آندھی کی طرح آئیں اور طوفان کی طرح کمرے سے واپس نکل گئیں۔۔۔۔

عرشیہ انہیں حیرت سے دیکھتی ہی رہ گئ۔۔۔۔۔اس کا ذہن کچھ پل کے لیئے رات میں ہوئے واقعے کو فراموش کر گیا تھا۔۔۔۔۔البتہ ہر خوف کی جگہ دکھ نے لے لی تھی۔۔۔۔۔وہ اپنے آنسو پونچھتی واش روم کی جانب بڑھ گئ

کمرے سے نکلتے ہی کوثر شاہ کے سر میں پھر سے درد شروع ہو گیا درد کی اک لہر ان کے پورے سر میں دوڑی تو ان کے منہ سے آہ نکل گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ عجیب تھا اس طرح کا درد انہیں کچھ دن پہلے بھی ہوا تھا وہ سر پکڑ کر لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

لڑکا لڑکی پر تھوڑا سا دھیان تو رکھنا ہی چاہیے تھا۔۔۔۔۔محلے سے آئی کچھ عورتیں آپس میں منمنا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔میں نے خود دیکھا تھا روزانہ اس کے ساتھ جاتی تھی اللہ جانے کہاں جاتے ہوں گے۔۔۔۔۔اب کوئی بتائے گا تھوڑی کیا پتہ بچوں نے کہا ہو شادی کا اور یہ لوگ نہ مانے ہوں۔۔۔۔۔ان میں سے دوسری بولی

ارے لڑکا کچھ ضدی بھی تھا آئے دن مار دھاڑ کرتا پھرتا تھا۔۔۔ہو سکتا ہے اس بات پر اعتراض ہوا ہو۔۔۔۔۔۔۔بن ماں کے بچے تو ایسے ہی پلتے ہیں۔۔۔سوتیلی ماں تو آخر سوتیلی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔وہی پہلی والی عورت کہنے لگی

آپ لوگ اگر یہی باتیں کرنے آئے ہیں تو یہ سب باتیں آپ سب اپنے گھر بھی جا کر کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ جو کہ باہر سے گھر کے اندر آ رہے تھے ان عورتوں کی بات سن کر اک دم تیش میں آ گئے۔۔۔۔۔

تم یہیں بیٹھی ہو اور ان کو کچھ کہ نہیں رہیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ اک اک کر کے گھر سے باہر کی جانب منہ بنا کر جانے والی عورتوں کو قہر بھری نظروں سے دیکھ کر چلائے۔۔۔۔۔

مجھ پر نا چلائیں۔۔۔۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔اگر کوئی اغواء کرتا تو کچھ تو بولتا کچھ مانگتا۔۔۔۔بلیک میل کرتا یہ کیا کہ دو دن ہو گئے خاموشی سے

لیکر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔اغواء کے پیچھے کوئ مقصد ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔جبکہ جو لوگ بھاگ جاتے ہیں وہ گمنامی میں کہیں چھپ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ درد سر کے باوجود اپنی زبان سے زہر اگل رہیں تھیں

بھابھی یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔اویس شاہ اور ثناء شاہ جو کہ زاویار سے ملنے آئے تھے دروازے پر کھڑے غیر یقینی کی حالت میں کوثر شاہ کو دیکھتے ہوئے کہ رہے تھے۔۔۔۔۔

دیکھیں۔۔۔۔۔اس میں کوئ ایسی اچھنبے والی بات تو ہے نہیں۔۔۔۔کہانی کے بہت سے پہلو ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ہو بھی سکتا ہے ایسا نہ ہو لیکن اگر ہوا ہو تو۔۔۔۔۔۔اور چاہے کچھ بھی ہو اس گھر کی بدنامی تو ہو رہی ہے۔۔۔۔۔آپ کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کیونکہ آپ کا بیٹا ہے۔۔۔۔لیکن حریم اس گھر کی بیٹی ہے اور لڑکیوں کے نام پر اک دفعہ دھبہ لگ جائے تو مٹتا نہیں ہے۔۔۔۔کوثر شاہ سر کو پکڑے اس بار دھیمے انداز میں کہ رہی تھیں

وہی تو میں بھی کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں جب گھر والے ہی ایسا کہیں گے تو دوسرے تو نا جانے کیا کیا بولیں گے آپ تو کم سے کم گھر کی بیٹی کی عزت نا اچھالیں۔۔۔۔۔ثناء شاہ کو کوثر شاہ کی بات اک آنکھ نا بھائی تھی۔۔۔۔۔

بالکل صحیح کہہ رہی ہیں بھابھی۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے ثناء شاہ کی حمایت میں کہا۔۔۔۔۔

آخر میں آپ سب مجھے ہی برا بناتے ہیں۔۔۔۔۔میں تو اک بات کر رہی تھی پہلے ہی میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔یہاں تو کچھ کہنا ہی فضول ہے۔۔۔۔کوثر شاہ یہ کہہ کر کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔دراصل کوثر کل سے بہت پریشان ہے شاید اسی لیئے اس کے زہن میں یہ سب باتیں آنے لگ گئیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ شرمندہ ہوتے کہہ رہے تھے

ارے اویس۔۔۔۔ جعفر شاہ اپنے کمرے سے نکل رہے تھے جب انکی نظر اویس شاہ اور کوثر شاہ پر پڑی۔

اسلام و علیکم بھائی جان۔۔۔۔۔۔۔کیسے ہیں آپ۔۔۔۔۔اویس نے جعفر شاہ کی جانب بڑھ کر کہا

میں تو ٹھیک ہوں تایا جان کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے چہرے پر سنجیدگی لائے پوچھا

ٹھیک ہیں اور حان کی غیر موجودگی میں بچارے بہت پریشان ہیں۔۔۔۔۔آپ تو جانتے ہیں انہیں کس کس طرح کے وہم ہوتے ہیں۔۔۔۔۔اویس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا

کوثر کی طرح۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے دل ہی دل میں کہا

پریشان ہیں نا تبھی۔۔۔۔۔۔انشاءاللہ بچے گھر آجائیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ مطمئن تھے۔۔۔۔۔

زاویار کہاں ہے۔۔۔۔کچھ بتایا اس نے کوئی خبر ملی بچوں کی۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ ان سب کی بات کاٹ کر بیچ میں بولی

تھوڑی دیر لیٹنے گیا ہے۔۔۔۔۔بہت مشکل سے لیکر گئی ہے پریشے۔۔۔۔۔بہت پریشان ہے بچارا نا بھوک نہ آرام کل سے اسی سب میں لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ سیڑھیوں سے اوپر کی جانب دیکھ کر کہہ رہے تھے۔۔

بھائی ہے نا۔۔۔۔ظفر شاہ نے زیر لب کہا

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کسی اونچی چیز پر سر رکھے لیٹا تھا اس نے اپنی آنکھوں کو میچتے ہوئے ہاتھ سے اس چیز کو محسوس کرنا چاہا۔۔۔۔جب اسے سمجھ نا آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا وہ کپڑوں کا اک گولا تھا جسے بہت اچھے سے تکیے کی شکل دیا گیا۔۔۔۔۔۔وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اس نے تو ایسا کچھ نہیں کیا تھا

پاس رکھی دوا گیلا دوپٹہ دیکھ اسے کچھ کچھ اندازہ ہونے لگا۔۔۔۔۔اک دم حریم کا خیال آتے اس نے گردن موڑی تو حریم دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی۔۔۔۔۔اسے حریم کو یوں سویا ہوا دیکھ کر بہت برا لگا۔۔۔۔۔

اک بات تو صاف تھی کہ یہ تکیہ حریم نے ہی اس کے سر کے نیچے رکھا تھا لیکن کب۔۔۔۔۔وہ اپنے ذہن پر زور دے رہا تھا لیکن اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔تبھی حریم بھی جاگ گئی۔۔۔۔۔۔

کیسی طبعیت ہے اب آپکی۔۔۔۔۔حریم نے اٹھتے کے ساتھ ہی پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے کیا ہوا۔۔۔۔۔میں تو ٹھیک ہوں بالکل۔۔۔۔۔دروازے کے پاس اک اور ڈبہ رکھا دیکھ اورحان اس ڈبے کی جانب بڑھتے ہوئے لاپرواہی سے بولا

آپ کو کچھ یاد نہیں۔۔۔۔۔حریم نے آنکھوں میں حیرت لائے کہا۔۔۔

حریم کے کہتے ہی اور حان کی آنکھوں کے سامنے گزشتہ رات کے کچھ منظر آنے لگے۔۔۔۔۔ حریم کا پریشان چہرہ۔۔۔۔۔۔ حریم کا اسے دوا کھلانا لیکن ابھی بھی منظر صاف نہیں ہوا تھا بس ایسا تھا جیسے اک جھلک آکر گزر گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔ وہ کچھ پل کے لیئے رکا اور اور پھر ڈبہ اٹھا کر حریم کے بالکل سامنے آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

پہلے پوری رات خدمت کروائی پھر اول فول بول کر میرا دماغ خراب کیا اور اب جناب کو کچھ یاد بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ حریم منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو میں تمھارا شکریہ ادا کروں یا پھر تم میری زبان سے پھر سے اظہار محبت سننا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ اور حان بے پرواہ سا ڈبے کو کھولتا ہوا حریم کی ہوش اڑا دیا تھا۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔ روحان نے کمرے سے باہر جاتی عرشیہ کو روک کر پوچھا

نیچے کچن میں۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے کہا

وہاں تمھارا کیا کام۔۔۔۔۔طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے آرام کرو چپ چاپ۔۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو جانے سے منع کر دیا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔اور جاؤں گی نہیں تو پتہ کیسے چلے گا کہ کام ہے بھی کہ نہیں مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے یہ کہ کر دروازہ کھولا ہی تھا کہ دروازے پر کھڑے جعفر شاہ کو دیکھ کر اک دم رک گئ۔۔۔۔

جب سے جعفر شاہ آئے تھے عرشیہ کا ان سے آمنہ سامنہ بالکل نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔اک آدھ دفع دور سے سلام دعا ہوئ تھی۔۔۔۔۔اب جب وہ اس کے اتنے پاس کھڑے تھے اسے اپنے جسم میں آگ سی جلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہو بیٹا آپ۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے عرشیہ کی لال آنکھیں دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا

عرشیہ اس سے پہلے کچھ کہتی وہ اک دم بے ہوش ہو گئ۔۔۔۔۔۔عرشیہ ۔۔۔۔۔عرشیہ روحان اک دم گھبرا کر اس کی جانب گیا

جعفر شاہ بھی اک دم پریشان ہو گئے۔۔۔۔۔۔کہیں نا کہیں اب ان کا دل اس طرح کے واقعات سے ڈر جاتا تھا۔۔۔۔کیونکہ پہلے ہی سب انہیں ہر اک چیز کا زمہ دار ٹھہراتے تھے اور اس وقت تو یہ صاف تھا کہ عرشیہ انہی کی وجہ سے بیہوش ہوئ تھی۔۔۔۔۔

تایا جان آپ اندر آ جائیں۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو بیڈ پر لٹا کر جعفر شاہ کی جانب متوجہ ہو کر کہا

www.novelsclubb.com

جعفر شاہ کچھ کچھ شرمندہ ہوتے کمرے کے اندر چلے آئے۔۔۔۔۔

آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔۔کچھ مسئلہ ضرور ہے لیکن اس میں آپکی کوئ غلطی نہیں آپ پر سکون ہو جائیں۔۔۔۔۔روحان نے گلاس میں پانی بھر کر جعفر شاہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

تم تو بہت سمجھدار ہو۔۔۔۔۔میں دراصل عرشیہ بیٹی سے ہی ملنے آیا تھا۔۔۔۔رات میں میں نے اس کے چیخنے کی آوازیں سنی تھیں۔۔مجھے لگتا ہے کہ عرشیہ بیٹی کو ابھی بھی میری ضرورت ہے۔۔۔۔۔

جی مجھے بتایا تھا دادو نے کہ آپ اپنے آخری دنوں میں عرشیہ کی مدد کر رہے تھے۔۔۔۔۔روحان نے بیہوش ہوئی عرشیہ کی جانب دیکھ کر کہا

۔وہ وقت گزر گیا۔۔۔۔۔اب میں آگیا ہوں نا۔۔۔۔۔ہمیں جلد سے جلد اس کا کوئی حل نکالنا ہو گا تم جانتے ہو نا میں کس کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

میں آپکے ساتھ ہوں تایا جانا۔۔۔۔۔مجھے آپ اپنے ساتھ پائیں گے۔۔۔۔۔مجھے بھی آپ سے اسی سلسلہ میں کچھ بات کرنی تھی لیکن حریم اور اورحان کے اچانک غائب ہو جانے سے میری توجہ بھی اس مسئلے سے ہٹ گئی۔۔۔۔لیکن اس نے

عرشیہ کو بہت تنگ کیا ہوا ہے اور مجھے لگتا ہے آپ ہی اسے اس سب سے آزاد کرائیں گے۔۔۔۔۔۔روحان نے پریشان ہوتے عرشیہ کی جانب دیکھ کر کہا

میں نہیں تم۔۔۔۔۔اک بار بچوں کو صحیح سلامت گھر آجانے دو۔۔۔۔۔۔میں نے کچھ سوچا ہے انشاءاللہ اس بار وہ شکست کھائے گی۔۔۔۔۔جعفر شاہ پر امید تھے۔۔۔۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔۔۔روحان نے ان کی بات سن کر جواباً کہا

**********__

مجھے آپ سے کچھ کاغزات پر دستخط کروانے ہیں کیا آپ میرے آفس آسکتی ہیں۔۔۔۔۔فون پر دوسری جانب موجود وکیل نے کہا

میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔آنیہ نے بس اتنا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔اک گہرا سانس لیکر وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

اب وہ اس وکیل کو کیا بتاتی کہ اس کی بہن دو دن سے گمشدہ ہے۔۔۔۔وہی تو ہے جو اسے حوصلہ اور ہمت دیتی ہے اس کے بغیر تو آنیہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔یہ تو حالات نے اسے اس طرح کر دیا ورنہ وہ تو ابھی بہت چھوٹی تھی اس طرح کے بڑے فیصلے تو بہت دور کی بات وہ تو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی اپنے ماں باپ سے پوچھ کر کیا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔ابھی بھی وہ اپنے فیصلے میں اپنے ماں باپ کو شامل کرنا چاہتی تھی لیکن وہ یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتی تھی کہ کوثر شاہ اس کا کبھی بھی اس فیصلے میں ساتھ نہیں دیں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس کے خلاف کر دیں گی تبھی اس نے یہ قدم خاموشی سے اٹھانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔لیکن اب اسے کسی کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔اور وہ اسی سوچ میں مبتلہ تھی کہ آگے کیا کرے

۔۔۔۔۔۔

تم جلدی گھر آجاؤ حریم۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے اک آنسو اس کی آنکھ سے بہ گیا۔۔۔۔ جسے اس نے فوراً ہی صاف کر لیا۔۔۔۔

********_**___

حریم کچھ پل کے لیئے حیرت سے اور حان کو یک ٹک دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ جو بندہ اس کے سامنے بیٹھا ہے وہ کچھ یاد نہ آنے کا بہانہ بنا رہا تھا یا اسے واقعی پہلے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔اور حان نے اوپر دیکھا تو حریم کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں یہ سب دیکھ اس نے مسکراتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ حریم نے بچوں کی طرح منہ کو نفی میں ہلا کر منہ نیچے جھکا لیا

آخر یہ لوگ ہیں کون۔۔۔۔۔۔۔یہاں ہمیں رکھنے کا مقصد کیا ہے ان کا۔۔۔۔۔۔

اور حان نے ڈبہ کھولا تو اس میں۔ناشتہ پانی اور آج کی دوائیں موجود تھیں ساتھ میں کچھ کٹے ہوئے پھل بھی رکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کو یہ دیکھ بہت عجیب لگا۔۔۔۔۔

حریم بھی اب سب کچھ بھول بھال کر ڈبے کے اندر ہی جھانک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

چلو ناشتہ تو کرو پھر دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اک کھانے کا ڈبہ حریم کو دیا اور دوسرا خود لیکر سائڈ میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

اس کے بال جو کہ مٹی اور خون میں مکمل آٹے ہوئے تھے اسے کافی پریشان کر رہے تھے۔۔۔۔وہ اپنے بالوں اور جسامت کا بہت خیال رکھتا تھا اور دو دن سے اس نے اک سیکنڈ کے لیئے بھی خد پر توجہ نہیں دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ناشتہ کرتے اور حان کو یہ بات اکتاہٹ کا شکار بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس پر سونے پر سہاگہ کہ اس حالت میں وہ اس لڑکی کے ساتھ تھا جس کا وہ دل جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ادھر حریم کی حالت بھی کچھ خاص نہیں تھی۔۔۔۔۔۔کپڑے گہرے رنگ کے تھے تو کپڑوں پر لگا میل اتنا واضح نہیں ہو رہا تھا لیکن بال اور چہرہ ہاتھ سب ہی مکمل گندہ ہو رہا رہا تھا لیکن اسے اس سب کی بالکل فکر نہیں تھی اسے بس یہاں سے نکلنا تھا کیسے بھی کر کے۔۔۔۔۔۔۔

ٹی وہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار سیڑھیوں سے تیزی سے نیچے اتر کر آیا تو اس نے لاؤنج میں کھڑی آنیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

اس کی بھاری آواز سن کر تقریباً سب ہی اک اک کر کے لاؤنج میں جمع ہونا شروع ہو گ ئے۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے جیسے ہی ٹی وی کھولا تو سامنے نیوز چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نجی یونیورسٹی سے اغواء ہوئی لڑکی کے کیس نے نیا موڑ لے لیا۔۔۔۔۔۔۔نیوز رپورٹر اپنے انداز میں کہہ رہی تھی

لڑکی گھر والوں سے تنگ آکر اپنے ہی کزن کے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا اک اک لفظ سب گھر والوں پر بجلی بن کر گرا۔۔۔۔۔۔

بتایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی مشہور بزنس مین کی بھتیجی اور کرائم برانچ کے اک آفیسر کی بہن ہیں۔۔۔۔۔۔۔جبکہ لڑکا انہیں کے خاندان کا ہے۔۔۔۔۔گھریلو مسائل کی

وجہ سے یہ قدم اٹھایا گیا۔۔۔۔زرائع۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے آگے کوئی بات نہیں سنی اور فوراً ہی ٹی وی بند کر دیا

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ حیرت سے بولے

دماغ ٹھیک کرنا پڑے گا ان کا۔۔۔۔۔۔زونین کو بھی اب غصہ آنے لگا تھا اک تو پہلے ہی وہ سب دو دن سے پریشان تھے اس پر اس طرح کی خبر کا نشر ہو جانا ان کے صبر کا پیمانہ لبریز کر گیا تھا

نہیں رکو۔۔۔۔۔کوئی ہے جو یہ سب باقاعدہ منصوبہ بنا کر کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔کوئی ہے جو چاہتا تھا کہ ہماری بدنامی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے ہاتھ اک کڑی آئی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کون۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے آگے بڑھ کر پوچھا

بس اب مجھے سمجھ آ گیا۔۔۔۔۔رکیں میں آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر سیدھا گھر سے باہر چلا گیا.....

زاویار زاویار۔۔۔۔۔۔۔سب پیچھے سے آواز لگاتے رہے لیکن اس نے ان میں سے کسی ایک کی بھی نہیں سنی۔۔۔۔۔۔۔

*****_*****_***

تم سے اک بات پوچھوں۔۔۔۔۔۔اور حان نے معنی خیز نظریں حریم پر جمائے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔حریم کہیں نا کہیں سمجھ گئی تھی کہ اور حان کیا پوچھنا چاہ رہا ہے تبھی اک دم بول کر نیچے دیکھنے لگی

دو دن تم میرے ساتھ رہی ہو۔۔۔۔۔میرا اتنا خیال بھی رکھا تم نے مجھے کیسا پایا۔۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کے انکار کو کسی خاطر میں نا لاتے ہوئے کہا

آپ یہ سب باتیں مت کریں پلیز۔۔۔۔۔۔حریم گھبرانے لگی تھی

کیا تمھیں پتہ ہے میں آج تک کسی لڑکی کی جانب متوجہ نہیں ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔

بہت نرم لہجے میں کہا گیا۔۔۔۔اسے گزشتہ رات کا اک اک پل یاد آ گیا تھا یہی تو وہ چاہتا تھا کہ حریم اس کا خیال رکھے اس کے لیئے پریشان ہو وہ اس معصوم لڑکی کی کل کائنات ہی تو بننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے حریم اس کا جواب دیتی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا ۔۔۔یہی حال اور حان کا بھی ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔کھانا کھاتے ہی ان دونوں کے اوپر غنودگی طاری ہونے لگی۔۔۔۔۔۔کچھ سیکنڈز ہی گزرے ہوں گے کہ وہ دونوں دوبارہ سے سو گئے۔۔۔۔۔۔

ان کے سوتے ہی کچھ آدمی اور عورتیں کمرے کے اندر داخل ہوئے اور ان دونوں کو لیکر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

انہیں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا دوسروں کے رحم و کرم پر وہ دونوں بے حال سے الگ الگ کمروں میں پہنچ گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھارا کام ہے نا یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار بٹ کے بالکل سامنے کھڑے شدید غصے کے عالم میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا کام بتایا تو ہے میں بے قصور ہوں اب میں جو بھی بات کروں گا عدالت میں اپنے وکیل کے سامنے کروں گا۔۔۔۔۔۔بٹ نے اپنے چہرے پر کمینگی برقرار رکھتے ہوئے کہا

تم اچھی طرح جانتے ہو میں کس چیز کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔زاویار آواز کو حتی الامکان نیچے رکھ کر چلایا

دیکھو مجھے نہیں پتہ کہ تم کیا کہ رہے ہو۔۔۔۔۔میرا تو دوستی کا ہاتھ ابھی بھی تمھاری جانب بڑھا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔میں تمھیں کیوں تنگ کروں گا۔۔۔۔۔۔ہاں البتہ کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالو گے تو اک آدھ کھرونچ تو تمھاری عزت پر بھی آئے

گی۔۔۔۔۔بٹ مسکراتے ہوئے کہ کر چادر اوڑھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔جبکہ زاویار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اندر گھس کر اسے جان سے مار ڈالے۔۔۔۔۔

زاویار صاحب آپ بار بار منع کرنے کے باوجود قانون کی خلاف ورزی کی ئے جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔زاویار کے سینیئر کو جب اس کی بٹ سے ملاقات کا علم ہوا تو انہوں نے اسے اپنے آپنے آفس میں بلالیا۔۔۔

سر میری بہن کے اغواء کے پیچھے یہ بٹ ہی ہے۔۔۔۔زاویار نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا

کیا ثبوت ہے آپ کے پاس اس بات کا۔۔۔۔۔سینیئر نے لاپرواہ انداز میں کہا

آپ مجھے اس سے تفتیش کرنے دیں ثبوت بھی مل

جائے گا۔۔۔۔زاویار نے جھنجھلا کر کہا

یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔قیدیوں کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں اور بٹ کوئی عام قیدی نہیں پاکستان کا جانا مانا نام ہے تم اس پر ایسے ہی ہاتھ نہیں ڈال سکتے اگر تمھیں لگتا ہے یہ اس کا کام ہے تو جاؤ پہلے پختہ ثبوت لیکر آؤ۔۔۔۔۔۔اس کی سینیئر راؤ نے یہ کہتے ہوئے دروازے کی جانب اشارہ کیا

زاویار نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔بس اپنی مٹھیوں کو کس کر میچتا ان کے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا اور اپنے خاص آدمی کو فون کیا اور ضروری ہدایات دے کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔اس کے سینئر کی بار بار اس کے معاملات میں مداخلت زاویار کے دماغ میں ہلچل مچا رہی تھی اب جو بھی تھا اسے ان پر شک ہو گیا تھا اور جب تک وہ بال کی کھال نہ نکال لے وہ کہاں چپ بیٹھنے والوں میں تھا

آسمان پر آج عجیب بادلوں کا پہرہ تھا۔۔۔۔کہیں کہیں اک دم سے بجلی کے چمکنے سے تھوڑی دیر کے لیئے روشنی ہو جاتی لیکن پھر اگلے ہی لمحے پھر تاریکی ہی تاریکی

چھا جاتی۔۔۔۔۔۔جاند ستارے تو بادلوں کی چادر اوڑھے کب کی گہری نیند سو گ ئے تھے۔۔۔۔۔ہوا کا بہاؤ بھی کسی طوفان کے آنے کا اندیشہ ظاہر کر رہا تھا ۔۔۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے تیز ہواؤں نے زمین پر پڑی مٹی کو اپنے ساتھ اڑانا شروع کر دیا تو سامنے کا منظر بھی بالکل دھندھلا ہو گیا۔۔۔۔۔اک طوفان باہر سر اٹھا رہا تھا اک طوفان حریم کی زندگی میں دستک دے رہا تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر پانی کے چھیٹے پڑنے سے وہ دونوں اک دم ہوش کی دنیا واپس آئے۔۔۔۔۔۔

بار بار بیہوش ہونے کی وجہ سے ان دونوں کا سر بری طرح گھوم رہا تھا۔۔۔۔انہیں کچھ وقت لگا یہ سب سمجھنے میں کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔

اور حان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور وہ اک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ حریم بالکل اس کے سامنے صاف ستھرے جوڑے میں ملبوس ابھی بھی اپنے حواسوں میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔حریم سے نظریں ہٹا کر جب اس نے آس پاس دیکھا تو وہاں کچھ

لوگ کھڑے تھے جن کے چہروں پر ماسک تھے اک آدمی کیمرہ لیئے کھڑا تھا۔۔۔۔دوسری جانب صوفے پر اک ضعیف آدمی بیٹھا کچھ صفحات کو پلٹ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور حان نے خد کی جانب دیکھا تو وہ بھی نہایا ہوا بالکل صاف ستھرا کرسی پر بیٹھا تھا

۔۔۔۔۔

وہ سب وہاں کیوں کھڑے تھے اور ان دونوں کو یہاں کیوں لایا گیا ہے ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس کی نظر کھلے ہوئے دروازے ہر گئ۔۔۔۔اس نے بنا کچھ سوچے اپنے ہاتھوں پر بندھی رسی توڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔اتنے سالوں کی کثرت کی وجہ سے اس نے تھوڑی ہی محنت سے خد کو رسی سے آزاد کرالیا تھا

۔۔۔۔۔۔لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کرتا ان میں سے اک آدمی نے حریم کو بالوں سے پکڑ کر اس کے سر پر گن رکھ دی جسے دیکھ وہ اک دم حقابقارہ گیا۔۔۔۔۔جسم سے جیسے کسی نے جان ہی نکال لی ہو وہ تو اگلا سانس بھی نہیں لے سکا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑ واسے۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔اس نے گھبراتے گھبراتے کہا

اتنی محنت کی ضرورت نہیں تھی ہم تمھارے ہاتھ خد ہی کھولنے والے

تھے۔۔۔۔آخر سائن تو تم ہاتھوں سے ہی کرو گے نا۔۔۔۔ان آدمیوں میں

سے اک شخص آگے آکر بولا۔۔۔۔چہرہ اس کا بھی چھپا ہوا تھا۔۔۔۔۔

حریم بھی اب یہ سب منظر خوفزدہ ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے بال اس

سخت دل انسان نے کس کر کھینچے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اسے کافی درد ہو رہا تھا

لیکن بندوق کی نوک ماتھے پر ٹکی ہونا اسے الگ ہی ہراساں کر رہا تھا۔۔۔

کیوں لائے ہو ہمیں یہاں۔۔۔۔۔اور حان نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

ارے بچوں خوشی کا دن ہے۔۔۔۔۔یہ کیسا سوال ہے کیوں لائے ہو۔۔۔۔۔نکاح

ہو رہا ہے تم لوگوں کا۔۔۔۔۔وہی آدمی ہنستے ہوئے بولا

اور حان اور حریم نے اس کی بات سن کر اک دوسرے کو حیرت سے دیکھا ۔۔۔۔۔۔اغواء کرنے کی بہت سی وجوہات ان دونوں نے کئی بار سنی تھیں لیکن جو وجہ وہ شخص بتا رہا تھا وہ بہت عجیب تھی۔۔۔۔۔۔

بس اب کوئی سوال نہیں۔۔۔۔۔۔اور حان ابھی کچھ پوچھنے کے لیئے سر اٹھا ہی رہا تھا کہ اس آدمی نے گن کو لوڈ کر حریم کے ماتھے پر پھر سے رکھ دیا۔۔۔۔

مولوی صاحب کس بات کا انتظار ہے نکاح پڑھائیں۔۔۔۔۔اس آدمی نے اسی گن سے اپنا ماتھا کھجاتے ہوئے کہا

حریم کی آنکھیں آنسوں بہانے لگی تھیں۔۔۔۔۔یہ کیا ہو رہا تھا کیوں ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔لیکن یہ سب جو بھی تھا غلط تھا وہ یہ سب نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اے لڑکی آنسو پونچھو۔۔۔۔۔مجھے تمھیں اس کیمرے کی آنکھ سے خوش دیکھنا ہے ۔۔۔۔۔زرا بھی اگر تمھارے چہرے پر اداسی دکھی تو یہ لڑکا تمھاری وجہ سے اپنی

جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔۔۔۔۔۔اک دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر چھت کی جانب بندوق کرتے اک زوردار فائر کیااور اپنی گن اور حان پر تان دی۔۔۔۔ اس کی آواز سے حریم بری طرح کانپنے لگی۔۔۔۔

اور حان بے بسی سے حریم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اگر بات اس کی جان کی ہوتی تو وہ بنا کسی کی پرواہ کیے ان سب کو ان کے انجام تک پہنچا دیتا لیکن یہاں بات حریم کی تھی۔۔۔۔۔ حریم کے ماتھے پر رکھی گن اور حان کا خون خشک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میری طرف دیکھو حریم۔۔۔۔۔اور حان نے گھبرائی ہوئی حریم سے کہا

اے تم چپ بیٹھو۔۔۔۔۔۔اور حان کے پیچھے کھڑے آدمی نے اور حان کے کندھے پر گن سے وار کیا۔۔۔۔۔شدید غصے کی وجہ سے اور حان کی آنکھیں لال ہو گئیں لیکن اس نے اپنا غصہ ضبط کر لیا۔۔۔ضبط کے باوجود اور حان کے ماتھے کی

نس سے اس کے غصے کا اندازہ صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔جو کہ ایسا لگ رہا تھا ابھی پھٹ جائے گی۔۔۔۔۔

چلیں مولوی صاحب نکاح پڑھائیں۔۔۔۔۔اور تم اچھی تصویر آنی چاہیئے۔۔۔۔۔۔وہ آدمی اب کیمرہ مین کو ڈانٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

مولوی صاحب جو کہ شاید زبردستی لائے گئے تھے نکاح پڑھانا شروع ہوئے۔۔۔۔۔۔مولوی صاحب کا اک اک لفظ حریم کے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے کبھی اورحان کو دیکھتی تو کبھی مولوی صاحب کو۔۔۔۔۔۔جب اس کی آنکھیں پھر سے اشک بہانے لگیں تو اس نے اپنا منہ نیچے جھکا لیا۔۔۔۔۔وہ کچھ بھی کر سکتی تھی لیکن اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی تھی۔۔۔۔۔

اٹکتی سانسوں کو سنبھالتے اس نے بہت مشکل سے قبول ہے کہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حان کا بس نہیں چل رہا تھا اک اک کو جان سے مار دے ہر اک کو قہر بھری نظروں سے دیکھ کر اس نے بھی قبول ہے کہا۔۔۔۔۔۔مولوی صاحب نے فوراً ہی دونوں کے دستخط لی ئے اور کمرے سے تقریباً بھاگتے ہوئے نکل گ ئے۔۔۔۔۔

وہ تمام آدمی بھی کمرے سے باہر چلے گ ئے۔۔۔پیچھے بس وہ دونوں بے جان سے بیٹھے رہ گ ئے۔۔۔۔۔کچھ ہی پل میں کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ابھی کل تو وہ الگ ہی الجھنوں میں الجھے تھے صرف اک دن میں دنیا اس طرح بدل جائے گی ان میں سے کسی نے نہیں سوچا تھا ہاں اور حان حریم کو چاہتا تھا اس کی زندگی میں حریم پہلی اور آخری لڑکی تھی جو اس کے دل پر حکومت کرتی تھی لیکن اس نے بھی کبھی خواب میں بھی یہ سب نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔یہ کیا تھا ابھی تو یہ بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔نکاح ایسے بھی ہوتے ہیں یہ تو کسی کے گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس سب سے بڑھ کر جو بات پریشان کن تھی وہ یہ تھی کہ آخر ان دونوں کا نکاح کرانے کے پیچھے ان سب کا کیا مقصد تھا۔۔۔۔۔یہ سب ان لوگوں نے کیوں کیا۔۔۔۔۔اور حان کے دل و دماغ میں یہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔

تصویریں لے لیں۔۔۔۔۔اس آدمی نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا تو وہ اور کوئی نہیں زاویار کا سینئر ہی تھا۔۔۔۔

جی لے لیں۔۔۔۔۔دوسرے آدمی نے کیمرے میں موجود تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہا

بہت خوب۔۔۔۔اب یہ تصویریں کچھ ہی منٹوں میں ہیڈ لائنز ہوں گی۔۔۔۔۔۔وہ سینیئر اپنی گاڑی کی جانب جاتے ہوئے کہ رہا تھا

سر اک بات پوچھوں۔۔۔۔اک آدمی جو اس کے ساتھ ہی چل رہا تھا گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

کیا۔۔۔۔۔وہ وہیں دروازے پر رک گیا

سر اس سب کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔اتنی بدنامی کافی تھی یہ بٹ آخر چاہتا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔بس لالچ ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔اگر میڈیا میں اس کے بھاگنے کی خبر نا چلتی تو شاید دو دن کے بعد ہی وہ انہیں جانے دیتا لیکن اب اسے اور مزا آرہا ہے۔۔۔۔۔اور مجھے کیا وہ جیسے کہ رہا ہے میں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔برے لوگوں کی نا دوستی اچھی نا دشمنی۔۔۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔۔

سر ان دونوں کا کیا کرنا ہے اب۔۔۔۔۔۔پیچھے سے اک اور آدمی نے آکر پوچھا۔۔۔۔۔۔

کرنا کیا ہے ہمارا کام ختم۔۔۔۔۔۔تم سب بھی چلے جاؤ۔۔۔۔لڑکا ہوشیار ہے یہاں سے نکلنے کا انتظام کر لے گا ورنہ دیکھتے ہیں پھر۔۔۔۔فی الحال سب یہ جگہ خالی کر دو

اور ہاں کوئی ثبوت مت چھوڑنا۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ سینئر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔پانی کا جگ ہاتھ میں لی ئے آنیہ کچن میں داخل ہوئی تو زونین کو پہلے سے وہاں دیکھ کر پہلے تو جھجھکی لیکن پھر ہمت جمع کر کے سوال پوچھا

ٹھیک بھی ہوں نہیں بھی۔۔۔۔۔زونین نے اپنی کنپٹی پر دو انگلیاں رکھ کر دباتے ہوئے کہا

سر میں درد ہے۔۔۔۔۔آنیہ کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی تو وہ پوچھے بنا نا رہ سکی

چھوڑو کیا کیا بتاؤں گا۔۔۔زونین نے کچن کے کاؤنٹر سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

چاہو تو سب۔۔۔۔۔آنیہ نے جگ کو کولر کے نیچے بھرنے کے لی ئے لگاتے ہوئے بنا زونین کی جانب دیکھے کہا

پتہ ہے پچھلے ساتھ آٹھ ماہ سے ایسا لگتا ہے زندگی کسی چکر میں آ گئی ہے۔۔۔۔۔۔
پہلے وہ حادثہ پھر امی کا چلے جانا اللہ اللہ کر کے گھر میں خوشیاں آئی تھیں تو بابا کی خبر ملی ابھی تو ہم سب اس سے بھی نہیں نکلے تھے کہ پھر سے پریشانیوں نے دروازے پر دستک دے دی۔۔۔۔۔زونین بہت اداس اور پریشان تھا اور شاید وہ کسی سے اپنا دکھ بانٹنا چاہتا تھا لیکن سب ہی اپنے اپنے میں پریشان تھے کس کے پاس جاتا۔۔۔۔۔

انشاءاللہ جیسے پہلے سب اچھا ہوا ہے آگے بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔انشاءاللہ وہ دونوں جلد یہاں ہمارے ساتھ ہوں گے۔۔۔۔۔آنیہ نے زونین کو دلاسہ دینے کی کوشش کی جبکہ اندر کہیں وہ خود بہت پریشان تھی۔۔۔۔۔اس کا دل بھی اک اور دن گزر جانے سے لاتعداد خدشات کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔لیکن ابھی کسی اک کو تو سہارا بننا ہی تھا اور اس وقت یہ کام آنیہ کر رہی تھی ویسے بھی اب وہ کافی مضبوط ہو گئی تھی اتنا سب اکیلے جھیلنا کوئی آسان کام نہیں تھا بہت کچھ تھا جو اس کے اندر

www.novelsclubb.com

تھا۔۔۔۔۔جو سمجھتا اسے بتا نہیں سکتی تھی اور جسے بتایا وہ سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔۔عجیب کشمکش میں اک سہارا حریم بنی تھی اور اب وہ بھی نا جانے کس مشکل میں تھی

انشاءاللہ۔۔۔۔۔زونین نے بس اتنا کہا اور کچن سے نکل گیا۔۔۔۔

کاش کہ میں بھی تمھیں اپنی الجھنیں بتا سکتی۔۔۔۔کاش میں بیان کر پاتی کہ میں ان سات آٹھ ماہ سے کن ازیتوں کا شکار ہوں۔۔۔۔لیکن میں چاہ کر بھی کبھی اس سب میں تمھیں نہیں گھسیٹوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں اگر تم نے میرا زرا بھی ساتھ دیا تو اس سب کا سارا ملبہ تم پر گر جائے گا اور یہ میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔کسی سے محبت کرنی کی اتنی سزا ہی کافی ہے کہ وہ سامنے ہے پر قسمت میں نہیں۔۔۔۔میں تمھیں اور پریشان نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔آنیہ زونین کے جانے کے بعد زیر لب زونین سے ہمکلام تھی۔۔۔۔

_******_******_****

کچھ پتہ چلا۔۔۔۔۔زاویار جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا پریشے اس کے جانب بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی

نہیں۔۔۔۔۔لیکن کسی پر شک ہے تو بس اس پر نظر رکھوائی ہے۔۔۔۔۔دعا کرو کوئی راستہ نکل آئے۔۔۔۔۔زاویار صوفے پر تقریباً لیٹتے ہوئے بولا

پریشے کو اس وقت زاویار پر بہت ترس آیا کچھ پل تو وہ اسے دیکھتی رہی پھر اس کے پیروں میں بیٹھ کر اس کے جوتے اتارنے لگی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ہٹو۔۔۔۔۔زاویار اک دم چونک کر اٹھا اور اس کے ہاتھ پکڑ کر وہیں اسے روک دیا

www.novelsclubb.com

میں خدا اتار لوں گا یہ تمھارا کام نہیں۔۔۔۔۔آئندہ کبھی ایسے مت کرنا۔۔۔۔۔

زاویار اپنے جوتے اتارتے ہوئے پریشے کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔شاید تھوڑی دیر وہ آنکھیں بند کر کے رونا چاہتا تھا اس طرح کہ اس کے گرتے آنسو کوئی نا دیکھ سکے لیکن پریشے کی وجہ سے وہ اک دم اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔اس کی پلکوں کے گوشے

بھیگے ہوئے تھے اس طرح جیسے آنسو قطار لگائے کھڑے ہوں کہ کب انہیں جازت ملے اور وہ بہ نکلیں۔

آپ فکر مت کریں وہ دونوں مل جائیں گے۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کی نم آنکھیں دیکھ کر کہا لیکن یہ کہتے اپنے آنسوؤں کو اک سیکنڈ کے لی ئے بھی روک نا سکی۔۔۔۔۔

مجھے ڈر ہے پریشے۔۔۔۔جن لوگوں پر مجھے شک ہے اگر یہ ان لوگوں کا کام ہے تو مجھے ان سے کسی اچھے کی امید نہیں اللہ جانے وہ دونوں کیسے ہوں گے۔۔۔۔۔۔وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی عزت پر وار کیا ہے اس لی ئے اس نے میری عزت پر وار کیا۔۔۔۔۔۔اگر مجھ سے بدلہ لینا تھا تو مجھ پر وار کرتا نا حریم اور اور حان کیوں۔۔۔۔۔اگر ان دونوں کو کچھ ہو گیا نا پریشے میں اس شخص کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔زاویار بہت ٹوٹے ہوئے انداز میں کہ رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیوں کہ رہے ہیں انشاءاللہ وہ لوگ خیریت سے ہونگے۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

مجھے لگتا ہے وہ خبر بھی اسی کے لوگوں کے کہنے پر چلائی گئی ہے تاکہ ہماری بدنامی ہو۔۔۔۔۔مجھے حیرت ہے کوئی اتنا بھی گر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار غم وغصے کے ملے جلے اثرات دیئے بولا

اتنی معصوم سی ہے وہ۔۔۔۔۔۔یہ سڑک کے کنارے تک کبھی اکیلے نہیں گئی۔۔۔۔کوئی ہلکا سا ڈانٹ دے تو بیمار پڑ جاتی ہے نا جانے وہ لوگ اس کے ساتھ کیا کر رہے ہوں گے اسے کس حال میں رکھا ہوگا۔۔۔۔۔زاویار کے آنسو بے قابو ہوتے اب اس کے چہرے پر بہنا شروع ہو گئے تھے

آپ کیوں ایسا سوچ رہے ہیں اور حان بھائی ہیں نا اس کے ساتھ وہ ٹھیک ہو گی۔۔۔۔۔۔دیکھنا میرا دل کہتا ہے وہ کل رات ہمارے ساتھ ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔

اللہ کرے تم جو کہ رہی ہو ویسا ہی ہو۔۔۔۔۔ان دونوں کو کسی نے کوئی تکلیف نا پہنچائی ہو۔۔۔۔۔اللہ کرے۔۔۔مجھے لگتا تھا میں سب کا خیال رکھ سکتا ہوں میں کبھی اپنے بہن بھائیوں پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا لیکن دیکھو میں کتنا بے بس ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔اپنا چشمہ اتار کر اب وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک رہا تھا

ابھی پریشے کچھ کہنے کے لیئے زاویار کی جانب بڑھ ہی رہی تھی کہ زاویار کا فون بجنے سے وہ دونوں اک دم چونکے۔۔۔۔۔

زاویار نے اپنی جیب سے موبائل نکالا تو اس کے وہی خاص بندے کی کال آتی دیکھ وہ اک دم اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں بولو۔۔۔۔۔زاویار نے کال ریسیو کرتے ہی کہا

سر وہ اک گھر ہے ابھی ابھی راؤ صاحب وہاں سے نکلے ہیں اور عجیب بات یہ تھی کہ جب وہ اس کے اندر داخل ہوئے تب بھی انہوں نے اپنے چہرے پر ماسک چڑھایا ہوا تھا اور باہر آتے ہی انہوں نے وہ ماسک اتار کر پھینک دیا۔۔۔۔میں نے

لوکیشن آپ کو سینڈ کر دی ہے۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اس آدمی نے فون بند کر دیا اور وہیں کھڑا ہو کر زاویار کا انتظار کرنے لگا

پھر سے وہ دونوں اک کمرے میں بند ہو گئے تھے۔۔۔۔۔دونوں نے ہی اک نظر بھی اٹھا کر جاتے ہوئے آدمیوں کو نہیں دیکھا تھا حالانکہ ان دونوں کا یہی پلان تھا کہ وہ سب کی روٹین کو دیکھیں گے اور پھر نکلنے کی تیاری کریں گے لیکن یہاں تو کب کیا ہو رہا تھا اس سب کا اندازہ لگانا ناممکن کے قریب تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے تو جو کچھ ہوا وہ تو کسی خواب سے کم نہیں تھا۔۔۔۔۔

دونوں ہی بے جان سے نظریں نیچے جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔بے جان پتلوں میں حرکت کی شروعات حریم کے آنسوؤں نے کی۔۔۔۔۔تواتر سے بہتے آنسو بنا کسی آہ و پکار کے بس بہے جا رہے تھے۔۔۔۔حریم کی نظریں ابھی بھی نیچے ہی تھیں چہرے پر کوئی تاثر نہیں۔۔۔۔تاثر تو تب آئے نا جب اندر کو جزبات موجود ہوں۔۔۔۔کوئی حس باقی ہو۔۔۔۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ اور حان کی

موجودگی میں اسے اک بار بھی ڈر نہیں لگا تھا بلکہ وہ اور زیادہ مضبوط محسوس کر رہی تھی لیکن کچھ منٹوں پہلے اس کا یوں اچانک نکاح ہو جانا۔۔۔۔اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ہی چھین گیا تھا

اب حرکت کی باری اورحان کی تھی۔۔۔۔اس کی مٹھیاں غصے کی وجہ سے بھینچ گئی تھیں تیزی سے اٹھتے وہ دروازے کی جانب گیا اور زور زور سے دروازے پر ٹکر مارتے اسے توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

حریم نے اپنا چہرہ اوپر کر کے اورحان کو دیکھا یہ منظر دیکھ اس کے اندر کا طوفان بھی اک دم اس حواسوں پر غالب آ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کیوں کر رہے ہیں یہ سب۔۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر اورحان کا کندھا پکڑ کر اپنی جانب موڑ کر بولی

کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔۔اورحان کی کنپٹی کی رگیں غصے کی وجہ سے پھولی ہوئی تھیں۔۔۔۔

یہی تو چاہتے تھے نا آپ۔۔۔۔آپ کی تو خواہش پوری ہو گئ۔۔۔۔۔آپ کو تو خوش ہونا چاہی ئے۔۔۔۔۔اب یہ سب دکھاوا کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔حریم لال آنکھیں لی ئے حلق کے بل چلائ

میں نے کبھی بھی یہ سب اس طرح نہیں چاہا تھا۔۔۔۔۔۔اور حان نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا

تو پھر کیوں ہوا یہ سب میرے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔آپ نے اک بار بھی یہاں سے نکلنے کی کوشش نہیں کی اگر آپ چاہتے تو یہاں سے ہم نکل جاتے۔۔۔۔۔۔دنیا جہان کو مارتے ہیں کیا ان لوگوں کو نہیں روک سکتے تھے۔۔۔۔آپ نے جان کر کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔آپ کیوں یہ موقع اپنے ہاتھ سے جانے دیتے۔۔۔۔۔۔حریم اب اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی غصے کی جگہ اب رونے نے لے لی تھی وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو حریم سب میری غلطی ہے۔۔۔۔اور حان اک دم حریم کیجانب بڑھا۔۔۔۔

دور ہٹیں مجھ سے۔۔۔۔۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔آپ نے کیوں منع نہیں کیا آپ نے کیوں انہیں روکا نہیں۔۔۔۔۔۔حریم اور حان سے دو قدم دور ہو کر اب زمین پر بیٹھ کر رو رہی تھی

وہ تمھیں مار دیتے۔۔۔۔۔۔مرنے دیتا کیا تمھیں۔۔۔۔۔۔اس بار اور حان چلایا اور اپنا ہاتھ دروازے پر زور سے دے مارا۔۔۔۔۔۔دروازے ہر ہاتھ مارتے ہی اس کے منہ سے درد کی اک آہ نکلی کیونکہ وہاں پر پہلے سے ہی چوٹ لگی ہوئی تھی اور اب اس چوٹ سے بھی خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

حریم نے اک نظر اٹھا کر بھی اور حان کو نہیں دیکھا وہ اپنے دکھ اور غصے میں بالکل اندھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔اسے اس وقت صرف وہ ہی مظلوم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

میرے بس میں ہوتا تو ہم اک پل بھی یہاں نہیں رکتے اچھے سے سمجھ لو یہ بات۔۔۔۔۔میں نے کبھی بھی یہ سب ایسے نہیں چاہا تھا۔۔۔۔۔جان لو اچھی طرح۔۔۔۔۔اور حان آگے بڑھ کر حریم کا چہرہ اس کی تھوڑی سے کس کر پکڑ کر اوپر کرتے بولا اور پھر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔اک زوردار لات اس نے سامنے رکھی شیشے کی میز پر ماری تو وہ شیشے کی میز گر کر چور چور ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔

شیشے کے گر کر ٹوٹ جانے پر بھی حریم نے کوئ حرکت نہیں کی وہ پھر سے سن سی ہو کر بیٹھ گئ تھی بس آنکھیں تھیں جو مسلسل بہے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔وہ صدمے کے زیر اثر تھی ابھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ہر چیز اسے ابھی بری لگ رہی تھی اس سب میں وہ اور حان کی گزشتہ رات کی حالت بھی بھول گئ تھی اور یہ بھی کہ وہ دونوں دن بھر بیہوش تھے۔۔۔۔۔۔لیکن جب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھن جائے تو کہاں دماغ کام کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اسے شاید وقت کی ضرورت تھی شاید اسی لیئے اور حان بھی اس سے دور جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہاں جارہے ہو۔۔۔۔۔روحان نے زاویار کو دروازے کی جانب جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

وہ دونوں شاید مل گئے۔۔۔۔۔بس وہیں جارہا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے رک کر کہا اور پھر دروازے سے باہر چلا گیا

روحان بھی فوراً ہی اس کی پیچھے گیا۔۔۔۔۔۔

تم اندر جاؤ۔۔۔۔۔میں لیکر آتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کو گاڑی کی جانب آتا دیکھ کر کہا

نہیں میں بھی چل رہا ہوں۔۔۔۔۔روحان نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا

یار وہاں خطرہ ہے۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کی جانب دیکھ کر کہا وہ اسے روکنا چاہتا تھا

تمھارے لی ئے بھی ہو گا تم بھی تو جا رہے ہو نا۔۔۔۔۔جو ہو گا دیکھا جائے گا ابھی تو چلو۔۔۔۔۔روحان نے زاویار کی بات کا کوئی اثر نا لیتے ہوئے کہا

زاویار نے اک دفع روحان کو دیکھا اور پھر زناٹے سے گاڑی کو بھگاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں رستے میں ہی تھے کہ ان دونوں کے ہی فون اک دم بجنے لگے جیسے بہت سے میسج اک ساتھ آنے لگے ہوں۔۔۔۔۔کسی اک کا ہوتا تو الگ بات ہوتی لیکن دونوں کا بیک وقت اس طرح موبائل بجنا کچھ عجیب تھا تو زاویار نے سائڈ پر کار روکی اور موبائل دیکھنے لگا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

موبائل پر موجود وڈیو اور میسجز دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔۔۔۔۔

تم نے دیکھا میسج۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اپنے کمرے سے نکلے تو فاریہ جو کہ ان کے کمرے میں ہی آ رہی تھی اس کو دیکھ کر بولے

ہاں وہی دیکھا میں نے۔۔۔۔۔

آنیہ پریشے اور عرشیہ بھی اب سیڑھیاں اتر کر نیچے آ رہی تھیں ان سب کے ہاتھوں میں بھی موبائل تھا

زونین بھی تقریباً بھاگتا ہوا اوپر سے نیچے اترا اور فوراً ٹی وی آن کیا

ابھی ٹی وی آن کیا ہی تھا کہ سفید حویلی سے بھی سب ان کے دروازے پر موجود تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے ظفر۔۔۔۔اویس شاہ نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا جبکہ فرحان شاہ بالکل خاموش تھے۔۔۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی شک تھا میں نے کہا تھا وہ دونوں بھاگے ہی ہیں لیکن کوئی میری نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔کوثر شاہ کی بات نے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کیا

نہیں بھابھی ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے آگے بڑھ کر کہا

www.novelsclubb.com

اغواء ہوئی لڑکی کے کیس نے اک نیا موڑ لیا۔۔۔۔۔ٹی وی پر نیوز رپورٹر کی آواز سن کر سب اک دم خاموش ہو کر ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گ ئے

آپ سب کو بتاتے چلیں نجی یونیورسٹی کے گیٹ سے اغواء ہوئی لڑکی جس کا نام حریم شاہ بتایا جا رہا ہے جو کہ اک مشہور بزنس مین کی بھتیجی اور کرائم برانچ کے اک بڑے آفیسر کی بہن تھیں۔۔۔۔۔دراصل اغواء نہیں کی گئی تھیں بلکہ اپنی مرضی سے گھر والوں کے دباؤ کی وجہ سے اک لڑکے کے ساتھ بھاگی تھیں

لڑکا ان کے خاندان کا ہی تھا۔۔۔۔آپسی رنجشوں کی وجہ سے شادی سے انکار ہوا تو گھر سے بھاگنے پر مجبور۔۔۔۔۔ٹی وی رپورٹر کے کہے گ ئے الفاظ ان سب کا خون خشک کر دیے تھے

ناظرین یہ جو آپ پیپرز ٹی وی اسکرین پر دیکھ رہے ہیں وہ اور کچھ نہیں ان دونوں کے نکاح کے کاغزات ہیں۔۔۔۔۔۔

دونوں نے گھر سے بھاگ کر شادی کر لی۔۔۔۔۔بتاتے چلیں پولیس اہلکاران دونوں کو ڈھونڈنے کے لیئے دو دن سے کراچی کا چپہ چپہ چھان رہے تھے

۔۔۔۔۔

لڑکی اور لڑکے نے خدیہ تصویریں اور نکاح نامے کی کاپی نیوز چینل کو بھجوائی۔۔۔۔۔۔ٹی وی پر اب ان دونوں کی تصویریں آرہی تھیں۔۔۔۔۔اک تصویر میں حریم دستخط کر رہی تھی اور دوسری میں اورحان۔۔۔۔نہائے دھوئے صاف ستھرے بیٹھے وہ کہیں سے اغواء کیئے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

جعفر شاہ سے جب یہ سب برداشت نہ ہوا تو انہوں نے آگے بڑھ کر ٹی وی بند کر دیا

یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔یہ ان کی سازش ہے انہیں بدنام کرنے کی۔۔۔۔۔۔پریشے جو کہ تھوڑا بہت جانتی تھی اک دم آگے آکر بولی

نکاح نامہ ٹی وی پر ہے دونوں کی تصویریں ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیں اور تم کہ رہی ہو یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے آگے بڑھ کر کہا باقی سب تو ابھی تک حیرت میں ہی تھے

نہیں چاچی وہ یہ آپ کو بتائیں گے وہ انہی دونوں کو لینے گ ئے ہیں ان دونوں کو جہاں رکھا ہوا ہے انہیں اس جگہ کا ابھی پتہ چلا تھا۔۔۔انشاءاللہ ابھی تھوڑی دیر میں وہ دونوں آرہے ہوں گے۔۔۔۔۔پریشے نے خد کو پر سکون کرتے ہوئے کہا

ہاں تو اب تو آنا ہی ہے جو کرنا تھا وہ تو کر لیا نا۔۔۔۔۔کوثر شاہ ابھی کہ ہی رہی تھیں کہ ظفر شاہ کی آواز سے اک دم چپ ہو گئیں

www.novelsclubb.com

کوثر۔۔۔۔۔۔ہر وقت زہر اگلنا ضروری ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ غصے سے چلائے

میں زہر اگل رہی ہوں۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں تو وہی کہ رہی ہوں جو ابھی ٹی وی پر تھا یہی بات پورا شہر بھی کہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔آپ کو بس میں ہی بری لگتی

ہوں۔۔کوثر شاہ کی سب کے سامنے بے عزتی ہوئی تھی اسی وجہ سے ان کی آنکھیں نم ہو گئیں

سب کے کہنے میں اور اپنوں کے کہنے میں کچھ فرق ہوتا ہے اور اس فرق کو سمجھو تم۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے غصے سے کہا

کچھ سوچتے ہوئے فرحان شاہ تیزی سے گھر سے باہر نکلے ان کو دیکھ اویس شاہ بھی ان کے پیچھے گ ئے

تیزی سے حویلی میں داخل ہوتے وہ سیدھے اور حان کے کمرے کی جانب گ ئے۔۔۔۔کمرے کا دروازہ لاک تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ چابیاں کہاں ہیں ۔۔۔۔اس کے کمرے کی چابی نکال کر وہ کمرے میں داخل ہوئے ان کے پیچھے اویس شاہ بھی کمرے کے دروازے پر آ کھڑے ہوئے۔۔

بابا کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔اویس شاہ نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھ کر پوچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔جاننے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔فرحان شاہ پورے کمرے پر نظر گھماتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔ تبھی ان کی نظر سامنے گئی جہاں چادر کے نیچے کچھ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

بابا کیا آپکو اپنے اور حان پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ آگے بڑھتے فرحان شاہ کو روکتے ہوئے بولے

بات یقین کی نہیں ہے بات عزت کی ہے۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے مڑ کر کہا

بابا کسی غیر کی باتوں میں آکر ہم بھی اگر اپنے بچوں پر شک کریں گے تو غیروں میں اور اپنوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔۔۔ہم سب کو کوثر بھابھی کی بات بری لگی لیکن اگر ہم بھی وہی کریں گے تو پھر ہم بھی وہی ہو گئے نا۔۔۔۔۔پھر تو ہم میں سے کسی کو بھی انہیں کچھ کہنے کا حق نہیں۔۔۔۔۔۔

بابا اور حان میرا بیٹا ہے۔۔۔۔۔میں نے اسے پالا ہے سدرہ کے جانے کے بعد کئی سال وہ میرے ساتھ رہا ہے اس کی آنکھ کے اشارے سے میں اسے سمجھتا

ہوں۔۔۔آپ جو یہاں ڈھونڈنے آئے ہیں اس کا جواب میں آپ کو بہت آسانی سے دے سکتا ہوں۔۔۔۔لیکن اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ آپ اسے برا سمجھیں

کہنا کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔فرحان شاہ نے آنکھوں میں سوال لیئے کہا

بابا میرا بیٹا حریم کو پسند کرتا ہے۔۔۔یہ بات میں بہت پہلے سے جانتا ہوں شاید تب سے جب سے اس نے خد سے بھی قبول نہیں کیا تھا۔۔۔۔لیکن جہاں تک میں نے نوٹ کیا ہے حریم کی اس میں دلچسپی نہیں اور میری پرورش بالکل بھی ایسی نہیں کہ وہ بھاگ کر یا زبردستی کسی لڑکی سے شادی کرے۔۔۔۔۔ان ساری خبروں سے مجھے بھی دھچکا لگا ہے لیکن مجھے ابھی بھی اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے دیکھ لیجیئے گا حقیقت کچھ اور ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔اویس شاہ پورے اطمینان سے کہ رہے تھے

کوئی کسی کو اس کی پسند کی لڑکی سے نکاح کرانے کے لیئے اغواء کیوں کرے گا۔۔۔۔۔۔اس کا کوئی جواب ہے تمھارے پاس۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ اک نظر اویس شاہ کو دیکھتے کمرے سے باہر آتے ہوئے بولے

بابا یہ سب بھی پتہ چل ہی جائے گا۔۔۔۔۔لیکن مجھے یقین ہے میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔اور اک بار حریم کے بارے میں تو سوچیں کیا آپ کو وہ ایسی لڑکی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ بھی اب کمرے سے باہر آگئے تھے

مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔۔۔۔جو بدنامی تمھارا بیٹا اس گھر میں لا رہا ہے وہ سب میری برداشت سے بالکل باہر ہے۔۔۔۔۔اتنا سب کچھ کھو دیا ہے پہلے ہی اک عزت تھی آج وہ بھی خاک میں مل گئی۔۔۔۔۔فرحان شاہ کا غصہ اب کم ہونے لگا تھا

بابا۔۔۔۔۔آپ بچوں کو اک بار خیریت سے گھر تو آنے دیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔اویس شاہ یہ کہ کر وہاں سے چلے گئے جبکہ فرحان شاہ وہیں کھڑے رہے۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا۔۔۔۔روحان نے زاویار سے پوچھا

زاویار نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ابھی اس کے زہن میں کوئی بات نہیں آرہی تھی۔۔۔۔بس اس وقت اسے حریم کی فکر ہو رہی تھی منہ سے بنا اک لفظ نکالے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور تیزی سے چلانے لگا۔۔۔۔۔

سنبھال کر۔۔۔۔۔تیزی سے اک گاڑی کو اوور ٹیک کرنے پر روحان نے زور سے کہا

مجھے اپنی بہن کے پاس پہنچنا ہے۔۔۔۔بس دعا کرو وہ مجھے وہیں مل جائے۔۔۔۔۔

ناجانے وہ کس حال میں ہو گی۔۔۔۔۔زاویار اسی رفتار سے گاڑی کو چلاتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں کی لوکیشن اسے اس کے خاص بندے نے بھیجی تھی۔۔۔۔آس پاس محتاط نظر گھماتے ہوئے وہ اپنے آدمی کے پاس پہنچا۔۔۔۔

کتنے لوگ ہیں اندر۔۔۔۔۔زاویار نے بہت دھیمے سے پوچھا

سر اک بھی نہیں سب کے سب چلے گ ئے۔۔۔۔۔جتنے لوگ آ ئے تھے وہ سب کے سب ہی واپس چلے گ ئے۔۔۔۔۔اس کے بعد کوئ ہلچل نظر نہیں آئ۔۔۔۔۔اس بندے نے زاویار کو ضروری باتیں بتائیں اور پھر وہاں سے چلا گیا

یہ کیوں چلا گیا۔۔۔۔۔اندر نہیں چلے گا یہ۔۔۔۔۔۔روحان نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر سوال کیا

نہیں اس کا کام یہیں ختم۔۔۔۔۔ویسے بھی یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے اور جہاں تک بات حفاظتی اداروں کی ہے تو فی الحال ہمارے محافظ ہی ہمارے دشمن ہیں۔۔۔۔۔تو ایسے میں خد کی حفاظت خد ہی کرنی ہو گی اور خد کے لی ئے لڑنا بھی خد ہی ہو گا۔۔۔۔۔اندر جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن اب میں اپنی بہن کو یوں اس طرح نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔زاویار نے کہا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے گھر کی جانب بڑھ گیا

حریم کچھ دیر تو یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔پھر کچھ سوچتے ہوئے اٹھی اور اک کانچ کا ٹکڑا اٹھا کر اس ٹکڑے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اور حان جو کہ ابھی حریم کو دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے حریم کے اچانک اس کانچ کے ٹکڑے کو اپنے ہاتھ کے قریب لیجانے پر اک دم اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

خون کے کچھ قطرے ہی اس کے ہاتھ سے نکلے تھے کہ اور حان نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے وہ کانچ کا ٹکڑا کھینچ کر دور پھینک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔۔اس کے ہاتھ پر جہاں سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا اور حان نے کس کر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

حریم نے اس کی جواب میں کچھ نہیں کہا بس خد کو اس کی مضبوط گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی

تمھیں لگتا ہے کہ اگر میں تمھیں خد کے قریب کرنا چاہوں تو تم مجھ سے دور ہو سکتی ہو۔۔۔۔اور حان نے بہت تحمل سے کہا

حریم نے ابھی بھی کچھ نہیں کہا بس اس کی آنکھیں پھر سے بہنا شروع ہو گئی تھیں

اور حان وہیں زمین پر بیٹھ کر اب اپنا ہاتھ آہستہ سے ہٹا کر حریم کے ہاتھ پر لگا زخم دیکھ رہا تھا۔۔۔۔لڑکی بالکل بیوقوف ہو تم۔۔۔۔نکاح ایسے ہوتے ہیں کیا۔۔۔۔رضامندی کاغذ پر دستخط کر دینے کا نام نہیں ہوتا نہ ہی منہ سے کہ دیا تو نکاح ہو گیا۔۔۔۔نیت کے بغیر عمل کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔تمھیں کیا لگتا ہے وہ اک بند کمرے میں ہم سے زبردستی کسی کام کے لیئے ہاں کروائیں گے کچھ کاغزات پر دستخط لیں گے اور اس سے ہماری زندگی متاثر ہو جائے گی۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔تم ابھی بھی اتنی ہی آزاد ہو جتنا پہلے تھیں۔۔۔۔۔اور حان اپنا تمام تر غصہ بالائے طاق رکھ کر حریم کے زخم کو صاف کرتے بہت پیار سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔حالانکہ اس نکاح نے اس کے دل میں اک امید کی خوشی کی لو جلائی

تھی وہ کہیں نا کہیں اپنے دل کے کسی کونے میں حریم سے نکاح ہو جانے پر واقعی خوش تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ محبت ہی کیا جس میں درد نہ ہو۔۔۔۔۔ محبوب کی خوشی کی خاطر لوگ کیا کچھ کر جاتے ہیں تو کیا وہ اپنے دل کو قربان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ یہ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ حریم اس بار کچھ کچھ خد کو سنبھال کر بولی

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن تم بے فکر رہو میں پتہ لگالوں گا۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ لوگ چلے گ ئے ہیں میں اس دروازے کو توڑنے کی کوشش کر رہا ہوں تم بس اب خد کو کوئ نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔۔۔۔ حریم کا ہاتھ آہستہ سے رکھ کر اب وہ اٹھنے لگا تھا

سوری۔۔۔۔۔ حریم نے اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔۔ تمھیں وہ سب نہیں کہنا چاہیئے تھا۔۔۔۔ چلو معاف کیا۔۔۔۔۔ اور حان نے اس کی معافی فوری قبول کر لی حریم جو کہ سمجھ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ اور حان فارمل جواب دیگا کہ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ایسا جواب سن کر آنکھیں کھولے اور حان کو دیکھنے لگی

رکو کوئی آرہا ہے۔۔۔۔بس اب بہت ہو گیا یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا ہے۔۔۔۔۔تم سامنے بیٹھو میں یہاں چھپتا ہوں۔۔۔۔۔۔اور حان فوراً لمبے لمبے ڈگ بھر کر حریم کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا اور خد دروازے کے سائڈ میں کھڑا ہو گیا

دروازہ جیسے ہی کھلا اس نے آگے بڑھ کر دروازے سے اندر آتے آدمی پر حملہ کیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خد کو روکا کیونکہ وہ آدمی کوئی اور نہیں زاویار تھا۔

۔۔۔۔۔اس کے پیچھے سے روحان بھی کمرے میں داخل ہوا جس نے آگے بڑھ کر زاویار کو سنبھالا اور اب وہ اور حان اور حریم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔وہ دونوں انہی کپڑوں میں تھے جن کپڑوں میں ان کی تصویریں ابھی کچھ دیر پہلے اس نے دیکھی

تھیں۔۔۔۔۔اپنے دماغ میں اٹھتی ہر سوچ کو جھٹکتے ہوئے روحان اور حان کی جانب گیا جبکہ زاویار حریم کی جانب بڑھا جہاں اس کی بہن بالکل سہمی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

چند منٹوں میں ہی وہ لوگ وہاں سے باہر نکل آئے تھے۔۔۔۔۔اور اب وہ چاروں ہی گھر کی جانب رواں دواں تھے۔۔۔۔۔گاڑی میں بالکل خاموشی تھی نا کسی نے کوئی سوال پوچھا تھا نہ ہی خیریت طلب کی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ رستے میں ہی تھے کہ زاویار نے کسی کو فون کیا۔۔۔۔۔کچھ بیلز جانے کے بعد فون جیسے ہی ریسیو ہوا زاویار نے روحان کو اشارے سے گاڑی روکنے کا کہا اور گاڑی سے اتر کر باہر جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اک ضروری کام ہے آپ سے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے فون کان پر لگائے لگائے کہا

روحان اور اور حان دونوں ہی زاویار کو دور کھڑا بات کرتے دیکھ رہے تھے جبکہ حریم ابھی تک اس نکاح والے حادثے کے زیر اثر تھی۔۔۔اتنا بے بس تو اس نے ان دو دنوں میں اک بار بھی خد کو محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ اب کر رہی تھی۔۔۔۔

نہیں کام ابھی ہی کرنا ہے۔۔۔۔۔کچھ بھی کر کے اک گھنٹے کے اندر۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر فون بند کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر روحان کو گاڑی تیز چلانے کا کہا۔۔۔۔۔

کیا ہوا خیریت۔۔۔۔۔روحان نے پوچھا

ہمم۔۔۔۔۔گھر چلو بتاتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے بس اتنا کہا

کام ہو گیا۔۔۔۔۔۔بٹ نے اپنے سامنے موجود زاویار کے سینیر راؤ سے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں ہو گیا۔۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے نیوز چینل پر بھی دے دیا خاص طور پر کہ کر ہیڈ لائن بنوایا۔۔۔۔جانتے بھی ہو کتنی مشکل ہوئی ہے مجھے یہ سب کرنے میں ۔۔۔۔ہر نیوز چینل والے کا کہنا تھا کہ اتنی سی بات کی ہیڈ لائن نہیں بنتی ۔۔۔۔۔۔۔راؤ سنجیدگی سے بولا

تھوڑے سے مزے کے لیئے اگر کچھ کرنا پڑ گیا تو کیا ہوا۔۔۔۔مزا تو آیا نہ بس کافی ہے۔۔۔۔پھر ہم نے تو نیک کام کیا ہے اس کی بہن کی شادی کروادی اس کی تو مشکل آسان ہوئی ہے۔۔۔۔اب اگر اس کے بدلے میں اس کی تھوڑی بدنامی ہو بھی گئی تو کیا۔۔۔۔بٹ عجیب سے انداز میں مسکرا رہا تھا

www.novelsclubb.com

اس نے تمھیں جیل میں بند کروادیا اور تم نے اس سے یہ بدلہ لیا۔۔۔۔راؤ نے تنظیہ کہا

نہیں نہیں۔۔۔۔یہ تو بس میری بے عزتی کا تھوڑا سا بدلہ تھا۔۔۔ سمجھ لو یہ تو اسٹارٹر تھا مین کورس تو ابھی باقی ہے۔۔۔۔بٹ اب ٹہلنے لگا تھا

تو تم کیا کرو گے آگے۔۔۔۔۔راؤ نے متجسس ہو کر پوچھا

دیکھتے جاؤ۔۔۔۔۔عزت کے بدلے عزت۔۔۔۔۔تو قید کے بدلے قید۔۔۔۔۔

میں نے بھی تو اپنا سب کچھ کھویا ہے اب اسے بھی اپنا سب کچھ کھونا ہو گا۔۔۔۔۔

بٹ کے چہرے پر یہ کہتے ہوئے سختی اتر آئی

تم بس اس معاملے کو دبنے مت دینا۔۔۔۔۔دو تین دن تو عزت افزائی ہونی ہی چاہیے اس کی۔۔۔۔۔بٹ نے چہرہ واپس سے نارمل کرتے کہا

کہاں۔۔۔۔اک دفع ہی بہت مشکل سے چلی ہے یہ خبر۔۔۔۔۔کوئی مشہور شخصیت تھوڑی ہے جو میڈیا بات کو اچھالے گا۔۔۔۔۔آئے دن کتنے لڑکے لڑکیاں بھاگ کر شادی کرتے ہیں یہ خبریں اتنی بھی خاص نہیں ہیں جو بار بار چلیں۔۔۔۔۔راؤ نے صاف انکار کیا

تو پھر سوشل میڈیا پر پھیلا دو۔۔۔۔۔یا میں کچھ اور پھیلا دوں۔۔۔۔وہ مشہور شخصیت ہو نا ہو تم تو ہو نا۔۔۔۔بولو تو تمھیں وائرل کر دوں۔۔۔۔بٹ نے سلاخوں کے بالکل پاس آ کر کہا

تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔۔۔۔۔جانتے بھی ہو اگر میں چاہوں تو تم ساری زندگی اسی جیل میں سڑو۔۔۔۔۔۔راؤ کو بٹ کی دھمکی نے تپش دلا دیا تھا

لیکن تم ایسا کبھی نہیں چاہو گے۔۔۔۔۔۔کیونکہ تالی اک ہاتھ سے نہیں بجتی نا۔۔۔۔۔اگر تم نے مجھے نہیں بچایا تو تمھیں پھر کون بچائے گا۔۔۔۔۔ہیں نا۔۔۔۔۔بٹ کے چہرے پر خباثت صاف نمایاں تھی

www.novelsclubb.com

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے کہ راؤ کا فون اک دم بجنے لگا۔۔۔۔۔اس نے اک نظر بٹ کو دیکھا اور فون ریسیو کیا۔۔۔۔۔

ہمم اچھا۔۔۔۔۔۔راؤ نے بس اتنا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

زاویار لے گیا انہیں وہاں سے۔۔۔۔۔۔راؤ کے چہرے کے رنگ اک دم اڑ گ ئے تھے

ہاہاہاہا۔۔۔۔تو اسے پتہ چل گیا وہ کہاں تھے۔۔۔۔چلو کم سے کم مزا تو آئے گا مقابلہ اگر ٹکر کے لوگوں سے ہو تب ہی کھیلنے کا مزا آتا ہے۔۔۔۔۔۔اک کام کرو پریس کو بھیج دو اس کے گھر۔۔۔۔۔۔اس وقت وہ سب رونے دھونے میں مصروف ہوں گے۔۔۔۔۔یہی وقت ہے وار کرنے کا۔۔۔۔۔۔بٹ کی آنکھوں میں عجیب چمک نمودار ہو گئ تھی

تم یہ نہیں سوچ رہے وہ وہاں تک پہنچا کیسے کہیں اسے مجھ پر شک تو نہیں ہو گیا۔۔۔۔۔راؤ نے گھبراتے ہوئے کہا

تم اس کے سینیئر ہو کہ جونیئر۔۔۔۔۔کتنا ڈر رہے ہو تم کل کے بچے سے۔۔۔۔۔۔بٹ نے اس کا مزاق اڑایا

تمھارے پاس کھونے کو کچھ نہیں میرے پاس بہت کچھ ہے۔۔۔۔۔یہ کہ کر راؤ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔جبکہ بٹ وہیں کھڑا اسے مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

_**********

بچے آرہے ہیں۔۔۔۔۔میری زاویار سے بات ہوئی ہے وہ اس کے ساتھ ہیں ۔۔۔۔۔اب آپ سب میری بات دھیان سے سنیں۔۔۔۔۔کوئی بھی بچوں کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔بھابھی آپ بھی اویس اور چاچو کو بول دیجیئے گا کہ اس وقت بچوں کو کسی قسم کے سوالات کی زد میں نالایا جائے۔۔۔۔لوگ چاہے کچھ بھی کہیں کم سے کم ہم تو جانتے ہیں نا ہمارے بچے کس مشکل سے گھر واپس آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اک اک کی جانب دیکھ کر کہ رہے تھے

جعفر شاہ کی نظر اپنے بھائی کی جانب تھی وہ جب اس حادثے کا شکار ہوئے تھے تب ظفر شاہ ایسے نہیں تھے تب وہ خاموش پیچھے رہنے والے ہوا کرتے تھے تقریبا گھر کے تمام فیصلے اس وقت فرقان شاہ ہی لیتے تھے۔۔۔۔۔اور ابھی ظفر شاہ پورے

گھر کو سنبھالے ہوئے تھے زمہ داری سے۔۔۔۔۔جعفر شاہ کے لی ئے وقت صرف آنکھ جھپکنے جتنا تھا جیسے وہ سوئے اور آٹھ گ ئے اس سب میں وقت اس قدر تیزی سے گزرا کہ وہ ابھی تک بیس سال پرانے وقت میں ہی اٹکے رہ گ ئے جبکہ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئ۔۔۔۔۔۔

انہیں اپنے بھائ پر فخر محسوس ہو رہا تھا لیکن دل میں کہیں نا کہیں اپنے لی ئے اک خلش سی جنم لے رہی تھی۔۔۔۔اپنے دماغ سے تمام تر ناشکری بھری سوچوں کو نکالتے وہ اپنے کمرے کی جانب چلے گ ئے۔۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی دروازے پر رکی زاویار نے فوراً ہی اور حان اور حریم کو گاڑی سے اترنے کا کہا اور دونوں کے بازو پکڑ کر تیزی سے اندر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

سامنے سے سب کو بلالو جلدی۔۔۔۔جاتے جاتے اس نے رک کر روحان سے کہا اور جلدی جلدی قدم بڑھانے لگا۔۔

جیسے ہی وہ حویلی کے اندر داخل ہوا سب اک دم ان دونوں بچوں کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔

ابھی رکیں۔۔۔۔۔۔پریشے آنیہ۔۔۔۔۔۔حریم کو لیکر جاؤ اس کے بال اور حلیہ بالکل بگاڑ دو اس کو دیکھ کر لگنا چاہیئے کہ یہ ابھی ابھی آزاد ہوئی ہے اور زونین تم اور حان کو لیکر جاؤ۔۔۔۔۔مٹی اور زخم بھی ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے اک سانس میں کہا

لیکن۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم کچھ پوچھنے کے لیئے آگے بڑھی

ابھی سوال نہیں کرو جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔اور اس سب کام میں پانچ منٹ سے کم مت لگانا فوراً ہی چینج کر کے نیچے آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔۔۔

سب ہی اس کی بات مانتے ہوئے کمروں کی جانب بڑھ گ ئے۔۔۔۔۔

کہاں ہیں بچے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ حرا کے ہمراہ گھر میں داخل ہوتے ہی بولے۔۔۔۔جبکہ فرحان شاہ اور ثناء شاہ ان کے پیچھے تھے

کیا کر رہے ہو بیٹا بتاؤ تو۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے بھی آگے بڑھ کر پوچھا

چاچو۔۔۔۔۔سب سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے تھکے تھکے انداز میں کہا

اور وہ کیسے۔۔اس بار کوثر شاہ نے پوچھا

کچھ ہی دیر میں نیوز چینل والے آنے والے ہیں۔۔۔۔

زاویار نے گیٹ کی جانب پھر سے دیکھا

اور حان اور حریم بھی اب لاؤنج میں واپس آ گئے تھے۔۔۔۔زاویار نے انہیں گیٹ کے قریب والے صوفے پر بٹھایا اور گیٹ کی جانب جانے لگا

www.novelsclubb.com

انہیں کیوں بلایا تم نے بیٹا۔۔۔۔۔شعلوں کو جتنا ہوا دو گے اتنا وہ بھڑکیں گے۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے زاویار کو کچھ بھی کرنے سے روکنا چاہا

اور نہیں تو کیا آج کی خبر تھی ضروری تھوڑی ہے سب نے دیکھی ہو ۔۔۔۔۔۔چلی اور ختم ہو گئی بات یہیں ختم کر دیتے اب کل پھر ہمارے جواب پھر ان کے سوال یہی چلتا رہے گا۔۔۔۔اور کون یقین کرے گا کہ جوان لڑکا لڑکی کو اغواء کر کے ان کا نکاح کروا دیا۔۔۔۔۔اس بات پر کہ بچوں کا کوئی قصور نہیں یقین دلانے دلانے میں ہی اچھی خاصی بدنامی ہو جائے گی بیٹا اور پھر کوئی ثبوت بھی نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔۔حاصل کچھ نہیں شرمندگی الگ۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے بھی ظفر شاہ کی بات کا ساتھ دیا

آپ لوگ جانتے نہیں ہیں اس سب کے پیچھے کون ہے۔۔۔۔۔۔وہ مجھے بدنام کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ہم جواب دیں نا دیں وہ اس بات کو مسلسل اٹھاتا رہے گا۔۔۔۔۔ بہتر ہے ہم سب کے منہ بند کروا دیں۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر دروازے کی

www.novelsclubb.com

جانب دیکھا جہاں اک نجی چینل کی وین آکر رکی تھی۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے کئی وین آکر پارک ہونا شروع ہو گئیں۔۔۔۔۔

تم نے انہیں یہاں بلایا ہے۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے پوچھا

نہیں انہیں یہاں بھیجا گیا ہے۔۔۔۔۔لیکن اب میں ان کی بازی انہی پر الٹ دوں گا۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔زاویار نے بالکل انجان بنتے ان تمام نیوز رپورٹرز سے کہا جو گھر کے دروازے پر آکر کھڑے ہو گئے تھے ان میں سے کچھ رپورٹرز جو کہ سامنے حویلی گئے تھے وہ بھی اب انہی کے دروازے کی جانب آرہے تھے شاید گارڈ نے انہیں بتایا تھا کہ اس حویلی کے افراد بھی یہیں موجود ہیں۔۔۔۔۔۔

ہمیں مسٹر اور مسز اورحان سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔رپورٹرز ادھر ادھر دیکھتے ان دونوں کو ڈھونڈنے لگے۔۔۔۔۔

دیکھیں ابھی ابھی وہ دونوں گھر آئے ہیں ابھی تو ہم نے ان سے بات نہیں کی حالت دیکھیں آپ لوگ ان کی۔۔۔دو دن سے نا جانے کن حالات میں تھے پلیز میں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں ابھی ہمیں ان دونوں کو سنبھالنے دیں۔۔۔کم سے کم کچھ کھا پی لینے ہی دیں۔۔۔۔زاویار اپنے چہرے پر اداسی اور درد سجائے سب سے ریکیوئسٹ کرنے لگا لیکن زاویار کے لاکھ کہنے کے باوجود وہ ان دونوں کی تصاویر بھی لیے رہے تھے اور سوال بھی کر رہے تھے۔۔۔۔زاویار یہ سب دیکھ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کیونکہ جیسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔

اچھا آپ لوگ مجھ سے پوچھیں میں بتاتا ہوں۔۔۔۔سکون سے آندر آئیں اور پوچھیں۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی اگلی چال چلی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سب رپورٹرز ان کے حال میں جمع ہو گ ئے تھے۔۔۔۔۔

جی بتائیں کیا یہ سچ ہے کہ یہ دونوں گھر سے بھاگ گ ئے تھے۔۔۔۔۔۔اک رپورٹر نے سوال کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس رپورٹر کا سوال سنتے ہی حریم اور اورحان نے اک دم حیرت سے ان سب کو دیکھا۔۔۔۔ابھی اورحان تیش میں آکر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ زاویار نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون ہو جانے کا اشارہ کیا

آپ کو ان کی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ دونوں بھاگے ہوئے تھے۔۔۔۔اور کبھی آپ نے سنا ہے کہ شادی شدہ لوگ آپس میں بھاگ گئے ہوں۔۔۔۔ میاں اپنی بیوی سے تو بھاگ سکتا ہے لیکن بیوی کے ساتھ کبھی نہیں بھاگتا۔۔۔۔ زاویار کے کہنے میں بلا کی خداعتمادی تھی

تو پھر جو تصاویر ہمیں ملیں وہ۔۔۔۔اک اور رپورٹر نے سوال کیا

وہ بالکل اصلی ہیں دراصل ابھی دو دن پہلے ہی ہم نے گھر کے اندر سادگی سے ان دونوں کا نکاح کروایا تھا وجوہات کچھ ذاتی تھیں۔۔۔۔میرے خیال سے وہی تصویریں کسی کے ہاتھ لگ گئیں اور اس نے یہ سب پھیلایا اور کچھ نہیں۔۔۔۔

زاویار نے بہت پر سکون ہوتے ہوئے کہا جبکہ حریم یک ٹک اسی کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے کچھ دیر پہلے وہ سب جو بند کمرے میں ہوا وہ یوں سب کے سامنے کیسے آ گیا وہ تو ابھی یہی سوچ رہی تھیں کہ گھر والوں کو کیا بتائے گی اس بات سے انجان کہ ان کے نکاح کی بات تو سارا شہر جانتا ہے۔۔۔۔۔

اور حان کچھ کچھ سمجھنے لگا تھا لیکن ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھا بہت مشکل سے خد کو کوئ بھی رد عمل ظاہر کرنے سے روکے ہوئے تھا

کیا آپ ہمیں ان کا نکاح نامہ دکھا سکتے ہیں۔۔۔۔۔اک اور رپورٹر نے سوال کیا

نہیں میں یہ ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔۔زاویار نے چہرے پر سختی لائے کہا

www.novelsclubb.com

تواس کا مطلب ہم یہ سمجھیں کہ آپ کے پاس کوئی نکاح نامہ نہیں آپ بس کہانی بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔رپورٹراب خاموش ہو کر اس کے جواب کا انتظار کر رہے تھے

اور حان جاؤبیٹا اپنے کمرے سے نکاح نامہ تو لاؤ۔۔۔۔۔زاویار نے اور حان سے کہا

اور حان کچھ دیر تو زاویار کو بے یقینی سے دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اپنا زخمی اور بوسیدہ حلیہ لیئے سفید حویلی چلا گیا۔۔۔۔۔سب لوگ ہی اسے افسوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اک بات صاف تھی کہ ان رپورٹرز کو اس بات کا یقین آ گیا تھا کہ ان دونوں کو اغواء ہی کیا گیا تھا یہ سب محسوس کرتے زاویار دل ہی دل میں اطمینان محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

نکاح نامہ لڑکے کے پاس ہو گا نا ہم اپنے پاس رکھ کر تھوڑی بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔۔

زاویار نے پورے اعتماد سے سنجیدہ چہرہ لیئے کہا

روحان وہاں سے اٹھ کر سفید حویلی کی جانب بڑھ تو گیا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کرے کیونکہ اس کے پاس تو کوئی نکاح نامہ نہیں تھا نہ ہی کوئی نکاح پہلے ہوا تھا زاویار کیا سوچ رہا ہے کیا کر رہا ہے اس بارے میں تو وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔بس اک بات تھی جو اس کے دل کو کہیں نا کہیں بہلا رہی تھی وہ یہ کہ اسے زاویار پر پورا بھروسہ تھا وہ جانتا تھا وہ سب سنبھال لیگا۔۔۔۔اندر جاتے ہی گارڈ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور اک لفافہ اس کے ہاتھ میں پکڑا گیا۔۔۔۔

اس نے پہلے حیرت سے گارڈ کو دیکھا پھر لفافے کو۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے

www.novelsclubb.com

یہ ابھی کوئی صاحب دیکر گئے ہیں۔۔۔۔کہ رہے تھے کہ آپ کو دینا ہے۔۔۔۔گارڈ نے جواب دیا اور واپس اپنی جگہ پر چلا گیا

اور حان نے جیسے ہی لفافہ کھولا اس کے اندر اک نکاح نامہ تھا جو کہ دو دن پہلے کا تھا اس میں حریم اور اور حان کے دستخط بھی تھے۔۔۔۔۔اس نے کچھ پل تو حیرت سے اسے دیکھا اور پھر لال حویلی کی جانب چلا آیا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ چلتے اس نے زاویار کو نکاح نامہ پکڑایا۔۔۔۔

(اک نکاح نامہ بنانا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار روڈ کے کنارے کھڑے ہو کر کہ رہا تھا)

اب زاویار سب رپورٹرز کو نکاح نامہ دکھا رہا تھا

(لیکن اتنی جلدی کیسے بن سکتا ہے۔۔۔۔۔مقابل نے حیرت سے کہا)

سب رپورٹرز اس نکاح نامے کی تصویریں لے رہے تھے

(نکاح نامہ تو ابھی ہی بنے گا اور دو دن پرانی تاریخ پر بنے گا۔۔۔۔۔یہ اک احسان تم مجھ پر کر دو منہ مانگی رقم دوں گا۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر بے بسی صاف ظاہر تھی اس نے گاڑی میں بیٹھی حریم کیجانب دیکھا جو کہ نیچے منہ کیئے بیٹھی تھی)

اب اک اک کر کے سارے رپورٹرز واپس جانے لگے تھے اور زاویار ان سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا

(تم اسے بنوا کر سامنے والی حویلی کے گارڈ کو دے دینا۔۔۔سنو دیر مت کرنا کام ابھی ہی کرنا ہے اک گھنٹے کے اندر اندر۔۔۔۔)

یہ سب کیا تھا بیٹا۔۔۔۔۔اویس شاہ نے سارے رپورٹرز کے جاتے ہی زاویار سے پوچھا

جیسے کو تیسا۔۔۔۔۔ان دونوں کی اس حال میں تصویریں ان کے بھاگنے کی خبر کا منہ توڑ جواب ہیں اور رہی بات نکاح کی تو اس کے لیئے تھوڑا جھوٹ بولنا پڑا لیکن یہ سب کرنا ضروری تھا۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر حریم کے پاس آیا۔۔۔۔

تم دونوں جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔۔۔۔اور پلیز ان دونوں کو کچھ کھلا پلا کر تھوڑی دیر سلا دیں۔۔۔۔۔اب اس موضوں پر کل صبح ہی بات ہو گی ابھی کوئی ان

دونوں سے کچھ نہ پوچھے۔۔۔۔۔زاویار نے سب کی جانب تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کھانا تو کھالو بیٹا بالکل تیار ہے۔۔۔۔۔۔اور حان سفید حویلی میں داخل ہوتے ہی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر جارہا تھا تبھی ثناء شاہ نے پیچھے سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں امی۔۔۔۔۔میں آرام کروں گا مجھے بھوک نہیں۔۔۔۔۔۔اور حان نے بنا مڑے کہا اور کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

دروازے کے لاک کو ہاتھ لگاتے ہی اور حان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی اس کے پیچھے اس کے کمرے میں گیا ہے کیونکہ اس کا دروازہ لاک نہیں تھا۔۔۔۔اک گہرا سانس لیکر وہ کمرے کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔پورا کمرہ مکمل گندا ہو رہا تھا اور اس کی تمام چیزیں بھی اپنی جگہ پر موجود تھیں۔۔۔۔۔یہ دیکھ کر اسے تھوڑا سکون ملا

۔۔۔۔۔

پورے کمرے کا مختصر سا جائزہ لینے کے بعد اس نے صفائی شروع کی۔۔۔۔ تھوڑی سی ڈسٹنگ اور کچھ چیزیں ادھر ادھر کرنے کے بعد اب اس کا کمرہ قدرے بہتر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔صفائی کے دوران اس نے تمام کینوس سے کپڑا ہٹا دیا تھا حریم کی اک اک تصویر کو اس نے تمام دیواروں کے ساتھ لگا کر کھڑا کر دیا تھا۔۔۔۔۔اب وہ اپنی الماری سے اپنے کپڑے لیکر واش روم چلا گیا

تھوڑی ہی دیر میں فریش ہو کر جب وہ باہر آیا تو اپنے ارد گرد حریم کو دیکھ کر اسے اپنے اندر سکون سا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔۔وہ وہیں ان تصویروں کے بیچ میں زمین پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آس پاس ہر وہ قیمتی لمحہ موجود تھا جس میں اسے حریم سے بے پناہ محبت ہوئی تھی

جانتی ہو ان تصویروں کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے لیکن اس کے باوجود بھی بہت کم ہی ایسا ہوا ہو گا کہ میں نے انہیں دیکھا ہو۔۔۔۔۔لیکن آج جانتی ہو مجھے ایسا

لگ رہا ہے جیسے میرا تم پر حق ہے۔۔۔۔۔یہ احساس بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔

حریم کے اک اسکیچ کی جانب دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

ان دو دنوں میں مجھے لگتا ہے مجھے تمھارے وجود کی عادت ہو گئی ہے دیکھو مجھے

۔۔۔۔۔۔میرا دل کر رہا ہے تمھیں لیکر دوبارہ اسی کمرے میں بند ہو جاؤں

۔۔۔۔۔میں پھر سے بیمار پڑوں تم پھر سے میرا خیال رکھو۔۔۔۔۔میں انگنت بار تم

سے اپنی محبت کا اظہار کروں اور تم اسے سنو۔۔۔۔۔اور سنتی جاؤ۔۔۔۔۔۔کتنا

ناشکرا ہوں نا میں۔۔۔۔۔۔اب وہ ہاتھ پھیلائے سیدھا لیٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے خد کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا لیکن اب۔۔۔۔۔۔اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

اللہ کرے تمھیں بھی مجھ سے محبت ہو جائے حریم۔۔۔۔۔تم بھی میرے بغیر اک

پل نہ رہ سکو۔۔۔۔۔۔اور حان اب دوسرے اسکیچ کی جانب متوجہ ہوتے کہہ رہا

تھا۔۔۔۔۔

گہری اندھیری رات اختتام کو تھی اب اس کے دل میں اک امید کی کرن جاگی تھی جو بھی تھا کم سے کم تھوڑی سی امید تو تھی اگر نہیں بھی تھی تو ابھی وہ اس کے ساتھ نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی تھی یہی بات اس کے دل کو الگ لے پر دھڑکا رہی تھی کسی لڑکی کے لیئے وہ کبھی ایسا بھی سوچے گا اس نے سوچا نہیں تھا لیکن وہ زندگی ہی کیا جو غیر متوقع نہ ہو۔۔۔۔۔

چلو اب رونا بند کرو اب تو گھر آ گئی ہو نا بس اب رونا بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔آنیہ حریم کے بالکل پاس بیٹھتے ہوئے بولی

مجھے بتاؤ کیا کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔حریم نے اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا

نہیں ابھی نہیں ابھی بھائی نے کہا ہے کہ تم دونوں کو آرام کروایا جائے اس بارے میں کل سب کے سامنے بات ہو گی۔۔۔۔۔آنیہ بہت پیار سے حریم کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میرے دل کو اک پل کے لی ئے بھی آرام آسکتا ہے۔۔۔۔۔۔میرا زہن الجھا ہوا ہے۔۔۔۔۔اک بات کو رد کرتی ہوں دوسری بات زہن میں اٹھنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔مجھے کسی طور چین نہیں ہے آنیہ۔۔۔۔۔تم مجھے بتاؤ کیا ہوا میرے پیچھے تاکہ میرے زہن کو کچھ تو سکون ملے۔۔۔۔۔۔۔حریم اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

پتہ نہیں بس کل سے تو تمھیں ڈھونڈ رہے تھے سب۔۔۔۔۔۔کچھ لوگوں نے اک لڑکی کو اغواء ہوتے دیکھا تھا یونیورسٹی کے گیٹ سے لیکن کوئ بھی تمھیں وہاں نہیں جانتا تھا تو بہت وقت لگا یہ پتہ کرنے میں کہ وہ لڑکی تم تھیں۔۔۔۔۔۔اس کے بعد جب اورحان بھائ بھی لاپتہ ہوئے تو لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں کہ تم دونوں شاید۔۔۔۔بھاگ گ ئے۔۔۔۔۔آنیہ نے شرمندہ ہوتے کہا

شفق وہاں موجود تھی جب وہ لوگ مجھے لیکر گ ئے۔۔۔۔۔اس نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔حریم کی آنکھوں میں ڈھیروں حیرت تھی

www.novelsclubb.com

کون شفق۔۔۔۔۔۔پولیس نے بہت سے لوگوں سے پوچھ تاچھ کی لیکن کوئ نہیں جانتا تھا کہ وہ اغواء ہوئ لڑکی تم ہو۔۔۔۔۔بس تمھاری غیر موجودگی ہی اک واحد ثبوت تھی۔۔۔۔۔آنیہ جو کہ شفق کو جانتی ہی نہیں تھی اس کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔۔۔۔۔۔

پھر ابھی زاویار بھائ کو کہیں سے تمھاری خبر ملی تو وہ فوراً ہی گھر سے جلدی میں نکلے وہ نکلے ہی تھے کہ ہم سب کے موبائل پر اک دم بہت سی تصاویر اور وڈیوز آنے لگیں۔۔۔۔۔۔کچھ دوستوں نے بھیجی تھیں کچھ رشتے داروں نے۔۔۔۔۔ان تصاویر میں تم لوگ نکاح کرتے نظر آرہے تھے ٹی وی پر بھی یہی خبر تھی۔۔۔۔۔ باقی پھر جو ہوا وہ تو تمھارے سامنے ہے۔۔۔آنیہ نے بنا بات کو کھینچے ساری بات اسے بتادی

کوئ ایسا کیوں کرے گا آنیہ۔۔۔۔۔ہمارے نکاح سے کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اس نکاح سے صرف اک شخص کا بھلا ہوا ہے اور وہ ہیں اورحان

بس۔۔۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے یہ سب انکا کیا کرایا ہے۔۔۔۔۔۔حریم پھر سے منفی سوچوں کے چنگل میں خود کو پھنسنے سے روک نہیں سکی تھی

دیکھو حریم پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔لیکن بھائی جانتے ہیں کہ اس سب کے پیچھے کون ہے وہ کل صبح سب کچھ بتادیں گے تم یوں اور حان بھائی پر الزام مت لگاؤ۔۔۔۔اگر تم غلط ثابت ہوئیں تو پھر۔۔۔۔۔۔آنیہ نے حریم کو ٹوکا

تمھیں کیا لگتا ہے اگر اس سب کے پیچھے اور حان بھائی ہوتے تو زونین اور زاویار بھائی ان کو ایسے ہی جانے دیتے۔۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔۔تم اس وقت تھکی ہوئی ہو اور صدمے میں ہو تھوڑا آرام کر لو۔۔۔۔۔فریش دماغ سے سوچو گی تو ہر مسئلے کا حل نکل جائے گا۔۔۔۔۔۔آنیہ نے یہ کہ کر واپس حریم کو لٹا دیا

اس سب میں ان کی مراد تو پوری ہو گئی نا۔۔۔۔۔۔وہ جو چاہتے تھے ہوا تو وہی نا۔۔۔۔۔اب چاہے انہوں نے کچھ کیا ہو یا نہیں۔۔۔۔۔حریم پھر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن آنیہ نے اسے فوراً ہی لٹا دیا

تمھیں مسئلہ کس بات سے ہے۔۔۔۔اس کے ملوث ہونے سے یا اس کی خواہش پوری ہونے سے۔۔۔۔۔آنیہ نے حیرت سے حریم کی جانب دیکھ کر کہا

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔حریم نے یہ کہ کر آنکھیں بند کر لیں

ہو سکتا ہے اس کی محبت اللہ کو پسند آ گئی ہو۔۔۔۔کیا پتہ وہ سچے دل سے تم سے محبت کرتا ہو کیا پتہ اس نے تمھیں اللہ سے مانگا ہو۔۔۔۔۔کیا پتہ اس کی محبت دیکھ کر اللہ کو اس پر پیار آ گیا ہو۔۔۔تو اللہ نے اس کے نصیب میں تمھیں لکھ دیا۔۔۔آنیہ اب مسکراتے ہوئے کہ رہی تھی

ان کی محبت سے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔حریم نے آنکھیں بند کئے کی ئے کہا۔۔۔۔

کیونکہ تم اس کی محبت کو محسوس نہیں کرتی ہو۔۔۔۔اگر محسوس کرتیں تو تمھیں خد پر رشک ہوتا۔۔۔۔تمھیں حصول محبت کی قدر نہیں ہے۔۔۔آنیہ نے پھر سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا

اچھا مجھے سونے دو بہت وکالت کر لی تم نے ان کی۔۔۔۔۔پتہ نہیں میری دوست ہو تم یا ان کی۔۔۔۔۔حریم نے کروٹ لیتے ہوئے کہا

اچھا قبول تو کہیں نا کہیں جناب تم نے بھی کیا ہے۔۔۔۔۔بھائی نہیں لگایا تم نے اک بار بھی اور حان بھائی کے نام کے ساتھ اور دیکھو کیسے "ان""ان" کر کے بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔آنیہ نے شرارت میں اسے چھیڑا

تو اب کیا کروں۔۔۔نکاح تو ہو گیا نا۔۔۔۔۔اب کچھ اور ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔جیسے بھی ہوا نکاح تو ہوا ہے نا۔۔۔۔۔اب بھائی تو نہیں کہوں گی نا۔۔۔۔بری پھنسی حریم۔۔۔۔۔حریم نے کروٹ لی ئے لی ئے کہا

www.novelsclubb.com

آہا۔۔۔۔۔کیا بات ہے جناب۔۔۔۔۔بولو تو کل رخصت کر دیتے ہیں پھر تمھیں۔۔۔۔۔آنیہ نے پھر سے چھیڑا

تم اک کام کرو خدا جا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔نہایت ہی فضول باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔حریم نے اپنے ہاتھ سے آنیہ کو دھکہ دیتے ہوئے کہا

جا رہی ہوں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔لیکن یہ وقت بھی اب جلد آئے گا اس کے لی ئے خد کو تیار کر لو۔۔۔آنیہ یہ کہ کر اسے چھیڑتے ہوئے اپنے بیڈ کی جانب چلی گئ۔۔۔۔۔وہ اس کی بہترین دوست تھی تھوڑے وقت پہلے جو لڑکی رو رہی تھی پریشان تھی اب اس سے بات کرنے کے بعد مسکرا رہی تھی پریشان تو وہ اب بھی تھی لیکن ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی تھی شاید یہی اچھے دوست کی نشانی ہوتی ہے وہ آپ کو آپ کے دکھ درد میں تنہا نہیں چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔

اب تو سب ٹھیک ہو گیا ہے اب کیوں پریشان ہیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کو سوچوں میں محو پا کر پوچھا

www.novelsclubb.com

نہیں میں پریشان نہیں تم سو جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔۔زاویار نے ہمیشہ کی طرح اپنے جزبات کو چھپاتے ہوئے کہا

آپ جانتے ہیں میاں بیوی اک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔۔۔لباس ہمارے عیب چھپاتا ہے ہمیں گرم سرد سے بچاتا ہے ہماری حفاظت کرتا ہے اور سب سے

بڑھ کر ہمیں زینت بخشتا ہے۔۔۔۔۔آپ کیا چاہتے ہیں یہ سب صرف آپ ہی کریں میرے حصے میں کچھ نا آئے۔۔۔۔۔میں بھی چاہتی ہوں آپ کی زینت بننا آپ کے عیب چھپانا آپ کو گرم سرد سے محفوظ کرنا۔۔۔۔۔لیکن آپ ہمیشہ مجھ سے دور دور رہتے ہیں۔۔۔۔مجھے ڈر ہے کہیں مجھے آپ کے سرد رویے کی عادت ہی نا ہو جائے۔۔۔۔۔عادت پڑ جانا تبدیلی کو روک دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے زاویار کے پاس بیٹھی نظریں نیچے کیۓ بہت پیار سے کہ رہی تھی

زاویار نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس پریشے کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا

کیا ہوا۔۔۔۔۔زاویار کی نظریں خود پر محسوس کرتے پریشے اک دم جھینپ کر بولی

کچھ نہیں دیکھ رہا ہوں کہ واقعی تم وہی پریشے ہو یا کوئی اور ہو۔۔۔۔۔۔تم اس طرح کی باتیں بھی کر سکتی ہو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔زاویار مسکراتے ہوئے بولا

یہ تعریف ہے یا۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے مصنوعی سا ناراض ہوتے ہوئے کہا

تم بہت اچھی ہو پریشے۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا

یہ بات تو میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔شرماتے ہوئے یہ کہ کر وہ جیسے ہی اٹھی سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ سے اک دم ٹکرا گئ۔۔۔۔وہ لیمپ جو بڑی شان سے سائڈ ٹیبل پر جل رہا تھا پل بھر میں ہی زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔لیمپ کو تو کچھ نہیں ہوا لیکن اس کے اندر لگا بلب ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا

زاویار نے اک نظر پریشے کو دیکھا جو لیمپ کو شرمندگی سے دیکھ رہی تھی پھر ٹوٹے لیمپ کو دیکھا وہ لڑکی جو تھوڑی دیر پہلے سمجھداری کی باتیں کر رہی تھی ابھی بالکل بچوں کی طرح کھڑی تھی کہ کب ڈانٹ پڑے اور کب وہ رونا شروع کر دے۔۔۔۔۔

اگلی صبح ناشتے کے بعد تمام لوگ ہی لاؤنج میں اکھٹے ہو گئے۔۔۔۔۔کچھ عجیب سا تھا ہر کوئ خاموش تھا سوال تو تقریباً سب کے پاس تھے لیکن کس طرح کہیں یا

پوچھیں سب اسی کشمکش میں کسی دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔اور حان اور حریم نے اک بار بھی اک دوسرے کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔آنیہ بھی بالکل خاموش کھڑی تھی فرقان شاہ فرحان شاہ اور اویس اک صوفے پر بیٹھے تھے جبکہ جعفر سب سے الگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے

۔۔۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ماحول میں چھائی خاموشی زاویار کی گرجدار آواز سے ٹوٹی

اب یہ سب کچھ خدپر لیکر اپنی بہن کے دامن کو صاف کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ زرا سا ٹیڑھا ہو کر فاریہ کے کان میں سرگوشی کرنے کے انداز میں بولیں

دراصل اک بندہ ہے بٹ کے نام سے جسے میں نے اپنی شادی سے قبل اریسٹ کروایا تھا جسے اریسٹ کرواتے ہی ہمارے ادرے نے مجھے چھٹیوں پر بھیج دیا۔۔۔۔کہا گیا تھا کہ پندرہ دن کی چھٹی ہے لیکن ابھی تک مجھے واپس نہیں بلایا گیا

ہے بلکہ جب جب میں نے خد جانا چاہا تو میری چھٹیوں میں اور توسیع کر دی گئ۔۔۔۔۔۔خیر اس بٹ کے ساتھ ہمارے ادارے کے کچھ طاقتور لوگ بھی ملے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔جو کسی طور بھی مجھے واپس وہاں نہیں آنے دینا چاہتے وجہ یہی ہے کہ وہ خد کے گریبان پر میرے ہاتھ نہیں ڈلوانا چاہتے۔۔۔۔۔۔

جب حریم کو کئ بار ڈھونڈا گیا اور اس کا سوراخ کہیں نہیں ملا تو مجھے بٹ پر شک ہوا کیونکہ میں کہیں نا کہیں اس کے جوابی وار کا منتظر تھا لیکن مجھے اس سے اس بات کی امید نہیں تھی کہ وہ میری بہن پر ہاتھ ڈالے گا۔۔۔۔۔۔زاویار پر سکون سا کہ رہا تھا جبکہ حریم حیرت سے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھتے ہوئے آنسو بہا رہی تھی ۔۔۔۔۔اور حان بھی حیرت میں تھا لیکن حریم کا رونا اسے مسلسل پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔باقی سب بھی زاویار کی بات کو بہت غور سے سن رہے تھے

جب میں اس سے ملنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالو گے تو اپنی عزت پر بھی تو انگلی اٹھے گی۔۔۔۔۔اس کی اس بات سے مجھے پتہ چل گیا کہ

وہی ہے جس نے یہ حرکت کی ہے پھر بس میں نے اس کے بندوں پر نظر رکھوائی تو مجھے حریم کی لوکیشن پتہ چلی۔۔۔۔۔۔لیکن یہ سب کرنے میں مجھے کچھ دیر ہو گئی اور تب تک اس بٹ نے مجھ پر انگلی اٹھانے کے لیئے اتنا بڑا قدم اٹھالیا یہ نکاح اس نے صرف مجھے بدنام کرنے کے لیئے کیا تھا۔۔۔۔

کوئی کسی کو بدنام کرنے کے لیئے نکاح کیوں کروائے گا۔۔۔کوثر شاہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر بولیں

بس اسی لیئے۔۔۔۔۔تاکہ لوگ یہی کہیں اور میری اور میرے خاندان کی بدنامی ہو۔۔۔۔۔وہ مجھے الجھانا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے میں ڈر کر پیچھے ہٹ جاؤں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد قید سے رہا ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے مجھے چھٹی دے رکھی ہے کیونکہ میری موجودگی میں ان سب کے راز فاش ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔زاویار ابھی بھی پر سکون تھا

تو اب۔۔۔۔۔اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے سوال کیا

بچوں کا نکاح تو ہو ہی گیا ہے اک تاریخ رکھ کر رخصتی کر دیتے ہیں۔۔۔۔اس کے علاوہ اور کچھ تو ہو نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کہا

حریم ان سب کو باتیں کرتا دیکھ نیچے منہ جھکا کر رونے لگی اس طرح کے اس کے لب سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی

میں اس نکاح کو نہیں مانتا۔۔۔۔۔اور حان حریم کی حالت دیکھ زور سے بولا

کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے سخت آواز میں کہا جبکہ زاویار اور زونین حیرت سے اور حان کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔زونین جو کہ اور حان کی حریم کے لیئے محبت کو جانتا تھا اس کے لیئے تو یہ شاک کی بات تھی

ان لوگوں نے ہم سے زبردستی ان صفحوں پر دستخط کروائے۔۔۔۔ہم دونوں نے بندوق کی نوک پر ڈر کر ہاں کہی۔۔۔۔رضامندی سے ہوا نکاح۔۔۔۔نکاح ہوتا ہے یہ کوئی نکاح نہیں تھا۔۔۔۔۔اور حان نے بہت نرم انداز میں اپنی بات کہی

کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔۔۔صاف صاف کہو کیا تم اب اس طرح حریم کو چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔جبکہ تم دونوں کے نکاح کی بات پورے شہر میں پھیلی ہوئ ہے۔۔۔۔۔اس بار جعفر شاہ بولے وہ بہت دیر سے بالکل خاموش تھے بلکہ وہ جب سے آئے تھے کونے میں کھڑے سب باتیں خاموشی سے ہی سنتے تھے کسی بات میں ابھی تک انہوں نے اپنی رائے نہیں دی تھی یہ پہلی بار تھا تبھی سب ان کی بات کو بہت توجہ سے سن رہے تھے

نہیں میں ایسا بالکل نہیں کہ رہا۔۔۔۔۔لیکن میں چاہتا ہوں اگر حریم کی رضامندی ہو تو یہ شادی باقاعدہ صحیح انداز میں کروائی جائے۔۔۔۔۔اسلام میں شادی کے لئے لڑکا اور لڑکی کی رضامندی بہت اہمیت کی حامل ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کہیں بھی تین بار رضامندی لینے کا حکم نہ آتا۔۔۔۔۔تین بار اسی لئے ہے کہ شک کی کوئ گنجائش باقی نہ رہے۔۔۔۔۔آپ اسے دیکھیں میں آپ کو بتاتا ہوں جب سے ہمیں اغواء کیا گیا میں نے اک بار بھی حریم کو روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ بہت ہمت

www.novelsclubb.com

سے خد کو سنبھالے ہوئے تھی بلکہ اس نے اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی سنبھالا ان لوگوں نے میرے سر پر وار کیا تھا تو درد کی وجہ سے مجھے بخار ہو گیا تھا پوری رات اس نے میرا خیال رکھا لیکن جب سے ان لوگوں نے نکاح کروایا ہے یہ مسلسل رو رہی ہے۔۔۔۔جانتے ہیں کیوں کیونکہ اس میں اس کی مرضی شامل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔شادی اک لڑکی کا خواب ہوتا ہے ساری زندگی کا ساتھ ہوتا ہے وہ اس طرح مسلط نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان حریم کی جانب اک شکستہ نظر ڈالے کہ رہا تھا

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے اور حان کے پاس آ کر اس کے کندھے پر ہلکے سے ہاتھ رکھ کر کہا

بابا میں بالکل ٹھیک کہ رہا ہوں اگر اس نکاح کو قبول کرنے میں حریم کی رضامندی تھی دل سے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ جب میں نے اسے قبول کیا تھا تو پورے دل سے کیا تھا لیکن نکاح تب ہی مکمل ہوتا ہے جب پہلے لڑکی رضامند

www.novelsclubb.com

ہو۔۔۔اور حان کا دل یہ کہتے ٹکڑوں میں ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔لیکن پھر بھی وہ حریم کی خاطر یہ سب کہ رہا تھا

دیکھو بیٹا اگر حریم اس کے لیئے راضی نہیں ہوتی ہے پھر بھی اس سب میں بہت سی پیچیدگیاں پوشیدہ ہیں۔۔۔۔چاہے تم کچھ بھی کہ لو نکاح تو ہوا ہے نا قانون کے مطابق اب وہ تمھاری بیوی ہے اگر تم دونوں ساتھ نا رہنے کا فیصلہ کرتے ہو تو تم دونوں ہی اس کے نتائج جانتے ہو باقاعدہ طلاق دینی پڑے گی تاکہ آگے چل کر تم میں سے کسی کی بھی شادی ہو تو کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔۔۔اور اک لڑکی کے نام کے ساتھ طلاق یافتہ کا لقب لگ جانا کیسا ہوتا ہے تم جانتے ہو نا۔۔۔۔۔ہمارے خاندان میں آج تک کسی نے بھی یہ ناپسندیدہ عمل نہیں کیا ہے۔۔۔۔ظفر شاہ نے اور حان کے پاس آکر کہا

ظفر شاہ کی بات سنتے ہی آنیہ کا دل اس کی مٹھی میں آگیا۔۔۔۔خوف کی اک عجیب سی لہر اس کے جسم میں دوڑنے لگی۔۔۔۔جس بات کو اس کے بابا انتہائی

www.novelsclubb.com

معیوب بتا رہے تھے وہ تو اسی پر عمل پیرا ہونے جا رہی تھی۔۔۔اس کے حلق میں اک گلٹی ڈوب کر ابھری۔۔۔۔۔

حریم تم بتاؤ۔۔۔۔تم کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اس نکاح کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔۔زونین حریم کے پاس بیٹھ کر بولا

میں۔۔۔۔۔۔حریم نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔۔

بتاؤ حریم۔۔۔۔یقین کرو جو تم کہو گی وہی ہو گا۔۔۔۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔۔زاویار بھی اب حریم کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا

حریم نے کچھ جواب نہ دیا بس باری سب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔شاید وہ سب کے سامنے کچھ بھی کہنے سے کترا رہی تھی اس کی نظر اورحان پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔۔ جیسے وہ کسی سوچ میں مبتلا ہو کسی فیصلے پر پہنچنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشان مت ہو بس صرف ہاں یا نا میں جواب دے دو۔۔۔کوئی تم سے صفائی نہیں مانگے گا بس اپنا فیصلہ سنا دو۔۔۔۔۔زونین نے بہت پیار سے حریم کے ہاتھ پکڑ کر کہا

حریم زونین کو دیکھنے لگی اس کی آنکھیں بہت کچھ کہ رہیں تھیں لیکن نا جانے زبان کو کیا ہو گیا تھا

وہ راضی ہے۔۔۔۔۔آنیہ نے ہمت جمع کر کے کہا

سب اک دم آنیہ کیجانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔

تم اس نکاح کے لیئے رضامند ہو نا۔۔۔۔۔آنیہ کے آگے آتے ہی زونین اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔آنیہ نے حریم کو کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور حان بے یقینی کے عالم میں حریم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے اپنے دل کو انکار سننے کے لی ئے مضبوط کر لیا تھا کہیں سے کہیں تک بھی اس نے اک بار بھی یہ سب نہیں سوچا تھا

حریم نے سر کو جھکائے جھکائے ہلکے سی سر کو جنبش دی۔۔۔اور حان کو حریم کی جانب سے منظوری ملنے سے اک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی اس کا دل اچانک سے تیز تیز دھڑکنا شروع ہو گیا اسے اس وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دل معدے میں آ گیا ہو خوشی اس قدر تھی کہ آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔۔۔۔۔۔۔

ان لوگوں نے جب ان کے سر پر بندوق رکھی تو میرے پاس کوئی اور چارا نہیں بچا تھا اس وقت میں نے ان حالات کو دیکھ کر خد کو راضی کر لیا تھا۔۔۔وہ نکاح زبردستی تھا لیکن میں نے اسے خدا کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا تھا۔۔۔۔حریم نے بہت آہستہ سے نیچے منہ کی ئے کی ئے کہا۔۔۔۔

اور حان اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن لاکھ کوششوں کے باوجود بھی ناوہ اپنی آنکھوں کی چمک کو چھپا پا رہا تھا نہ ہی اپنے لبوں کو مسکرانے سے روک پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

چلو تو پھر اب یہ معاملہ تو اچھے سے پورا ہو گیا۔۔۔۔۔اب طے کر لیتے ہیں کہ رخصتی کب کرنی ہے۔۔۔۔اویس شاہ نے خوش ہوتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا

جب آپ لوگ صحیح سمجھیں۔۔۔۔زاویار نے حریم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اک اور شادی۔۔۔۔کیا یہ سب جلدی نہیں ہے آپ لوگ یہ بات بھول رہے ہیں کہ جنگل میں کوئی ہے جو ہماری خوشیوں کا دشمن ہے اور اب جب کہ جعفر بھائی بھی آگئے ہیں آپ لوگوں کو نہیں لگتا کہ وہ زیادہ شدت کا وار کریگی ۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے گھبراتے ہوئے کہا

یہ کیسی عجیب بات کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے کوثر شاہ کی بات سن کر جواب دیا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچ کہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے بھی رعبدار آواز میں کہا جعفر کی موجودگی میں وہ خاموش بیٹھے تھے لیکن اب وہ اور دیر خد کو کچھ کہنے سے روک نہیں سکے

گمان نیک ہوا چھا ہو تو سب اچھا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کیا اس گھر میں کوئی اللہ پر یقین نہیں رکھتا اللہ ہی ہے جو ہر مشکل اور آسانی دینے کا مالک ہے نہ کوئی جنس نہ انس اس کی مرضی کے خلاف جا کر کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ ہی پہنچائیں گے۔۔۔۔۔۔ آپ لوگ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے افسوس سے کہا

لیکن اللہ نے سب کو اچھائی اور برائی کا اختیار دیا ہے۔۔۔۔۔ انس اور جنس نقصان پہنچاتے ہیں۔۔۔۔ کیوں اللہ کے نبی نے رات ہوتے ہی گھر سے نکلنے کو منع کیا برتن ڈھانکنے کا کہا بچوں کو گھر کے اندر کرنے کا کہا۔۔۔ اگر کوئی کسی کو نقصان نہ

پہنچا سکتا ہوتا تو یہ سب احتیاط کیوں ہوتیں۔۔۔۔۔فرحان شاہ بنا جعفر شاہ کی جانب دیکھے کہ رہے تھے

احتیاط میں اور ڈرنے میں فرق ہوتا ہے۔۔۔۔۔میں نے یہ کب کہا کہ وہ نقصان نہیں پہنچائیں گے۔۔۔۔شیاطین تا قیامت مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے اور وہ نقصان ایمان کی کمزوری کا ہو گا۔۔۔۔۔جس سے ڈرنے کا حق ہے اسے چھوڑ کر ہر اس چیز سے ڈر واجب ہو گیا ہے جو ہم سے کمتر ہے۔۔۔۔۔میں تو یہ کہ رہا ہوں کہ کسی خوشی اور غمی کے واقع کو کسی چیز سے منسوب کرنا سیدھا سیدھا شرک ہے ۔۔۔۔۔ہماری خوشی پر غم کا آنا یہ سب کسی شرک سے کم ہے کیا۔۔۔۔اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے وہ چاہتا ہے تو غم آتا ہے اور وہی چاہتا ہے تو خوشیاں عطا کرتا ہے یہ سب بہت پہلے سے لکھا ہوا ہے کیا ہمیں قرآن پاک پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ نہایت ادب سے کہ رہے تھے آنکھوں میں افسوس تھا لیکن لہجہ اس قدر شائستہ جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو زیب دیتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو بھئی ان پر بات آ گئی تو ہم سب مشرک ہو گ ئے۔۔۔۔۔بہتان لگانے کے بارے میں نہیں پڑھا آپ نے کبھی قرآن پاک میں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ تپ کر بولیں

مجھے معاف کرنا اگر تمھیں ایسا لگا ہو میں کبھی بھی بہتان جیسے شر کی زد میں نہ خد کو جاتا دیکھنا چاہتا ہوں نہ ہی کسی اور اپنے کو میں تو بس کہ رہا ہوں کہ ایسا آپ لوگ مت سوچیں۔۔۔۔۔غلط بات سے روکنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ غلط ہیں زندگی سیکھنے کا نام ہے اور سیکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔اسے اس طرح بالکل مت لیں کہ میں کسی کی بے عزتی کر رہا ہوں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے تم یہ سب باتیں کر کے خد کو بے قصور ثابت کرنا چاہتے ہو اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فرحان شاہ نے غصے سے کہا اور لال حویلی سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ افسوس آنکھوں میں لی ئے انہیں جاتا ہوا دیکھنے لگے۔۔۔

بابا آپ پریشان مت ہوئیں داد و کا غصہ جلد ختم ہو جائے گا۔۔۔۔زونین جعفر شاہ کے پاس آ کر کہنے لگا

اللہ کرے بیٹا۔۔۔جیسا تم کہ رہے ہو ویسا ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے اپنی نظریں نیچے کرتے ہوئے کہا شاید ان کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے تھے۔۔۔۔۔۔

کوثر شاہ یہ سب دیکھ اپنے کمرے میں چلی گئیں ساتھ میں انہوں نے ظفر شاہ کو بھی اپنے ساتھ آنے کا کہا۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے اک نظر جعفر شاہ کو دیکھا اور پھر کوثر شاہ کے پیچھے چلے گ ئے

بھائی آپ دل چھوٹا مت کریں بابا خد کو ایسا صرف ظاہر کرتے ہیں اندر وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں آپ سب لوگوں سے کرتے ہیں۔۔۔۔۔میں نے خدا نہیں آپ سب کی خوشی میں خوش ہوتے اور غموں میں دکھی ہوتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔آپ کو ہوش آنے کے بعد میں نے خد دیکھا تھا وہ کتنے خوش تھے بس وہ سب کے

سامنے ظاہر نہیں کرتے انشاءاللہ آہستہ آہستہ وہ سب بھول کر آگے بڑھ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے شرمندہ ہوتے کہا

میں جانتا ہوں اویس میں انہیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔۔ان کے مزاج میں شدت ہے۔۔۔۔۔وہ محبت بھی شدت کی کرتے ہیں اور نفرت بھی۔۔۔۔بیچ کی راہ اختیار کرنا ان کے مزاج کے خلاف ہے۔۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے اک دن ان کا غصہ ختم ہو جائے گا لیکن وہ وقت آتے آتے نا جانے کتنی اذیتیں انہیں اور مجھ سمیت ہم سب کو جھیلنی پڑیں گی۔۔۔۔جعفر شاہ کا لہجہ شکستہ تھا

بھائی میں دیکھتا ہوں بابا کو آپ آرام کریں۔۔۔۔۔اویس شاہ بھی اب حویلی سے باہر چلے گ ئے تھے۔۔۔۔۔عرشیہ نے حرا کو کچھ دیر کے لی ئے اپنے ساتھ رکنے کا کہا تھا تبھی وہ وہیں رک گی ٔجبکہ ثناء شاہ پریشے سے ملکر اویس شاہ کے ساتھ ہی چلی گئیں تھیں۔۔۔۔۔اور حان جو کہ سائڈ میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا وہیں کے وہیں

کھڑا رہا۔۔۔اس کی خوشی کو پل بھر میں بڑوں کی رنجشوں نے اپنی زد میں لے لیا تھا

میرے خیال سے تایا جان ہمیں اس مسئلے پر اب بات کر لینی چاہیئے۔۔۔۔۔

روحان جو کہ بالکل خاموش سائڈ میں کھڑا سب کچھ سن اور دیکھ رہا تھا آگے بڑھ کر بولا

کس بارے میں فاریہ نے نا سمجھی سے پوچھا

جنگل کے بارے میں۔۔۔۔۔روحان کے تاثرات بالکل سخت تھے فاریہ جو کہ دل میں اسے ٹوکنا چاہتی تھی ٹوکنے کی ہمت ہی نا کر سکی

تم لوگ اس بارے میں کیا بات کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔

جعفر شاہ نے حیرت سے پوچھا

بابا بہت سے پہلو ہیں۔۔۔۔ہر کوئ کچھ نا کچھ جانتا ہے لیکن سب کچھ کوئ نہیں جانتا۔۔۔۔مجھے لگتا ہے اگر سب لوگ مل کر اس کا حل نکالیں گے اپنی اپنی معلومات آپس میں بانٹیں گے تو اس مسئلے کا حل بھی نکل جائے گا۔۔۔۔۔زونین کے تاثرات بھی اب سخت ہو گ ئے تھے۔۔۔۔۔

زاویار خاموشی سے ان سب کی باتیں سن رہا تھا البتہ دل میں وہ بھی یہی چاہتا تھا اس لی ئے کسی کو بھی اس نے کچھ بھی کہنے سے روکا نہیں تھا

مجھے نہیں لگتا تم میں سے کسی کو بھی اس سب میں پڑنا چاہی ئے اگر کچھ اونچ نیچ ہو گئ تو میں تم سب کے ماں باپ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ کے چہرے پر ڈر صاف نمایاں تھا۔۔۔۔۔

آپ کی غیر موجودگی میں بھی بہت کچھ ہوا ہے تایا جان اور آگے بھی ہو گا بہتر ہے جو بھی ہوا سے روکنے کی کوشش میں ہو۔۔۔۔۔یوں ڈر ڈر کر تو زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔۔۔۔۔روحان پر عزم تھا

بہتر ہے ہم سب اندر جا کر بات کریں۔۔۔۔زاویار نے ملازموں کو رک کر ان کی باتیں سنتے دیکھا تو جعفر شاہ کے کمرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہمم بہتر۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے حامی بھری اور اپنے کمرے میں چلے گ ئے اک اک کر کے سب ہی کمرے کے اندر چلے آئے تھے۔۔۔۔۔

پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سوال کیا

وہ آپ سے کیوں ڈرتی ہے۔۔۔۔۔عرشیہ نے سوال کرنے میں پہل کی۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ہی عرشیہ کو حیرت سے دیکھنے لگے سوائے روحان کے۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے ڈرتی ہے کہ نہیں مجھے اس بات کا نہیں پتہ کیونکہ آج تک میرا کبھی اس سے سامنا نہیں ہوا بلکہ اس مخلوق سے میرا کبھی بھی سامنا نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔میں نے بہت چاہا کہ اک بار وہ میرے سامنے آئیں مجھے دکھیں لیکن میں ہمیشہ ہی ناکام رہا ہوں بس اک بار اس نے مجھ سے بات کی تھی صرف اک بار تب بھی وہ میرے سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ بہت آہستہ آہستہ کہ رہے تھے

جب اس نے آپ پر حملہ کیا اس وقت بھی وہ آپ کے سامنے نہیں آئی۔۔۔۔۔تو اس نے حملہ کیسے کیا۔۔۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

مجھے میرے ہر سوال کا جواب بہت دیر بعد ملا تھا لیکن چونکہ اب میں جان گیا ہوں تو میں یہ سب تم لوگوں کو بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔لیکن اک بات جان لو علم کی اک قیمت ہوتی ہے۔۔۔۔۔علم عمل کے بغیر بیکار ہے اگر تم لوگ اس راز کو جاننا چاہتے ہو تو پھر اس پر عمل بھی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ اک اک کی جانب دیکھ کر کہ رہے تھے

کسی نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے ان کی بات پوری توجہ سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔۔

****

بات سنیں مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ظفر شاہ کے کمرے میں آتے ہی کہا

ارے کچھ نہیں ہو گا تم پر سکون رہو۔۔۔ ظفر شاہ نے ان کی گھبراہٹ کو خاطر میں نالاتے ہوئے ٹالا

میں شادی اور جعفر بھائی کی بات نہیں کر رہی۔۔۔۔ مجھے آنیہ کی فکر ہے۔۔۔۔۔ اب حریم کی شادی بھی ہو جائے گی انشاءاللہ وہ بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی۔۔۔ پیچھے بس آنیہ ہی رہ جائے گی۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ پریشان ہوتے کہ رہی تھیں

آنیہ کی شادی تو ہو گئی ہے نا ہم نے تو رخصت بھی کر دیا تھا تم ہی اسے یہاں لے آئیں وہ بیچاری تو اپنے گھر جانے کا کتنی بار کہ چکی ہے لیکن تم ہی ہو جو اسے جانے نہیں دیتیں۔۔۔۔ ظفر شاہ نے بہت تحمل سے کہا

لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ خوش رہے تو ماں کے دل کو چین ملتا ہے اس طرح میں اپنی بچی کو اکیلا تن تنہا کیسے بھیج دوں۔۔۔۔ کوثر شاہ تنک کر بولیں

تو بات کرو اپنی آپا اور بھانجے سے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔

ظفر شاہ اب اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گ ئے تھے

آپ سے تو کوئی بات کرنا ہی فضول ہے بجائے آپ میری پریشانی کو سمجھیں مجھے ہی کہے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ چڑ کر بولیں۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو میں کیا کروں خد جا کر آنیہ کو امریکہ چھوڑ کر آؤں۔۔۔۔۔ہم نے اس کا نکاح کر دیا اسے رخصت بھی کر دیا اب یہ سب اس کے اور سکندر کے معاملات ہیں اگر تمھیں پھر بھی فکر ہو رہی ہے تو آپا سے بات کر لو سکندر بھی یہیں ہے کل اس کا فون آیا تھا کہ رہا تھا امریکہ نہیں گیا ہے اسلام آباد میں ہے کمپنی کے کسی کام سے رکا ہوا ہے بات کر لو تو حریم کے ساتھ ہی رخصت کر دیں گے اب اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔

سکندر نے آپ کو فون کیا تھا۔۔۔کوثر شاہ سب کچھ بھول بھال کر ظفر شاہ کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگیں

ہاں وہ حریم کا سنا ہو گا اس نے ٹی وی پر تو اسی کی خیریت لے رہا تھا۔ ظفر شاہ نے سرسری انداز میں بتایا

چلیں میں بات کرتی ہوں اس سے اور آپا سے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے خوش ہوتے ہوئے اپنا فون اٹھایا اور سکندر کو کال ملائی

مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اک دفع اسکول میں میرے کچھ دوست بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے میں جب ان سب کے درمیان بیٹھا تو میں نے ان کے منہ سے جن بھوت اور چڑیل کا نام سنا وہ سب کچھ عدد قصے سنا رہے تھے جو ان کے ساتھ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ رونما ہوئے تھے مجھے بہت حیرت ہوئی کیونکہ میں نے نا کبھی کچھ ایسا محسوس کیا تھا نہ ہی میرے سامنے کبھی کسی بڑے نے اس سب کا ذکر کیا تھا۔۔۔ جعفر شاہ نے اپنی بات کا آغاز سرے سے کیا

میں چپ چاپ ان کی کہی باتیں سننے لگا۔۔۔۔۔ گھر آ کر جب میں نے یہ سب اپنی امی کو بتایا تو انہوں نے میری بات کو مکمل ٹال دیا جس وجہ سے میرا تجسس اور بڑھ

گیا پھر میں نے اور بہت لوگوں سے اس بارے میں پوچھا لیکن جب کبھی میں کسی سے پوچھتا تو یا تو وہ ہنسنے لگ جاتا یا پھر ڈرنے۔۔۔۔کسی کے پاس بھی میرے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔تو بس میں نے خد ہی ان کی کھوج لگانا شروع کر دی کئی سال جگہ جگہ کو چھاننے کے بعد بھی جب مجھے کچھ نہیں ملا تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ سب لوگوں کی سوچی ہوئی کہانیاں ہیں حقیقت میں اس سب کی کوئی حقیقت نہیں۔۔۔۔۔میری زندگی میں نیا موڑ اس وقت آیا جب میں نے پہلی بار قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ پڑھا جیسے جیسے میں پڑھتا گیا مجھے جنات کی دنیا کے بارے میں پتہ چلتا رہا ان کا وجود ان کا شر۔۔۔۔۔۔ہر اک چیز سے جیسے جیسے میری واقفیت بڑھتی رہی ساتھ ہی ساتھ میرا ذہن اور زیادہ الجھنے لگا کہ اگر کوئی چیز ہے تو مجھے ہی کیوں نہیں دکھتی یا محسوس کیوں نہیں ہوتی۔۔۔۔جعفر شاہ بہت پر سکون انداز میں کہ رہے تھے اور وہ سب بالکل خاموش بیٹھے ان کی بات کو دھیان سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سوال میرے زہن میں بہت تھے لیکن جواب اک بھی نہیں پھر میری شادی ہو گئ اور اک سال کے بعد اس دنیا میں زاویار آ گیا یہ وہ وقت تھا جب میں نے اس سب کی کھوج کو تھوڑا روک دیا تھا۔۔۔۔۔۔زاویار اور عائشہ کے ساتھ وقت گزارنے کے علاؤہ وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے ہر جگہ ناکامی کا سامنا ہوتا تھا جہاں سے لوگ چیخیں مار کر بھاگتے تھے میں وہاں کچھ بھی محسوس نہیں کر پاتا تھا۔۔۔۔۔۔پھر ظفر کی شادی ہوئی اس کے بعد کچھ نا کچھ عجیب گھر میں ہوتا ہی رہتا کبھی کوئی ڈرتا کبھی کوئی

۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ کے یہ کہتے ہی عرشیہ کی نظروں کے سامنے اک دم وہ منظر آنے لگا جو اس نے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔

اک بار میری نظر چھت پر کسی ہلکے سے سائے پر پڑی وہ سایہ اتنی تیزی سے بھاگ رہا تھا کہ کچھ سیکنڈ میں ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔جعفر شاہ نے اک نظر

www.novelsclubb.com

عرشیہ کے چہرے پر دیکھا جہاں عجیب بے چینی اتر آئی تھی لیکن وہ اس سب کو نظر انداز کرتے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے دوسری جانب دیکھنے لگے

بس وہ دن تھا اس کے بعد میں نے احادیث کی مدد سے قرآن کی مدد سے تاریخی واقعات کی مدد سے اس سب کی کھوج لگانا شروع کی۔۔۔۔۔

مجھے جو پتہ چلا وہ مجھے حیرت میں ڈالنے کے لیئے کافی تھا۔۔۔اس سب کے پیچھے یہ چھوٹے موٹے جنات کا کوئی لینا دینا نہیں تھا یہ تو اک بہت الگ ہی کہانی تھی اک الگ ہی وجہ جو اتنی پرانی تھی کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے

ابلیس جسے ہم سب شیطان کے نام سے جانتے ہیں بہت سالوں پہلے دنیا پر رہا کرتا تھا یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ ابلیس اک جن تھا اور جنات کی نسل میں وہ اپنی پیدائش سے ہی الگ تھا اس کے اندر بلا کی زہانت موجود تھی جب جنات نے زمین پر سرکشی کی تو اللہ نے ان کو زیر کرنے کے لیئے اپنے فرشتوں کی فوج کو دنیا میں بھیجا اللہ کے حکم سے ان فرشتوں نے ہر سرکش جن کو ختم کر دیا لیکن ابلیس نے یہ

سب دیکھ کر فوراً توبہ کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔اس نے ملائکہ کے ساتھ جا کر توبہ کا باقاعدہ اعلان کیا اور پھر فرشتوں سے فیض علم حاصل کرنے لگا۔

اس نے اس انداز میں علم حاصل کیا کہ وہ اب فرشتوں کو علم سکھانے لگا اور اپنے علم کی وجہ سے پہلے آسمان پر عابد کے نام سے پہچانا جانے لگا۔۔۔

، پھر دوسرے آسمان پر "زاہد"، تیسرے آسمان پر "بلال"، چوتھے آسمان پر "والی"، پانچویں آسمان پر " تقی" اور چھٹے آسمان پر "کبازان" کے نام سے مشہور ہوا۔

کم و بیش ابلیس نے چودہ ہزار سال عرش کا طواف کیا یہاں اس نے فرشتوں میں "عزازیل" کے نام سے شہرت پائی۔۔۔ تیس ہزار سال تک وہ فرشتوں کو علم سکھاتا رہا اور اس طرح اسی ہزار سال تک وہ فرشتوں کے ساتھ رہا

اس کی عبادات اور علم کی وجہ سے اللہ پاک نے حکم دیا کہ اسے جنت رضوان کا خزانچی مقرر کیا جائے اور پھر وہ چالیس ہزار سال تک جنت کا خزانچی رہا

یہاں سے اس کے دل میں پہلی بار تکبر نے سر اٹھایا۔۔۔۔علم و فہم میں اس کا کوئی اور دوسرا فرشتہ ثانی نہیں تھا اس پر جنت کی ساتوں آسمان کی کنجیاں بھی اس کے ہاتھ میں تھیں اس نے اللہ کے قریب اک آعلی مقام حاصل کر لیا تھا طاقت کسطرح تکبر کو بڑھاوا دیتی ہے وہ جانتا ضرور تھا لیکن عمل نہ کر سکا یہاں سے اس نے نعوذ باللہ رب بن جانے کے خواب دیکھنا شروع کر دی ئے۔۔۔۔۔کئی ملائکہ کے سامنے اس نے اس بارے میں بات بھی کی مگر ملائکہ کے انکار کے سبب چپ ہو گیا اور یوں نظام چلتا رہا مگر اس سب سے اللہ تعالیٰ کی ذات بے خبر نہ تھی۔ وہ خد کو اعلیٰ سمجھنے کی غلطی کر بیٹھا تھا اور یہ بھول گیا تھا کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا غرور نے اس کی آنکھیں بند کر دیں تھیں اسے لگا اللہ کو کبھی اس کی بد خیالی کا پتہ نہیں چلے گا لیکن اللہ جانتا تھا اور پھر اللہ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا اور بنی آدم کو اپنا نائب بنایا ہے اور تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کریں

www.novelsclubb.com

یہ بات جیسے ہی ابلیس کو پتہ چلی اس سے رہا نہیں گیا کیونکہ اللہ کے بعد وہ خد کو افضل جانتا تھا اور اب تو وہ اللہ کی جگہ خد کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔یہ بات کہ کوئ مٹی سے بنا ہوا اس سے افضل ہے اس کے غرور کو اور بڑھا گئ وہ اپنی سرکشی میں اتنا آگے بڑھ گیا کہ اس نے اللہ کے حکم کو صاف انکار کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال دیا جس کا زکر ہمیں قرآن پاک میں بھی ملتا ہے۔۔۔۔۔

لعنتی قرار پانے کے بعد ابلیس نے اپنی عبادات اور ریاضت کا رب کریم سے عوض مانگا جس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ایک وقت معلوم تک مہلت فراہم کی۔ جس پر ابلیس نے اولادِ آدم کو صراطِ مستقیم سے بھٹکا کر اپنا پیروکار بنانے کا دعویٰ کیا جس پر رب کریم نے فرمایا کہ جو متقی اور پرہیز گار ہوں گے تو ان کو گمراہ نہیں کر پائے گا۔

ابلیس کا آدم علیہ السلام کو سجدے سے انکار کی وجہ حسد تھی کہ جس نے اسے مجبور کیا کہ میری جگہ آدم کو کیوں ملی۔ یہ اس کا تکبر اور غرور تھا کہ میں اعلیٰ ہوں اور

www.novelsclubb.com

اس ایک سجدے کے انکار کی بات نہیں تھی بات اطاعت سے سرکشی کی تھی،
شرک کی تھی۔اب جو دل میں خد کو رب مان رہا تھا وہ یہ سب کیسے برداشت کرتا
اب ابلیس ساتوں آسمانوں سے نکال تو دیا گیا تھا لیکن اس کے دل میں بدلے کی آگ
بھڑک رہی تھی وہ اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا تھا تبھی اس نے آدم علیہ السلام
کو بہکایا اور وہ پھل کھانے کی جانب راغب کیا جو اسے منع تھا اللہ پاک نے اس
گستاخی کی سزا آدم علیہ السلام کو یوں دی کہ انہیں جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا
۔۔۔۔۔شیطان نے اس دن پہلی بار بنی آدم کے خلاف چال چلی اور اسے اللہ کے
آگے شرمندہ کیا لیکن اللہ نے آدم علیہ السلام کو یوں ہی اپنا نائب نہیں بنایا تھا آدم
علیہ السلام نے جنت سے نکال دیئے جانے کے بعد اپنے رب سے خوب معافی
مانگی اتنے آنسو بہائے کہ دریا بہنے لگ گ ئے تب اللہ نے ان کو معاف کیا اور کہا کہ
تم اک مدت تک یہاں رہو گے اس دوران جسنے شیطان کا کہا مانا وہ گمراہی میں جا
گرا اور جس نے اپنے نفس پر قابو رکھا وہ سیدھے راستے پر چل پڑا۔۔۔۔شیطان کو

www.novelsclubb.com

یہاں پہلی بار ہار کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔۔لیکن اس نے ہار نہیں مانی وہ تا قیامت بنی آدم کو دوزخ کی جانب کھینچتا رہے گا۔۔۔۔اس کے لیئے اس نے بہت سے ہتھیار اپنائے حسد، مال و دولت کی محبت، اولاد سے محبت، فحاشی، قتل، زنا، کینا، بغض۔۔ اور بہت کچھ۔۔۔۔۔لیکن اس سب کے ساتھ اس نے اک اور وار کیا اس نے تمام بنی آدم کے دل میں موت کے خوف کو اجاگر کر دیا اس نے اللہ کے بندوں کو الگ الگ چیزوں کے ڈر میں پھنسا دیا۔۔۔۔۔جو بندہ جلد سے جلد دنیا کے عزاب سے نکل کر واپس جنت میں جانا چاہتا تھا اس نے اسے دنیا کی محبت میں گرفتار کر دیا۔۔۔۔۔اب بندہ ڈرتا ہے جس سے ڈرنے کا حق ہے جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے جس کے حکم کے بغیر تنکا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اس سے ڈرنے کے بجائے لوگ خدسے طاقتور انسان سے ڈرتے ہیں جانوروں سے ڈرتے ہیں اور سب سے خطرناک چیز جو ہمارے ایمان کو تہس نہس کر دیتی ہے بنی آدم جنات سے ڈرتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ دراصل شیطان کی ہی چال تھی شیطان جب زمین پر آیا تو اس نے جنات کو بہکانا شروع کیا کیونکہ وہ اس کی طرح آگ سے بنے تھے اس کی باتوں میں جلد آگ ئے اور اس کے پیروکار بن گ ئے۔۔۔۔۔لیکن وہ چاہ کر بھی انسان کو ڈرا نہیں پاتے۔۔۔۔۔۔

اب شیاطین نے اس مسئلے سے نکلنے کے لی ئے کمزور ایمان والوں کی تلاش کی کیونکہ جن کا ایمان کمزور ہوتا تھا وہ ان کے سامنے باآسانی اپنی چالیں چل پاتے ۔۔۔۔۔اللہ پاک نے تو فرمایا ہی تھا کہ شیطان کا ان لوگوں پر وار نہیں ہو گا جو متقی ہیں۔۔۔۔۔بس جس میں تقویٰ کی کمی ہوتی وہ ان لوگوں کو ڈراتے۔۔۔۔۔۔جو کوئی کچھ محسوس کرتا وہ دوسروں کو بتاتا لوگ ڈرنا شروع ہو جاتے اور اس طرح جو جو ڈرتا شیاطین جن ان سب کو اور زیادہ ڈراتے آہستہ آہستہ جنات جو کہ بہت لمبی لمبی عمروں کے حامل تھے دنیا کے کونوں کونوں میں پہنچ گ ئے۔۔۔۔۔اور جو

www.novelsclubb.com

لوگ ان سے ڈرتے ان کے قصے بھی اک سے دو، دو سے تین، اور پھر دور دور تک پہنچ گ ئے۔۔۔۔۔۔یہیں سے ایمان کی کمی کا دور شروع ہوا۔۔۔۔۔۔

یہ بات مجھے جاننے میں بہت وقت لگا کہ وہ میرے سامنے کیوں نہیں آتے کیونکہ میں ان سے ڈرتا نہیں تھا میرے دل میں ان کے لی ئے تجسس تھا لیکن ڈر نہیں تھا میں نماز کا پابند تھا اور پھر میں نے اک جگہ پڑھا کہ شیاطین جنات مومن کے سامنے کمزور پڑ جاتے ہیں اس قدر کے وہ وہاں سے بھاگ جاتے ہیں اس روز مجھے اپنے تمام سوالوں کا جواب ملا۔۔۔۔جعفر شاہ یہ کہتے ہوئے مسکرا دی ئے

تو پھر اس نے آپ پر حملہ کیسے کیا۔۔۔۔میرا مطلب ہے جب وہ آپکے پاس نہیں آسکتی تھی تو اس نے حملہ کس طرح کیا۔۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

باقی سب نے بھی اپنی گردنوں کو ہلکی سی جنبش دی جس سے یہ ظاہر ہوا کہ ان سب کے زہن میں بھی یہی سوال تھا۔۔۔۔

اس کے پیچھے بھی اک وجہ تھی۔۔۔۔وجہ یہ تھی کہ میں بھول گیا تھا کہ اللہ نے غم پر صبر اور خوشی میں شکر کرنے کا کہا ہے۔۔۔۔۔اس کے پیچھے کی حکمت میں اب جا کر جانا ہوں۔۔۔۔۔انسان کو اللہ نے سب سے افضل بنایا اپنی تمام مخلوق سے افضل وہ خد قرآن پاک میں اس بات کے بارے میں کئی جگہ کہ بھی رہا ہے۔۔۔۔۔لیکن عمارت چاہے کتنی بھی عالیشان کیوں نا ہو اس میں اک داخلی راستہ ضرور ہوتا ہے اسی طرح انسان کی بھی کچھ کمزوریاں ہیں ان میں سے اک کمزوری ہے اس کے جزبات۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسان جب بہت زیادہ غم میں ہوتا ہے یا جب بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اس وقت اپنی کمزور حالت میں آجاتا ہے جس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ ہم ان دونوں حالات میں اکثر رب کو بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔بس یا تو غم اہم رہتا ہے یا پھر خوشی۔۔۔۔۔اور ان دونوں حالات میں یہ مخلوق ہم تک رسائی کا راستہ ڈھونڈ لیتی ہے۔۔۔۔اور یہی اس وقت میرے ساتھ ہوا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اویس حویلی کے اندر گیا ہوا تھا اور میں باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب میں اپنی منزل کے بہت قریب تھا میں اپنے دل میں مسلسل کچھ نا کچھ پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کچھ ایسا ہوا کہ میں جو پڑھ رہا تھا اسے بھول کر جنگلوں کی جانب متوجہ ہو گیا

میں نے جنگلوں میں کسی کو دیکھا وہ اک عورت تھی جس کے ہاتھ میں اک چھوٹی سی بچی تھی۔۔۔۔۔ مجھے عجیب سی حیرت ہوئی آخر وہ عورت کون تھی وہ بچی کون تھی میں تجسس میں اور زیادہ غور کرنے لگا۔۔۔۔۔

پھر پتہ نہیں کیوں میرے دماغ میں یہ بات آئی کہ یہ ہمارے گھر کی بچی ہے۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتا یہ وسوسہ میرے ذہن میں کیسے آیا لیکن اس وسوسے کے آتے ہی میرا دل ڈرنے لگا۔۔۔۔۔ پہلے تو میں چونکا کیونکہ ہمارے گھر میں اتنی چھوٹی کوئی بچی موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔

پھر اس کے منہ سے نکلی آواز مجھے اپنے بالکل کان کے پاس محسوس ہوئی۔۔۔۔وہ کہ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔۔کیا تم جانتے ہو اب تمھاری اولاد لڑکا ہے یا لڑکی۔۔۔۔۔۔۔

میں اسے حیرت سے دیکھتا رہا شاید پہلی بار میرے دل نے ڈر کو محسوس کیا تھا وہ میرے قریب آنے لگی

میں تمھیں بتاتی ہوں وہ لڑکی ہے یہ دیکھو میں اسے لے آئی۔۔۔۔۔تم اک لڑکی بچا رہے تھے نا میں نے دیکھو تمھاری لڑکی ہی لے لی۔۔۔۔وہ عجیب سے انداز میں کہ رہی تھی۔۔۔۔۔میرے جسم کے تمام رونگھٹے کھڑے ہو گئے میں اپنی اولاد کے لیئے واقعی ڈر گیا تھا میں نے اس کے جھوٹ کو سچ مان کر خدا کو غم کے اندھیروں کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔۔میں جیسے ہی اس سے اپنی بیٹی لینے آگے بڑھا اس نے مجھ پر وار کر دیا۔۔۔۔۔۔آخری وقت میں نے بس یہ دیکھا کہ اس کے ہاتھ سے وہ بچی ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی۔۔۔کوئی شک نہیں تھا کہ اس نے مجھے

دھوکے سے ڈرایا تھا لیکن میں ڈر گیا تھا میں اس کی چال میں آ گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس وقت میں نے اک اور چیز دیکھی وہ میرے سامنے آنے کے بعد بہت کمزور ہو گئی تھی مجھ پر وار اس نے کیا تھا اور اس کا خد کا وجود بھی بری طرح زخمی ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔بس اسی منظر پر میں نے اپنے تمام حواس کھو دی ئے جب آنکھ کھلی تو بہت سال بیت گ ئے تھے۔۔۔۔۔۔سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ نہیں بدلی اس کا وار بھی نہیں بدلا

اسی طرح وہ عرشیہ بیٹی کی زندگی میں بھی تب داخل ہوئے جب وہ اپنے ماں باپ کے حادثے کے وقت اداس تھی۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بیٹی اس وقت چھوٹی تھی خد کو غمزدہ ہونے سے روک نا پائی اور اس کے جال میں پھنستی چلی گئی۔۔۔۔۔۔مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو عرشیہ۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے عرشیہ کی جانب متوجہ ہو کر اپنی بات کو بیچ میں چھوڑ کر کہا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ جعفر شاہ کی بات سنتے ہی اک دم جھینپ سی گئی۔۔۔۔۔

گھبراؤ نہیں جو تم چاہتی ہو کہ ہم سب جانیں وہ بتادو۔۔۔۔۔تم ایسا بہت کچھ جانتی ہو گی جو آگے ہمارے کام آئے گا۔۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو پر سکون کرتے ہوئے کہا

گھبراؤ نہیں اس کمرے کے پاس بھی وہ نہیں بھٹکے گی۔۔۔۔۔تم آرام سے جو چاہو وہ بتا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بھی عرشیہ کو مطمئن کرتے کہا

میں نے پرسوں اسے دیکھا تھا پہلے خواب میں پھر اصل میں۔۔۔۔۔عرشیہ نے اٹکتے اٹکتے کہا۔۔۔۔۔اس کے کہتے ہی سب حیرت سے عرشیہ کو دیکھنے لگے زونین جو کہ اورحان کی وجہ سے کچھ کچھ جانتا تھا اس نے کوئی خاص ریئیکشن نہیں دیا باقی فاریہ تو پوری آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی حریم اور آنیہ بھی حیرت میں تھیں لیکن فاریہ سے بہت کم۔۔۔۔۔۔

بناڈرے جو بھی بات ہے بتادو چاہو تو نہ بھی بتاؤ لیکن اگر کوئی کچھ ایسا جانتا ہے جس سے اسے روکنے میں مدد مل سکتی ہے تو ضرور بتائے۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے تقریباً سب کو ہی دیکھ کر کہا

وہ کچھ ایسا تھا جو پتہ نہیں حقیقت بھی تھی یا نہیں لیکن میں نے اپنے سامنے سے اک ٹرین کو گزرتے دیکھا وہ اس ٹرین میں موجود تھی۔۔۔۔۔۔ عائشہ تائی امی کے سامنے اک عورت لیٹی ہوئی تھیں وہ اس سے بات کر رہی تھی اور پھر وہ عورت وہیں۔۔۔۔۔۔ یہ کہتے کہتے عرشیہ رک گئی اس کا رنگ سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

جب میری آنکھ کھلی تو وہ میرے سامنے تھی اس نے کہا کہ اس نے انہیں مارا ہے۔۔۔۔۔ وہ آپکی امی اور انکی دادی تھیں۔۔۔۔۔۔ عرشیہ اب رونے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کا ڈر اس کے چہرے اور کانپتے ہاتھوں سے صاف پتہ چل رہا تھا

فاریہ سے یہ سب اب برداشت نہیں ہو پا رہا تھا تو وہ اٹھ کر باہر جانے لگی جسے روحان نے دروازے پر ہی روک لیا

جانے دو مجھے۔۔۔۔۔پتہ نہیں یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔جب وہ جان لے سکتی ہے اس طرح سے تو ہم بنا ڈرے اس کے سامنے کھڑے ہو کر موت کو کیوں گلے لگائیں کیا گارنٹی ہے کہ ہم اگر ڈرے نہیں تو بچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔اور اگر کہیں ہلکا سا ڈر گ ئے تو۔۔۔۔۔تو پھر کیا۔۔۔۔۔اتنے سارے حادثوں میں۔۔۔۔۔ میں اپنے ساتھ کوئی حادثہ نہیں ہونے دینا چاہتی۔۔۔۔۔پتہ چل رہا ہے بعد میں میرے قصے سنائے جا رہے ہوں۔۔۔۔۔فاریہ کا ڈر کی وجہ سے برا حال ہو رہا تھا یہ ڈرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔اگر آدھے لوگ اس کا مضبوطی سے سامنا کریں گے تو وہ باقی آدھوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔۔۔۔۔۔دیکھو ہو سکتا ہے جو بات ابھی عرشیہ نے بتائی ہے ہو سکتا ہے وہ سچ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ اس نے اس لئے کہی ہو تا کہ عرشیہ ڈرے کیونکہ وہ یہی چاہتی ہے کہ سب اس سے ڈریں۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے فاریہ کی جانب دیکھ کر بہت سنجیدگی سے کہا

www.novelsclubb.com

میں یہاں آئی ہی کیوں۔۔۔۔۔میں جا رہی ہوں آج ہی اپنے گھر۔۔۔۔آپ لوگوں کو اپنا یہ کھیل مبارک۔۔۔۔۔۔فاریہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

یہ بیٹا تمھارا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔تم اپنے ہر فیصلے میں مکمل آزاد ہو لیکن میری اک بات سن کر جاؤ۔۔۔۔۔۔ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔ موت اللہ کے ہاتھ میں ہے کسی اور کے نہیں اگر ابھی موت آنی ہے تو آ کر رہے گی اب چاہے وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے آخری بار فاریہ کو سمجھانا چاہا لیکن وہ ان کی بات سنتے ہی کمرے سے باہر چلی گئ

تو پھر باقی سب کا کیا۔۔۔۔وہ لوگ تو یہاں موجود نہیں۔۔۔۔نہ ہی وہ یہ سب باتیں سن رہے ہیں تو کیا پھر وہ ان سب پر وار کرے گی۔۔۔۔۔فاریہ کے جاتے ہی اورحان نے سوال کیا

وہ سب کبھی میری باتوں کو نہیں مانیں گے یہ سب باتیں میں پہلے بھی ان سب کو بتا چکا ہوں۔۔۔۔بہت بار سمجھا چکا ہوں لیکن میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔ہم ان کی مدد

کریں گے میں نہیں کر سکا تو تم لوگ کرنا۔۔۔۔۔۔ ہمیں اک دوسرے کو سہارا دینا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے کہا

آج کے لی ئے میرے خیال سے اتنا کافی ہے اب تم لوگ جا کر اپنے کام دیکھو باقی کی بات بعد میں کریں گے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ کی ڈری سہمی صورت دیکھ کر جعفر شاہ نے فی الحال محفل کو برخاست کیا

لیکن ابھی بہت کچھ ہے۔۔۔۔ زونین جو کہ اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا اک دم بولا

ابھی نہیں بعد میں۔۔۔۔۔۔ آج کے لی ئے یہ بہت ہے ہمیں اپنے ارد گرد سب کا خیال رکھ کر ہی قدم اٹھانے ہیں۔۔۔۔ جعفر شاہ کا اشارہ عرشیہ کی جانب تھا

زونین نے سمجھتے ہی ہاں میں گردن ہلائی اور کمرے سے نکل گیا

اک بات یاد رکھنا ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ اب یہاں سے نکلنے کے بعد کسی کو بھی اپنے ایمان کو کمزور نہیں ہونے دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈرائے گی کیونکہ وہ تم سب کو ڈراتی آئی ہے وہ وار کریگی۔۔۔۔ لیکن تم سب نے اس کا سامنا کرنا ہے اگر تم

لوگ ڈر گ ئے تو وہ اور طاقتور ہو جائے گی۔۔۔۔۔اک بات یاد رکھنا اس مخلوق کو ہمارے سامنے ظاہر ہونے کے لی ئے پوری ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑتا ہے اور جب یہ ظاہر ہو جاتی ہے تو یہ بہت کمزور ہو جاتی ہے لیکن ہم اتنا ڈرے ہوئے ہوتے ہیں کہ خد کو بچانے میں لگ جاتے ہیں یہی وقت ہوتا ہے ان کو نیست و نابود کرنے کا ۔۔۔۔۔۔۔۔خد کو ظاہر کرنے کے بعد ان کا وجود نہایت ہی کمزور اور شکستہ حال ہو جاتا ہے بس اس وقت اگر تم لوگوں نے خد کو سنبھال لیا تو سمجھو تم سب ان کے کنڑول سے باہر نکل آئے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سب کی جانب دیکھ کر کہا

سب ہی اب اک اک کر کے کمرے سے نکل رہے تھے جیسے ہی روحان کمرے سے باہر نکلنے لگا جعفر شاہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو بیٹا فاریہ کا دھیان رکھنا وہ ڈری ہوئی ہے مجھے نہیں لگتا اس نے میری باتوں کو سمجھا ہے۔۔۔۔۔ہو سکتا یہ میرا وہم ہو لیکن پھر بھی تم اس کا دھیان رکھنا کم سے کم جب تک وہ اپنے گھر نا چلی جائے۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت فکر مند ہوتے کہا

www.novelsclubb.com

مجھے لگا تھا آپ عرشیہ کی بات کریں گے۔۔۔۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے کہا

عرشیہ اپنی جنگ اس سے خد لڑے گی۔۔۔۔میں تب مدد کر سکتا تھا تب میں نے اس کی مدد کی لیکن مکمل نا کر سکا۔۔۔اب وہ اس کے ساتھ سالوں سے رہتی آئی ہے۔۔۔۔۔اتنے سالوں کا ساتھ میں کیسے ختم کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔جو کوئی کہتا ہے نا کہ وہ اس مخلوق کو آپ سے دور کر دے گا وہ جھوٹ کہتا ہے کیونکہ یہ مخلوق کسی اور کے کہنے سے کبھی دور نہیں ہوتی ہاں کمزور پڑ جاتی ہے لیکن واپس آ جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔ہر کوئی اپنی زات میں اشرف ہے۔۔۔۔اسے کسی دوسرے انسان کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔اس سے چھٹکارا حاصل کرنے میں نا تو میں عرشیہ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں نا ہی تم۔۔۔۔۔

تم جو کرو گے اپنے لیئے کرو گے اور میں جو بھی کروں گا اپنے لیئے کروں گا۔۔۔۔۔ہاں سہارا بنا جا سکتا ہے ہمت دی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔وہ ہم کریں گے

www.novelsclubb.com

لیکن اس سے مقابلہ اسے خد کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ پر سوچ انداز میں کہ رہے تھے

وہ یہ سب کیسے کرے گی۔۔۔۔۔ آپ نے دیکھا نہیں ہے اسے وہ اس سے کتنا ڈرتی ہے ابھی تو شاید آپ کی موجودگی میں اس نے زیادہ ریئیکٹ نہیں کیا ورنہ شاید اب تک تو اس کو دورہ پڑ چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔ روحان نے فکر مند ہوتے کہا

دیکھو میری بات سنو بیٹا۔۔۔۔۔ میں بچپن سے ان کی ڈھونڈ میں تھا تب میں شاید نماز بھی نہیں پڑتا تھا لیکن میں تب بھی نہیں ڈرتا تھا۔۔۔۔۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میرے سامنے نہیں آتے تھے۔۔۔۔۔ پھر جب میں نے نماز کی پابندی کی اللہ پاک کے تمام احکامات کو خد پر لازم کیا تو وہ مخلوق مجھ سے دور بھاگنے لگی۔۔۔۔ اگر آج عرشیہ خد پر قابو رکھ کر اس سے ڈرنا چھوڑ دیگی تو وہ ضرور پیچھے ہٹے گی۔۔۔۔۔

چاہے ہزار لوگوں کے حصار میں عرشیہ موجود ہو اور اس سے ڈر رہی ہو وہ اس سے دور نہیں جائے گی۔۔۔۔۔ہمارے ڈر سے انہیں طاقت ملتی ہے۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کے چہرے پر چھایا سکون روحان کو اپنے اندر اترتا محسوس ہو رہا تھا

تو کیا میں جو عرشیہ کو لیکر ڈر رہا ہوں وہ اس سے مجھے کمزور کرے گی۔۔۔۔روحان نے سوال کیا

بالکل۔۔۔۔۔جیسے اس نے مجھے حریم کو لیکر کیا تھا وہ تمھیں بھی تمھاری پیاری چیز کے چھن جانے سے ڈرائے گی۔۔۔۔۔جب کوئی خدکے لی ئے نہیں ڈرتا موت سے نہیں ڈرتا تو اسے اپنوں سے اپنوں کی موت سے ڈرایا جاتا ہے یہ صرف ان لوگوں کا اصول نہیں انسانوں کا بھی یہی حال ہے۔۔۔۔۔بس تم ثابت قدم رہنا کیونکہ اللہ نے ہمیں راستہ دکھایا ہے۔۔۔۔۔اور وہ راستہ ہے تقوی کا۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ہمم جو لوگ متقی ہوں گے وہ شیطان کی باتوں میں نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔۔

روحان نے ان کی بات سمجھتے ہوئے کہا

بالکل میرے بچے۔۔۔۔۔بالکل۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ روحان کی آنکھوں میں چمک دیکھ دل ہی دل میں بہت خوش ہوئے۔۔۔۔۔یہ چمک کسی اور چیز کی نہیں امید کی تھی جو آج اسے ملی تھی۔۔۔۔اس نے اس مخلوق سے لڑتے ہوئے فلموں ڈراموں میں بہت سے کرداروں کو دیکھا تھا اسے لگا تھا شاید اسی طرح اس سے چھٹکارا حاصل ہو گا لیکن اس کا دین تو کچھ اور ہی کہہ رہا تھا اس کے دین نے تو سب کچھ ہی بہت آسان کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔مسئلہ شاید کبھی بھی اتنا بڑا نہیں تھا لیکن شیطان نے اسے بڑھا چڑھا کر دکھایا ہوا تھا اور جو ہتھیار اس سے لڑنے کے لیئے سب کے پاس ہی موجود تھا اسے سب بہت دور چھوڑ آئے تھے۔۔۔۔۔لیکن اب وہ جان گیا تھا اور وہ سب بھی جان گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔اب چاہے وہ ان کے سامنے ہی

www.novelsclubb.com

کیوں نہ آکر کھڑی ہو جائے اک بات طے تھی ان میں سے اک بھی اس سے ڈرنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے ملتی تک نہیں ہے اور آپ کہ رہی ہیں کہ میں اسے لے جاؤں۔۔۔۔۔

سکندر نے روکھے انداز میں کہا

بیٹا کیوں نہیں ملے گی وہ تم سے۔۔۔۔۔وہ تو تمھارا اتنا انتظار کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

کوثر شاہ نے پھر اپنی طرف سے جھوٹ کہا

ہاہاہا۔۔۔۔یا تو آپ کچھ جانتی نہیں ہیں میرے اور آنیہ کے بارے میں یا پھر آنیہ آپکو جھوٹ بتاتی ہے یا پھر آپ اپنی جانب سے یہ سب باتیں جھوٹ کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا بات ہے لیکن اک بات بالکل پانی کی طرح صاف ہے کہ وہ میرا انتظار نہیں کرتی۔۔۔۔۔سکندر نے تنظیہ کہا

کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔بیوی ہے وہ تمھاری میاں بیوی میں تو جھگڑے ہو ہی جاتے ہیں۔۔بیویاں اکثر اپنے شوہروں کی توجہ لینے کے لیئے ناراض ہو جاتی

ہیں اب اس کا مطلب یہ تھوڑی کہ وہ تمھارا انتظار نہیں کرتی میں ماں ہوں اس کی مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ بس تمھاری توجہ حاصل کرنے کے لی ئے یہ سب کرتی ہو گی اب تم بھی تو دیکھو کتنا دور رہتے ہو اس سے۔۔۔۔۔۔پاکستان میں ہو پھر بھی اس کے ساتھ نہیں۔۔۔۔۔کم سے کم اس کے ساتھ ہی چلے جاتے وہ بھی خوش ہو لیتی۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بہت مہارت سے بات کو گھمایا

اب اگر ایسا ہے تو پھر کل آرہا ہوں میں کراچی۔۔۔۔پھر وہاں سے کسی کام کے لی ئے اک دو دن کے لی ئے اندرون سندھ جانا ہے آپ اسے کہی ئے گا تیار رہے ۔۔۔۔۔۔میں اس کے ساتھ ہی روانہ ہو جاؤں گا پھر جو ناراضگی ہے اسے بھی ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔۔۔۔۔سکندر نے یہ کہ کر بنا کوثر شاہ کی بات سنے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔سکندر۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ آگے سے بولتی ہی رہ گئیں لیکن وہ بھی کوئی انتہا کا سرد مرد تھا شاید سنگدلی میں وہ اپنی خالہ پر ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی عجیب ہی محبت تھی انہیں سکندر سے جو اس کی تمام تر بداخلاقی اور بد تمیزیاں بھی انہیں دکھتی نہیں تھیں۔۔۔۔۔۔یا یہ کہ لو یہ صرف ان کی اک ضد تھی۔۔۔۔۔بس وہ اپنے فیصلے سے ہٹنا نہیں چاہتی تھیں شاید وہ کچھ بھی کر کے آنیہ کو سکندر کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتی تھیں چاہے اس کے لیئے آنیہ کو انگاروں سے ہی کیوں نا گزرنا پڑے۔۔۔۔۔۔شاید تبھی کہتے ہیں محبت خیال سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اک بار اگر محبت سے خیال نکل جائے تو صرف ازیت رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس ازیت سے زیادہ تر وہی لوگ گزرتے ہیں جو کوشش کرتے ہیں رشتوں کو سنبھالنے کی جوڑنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ ہر اک چیز ہر بات سے بے خبر اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی اس وقت اس کے زہن میں ڈھیروں سوال تھے آگے کا لائحہ عمل بھی تیار کرنا تھا بہت کچھ ایسا بھی تھا جو اسے بھی سب کو بتانا تھا لیکن وہ کیا بتاتی۔۔۔۔۔اپنا خواب بتاتی یا اس

انگوٹھی کا زکر کرتی۔۔۔۔کسی کو کچھ بتائے یا نہیں ابھی وہ اسی شش و پنج میں تھی کہ ظفر شاہ کی آواز سے اک دم چونک کر مڑی۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔بیٹا کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر ظفر شاہ کمرے میں چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے بنا کچھ سوچے اپنا رخ اپنے ماں باپ کے کمرے کی جانب کر لیا۔۔۔۔۔۔ اب ماں باپ کے کمرے میں جاتے وقت کوئ بچہ آخر کہاں سوچتا ہے کہ وہاں سے اسے دکھ ملے گا یا مخالفت ملے گی ہر بچے کے لی ئے اس کے ماں باپ تو اس درخت کی مانند ہوتے ہیں جو پھل تو دیتا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ ہر گرم سرد موسم سے حفاظت بھی کرتا ہے۔۔۔۔لیکن اس بچاری کے معاملے میں وہ درخت سمجھ ہی نہیں رہا تھا کہ کس موسم میں اسے کس چیز کی ضرورت ہے بس اپنی مرضی کی مدد اس بچاری پر زبردستی تھوپی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔آپ نے بلایا۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا

بیٹا یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ تمھاری اور سکندر کی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کا لہجہ سخت نہیں تھا لیکن سرد بہت تھا۔۔۔۔۔۔ان کے لہجے کا سرد پن آنیہ کی پل میں ہی جان نکال گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بابا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنیہ جو کہ بالکل بھی تیار نہیں تھی اک دم اس سوال پر بوکھلا گئی

وہ کیا۔۔۔۔۔۔۔ شادی شدہ لڑکیاں یوں اپنے شوہروں سے ناراض ہو کر اس طرح گھر میں نہیں بیٹھتی ہیں۔۔۔۔۔ تھاری امی کو سکندر نے بتایا ہے کہ وہ پرسوں تمھیں لینے آیا تھا تم نے انکار کر دیا۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کوثر شاہ کی باتوں میں آ کر بنا آنیہ کی بات سنے اس پر برہم ہونے لگے

بابا میں اس بارے میں آپ سے کافی دن سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کچھ نا کچھ ایسا ہوئے جا رہا تھا کہ میں بات نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ آنیہ نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کی

کیا بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بارعب انداز میں پوچھا

بابا۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔وہ سکندر وہ اچھے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ بہت مشکل سے آنیہ نے اتنا کہا۔۔۔۔وہ ڈر گئی تھی وہ تیار نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ اس کے الفاظ اس کے گلے میں ہی اٹکے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کی اک بات نہیں سنی ئے گا آپ۔۔۔۔۔لڑکیوں کے لی ئے ماں باپ کا گھر چھوڑنا مشکل ہوتا ہے اور پھر یہ تو شوہر کے ساتھ رہی ہی نہیں تو اس کا دل نہیں لگ رہا اس کے ساتھ اور کوئی بات نہیں ہے اس کو سمجھا دیں کہ ابھی گھر کے بڑے زندہ ہیں۔۔۔۔۔۔جو بھی مسئلہ ہے اسے حل کر لیا جائے گا۔۔۔۔۔ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا جو حل طلب نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ظفر شاہ کے جواب دینے سے پہلے ہی بولنا شروع کر دیا

بیٹا ابھی تم نے جانا ہی کہاں ہے سکندر کو۔۔۔۔۔۔اک بار امریکہ چلی جاؤ گی تو سب صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔۔کہتے ہیں شادی کے تین سال شروع کے بہت اہم ہوتے ہیں اس دوران میاں بیوی صرف اک دوسرے کو سمجھتے ہیں عادات میں فطرت میں تبدیلی آتے آتے تین سال درکار ہوتے ہی ہیں جو لوگ شروع کے تین سال اک ساتھ نبھ کر نکال لیں وہ آگے بھی اچھی زندگی گزار لیتے ہیں تمھاری شادی کو تو سال بھی نہیں ہوا اور اس بیچ میں۔۔۔۔آخر تم دونوں کو اک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ہی کہاں ملا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔تو بیٹا دل میں اگر کوئی شکایت ہے یا ناراضگی ہے سکندر کو لیکر تو آپس میں بات کر کے اسے حل کر لو۔۔۔۔۔۔ورنہ اس طرح جو لڑکیاں زیادہ دن اپنے شوہروں سے ناراض رہ کر بات نہیں کرتیں دور رہتی ہیں ان سے ان کے شوہر بد ظن ہو جاتے ہیں پھر وہ کبھی اپنے شوہر کے دل میں وہ مقام حاصل نہیں کر پاتیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ کا لہجے اب بہت نرم ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

بابا میں آپکو سب بتاتی ہوں۔۔۔۔آپ میری بات سنیں۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنے بابا سے ساری باتیں کرنے کا فیصلہ کیا

ارے کیسے بے شرم ہو گئی ہو تم.....اب باپ کے سامنے شوہر کی برائیاں کرو گی اپنے ازدواجی مسئلے لیکر بیٹھو گی۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے فوراً ہی آنیہ کو ٹوکا

بابا پلیز اک بار میری بات سن لیں۔۔۔۔۔آنیہ نے منت کرنے کے انداز میں کہا

بیٹا مجھے بتانے سے کیا ہو گا۔۔۔۔یہ آپ دونوں کا آپسی مسئلہ ہے جو بھی بات ہے مل کر حل کر لو۔۔۔۔ صحیح ہے ناراض ہونا بیوی کا حق ہے ہو سکتا ہے اس نے کچھ ایسا کیا ہو جو میری پیاری سی بیٹی کو بہت گراں گزرا ہو۔۔۔۔لیکن بیٹا وہ بھی تو اک انسان ہے نا آہستہ آہستہ ہی سمجھے گا۔۔۔۔اس رشتے کو۔۔۔۔ تمھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔میری گڑیا تو بہت سمجھدار ہے نا بیٹا یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل میلا نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔کل آرہا ہے سکندر تمھاری امی کی بات ہوئی ہے اس سے ملنا۔۔۔۔بات کرنا۔۔۔۔انشاءاللہ مسئلوں کا حل نکل جائے گا۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ

جو کہ بات کی سنگینی سے بالکل بے خبر تھے آنیہ کے مسئلے کو عام گھریلو مسئلہ سمجھ کر سمجھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔آپ اک بار میری بات سنیں تو۔۔۔۔۔وہ شخص اک ساتھ زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔میں اس شخص کے ساتھ کچھ پل کے لیئے بھی بندھی ہوئی نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔۔ہمارے مسئلوں کا اک ہی حل ہے اور وہ ہے۔۔۔۔۔۔آنیہ ابھی کہ ہی رہی تھی کہ کوثر شاہ کے بھاری ہاتھ سے منہ پر تھپڑ پڑنے سے وہ اک دم سکتے میں آ گئی۔۔۔۔۔۔۔

کوثر۔۔۔۔۔۔۔کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے اک دم چلا کر کہا

آپ مجھے کہ رہے ہیں اس کی بات نہیں سنی آپ نے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے تیش میں آ کر کہا۔۔۔۔۔۔

بچی ہے وہ۔۔۔۔۔اگر وہ کچھ غلط کہ رہی ہے تو کیا ہم بھی غلط ہی کر کے جواب دیں۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے کوثر شاہ کو چلا کر کہا

آنیہ بس چپ چاپ اپنی ماں کو دیکھتی رہی اس کی آنکھوں کے گوشوں پر دو موٹے موٹے آنسو آکر رک گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ پہلی بار نہیں تھا لیکن اب کیا فرق پڑ رہا تھا کہ کونسی دفع کس وجہ سے اسے اس کی ماں نے مارا ہے۔۔۔۔۔بات صاف تھی اس کی بات سننے سے پہلے ہی رد ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔فی الحال یہی تکلیف ہر تکلیف پر بھاری تھی

تم نے اپنے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔اور حان نے زونین سے پوچھا

یار کیا بتاتا۔۔۔۔۔۔اس حادثے کو میں کبھی بھی دوبارہ یاد نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

زونین نے بیزاری سے کہا

www.novelsclubb.com

یار یاد تو کوئی بھی نہیں کرنا چاہتا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ناتو تایا جان نہ ہی کوئی اور لیکن کم سے کم ان سب سے الگ الگ پہلو کھل کر سامنے تو آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

یار کیا بتاتا کہ اس نے آخری چال جو میرے سامنے چلی وہ آنیہ کی صورت اختیار کر کے چلی تھی۔۔۔۔۔۔مجھے کمزور اس بات نے کیا تھا۔۔۔۔۔کیسے بتاؤں۔۔۔۔۔ وہ شادی شدہ ہے ہماری محبت بہت دور کہیں دفن ہو گئی ہے ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ پتہ ہے اب تو درد کا احساس بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔اب یہ سب کھول دینا سب کو اس بارے میں بتانا اس کی اور اپنی زندگی مشکل بنانا یہ میرے بس میں نہیں۔۔۔۔۔۔ویسے بھی اس سب کو بتائے بغیر بھی مجھے لگتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔کسی کو کچھ جاننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے تھکے تھکے انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

اگر وہ تھوڑی سی ہمت کر لیتی تو آج تم دونوں کے ساتھ یہ نا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور حان کو پھر سے آنیہ پر غصہ آنے لگا تھا

یار جو نصیب میں تھا ہو گیا۔۔۔۔۔۔وہ میرے نصیب میں نہیں تھی اگر ہوتی تو آج میرے ساتھ ہوتی۔۔۔۔جن کی محبت ان کے نصیب میں ہوتی ہے نا تو نا ممکن

حالات میں بھی ان کا ملن ہو ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔۔زونین کا اشارہ اور حان کی حریم سے شادی کی جانب تھا۔۔۔۔۔

تم جانتے تھے۔۔۔۔۔۔اور حان نے زونین کا اشارہ سمجھتے ہوئے کھسیانے انداز میں کہا

شرم کرو لڑکی کا بھائی ہوں میں۔۔۔۔۔زونین نے مصنوعی رعب دکھاتے ہوئے کہا

اور حان نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا بس نیچے منہ کر کے مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔کچھ بھی تھا اس کی محبت جسے وہ دل و جان سے چاہتا تھا اس کے نکاح میں بندھ گئی تھی اور وہ خد بھی اس رشتے سے راضی تھی یہی بات اس کو ساتویں آسمان پر پہنچانے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔عرشیہ کو سوچوں میں مگن پا کر روحان نے اسے ہلاتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔۔۔عرشیہ نے بس اتنا کہہ کر جواب دیا

زیادہ سوچو نہیں اس سب کے بارے میں۔۔۔۔۔جتنا سوچو گی وہ اتنا ہی زہن پر اثر کرے گی۔۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے کہا

میں ہی کیوں روحان۔۔۔۔۔عرشیہ یہ کہہ کر رونے لگ گئ

ارے ارے لڑکی روتے تھوڑی ہیں۔۔۔۔۔۔اللہ پاک کے جو پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں نا اللہ پاک انہیں گمراہی کے راستے سے دور کرنے کے لیئے ان پر آزمائشیں ڈالتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے وہ آزمائشوں پر پورے اتریں گے اسے ان پر بھروسہ ہوتا ہے لیکن ان آزمائشوں کا ہمیں یہ فائیدہ ہوتا ہے کہ ہم برے رستوں سے دور ہو جاتے ہیں اور آزمائش پر پورا اترنے پر اللہ کی رضا اور خوشنودی الگ ملتی ہے۔۔۔۔روحان نے بہت پیار سے عرشیہ کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

میں چار سال کی تھی روحان۔۔۔۔صرف چار سال کی۔۔۔۔۔آپ جانتے ہو مجھے کیسا لگتا ہے۔۔۔۔۔لوگ کہتے ہیں چار سال کے بچوں کی یاداشت کمزور ہوتی ہے

انہیں کچھ یاد نہیں رہتا لیکن میں آج بھی اس دن کو اس حادثے کو نہیں بھولی ہوں۔۔۔۔۔ان کی کاریوں الٹی پڑی تھی۔۔۔۔۔۔مجھے کیوں یاد ہے وہ سب۔۔۔۔۔۔مجھے اس سب سے نکالنا ہے خد کو۔۔۔۔۔۔لیکن میری لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ ہمیشہ میرے اور قریب آجاتی ہے۔۔۔۔عرشیہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی

اک بات یاد رکھنا چاہے کچھ بھی ہو جائے ہمت نہیں ہارنی ہے۔۔میں ہوں نا تمھارے ساتھ وہ اب زیادہ عرصہ تمھارے ساتھ نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔کہتے ہیں مرد کو اللہ نے اپنی بیوی کا محافظ بنایا ہے اب تم ہی بتاؤ جب اللہ کسی کو کوئی زمہ داری دے گا تو کیا ایسے ہی دے دیگا۔۔۔۔۔۔بنا یہ بات جانے کہ وہ بندہ اس چیز اور زمہ داری کے اہل ہے بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔۔نہیں نا اللہ جسے جو بھی زمہداری سونپتا ہے اسے پہلے اس کے قابل بناتا ہے۔۔۔۔۔اب اگر اس نے مجھے تمھیں سونپا ہے تو مجھے اس کا اہل بھی بنایا ہو گا۔۔۔۔۔۔ہم مسلمانوں کو اللہ سے اپنی امید نہیں ختم

www.novelsclubb.com

کرنی چاہی ئے۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا ہم میں سے کوئی مر جائے گا بس ۔۔۔۔۔۔کم سے کم ان لوگوں میں تو شمار نہیں ہوں گے ناجو بے یقینی کے عالم میں مرگ ئے جنہوں نے اللہ پر بھروسہ ہی نہیں کیا۔۔۔۔۔اگر وہ ہم ہر دنیا تنگ کرے گی تو اللہ ہم پر آخرت آسان کر دے گا۔۔

اس کے بدلے ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں بس اللہ ہر یقین کرنا ہے اس سے امید قائم رکھنی ہے اور چاہے کچھ بھی ہو جائے آخری دم تک لڑنا ہے۔۔۔۔۔۔روحان کے الفاظ کسی مرہم سے کم نہیں تھے۔۔۔۔عرشیہ سکون سے اس کی بات سننے لگی آنسو تو ابھی ابھی اس کی آنکھوں سے بہ رہے تھے لیکن اس نے کئی حد تک خد کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔۔۔

آنیہ کچھ دیر تو ان دونوں کو دیکھتی رہی پھر خاموشی سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کل وہ آرہا ہے اپنی پیکنگ وغیرہ کرلو تمھیں کہیں لیکر جائے گا۔۔۔۔۔۔کھلے دماغ سے سوچو۔۔۔۔۔۔شادی کوئی مزاق نہیں ہوتا بیٹا۔۔۔۔۔نہ ہی یہ کوئی کھیل ہے جزباتی ہو کر کوئی غلط قدم مت اٹھالینا۔۔۔۔۔اور اپنی امی سے بد ظن مت ہونا وہ بس تمھیں لیکر بہت فکر مند ہیں۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے آنیہ کو جاتا ہوا دیکھ کر کہا کچھ دیر تو آنیہ ان کی بات سنتی رہی اور پھر کمرے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اس کا مان بھی ٹوٹ گیا تھا اسے اپنے بابا سے ایسی امید نہیں تھی اسے لگا تھا وہ کم سے کم اس کی بات تو سنیں گے لیکن اپنی ماں کی موجودگی میں اسے بس ہار کا سامنا ہی کرنا پڑا تھا۔۔۔۔۔۔اک تزلیل وہ تھی جو سکندر اس کی کیا کرتا تھا اور اب اک یہ تزلیل تھی جو آئے دن اس کی ماں کے ہاتھوں اس کی ہوتی رہتی تھی لیکن یہ تزلیل یہ زلت سکندر کی جانب سے دی جانے والی زلت سے کی گنا تھی کیونکہ یہاں اس کے اپنے تھے اور اپنے بھی وہ جو اس کے دل کے سب سے زیادہ قریب

www.novelsclubb.com

تھے جنہیں اس نے کبھی پلٹ کر جواب تک نہیں دیا تھا۔۔۔۔اس کی سعاد تمندی کا اسے یہ صلہ ملے گا اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

آنیہ کمرے میں جیسے ہی آئی تو اس کا فون بج رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ شکستہ قدم اٹھاتے فون کی جانب گئی تو وہاں سکندر کی کال آرہی تھی۔۔۔۔سکندر کا نام پڑھتے ہی اسے کوفت سی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔اک بار اس کا دل چاہا کہ فون اٹھا کر اس کو خوب سنائے اور اپنا دل ہلکا کر لے پھر اس نے ہر خیال کو مسترد کرتے فون کو بجنے دیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔جیسے ہی فون بج بج کر بند ہوا اس نے جھٹ سے اپنے وکیل کو فون ملایا۔۔۔۔۔۔

آپ کاغزات تیار رکھیں میں آرہی ہوں۔۔۔آنیہ نے گہرا سانس لیکر اپنی آنکھوں کو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اس نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اگر وہ اکیلی ہے تو وہ اکیلی ہی لڑے گی۔۔۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔مقابل نے سرسری سے انداز میں کہا آنیہ کا دل ڈوب رہا تھا اس نے اپنے باپ کی بات سن لی تھی اور وہ اپنی ماں کی جانب سے آگے ملنے والی مخالفت سے بھی اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔اس کی ماں کی جانب سے مارا ہوا تھپڑ ابھی بھی اسے اپنے گال پر محسوس ہو رہا تھا۔یہ قدم بہت مشکل تھا لیکن قید سے رہائی آخر آسان ہوئی کب ہے جو اس کے لیے ہو جاتی۔۔۔۔۔ہمت جمع کرتی وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔

اب اسے مشکل مراحل سے گزرنا تھا اور یہ مرحلہ تھا گھر سے نکلنے کا لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ کسی کو بھی اپنی زندگی کے فیصلے لینے کا حق نہیں دے گی اب اگر اچھائی ہو گی تو وہ بھی اس کے ہاتھوں سے ہو گی اور اگر برائی تو وہ بھی وہ خود ہی کرے گی ۔۔۔۔۔ادھر ادھر نظر گھماتے وہ سیدھی لال حویلی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

جنگل کی چڑیل گھر کے مسائل اور حان اور حریم کی شادی یہ سب اس وقت اس کے

www.novelsclubb.com

زہن کے پردوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔اسے اگر کسی چیز کا خیال تھا تو وہ تھا سکندر جو کے کل آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

اک گہرا سانس لیکر وہ مین روڈ کی جانب پیدل ہی چل پڑی۔۔۔۔۔۔

زونین جو کہ اورحان کے ساتھ گھر سے باہر چہل قدمی کر رہا تھا اب گھر واپس آرہا تھا اس کی نظر آنیہ پر پڑی تو کچھ دیر کے لیئے حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس کے پاس جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ وہ اک رکشہ روک کر اس میں بیٹھی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

یہ کہاں گئی ہے۔۔۔۔۔اورحان نے حیرت سے کہا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔آنیہ ہی تھی نا۔۔۔۔۔زونین کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ ایسا ہوتا نہیں تھا کہ لڑکیاں یوں اکیلے کہیں جائیں زیادہ تر یا تو ڈرائیور کے ساتھ جاتیں یا پھر گھر کے مرد ہی لیکر جایا کرتے۔۔۔

ہاں وہی تھی۔۔۔۔۔۔اور حان نے حامی بھری۔۔۔۔۔وہ دونوں پیدل تھے اور آس پاس کوئی رکشہ بھی نہیں تھا تبھی آنیہ کو جاتا ہوا دیکھتے رہے۔۔۔۔ابھی وہ دونوں کچھ کرنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ ان دونوں کا ہی محلے کا اک دوست اپنی بائیک پر ان کے پاس آ کر رکا۔۔۔

اور بھئی کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔سنا ہے شادی کر لی تم نے۔۔۔۔۔اس دوست نے اور حان کو چھیڑتے ہوئے کہا

یار یہ سب چھوڑ اس رکشے کا پیچھا تو کر۔۔۔۔۔زونین نے اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ارے بھائی پاگل ہو گیا ہے کیا ڈبل سواری پر پابندی ہے چلان کٹوائے گا کیا۔۔۔۔۔ اس کے دوست نے ہنستے ہوئے کہا

تو پھر میری جان تم اتر جاؤ۔۔۔۔۔تم جاؤ زونین۔۔۔۔۔اور حان نے اس لڑکے کو ہی بائیک سے اتار دیا اور زونین کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔زونین نے فوراً ہی

گاڑی اسٹارٹ کی اور یہ جا وہ جا۔۔۔۔۔آنیہ کا رکشہ اب اس کی نظر سے اوجھل ہو گیا تھا تبھی وہ تیزی سے بائک چلا رہا تھا

یار یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔اس دوست نے ناراض ہوتے ہوئے کہا

چلو نا کوئی بات نہیں آؤ تمھیں چائے پلاتا ہوں تب تک آ جائے گا وہ بھی۔۔۔۔۔

اور حان نے فوراً ہی بات کو سنبھالا

امی میں اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔فاریہ نے کوثر شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا

ہاں جاؤ۔۔۔۔اپنی ماں کو اکیلا کر دو۔۔۔کوثر شاہ اپنا تمام تر غصہ لیئے اس پر برس پڑیں

کیا ہو گیا۔۔۔۔۔فاریہ اک دم حیرت سے ان کی جانب بڑھی

ہونا کیا ہے تمھاری بہن نے زندگی مشکل بنادی ہے۔۔۔۔۔زرا جو اس لڑکی میں صبر و شکر ہو۔۔۔۔کتنا اچھا لڑکا ملا ہے کماتا ہے اپنا گھر ہے خاندان ہے اچھی شکل و صورت کا ہے پڑھا لکھا ہے لیکن اب جس کے سر پر محبت کا بھوت سوار ہو اس کو کیا کوئی سمجھائے۔۔۔۔۔کوثر شاہ تپ کر بول رہی تھیں

ہوا کیا ہے آخر امی۔۔۔۔۔۔فاریہ نے پھر سے پوچھا

ہونا کیا ہے تمھارے باپ کے سامنے اپنے شوہر کی برائیاں کر رہیں تھیں میڈم کہ رہی تھیں اس کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی۔۔۔۔

بتاؤ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔۔۔۔عورتیں تو مرد کی جوتیاں تک کھا لیتی ہیں گھر بچانے کے کی ئے اور یہ آئیں زرا اسے گھر بس جانے کی قدر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ شوہر تو مزاجی خدا ہوتا ہے لیکن اب یہ مانیں تو تب نا۔۔۔۔۔کوثر شاہ غم و غصے کی زد میں تھیں

امی آپ اک بار اس کی بات سنیں تو کیا پتہ ہم جو سوچ رہے ہوں وہ غلط ثابت ہو جائے۔۔۔۔آنیہ اب ایسی بھی نہیں ہے اگر وہ کچھ کہ رہی ہے کسی فیصلے پر پہنچی ہے تو ضرور اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو گی۔۔۔۔فاریہ نے اس بار آنیہ کا ساتھ دیا

ہاں اب تم بھی اس کی طرف داری کرو۔۔۔

۔جانتی بھی ہو اس کی باتیں سن کر ان پر عمل کر کے کیا ہو گا۔۔۔۔اندازہ بھی ہے تمھیں۔۔۔۔کوثر شاہ غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولیں

امی اپنے کیوں ہوتے ہیں اپنوں کا ساتھ دینے کے لئے اور اک بار ٹھنڈے دماغ سے اس کی بات سنیں تو میں یہ نہیں کہ رہی کہ وہ صحیح ہے لیکن اس کی بات سنے بغیر ہم اسے غلط بھی تو نہیں کہ سکتے۔۔۔۔فاریہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔۔

ہاں اس کی بات سن لوں اور سکندر سے اسے طلاق دلوا دوں یہی چاہتی ہو نا تم۔۔۔۔کیونکہ تمھاری بہن نے تمھارے باپ کے سامنے کہا ہے وہ اس کے

ساتھ اک پل نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔اب تم کیا چاہتی ہو اس کی بات مان کر اسے کنویں میں کودتے ہوئے دیکھیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ برہم ہوئیں

امی کیا پتہ آپ نے ابھی تک اس کی بات سنی ہی کہاں ہے کیا پتہ وہ جو کر رہی ہو اس کے حق میں ہو اسی میں اس کا بھلا ہو۔۔۔۔۔۔۔فاریہ نے اک بار پھر کوثر شاہ کو آنیہ کی بات اک بار سننے کے لیئے قائل کرنا چاہا۔۔۔۔۔

بیٹا ماں باپ سے زیادہ کوئی نہیں ہوتا جو اپنی اولاد کا بھلا سوچے۔۔۔۔۔وہ ابھی بچی ہے نادان ہے۔۔۔۔اسے نہیں پتہ زندگی کیسے گزرتی ہے لیکن ہم تو بچے نہیں ہیں ۔۔۔۔۔ہمیں تو عقل ہے نا۔۔۔۔ہم کیسے اسے اپنی زندگی برباد کرتے ہوئے دیکھیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے سرد لہجے میں کہا

امی میں پھر بھی کہوں گی اک بار آپ آنیہ سے اس کی کہانی سنیں۔۔۔۔۔صرف اک بار کیا پتہ حقیقت اس سب سے الگ ہو جو ہم سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔فاریہ نے پھر سے اپنی جانب سے کوشش کی

سکندر میں مجھے اک بھی عیب دکھتا تو میں خدا اس رشتے کو ختم کر دیتی لیکن وہ بچہ ہے ہی اتنا ہونہار سمجھدار کے میں کیا کروں۔۔۔۔۔اس لڑکی کی اتنی بد تمیزی کے باوجود بھی وہ مجھ سے اتنے اچھے سے بات کرتا ہے کوئی اور ہوتا تو تمھیں کیا لگتا ہے ایسا کرتا۔۔۔۔۔عورتیں خدمتیں کر کر کے پوری ہو جاتی ہیں لیکن شوہر اپنے ساس سسر کی زرا عزت نہیں کرتے ہیں اور اک یہ نیک بچہ ہے ابھی بھی اس رشتے کو نبھا رہا ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ کی آنکھوں پر بندھی پٹی ان کی سوچ اور الفاظ پر اثر انداز ہو رہی تھی

امی اگر ہم دس کے ساتھ اچھے ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ ہم ہر کسی کے ساتھ اچھے ہوں۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے سکندر آنیہ کے ساتھ کوئی غلط سلوک کرتا ہو۔۔۔۔۔کم سے کم آنیہ اتنی بیوقوف تو نہیں جو اس طرح رشتہ ختم کرنے کی بات کرے گی وہ بھی بلاوجہ مجھے لگتا ہے اس سب کے پیچھے کوئی نا کوئی ٹھوس وجہ ضرور ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔فاریہ بھی اپنی ماں کی طرح اپنی بات پر اٹکل تھی

www.novelsclubb.com

تمھاری بہن کے سر پر محبت کا بھوت سوار ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے اتنا کہا اور کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔وہ اور زیادہ اپنے فیصلوں پر بغاوت برداشت نہیں کر سکتی تھیں بہتر تھا وہ اس مسئلے پر بات ہی نا کریں۔۔۔۔۔لیکن منہ چھپا لینے سے آخر مسئلے حل ہوئے ہی کب ہیں بس حقیقت سامنے نہیں آتی اور دل ملامت کی زد میں نہیں آتا لیکن ایسے لوگ زیادہ دیر خد کو ملامت سے نہیں بچا پاتے ہیں کیونکہ وہ بھول جاتے ہیں کہ ظالم اور مظلوم کے بیچ اللہ مظلوم کا مددگار ہوتا ہے اور ظالم کے ہاتھ ہمیشہ گمنامی۔۔۔بدنامی اور پشیمانی ہی آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بھئ۔۔۔۔۔۔کیا حال ہیں۔۔۔۔۔۔پریشے حریم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چہک کر بولی

حال۔۔۔۔۔۔کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے بنا کوئ تاثر دیئے کہا

بھابھی کہوں کیا تمھیں۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے آپکو بھابھی۔۔۔۔۔۔پریشے نے حریم کو چھیڑا

www.novelsclubb.com

حریم نے غصے بھری نظر پریشے پر ڈال کر اسے گھورا

آئے ہائے اتنے پیار سے نہیں دیکھو۔۔۔۔۔پریشے پورے موڈ میں تھی

یار تمھیں تھوڑی سی شرم آنی چاہی ئے۔۔۔۔۔۔اتنا سب ہو گیا میرے ساتھ اتنا تماشہ بنا اور تم بجائے مجھے حوصلہ دو میرا مزاق اڑا رہی ہو۔۔۔۔۔۔ حریم نے تپ کر کہا

کس بات کا حوصلہ بھئ۔۔۔۔۔اتنا ہینڈسم ہے میرا بھائ اتنی خوبصورت اتنا اچھا۔۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر کھڑوس بھی نہیں ہے کچھ لوگوں کے بھائیوں کی طرح۔۔۔۔۔۔پریشے نے مزاق میں حریم کو طنز کرتے ہوئے کہا

جانا اب آپ کا شوہر ہے وہ کھڑوس آدمی۔۔۔۔زرا عزت سے بولیں۔۔۔ حریم نے جواب دیا

ہاں تو محترم کھڑوس صاحب کی بہن وہ میں کہ رہی تھی کہ اتنا پیارا لڑکا ہے میرا بھائی۔۔۔۔۔اور تم بھی تو کوئی کم نہیں ہو۔۔۔۔۔یا اللہ کتنی اچھی جوڑی ہے تم دونوں کی۔۔۔۔یہ خیال پہلے میرے دل میں کیوں نہیں آیا آخر۔۔۔۔۔۔چلو کوئی بات نہیں انت بھلا تو سب بھلا۔۔۔۔۔۔پریشے مسلسل حریم کو چھیڑ رہی تھی

کسی کام سے آئی تھیں تم۔۔۔۔حریم نے جھنجھلا کر بولا

ہاں نا۔۔۔۔۔تمھیں چھیڑنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔پریشے ابھی بھی مزاق کے موڈ میں تھی

چھیڑ لیا اب خوش۔۔۔۔۔۔حریم نے تپ کر کہا

نہیں نا ابھی مزا نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔اچھا آنیہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔میں سوچ رہی تھی تایا جان جب سے آئے ہیں ہم سب نے اک بار بھی باہر جانے کا پروگرام نہیں بنایا آج رات باہر جا کر کھانا کھا کر آئیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا

ان حالات میں۔۔۔۔۔حریم نے جھجھکتے ہوئے کہا

کیا ہوا ہے ہمارے حالات کو۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم منہ کر بولی

مطلب آج بابا سے اتنی ساری بات ہوئی ہے اس کے بارے میں اس کے علاوہ میں کل ہی آئی ہوں گھر اتنا سب ہو گیا آنیہ کے الگ اتنے مسئلے چل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ اس سب میں یوں باہر جا کر کھانا کھانا صحیح رہے گا

دیکھو تایا جان نے کہا تو ہے اس سے ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اب گھر میں دبک کر بیٹھنا بھی تو ڈرنا ہوا نا۔۔۔۔۔۔اور اس کی وجہ سے ہم اپنی خوشیاں کیوں روکیں اور رہی بات تمھاری تو تم آتو گئی ہو گھر صحیح سلامت۔۔۔۔۔ماشاءاللہ سے نکاح ہو گیا تمھارا۔۔۔۔۔۔جو بھی تھا ہوا تو اچھا نا۔۔۔۔۔۔اور رہی بات آنیہ کی تو ہم ہیں نا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔انشاءاللہ وہ بھی اس سب سے جلدی چھٹکارا حاصل کر لے گی۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ ہے کہاں۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی بات مکمل کر کے پوچھا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔شاید گھر میں ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے جواب دیا

کہاں گئ۔۔۔۔کس کے ساتھ گئ ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے حیرت سے پوچھا

پتہ نہیں کہاں گئ ہے میں نے پوچھا نہیں کسی سے۔۔۔۔۔۔آئے گی تو پتہ چلے گا اتنا کنفرم ہے کہ گھر میں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

زونین ہے گھر میں۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی آواز کو دھیما کرتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔حریم کی آنکھوں میں بہت سے سوال تھے

لیکن میں نے بھائ کو ان کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔حریم کچھ سوچتے ہوئے بولی

کن کے ساتھ۔۔۔۔۔۔پریشے نا سمجھی سے پوچھنے لگی

ارے اورحان کے ساتھ بھئ۔۔۔۔۔۔حریم نے اک سانس میں جواب دیا

تو وہ کونسا اس سے الگ ہے اگر وہ آنیہ کے ساتھ گیا ہے تو اورحان اس کے پوری مدد کریگا۔۔۔۔۔تم ان دونوں کو جانتی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔پریشے نے اندازہ لگایا

تم کب سے جانتی ہو۔۔۔۔زونین بھائی اور آنیہ کے بارے میں۔۔۔۔۔حریم نے سوال کیا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔مجھے اندازہ ہوا تھا لیکن پھر کبھی آنیہ نے انکار نہیں کیا تو یقین ہو گیا ۔۔۔۔۔اک بات اچھی ہے دونوں میں وہ دونوں کبھی اپنے منہ سے اقرار نہیں کرتے۔۔۔۔۔میں نے آج تک ان دونوں کو اس بات کو قبول کرتے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔محبت میں حیا ہو صداقت ہو تو ایسی۔۔۔۔۔۔پریشے رشک کرنے کے انداز میں کہہ رہی تھی

اور جو تکلیف انہیں ملی اس کا کیا۔۔۔۔۔حریم نے بے ساختہ پوچھا

محبت کرنے والوں کو محبت آسانی سے نہیں ملتی میری جان کڑے امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے اور یہاں اک اور بات بھی بتا دوں اکثر محبتیں ادھوری ہی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔۔حاصل لاحاصل کی دوڑ سے محبت کوسوں دور ہے۔۔۔۔۔جو صرف حاصل کو محبت کہتے ہیں اور محبت کے بغیر مر جاتے ہیں وہ محبت کو سمجھتے ہی نہیں

ہیں انہیں محبت کام بھی نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔محبت جزبہ ہے جو نا تو کسی کے مل جانے سے پورا ہو سکتا ہے نا ہی کھو جانے سے ادھورا۔۔۔۔۔۔کسی کا حاصل ہو جانا محبت ہوتا تو پھر تو محبت کہیں سے کہیں تک جزبہ نہیں ہوتی صرف خواہش ہوتی ۔۔۔۔اور خواہشیں اکثر پوری ہو جانے پر اپنی وقعت کھو دیتی ہیں۔۔۔۔۔یہ خواہشیں ہی ہوتی ہیں جو لوگوں کو رانجھا اور جیر بننے پر مجبور کرتی ہیں محبت تو دور رہ کر بھی محبت ہی رہتی ہے اور پاس رہ کر بھی۔۔۔۔۔پریشے مسکراتے ہوئے کہ رہی تھی جبکہ حریم بہت پیار سے اس کی بات کو سن رہی تھی۔۔۔۔۔

بھائی کا اثر آرہا ہے تم پر۔۔۔۔۔فلسفیانہ باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔حریم نے پریشے کی بات مکمل ہوتے ہی اسے چھیڑا

لو بھلا۔۔۔۔اگر تمھارے بھائی کا اثر آتا نا تو ابھی چپ چاپ بیٹھی ہوتی اور غصے میں الگ ہوتی۔۔۔۔۔اور ساتھ ہی ساتھ تمھیں آرڈر بھی دیتی۔۔۔۔۔حریم یہ تولیہ بیڈ پر کیوں ہے۔۔۔۔۔ریموٹ جگہ پر کیوں نہیں رکھا۔۔۔۔چادر پر سلوٹیں

www.novelsclubb.com

کیوں ہیں۔۔۔۔۔اتنی روشنی کیوں ہے کمرے میں۔۔۔۔۔پریشے زاویار کی ایکٹنگ کرتے کھلکھلا کر ہنس رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ حریم بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

آنیہ مطلوبہ جگہ پہنچ کر رکشے سے جیسے ہی اتری زونین بھی اس کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا۔۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔زونین نے اسے آواز لگائی تو وہ اک دم گھبرا کر پلٹی۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔آنیہ نے زونین کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا

یہی سوال میرا بھی ہے۔۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔زونین بنا اس کی بات کا جواب دیئے پوچھا

مجھے کام ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔آنیہ نے اسے جانے کا کہا اور اندر بلڈنگ میں چلی گئی

رکو تو۔۔۔۔۔بتاؤ تو مجھے آخر بات کیا ہے۔۔۔۔۔زونین نے اس کے پیچھے آکر اسے روک کر پوچھا

یہ کام مجھے پلیز تم اکیلے کرنے دو میں نہیں چاہتی اس سب میں تمھیں یا تمھارا نام گھسیٹا جائے۔۔۔۔۔پلیز تم جاؤ یہاں سے۔۔زونین کو دیکھ کر اسے ڈر لگنے لگا تھا

ایسا بھی کیا کرنے جا رہی ہو جو تمھیں میرے یہاں آنے سے مسئلہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے تمھیں بتاؤ تو صحیح۔۔۔۔۔۔زونین کو اب آنیہ کے مسلسل انکار سے چڑ ہونے لگی تھی

طلاق لینے جا رہی ہوں اور اگر تم میرے ساتھ یہاں آئے یا میرا ساتھ دیا تو کوئی یقین نہیں کریگا کہ میں کن وجوہات پر یہ قدم اٹھا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے آنسو سے بھری آنکھیں زونین کی جانب کیے جھنجھلا کر کہا

طلاق۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔زونین نے حیرت سے کہا

یہ میرا نجی مسئلہ ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔آنیہ نے اپنے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا

تمھیں میں کوئ بھی غلط قدم نہیں اٹھانے دوں۔۔۔۔۔۔تم کیا چاہتی ہو میں تمھیں چھوڑ کر چلا جاؤں اندیکھا کر دوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔زونین نے بھی اب اپنا رویہ سخت کر لیا تھا

تم جانتے ہی کیا ہو۔۔۔۔۔تم کیسے کہ سکتے ہو کہ میں جو قدم اٹھانے جا رہی ہوں وہ غلط ہی ہے۔۔۔۔۔جب تم کچھ نہیں جانتے تو اس سب کے بیچ میں مت آؤ۔۔۔۔۔۔آنیہ نے انگلی اٹھا کر زونین کو وارننگ دینے کے انداز میں کہا

ہاں میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔لیکن طلاق لینے کے لیئے ہمیشہ کوئ ٹھوس وجہ ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔اگر تمھارے پاس کوئ ٹھوس وجہ ہے تو میں تمھارا ساتھ دوں گا اور آخری دم تک دوں گا لیکن اگر اس کی وجہ صرف غلط فہمی ہے یا اک

دوسرے کو سمجھنے کی کمی ہے تو میں کہوں گا اک بار پھر سوچ لو۔۔۔۔۔زونین

اب سمجھانے کے انداز میں کہہ رہا تھا

زونین تم مجھے کمزور مت کرو۔۔۔۔۔میں بہت مشکل سے ہمت کر کے آئی

ہوں۔۔۔۔۔اگر میں نے کوئی فیصلہ کیا ہے تو کچھ نا کچھ سوچ کر ہی لیا

ہو گا۔۔۔۔۔اس کے پیچھے کوئی عام وجہ تو ہو گی نہیں۔۔۔تو پلیز تم نا مجھے روکو نا ہی

میرا ساتھ دو۔۔۔۔۔بس مجھ پر اک احسان کرو یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر زونین سے منت کرنے کے انداز میں کہا

اچھا گھر میں کسی کو پتہ ہے اس بارے میں۔۔۔۔۔زونین نے اگلا سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنی گردن نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

پاگل ہو تم۔۔۔۔۔جانتی ہو کتنی مخالفت جھیلنی پڑے گی اوپر سے سب کی انا کا مسئلہ

الگ بن جائے گا۔۔۔۔۔کہ ہم مر گئے تھے کیا اک بار بتانا بھی گوارا نہیں کیا

وغیرہ غیرہ

وہ تو ایسے بھی بنے گا۔۔۔۔۔اور مخالفت تو ایسے بھی جھیلنی ہے۔۔۔۔بہتر نہیں ہے کچھ کر کے جھیلوں۔۔۔۔۔آنیہ پر عزم تھی

تم ایسی تو نہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔زونین نے افسوس بھری نظر آنیہ پر ڈال کر کے کہا

تم بھی تو ایسے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔پتہ ہے کچھ جزبات سے ہمارا وجود بنتا ہے اگر وہ جزبات ہم سے دور کر دیے جائیں نا تو پھر چاہے لاکھ خوشی آئے یا غم۔۔۔۔ہم پہلے جیسے نہیں رہتے۔۔۔۔۔آنیہ کا اشارہ اس کی اور زونین کی ادھوری محبت کی جانب تھا

www.novelsclubb.com

کہیں اس طلاق کی وجہ یہ تو نہیں۔۔۔۔۔زونین کی آنکھوں میں سوال تھے

تمھیں لگتا ہے کہ میرے اس فیصلے کے پیچھے یہ وجہ ہے۔۔۔۔اگر تمھیں ایسے لگتا ہے تو تف ہے تم پر زونین شاہ۔۔۔۔۔۔آنیہ یہ کہ کر اک افسوس بھری نگاہ زونین پر ڈالتی سیدھی آفس کے اندر چلی گئی جبکہ زونین وہیں کھڑا اس باہمت لڑکی

کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔اس میں اب اس کے پیچھے جانے کی ہمت نہیں تھی یا شاید ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

*_**********_*

عرشیہ۔۔۔۔۔۔عرشیہ۔۔۔۔۔۔عرشیہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی تبھی اسے کھڑکی کے باہر سے آواز آئی تو وہ اک دم چونکی

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔وہ کھڑکی کے پاس کھڑی عرشیہ کو عجیب انداز میں دیکھ رہی تھی۔

چلی جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔۔۔عرشیہ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔۔لیکن میری بچی تم سے دور میں نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور کچن میں کھڑکی کے زریعے آنے لگی

عرشیہ نے فوراً ہی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت شروع کر دی۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو یہ کیا تمھیں لگتا ہے میں اس سے دور ہو جاؤں گی۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہ رہی تھی

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے ڈر کر آنکھیں میچ لیں

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔تم کبھی مجھ سے دور نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔۔۔البتہ تمھارا شوہر تم سے ضرور چھن سکتا ہے۔۔۔۔۔۔اس نے عرشیہ کے کان کے پاس سرگوشی کی۔۔۔۔۔عرشیہ کی آنکھوں کے سامنے پھر سے اس کے ماں باپ کے ساتھ ہوا حادثہ آگیا۔۔۔۔۔پھر کسی اپنے کو کھونے کی بات سنتے ہی اس کا دل و دماغ بری طرح ڈرنے لگا۔۔۔۔۔۔یہ سب برداشت نہ کر سکی اور فوراً ہی بیہوش ہو گئ۔۔۔۔۔چائے پک کر ابلنے لگی لیکن وہ وہیں کچن کے فرش پر بنا کوئ حرکت کئے لیٹی رہی۔۔۔۔۔۔۔چولہے پر گری چائے جب جلنے لگی تو اس کی بدبو سارے گھر میں پھیلنا شروع ہو گئ۔۔۔۔۔۔روحان کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر مصروف تھا کمرے کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اسے کسی بدبو کا احساس نہیں

ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ناہی اس کے ذہن میں کوئی ایسا خیال تھا کہ وہ اٹھ کر جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ظفر شاہ جو کہ اپنے کمرے سے نکل کر گھر سے باہر کسی کام سے جا رہے تھے چائے کے جلنے کی بدبو سے ان کا دھیان کچن کی جانب گیا۔۔۔۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے اپنے قدم کچن کی جانب کئے تو پہلے ان کی نظر چائے کے جلتے ہوئے بھگونے پر گئی ابھی وہ آگے بڑھ کر چولہا بند کرنے کی کوشش کرتے کہ زمین پر پڑی عرشیہ نے ان کا دھیان مکمل طور پر اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔۔۔۔

روحان۔۔۔۔۔روحان۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے وہیں کچن سے روحان کو آواز لگائی۔۔۔۔۔۔۔لیکن تقریبا تمام کمرے ہی بند تھے جب کسی کو بھی ان کی آواز نہیں سنائی دی تو انہوں نے جیب سے موبائل نکال کر فون ملایا اتنے میں کوثر شاہ بھی بھاگتی ہوئی کچن میں آ گئیں۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا آپکو اتنی زور سے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ کو دیکھ کر انکی بات ادھوری ہی رہ گئی اور وہ عرشیہ کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

جلدی کچن میں آؤ۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہی ظفر شاہ نے فون بند کر دیا

روحان بھی ان کے کہتے ہی فوراً اٹھ کر کچن کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ پانی گلاس میں بھر کر اب عرشیہ کے منہ پر چھینٹے مار رہی تھیں۔۔۔۔۔۔روحان جیسے ہی کچن میں آیا۔۔۔۔۔۔ عرشیہ کو بیہوش دیکھ کر اک دم اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔بہت احتیاط سے اٹھا کر اب لاؤنج میں صوفے پر لٹا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے کمرے میں لیجاؤ بیٹا یہاں دیکھو کس طرح لیٹی ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے کہا

نہیں ابھی اسے لیکر اوپر جانا ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔یا تو ہمارے کمرے میں لے چلو ورنہ یہیں لیٹے رہنے دو خدانخواستہ اگر گر گئی تو۔۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ سب لوگ ہی تقریباً لاؤنج میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔پریشے اور حریم دونوں ہی عرشیہ کے پاس بیٹھی اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھیں جبکہ

زاویار روحان کے ساتھ سائیڈ میں کھڑا تھا۔۔۔۔جعفر شاہ بھی کمرے سے باہر آگئے تھے۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ کو کوثر شاہ کے کمرے میں لٹا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے اسے چیک کیا اور کمرے سے باہر چلا آیا

یہ کچھ میڈیسن ہیں اور میں کچھ ٹیسٹ لکھ کر دے رہا ہوں یہ کروالیں ۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے کمزوری کی وجہ سے ہوا ہو ایسا۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر دوا کی پرچی روحان کیجانب بڑھا کر بولا

ٹھیک ہے میں ٹیسٹ کروا کر لے آؤں گا انہیں۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کیجانب اک نظر ڈال کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا

یہ پریشان رہتی ہیں کیا۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کوئی اسٹریس بے چینی۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے سوال کیا

جی۔۔۔۔بعض اوقات۔۔۔۔۔روحان نے بس اتنا بتایا باقی سب خاموش کھڑے ان دونوں کی بات سن رہے تھے

تو پھر میں اک اور ٹیسٹ لکھ کر دے رہا ہوں وٹامن ڈی اور بی یہ بھی کروائیں کیونکہ اگر کسی انسان میں ان دونوں کی کمی ہو تو ان کے دماغ کے خوش رکھنے والے سیل کمزور پڑ جاتے ہیں اور ایسے لوگ اکثر بیمار ہی رہتے ہیں۔۔۔۔آپ یہ سب کروا کر مجھے رپورٹس دکھائیں پھر میں آگے دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہ کر گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

یہ تو روز کی بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔بن ماں باپ کی بچی کا بالکل خیال نہیں رکھا ہے ان لوگوں نے۔۔۔۔کوثر شاہ ڈاکٹر کی جاتے ہی اک دم بولیں

کیسی باتیں کر رہی ہو کوثر۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے کہا

سچ تو کہ رہی ہوں۔۔۔۔ہر دوسرے دن بچاری بیہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔غزائیت کی کمی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔اگر اس کا خیال رکھا گیا ہوتا تو کیا اس طرح

بات بات پر بیہوش ہوتی وہ۔۔۔۔۔اک عورت ہے گھر میں اس پر اپنے بچے اس سے دور ہیں دوسروں کے بچوں کی زمہ داری سر پر۔۔۔۔۔تو ایسا ہی ہو گا پھر تو۔۔۔۔۔کوثر شاہ بنا یہ سوچے کہ پریشے بھی وہیں موجود ہے بولتی چلی گئیں

پریشے نے ان کی بات پر کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے منہ جھکا گئ۔۔۔۔۔حریم پریشے کے درد کو سمجھ گئ تھی تبھی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینے لگی

امی اگر آپکو لگتا ہے اس میں غزائیت کی کمی ہے یا کوئ اور مسئلہ ہے تو چلیں ہم اس کا خیال رکھ کر وہ کمی دور کر دیں گے۔۔۔۔۔لیکن پلیز امی اس میں ثناء چاچی کو تو قصوروار نہ ٹھہرائیں۔۔۔۔۔بچاریوں نے اتنی محنت سے سب کو محبت سے پالا ہے اتنا خیال رکھا ہے۔۔۔۔۔ان کی محبت اور خلوص پر تو انگلی نہ اٹھائیں۔۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر کہا۔۔۔۔

میں کب کہ رہی ہوں کہ اس نے نہیں پالا۔۔۔۔۔لیکن اس نے صحیح انداز میں خیال نہیں رکھانا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ اپنی بات پر ہمیشہ کی طرح اٹل تھیں

چلیں اب آپ خیال رکھ کر دکھائیں انہیں بھی تو پتہ چلے خیال کیسے رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ظفر شاہ کوثر شاہ کی آئے دن کی فضول باتوں سے اب اکتا گئے تھے تبھی تپ کر کہتے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔۔۔۔۔۔گھر کے باہر سے اندر آتی آنیہ کو دیکھ وہ اک دم حیرت میں آگئے۔۔۔۔۔۔

تم کہاں سے آرہی ہو۔۔۔۔آنیہ کو دیکھتے ہی انہوں نے سوال کیا

مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے۔۔۔۔آنیہ نے ہمت جمع کرتے ہوئے کہا

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے ناسمجھی سے کہا

میں نے سکندر سے خلع کے لیئے درخواست جمع کروائی ہے۔۔۔۔میں اب اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔آنیہ نے اک سانس میں کہا یہ بات ابھی نہیں تو

بعد میں سب کے سامنے آنی ہی تھی اب چاہے وہ اک الفاظ میں بتاتی یا لمبی تمہید باندھتی اس بات کا زکر ہر حال میں ہی مشکل تھا تو اس نے بنا کوئی تمحید باندھے سیدھی سیدھی بات کہی

دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ اک دم غصے میں آگے بڑھیں۔۔۔۔اس دوران سب ہی تقریباً بیہوش پڑی عرشیہ کو بھول گئے تھے۔۔۔۔

میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔۔امید کرتی ہوں آپ سب میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دیں گے۔۔۔۔۔آنیہ نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔اور اپنے کمرے کی جانب جانے لگی

اگر تم اتنی ہی خد مختار ہو گئی ہو کہ اپنے تمام فیصلے خد لے سکتی ہو تو پھر اس گھر میں واپس کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔۔تمھیں ہماری یا میری یا تمھاری ماں کی کیا ضرورت تم

تو اتنی بڑی ہو ہی گئی ہو نا کہ اپنی زندگی کا ہر فیصلہ لے سکتی ہو۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کرخت لہجے میں کہا

ظفر شاہ کی بات سنتے ہی آنیہ کے قدم اپنی جگہ پر جم گئے۔۔۔۔۔ وہ رونا چاہتی تھی لیکن رو نہیں سکتی تھی تبھی چپ چاپ موم کی مورت بنی کھڑی رہی۔۔۔۔۔

بتاؤ نا کیوں آئی ہو پھر اس گھر میں۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے چلا کر کہا

کیونکہ یہ میرا گھر ہے۔۔۔۔۔ آنیہ نے اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرا گھر ہے تمھارا گھر وہ ہے جو تمھارے شوہر کا ہے ہم نے تمھیں رخصت کر دیا تھا۔۔۔۔۔ تم یہاں اک مہمان کی حیثیت سے رہتی تھیں۔۔۔۔۔ تمھاری پہچان تمھارا سہارا سب کچھ تمھارا شوہر تھا۔۔۔۔۔ ظفر شاہ اپنی انا اور غصے میں بنا سوچے سمجھے بولے جا رہے تھے جبکہ آنیہ کے دل پر انکا اک اک لفظ تیر کی طرح چبھ رہا تھا

تم سے کس نے کہا یہ تمھارا گھر ہے۔۔۔۔۔یہ میرا گھر ہے اور میں ابھی زندہ ہوں اس گھر کے فیصلے لینے کے لی ئے۔۔۔۔۔۔اگر بچی سے کوئ غلطی ہو گئ ہے تو کیا تم اس سے اس طرح سے بات کرو گے۔۔۔۔۔۔پڑھے لکھوں اور جاہلوں میں کچھ فرق ہوتا ہے کیا تم ہر فرق کو بالائے طاق رکھ کر آگے بڑھ گ ئے ہو۔۔۔۔۔

فرقان شاہ اپنی وہیل چیئر کو آگے بڑھاتے ہوئے اونچی آواز میں چلائے۔۔۔۔۔۔۔پریشے ان کی تیز آواز سن کر حریم کے پاس جا کھڑی ہوئی ۔۔۔۔وہ آنیہ کے ساتھ تھی لیکن اس میں شاید آنیہ جتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔

حریم بالکل خاموش کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اپنی نظروں کو گھما کر زونین کو ڈھونڈنے لگی لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔زونین بھائ تم جہاں بھی ہو اس وقت مت آنا۔۔۔۔۔حریم نے دل ہی دل میں زونین سے کہا

بابا۔۔۔۔۔آپ نے اس کی بات سنی۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے جھنجھلا کر کہا

www.novelsclubb.com

ہاں میں نے اس کی بات بھی سنی اور تمھاری بھی۔۔۔۔۔۔سکندر کو بلاؤ۔۔۔۔۔۔
اس کو کہو کل نہیں آج آئے۔۔۔۔۔۔یہ معاملہ اب ہم مل کر سلجھائیں
گے۔۔۔۔۔۔جو بھی بات ہے وہ دونوں کے سامنے ہو گی تب تک۔۔۔۔۔۔تب
تک کوئ بھی کسی کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔۔۔بلاؤ اسے۔۔۔۔۔آنیہ بیٹی تم میرے
ساتھ آؤ۔۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ یہ کہ کر آنیہ کو اپنے کمرے میں لے
گ ئے۔۔۔۔۔۔۔اک طوفان سا آیا اور سب کو مکمل خاموش کر کے چلا گیا
۔۔۔۔۔۔پیچھے بہت سے سوال ضرور چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ظفر شاہ غصے میں حویلی سے باہر چلے گ ئے جبکہ کوثر شاہ اپنے کمرے میں پیر پٹختے
ہوئے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

۔روحان اور زاویار تو بالکل ہی حیرت میں اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اب ان
دونوں کے پاس اک ہی راستہ بچا تھا سارے معاملات کو جاننے کا وہ تھا حریم اور
پریشے۔۔۔۔۔۔

روحان نے اک نظر ان دونوں پر ڈالی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے عرشیہ کے پاس چلا گیا۔۔۔۔وہ عرشیہ کو یوں کوثر شاہ کے ساتھ اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا اسی لیۓ اس نے فی الحال اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔پر دل ہی دل میں وہ کہیں نا کہیں پہلے آنیہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کے اتنے بڑے قدم کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔

پہلے میں آنیہ کی بات سنوں گا اس کے بعد ہی کسی فیصلے پر پہنچوں گا۔۔۔۔اس نے دل ہی دل میں کہا اور کوثر شاہ کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

زاویار نے جیب سے فون نکال کر زونین کو کال ملائی۔۔۔۔۔کہاں ہو تم جلدی گھر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اس نے فوراً فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

زونین نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اسے گھر کیوں بلایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی محبت کا علم اس کے بڑے بھائی کو پہلے سے ہے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں زونین گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔زاویار نے اسے آنکھ کے اشارے سے اپنے کمرے میں آنے کا کہا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

پریشے اور حریم دونوں ہی سانس روکے زونین اور زاویار کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔آنیہ طلاق کیوں لے رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے کمرے میں گھستے ہی کہا

بھائی میں نے اسے روکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے بغیر بات کو گھمائے سیدھا سیدھا جواب دیا

www.novelsclubb.com

مطلب میرا شک صحیح تھا تم اس کے ساتھ تھے۔۔۔۔۔۔کیا یہ سب تمھاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے بھی سیدھی بات کی

زونین زاویار کی بات سن کر کچھ پل کے لیئے حیرت میں آ گیا۔۔۔۔۔

میں اس کے ساتھ گیا نہیں تھا میں نے اسے جاتا ہوا دیکھا تھا اکیلے کہیں تو میں نے اس کا پیچھا کیا اسی لیۓ مجھے پتہ چلا وہ کیا کرنے جا رہی ہے۔۔۔۔۔زونین نے زاویار کے دوسرے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم نے میری بات کو پورا جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔کیا یہ سب تمھاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔وہ مجھے کچھ نہیں بتاتی۔۔۔۔۔۔میں نے اس سے پوچھنا چاہا تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا مجھے نہیں پتہ وہ یہ قدم کیوں اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنی صفائی دی ہاں اک بات اس کے دماغ میں ہلچل مچا رہی تھی وہ یہ کہ زاویار کو کیسے اور کب پتہ چلا اس کے اور آنیہ کے بارے میں

۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ وہ وقت نہیں تھا کہ وہ یہ سوال کرتا تبھی چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

زونین اگر تم کچھ ایسا جانتے ہو جس سے اس بچاری لڑکی کی زندگی تباہ ہونے سے بچ سکتی ہے تو پلیز چھپانا نہیں۔۔۔۔۔۔زاویار نے اس بار بہت نرم انداز میں کہا

بھائی میں آپکو سچ بتا رہا ہوں مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔۔زونین نے جواب دیا

۔۔۔۔۔ابھی وہ اور کچھ کہتا کہ دروازے پر دستک سے ان دونوں کا دھیان دروازے کی جانب گیا۔۔۔۔۔۔

آؤ۔۔۔۔۔زاویار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے حریم اور پریشے کو اک ساتھ کھڑا دیکھ کر ان دونوں کو اندر آنے کا کہا

زونین بھی ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ دونوں کہیں بھی آ جا سکتی تھیں یہ ان دونوں کا گھر تھا اور جس کمرے میں وہ دونوں آئیں تھی ان میں سے اک کا وہ کمرہ تھا اور دوسری کے بھائی کا کمرہ تھا لیکن پھر بھی دونوں کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ زاویار اور زونین دونوں کو ہی دال میں کچھ کالا لگنے لگا تھا

بھائی مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔ہم دونوں روحان بھائی سے کرنا چاہ رہے تھے لیکن وہ ابھی چاچی کے ساتھ ہیں اور چاچی ابھی شاید ہماری کوئی بات نہیں سنیں گی۔۔۔۔۔۔۔حریم نے ڈرتے ڈرتے کہا

ہاں بولو۔۔۔۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔زاویار نے فکر مند ہوتے پوچھا

بھائی وہ۔۔۔۔۔۔۔حریم گھبراتے ہوئے بولی

ایسا بھی کیا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے اک آبرو اٹھا کر اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

وہ آپ سب کو کہیں نا۔۔۔۔۔کہ اک دفع آنیہ کی بات سن لیں اس سکندر کے آنے سے پہلے۔۔۔۔۔پریشے اک دم سے ہمت کر کے بولی

دیکھو جو بھی بات ہے بہتر ہے آمنے سامنے ہو۔۔۔۔۔بڑے جو فیصلہ کرتے ہیں ٹھیک ہی کرتے ہیں اسے آنے دو بات بھی ہو جائے گی۔۔۔۔۔زاویار نے نارمل انداز میں جواب دیا

وہ اچھا آدمی نہیں ہے بھائی۔۔۔۔۔وہ آنیہ کو بہت تنگ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔حریم کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے بھیگ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔زونین بھی اب آنکھوں میں حیرت لیئے حریم کو دیکھنے لگا

تمھیں کیسے پتہ یہ سب۔۔۔۔۔زاویار نے لہجے کو تھوڑا سخت کرتے ہوئے کہا

مجھے آنیہ نے بتایا۔۔۔۔۔۔حریم نے اک دم ڈر کر نیچے دیکھتے ہوئے جواب دیا

دیکھو کبھی بھی اک طرف کی کہانی سن کر کسی کو مجرم نہیں ٹھہراتے۔۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے جو آنیہ نے تمھیں بتایا ہے وہ ٹھیک ہو سچ ہو۔۔۔۔۔لیکن یہ بھی تو سکتا ہے کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔۔۔یا کوئی اور وجہ ہو۔۔۔۔۔۔سکندر کے ہم پر کتنے احسان ہیں بھول گئیں کیا تم۔۔۔۔۔۔زونین کا کتنا خیال رکھا ہے اس نے اور پھر اگر اس میں کوئی برائی ہوتی تو زونین کو نہ دکھتی۔۔۔۔۔۔۔۔میں یہ نہیں کہ رہا کہ آنیہ جھوٹ کہ رہی ہے لیکن میں اک کی بات سن کر دوسرے کو برا نہیں جان سکتا۔۔۔۔۔دونوں آمنے سامنے بیٹھیں گے تو بات اور اچھے سے سامنے آئے

گی۔۔۔۔ہو سکتا ہے کچھ غلط ہونے سے رک جائے۔۔۔۔ہو سکتا ہے اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے۔۔۔۔۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر اس سکندر کی غلطی ہوئی اور مجھے زرے برابر بھی لگا کہ اس کے ساتھ میری بہن خوش نہیں رہے گی تو تم اپنے اس بھائی پر بھروسہ رکھو میں خدآنیہ کا ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔لیکن کوئی جزباتی قدم ہر گز نہیں اٹھاؤں گا۔۔۔۔۔زاویار سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ کر سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

پریشے اور آنیہ جو کہ زاویار کو سب کچھ بتانے کے غرض سے آئی تھیں اس کا جواب سن کر خاموشی سے کمرے سے باہر چلی آئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی اس بارے میں بات کیوں نہیں کرتا جسے دیکھو۔۔۔مسئلے کا حل نکالنا ہے۔۔۔۔کوئی سمجھائے ان لوگوں کو کہ اگر اک لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اسے زبردستی رکھنا گناہ ہے لیکن کوئی بات سنے تب نا۔۔۔۔۔۔

پریشے کو غصہ آنے لگا تھا

یار بس دعا کرو جو بھی ہوا اچھا ہو۔۔۔۔۔ حریم نے اک نظر زاویار کی جانب کمرے میں جھانک کر دیکھا اور پریشے کو لیکر اپنے کمرے میں چلی گئ

مجھے نہیں لگتا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔ زونین نے بہت دھیمے سے کہا ۔۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی آنیہ کا ساتھ نہیں دے پا رہا تھا کیونکہ اگر وہ اسکا ساتھ دیتا تو ان کی محبت پر انگلیاں اٹھنے لگ جاتیں۔۔۔۔۔ اور ان دونوں کی محبت کتنی پاک تھی اس کے گواہ اللہ کے بعد صرف وہ دونوں ہی تھے۔۔۔۔۔۔۔ اظہار سے پاک محبت۔۔۔ بے حیائ سے پاک محبت۔۔۔۔۔۔ جھوٹے وعدوں سے۔۔۔۔۔ فضول کلمات سے۔۔۔۔۔۔ بری نظر سے۔۔۔۔۔ ہر قسم کے برے خیال سے پاک محبت۔۔۔۔۔ وہ محبت جو اصل میں محبت کہلائے جانے کے لائق تھی۔۔۔۔

مجھے بھی اس پر یقین ہے میرے بھائ۔۔۔۔۔ میرے سامنے کی بچی ہے اپنی آنکھوں کے سامنے اسے بڑا ہوتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ کتنی فرمانبردار اور سلجھی ہوئی لڑکی ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں اگر اس نے اپنے ماں باپ کے سامنے آواز

www.novelsclubb.com

اٹھائی ہے تو لازمی اس کی بس ہوئی ہو گی۔۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے اس نے چاچی اور چاچو کے سامنے ضرور اپنی بات پہلے رکھی ہو گی اور اک بار نہیں بار بار رکھی ہو گی۔۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی میں اک دفع دونوں بچوں کی بات سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔کیونکہ طلاق واحد اک ایسی حلال چیز ہے جو اللہ کو سخت ناپسند ہے۔۔۔۔۔اور شیطان سب سے زیادہ اسی عمل سے خوش ہوتا ہے ہو سکتا ہے یہ بھی اسی کی چال ہو۔۔۔۔۔۔زاویار یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ زونین بے بس سا کھڑا اس کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

فاریہ کو بھی ابھی ہی جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ ہوتی تھی تو اک سہارا ہوتا تھا لیکن اب وہ بھی کتنا یہاں رکتی۔۔۔۔۔نہیں بھئی شادی شدہ بیٹیاں اپنے گھر میں رہیں یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔اک کومیکے میں رکھ کر دیکھ لیا۔۔۔۔۔کوثر شاہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھیں

www.novelsclubb.com

امی کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ہم سب ہیں تو آپ کے ساتھ اور آنیہ کا معاملہ بھی حل کر ہی لیں گے دماغ پر سوار نہ کریں آپ یہ سب۔۔۔۔ لیکن اک بات اور بھی سن لیں اگر اس سکندر کی غلطی ہوئی اور اس نے میری بہن کو زرا بھی تنگ کیا ہو گا تو آپ مجھے آنیہ کے ساتھ ہی کھڑا پائیں گی۔۔۔۔۔۔روحان کی نظریں عرشیہ پر تھیں لیکن وہ اپنی امی کو بھی کسی بھی قسم کے یک طرفہ رویے کے لیئے بھی تنبیہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو میں اس کی دشمن تھوڑی ہوں اگر ان دونوں کے بیچ واقعی کوئی ایسی بڑی بات ہو گی جس کی بنا پر طلاق بنتی ہے اللہ نا کرے کہ ایسا ہو لیکن اگر ہوا تو میں بھی آنیہ کا ہی ساتھ دوں گی۔۔۔۔ لیکن وجہ ہو تب۔۔۔۔۔۔بے مقصد کی بات کو نا میں سپورٹ کروں گی نا ہی کسی کو کرنے دوں گی۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنکھوں میں غیض وغضب لیکر بول رہی تھیں

www.novelsclubb.com

وہ کسی چھت پر موجود تھی دور دور تک مغرب کے وقت کا سا اندھیرا تھا۔۔۔۔گہری نیلی روشنی نا اندھیرا نا اجالا۔۔۔۔سورج بھی آسمان پر کہیں نہیں تھا۔۔۔عام طور پر اس وقت آسمان ہر طرح کے پرندوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ہر پرندہ اس وقت اپنے گھونسلوں کی جانب اڑان بھر رہا ہوتا ہے لیکن یہ عجیب تھا آسمان بالکل خالی تھا۔۔۔۔۔

تم کیوں ڈرتی ہو اس سے۔۔۔۔۔۔عرشیہ کے پاس اک چھوٹی سی بچی بیٹھی ہوئی کہہ رہی تھی

پتہ نہیں۔۔۔۔۔جب جب وہ میرے سامنے آتی ہے مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔میں نہیں بھی چاہوں تو مجھے لگتا ہے۔۔۔۔۔عرشیہ نے اداس چہرے کو جھکائے جھکائے کہا

وہ مجھے بھی بہت ڈراتی تھی۔۔۔اس بچی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا

تایا جان کہتے ہیں اس سے ڈرو گے نہیں تو وہ ڈرائے گی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن میں تو ڈر گئی اُس سے۔۔۔۔۔۔۔اسے میں نے اور طاقتور کر دیا۔۔۔۔۔۔عرشیہ یہ کہتے کے ساتھ ہی رونے لگ گئ

شش۔۔۔۔۔۔تم روؤ نہیں وہ تمھیں دیکھ لیگی۔۔۔۔۔پھر اور ڈرائے گی۔۔۔۔۔

اس بچی نے عرشیہ کے پاس دبک کر سرگوشی کے انداز میں کہا

کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔عرشیہ نے اک دم گردن اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا

وہ رہی۔۔۔۔۔اس بچی نے دور کھڑی اک عورت کی جانب اشارہ کیا جو کہ کسی دوسرے کی چھت پر کھڑی تھی لیکن اس کا چہرہ ان دونوں کے سامنے ہی تھا

چلو ہم بھاگ جاتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔۔عرشیہ نے اس بچی کا ہاتھ پکڑ کر کہا

خوف تو دل میں ہے نا۔۔۔۔اس سے ہم کہیں بھی نہیں چھپ سکتے۔۔۔۔۔۔اگر بھاگنا ہے تو خوف کو یہیں چھوڑنا ہو گا اور اگر خوف دل سے نکل ہی جائے گا تو بھاگنے

کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔۔اس بچی نے آنکھوں میں چمک لائے کہا۔۔۔۔۔ عرشیہ اس بچی کا چہرہ دیکھ دیکھتی ہی رہ گئ۔۔۔۔وہ بچی کوئ اور نہیں تھی بلکہ خود عرشیہ تھی بس یہ اس کا بچپن تھا۔۔۔۔۔ابھی وہ حیرت سے اس بچی کو دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔۔۔کہ اک بوڑھی سی عورت ان کے پاس آئ اور کہنے لگی کہ یہ جو شیاطین ہوتے ہیں نا یہ نا اللہ کو نہیں مانتے اسی لیۓ جب ہم ان پر اللہ کا کلام پڑھتے ہیں تو ان پر کوئ اثر نہیں ہوتا اک کام کرو کسی دوسرے مزہب کے پیروکار سے اپنا علاج کرواؤ۔۔۔۔۔دیکھنا یہ بھاگ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ عورت یہ کہ کر رکی نہیں بلکہ فوراً ہی چلی گئ۔۔۔۔۔عرشیہ اس عورت کو حیرت سے دیکھ ہی رہی تھی کہ اس کے پاس بیٹھی بچی بھی غائب ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو زیتون کے تیل پر سورۃ البقرہ پڑھ کر دم کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔یہ مجھے ایسے کیوں کہ کر گئ ہیں۔۔۔۔۔۔۔اس نے حیرت سے کچھ سوچتے ہوئے کہا تبھی اس کی آنکھ جھٹکے سے کھلی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عرشیہ ٹھیک ہو تم۔۔۔۔۔۔اس کے جاگتے ہی روحان نے اک دم اس کی جانب بڑھ کر کہا کوثر شاہ بھی اب عرشیہ کو ہی دیکھ رہی تھیں لیکن ان کی آنکھوں میں زرا بھی ہمدردی نہیں تھی۔۔۔۔۔

یااللہ کسی کی بیمار بچی کو ہم نے اپنے گھر میں جگہ دی عزت دی اس کا کتنا خیال رکھتے ہیں یااللہ میری بیٹی کا گھر بھی سلامت رکھنا۔۔۔۔۔۔اس کی شادی شدہ زندگی پر کوئی آنچ نہ آنے دینا۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگیں۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ یہ بات بھول گئی تھیں کہ اللہ پاک ہر دعا کو قبول نہیں کرتا انہیں جو دعا صحیح لگ رہی تھی وہ دعا انکی بیٹی کے لیئے عزاب سے کم نہیں تھی لیکن بیٹی سے بڑھ کر جب بیٹی کا گھر ہو جاتا ہے تو اناؤں کے ہاتھوں کئی بیٹیاں یا تو خدمر جاتی ہیں یا پھر مار دی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ عرشیہ بالکل فریش اٹھی تھی جیسے گہری نیند لیکر اٹھی ہو اس کے چہرے پر ڈر اور خوف کے کوئی آثار بھی نمایاں نہیں تھے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم بیہوش کیوں ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔روحان نے گلاس میں پانی بھر کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا

اس نے پانی کا گلاس روحان کے ہاتھ سے لیا اور پانی پی نے لگی آہستہ آہستہ اسے اپنا پورا خواب یاد آنے لگا پھر اسے وہ بھی یاد آیا جو بیہوش ہونے سے پہلے اس کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔روحان یہاں سے چلیں۔۔۔۔۔مجھے دوا کھانی ہے۔۔۔۔۔۔

عرشیہ نے اک دم گلاس رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا

ارے میں لے آتا ہوں دوا۔۔۔۔۔روحان اسے روکنے لگا۔۔۔۔۔

لے جاؤنا اسے اگر کمرے میں جانا چاہتی ہے تو۔۔۔۔۔کوثر شاہ بیزاری سے ان دونوں کو دیکھ کر بولیں

اچھا چلو۔۔۔۔۔کوثر شاہ کی بات سن کر اس نے بنا کوئی جواب دیئے عرشیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر لے آیا

روحان۔۔۔۔تایاجان کے کمرے میں چلیں۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے کمرے سے نکلتے ہی کہا

ابھی نہیں۔۔۔۔۔بعد میں۔۔۔۔۔۔روحان نے گھر کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا

نہیں مجھے انہیں کچھ بتانا ہے ابھی چلیں۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ جو کہ آنیہ والی بات سے بالکل بے خبر تھی بضد ہو کر بولی

اچھا چلو۔۔۔۔۔۔کیا کام ہے تمھیں ان سے۔۔۔۔۔۔۔روحان نے اس کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے کہا

آپ چلیں پہلے۔۔۔۔۔۔اس نے اپنے قدم تیز کرتے ہوئے کہا

دروازے پر ناک کرتے ہی جعفر شاہ نے اندر آنے کا کہا تو وہ دونوں اندر چلے گئے۔۔۔۔اندر جعفر شاہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔ان کی

آواز میں الگ ہی سکون تھا ان کا پورا کمرہ اس قدر کشادہ اور پر سکون تھا کہ ان دونوں کو بھی وہ سکون اپنے اندر اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو بچو۔۔۔۔ کیسی طبیعت ہے بیٹا اب تمھاری۔۔ جعفر شاہ نے تلاوت ختم کر کے قرآن پاک رکھتے ہوئے کہا

میں ٹھیک ہوں تایا جان۔۔۔۔۔ وہ آئی تھی میرے پاس۔۔۔۔۔ میں نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھی بھی لیکن وہ نہیں گئی اور پھر میں ڈر گئی۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ نے روہانسی ہوتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔۔ اتنے سالوں کا ڈرا اک دم نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔ تم نے اس کا سامنا کیا یہی کافی ہے تم نہیں جانتیں تم نے اسے شکست دی ہے۔۔۔۔۔ اب وہ تمھیں ہو سکتا ہے اور زیادہ ڈرائے تمھیں واپس اپنے قابو میں کرنے کے کی ئے اپنی پوری طاقت لگائے۔۔۔۔۔۔ بس بیٹا تم جتنا ہو سکے اتنی ہمت سے اس کا سامنا کرنا اللہ نے چاہا تو تم ہی اس پر غالب رہو گی۔۔۔۔۔۔۔ تم کوشش کرو اس سے دور

رہو۔۔۔۔۔۔فی الحال تمھیں اسے خد سے دور رکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ کچھ کچھ پریشان ہوتے کہ رہے تھے

وہ کیسے۔۔۔۔۔۔وہ تو اسے خواب تک میں آکر ڈرا جاتی ہے۔۔۔۔۔روحان نے سوال پوچھا

یہ جو جنات ہوتے ہیں نا بیٹا۔۔۔۔۔کچھ چیزوں سے ڈرتے ہیں یا یہ کہ لو انہیں یہ چیزیں پسند نہیں۔۔۔۔۔یہ ان سے دور بھاگتے ہیں۔۔۔۔۔اک تو مومن بندہ۔۔۔۔۔۔دوسرا سورۃ البقرہ کی تلاوت۔۔۔۔کہتے ہی جس گھر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت ہوتی ہے وہاں سے شیاطین چلاتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں یہ سورۃ ان پر اس طرح قہر بن کر گزرتی ہے۔۔۔۔۔تیسرا لوبان جو کہ ہوا معتر کرتی ہے۔۔۔۔چوتھا کلونجی جو کہ انسان کے لیۓ شفاء ہے۔۔۔۔پانچواں زیتون کا تیل۔۔۔۔۔زیتون کے تیل کا نام سنتے ہی عرشیہ اک دم چونکی وہ اپنا خواب ہی تو بتانے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ جعفر شاہ عرشیہ کو دیکھ کر اک پل کے لیئے چپ ہوئے اور پھر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس سے پوچھنے لگے

میں نے ابھی اک خواب دیکھا۔۔۔۔۔ عرشیہ نے آہستہ آہستہ اپنا پورا خواب جعفر شاہ کو بتایا۔۔۔۔۔۔ روحان بس کبھی پریشان ہوتے جعفر شاہ کو دیکھتا کبھی عرشیہ کو اس کے دماغ میں الگ آنیہ کی فکر مسلسل سوار تھی ادھر عرشیہ الگ الجھنوں میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

بیٹا جہاں تک میں سمجھا ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ بچی کوئی اور نہیں وہی تھی جو کہ تمھارے بچپن کا روپ لیکر تمھارے پاس آئی تھی جو کہ تمھارے دل میں وسوسے ڈال رہی تھی کیونکہ شاید تمھیں اپنا بچپن بہت عزیز ہے۔۔۔۔۔ اور پھر وہ تمھیں دور کسی خطرے سے ڈرا کر آنے والے کل سے بھی خوفزدہ کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اور جو بات وہ عورت تمھیں کہہ کر گئی وہ تو سیدھا سیدھا شیطان کی چال تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ کا کلام چاہے وہ مانیں نا مانیں وہ حق ہے۔۔۔۔ وہ ہماری

حفاظت کرنے ہمیں سیدھا رستہ دکھانے کے لیئے کافی ہے۔۔۔۔۔۔اللہ کا کلام تھوڑی انہیں ہم سے دو کرتا ہے تمھیں کیا لگتا ہے آیات ان کے کانوں پر تیر بن کر لگتی ہوں گی۔۔۔۔۔۔ نہیں بیٹا وہ ہمارا ایمان توڑنا چاہتے ہیں ہمیں دوزخ میں داخل کروانا چاہتے ہیں لیکن جب ہم اللہ کا کلام پڑھتے ہیں اور اس کو اپنے رب کا فرمان مان کر اس کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ناکام ہو جاتے ہیں اور وہی ناکامی ان کے بھاگنے کا سبب بنتی ہے کیونکہ ان میں جو بھی طاقت ہے وہ ان کی برائی اور ہمارے کم ایمان کی وجہ سے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر ہم کسی اور مزاہب کے لوگوں سے مدد لیتے ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہم نے غیر اللہ سے مدد طلب کی۔۔۔۔۔۔۔اور غیر اللہ سے مدد مانگنے کا مطلب ہے سیدھا سیدھا شرک۔۔۔۔۔۔اور مشرک کہاں جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے عرشیہ سے سوال کیا

جہنم میں۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے سوکھے لبوں کو زرا سی حرکت دیکر کہا

بالکل اور شیاطین یہی تو چاہتے ہیں کہ ہم اللہ سے غافل ہو جائیں اور ان کی طرح اللہ کے نافرمانوں میں شامل ہو جائیں۔۔۔۔۔ہاں لیکن زیتون اور سورۃ البقرہ والی بات جو تم نے خد کہی ہے خواب میں وہ شاید تمھارا ہتھیار ہے جو اللہ نے تمھیں خواب میں بتایا ہے بس اب تم اسے اپنالو۔۔۔۔۔۔۔میں یہی تو تمھیں کہنا چاہ رہا تھا کہ زیتون کے تیل پر سورۃ البقرہ کی تلاوت کرو اور اس تیل کو اپنے پورے جسم پر لگاؤ دیکھنا وہ تمھارے قریب نہیں آپائے گی اور پھر آہستہ آہستہ تم سے بالکل دور چلی جائے گی۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت اچھے سے اسے اس کے ہر سوال کا جواب دے دیا تھا اور اب وہ اور روحان بالکل مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کا وقت تھا تقریباً سب ہی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ہر اک کے چہرے پر سنجیدگی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔سوائے اک چہرے کے جو کہ بالکل مطمئن اور پر سکون بیٹھا باری باری سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آنیہ کہاں ہے۔۔۔۔سکندر نے گلا کھنگھارتے ہوئے کہا

آ رہی ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت پیار سے اس کی جانب بڑھ کر بولیں۔۔۔۔ان کا تو بس ہی نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر جاتیں لیکن ظفر شاہ کے سختی سے منع کرنے پر وہ رکی ہوئی تھیں ورنہ ان کا دل تو چاہ رہا تھا کہ پوری دعوت کا انتظام کریں

پہلے تم بتاؤ کیا ہوا ہے تمھارے اور آنیہ کے بیچ۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے سخت انداز میں کہا

میاں بیوی کے بیچ کیا ہوا ہے یہ جاننے کے لیئے آپ سب یہاں اکھٹے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔یہ ہمارا آپسی مسئلہ ہے ہم خود دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔۔۔سکندر کے چہرے سے یہ کہتے ہوئے سارے رنگ اڑ گئے تھے بالکل سفاک چہرہ لیئے وہ ظفر شاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہ رہا تھا

آپسی مسئلے کورٹوں تک نہیں جاتے۔۔۔۔اگر یہ آپسی مسئلے حل نہ ہوئے تو طلاق کے پرچے ان آپسی مسئلوں کو آپسی نہیں رہنے دیں گے۔۔۔۔۔ ظفر شاہ اسی کے انداز میں بولے

کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ سکندر کی مٹھیاں غصے سے بھینچ گئیں۔۔۔۔

آنیہ تم سے طلاق لینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر کہا چہرہ اس کا بھی بالکل ہر تاثر سے پاک تھا۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔ سکندر خد کو حد درجے پر سکون کرتے ہوئے بولا

ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ آنیہ بھی فرقان شاہ کے ساتھ ان کے کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔آنیہ کی آنکھیں رونے کی وجہ سے بالکل لال ہو رہی تھیں صاف ظاہر تھا کہ وہ بہت دیر سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔اچھا میں آپ سب کو سب کچھ سچ سچ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔ سکندر نے ہتھیار ڈال دینے کے انداز میں کہا

دراصل مجھ سے کچھ غلطیاں ہو گئیں اور میں نے آنیہ کو ناراض کر دیا۔۔۔۔۔مجھے لگا تھا میں اسے منالوں گا لیکن مجھے موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔آپ سب تو جانتے ہی ہیں کہ ہماری شادی کس طرح ہوئی تھی اور پھر شادی کے فوراً بعد ہی مجھے اور امی کو امریکہ جانا پڑا۔۔۔۔۔۔۔شادی کے شروع شروع میں تو ہم نے ایک دوسرے کو سمجھنے کی بہت کوشش کی لیکن کلچر کا فرق رہن سہن کا فرق پسند ناپسند کا فرق ہمیشہ ہم دونوں کے بیچ آجایا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں بھی اک مرد ہوں پھر شادی شدہ بھی ہوں۔۔۔۔۔میں آنیہ سے اس کا وقت توجہ مانگتا تھا لیکن وہ ہمیشہ مجھ سے اس طرح بات کرتی تھی جیسے زبردستی کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔یا بس رونے والی ہو۔۔۔۔۔سکندر نے بالکل معصوم سی صورت بنا کر اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔زونین جو کہ اس کی بات کو سچ سمجھ رہا تھا

شرمندہ ہوتے چہرہ بالکل جھکا گیا۔۔۔۔۔۔جبکہ آنیہ حیرت سے اس بندے کی دیدہ دلیری دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کلچر کا فرق رہن سہن کا فرق کبھی کسی لڑکی کو طلاق لینے پر مجبور نہیں کرتا ۔۔۔۔۔ہمیں سب سچ بتاؤ۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی رعبدار آواز میں کہا تو حریم اور پریشے کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ۔۔۔۔۔وہ یہی تو چاہتی تھیں کہ کوئ سکندر کو صحیح سے زلیل کر کے گھر سے نکال دے۔۔۔۔۔۔

یقین کریں میں نے بہت کوشش کی۔۔۔۔۔پھر کچھ عرصے پہلے کی بات ہے مجھ سے اک غلطی ہو گئ۔۔۔۔۔سکندر نے یہ کہتے ہوئے اپنے چہرے پر پشیمانی سجالی جیسے وہ نا جانے کتنا شرمندہ ہو۔۔۔۔

کیسی غلطی۔۔۔۔۔۔۔روحان نے سنجیدگی سے پوچھا

میں اک لڑکی سے ملا اور اس سے میری دوستی ہو گئ۔۔۔۔۔۔سکندر نے اٹکتے اٹکتے کہا جیسے نا جانے کتنی مشکل سے کہ رہا ہو۔۔۔۔

سکندر کی بات سنتے ہی سب کے چہرے پر اک دم تناؤ بڑھ گیا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میں غلط تھا اپنی غلطی کا احساس مجھے جیسے ہی ہوا میں نے آنیہ کو سب بتا دیا۔۔۔۔۔۔اور آنیہ نے بھی مجھے معاف کر دیا۔۔۔۔۔۔اور پھر اک دن میرے کچھ دوستوں نے میرے جوس میں کچھ ملا دیا اور نا جانے کیوں میں نے آنیہ کو فون کر کے نا جانے کیا کیا کہ دیا جو کہ مجھے یاد تک نہیں۔۔۔۔۔۔بعد میں میں نے بہت بار معافی مانگی۔۔۔۔۔۔سب ٹھیک کرنا چاہا۔۔۔۔لیکن وہ میری بات مانتی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔اک اور موقع بس اک اور موقع چاہتا ہوں اس بار میں اسے اپنے ساتھ لیکر جانے کے لیئے آیا ہوں اور اسی وجہ سے میں امریکہ نہیں گیا اب پیپر ورک تھوڑا تو وقت لیتا ہی ہے۔۔۔۔۔اسی وجہ سے میں پاکستان میں رکا ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں یہ میرے ساتھ رہے تا کہ ہمارے بیچ کی تمام غلط فہمیاں ختم ہو جائیں اور شیطان کو بھی کوئی موقع نہ ملے ہمارے بیچ دڑاڑ ڈالنے

www.novelsclubb.com

کا۔۔۔سکندر نے بڑی چالاکی سے ساری بات تسلیم بھی کر لی تھی اور سب کی نظر میں اپنے لیئے ہمدردی بھی بھر دی تھی

کیا یہی بات ہے بیٹا۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے آنیہ سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

کوثر شاہ کے چہرے پر سکندر کی بات سن کر جہاں مسکراہٹ بکھر گئی تھی وہیں آنیہ چپ چاپ سکندر کو بس دیکھے جا رہی تھی اس شخص نے کہانی کو اس قدر مڑوڑ دیا تھا کہ آنیہ سوچ میں پڑ گئی تھی کہ آخر کیا کہے اور اپنی بات کیسے رکھے۔۔۔۔پہلے ہی اس کا پلڑا ہلکا تھا اوپر سے سکندر کی امریکہ لیجانے والی بات نے اسے اور کمزور کر دیا تھا۔۔۔اب اگر وہ یہ بولتی کہ اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی ہے تو کوئی آنیہ کی کہانی پر یقین نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔وہ یہ بولتی کہ سکندر نے پہلے آنیہ کو چھوڑا تھا تو اس کے جواب بھی سب کے پاس تھا کہ وہ تو اس بات کے لیئے شرمندہ ہے ۔۔۔۔۔۔

اپنوں کے بیچ وہ معصوم لڑکی خد کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہاں سب اس کے اپنے تھے باپ تھا بھائی تھا۔۔۔۔شوہر تھا۔۔۔۔۔۔دادا اماں بہنیں۔۔۔۔۔سب موجود تھے لیکن پھر بھی وہ خد کو تنہا محسوس کر رہی تھی آزاد ہو کر بھی قید تھی۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔جو بھی اس نے کہا وہ سب سچ ہے۔۔۔۔۔۔لیکن ادھورا سچ ہے۔۔۔نامکمل ہے۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنے بابا کی جانب پورے مان سے دیکھتے ہوئے کہا وہ شرمندہ تو ہے۔۔۔۔۔۔اور اپنے ساتھ لیکر بھی جانا چاہتا ہے اک موقع نہیں دے سکتیں کیا تم اسے۔۔۔۔کیا پتہ جو تمھارا مکمل سچ ہے وہ اسے بدلنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔خد کو سدھارنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔اتنا بھی پتھر دل نہیں بنتے بیٹا ۔۔۔۔۔۔رشتوں کو اک موقع تو دیتے ہی ہیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ممتا سے بھرے لہجے میں کہا

کیسا رشتہ کون سا رشتہ۔۔۔۔۔۔قید ہو نا رشتہ نہیں کہلاتا۔۔۔۔رشتے نبھانے سے بنتے ہیں کسی کو اپنی مٹھی میں بند کرنے سے نہیں۔۔۔۔۔۔اس انسان نے مجھے کبھی اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول نہیں کیا۔۔۔۔۔بلکہ ہمیشہ اک چیز سمجھا ہے۔۔۔۔۔۔محبت اور ساتھ دینا تو بہت دور کی بات ہے اس شخص نے مجھے عزت تک نا دی۔۔۔۔۔۔رشتوں کو موقع تب دیا جاتا ہے جب ان کو نبھانے کی چاہت ہو۔۔۔۔۔مردہ پودوں میں پانی ڈالنے سے پودے دوبارہ نہیں جی جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔میں اس شخص کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔۔آنیہ نے بنا ڈرے کہا

www.novelsclubb.com

میں تم سے کہ تو رہا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔اور میں اس غلطی پر شرمندہ بھی ہوں۔۔۔۔۔اک بار بس اک بار مجھے موقع دے دو میں تمھیں اپنی سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔تمھیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔میرے نہیں تو اپنے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔۔کیا کرو گی تم یوں

مجھ سے ناراض ہو کر یوں منہ موڑ کر۔۔۔۔ ساری زندگی اکیلے گزارو گی کیا۔۔۔۔۔۔ تنہا زندگی گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے ہر کسی کو کسی نا کسی کے ساتھ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے مجھے تمھارے ساتھ کی ضرورت ہے اسی طرح تمھیں بھی میرے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔ دیکھو میں سب کے سامنے معافی مانگ رہا ہوں مجھے معاف کر دو اور میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔ اگر پھر کبھی میں تم سے غلط سلوک کروں تو بے شک اک پل نا لگانا مجھے چھوڑنے میں بس اک بار مجھے موقع دے دو۔۔۔۔۔۔ سکندر نہایت غمگیں انداز میں بولا

بیٹا اک موقع تو ہر انسان کا حق ہے۔۔۔۔ اگر وہ سدھرنا چاہتا ہے تو تمھیں بھی اسے اک موقع دینا چاہیئے۔۔۔۔ میں جانتی ہوں جو بھی اس نے کیا وہ غلط تھا تمھارا دل دکھا ہو گا۔۔۔۔۔ لیکن اب وہ سب ماضی کا حصہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اور سکندر اس پر شرمندہ ہے۔۔۔۔۔ اور پھر جب تم دونوں ساتھ رہو گے تو ساری غلط فہمیاں بھی دور ہو جائیں گی۔۔۔۔ اللہ نے چاہا تو۔۔۔۔۔ اگر تم ابھی بھی اپنی ضد پر

www.novelsclubb.com

قائم رہتی ہو تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے ناراض ہو جائے کیونکہ اللہ کو وہ عورتیں بالکل پسند نہیں جو بلاوجہ طلاق لیتی ہیں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت پیار سے آنیہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولیں۔۔۔۔۔۔

تمھاری امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔تم اک بار اس بارے میں سوچو ضرور بیٹا۔۔۔۔۔ایسا نہ ہو تمھارا اک غلط فیصلے سے تمھاری دنیا بھی مشکل ہو جائے اور آخرت بھی۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے بھی کوثر شاہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔باقی سب بھی خاموش کھڑے ان سب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔سکندر نے بات ہی اس طرح کی تھی کہ سب کے دل میں اس کے لیئے ہمدردی پیدا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔اب کوئی کیوں چاہے گا کہ گھر کی لڑکی کو طلاق ہو۔۔۔۔یہ تو مجبوری کے فیصلے ہوتے ہیں جب کوئی راہ نہیں دکھتی تو لوگ اس کی جانب بڑھتے ہیں ۔۔۔۔۔اور سکندر نے بڑی چالاکی سے ساری وجوہات ختم کر دی

www.novelsclubb.com

تھیں۔۔۔۔اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ تو وہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔لیکن آنیہ کا دل و دماغ ضرور کشمکش میں پھنس گیا تھا۔۔۔۔۔

پلیز مجھے اک موقع دے دو۔۔۔۔۔اگر میں تمھارے حقوق میں زرا بھی کمی کروں تو بے شک مجھے چھوڑ دینا۔۔۔۔میں پھر تمھیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن ایسے مجھے مت چھوڑو۔۔۔۔۔سکندر نے آنیہ کے آگے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

نہیں نہیں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے فوراً ہی سکندر کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔باقی سب بھی اک دم حرکت میں آئے تھے جیسے اسے روکنا چاہتے ہوں۔۔۔۔۔آنیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اپنا مقدمہ گھر کی عدالت میں ہار گئی ہے ۔۔۔۔۔افسوس کا اک آنسو اس کی آنکھ سے بہا اور اس نے سب کو دیکھتے ہوئے بے دردی سے اس آنسو کو گال پر ہی روک دیا۔۔۔۔۔۔اب نصیب میں جو بھی تھا اسے قبول تھا۔۔۔۔کم سے کم اس نے کوشش تو کی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔بس آخری بار۔۔۔۔آنیہ نے بنا تاثر دیئے کہا

سب کے چہروں پر اک دم خوشی امڈ آئی۔۔۔۔سوائے حریم کے کیونکہ وہ آنیہ کے دکھ سے واقف تھی اس نے اسے تڑپتے ہوئے دیکھا تھا لیکن باقی سب کی بھی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی سکندر نے چال ہی ایسے چلی تھی کہ سب کو اسے اک موقع دینا ہی پڑا۔۔۔۔۔۔

زونین کا دل گھبراہٹ کا شکار ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔وہ خوش نہیں تھا حالانکہ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ آنیہ کا گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔۔۔۔۔لیکن پتہ نہیں کیوں اسے یہ سب بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔خد پر کنٹرول کرتا وہ آہستہ آہستہ سے بنا کسی کی نظر میں آئے گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر شاہ نے اسے گھر سے جاتے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔وہ خوش تھیں ان کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں یہ سب تمھاری وجہ سے ہی ہو رہا ہے ورنہ میری بیٹی ایسی بات خد سے کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔یہ تم ہی ہو جو اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہے

ہو۔۔۔۔۔لیکن جب تک کوثر شاہ زندہ ہے میں تمھیں تمھاری کسی چال میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی میری بیٹی کی زندگی کو تم نے کھیل سمجھ لیا ہے نا کہ اپنے مطلب سے اسے استعمال کروگے۔۔۔۔۔دیکھ لو جیت آخر کس کی ہوئ ۔۔۔۔۔اللہ بھی ان کا ساتھ دیتا ہے جو حق پر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔جو اوروں کی زندگی برباد کرنا چاہتے ہیں اپنے مفاد کے لیئے اللہ ان کا کبھی ساتھ نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ دل ہی دل میں زونین کو دیکھ کر کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ضد انا، غرور اور تکبر نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی۔۔۔۔۔۔ناتو وہ یہ پٹی اتارنا چاہتی تھیں نا ہی حقیقت کو دیکھنا چاہتی تھیں بس اپنی سوچ کے مطابق خد بھی چل رہی تھیں اور چاہ رہی تھیں کہ دنیا بھی ویسے ہی چلے۔۔۔۔۔

یا اللہ میں کیوں ایسا محسوس کر رہا ہوں میں تو جانتا تھا وہ میری نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ میں نے تو اس کا خیال بھی اپنے زہن سے نکال دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔پھر کیوں مجھے آج اتنا دکھ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین گھر سے باہر نکلتے ہی شکستہ لہجے میں زیر لب بولا

www.novelsclubb.com

زونین کے گھر سے باہر نکلتے ہی وہ جنگل سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔زونین افسردہ تھا اس نے دور سے ہی زونین کی اداسی محسوس کرلی تھی۔۔۔۔۔آج بہت دنوں بعد اسے اپنی طاقت دکھانے کا موقع دوبارہ ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے زونین کی جناب بڑھی

میرا دل اسے کھونے سے نہیں ڈر رہا میرے رب۔۔۔۔۔۔ناجانے یہ کیا ہے میرا دل جو محسوس کر رہا ہے اس کی حقیقت تو صرف آپ ہی جانتے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔ناجانے کیوں میرا دل کہ رہا ہے یہ سب ہونے سے روک دوں بغاوت کروں چیخوں چلاؤں لیکن اسے سکندر کے ساتھ ناجانے دوں۔۔۔۔۔۔۔میرا دل کہ رہا ہے کچھ بہت برا ہونے والا ہے لیکن کیا پتہ یہ میرے دل کا وہم ہو۔۔۔۔۔۔ شاید یہ میری محبت ہو جو کہ اس وقت خدغرض ہو رہی ہو۔۔۔۔۔۔لیکن نہیں مجھے آنیہ کے لیئے اس کے بہتر کل کے لیئے خاموش رہنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے منہ سے نکلا اک لفظ اس کی زندگی دشوار بنا دیگا۔۔۔۔۔۔نہیں مجھے خد کو

www.novelsclubb.com

سنبھالنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔مومن مشکل میں گھبراتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔زونین کے کانوں میں اپنی امی کا کہا جانے والا جملہ زور زور سے گونجنے لگا۔۔۔۔۔۔۔یہ جملہ اس کی امی اکثر و بیشتر بولتی تھیں۔۔۔۔ان تینوں نے اپنی امی کو کبھی مشکلات میں گھبراتا ہوا نہیں پایا تھا اور اب اس کی باری تھی اپنی مشکل کا ڈٹ کر سامنے کرنے کی۔۔۔۔۔۔

مومن مشکل میں صبر سے کام لیتے ہیں۔۔۔۔اس کی امی کی آواز اس طرح گونج رہی تھی جیسے وہ اس کے ساتھ کھڑی ہوں۔۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔۔ازیت پر صبر اس کے بے چین دل کو سکون دے رہا تھا وہ یہ سکون اپنے اندر تک محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

یااللہ مجھے ہمت دے۔۔۔۔۔۔۔۔یااللہ میں تیرا بندہ تو مجھے اپنی رضا میں راضی کر دے۔۔۔۔۔۔زونین آنکھیں بند کیے اللہ سے مخاطب تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جو اس پر حملہ کرنے کی نیت سے اس کے پاس آ رہی تھی اس کو اس طرح دیکھ کر

www.novelsclubb.com

واپس چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔زونین اپنے اللہ سے ہمکلام تھا اپنے رب سے مدد طلب کر رہا تھا اور جب مومن بندہ اپنے دکھ سکھ میں اپنے رب کو پکارتا ہے تو اس کا رب اپنی تمام تر توجہ اپنے اس بندے کی جانب مرکوز کر لیتا ہے بس بات ہوتی ہے ایمان کی۔۔۔۔۔۔۔رب اور بندے کے بیچ ایسے حالات میں نا تو شیطان خد آسکتا ہے نا ہی اس کے چیلے شیاطین۔۔۔۔۔۔

بابا آپ بتائیں رخصتی کے لیئے کونسا دن مقرر کریں۔۔۔۔کیونکہ اب جب نکاح ہو گیا ہے تو پھر ہماری بہو جلد سے جلد اس گھر میں آجانی چاہیئے۔۔۔۔۔۔اویس شاہ خوشی خوشی فرحان شاہ سے کہ رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔۔۔۔۔۔میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔کل جا کر ظفر سے بات کر آؤ۔۔۔ وہ جیسا کہے ویسا ہی کر لینا۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے نارمل سے انداز میں کہا

ظفر سے کیوں بات کروں حریم کا باپ اب آ چکا ہے۔۔۔۔۔میں جعفر بھائی سے بات کروں گا کل جا کر۔۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے فوراً ہی کہا۔۔۔۔۔انہیں فرحان شاہ کا جعفر شاہ کو نظر انداز کرنا بالکل پسند نہیں آیا تھا

بچپن سے آج تک ظفر نے اس بچی کو پالا ہے اس کا خیال رکھا ہے اس کے باپ کو آئے ابھی جمعہ جمعہ چار دن نہیں ہوئے۔۔۔۔۔۔اور ویسے بھی نا جانے اس کا کیا ارادہ ہے۔۔۔۔۔گھر کے کسی معاملے میں تو آگے بڑھتا نہیں ہے بیٹی دو دن غائب رہی مجال ہے جو اس کے چہرے پر میں نے فکر پریشانی دیکھی ہو۔۔۔۔۔۔۔البتہ ظفر کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ اسے کتنا دکھ ہے۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ سخت انداز میں کہ رہے تھے

بابا ابھی تو وہ آئے ہیں آپ کیا چاہتے ہیں سب کے ساتھ گھل مل جائیں۔۔۔۔۔۔ان کے سامنے جو بچے گود میں تھے اب جوان ہو گئے جو جوان تھے وہ بوڑھے ہو گئے کئی لوگ دنیا سے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔وہ کریں بھی تو کیا اک باران کی

www.novelsclubb.com

جگہ خد کو رکھ کر دیکھیں۔۔۔۔۔اگر ہم ان کا ساتھ نہیں دیں گے تو بتائیں کون دے گا۔۔۔آپ بھی نا کبھی کبھی بچوں جیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اور رہی بات پریشان ہونے کی تو کیا آپ نہیں جانتے انہیں۔۔۔وہ کب پریشان ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ان کا اپنے اللہ پر ایمان اتنا مضبوط ہے کہ وہ کسی غم پریشانی کو اپنے ارد گرد بھی بھٹکنے نہیں دیتے۔۔۔۔اور یہی تو سچے مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔۔۔۔اویس شاہ بہت تحمل سے فرحان شاہ کو سمجھا رہے تھے۔۔۔لیکن وہ فرحان شاہ ہی کیا جو کسی کی بات سکون سے سن کر مان لیں ابھی اویس شاہ کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی اور وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔۔کیسے سمجھاؤں میں آپکو بابا۔۔۔۔اویس شاہ نے کمرے سے باہر جاتے فرحان شاہ کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سکندر۔۔۔۔۔یہ سب ہونے کا مطلب بالکل بھی یہ نہیں ہے کہ تم نے جو غلطیاں بلکہ میں کہوں گا جو گناہ ماضی میں کی ئے ہیں ان کے لی ئے تمھیں ہم نے

www.novelsclubb.com

معاف کر دیا ہے۔۔۔۔۔یہ بالکل مت سمجھنا کہ جس طرح ہم پہلے غافل رہے ہیں آئندہ بھی اسی طرح غافل رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔تم اگر اتنا بتا رہے ہو تو حقیقت میں نا جانے کیا ہوا ہو گا کیونکہ سچائی ہر کوئی تیس فیصد ہی بتاتا ہے باقی کا ستر فیصد ہر کوئی اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔مجھے خد پر افسوس ہے کہ میں اپنی بہن کا خیال نا رکھ سکا اس کے دکھ نہ جان سکا۔۔۔۔۔لیکن اگر اب تم نے اسے دکھ پہنچانے کی کوشش کی تو میں اس کے اک اک آنسو کا بدلہ تم سے خد لوں گا۔۔۔۔۔۔اگر تم اسے خوش رکھتے ہو اس کا خیال رکھتے ہو تو یقین جانو میں روحان شاہ حلفاً کہتا ہوں کہ تم نے مجھے اپنا اسیر کر لیا تمھیں جب میری ضرورت ہو گی تم مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گے۔۔۔۔۔۔روحان سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے کہ رہا تھا۔۔۔۔

روحان کی باتیں سن کر آنیہ نے اپنی گردن نیچے جھکا لی اس کا دل درد سے پھٹ رہا تھا بازی یوں پلٹ جائے گی اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

تم کیسے سوچ سکتے ہو کہ اک بیوی خیانت برداشت کرے۔۔۔۔۔وہ تو پھر بھی چپ رہی تم نے اس کے اوپر اک دوسری غیر لڑکی کو ترجیح دی اس کو اول فول کہا اور اب تم چاہتے ہو وہ تمھیں معاف کر دے۔۔۔۔۔مجھے تو حیرت ہے وہ اتنے عرصے چپ کیسے رہ لی کوئی اور ہوتا تو کبھی برداشت نا کرتا۔۔۔۔۔۔میں نہیں مانتا کہ کسی نے تمھیں کچھ پلا دیا اور تم نے انجانے میں فون کیا۔۔۔۔۔نہیں دراصل تم نے نشہ کیا تھا حرام مشروب کو اپنے گلے سے اتارا اور پھر جو تمھارے دل میں تھا تم نے وہ سب کہا۔۔۔۔۔اپنے اندر کا غبار نکالا اور اب تم چاہتے ہو وہ یہ سب بھول جائے۔۔۔۔۔۔مجھے اس لڑکی کی ہمت پر ناز ہے فخر ہے لیکن مجھے ساتھ ہی ساتھ افسوس بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے اب تم اکیلا مت سمجھنا۔۔۔۔۔۔زاویار بھی آگے بڑھ کر بولا۔۔۔۔۔۔سکندر بالکل خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

آپ لوگ بے فکر رہیں آئندہ میں آپ لوگوں کو کوئی موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے اپنی تمام تر مکاری کو چھپاتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہا

چلو اب یہ سب بند کرو۔۔۔۔۔۔بیٹا سکندر آؤ۔۔۔۔۔۔کچھ کھا پی لو۔۔۔۔۔۔ بس اب یہ کچھری بند کرو۔۔۔۔۔ کوثر شاہ ماحول میں تناؤ محسوس کرتی آگے بڑھ کر بات کو رفع دفع کرنے لگیں۔۔۔۔ کوثر شاہ کے آتے ہی زاویار اور روحان دونوں ہی پیچھے ہٹ گئے۔۔۔۔۔

نہیں خالہ جان۔۔۔۔۔۔ میں تھک گیا ہوں اب اپارٹمنٹ جاؤں گا آپ لوگ اجازت دیں تو آنیہ کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے آنیہ کی جانب بہت پیار سے دیکھ کر کہا

ہاں ہاں لے جاؤ۔۔۔۔۔ کوثر شاہ خوشی سے چہک کر بولیں

یہ سنتے ہی آنیہ کا دل اک دم ڈوبنے لگا۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں وہ اس شخص کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی وہ یہ سب ہر گز نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی نہیں صبح چلے جانا۔۔۔ابھی تو آنیہ نے کوئی تیاری بھی نہیں کی ایسے کیسے جاسکتی ہے۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے آنیہ کے چہرے پر طاری ہوئی گھبراہٹ دیکھ کر کہا

نہیں پیکنگ وغیرہ کی ضرورت نہیں میں نے آنیہ کے لیئے شاپنگ کی ہے مجھے موقع دیں میں اپنی ناراض بیوی کو اپنے انداز میں منانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت خوبصورت جوان مرد تھا۔۔۔اور چہرے کی خوبصورتی اکثر دل و دماغ کی بدصورتی پر غالب آہی جاتی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمھاری مرضی لیجاؤ اسے۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے بنا آنیہ کی رضامندی پوچھے سکندر کو اجازت دے دی۔۔۔۔۔

آنیہ نے بے بسی سے حریم کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

لیکن چاچو۔۔۔۔۔۔ حریم نے ہمت کر کے آگے بڑھ کر کچھ بولنا چاہا۔۔۔۔۔۔

لیکن کیا بیٹا۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے اک دم اس کی بات کو کاٹا وہ اب کوئ بھی رکاوٹ کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں اسی لیے حریم کو کچھ کہنے سے پہلے ہی روک دیا

وہ میں کہ رہی تھی آنیہ کو کچھ ٹائم دے دیں تیار ہونے کے لیئے۔۔۔۔۔۔ زہنی طور پر۔۔۔۔۔۔ حریم نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کی

بیٹا اتنا وقت کافی تھا چھ ماہ بہت ہوتے ہیں دیکھا نہیں تم نے دور رہنے سے رشتے پر کیسے اثر پڑتا ہے۔۔۔۔۔ اب اک پل نہیں اس کا شوہر اسے لیجانا چاہتا ہے ہم کون ہوتے ہیں اسے روکنے والے۔۔۔۔۔۔ ویسے بھی وہ سکندر کی امانت ہے سکندر جب چاہے جس حال میں چاہے اسے واپس لیجا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ با آواز بلند بولیں تا کہ اور کوئ آگے بڑھ کر مزاہمت نہ کرے

چلو۔۔۔۔۔۔آنیہ نے کوثر شاہ کی بات سن کر اک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور ہمت کر کے سکندر کے پاس آ کر کہا۔۔۔۔۔۔اب ابھی جائے یا کل جانا تو تھا ہی تو ابھی کیوں نہیں۔۔۔۔۔

سکندر نے آنیہ کو دیکھ کر فاتحانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجالی۔۔۔۔۔۔۔۔

بات سنیں اسے اس طرح جانے سے روک لیں پلیز۔۔۔۔۔۔پریشے زاویار کے پاس آ کر سرگوشی کے انداز میں بولی

میرے پاس اس چیز کا اختیار نہیں ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے آنیہ کے زرد پڑے چہرے کی جانب دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

یہ غلط ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے بھی زاویار کے پاس آ کر اپنی ارضی ڈالی

وہ شادی شدہ ہے اک شادی شدہ عورت کو اس کے شوہر کے ساتھ جانے سے میں کس طرح روک سکتا ہوں۔۔۔۔۔جبکہ اس کے ماں باپ بھی راضی ہیں۔۔۔۔۔

تم دونوں سمجھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔۔زاویار نے جواب دیا اور سیدھا حویلی سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔شاید وہ زونین کو ڈھونڈ رہا تھا یا شاید وہ یوں آنیہ کو اس طرح جاتے نہیں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔جو بھی تھا اس کے لیۓ اک پل بھی وہاں رکنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔حریم اور پریشے وہیں کھڑی آنیہ کو دیکھ رہی تھیں جبکہ آنیہ بالکل خاموش نظریں جھکائے سکندر کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ جو کہ آنیہ کے معاملات سے بالکل انجان تھی خاموشی سے تمام معملات کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔روحان نے آنیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے سائڈ میں لیجاتے ہوئے کہا آنیہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلتی چلی گئی۔۔۔۔۔سکندر حالانکہ ظفر شاہ اور کوثر شاہ سے باتوں میں مشغول تھا اس نے آنیہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن ظفر شاہ کی بات مکمل نہیں ہوئ تھی تبھی اپنی اچھی شخصیت کا بھرم رکھنے کے لیۓ کھڑا رہا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی اگر کچھ بھی اوپر نیچے ہو۔۔۔۔۔۔یہ تمھیں آیندہ کے بعد زرا بھی تنگ کرے بلا جھجھک مجھے بتانا۔۔۔۔۔امی اور بابا کو میں دیکھ لوں گا اس شخص کی باتوں پر پتہ نہیں کیوں مجھے یقین نہیں۔۔۔۔۔اگر یہ اس لڑکی سے یا کسی اور لڑکی سے ملے یا تمھیں کچھ بھی اول فول کہے اک دفع مت سوچنا۔۔۔۔۔۔واپس چلی آنا یا پھر مجھے اک بار فون کر دینا رات کا آخری پہر بھی ہو گا تو تمھارا بھائی تمھارے لی ئے گھر سے نکل جائے گا۔۔۔۔۔۔روحان بہت پیار سے اپنی بہن کو سمجھا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔جبکہ آنیہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہ خد نہیں جانا چاہتی تھی وہ چیخنا چاہتی تھی وہ رونا چاہتی تھی لیکن رونے اور ماتم منانے کے لی ئے وجہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور جو وجہ اس معصوم لڑکی کے پاس تھی وہ اس کے ماں باپ کے لی ئے کافی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔سکندر نے اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے آنیہ کے پاس آ کر کہا۔۔۔۔ساتھ ہی اس نے آنیہ کا ہاتھ بھی تھام لیا

سکندر کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہی آنیہ کے پورے جسم میں ازیت کی اک لہر دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

میں بھی کتنی بدنصیب ہوں۔۔۔۔۔شوہر کا پاس آنا اس کا میرا ہاتھ پکڑنا مجھے برا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔کہیں اس سب میں میں ہی غلط تو نہیں۔۔۔۔۔۔کہیں ہمارے رشتے کو بگاڑنے والی میں ہی تو نہیں۔۔۔۔کیا پتہ یہ سب میری ہی غلطی ہو میں ہی شاید اپنی ادھوری محبت کے اثر سے نہیں نکلی۔۔۔۔۔۔شاید مجھے سکندر اسی لئے آج تک نہیں بھایا۔۔۔۔آنیہ اپنے دل میں خد کو ملامت کرنے لگی

بھول گئی ہو اس نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔۔۔۔۔تالی اک ہاتھ سے کبھی نہیں بجتی ہاں تمھاری غلطی تھی تم اپنی محبت کو بھول نہیں پائیں لیکن اس رشتے کو

خراب کرنے میں اس شخص نے بھی کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔آنیہ اپنے دل دماغ کی جنگ میں کسی اک کا ساتھ دینے سے قاصر کھڑی تھی عجیب ہلچل تھی بے چینی تھی دماغ کچھ کہ رہا تھا دل کچھ۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا حریم آنیہ کو اوپر لیجاؤ اس کو سامان سمیٹنے میں زرا مدد کر دو اب تھوڑا بہت تو کچھ لیکر جائے گی نا۔۔۔۔کوثر شاہ نے کہا تو حریم فوراً ہی آنیہ کو لیکر اوپر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔میرا مطلب ہے راضی ہو۔۔۔۔۔حریم نے کمرے میں گھستے ہی کہا

www.novelsclubb.com

مجھے سمجھ نہیں آرہا حریم۔۔۔۔۔۔ابھی صبح میں خلع کے کاغزات جمع کروا کے آئی ہوں اور ابھی دیکھو میں اس کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کہا صاف ظاہر تھا وہ بہت الجھی ہوئی تھی

تومت جاؤ منع کر دو۔۔۔۔۔ حریم نے سامان اس کے بیگ میں ڈالتے ہوئے ہاتھ روک کر کہا

اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔ مجھ میں بغاوت کی ہمت نہیں اور کن وجوہات پر کروں میں بغاوت۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں اک دن یوں ہی مر جاؤں گی۔۔۔۔ کسی کو کچھ فرق نہیں پڑے گا ہاں سب روئیں گے لیکن شاید خدا کے لیئے یا شاید نہیں کیونکہ میں کسی کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے یہ درد کبھی ختم نہیں ہو گا۔۔۔۔ وہ شوہر ہے میرا اسے مجھے سمجھنا چاہیے تھا درد تو پہلے ہی بہت تھے۔۔۔۔ کیا وہ مرہم نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ آنیہ کی آنکھیں خالی تھیں

کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اللہ نا کرے تمھیں کچھ ہو۔۔۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کو ٹوکا

مجھے لگتا ہے یہ درد میری سانس روک دے گا میں اگلا سانس بھی نا لے پاؤں گی۔۔۔۔کیا یہ ہوتی ہے زندگی۔۔۔۔۔کیا ازیت ہی کہ دینا کافی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ اس کا جب دل چاہتا ہے مجھ سے اپنے مزاج کے حساب سے سلوک کرتا ہے اور چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔کیا میں اس کے جزبات کا کوڑا دان ہوں جہاں وہ آکر اپنی تمام تر تھکاوٹ اور غصہ نکالتا ہے اور بس۔۔۔۔۔میرا وجود کیوں اک سوال ہے۔۔۔۔۔ کیا سب کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے حریم۔۔۔۔۔۔۔آنیہ خشک آنکھوں سے حریم کی جانب دیکھ کر کہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں یہ سب کے ساتھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔انشاءاللہ تمھارے ساتھ بھی نہیں ہو گا ۔۔۔۔اللہ نے چاہا تو آگے اب تمھارے ساتھ سب اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے سکندر کو احساس ہو گیا ہو اپنی غلطی کا اب آگے وہ تمھیں خوش رکھے۔۔۔۔۔۔ حریم بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ اس کا دل خود بہت پریشان تھا

www.novelsclubb.com

چلو نیچے چلتے ہیں اور اب ایسی باتیں مت کرنا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے حریم نے آنیہ کا سامان ہاتھ میں اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سکندر کے ہمراہ لال حویلی سے چلی گئ۔۔۔۔کوثر شاہ کے سوا سب کے ہی چہرے پر اک فکر پریشانی صاف ظاہر تھی۔۔۔۔۔۔لیکن اس پریشانی اور فکر کو کوئ بھی اپنی زبان پر نہیں لا رہا تھا۔۔۔۔۔اپنے تمام تر وہم اور وسوسوں کے ساتھ سب ہی اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔زاویار نے حویلی سے باہر آتے ہی زونین کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔۔۔۔مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔زونین نے اپنی آنکھیں زاویار کی جانب سے پھیرتے ہوئے کہا شاید وہ اپنی آنکھوں میں آئ اداسی زاویار کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے کہا

اچھا ہے۔۔۔۔۔اللہ پاک اس کے لی ئے اس کی آگے کی زندگی کو آسان بنائے۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنے پورے دل سے دعا دی

زاویار زونین کی بات سن کر حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔۔اسے لگا تھا زونین اس سے آنیہ کو روکنے کا کہے گا یا پھر سکندر کی برائی کرے گا یا کچھ بھی مزاہمت اپنی جانب سے ضرور کرے گا لیکن زونین نے زاویار کی سوچ کے برعکس جواب دے کر زاویار کو بالکل حیرت میں ڈال دیا تھا

کیا تمھیں دکھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔زاویار نے بہت ہمت کر کے سوال کیا

ہوتا ہے بہت ہوتا ہے۔۔۔۔۔لیکن تب جب وہ روتی ہے دکھی ہوتی ہے اگر وہ اپنی زندگی میں خوش ہو جائے گی تو مجھے سکون مل جائے گا۔۔۔۔۔۔زونین نے مسکراتے ہوئے کہا آنکھیں اس کی ابھی بھی نم تھیں

شاید مجھے ان جزبات کا علم نہیں تبھی میں تمھیں سمجھ نہیں پا رہا لیکن جو سب آج تک میں نے فلموں ڈراموں میں دیکھا ہے اس سے یہ سب بہت علحیدہ

ہے۔۔۔۔۔زاویار زونین کے برابر میں کھڑا ہو کر سامنے رستے کو دیکھتے ہوئے کہ رہا تھا

زاویار کی بات سن کر زونین نے مسکراتے ہوئے زاویار کو دیکھا

آپکو کیا لگا تھا کہ میں چیخوں گا چلاوں گا سکندر کے خلاف ثبوت لاؤں گا سب سکندر سے آنیہ کو رہائی دلائیں گے اور پھر۔۔۔۔۔نہیں بھائی حقیقت بہت منفرد ہوتی ہے میرے دل میں آج تک ایسا کبھی کوئی خیال نہیں آیا۔۔۔۔۔زونین مسکراتے ہوئے ہی کہ رہا تھا

میرا بھائی تو بہت سمجھدار ہو گیا ہے۔۔۔۔مجھے تو لگتا تھا تم کسی چیز کو سیریس نہیں لیتے۔۔۔۔ہر وقت مزاق مستی کرنے والے لڑکے سے کوئی اور کیا امید لگاتا۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر بھی مسکراہٹ اتر آئی تھی شاید یہ مسکراہٹ فخر کی تھی جو وہ اپنے بھائی کے لیئے محسوس کر رہا تھا

شاید دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔لگتا ہے ڈاکٹر نے صحیح کر دیا دماغ پہلے ہلا ہوا تھا۔۔۔۔۔زونین نے اپنے روایتی انداز میں مزاق کیا

زونین کی بات سنتے ہی زاویار کا دل بھر آیا۔۔۔۔اتنے دکھ میں بھی وہ اس قدر خد کو سنبھالے ہوئے تھا زاویار جانتا تھا زونین کی آنکھیں سب بتا رہی تھیں ہر اک دکھ کو چیخ چیخ کر عیاں کر رہی تھیں۔۔۔۔زاویار نے اسے اپنے گلے لگا لیا۔۔۔۔۔وہ کچھ بھی دیکھ سکتا تھا اک شوخ مرد کو یوں خد کو ٹوٹنے سے بچاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا مرد بھی وہ جسے اس نے باپ بن کر پالا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے کہا آپ نے ان جزبات کو محسوس نہیں کیا۔۔۔۔ایسا نہیں کریں بھائ ۔۔۔۔۔خد کو موقع دیں زندگی جیئیں۔۔۔۔۔خوش رہیں۔۔۔۔۔اللہ نے اتنا اچھا ساتھی آپکو عطا کیا ہے اس کی اس طرح بے قدری نہ کریں۔۔۔۔۔زونین زاویار کے گلے لگ کر اسے سمجھانے لگا

بس بس ٹھیک ہے مجھے مت سمجھاؤ۔۔۔۔۔اندر چلو۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی آنکھیں صاف کرتے زونین سے الگ ہوتے ہوئے کہااور زونین کا ہاتھ پکڑ کر اسے لال حویلی کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔شاید وہ اپنے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا

دروازے پر ان دونوں کو سکندر اور آنیہ ملے۔۔۔۔۔۔سکندر نے آنیہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا زونین نے اک نظر اس منظر کو دیکھا اور اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔زاویار بھی سکندر کو اللہ حافظ کہ کر آنیہ سے ملا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

مجھے اک اور موقع دینے کا شکریہ۔۔۔۔۔سکندر نے گاڑی میں بیٹھتے ہی آنیہ کا ہاتھ تھام کر اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا

سکندر کے اس چانک عمل سے آنیہ اک پل کے لیئے گھبرا گئ۔۔۔۔۔لیکن اگلے ہی پل اس نے خد کو بہت اچھے سے سنبھال لیا کچھ بھی تھا کیسا بھی تھا وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔۔اسے حق تھا۔۔۔۔۔

ماضی میں جو بھی ہوا۔۔۔۔اس کے لی ئے تو میں نے تمھیں معاف کر دیا لیکن آگے اگر ایسا کچھ بھی ہوا تو پھر ساتھ مشکل ہو گا۔۔۔۔۔میں بھی سکون چاہتی ہوں عزت چاہتی ہوں اگر تم مجھے وہ سب دو گے تو یقین کرو میں کبھی علحید گی کی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔آنیہ نے بناتاثر دی ئے کہا اور اپنا ہاتھ چھڑا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

یقین کرو جو کچھ بھی ماضی میں ہوا وہ دوبارہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔سکندر نے منہ موڑ کر بیٹھی آنیہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

تھوڑی ہی دیر میں سکندر اور آنیہ اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ گ ئے تھے۔۔۔۔۔۔ اپارٹمنٹ کا دروازہ سکندر نے جیسے ہی کھولا آنیہ کو کچھ عجیب سا لگا کیونکہ پورا اپارٹمنٹ ہی مٹی اور گرد میں اٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ اس گندے اپارٹمنٹ کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔اس کے لی ئے شاپنگ کر رکھی ہے میں نے۔۔۔۔۔۔آنیہ کے کانوں میں سکندر کے الفاظ گونجنے

لگے۔۔۔۔۔۔شاپنگ تو دور کی بات تھی اپارٹمنٹ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی مہینوں سے یہاں جھانکا تک نا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ حیرت سے اک اک چیز کو دیکھ ہی رہی تھی کہ اپنے بالوں پر کسی کی سخت گرفت محسوس کرتے اس کی زوردار چیخ نکلی۔۔۔۔۔۔

ویلکم ٹو دا حیل۔۔۔۔(جہنم میں خوش آمدید)..... سکندر نے اسے اس کے بالوں سے کھینچ کر اس کے کان کے بالکل پاس آکر سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔

خوف و دہشت کی وجہ سے آنیہ کے ہاتھ ٹھنڈے پڑنے لگے تھے اسے اپنے کیے گئے فیصلے پر افسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

کہا تھا نا میں نے اب جو بھی ہو گا اس کی زمہ دار تم خد ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے اپنی گرفت آنیہ کے بالوں اور زیادہ مضبوط کرتے ہوئے کہا

دروازے پر ناک ہونے کی آواز سن کر کوثر شاہ جو کہ واش روم سے نکل رہی تھیں گھڑی پر اک نظر ڈال کر دروازے کی جانب بڑھیں۔۔۔۔

دروازے کے باہر زونین کو کھڑا دیکھ وہ اک دم سنجیدہ ہو گئیں

چاچی بات کرنی ہے آپ سے زرا دو منٹ۔۔۔۔۔۔زونین نے کہا اور ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا

کوثر شاہ بنا کوئ جواب دیئے اس کے پیچھے چلی آئیں۔۔۔۔۔۔

چاچی وہ پتہ نہیں مجھے یہ سب کہنا چاہیئے کہ نہیں مجھے لگتا ہے جب تک ان دونوں کے معاملات حل نہیں ہو جاتے آپ کو آنیہ کے ساتھ جانا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

زونین نے نظریں جھکائے جھکائے کہا

اور وہ کیوں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ کے چہرے پر اک دم سختی اتر آئ

وہ ان دونوں کے آپس کے معاملات تھوڑے ٹھیک نہیں ایسے میں کوئی بڑا ہو سمجھانے کے لیئے تو اچھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں مجھے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔زونین کو لگا تھا کوثر شاہ اس کی بات سمجھیں گی تبھی ان سے اپنی الجھن بانٹنے لگا

وہ اس کا شوہر ہے اسے جس حال میں رکھے جیسے رکھے۔۔۔۔۔جیسے چاہے منائے یا اسے ناراض رہنے دے۔۔۔۔۔وہ اپنے شوہر کو سمجھے نا سمجھے اچھی زندگی گزارے یا ناشکری میں یہ ان دونوں کا آپسی معاملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔اس میں بولنے والے ہم کون ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور خاص کر تم۔۔۔۔۔تم کون ہوتے ہو اس کی فکر کرنے والے۔۔۔۔۔۔وہ اس کے نکاح میں ہے وہ بھی اپنے ماں باپ کی اجازت سے۔۔۔۔۔۔تم کیا چاہتے ہو پہلے ہی وہ دونوں میاں بیوی اک دوسرے سے اتنا دور رہے ہیں اتنی دوریاں آگئیں جس کی وجہ سے اور اب میں ان دونوں کے بیچ کباب میں ہڈی بن جاؤں۔۔۔۔۔۔تھوڑا تو خوف خدا رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ

www.novelsclubb.com

زونین کو سنا کر پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ زونین افسوس بھری نگاہوں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو کسی گہری سوچ میں محو پا کر پوچھا

جی۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔روحان کی آواز سنتے ہی عرشیہ پہلے تو بری طرح چونکی اور پھر صاف مکر گئی

کچھ تو ہے چلو جلدی سے بتاؤ۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کی جانب کروٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں آپکے قابل نہیں۔۔۔۔۔عرشیہ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔روحان اس کی بات سنتے ہی اک دم اٹھ کر بیٹھ گیا

اتناسب گھر میں ہو گیا۔۔۔۔ مسلسل ہی کئی دنوں سے گھر میں اک کے بعد اک مسئلے آرہے ہیں اور ایک میں ہوں بجائے اس کے کہ میں آپکا ساتھ دوں آپکی مشکلات حل کروں میں الٹا آپ کے اوپر بوجھ بنی ہوئی ہوں۔۔۔۔ کبھی ڈر جاتی ہوں کبھی بیمار تو کبھی بیہوش آئے دن میری وجہ سے سب پریشان ہو رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے عرشیہ کی آنکھیں آنسو بہانے لگ گئیں تھیں

ارے ارے رونے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔۔۔

روحان عرشیہ کو روتا دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے بولا

کسی کے کہنے کی ضرورت ہے کیا۔۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کیا۔۔۔۔ میں شاید ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو گھر بار کی زمہ داری اٹھاتی ہیں۔۔۔۔ مجھے تو خد آئے دن کسی نا کسی کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔۔۔۔۔ آپکو بھی میں کتنا تنگ کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بہت شرمندہ تھی اس کی شرمندگی اس کی آنکھوں اور لہجے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ہر کوئی الگ ہوتا ہے ہر کسی کی زندگی میں آنے والے حالات اور واقعات الگ ہوتے ہیں۔۔۔۔ہم کسی کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ مکمل خوش ہے یا غمگیں۔۔۔۔۔زندگی اچھے برے حالات اور لمحات کا مجموعہ ہے۔۔۔۔۔۔۔کچھ پل کی خوشی ہے کچھ پل کی غمی۔۔کچھ پل آسان تو کچھ پل آزمائش۔۔۔۔۔اگر ایسا نہ ہو تو زندگی کتنی بور ہو جائے۔۔۔۔روحان اپنے مخصوص انداز میں عرشیہ کو ٹھہر ٹھہر کر سمجھا رہا تھا

اچھا یہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ہوا کیا ہے ایسا۔۔۔۔۔۔روحان نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

سچ میں نا کسی نے کچھ کہا ہے نا ہی کچھ ایسا ہوا ہے۔۔۔۔۔بس آج آنیہ کے ساتھ جو بھی ہوا اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں تو گھر کے کسی بھی معاملے میں شامل نہیں ہوتی حالانکہ آنیہ میری بھی دوست ہے لیکن میں کبھی اپنے آپ سے نکلی ہی نہیں کہ اس کی جانب یا کسی اور کی جانب توجہ دیتی۔۔۔۔۔بس ہمیشہ سب ہی میرے ارد

گر در ہتے ہیں میرا خیال رکھتے ہیں میں نے تو کبھی کسی کا خیال رکھنے کا سوچا تک نہیں۔۔۔۔۔عرشیہ نظریں بالکل جھکائے اپنی بات روانی سے بولتی چلی گئ

کوئ بات نہیں اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔اگر تمھیں لگتا ہے کہ تم دور ہو تو آج سے قریب ہو جاؤ۔۔۔۔۔اگر تم کسی کا خیال رکھنا چاہتی ہو۔۔۔گھلنا ملنا چاہتی ہو تو بس اب سے یہ سب بھی شروع کر دو۔۔۔اس میں خد کو ہلکان کرنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔بس اک بات کا دھیان رکھنا کسی کو خوش کرنے کے لی ئے اپنی صحت اپنی زہنی حالت اپنے جزبات کو نقصان نہ پہنچنے دینا۔۔۔۔۔باقی یہ تو بہت اچھی بات ہو گی کہ تم اپنے ڈر پر قابو پا کر سب میں گھلو ملو۔۔۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔۔۔۔لیکن اس کا مطلب بالکل یہ نہیں کہ تم اس طرح پیچھے رہتی ہو تو مجھے برا لگتا ہے۔۔۔۔۔مجھے اس طرح بھی تم سے کوئ شکایت نہیں نا ہی گھر میں کسی اور کو ہے۔۔۔۔۔بس تم خد کو پریشان مت کرو ۔۔۔۔۔رہی بات آنیہ کی تو یار اس کے لی ئے دعا کرو۔۔۔جب سے وہ گئ ہے

www.novelsclubb.com

مجھے پتہ نہیں کیوں اک پل کے لی ئے بھی چین نہیں ملا پتہ نہیں کیوں میرا دل کر رہا ہے کہ میں اسے واپس لے آؤں۔۔۔۔۔۔۔روحان کا ذہن اک بار پھر آنیہ کی جانب لگ گیا تھا

آپ پریشان نہیں ہوئیں آنیہ سمجھدار لڑکی ہے انشاءاللہ وہ اچھے سے تمام معاملات کو حل کر لے گی۔۔۔۔۔لیکن پتہ نہیں کیوں مجھے سکندر اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔ عرشیہ نے جھجھکتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔۔۔روحان نے حیرت سے کہا

پتہ نہیں مجھے اسے دیکھ کر عجیب لگتا ہے۔۔۔۔۔عرشیہ نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

ہو سکتا ہے کہ وہ غیر ہے نا اسی لی ئے تمھیں ایسا لگتا ہو۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو سمجھاتے ہوئے اپنے دل کو بھی یہی تسلی دی

ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے جواب میں بس اتنا کہا

سکندر مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ آنیہ نے درد سے کراہتے ہوئے کہا

ابھی سے۔۔۔۔۔ ابھی تو تھوڑا انتظار کرو میری جان۔۔۔۔۔ سکندر نے یہ کہ کر اسے بالوں سے کھینچا اور گھر کے اندر لے آیا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ آنیہ چیخنے لگی لیکن آنیہ کی چیخوں کا اس شخص پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

تو کیا کہا تھا تم نے۔۔۔۔۔۔ تمھیں مجھ سے طلاق چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے آنیہ کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس وقت وہ کسی ذہنی مریض سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو کیا سکندر۔۔۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو یہ۔۔۔۔۔ آنیہ بھی اب غصے سے بولی

نانامیری جان۔۔۔غصہ نہیں۔۔۔۔۔۔غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔اور فی الحال میں چاہتا ہوں تم اپنے پورے ہوش میں رہ کر اک اک ازیت کی گواہ بنو جو میں تمھیں دینے والا ہوں۔۔۔۔۔۔سکندر نے آنیہ کا منہ اپنے ہاتھ سے کس کر پکڑ کر کہا اس کے چہرے پر کمینگی بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔وہ خوبصورت اور دلکش نظر آنے والا سکندر تو ابھی اس وقت کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی تھا جسے دیکھ کر عجیب وحشت سی محسوس ہو رہی تھی

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔آنیہ نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا

تمھاری موت۔۔۔۔۔۔۔سکندر نے بنا کچھ سوچے جواب دیا

سکندر کے الفاظ آنیہ کے کانوں میں تیر کی طرح چبھے۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔مزاق کر رہا ہوں۔۔۔تمھیں مار کر کیا ملے گا مجھے۔۔۔۔سکندر عجیب سے انداز میں بار بار ہنس رہا تھا

دیکھو بات بہت سمپل ہے۔۔۔۔۔۔جو چیز میری نہیں تو وہ کسی کی نہیں۔۔۔۔۔۔

تمھاری بد تمیزیوں نے میرا دل تمھاری جانب سے اچاٹ کر دیا ہے۔۔۔۔۔سچ

کہوں تو مجھے پہلے بھی تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن چونکہ تم میرے نام کے

ساتھ بندھ گئیں تھیں تو میری تھیں۔۔۔۔۔میری ملکیت تھیں۔۔۔۔سکندر آنیہ

کے سامنے بیٹھ کر کہہ رہا تھا

میں کوئی چیز نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اس کی بات کو کاٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔میں جب بات کر رہا ہوں تو اسے کاٹو مت۔۔۔۔۔۔سکندر نے

اک زوردار تھپڑ آنیہ کے گال پر مار کر غصے سے کہا

تو میں کہاں تھا۔۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔میں نے آج تک خد سے منصوب کسی

بھی چیز کو خد سے دور نہیں کیا اب چاہے وہ میرا کوئی پیٹ ہو یا کھلونہ۔۔۔۔۔مجھے

خد سے جڑی ہر چیز جنون کی حد تک عزیز ہے۔۔۔۔۔۔اور مائی ڈیئر

وائف۔۔۔۔۔۔اس طرح تم بھی مجھے بہت عزیز ہو۔۔۔۔۔اب تم چونکہ مجھ سے

www.novelsclubb.com

دور ہونا چاہتی ہو اور مجھے بھی اب تم میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی تو میرے خیال سے تمھیں چلتا کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر کے چہرے پر وحشت بڑھتی جا رہی تھی

لیکن اک مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔ میرا جن چیزوں سے دل بھر جاتا ہے نا میں انہیں اسٹور روم میں اپنے کیبنٹ میں بند کر کے رکھ لیتا ہوں کسی کو دیتا نہیں ہوں۔۔۔۔۔ تمھیں اک قصہ سناتا ہوں بڑے مزے کا ہے۔۔۔۔۔۔ اک بار امی نے میرے کچھ کھلونے پیک کی ئے کہ انہیں صدقہ یا عطیہ کر دیں گی کسی ادارے کو وہاں امریکہ میں یہ عام بات ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن میں ٹھہرا اپنی چیزوں کا عاشق میں نے صاف منع کیا لیکن امی نا مانیں۔۔۔۔۔ الٹا مجھے ڈانٹ دیا۔۔۔۔۔۔ جانتی ہو میں نے کیا کیا۔۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ سکندر نے بات ادھوری چھوڑ کر زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے ان سب کھلونوں کو برباد کر دیا انہیں کسی دوسرے کے کھیلنے کے لائق ہی نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔۔آخر وہ میرے کھلونے تھے کوئی اور ان سے کیسے کھیل لیتا بھئی۔۔۔۔میں نے کسی کی ٹانگ توڑ دی کسی کی تار کاٹ دی۔۔۔۔۔کسی کے چہرے کو بری طرح بگاڑ دیا۔۔۔۔اور پھر سکون سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔تو میری جان جو میرا نہیں پھر وہ کسی کا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہی سکندر آنیہ کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔سختی سے اس کے ہاتھ پکڑتے اس نے اسے اٹھایا اور کمرے میں لے گیا۔۔۔۔

اک کے بعد اک تھپڑ سے پورا کمرہ گونج رہا تھا۔۔۔۔۔وہ جب جب اپنا دفع کرنے کی کوشش کرتی وہ ظالم شخص اس کے ہاتھ پر وار کرتا۔۔۔۔

اک اذیت تھی جو اس معصوم جان پر اس رات گزری۔۔۔۔اک قیامت تھی جو برپا ہوئی تھی۔۔۔۔۔مسلسل کسی چیز سے مارنے کی آواز آنیہ کے چیخنے کی آواز بار بار آتی رہی اور رات اس کی گواہ بنی چپ چاپ دیکھتی رہی۔۔۔۔۔اس کے جسم پر

www.novelsclubb.com

ظلم ہوا تھا اس کی روح کو زخمی کیا گیا تھا اس کی زات کو چھلنی کر دیا تھا ہر طرح سے اس لڑکی پر ظلم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ایسا ظلم کہ دیکھنے والا دیکھ نا سکے پر وہ لڑکی اپنے اوپر سہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔جب ظالم ظلم کر کے تھک گیا تو کچھ پل سانس لینے کے لیئے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔آنیہ بیچاری نڈھال سی پڑی ہوئی تھی اس کے سر کے بال بری طرح سے نچے ہوئے تھے چہرے پر جگہ جگہ نیل تھے ہونٹ سے خون بہ رہا تھا آنکھوں پر بھی نیل کے نشان تھے۔۔۔۔۔۔۔

پیروں پر۔۔۔۔پیٹ پر۔۔۔۔۔کندھوں پر گہرے زخموں کے نشان موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔شاید اس کی کچھ ہڈیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں کیونکہ وہ چاہ کر بھی زرا سی حرکت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میرے خیال سے اتنا بہت ہے۔۔۔۔اب میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔اور ہاں یہ لو طلاق کے کاغزات۔۔۔۔۔۔میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔کچھ کاغزات اس نیم مردہ وجود پر پھینک کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپارٹمنٹ سے نکل

گیا۔۔۔۔۔آزان کی آواز سے آنیہ کو احساس ہوا کہ صبح ہو گئ ہے بس آخری چیز جو اس نے سنی وہ آزان تھی اور پھر وہ بیہوش ہو گئ۔۔۔۔۔۔

ازیت ہی ازیت تھی۔۔۔۔ظلم ہی ظلم تھا۔۔۔۔مظلومیت کی حد تھی۔۔۔۔۔۔سفاکیت عروج پر تھی۔۔۔۔۔۔نا کوئ رحم تھا نا ہی کوئ خیال ۔۔۔۔۔۔رات بھر سسکیوں اور آہوں کا شکار وجود اب بے حرکت پڑا تھا اور کسی اپنے کو خبر تک نہ تھی۔۔۔

آنیہ کی حالت سے انجان تقریباً سب لوگ ہی آہستہ آہستہ نماز فجر ادا کرنے کے ل ئے آٹھ گ ئے۔۔۔۔۔۔عام دنوں کی طرح فجر کی نماز کے بعد ماحول میں اک افرا تفری مچ گئ۔۔۔۔۔کوئ آفس کے لی ئے تیار ہو رہا تھا تو کوئ ناشتے کی تیاری میں کچن میں مصروف تھا تو کسی کو یونیورسٹی جانا تھا۔۔۔۔۔

سب ہی آدھے گھنٹے کے اندر اندر ڈائننگ ایریا میں آموجود ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

زونین بھائی نہیں آرہے۔۔۔۔۔۔وہ کہ رہے ہیں ان کے سر میں درد ہے۔۔۔۔۔۔ حریم نے کرسی کھسکا کر بیٹھتے ہوئے کہا

یااللہ میری بچی کو اس لڑکے کی ہائے سے بچانا۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے حریم کی بات سن کر دل ہی دل میں دعا کی

رکو میں دیکھتا ہوں اسے۔۔۔۔۔۔زاویار اک دم اپنا ناشتہ چھوڑ کر اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

بھائی رہنے دیں واقعی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھوڑی دیر سو کر اٹھیں گے تو بہتر محسوس کریں گے۔۔۔۔۔۔ حریم نے زاویار کو روکا۔۔۔۔۔۔وہ جو سمجھتی تھی کہ زاویار زونین کی محبت سے انجان ہے فی الحال نہیں چاہتی تھی کہ زاویار زونین کی وہ حالت دیکھے۔۔۔۔۔ حریم کے اس طرح اسے روکنے پر زاویار چند سیکنڈ کے لیئے حریم کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا

پریشے اور عرشیہ بالکل خاموش سی بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔۔ سب ہی تقریباً خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

آنیہ سے بات ہوئی امی۔۔۔۔۔۔۔۔روحان نے ماحول میں چھائی خاموشی کو توڑا۔۔۔۔۔

ہاں بس ابھی کروں گی۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے اک دم جواب دیا

کیا مطلب آپ نے کل رات سے لیکر ابھی تک اک بار بھی اس کی خیریت نہیں پوچھی۔۔۔۔۔روحان نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بیٹا شوہر کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔خیریت سے ہی ہو گی۔۔۔۔۔اچھا نہیں لگتا اس طرح فون کرنا ابھی ناشتے کے بعد کر لوں گی۔۔۔۔۔۔کسی غیر کے ساتھ یا اکیلی تھوڑی ہے جو مجھے فکر ہوتی۔۔۔۔۔کوثر شاہ ناشتہ کرتے پورے فخر سے کہہ رہی تھیں

آپ یہ ہی پوچھ لیتیں کہ وہ دونوں خیر سے گھر پہنچ گ ئے کہ نہیں۔۔۔۔۔

تم پوچھ لیتے تم بھی تو بھائی ہو۔۔۔۔۔۔اپنی امی سے کس طرح بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے روحان کو سب کے سامنے ڈانٹا۔۔۔۔۔۔

جی صحیح کہ رہے ہین آپ مجھے ہی پوچھ لینا چاہی ئے تھا۔۔۔۔۔۔غالبا ایسا ہے تو مجھے اسے روک ہی لینا چاہی ئے تھا اللہ کرے وہ آگے خوش رہے۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔۔روحان کو پتہ نہیں کیوں اک دم تیش آنے لگا تھا رات سے ہی اس کا دل گھبراہٹ کا شکار تھا وہی گھبراہٹ شاید غصے کی صورت میں باہر آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اپنا ناشتہ بیچ میں چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

ناشتہ تو کر لیتے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔اللہ جانے اس لڑکے کو بھی کیا ہو گیا ہے اچھا خاصا ٹھیک تھا جب سے شادی ہوئی ہے بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

میں ان کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔۔ عرشیہ کچھ دیر تو ان کی باتیں سنتی رہی پھر وہ بھی اٹھ کر یہ کہتے روحان کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔۔

زاویار نے چاہا کہ روحان کو روک لے لیکن پھر اس نے ان سب کے بیچ میں نا آنے کا فیصلے کرتے خد کو روک لیا۔۔۔۔۔۔ تمھیں آج یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔۔۔۔

زاویار نے حریم سے پوچھا

نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔ حریم نے صاف انکار کیا

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔۔ پریشے نے حریم کی بات سن کر اک دم کہا

میرا دل نہیں۔۔۔۔۔۔ حریم نے یہ کہ کر منہ جھکا لیا

بالکل نہیں۔۔۔۔ تم جاؤ گی یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔ ڈر کر منہ چھپانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔

زاویار نے سیریس انداز میں کہا

ایسی بات نہیں۔۔۔۔۔ تھوڑے دن بعد چلی جاؤں گی ابھی بات نئی نئی ہے سب لوگ باتیں بنائیں گے۔۔۔۔۔ میں لوگوں کی باتوں کا مرکز نہیں بننا چاہتی۔۔۔۔۔

حریم مزید شرمندہ ہوئی

www.novelsclubb.com

تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔۔اللہ کا شکر ہے کچھ غلط ہوا بھی نہیں ۔۔۔۔۔لوگوں کی فکر کرو گی اور ماضی میں ہوئے واقعات کے زیر اثر رہو گی تو پھر تو زندگی بہت مشکل ہو جائے گی گڑیا۔۔۔۔۔چلو شاباش میں جا رہا ہوں آفس چھوڑ دیتا ہوں تمھیں۔۔۔زاویار نے بہت پیار سے کہا اور واپس ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہیں تمھارے بھائی۔۔۔۔اب گھر میں چھپ کر بیٹھ جاؤ گی کیا لوگوں کی باتوں کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔پریشے نے بھی حریم کی جانب جھک کر بہت آہستہ سے کہا اور پھر ناشتہ کرنے لگ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زونین۔۔۔۔۔۔۔جنگل کے بیچوں بیچ وہ سفید رنگ کے کرتے پاجامے میں ملبوس کھڑا تھا جب اسے کسی کی بہت نازک سی آواز آئی جو اس کا نام پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

زونین نے چاروں جانب مڑ کر دیکھا پر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

زونین۔۔۔۔۔۔پھر سے آواز آئی۔۔۔۔۔وہ آواز کا پیچھا کرتے کرتے اور گہرے جنگل کی جانب رواں دواں ہو گیا۔۔۔۔۔جیسے جیسے وہ جنگل کے اندر جا رہا تھا آہستہ آہستہ اندھیرا بھی چھٹتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔آس پاس چھائی دھند بھی آہستہ آہستہ چھٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔زونین نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

میں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تم نہیں جانتے۔۔۔۔۔۔۔۔پھر سے آواز آئی۔۔۔۔

کہاں ہو تم سامنے آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے نظریں ہر طرف دوڑاتے ہوئے کہا

وہ اداس ہے۔۔۔۔۔۔روہانسی آواز میں کسی نے کہا

کون۔۔۔زونین نے پوچھا

وہی جس کا خیال تمھارے ذہن میں ابھی ابھی آیا ہے میری بات سن کر ۔۔۔۔۔۔۔تمھارا دل جانتا ہے میں کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔اک سایہ سا

زونین کو درخت کے اوپر بیٹھا ہوا محسوس ہوا تو وہ اس درخت کی جناب بڑھنے لگا البتہ اس کے دل میں اک عجیب سا ڈر سر اٹھانے لگا تھا کیونکہ واقعی اس نے اس کی بات سن کر کسی کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔۔اور وہ شخص اور کوئی نہیں آنیہ تھی

ابھی وہ آہستہ آہستہ اس سائے کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اسے اسی درخت کے تنے کے ساتھ آنیہ بیٹھی ہوئی دکھی۔۔۔۔۔آنیہ کو دیکھ کر وہ اک دم گھبرا گیا کیونکہ وہ بری طرح زخمی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا تمھیں۔۔۔۔۔۔زونین کے منہ سے اک دم نکلا۔۔۔وہ بھاگ کر اس کی جانب جانا چاہتا تھا لیکن اس کے پاؤں وہیں زمین پر جم گئے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بچا لو زونین۔۔۔۔۔۔آنیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔آنیہ کی یہ حالت دیکھ زونین کو اپنے دل میں عجیب سا بھاری پن محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

کیا میں نے تمھیں بتایا کہ تمھاری ماں کیسے مری تھی۔۔۔۔۔۔۔زونین کے کان کے پاس آ کر کسی نے کہا تو زونین نے مڑ کر پیچھے دیکھا

اب کیا کرو گے تم۔۔۔۔۔جانتے ہو تمھاری ماں کی رضامندی سے ہوئی تھی یہ شادی۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ ہاں نہیں کرتی تو یہ شادی کبھی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔زونین کے بالکل پیچھے وہ خوفناک چہرہ لیئے ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مریں کیسے تھیں کیا تم نے انہیں مارا۔۔۔۔۔۔زونین اپنے ہاتھ اٹھانا چاہتا تھا لیکن اس کے ہاتھ بھی بالکل برف کی طرح جم گئے تھے۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔انہیں تم نے مارا۔۔۔۔۔عجیب وحشت اپنے چہرے پر لیئے وہ آنکھوں کو اور پھاڑ کر بولی

میں نے کیسے میں تو اس وقت خد تمھاری وجہ سے موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔زونین نے تیش میں آکر کہا

www.novelsclubb.com

وہ جان گئیں تھیں تمھاری محبت کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تمھارے دکھ میں مری۔۔۔۔۔۔ہاں میں نے اسے مرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس کا بھروسہ اس کا صبر مجھے بہت تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔زونین نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا ہاہاہا۔۔۔۔۔ صحیح ہے میں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ غائب ہو گئ۔۔۔۔۔

زونین مجھے بچالو۔۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔زونین۔۔آنیہ کی درد بھری آواز اک دم پورے جنگل میں گونجنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔ تبھی اس کی آنکھ جھٹکے سے کھل گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پسینے سے شرابور پورے کمرے کو دیکھنے لگا اس کی سانس پھولی ہوئ تھی ۔۔۔۔۔۔۔دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئ خواب نہیں حقیقت ہو۔۔۔۔۔۔وہ تیزی سے اپنے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔

روحان بھائی۔۔۔۔۔روحان بھائی۔۔۔۔۔۔۔اس نے روحان کا دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا

کیا ہوا زونین۔۔۔۔۔۔۔روحان نے دروازے کھولتے ہی زونین کی حالت دیکھ پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

بھائی آنیہ کے گھر چلیں۔۔۔۔۔۔جلدی۔۔۔۔۔۔۔زونین نے بنا کوئی پرواہ کیئے کہا

کیوں خیریت تو ہے۔۔۔۔۔۔عرشیہ بھی اب کمرے سے باہر آکر کھڑی ہو گئی تھی

ہاں خیر ہے۔۔۔۔۔۔میں اکیلے نہیں جا سکتا چلیں پلیز۔۔۔۔۔۔زونین کو اس وقت کسی کی فکر نہیں تھی اسے بس آنیہ کو اک بار صحیح سلامت دیکھنا تھا۔۔۔۔۔۔

میں تو آفس کے لیئے نکل رہا تھا چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔روحان اس کے اڑے رنگ دیکھ خد بھی پریشان ہو گیا تھا تبھی اس کی بات مان گیا

بھائی جان کہاں ہیں۔۔۔۔۔روحان سے پوچھتے ہوئے وہ بنا اس کے جواب کا انتظار کیئے زاویار کے دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں ہے گھر پر۔۔۔۔۔۔ حریم کو یونیورسٹی چھوڑتا ہوا آفس جائے گا کہہ رہا تھا آج اسے ضروری کام ہے۔۔۔۔۔اسی بٹ کے معاملے میں کچھ اہم پیش رفت نظر آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔اسے اس کا کام کرنے دو ہم دونوں چلتے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔روحان یہ کہہ کر اندر کمرے میں گیا اور اپنی کار کی چابی جلدی سے اٹھا کر اس کے ساتھ گھر سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں وہ جیسے ہی داخل ہوئی اس کے ڈپارٹمنٹ کے تمام لوگ اسی کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔کچھ لڑکیاں تو فوراً ہی اس کے پاس آ کر اس کی خیریت پوچھنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔اور کچھ لوگ سوالیہ نظریں اٹھائے اسے دیکھتے رہے۔۔۔۔۔۔۔ظاہر تھا اس کی غیر موجودگی میں اک اک کو پولیس کے

سوالوں کا سامنا کرنا پڑا تھا تو وہ سب ہی اس روز ہوئے اور اس کے بعد ہوئے حادثے سے باخبر تھے۔۔۔۔۔۔۔

تو تم نے شادی کر لی۔۔۔۔رش میں شفق کی آواز الگ ہی گونجی۔۔۔

حریم نے اس کی بات پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا اور سیدھی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی

مجھے تو اسی دن شک ہو گیا تھا تم دونوں پر جب اورحان نے پورے ڈیپارٹمنٹ کو یہاں کھڑے ہو کر دھمکایا تھا کہ ضرور تم دونوں کے بیچ کوئی چکر چل رہا ہے۔۔۔۔۔آخر جو لڑکا کسی لڑکی کو منہ نہیں لگاتا وہ کیسے کسی لڑکی کے لیئے ایسے چیخ چلا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے کچھ دیر کے لیئے بنا مڑے رک کر اس کیا بات سنی اور پھر سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔وہ چاہتی تو اسے جواب دے سکتی تھی لیکن اس وقت وہ کسی کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی تبھی اس نے اس کی جانب کان نہیں دھرے

کہیں واقعی تم دونوں نے بھاگ کر شادی تو نہیں کر لی۔۔۔۔۔۔۔شفق کے منہ سے نکلے اس جملے نے اس کے قدم وہیں جما دی ئے۔۔۔۔۔کیونکہ ہم میں سے کسی کو تمھارے پہلے ہوئے نکاح کا علم نہیں اگر پہلے تم لوگوں کا نکاح ہوا ہوتا تو ہم میں سے کسی کو پتہ چلتا۔۔۔۔۔۔شفق کے منہ سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ سر سے پیر تک جلی کھڑی ہے

حریم نے اسے جواب دینے کے لی ئے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ اورحان کو دیکھ کر اک دم چپ ہو گئ۔۔۔۔۔

اور ہم تمھیں کیوں بتائیں اپنے ذاتی معاملات۔۔۔۔۔۔اورحان کی گرجدار آواز نے تمام شور شرابے کو پل بھر میں ہی مکمل خاموشی میں تبدیل کر دیا۔۔۔۔۔۔

حریم نے کچھ پل کے لی ئے اورحان کو دیکھا اور نظریں جھکا کر اپنی کلاس میں چلی گئ

۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا میں تو بس خیریت لے رہی تھی۔۔۔۔شفق اک دم گھبرا کر بولی

اسے خیریت تو نہیں کہتے۔۔۔۔۔۔۔اور حان کا لہجہ بے انتہا سخت تھا شفق کی جان تو حلق میں ہی آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یار دوست ہے وہ میری تھوڑا بہت چھیڑ نا میرا حق ہے تم کیا لڑکیوں کی باتوں میں پڑ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔شفق کھسیانی ہو کر بولی

تو دوست کی مدد کیوں نہیں کی تم نے۔۔۔۔۔جب وہ لوگ اسے کڈنیپ کر کے لیجا رہے تھے۔۔۔۔۔۔اور حان اپنے لہجے کی سختی برقرار رکھتے ہوئے بولا

میں۔۔۔۔۔۔نہیں میں نہیں تھی وہاں۔۔۔۔۔۔شفق اک دم گھبرائی

تم تھیں میں نے تمھیں خود دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔خیر اب آئندہ ہمارے معاملات کو یوں سب کے سامنے یا اکیلے ڈسکس کیا تو یہ مت بھولنا کہ میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔

یونیورسٹی کے ماحول کو خراب کرنے کی اگر کوئ کوشش کرے گا تو پھر مجھ سے کوئ اچھے کی امید نہ رکھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان جو کہ شفق کی حرکتوں سے واقف تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ شفق اک پل بھی سکون سے نہیں بیٹھی گی تبھی خاص طور پر اس کی جانب دیکھ کر سنا کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اور حان۔۔۔۔۔۔اور حان۔۔۔۔۔مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔ شفق نے اور حان کے پیچھے جاتے ہوئے کہا

ابھی نہیں مجھے ضروری کام ہے میں ڈین کے آفس جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اچھا تو کلاس کے بعد سن لینا۔۔۔۔۔۔بس پانچ منٹ کا کام ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ شفق نے بہت معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اور حان آفس کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔جبکہ شفق اس کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

کچھ بات تو ضرور ہے یہ دونوں اب آ گر شادی شدہ ہیں تو ساتھ کیوں نہیں آئے اور یونیورسٹی آ کر بھی دونوں نے کوئی بات تک نہیں کی۔۔۔۔۔ہونا ہو کچھ تو ہے ان دونوں کے بیچ جو میرے راستے آسان کریگا۔۔۔۔۔۔اتنے سالوں سے میں تمھارے پیچھے پڑی ہوں اور حان تمھیں یوں کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتی ۔۔۔۔۔کم سے کم بنا کوشش کی ئے تو بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔ شفق نے زیر لب کہا اور پھر اپنی کلاس کے لی ئے چلی گئی۔۔۔

آنیہ کے فلیٹ کے باہر آ کر۔۔۔۔۔زونین نے فوراً ہی ڈور بیل بجائی۔۔۔۔

روحان اس کی بے چینی کو دیکھ حیرت میں تھا

اک دفع دو دفع۔۔۔۔جب کئی دفع بیل بجانے پر کسی نے دروازہ نہیں کھولا تو زونین نے دروازے کو ناک کیا۔۔۔۔۔ناک کرتے ہی دروازہ اک دم کھلتا چلا گیا ۔۔۔۔شاید دروازہ بند ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روحان اور زونین نے اک دوسرے کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا ۔۔۔۔کیونکہ یہ عجیب چیز تھی پہلے تو کوئی اندر سے بیل کا جواب نہیں دے رہا تھا اور اس پر دروازہ کھلا ہوا ہونا ان دونوں کے دل خوفزدہ ہونے لگے۔۔۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔سکندر۔۔۔۔۔روحان نے گھر میں قدم رکھتے ہوئے آواز لگائی۔۔۔۔۔گھر میں دھول مٹی جالے دیکھ روحان کو اور زیادہ عجیب سا لگنے لگا۔۔۔۔لیکن زمین پر جمی مٹی میں پیروں کے نشان تھے۔۔۔۔ان نشانوں کا پیچھا کرتے وہ دونوں اک کمرے تک چلے گئے۔۔۔۔آس پاس چیزیں زمین پر گری ہوئی تھیں۔۔۔بہت سی چیزیں ٹوٹیں ہوئیں تھی۔۔۔۔۔ان دونوں کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اک بات صاف تھی کہ وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ گزشتہ رات کوئی حادثہ تو ضرور رونما ہوا ہے۔۔۔۔۔

اندر دو اور کمرے تھے اک کمرے کے آگے مٹی پر کسی کے چلنے کے نشان نہیں تھے جبکہ دوسرے کمرے کے آگے کافی ساری مٹی ہٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ۔۔۔۔۔سکندر۔۔۔۔۔روحان نے اک بار پھر ان دونوں کا نام پکارا۔۔۔۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اس کی پوری دنیا ہی تھم گئی زبان حرکت سے قاصر ہو گئی۔۔۔۔

آنیہ۔۔۔۔۔۔زونین اک دم آنیہ کی جانب چیختے ہوئے بھاگا۔۔۔۔۔۔جبکہ روحان جہاں کھڑا تھا وہیں کے وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

آنیہ زمین پر بری طرح زخمی پڑی تھی۔۔۔۔۔زونین نے اس کے سر کو پکڑ کر بہت احتیاط سے اپنی گود میں لٹایا اور اس کے گال پر ہاتھ مار کر اس کو ہوش میں لانے لگا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ آنیہ۔۔۔۔وہ حلق کے بل چلا کر روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔آنیہ اٹھو کیا ہوا تمھیں۔۔۔۔۔۔کس نے کیا یہ تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔زونین اس کی نبض چیک کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ساتھ ہی ساتھ وہ پاگلوں کی طرح اسے اٹھانے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

روحان نے پورے کمرے پر نظر گھمائی سکندر وہاں کہیں موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے آنیہ کے پاس پڑے کاغز کے پاس آکر رک گیا۔۔۔۔۔اس کاغز کو اس نے جیسے ہی اٹھایا اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔۔۔۔

زونین آنیہ کی حالت دیکھ خد پر کنڑول نہیں رکھ پارہا تھا۔۔۔۔۔شاید اتنی تکلیف تو اسے تب تھی نہیں ہوئی تھی جب اس کے سر پر حملہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔زونین بے بسی سے چلایا۔۔۔۔۔ملال ہی ملال تھا۔۔۔۔افسوس ہی افسوس تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زونین کی چیخ اسے واپس ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔۔اس نے طلاق نامے کو اپنی جیب میں ڈالا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔اس نے بیڈ سے چادر کھینچ کر اٹھائی اور آنیہ کے گرد لپیٹنے لگا۔۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔اس وقت آنیہ کو ہمارے آنسو کی نہیں ہاسپٹل جانے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔اسے جلد سے جلد ہاسپٹل لیکر

جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔ سنبھالو خد کو۔۔۔۔۔۔ زونین جو کہ آنیہ کو کس کر خد سے لگائے رو رہا تھا اس کی حالت دیکھ روحان نے اس سے کہا

زونین نے اک نظر روحان کے بھیگے چہرے کو دیکھا اور فوراً ہی چادر کا دوسرا سرا لیکر آنیہ کے گرد اچھے سے لپیٹ دیا۔۔۔۔۔۔۔ چادر میں لپیٹتے ہی ان دونوں نے آنیہ کو اٹھایا اور فلیٹ سے باہر چلے آئے۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ہاسپٹل پہنچ گ ئے تھے۔۔۔۔۔۔ آنیہ کو ایمر جنسی میں ڈاکٹر کے حوالے کر کے اب وہ دونوں باہر انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

آپ نے فون کیا آنیہ کو۔۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے شیشے کے سامنے تیار ہوتے ہوئے کہا

جی فون کیا تھا لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا۔۔۔۔۔شاید سو رہی ہے۔۔۔۔۔

کوثر شاہ نے نارمل سے انداز میں جواب دیا

اس وقت۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ ظفر شاہ نے گھڑی کی جانب دیکھ کر کہا جہاں 10 بج رہے تھے

ہاں تو اس کا اپنا گھر ہے جیسے چاہے رہے جب چاہے سوئے جب چاہے جاگے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے منہ بنا کر کہا

لیکن وہ اتنی دیر کب سوتی ہے کیا آپ کو آنیہ کی عادت کا نہیں پتہ۔۔۔۔چاہے رات کو وہ کتنی ہی دیر سے کیوں نہ سوئے وہ صبح فجر میں ہی اٹھ جایا کرتی ہے۔۔۔۔۔آپ فون کریں طبیعت وغیرہ ناخراب ہو اس کی۔۔۔۔۔ظفر شاہ کو آنیہ کی فکر ہونی لگی تھی

اچھا اک بار اور کرتی ہوں۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے پھر سے کال ملائی لیکن مسلسل بیل جانے پر بھی جب کسی نے نہیں اٹھایا تو انہوں نے سکندر کو فون ملایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔کوثر شاہ کو فون کان سے بنا بات کی ئے ہٹاتے دیکھ ظفر شاہ متجسس ہو کر پوچھنے لگے

آنیہ اٹھا نہیں رہی اور سکندر کا فون بند جا رہا ہے۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے اندرون سندھ جانے کے لی ئے نکل گ ئے ہوں۔۔۔۔۔کوثر شاہ جو کہ کچھ پل کے لی ئے پریشان ہوئ تھیں خد کو تسلی دیکر پر سکون ہو گئیں

یہ کیسی لاپرواہی ہے کم سے کم بتا کر تو جانا چاہی ئے تھا۔۔۔۔آپ فون کرتی رہیں میں بھی کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے سکندر اور آنیہ سے اس طرح کی غیر زمہ داری کی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ناراض ہو گی ہم سے۔۔۔۔۔ہم نے کل اس کی بات نہیں سنی نا۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ہاں شاید۔۔۔۔۔مجھے اس بات کا افسوس ہے کوثر۔۔۔۔۔۔۔صرف تمھاری وجہ سے میں نے سکندر کو معاف کیا ہے ورنہ میری بیٹی کی آنکھوں میں مجھے زرا خوشی نہیں دکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ کے چہرے پر یہ کہتے اداسی چھا گئی

اچھا تو پھر کیا کرتے؟؟؟؟؟؟ساری زندگی اسے گھر پر بٹھا کر رکھتے۔۔۔۔۔۔۔

ارے جوان ہیں دونوں گرم خون ہے ہو جاتی ہیں بہت سی باتیں۔۔۔۔۔۔ہم بڑوں کا فرض ہے بچوں کو صحیح راستے پر لانا ان کی زندگیوں کو خوشحال بنانا۔۔۔۔۔۔ہم نے جو کیا وہ تو ثواب کا کام ہے۔۔۔۔۔۔شیطان سب سے زیادہ کب خوش ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

۔جب میاں بیوی میں طلاق ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ہم نے تو دو میاں بیوی میں صلاح کرائی ہے اور ہم نے کونسا آنیہ کو زبردستی بھیجا ہے وہ اپنی رضامندی سے گئی ہے انشاءاللہ دیکھیئے گا میرا بھانجا کیسے اسے سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے پھر سے ظفر شاہ کو اپنی باتوں میں الجھا کر آنیہ کی فکر سے

آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ کی بات سن کر ظفر شاہ کمرے سے نکل گ ئے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا روحان چلا گیا آفس۔۔۔۔۔۔۔سیڑھیوں پر کھڑی عرشیہ کو دیکھ ظفر شاہ نے سوال کیا

نہیں وہ آنیہ کے گھر گ ئے ہیں پہلے اس سے ملیں گے پھر جائیں گے

۔۔۔۔۔۔عرشیہ جو کہ ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی چہرے پر فکر سجائے کہنے لگی

خیریت۔۔۔۔۔۔اکیلا گیا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے سوال کیا کوثر شاہ بھی اپنے کمرے سے باہر آ کر ان کی باتیں سننے لگیں

کون کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ زونین بھائ بھی گ ئے ہیں۔۔۔۔۔۔انہیں فکر ہو رہی تھی آنیہ کی تو بس ان سے ملنے اور خیریت لینے گ ئے ہیں۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے جواب دیا

روحان اور زونین گئے ہیں آنیہ اور سکندر کے گھر۔۔۔۔۔چلو یہ اچھا کیا ان دونوں نے۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کوثر شاہ کی بات کا جواب دیا۔۔۔۔۔۔

یہ نا جانے کب پیچھا چھوڑے گا میری بیٹی کا۔۔۔۔۔۔۔اگر یہ اسی طرح اس کے گھر آتا جاتا رہا تو بس پھر تو بس گیا اس کا گھر۔۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ دل ہی دل میں کڑنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔۔

روحان حواس باختہ ہاسپٹل میں بیٹھا تھا جب اس کی جیب میں موجود فون بجنے لگا۔۔۔۔۔۔اس نے اک گہرا سانس لیکر فون جیب سے نکالا تو اس پر ظفر شاہ کی کال آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس نے اک دفع زونین کیجانب دیکھا جو کہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اور پھر کال ریسیو کی

جی بابا۔۔۔۔۔روحان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا کہاں ہو۔۔۔۔۔مل لی ئے بہن سے ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ہم نے غلطی کر دی۔۔۔۔۔بہت بڑی غلطی۔۔۔۔۔۔روحان نے شکستہ لہجے سے کہا

کیا مطلب بیٹا۔۔۔۔۔کیا کہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔روحان کی بات سن کر ظفر شاہ اک دم گھبرا کر بولے۔۔۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔کوثر شاہ بھی اک دم آگے بڑھ کر بولیں۔۔۔۔۔

بابا آپ ہاسپٹل آجائیں۔۔۔۔۔روحان نے بس اتنا کہا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یوں فون پر کیا کیا بتائے۔۔۔۔۔

بیٹا بتاؤ تو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔آنیہ ٹھیک ہے اور سکندر۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ روحان کی ادھوری بات سے اور زیادہ پریشان ہو کر سوال پوچھنے لگے۔۔۔۔۔

اس سکندر کا تو نام نہ لیں آپ۔۔۔آپ بس ہاسپٹل آجائیں آنیہ کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔۔سکندر کا نام سنتے ہی روحان کی رگیں تن گئیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا سکندر کو جان سے مار دے۔۔۔۔۔۔روحان نے بس اتنا کہہ اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

ہیلو ہیلو۔۔۔بیٹا۔۔۔کیا ہوا آنیہ کو۔۔۔۔۔ظفر شاہ زور زور سے بولنے لگے۔۔۔۔

یااللہ خیر ہو اکیا ہے۔۔۔۔۔بتائیں تو صحیح۔۔۔۔کوثر شاہ فکر مند ہوتے پوچھ رہیں تھیں جبکہ ظفر شاہ جو کہ خدا دھوری بات جانتے تھے فون کے کٹ ہو جانے پر اور زیادہ پریشان ہو گئے۔۔۔

اللہ جانے ہاسپٹل چلیں۔۔۔جلدی۔۔۔آنیہ کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔

ظفر شاہ یہ کہہ کر دروازے کی جانب بھاگے۔۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔۔۔سکندر وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ ان کے پیچھے پیچھے جاتی پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ کہاں ہے اس کا نہیں بتایا روحان نے۔۔۔۔۔۔وہیں چل کر پتہ چلے گا۔۔۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھیں آپ۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔کوثر شاہ بھی جس حال میں تھیں اسی میں گاڑی میں بیٹھ کر پریشان ہونے لگیں۔۔۔۔۔۔

پریشے۔۔۔۔پریشے۔۔۔۔۔۔عرشیہ ظفر شاہ اور کوثر شاہ کی بات سن کر پریشے کے کمرے کی جانب بھاگ کر اس کا دروازہ بنا ناک کیئے اندر گھستے ہوئے بولی

کیا ہوا۔۔۔۔۔ٹھیک ہو تم۔۔۔۔۔۔پریشے جو کہ اپنے بال بنا رہی تھی عرشیہ کے یوں اچانک اندر جانے پر اک دم ڈر کر بولی۔۔

وہ آنیہ۔۔۔۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے گھبراتے ہوئے کہا

کیا۔۔۔۔کیا کہ رہی ہو۔۔۔۔پر سکون ہو کر بتاؤ۔۔۔۔۔۔پریشے نے عرشیہ کو صوفے پر بٹھا کر پر سکون کرتے ہوئے پوچھا

وہ آنیہ ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔۔اس کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔ صبح زونین بھائ آئے تھے اور پھر یہ اور زونین بھائ آنیہ سے ملنے گئے تھے۔۔۔۔۔اب وہ دونوں ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔۔۔آنیہ ٹھیک ہو گی نا پریشے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ اب رونے لگی تھی

رکو میں پتہ کرتی ہوں۔۔۔۔تم پر سکون رہو۔۔۔۔۔۔پریشے نے فون کر کے زاویار سے پوچھنا چاہا لیکن زاویار کا فون بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔پھر اس نے روحان کو فون کیا۔۔۔۔۔ مسلسل بیل جانے پر بھی جب کسی نے فون نہیں اٹھایا تو اس نے زونین کو فون ملایا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر تو بیل جاتی رہی۔۔۔۔۔پھر اک دم کسی نے فون رسیو کیا

زونین۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔آنیہ کیسی ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے فون رسیو و ہوتے ہی سوال کیا

اس کے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے پریشے۔۔۔۔۔۔بہت ظلم۔۔۔۔۔یہ کہ کر زونین نے فون کاٹ دیا۔۔۔۔۔۔فون کٹ کرتے ہی اس نے اپنا فون بند کر کے سائڈ میں رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے اس سے زیادہ بات نہیں ہو سکی تھی وہ پھر سے رونے لگا تھا۔۔۔۔۔وہیں ہاسپٹل کی زمین پر بیٹھے وہ پچھتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔بے بسی سی بے بسی تھی۔۔۔۔۔۔کاش میں نے تمھیں روک لیا ہوتا۔۔۔۔۔کاش یہ اچھائی کی زنجیر ہم دونوں کے پیروں میں نا بندھی ہوتی۔۔۔۔۔۔زونین کا حال برا تھا اسے کسی کی فکر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔وہ اک لڑکی جس کو وہ صرف خوش دیکھنا چاہتا تھا ۔۔۔۔جس کی آنکھ میں آنسو دیکھ وہ خود بے سکون ہو جایا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔اس کی بس اتنی سی خواہش تھی کہ اس کی محبت جہاں رہے جس کے بھی ساتھ رہے ۔۔۔۔چاہے اسے ملے نا ملے بس خوش رہے۔۔۔۔۔۔۔آج وہ زندگی اور موت کی

www.novelsclubb.com

جنگ لڑ رہی تھا نا جانے وہ کس اذیت سے گزری تھی۔۔۔۔زونین نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دی ئے تھے۔۔۔۔بار بار وہ اپنے سر کو دیوار پر دے مارتا حالانکہ اس کے سر کی چوٹ اس قسم کے عمل سے متاثر ہو رہی تھی اس کا سر بھی درد کرنے لگا تھا لیکن اسے اپنی فکر ہوتی تب نا۔۔۔۔۔۔۔

روحان بس زونین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اسکے دل میں بھی ملال تھا غصہ تھا دکھ تھا ۔۔۔پر پتہ نہیں کیوں زونین کی حالت دیکھ اسے زونین کے لی ئے بھی اپنے دل میں دکھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔اک بات تو وہ جان گیا تھا کہ زونین کی اس حالت کی وجہ صرف زونین اور آنیہ کی دوستی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بٹ کی رہائی ناممکن ہے سر۔۔۔۔۔زاویار نے سخت لہجے میں کہا

ایسا تم کہ رہے ہو۔۔۔۔ قانون کے مطابق جب تک پختہ ثبوت موجود نا ہوں ہم کسی کو گناہگار ثابت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔زاویار کے سینیئر راؤ نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے لاپرواہ انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا مطلب پختہ ثبوت نہیں۔۔۔۔۔میرے خیال سے ہمارے پاس جتنے ثبوت موجود ہیں ان کے بل پر ہم اسے آرام سے سزا دلوا سکتے ہیں۔۔۔۔۔زاویار کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا

سزا دینا کورٹ کا کام ہے۔۔۔۔۔ہمارا کام ثبوت پیش کرنا ہے۔۔۔۔اور رہی بات اس کی رہائی کی یا بیل ملنے کی یہ بھی کورٹ ہی کا کام ہے ہمارا کام قانون کے مطابق چلنا اور دوسروں کو چلانا ہے۔۔۔۔۔تو بہتر ہو گا میرے سامنے جزباتی نہ ہو۔۔۔۔جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔اس کے خلاف پختہ ثبوت اکھٹے کرو ورنہ اسے تم تو کیا کوئی اور بھی نہیں روک سکے گا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر اس نے میری بہن کو اغواء کرایا تھا آپ بھول گ ئے۔۔۔۔۔۔زاویار نے کھڑے ہوتے ہوئے جھنجھلا کر کہا

کیا ثبوت ہے تمھارے پاس اس بات کا۔۔۔۔۔اس وقت تو وہ جیل میں تھا تمھاری نگرانی میں۔۔۔۔۔وہ کیسے کر سکتا ہے یہ سب۔۔۔۔ہوائی تیر نا چلاؤ۔۔۔۔۔راؤ نے تنظیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا

سر میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔۔۔اس کے ساتھ جو لوگ ملے ہوئے ہیں ان میں سے اک آدمی میرے پاس بطور گواہ موجود ہے آپ بس دیکھتے جائیں۔۔۔۔۔میں اس بٹ اور اس کے ساتھیوں کو کیسے منظر عام پر لاتا ہوں۔۔۔۔۔۔زاویار نے جھوٹ کہا۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ اس کے جال میں ضرور پھنسیں گے اور جیسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا۔۔۔۔۔زاویار کے یہ کہتے ہی اس کے سینئر کے چہرے پر اک دم اتار چڑھاؤ آنے لگے

کیا مطلب تمھارا کون ہے وہ۔۔۔ابھی مجھے نام بتاؤ میں اسے خد دیکھوں گا۔۔۔۔۔

راؤ نے بوکھلا کر کہا

www.novelsclubb.com

سر نام تو میں ابھی نہیں بتا سکتا کیونکہ اس گواہ نے مجھے ابھی تک کچھ بتایا نہیں بس وہ مجھے الگ الگ نمبر سے فون کرتا ہے غالباً وہ کوئی یہیں کا آدمی ہے جسے ان سب کی ہر حرکت کا پتہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔زاویار نے پھر سے جھوٹ کہا۔۔۔۔۔

چلو پھر تم اس کا پتہ لگاؤ۔۔۔۔۔لیکن جب تک کوئی ثبوت نہیں ہو گا ہم اس کی بات پر بھی یقین نہیں کریں گے اس سے کہ دینا جو بھی مخبری کرے یا جو بھی ثبوت دے اس کی اچھے سے جانچ کر لے کیونکہ کسی بھی آفیسر کے گریبان پر ہاتھ ڈالنا آسان کام نہیں اور جھوٹا الزام تو کتنا ناقابل برداشت عمل ہے۔۔۔۔۔راؤ نے زاویار کو ڈھکے چھپے الفاظوں میں دھمکا دیا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی جی سر میں اچھی طرح جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔جب تک میرے ہاتھ ان لوگوں کی گردن تک نہیں پہنچیں گے میں کوئی بیوقوفی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔یہ کہ کر زاویار آفس سے باہر آیا اور سیدھا بٹ کی جانب روانہ

ہو گیا۔۔۔اب اسے اپنی اگلی چال چلنی تھی وہ جانتا تھا کہ اب اس کا سینئر ضرور گھبراہٹ میں کوئی غلطی کرے گا اور بس زاویار کو اسی غلطی کا انتظار تھا۔۔۔۔۔۔

کہاں ہے آنیہ کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔۔ ظفر شاہ اور کوثر شاہ روحان کے پاس آکر پوچھنے لگے۔۔۔۔۔۔

سکندر کہاں ہے۔۔۔۔۔وہ کیسا ہے۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے ان دونوں کے ساتھ۔۔۔۔۔ کوثر شاہ گھبراتے ہوئے پوچھ رہیں تھیں

اس کا نام نہ لیں آپ ابھی میرے سامنے۔۔۔۔۔وہ کمظرف انسان اگر ابھی میرے سامنے آگیا تو نا جانے میں اس کا کیا کروں گا۔۔۔۔۔ سکندر کا نام سنتے ہی روحان کو پھر سے غصہ آنے لگا تھا

ہوا ہے کیا ہے بتاؤ تو۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے روحان کی توجہ اپنی جانب مرکوز کرتے ہوئے پوچھا

اس گھٹیا انسان نے کی ہے آنیہ کی یہ حالت۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے روحان کے ماتھے کی رگیں اک دم پھول گئیں تھیں صاف ظاہر تھا اسے اس وقت شدید غصہ آرہا ہے

کیا کہہ رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ کو روحان کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا ہی ہوا ہے۔۔۔۔یہ دیکھیں یہ ملا مجھے آنیہ کے پاس پڑا ہوا۔۔۔۔۔روحان نے طلاق نامہ ان دونوں کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے روحان کے ہاتھ سے کاغز لیا۔۔۔۔اس کاغز پر جیسے ہی ان کی نظر پڑی ان کے پیروں تلے زمین ہی کھسک گئ۔۔۔۔۔اک دم انکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا اور وہ گرتے گرتے بچے۔۔۔۔۔۔

بابا سنبھالیں خد کو۔۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا اور پاس رکھی بینچ پر بٹھایا۔۔۔۔کوثر شاہ تو بالکل سکتے میں آگئ تھیں۔۔۔۔۔یہ سب تو انہوں نے

کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا آخر کوئی ماں کہاں یہ سب سوچتی ہے۔۔۔۔۔
فیصلہ چاہے صحیح ہو یا غلط ماں باپ تو اپنی اولاد کو خوش ہی دیکھنا چاہتے
ہیں۔۔۔۔انہوں نے بھی یہی چاہا تھا لیکن حقیقت اس کے بالکل بر عکس نکلی
تھی۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ ظفر شاہ کو سہارا دے ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر کے کمرے سے نکل کر
آتے ہی وہ سب اک دم ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے اس دوران زونین اسی انداز
میں اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھپائے بیٹھا رہا بنا کسی حرکت
کے۔۔۔۔۔ تبھی ظفر شاہ اور کوثر شاہ کا دھیان بھی اس کی جانب نہیں گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اب کیسی ہے آنیہ۔۔۔۔روحان نے ڈاکٹر کی جانب بڑھ کر پوچھا

مریض کو بہت چوٹیں آئیں ہیں انٹرنل انجری بھی ہے ہاتھ کی ہڈی اور اک پسلی
بری طرح سے فریکچر ہے۔۔۔۔۔ تقریباً پوری باڈی پر چوٹوں کے نشان ہیں کئی جگہ
سے گوشت پھٹ گیا ہے۔۔۔۔۔ سر پر بھی کئی چوٹیں ہیں کئی جگہ سے بال بری

طرح کھینچے گ ئے ہیں۔۔۔فی الحال تو وہ بیہوش ہیں۔۔۔۔جب تک ہوش میں نہیں آتیں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔۔یہ کہ کر ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔۔

میں نہیں مانتی کہ سکندر ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔ضرور بات کچھ اور ہے۔۔۔۔پتہ کرو وہ کہاں ہے۔۔۔۔کوثر شاہ کو اپنے کانوں سے سنی ہوئی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا

امی بس کر دیں ابھی۔۔۔۔اور اگر مجھے اس کے بارے میں پتہ چل بھی گیا نا تو وہ زندہ نہیں بچے گا تو بہتر ہو گا آپ ابھی مجھ سے اسے ڈھونڈنے کا نہیں کہیں۔۔۔۔روحان نے اپنی جیب سے فون نکالتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا

ہاں روحان۔۔۔۔یار وہ بزی تھا۔۔۔۔زاویار نے پہلی ہی بیل میں کال رسیو کرتے ہوئے کہا

یار وہ آنیہ۔۔۔۔اسے اس سکندر نے بے رحمی سے مارا ہے۔۔۔ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔۔روحان کا لہجہ پھر سے بھاری ہونے لگا تھا

کیا۔۔۔۔کب۔۔۔۔سکندر کہاں ہے۔۔۔۔۔اس کو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔زاویار جو کہ بٹ کے پاس سے واپس آرہا تھا تقریباً بھاگتے ہوئے گاڑی کی جانب روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔

اس کا تم پتہ لگواؤ۔۔۔۔وہ بھاگنا نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔۔روحان نے غصے سے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

زاویار نے اک دفع مڑ کر اپنے آفس کی جانب دیکھا جہاں اک سے بڑھ کر اک اچھے آفیسر موجود تھے لیکن پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنا فون نکالا اور اپنے خاص بندوں کو سکندر کو ڈھونڈنے کی ہدایات دیں ساتھ سب کو سکندر کی تصویریں بھی بھیج دیں۔۔۔۔۔تم بچو گے نہیں سکندر۔۔۔۔زاویار یہ کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھا اور تیزی سے کار کو ڈرائیو کرتا ہاسپٹل پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔

ظفر شاہ ہمت کر کے آہستہ آہستہ اٹھنے لگے۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں کوثر شاہ نے ان کو اس طرح اٹھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

اندر۔۔۔۔مجھے اندر لیکر چلو۔۔۔۔ ظفر شاہ کے لہجے میں زمانے بھر کا دکھ موجود تھا

کوثر شاہ جو خد آنیہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔ ظفر شاہ کے کہنے پر انہیں لیکر اندر گئیں۔۔۔آنیہ کو دیکھتے ہی بے ساختہ ان دونوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے۔۔۔۔۔چہرہ بری طرح سوجا ہوا سر پر جگہ جگہ پٹیاں ۔۔۔ہونٹ نیلے آنکھیں نیلی۔۔۔ گردن پر نیل ہاتھ پر پٹیاں پیر پر پٹیاں ۔۔۔۔۔

اس نے یہ سب کیسے سہا ہو گا۔۔۔ ظفر شاہ کے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا۔۔۔۔۔

کوثر شاہ سے تو یہ سب دیکھا ہی نہیں گیا تو وہ کمرے سے باہر چلی آئیں۔۔۔۔ان کا دل بھر آیا تھا۔۔۔۔وہ رونے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

اب کیوں رو رہی ہیں۔۔۔۔۔زونین ان کے رونے کی آواز سن کر اک دم ہوش کی دنیا میں واپس آتے بولا

کوثر شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا بس زونین کو آنکھوں میں آنسو اور حیرت لیئے دیکھتی رہیں

بتائیں نا۔۔۔۔جب وہ کہتی تھی کہ اسے اس کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔۔اس کے ساتھ نہیں رہنا تو آپ لوگ اسے زبردستی اس کے ساتھ بھیجتے تھے آپ لوگوں نے اس کی یہ حالت کی ہے۔۔۔۔آپ لوگ سکندر کے ساتھ برابر کے شریک ہو اس ظلم میں۔۔۔۔۔۔۔اب کیوں رو رہی ہیں۔۔۔۔خوش ہوئیں۔۔۔۔زونین کی آنکھیں انگارے کی طرح لال تھیں جبکہ لہجہ پتھر سے زیادہ سخت۔۔۔۔۔

زونین۔۔۔۔۔کیا کہ رہے ہو۔۔۔۔۔زاویار جو کہ ابھی ابھی آیا تھا زونین کو ٹوک کر فوراً اس کی جانب بڑھا

میں نے آپ سے کہا تھا نا مجھے بس اسے خوش دیکھنا ہے۔۔۔اب چاہے وہ کہیں بھی ہو۔۔۔جائیں دیکھیں اسے۔۔۔اس کا کیا حال ہوا ہے۔۔۔اچھا ہوتا میں اسے روک لیتا اسے جانے ہی نہیں دیتا۔۔۔زونین پھر سے ملال کی زد میں آ گیا تھا۔۔۔۔

ظفر شاہ بھی اب کمرے سے باہر آ گئے تھے اور زونین کی حالت کو حیرت سے دیکھ رہے تھے

صبر کرو میرے بھائی۔۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔زاویار نے زونین کو تسلی دینی چاہی

www.novelsclubb.com

کچھ ہونے بھی نہیں دوں گا میں اسے۔۔۔۔اب بس۔۔۔اب بہت ہو گیا۔۔۔آگے کی فکر نہیں ہے مجھے۔۔۔۔کیا کسی نے سوچا وہ کتنا چلائی ہو گی۔۔۔اس نے اس سے ہمدردی کی بھیک مانگی ہو گی لیکن اس شخص نے اس پر رحم نا کھایا ہو گا۔۔۔وہ یہ سب نہ جھیلتی اگر یہ دونوں اسے مجبور نہ

کرتے۔۔۔۔۔زونین اپنے ہوش میں نہیں تھا اور اچھا ہی تھا کہ وہ ہوش میں نہیں تھا کوئی تو تھا جو انہیں آئنہ دکھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔۔زونین۔۔۔۔ سنبھالو خود۔۔۔۔زاویار نے زونین کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا

بھائی ہم نے کیوں جانے دیا اسے۔۔۔۔۔زونین اب پھر سے رونے لگا تھا ۔۔۔۔۔جبکہ ظفر شاہ آنکھوں میں آنسو اور ملال لیئے زونین کی حالت کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔وہ سمجھ گئے تھے اس کی محبت کو اس کی محبت کی شدت کو۔۔۔۔روحان بھی دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔صرف اک کوثر شاہ تھیں جو بنا کوئی تاثر دیئے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

حریم کو ڈھونڈ کر کہو۔۔۔۔۔مجھ سے اوپر والی کلاس میں آ کر ملے۔۔۔۔۔۔شفق نے اپنے پاس سے گزرتی حریم کی اک کلاس فیلو کو کہا اور اورحان کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا کام ہے۔۔۔۔۔اور حان نے شفق کے پاس آ کر کہا

یہاں نہیں آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ شفق اور حان کو اپنے ساتھ سیڑھیوں سے اوپر لے گئ۔۔۔۔۔وہاں بھی بہت سے کلاس روم موجود تھے۔ان میں سے اک کلاس میں جہاں کوئ نہیں تھا وہ اس کے اندر چلی گئ

جلدی بتاؤ کیا کام ہے۔۔۔۔اور ایسی کیا بات ہے جو تم مجھے اوپر لے آئ ہو۔۔۔۔۔ اور حان کے چہرے پر ناگواری اتر آئ تھی

تم جانتے ہو نا اور حان میں فرسٹ ایئر سے تمھیں پسند کرتی ہوں۔۔۔۔۔ شفق نے اپنی بات کا آغاز پوری دیدہ دلیری سے کیا

یہ تمھارا مسئلہ ہے۔۔۔۔اس فضول قسم کی بات کے لئے تم نے مجھے یہاں بلایا ہے۔۔۔۔اور حان کو شفق کی بات نے غصہ دلا دیا تھا

تمھارے ارد گرد رہنا تم سے باتیں کرنا تمھارا ساتھ مجھے شروع سے ہی پسند ہے ۔۔۔۔شفق نے اور حان کے غصے کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا

اور مجھے سخت ناپسند۔۔۔۔۔اور حان یہ کہ کر اک دم مڑا۔۔۔۔

بہت بڑی غلطی کرو گے تم مجھے ٹھکرا کر۔۔۔۔۔اس میں ہے ہی کیا۔۔۔۔۔ناشکل ہے ناہی کوئی ادا۔۔۔۔۔ڈری سہمی بیوقوف سی لڑکی بس اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ شفق کو اپنی تزلیل برداشت نہ ہوئی

اک بات اس کی صفات میں جمع نہیں کی تم نے۔۔۔۔کہ وہ ڈری سہمی سی لڑکی میری بیوی ہے میری منکوحہ۔۔۔۔۔اور حان نے اپنے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

اس بات سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور حان۔۔۔اک بار سوچو تو صحیح۔۔۔اسے دیکھو اور خد کو تم دونوں کا کوئی میچ ہی نہیں۔۔۔۔۔ شفق نے آگے بڑھ کر اور حان کے سینے پر رکھا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔شاید یہ سب اس کی سوچی سمجھی چال تھی

کیونکہ یہاں اس نے اور حان کا ہاتھ پکڑا اور وہاں حریم کلاس کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔ان دونوں کو اک دوسرے کے اتنا پاس دیکھ حریم کو پہلے تو حیرت کا جھٹکا لگا پھر اسے اک عجیب سے احساس نے اگھیرا۔۔۔۔وہ اپنی نظریں جھکاتی اک دم کلاس سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

توبہ توبہ۔۔۔۔۔حریم نے تیزی سے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہا

ہاں بہت فرق ہے تم میں اور اس میں۔۔۔۔اور اس فرق کو حریم کو یا مجھے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تمھیں ہے۔۔۔۔تو بہتر ہو گا اس فرق کو سمجھو اور آئندہ میرے سامنے بھی نہ آؤ۔۔۔۔۔۔اور حان اس پر اک سخت نگاہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

پتہ نہیں کسی کی باتوں پر یقین کرنے کا زمانہ نہیں ہے کون اندر سے کیسا ہے اس کا اندازہ کسی بھی حال میں اس کی باتوں سے نہیں لگانا چاہیئے۔۔۔۔خیر مجھے کیا ۔۔۔ہمارا نکاح کونسا کوئی عام لوگوں کے نکاح کی طرح ہے جو مجھے کوئی فرق

پڑے۔۔۔ان کی مرضی جس کے قریب جائیں جس کے ساتھ گھومیں۔۔۔۔۔

حریم ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل کر اک بینچ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔وہ بات الگ تھی کہ اس کی ناک اور گال بالکل لال ہو گئے تھے۔۔۔شاید اسے برا لگا تھا لیکن وہ اس بات کا اقرار خد سے نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اورحان نے پورے کوریڈور کا جائزہ لیا لیکن حریم وہاں کہیں بھی موجود نہیں تھی۔۔۔اپنے بالوں کو پونی کی صورت میں باندھتا وہ بنا شفق یکجانب دیکھے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔۔اس کے چہرے پر کوئی فکر پریشانی نہیں تھی لاپرواہ سا چلتا وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

حریم کو اپنے موبائل میں مصروف اکیلا بیٹھا دیکھ وہ وہیں کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔اک اک کر کے تمام لڑکے لڑکیاں اپنے اپنے گھر روانہ ہو رہے تھے جبکہ حریم وہیں بیٹھی مسلسل فون کان پر لگاتی ہٹاتی پھر لگاتی پھر ہٹاتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا سب کو میرا فون کوئی کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔ حریم نے اک بار پھر زونین کو کال ملاتے ہوئے کہا

کیا ہوا۔۔۔۔۔اور حان حریم کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ حریم اور حان کے یوں اچانک آ کر بیٹھ جانے سے اک پل کے لیئے بری طرح ڈری لیکن پھر اگلے ہی لمحے خد کو سنبھالتے ہوئے بولی

کچھ تو۔۔۔۔۔کوئی آئے گا تمھیں لینے۔۔۔۔۔۔اور حان نے گیٹ کی جانب جانے والے راستے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا

ہاں۔۔۔۔۔بھائی کو آنا تھا۔۔۔۔انہوں نے کہا تھا وہ مجھے لیتے ہوئے جائیں گے گھر۔۔۔۔۔۔ حریم نے زاویار کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

کوئی فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔ بیل جا جا کر جب فون بند ہو گیا تو اس نے جھنجھلا کر کہا

ہو سکتا ہے مصروف ہوں تھوڑی دیر میں جواب دیں۔۔۔۔۔۔تم کہو تو میں رک جاتا ہوں جب تک کوئی نہیں آ رہا۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اور حان کو مسکراتا ہوئے دیکھ کر حریم کچھ پل کے لیئے اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔وہ شخص مسکراتا ہوا اسے آج بہت اچھا لگ رہا تھا یا شاید اس نے اسے کبھی مسکراتے ہوئے دیکھا ہی نہیں تھا

.....

عرشیہ کے زہن پر آنیہ کی فکر سوار تھی اس پر کسی سے رابطہ بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔وہ تیزی سے پریشے کے کمرے سے نکلی اور اپنے کمرے میں آئی اور چارج پر لگے موبائل کی جانب بڑھی۔۔۔ابھی اس نے موبائل اٹھایا بھی نہیں تھا کہ کسی کی تیز چیخ سے اک دم گھبرا کر مڑی۔۔۔۔۔

تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جا سکتیں۔۔۔۔۔جانتی ہو نا تم۔۔۔۔۔کھڑکی سے باہر کھڑی وہ آنیہ کے بنا سامنے آئے کہہ رہی تھی

عرشیہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔بس وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔وہ کھڑکی سے اندر عرشیہ کے پاس آنا چاہتی تھی لیکن عرشیہ کے پاس سے اٹھتی خوشبو اسے اس قدر ناگوار گزر رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اس کے قریب نہیں جا پا رہی تھی

تم چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تم نے جو کچھ بھی کیا ہے اسے بند کر دو۔۔۔۔پھر مجھے زمہ دار مت ٹھہرانا۔۔۔۔۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

عرشیہ اس کی بات سن کر اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ اس کے جاتے ہی سیدھی کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں اترتی جعفر شاہ کے کمرے کے دروازے پر جا کر رکی۔۔۔۔۔

تایا جان۔۔۔۔۔آجاؤں۔۔۔۔کمرے کو ناک کرتے اس نے اجازت طلب کی

آجاؤ بیٹا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے دروازہ خدا اٹھ کر کھول کر کہا

وہ آئی تھی۔۔۔۔۔لیکن وہ میرے قریب نہیں آسکی۔۔۔۔۔۔لیکن وہ مجھے دھمکا رہی تھی اس نے پہلے بھی مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ انہیں نقصان پہنچادے گی۔۔۔۔۔۔میں خدکو اس سے بچانے کے لیئے کسی اپنے کی قربانی نہیں دے سکتی تایا جان۔۔۔۔۔اگر اس نے ان کو یا کسی اور کو نقصان پہنچادیا تو میں کیا کروں گی۔۔۔۔۔عرشیہ گھبراتے ہوئے بنا سانس لیئے کہ رہی تھی

****

کچھ پل کے لی ئے تو وہ اسے دیکھتی ہی رہی۔۔۔روحان بھی حریم کی نظریں خد پر مرکوز پا کر کچھ پل کے لی ئے کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر ہوئے اسی کو دیکھنے لگا ۔۔۔۔۔لیکن جیسے ہی حریم کو اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا تو وہ نظریں جھکا کر شرمندہ ہونے لگی

تم نے کوئ سوال نہیں کیا۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کو مزید تنگ کرنے کے لی ئے یہ بات نکالی

یونیورسٹی میں موجود جو لوگ بھی ان دونوں کو جانتے تھے ان دونوں کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر گزر رہے تھے۔۔۔۔وہ دونوں پچھلے ہفتے ہر اک کی باتوں کا مرکز رہے تھے تقریبا سب ہی ان دونوں کے اغواء اور پھر نکاح کے بارے میں جانتے تھے۔۔۔۔حقیقت سب کے لی ئے ہی اک سوال تھی لیکن اک ایسا لڑکا جو کسی لڑکی کے پاس بھٹکنا تو دور ڈھنگ سے بات بھی نہیں کرتا جو حریم تک سے کبھی

سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔آج سب کے سامنے اس سے مسکراتے ہوئے بات کر رہا تھا یہ منظر سب کے لیئے ہی الگ تھا۔۔۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔حریم سب کی نظریں اپنی جانب مرکوز پا کر تھوڑی بے سکون ہوتے ہوئے بولی

لوگوں کی فکر مت کرو۔۔۔۔پر سکون ہو کر بیٹھ جاؤ۔۔۔کچھ غلط نہیں کر رہی ہو تم۔۔۔۔اور حان کو حریم کا اتنی سی بات پر پریشان ہو جانا بالکل نہیں بھایا تھا۔۔۔۔وہ حریم کو مضبوط دیکھنا چاہتا تھا کم سے کم وہ یہ تو چاہتا ہی تھا کہ وہ لوگوں کی فکر اور رائے کو اہمیت نہ دے اپنی زندگی اپنے حساب سے جیئے۔۔۔نا کے دوسروں کے خاص طور پر غیروں کے۔۔۔

مجھے توجہ کا مرکز بننا پسند نہیں۔۔۔۔حریم نے اور حان کے ہی لہجے میں اور حان کو جواب دیا

لیکن میری توجہ کا مرکز تو تم ہی ہو کئی مہینوں سے۔۔۔۔۔اور حان کی زبان سے بے ساختہ نکلا جس پر وہ خد بھی شرمندہ ہوا لیکن اب تو نکل گیا تھا۔۔۔۔

آپ یہ سب باتیں کرنے بیٹھے ہیں تو آپ چلے جائیں۔۔۔۔میں اکیلے انتظار کر لوں گی۔۔۔۔۔چاہیں تو شفق کے ساتھ جا کر ایسی باتیں کر لیں اسے اچھا لگتا ہو گا مجھے نہیں۔۔۔۔حریم بھی جزبات میں آ کر وہ سب کہتی چلی گئی جو اس نے سوچا تھا کہ اور حان کے سامنے کبھی طور پر نہیں کہے گی

تو تمھیں برا لگا۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے اور حان کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ اتر آئی

www.novelsclubb.com

مجھے کیوں برا لگے گا۔۔۔۔۔حریم نے ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں کہا

مجھے تو بہت لگتا اگر میں تمھیں کسی کے ساتھ دیکھتا تو۔۔۔۔۔شاید میں اسے ہسپتال پہنچا چکا ہوتا ابھی تک۔۔۔۔

اور حان نے اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کرتے ہوئے کہا

مجھ میں اور آپ میں بہت فرق ہے جناب۔۔۔۔۔پتہ ہے مجھے کیا برا لگتا ہے ۔۔۔۔۔یہ آپکے بال۔۔۔۔۔۔یہ آپکا انداز اف توبہ۔۔۔۔ حریم نے اس کے بالوں کی برائی کی تھی وہ بال جو اسے حد سے زیادہ عزیز تھے۔۔۔۔۔پہلے ہی اسے دل میں شفق کا اور حان کے اتنے پاس کھڑا ہونا بالکل پسند نہیں آیا تھا اور یہ بات اسے الجھن دلا رہی تھی۔۔۔۔اس کے اوپر اور حان کی ایسی باتیں وہ غصے میں آکر کہتی چلی گئی۔۔۔۔۔

اور حان بس حریم کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔آج تک کسی نے اس کے بالوں کو کچھ نہیں کہا تھا جو بھی اس کے بالوں کا ذکر کرتا تھا ہمیشہ تعریف ہی کرتا تھا آخر اس نے اپنے بالوں کو رکھا ہی اس انداز سے تھا۔۔۔۔۔شاید کسی میں ہمت بھی نہیں تھی اس کے بالوں کو کچھ کہنے کی۔۔۔۔ حریم نے بھی پہلے کبھی کچھ نہیں کہا تھا اور اب کہنے کی وجہ شاید یہ تھی کہ وہ اس میں دلچسپی لینے لگی تھی اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب

اور حان اسے کچھ نہیں کہے گا کچھ بھی تھا وہ اور حان کے ساتھ کمفرٹیبل محسوس کرنے لگی تھی

سوری۔۔۔۔میں غصے میں بولتی چلی گئ۔۔۔۔۔حریم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے فوراً ہی معافی طلب کی۔۔۔۔

گھر چلو۔۔۔۔۔اور حان فوراً ہی اٹھ کر بولا

لیکن آپ تو گاڑی میں نہیں آئے۔۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔۔حریم گھبرا کر بولی

اک دفع اور فون کرو پھر گھر چلو۔۔۔۔۔اور حان ابھی کہ ہی رہا تھا کہ حریم کے فون پر زاویار کی کال آنے لگی۔۔۔۔

ہیلو بھائ۔۔۔۔میں کب سے آپکو فون کر رہی تھی۔۔۔۔۔حریم نے فون کان سے لگاتے ہی کہا

www.novelsclubb.com

گڑیا۔۔۔آپ اور حان کو دیکھو اگر وہ یونیورسٹی میں ہے تو اس کے ساتھ گھر چلی جاؤ۔۔۔میں نہیں آسکوں گا آپ کو لینے۔۔۔۔۔۔زاویار زونین کے بالکل پاس زمین پر بیٹھے فون پر بات کر رہا تھا اس نے اپنے لہجے کو حتی الامکان پر سکون بنانے کی کوشش کی تھی تاکہ حریم پریشان نہ ہو اور سکون سے گھر چلی جائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آنیہ حریم کی بہت اچھی دوست ہے اور حریم اس کے واپس جانے کے سخت خلاف تھی۔۔۔۔۔اگر حریم کو آنیہ کا پتہ چلا تو وہ برداشت نہیں کر پائے گی اور کم سے کم وہ یونیورسٹی میں اسے یہ سب بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن بھائی۔۔۔۔۔وہ گاڑی پر نہیں آئے۔۔۔۔۔حریم نے اٹھ کر اور حان سے تھوڑا دور ہوتے ہوئے کہا

میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر فون کٹ کر دیا اگلے ہی لمحے اور حان کا فون بجنے لگا۔۔۔۔۔حریم آہستہ سے چلتی اس کی جانب گئ

www.novelsclubb.com

جی بھائی۔۔۔۔۔ٹھیک ہے بھائی آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔۔۔اور حان نے بنا کوئی سوال کیے بس اتنا جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔حریم نے پوچھا

چلو گھر۔۔۔۔۔۔اور حان نے اپنی جیب سے اپنی بائیک کی چابی نکالتے ہوئے کہا

میں بائیک پر نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔۔حریم نے بچوں کی طرح گردن نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

میں تمھیں بائیک پر لیکر جا بھی نہیں رہا۔۔۔۔اور حان نے کہا اور اٹھ کر چل دیا اسے کہیں نا کہیں حریم کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی

حریم اور حان کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ کار ڈرائیو کرتا اس کے سامنے آرکا۔۔۔۔۔

یہ کہاں سے آئی۔۔۔۔۔حریم نے سوال کیا

دوست سے لی ہے اسے بائیک دے دی۔۔۔۔۔اور حان نے بنا حریم کی جانب دیکھے کہا۔۔۔۔۔

حریم اس کا جواب سن کر چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔

تمھیں میں نے کتنی دفع کہا ہے۔۔۔۔۔میں کمظرف نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔تم سے محبت کرتا ہوں بہت کرتا ہوں لیکن اپنی حدوں کو بھی جانتا ہوں۔۔۔اتنے دن تم میرے ساتھ رہیں کیا تمھیں تب بھی اس بات کا اندازہ نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔کیا میں تمھیں موقع پرست لگتا ہوں۔۔۔۔۔۔تم میری بیوی ہو نکاح میں ہو تم میرے لیکن اس کا مطلب ہر گز نہیں کہ میں تمھاری حدوں کی عزت نا کروں۔۔۔۔۔۔

یہ کہ کر اور حان گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔۔۔۔اس کے بعد پورے راستے ان دونوں نے کوئ بات نہیں کی۔۔۔۔گھر کے قریب پہنچتے ہی حریم اپنا بیگ وغیرہ جلدی جلدی اٹھانے لگی وہ گاڑی سے جلد سے جلد نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

میری بات سنو حریم۔۔۔۔۔اور حان نے کار کو آہستہ کرتے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے حریم کو مخاطب کیا

جی۔۔۔۔۔ حریم نے چشمے کے پیچھے چھپی اپنی آنکھیں پوری کھول کر پوچھا

میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔اور حان نے بنا حریم کی جانب دیکھے کہا

بولیں۔۔۔۔۔ حریم نے اک نظر اور حان کی جانب دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگی اس کے دل نے اک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں چھوڑو بعد میں۔۔۔۔۔اور حان نے کچھ سوچ کر بات کو ٹال دیا شاید اسے یہ وقت مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔ حریم حیرت سے اسے دیکھنے لگی جس نے پھر سے گاڑی کی اسپیڈ بڑھا دی تھی۔۔۔۔۔

مریض کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔۔اک نرس نے کمرے سے باہر نکل کر کہا

نرس کے کہتے ہی سب اک دم کمرے کی جانب بھاگے۔۔۔۔اندر آنیہ تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولے لیٹی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ وہ یہاں کیوں ہے اور اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ تھوڑے ہی پل میں ہر درد بھری یاد اس کے ذہن کے پردوں پر گردش کرنے لگ گئ

اک آنسو صرف اک آنسو اس کی آنکھ سے بہا۔۔۔۔شاید آنسو اس کی آنکھوں میں ختم ہو گئے تھے یا پھر اس کی آنکھوں نے اتنے آنسو بہا دیئے تھے کہ اب وہ اک آنسو بھی بہانہ نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو اب آنیہ۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر آنیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

آنیہ نے کچھ نہیں کہا بس اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے گرد نیل کے نشان دیکھ روحان کو پھر سے تیش آنے لگا تھا۔۔۔

میرا تم سے وعدہ ہے اس شخص کا میں اس سے بھی برا حال کروں گا۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دو میں اس شخص سے تمھیں بچا نہیں سکا۔۔۔۔۔۔روحان غم و غصّے کی ملے جلے اثرات لئے کہ رہا تھا

پہلے اس سے پتہ تو کرو یہ کس نے کیا ہے کیا پتہ اس سب میں سکندر کی کوئی غلطی نا ہو۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ آگے بڑھ کر بولیں

کوثر شاہ کی بات آنیہ کے دل پر کسی کھنجر کی طرح چبھی تھی۔۔۔۔۔پھر سے آنیہ کانوں میں سکندر کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے۔۔۔۔۔

میں نے آپ سے کہا ہے نا آپ اس کا نام مت لیں۔۔۔۔۔۔نا جانے آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں۔۔۔۔۔روحان نے جھنجھلا کر کہا

کوثر شاہ کو روحان کی بات اچھی نہیں لگی تھی ان کا کہنا تھا کہ جب تک پوری بات پتہ نہیں چلتی کسی کو قصوروار مت ٹھہراؤ۔۔۔۔۔لیکن انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ جو کہ رہیں ہیں وہ سچ ہے۔۔۔۔

میں نے اسے نیم مردہ حالت میں کاغز کے ٹکڑے کے ساتھ لہولوہاں دیکھا ہے۔۔۔۔وہ تواللہ کا شکر ہے زونین کو خیال آیا کہ آنیہ کو دیکھ آتے ہیں اگر وہ نہ آتا تو میری پھول سی بہن ابھی تک وہیں پڑی ہوتی نا ہمیں خبر ہوتی نا ہم دیکھتے ۔۔۔۔۔روحان آنکھوں میں غصہ لی ئے کہ رہا تھا۔۔۔روحان تم سنبھالو خد کو چاچی بھی پریشان ہیں تم کیسے ان سے اس طرح بات کر سکتے ہو۔۔۔۔زاویار روحان کو پکڑتے ہوئے کمرے سے باہر لیجا کر بولا

توان کو بھی تو سمجھاؤ کہ مت لیں اس کا نام اس وقت ہمارے سامنے۔۔۔۔کیا انہیں آنیہ کی حالت دیکھ زرا دکھ نہیں ہوتا۔۔۔۔کیا انہیں زرا بھی اس بچی پر ترس نہیں آتا۔۔۔۔یہ سب میری غلطی ہے میں اپنی زندگی میں اس قدر کھویا رہا کہ میں نے اپنی بہن کا خیال ہی نہیں رکھا اس پر دھیان ہی نہیں دیا نا جانے پہلے بھی وہ اس کے ساتھ کیا کیا کرتا رہا ہو گا۔۔۔۔ایسے ہی تھوڑی وہ اس سے خلع لینا چاہتی

www.novelsclubb.com

تھی۔۔۔۔۔۔مجھے اس کی بات سننی چاہیے تھی اس کا ساتھ دینا چاہی ئے تھا۔۔۔۔۔روحان کو احساس شرمندگی نے آگھیرا تھا

میرے بھائی۔۔خد کو قصوروار مت ٹھہراؤاب کسی کے چہرے پر تو لکھا نہیں ہوتا نا کہ وہ کیسا ہے تم نے یا باقی سب نے جو بھی کیا آنیہ کا بھلا سوچ کر ہی کیا تھا۔۔۔۔۔ زاویار نے اسے تسلی دلانا چاہی

نہیں ہم سب شامل ہیں اس ظلم میں۔۔۔۔۔میں خد کو کبھی معاف نہیں کروں گا ۔۔۔۔نا ہی میں ماما اور بابا کو معاف کروں گا۔۔۔۔۔یہ سب ہماری غلطی ہے جس کی سزا اس بچاری کو ملی۔۔۔۔۔۔وہ تو بس تابعداری کی بھینٹ چڑھی۔۔۔۔۔بس آج کے بعد میں اسے اور اس کے معاملات کو خد دیکھوں گا۔۔۔روحان آنیہ کے ہوش میں آنے کے بعد اور زیادہ شرمندگی محسوس کرنے لگا تھا اس کا دل کسی کی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا دراصل یہ احساس پشیمانی تھا غصہ تھا ملال تھا۔۔۔۔۔۔

زاویار وہیں خاموش کھڑا اسے دیکھنے لگا اب وہ اسے کیا کہتا کیا سمجھاتا۔۔۔۔ملال کی زد میں تو اس کا دل بھی تھا لیکن کسی بھی جزبات کے آگے زاویار خد کو کہاں کمزور پڑنے دیتا تھا لیکن اک فیصلہ تو اس نے بھی کر لیا تھا کہ وہ سکندر کو کسی صورت چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔۔۔

تم کیوں اس کی باتوں میں آتی ہو میری بچی۔۔۔۔۔۔وہ تو چاہتی ہی یہی ہے اور وہ ہی نہیں اس مخلوق کے تقریباً سب ہی یہی چاہتے ہیں کہ وہ کسی طرح ہم پر یعنی انسانوں پر حاوی ہو جائیں۔۔۔۔اور یہ سب وہ اپنے لی ئے نہیں کرتے اپنے سردار شیطان یعنی ابلیس کو خوش کرنے کے لی ئے کرتے ہیں۔۔۔ جعفر شاہ نے فکر مندانہ لہجے میں کہا وہ یہ بات کئی بار اسے سمجھا چکے تھے لیکن ہر بار ہی وہ کمزور پڑ جاتی تھی اس میں اس کی غلطی بھی نہیں تھی اتنے سالوں سے وہ اس کے ساتھ تھی اتنی آسانی سے تو پیچھا چھوڑنا نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کوشش کرتی ہوں لیکن وہ اور زیادہ ڈراتی ہے میں کیا کروں آخر میں وہ ہی جیت جاتی ہے۔۔۔۔میں سچ کہ رہی ہوں تایا جان میں بہت کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔عرشیہ کی آنکھوں میں یہ کہتے آنسو امڈ آئے۔۔۔۔

بیٹا مجھے یقین ہے تم کوشش کرتی ہو۔۔۔۔۔اور اس بات پر بھی یقین ہے کہ تمھاری کوشش سے اسے تکلیف پہنچتی ہو گی۔۔۔۔۔اک بات بتاؤ۔۔۔۔۔تم کسی انسان بہت برے انسان کی قید میں ہو اور پھر تم اس کے پاس بندھے بندھے اس کی مخالفت کرو اس پر وار کرو اس کے سامنے قید سے آزاد ہونا چاہو تو وہ انسان کیا کرے گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

وہ غصہ کرے گا۔۔۔۔مجھ پر سختی کرے گا ہو سکتا ہے مجھے اور زیادہ قید کر دے۔۔۔۔۔عرشیہ نے جواب دیا

اور اگر ایسے میں تمھارے ہاتھ کوئی کنکر پتھر آئے اور تم اسے دے مارو تب وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے پھر سے سوال کیا

پھر تو وہ بہت غصہ کرے گا ہو سکتا ہے مجھے نقصان بھی پہنچادے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

اب سوچو کہ تم وہیں بندھے بندھے بس پہلے خد کو مضبوط کرو اک لائحہ عمل تیار کرو پھر موقع دیکھ کر اس پر وار کرو تو کیا یہ ممکن ہے کہ تم اس سے رہائ پالو۔۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے پھر سوال کیا لیکن اس بار ان کے چہرے پر اطمینان بخش مسکراہٹ تھی

جی۔۔۔ عرشیہ نے ہلکی سی گردن ہلا کر جواب دیا

بس بیٹا سمجھلو تم کسی برے آدمی کی قید میں ہو۔۔۔۔۔ تم اس سے ڈرتی بھی ہو اور اب تم نے اپنی آزادی کے لی ئے آواز اٹھائی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ تمھیں ڈرائے گی بھی۔۔۔۔۔ دھمکائے گی بھی تم پر گھیرا بھی تنگ کرے گی۔۔۔۔۔ لیکن تمھیں کیا کرنا ہے۔۔۔ آہستہ آہستہ خد کو اس کی گرفت میں ہی مضبوط کرنا ہے عبادت کرو اللہ سے مدد طلب کرو۔۔۔۔۔ دعا مانگو۔۔۔۔۔ اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتا ہے

مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔۔۔۔تو تم نماز میں گڑگڑا کر مانگو کہ اللہ تمھیں اس سے نجات دلا دے۔۔۔۔تہجد میں دعا مانگو۔۔۔۔۔میں یا روحان یا حرا کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن اللہ چاہے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا کیا پتہ اللہ اس کے دل کو بدل دے کیا پتہ اللہ پاک اسے کمزور کر دے۔۔۔۔کیا پتہ اللہ پاک کوئی اور راستہ نکال دے اللہ کے لی ئے یہ سب آسان ہے میری بیٹی۔۔۔۔

کہتے ہیں تہجد بڑی لاڈلی عبادت ہے اپنی ہر بات منوا لیتی ہے تم مانگو تو صحیح وہ دے گا اس کی یہی شان ہے۔۔۔۔۔

بس مانگنے کا انداز ایسا ہونا چاہی ئے کہ فرش تا عرش اس کی بنائی ہر مخلوق رشک کرے۔۔۔۔۔۔

یہ جو مخلوق ہے نا ہم سے ڈرتی ہے لیکن جیسے کہ یہ آخری وقت چل رہا ہے ہم تیزی سے آخرت کی جانب بڑھ رہے ہیں تو شیاطین غالب آگ ئے ہیں وجہ دین سے دوری ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو وہ اپنے

نیک بندوں کی مدد کرتا ہے پھر چاہے وہ فرعون سے بنی اسرائیل کو نجات دلانا ہو یا پھر طوفان میں نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو بچانا ہو۔۔۔۔غزوہ بدر ہو یا پھر مچھلی کے پیٹ میں موجود یونس علیہ السلام ہوں۔۔۔۔۔اس کو جب جب اس کے بندے سچے دل سے پکارتے ہیں وہ مدد بھیجتا ہے لیکن اسے شرک پسند نہیں جب اس سے مدد مانگو تو کسی اور سے مدد کی امید نا لگاؤ۔۔۔۔۔اپنی جانب سے پوری محنت کرو اور امید بس اس خدا سے لگاؤ۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے کافی حد تک عرشیہ کو پر سکون کر دیا تھا

مطلب میں جیسے جیسے اس سے دور ہوتی جاؤں گی وہ مجھے اور ڈرائے گی تاکہ میں اس کی گرفت میں واپس آ جاؤں لیکن مجھے کوشش کرتے رہنی ہے اور اللہ سے مدد طلب کرنی ہے۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے ان کی بات کو سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی میری بچی۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

روحان کہاں ہے وہ نہیں آیا آج تمھارے ساتھ ورنہ وہ تمھیں ایسے اکیلا چھوڑتا نہیں ہے۔۔۔۔۔آفس گیا ہے کیا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے اس کا دھیان دوسری جانب لگانے کے لیئے سوال کیا

وہ تو ہاسپٹل میں ہیں نا۔۔۔۔۔۔عرشیہ کو لگا جعفر شاہ کو معلوم ہو گا

کیوں خیریت سب ٹھیک ہے۔۔۔جعفر شاہ اک دم پریشان ہو کر بولے

آپکو نہیں پتہ۔۔۔۔۔آنیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ ہاسپٹل میں ہے باقی سب بھی وہیں ہیں۔۔۔۔۔عرشیہ کو جتنا معلوم تھا اس نے بتایا پوری بات تو اسے بھی معلوم نہیں تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ خیر میں پتہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔جعفر شاہ اپنے موبائل کی جانب بڑھے

وہ لوگ فون نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔۔بہت بار فون کیا لیکن کوئی بات نہیں کر رہا۔۔۔۔عرشیہ نے انہیں روک کر کہا

ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہا ان کی آنکھوں میں واضح فکر تھی

ٹھیک ٹھیک نہیں پتہ لیکن سکندر نے کچھ کیا ہے تبھی وہ ہسپتال میں ہے۔۔۔۔۔یہ اور زونین بھائی گئے تھے صبح آنیہ سے ملنے تب وہاں شاید کچھ ہوا۔۔۔۔۔۔عرشیہ جتنی بات جانتی تھی اتنی بتا کر کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔

سر جس آدمی کا آپ نے کہا تھا اس کی کوئی انفارمیشن نہیں مل رہی۔۔۔۔۔زاویار کو کسی نے فون کر کے اطلاع دی

تم پھر بھی اسے ڈھونڈتے رہو۔۔۔۔کہیں نا کہیں کوئی نا کوئی تو اس نے سوراخ پیچھے چھوڑا ہو گا۔۔۔۔۔وہیں اپارٹمنٹ کے چوکیدار سے پتہ کرو وہ کب گیا اور کہاں گیا اور کیسے گیا۔۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر یہ کہتے سختی اتر آئی تھی

سر میں گیا تھا اس کے اپارٹمنٹ۔۔۔۔۔چوکیدار کا کہنا ہے کہ وہ صبح فجر کے وقت نکلا تھا۔۔۔اس کو لینے کے لیئے اک گاڑی آئی اور وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔مقابل نے جواب دیا

گاڑی اس کی تھی یا رینٹ کی پتہ کیا تم نے یہ۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

سر گاڑی رینٹ کی تھی گاڑی والے سے بھی بات ہوئی ہے وہ کہ رہا ہے وہ بیچ رستے میں اتر گیا تھا اور پھر کہیں خد چل کر گیا تھا اب وہاں سے آگے کی کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔۔۔۔ہو سکتا ہے اس نے کوئی دوسری گاڑی کی ہو لیکن اس کا پتہ چلانا ناممکن ہے اور عین ممکن یہ بھی ہے کہ وہ اس علاقے میں ہی کہیں چھپا ہو لیکن اک رہائشی علاقے میں ہم اسے کہاں ڈھونڈیں۔۔۔۔۔۔مقابل نے زاویار کے ہر سوال کا جواب دے دیا تھا

ٹھیک ہے تو پھر اس علاقے میں آج کے دن نظر رکھوا گر وہ وہیں ہو گا تو ضرور گھر سے نکلے گا اور اگر نہیں نکلا تو پھر ہم اپنا دائرہ وسیع کریں گے۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا

تم پاتال میں بھی چھپ جاؤ گے ناسکندر تو میں تمھیں وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے کہا

موبائیل پر موجود پریشے کی لاتعداد مس کال دیکھ کر زاویار نے پریشے کو فون کیا۔۔۔فون پہلی ہی کال میں رسیو ہو گیا تھا۔۔۔

کیسی ہے آنیہ اب۔۔۔۔پریشے نے چھوٹتے ہی پوچھا

ہوش آگیا ہے لیکن ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔زاویار نے بھی کم سے کم لفظوں میں جواب دیا۔۔۔۔۔

زونین ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے اٹکتے اٹکتے پوچھا

پتہ نہیں وہ کہاں ہے۔۔۔۔ابھی تو یہیں تھا رکو میں اسے دیکھ کر پھر تمھیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے زونین کو تلاش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔پریشے نے بس اتنا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔تفصیل جاننے کی اس میں ہمت بھی نہیں تھی اسی لیئے اس نے کچھ بھی نہیں پوچھا

زونین کو دیکھا آپ نے۔۔۔۔۔زاویار نے فون رکھتے ہی ظفر شاہ سے پوچھا لیکن جب انہوں نے نفی میں گردن ہلائی تو وہ کوریڈور میں آگے بڑھ گیا ساتھ ہی ساتھ وہ زونین کو فون بھی ملا رہا تھا۔۔۔۔۔

زونین کا نمبر بند ہونے کی وجہ سے اس کا دل گھبراہٹ محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔کہاں چلے گئے تم زونین۔۔۔۔۔خدا کو واسطہ ہے تمھیں کوئی غلط قدم مت اٹھانا۔۔۔۔۔۔زاویار ہر طرف اپنی نظریں گھماتے زونین سے دل ہی دل میں ہمکلام تھا۔۔۔۔۔۔۔ہاسپٹل سے باہر نکلتے ہی زاویار کی نظر دور کھڑے

www.novelsclubb.com

زونین پر جیسے ہی گئی اُس کے دل کو تھوڑا سکون سا ملا۔۔۔۔۔دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتا وہ زونین کے بالکل پاس جا کر کھڑا ہو گیا

تم مجھے کہیں نہیں دکھے میں پریشان ہو گیا تھا۔۔۔زاویار نے کہا

زونین اپنی بھیگی آنکھیں سڑک پر مرکوز کئے خاموشی سے کھڑا رہا

صبر کرو میرے بھائی۔۔۔۔امی کی بات بھول گئے۔۔۔۔ان سے سیکھو انہوں نے بھی تو اپنی زندگی میں کتنے دکھ دیکھے بابا سے جدائی برداشت کی۔۔۔۔ہم سب کو پالا۔۔۔۔کیا تمھیں وہ کبھی شکستہ حال ملیں۔۔۔۔ان کی زندگی کیا تمھارے لئے اک مثال نہیں۔۔۔زاویار نے زونین کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔

کیا آپکو پتہ ہے میں روحان بھائی کے ساتھ آنیہ کو دیکھنے کیوں گیا تھا۔۔۔۔زونین نے بنا زاویار کی جانب دیکھے کہا

ہاں تمھیں کیسے پتہ چلا۔۔۔کہ وہ۔۔۔۔۔زاویار نے حیرت سے سوال کیا

کیونکہ میں نے خواب دیکھا تھا اس میں وہ مجھے پکار رہی تھی مدد کے لیئے بلا رہی تھی۔۔۔۔۔اور اک اور بات یہ خبر مجھے آنیہ نے نہیں بلکہ جنگل میں موجود اس چڑیل نے دی تھی کیا آپ جانتے ہیں مجھے اس نے اس کے ساتھ اور کیا بتایا۔۔۔۔۔زونین کی لال آنکھیں اب زاویار کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں

وہ کہ رہی تھی امی میری وجہ سے مری تھیں۔۔۔۔کیا یہ بات سچ ہے کہ آنیہ کی شادی آخری وقت میں امی کی رضامندی سے ہوئی تھی۔۔۔۔کیا یہ بات سچ ہے کہ سب چاہ رہے تھے کہ آنیہ کا نکاح بعد میں ہو لیکن امی نے کہ کر اس کا نکاح کروایا۔۔۔۔۔۔زونین کی آنکھوں اور لبوں پر سوال ہی سوال تھے

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔۔۔۔لیکن تمھیں کیسے۔۔۔۔۔۔زاویار حیرت میں تھا

اس نے بتایا۔۔۔۔۔امی کو جب پتہ چلا کہ میں آنیہ سے محبت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے ہی محبت کرتی ہے اور پھر میرا ہوش میں آجانا ان سے برداشت نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے ہی شادی کروائی تھی اسی لیئے وہ میرے غم میں اس دنیا سے چلی

گئیں۔۔۔۔۔بھائی میرے غم۔۔۔۔۔میری ماں کی زندگی بھی غموں کی نظر ہو گئ

اور انکے آخری لمحات بھی غموں کے حوالے ہی تھے۔۔۔۔۔۔مجھ سے جڑا ہر اپنا

غمزدہ ہے۔۔۔۔۔۔آنیہ کا حال دیکھو۔۔۔۔۔امی چلی گئیں۔۔۔۔۔یا

اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین کا سر شدید درد کر رہا تھا اس کا دماغ اتنا تناؤ کہاں

برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔دل الگ غمزدہ تھا۔۔۔۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔زاویار جانتا تھا اس وقت زونین کو کس کی ضرورت

ہے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے صاف انکار کیا

ہم اسے بھی گھر لا رہے ہیں۔۔۔ہوش آگیا ہے اسے بس تھوڑی دیر میں گھر پر ہوں

گے۔۔۔۔۔۔زاویار نے اس کے ہاتھ کو کس کر پکڑا ہوا تھا

بھائی پلیز۔۔۔۔۔۔زونین نے کہا

زونین پلیز۔۔۔۔آخری بار اپنے بھائی کا کہا مان لو۔۔۔۔۔زاویار نے منت کرنے کے انداز میں کہا اس کے بعد زونین نے کوئی مزاہمت نہیں دکھائی۔۔۔۔۔

سب کہاں ہیں۔۔۔۔عرشیہ۔۔۔۔۔حریم نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا کیونکہ پورے گھر میں ہی عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ سب آنیہ کو لیکر ہاسپٹل گئے ہیں۔۔۔۔۔عرشیہ نے جواب دیا

کیا ہوا آنیہ کو۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے حریم پوچھتی اس کے پیچھے سے گھر کے اندر آتے اورحان نے عرشیہ سے سوال کیا

وہ۔۔۔۔۔۔سکندر نے کچھ کیا ہے مجھے پوری بات نہیں معلوم لیکن وہ ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے حریم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ جانتی تھی حریم کے لئے یہ خبر کسی شاک سے کم نہیں ہو گی

کیا مطلب۔۔۔۔کیا کیا اس نے۔۔۔۔۔حریم نے سوال کیا

اس نے مارا ہے اسے۔۔۔۔۔ابھی ان سے میری بات ہوئی تھی کہ رہے تھے ہوش آگیا ہے حالت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔۔پریشے جو کہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی حریم کی بات کا جواب دیتے اس کے پاس آکر بولی

بولا تھا میں نے مت بھیجو اسے۔۔۔۔۔وہ کہ رہی تھی اسے اس کے ساتھ نہیں رہنا لیکن اک نے نہیں سنی۔۔۔۔بلاؤ چاچی کو بولو دیکھیں اب کیا کیا ہے ان کے چہیتے سکندر نے۔۔۔۔۔حریم بری طرح روتے ہوئے کہ رہی تھی

کہاں ہیں وہ سب۔۔۔۔۔اور زونین کہاں ہے اسے پتہ ہے اس بارے میں ۔۔۔۔۔اور حان نے پریشے سے سوال کیا

www.novelsclubb.com

پتہ ہے اسے وہی تو گیا تھا اس کے اپارٹمنٹ۔۔۔۔۔وہیں ہے وہ ہاسپٹل میں۔۔۔۔۔پریشے کی آنکھیں بھی اب لگاتار آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔۔حال میں شور شرابے کی آواز سن کر فرقان شاہ اور جعفر شاہ بھی اب کمرے سے نکل آئے تھے۔۔۔۔۔فرقان شاہ کو بھی اب تمام بات کا علم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ابھی تو وہ سب

آنیہ کی مکمل حالت سے واقف ہی نہیں تھے اس پر ان سب کی یہ حالت تھی

آپ کب تک جیل سے باہر آئیں گے۔۔۔۔۔۔بٹ کے سامنے اک لڑکی کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی

بس بابا کی جان۔۔۔۔۔بہت جلد۔۔۔۔۔۔بٹ نے بہت پیار سے اس لڑکی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

آپ نے کہا تھا اک کام نپٹا کر آپ میرا کام کریں گے۔۔۔۔۔آپ جانتے ہیں اب اس لڑکے کی شادی ہو گئی۔۔۔۔سب آپ کی وجہ سے ہوا اگر آپ پہلے میرا رشتہ لیکر اس کے گھر چلے جاتے تو آج یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔۔وہ لڑکی کوئی اور نہیں شفق تھی جو کہ بٹ کے عین سامنے کھڑے ہو کر اس سے شکایت کر رہی تھی شاید وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اس لڑکے کی شادی اسی کے باپ کی وجہ سے ہوئی تھی

بیٹا میری جان۔۔۔۔میری لاڈلی۔۔۔۔تم فکر مت کرو شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔۔۔۔وہ لڑکا کہیں نہیں جائے گا۔۔۔۔۔تم بے فکر رہو مجھے اک بار باہر نکلنے دو میں خد تمھاری شادی اس سے کرواؤں گا۔۔۔۔۔اپنے بابا پر بھروسہ نہیں آپ کو۔۔۔۔۔بٹ کے چہرے کی تمام تر حیوانیت اور کمینگی اس وقت نا جانے کہاں غائب تھی وہ بہت ہی پیار سے اپنی بیٹی سے بات کر رہا تھا

ٹھیک ہے آپ کے کہنے پر میں آپ کو تھوڑا اور ٹائم دے رہی ہوں۔۔۔لیکن بس تھوڑا سا۔۔۔۔جلدی نکلیں یہاں سے۔۔شفق جو کہ تھوڑی دیر پہلے غصے میں تھی اب بس مصنوعی ناراضگی دکھا رہی تھی

www.novelsclubb.com

میری گڑیا کا کسی چیز پر دل آئے اور میں اسے وہ مہیا نہیں کر کے دوں ایسا ہو سکتا ہے کیا بھلا۔۔۔۔چلو آپ یہاں سے جاؤ یہ آپکے آنے کی جگہ نہیں اور آئندہ یہاں مت آنا مجھے اچھا نہیں لگتا میری شہزادی ایسی جگہ پر آئے۔۔۔۔۔بٹ نے بہت پیار سے اپنی بیٹی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

آپ بھی نکلیں پھر یہاں سے مجھے بھی آپکے لی ئے یہ جگہ بالکل پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔شفق یہ کہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔جبکہ اپنی بیٹی کو کئی دن بعد دیکھنے پر بٹ کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی تھی

****

آنیہ گھر آگئی تھی اس کی حالت ابھی بہت خراب تھی جب سے اسے ہوش آیا تھا نا اس نے کسی کی جانب دیکھا تھا نہ ہی کس سے بات کی تھی۔۔۔۔۔۔بس خاموش چپ چاپ اپنے ہونٹوں کو بند رکھے بے پناہ درد کو سہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔بات کرتی بھی تو کیسے اور کیا۔۔۔اس قدر تکلیف سے وہ اس وقت گزر رہی تھی جو کہ نا قابل بیان تھی

پریشے حریم اور عرشیہ تینوں ہی آنیہ کے پاس تھیں۔۔۔۔۔حریم اور پریشے مسلسل آنیہ کے ساتھ لگیں تھیں جبکہ عرشیہ شاک کی سی کیفیت میں بس آنیہ کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔آنیہ کو دیکھ کر کہیں سے یہ نہیں لگ رہا تھا کہ اسے وہ چوٹیں کسی

انسان نے دیں ہوں شوہر تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے آنیہ کا سامنا کسی حیوان سے ہوا ہے جس میں زرا بھی حس موجود نہ ہو۔۔۔۔۔۔

عرشیہ سے جب وہاں کھڑا ہوا نہیں گیا تو وہ کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔۔وہ پہلے ہی کمزور اعصاب کی مالک تھی اس کے لیئے یہ منظر نا قابل برداشت تھا۔۔۔۔

دیکھا تم نے۔۔۔۔۔تم اس کے لیئے مجھ سے دور ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔کسی کی آواز عرشیہ کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ ڈر کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

عرشیہ نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے اس آواز کو نظر انداز کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

مجھے نظر انداز کر کے تم نقصان ہی اٹھاؤ گی۔۔۔۔۔وہ عورت جو اپنی بیٹی کی نہیں ہوئی تمھیں کیا لگتا ہے وہ تمھارے ساتھ کیا سلوک کرے گی۔۔۔۔۔اگر میں تمھاری مدد کرنے کے لیئے تمھارے ساتھ رہوں گی تو وہ تمھیں کچھ نہیں کر پائے گی۔۔۔۔۔کیا تم بھول رہی ہو روحان اسی سکندر کا بھائی ہے۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے وہ تمھارے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔ جیسے جیسے عرشیہ کا ڈر بڑھتا جا رہا تھا وہ آواز اس کے قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ عرشیہ جعفر شاہ کی بات بھول گئ تھی۔۔ وہ آنیہ کی حالت دیکھ بہت زیادہ غمزدہ تھی۔۔۔۔ بعض صورتحال انسان کے لیئے بہت کڑی ہو جاتی ہیں وہ صبر نہیں کر پاتا لیکن ایسی صورتحال میں اجر بھی بڑا ملتا ہے یہی تو مقام ہوتا ہے جہاں صبر سے خدا کی مدد اور رحمت مانگنی ہوتی ہے لیکن وہ بچاری ابھی ہوش میں آئی ہی نہیں تھی کہ اس جانب سوچتی اور بس یہی غلطی اسے اس کے اور قریب لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اس خوفناک شہ کا وار بھی خالی نہیں گیا تھا عرشیہ کے دل میں روحان کو لیکر وسوسے آنے لگے تھے وہ بے انتہا خوفزدہ تھی بس یہی لمحہ تھا جب وہ اس کی قید میں کھنچتی چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

کس کو فون کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کوثر شاہ کو مسلسل فون کرتے دیکھ کر اکتا کر پوچھا

کسی کو نہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ٹالتے ہوئے جواب دیا

سکندر کو کر رہی ہوں گی۔۔۔۔۔ظفر شاہ کے لہجے اور آنکھوں میں غصہ تھا

۔۔۔۔۔

ہاں تو ایسے ہی ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے بیٹھ جاؤں کیا۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بھی انہیں کے انداز میں جواب دیا

اس سے ہمارا اب کوئی رشتہ نہیں ہے سمجھ لیں آپ۔۔۔۔۔۔طلاق دے چکا ہے وہ میری بیٹی کو۔۔۔۔زمانے بھر میں رسوا الگ کیا اور میری بیٹی کا یہ حال الگ کیا اسے میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔۔اور جب تک اسے میں اس کے کی ئے گ ئے ظلم کی سزا نہ دلوادوں اک پل بھی چین سے نہیں بیٹھوں گا۔۔۔۔ظفر شاہ کی آنکھیں یہ کہتے لال ہو گئی تھیں

جانتی ہوں میں۔۔۔۔۔آپ لوگوں کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ جیسے میں آنیہ کی دشمن ہوں۔۔۔۔۔سب لوگ مجھے ایسا ہی فیل کروا رہے ہیں جیسے یہ سب میری غلطی

ہو۔۔۔۔آنیہ کی شادی سکندر سے آپ سب کی مرضی سے کی گئی تھی خالی میری مرضی شامل نہیں تھی۔۔۔۔اور بیٹیاں تو بیاہ کر اپنے گھر جاتی ہی ہیں اس میں میں نے کوئی انوکھا کام تو کیا نہیں۔۔۔۔۔۔اب اگر یہ سب ہو گیا تو میں نے ایسا چاہا تو نہیں تھا نا۔۔۔۔۔۔میرا اللہ جانتا ہے میں نے ہمیشہ آنیہ کی خوشی اور اس کی بہتری چاہی۔۔۔۔۔اسے اس حال میں دیکھ کر میرے دل پر کیا گزر رہی ہے آپ کو احساس بھی نہیں ہے۔۔۔۔کوثر شاہ غم و غصے کے ملے جلے اثرات لیئے تقریبا چلا کر کہہ رہی تھیں

یہی جو تم کرتی ہو نا یہی چیز غلط ہے۔۔۔۔۔تمھیں کبھی اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ابھی بھی تمھیں احساس نہیں ہے۔۔۔۔۔۔تمھیں بس اپنی فکر ہے ابھی بھی تم خد کو بچانے میں لگی ہو۔۔۔۔۔خد پر اک آنچ نہیں آنے دینا چاہتیں اک بات بہت اچھے سے جان لو۔۔۔۔۔تمھارے ساتھ میں نے اتنے سال صرف اپنے بچوں کے لیئے گزارے ہیں ورنہ تمھارے زبان نے اس گھر کو نجانے کب

www.novelsclubb.com

ختم کر دیا ہوتا۔۔۔اب اگر تمھاری وجہ سے میرے بچوں کو نقصان پہنچے گا تو میں تمھیں اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی میں اک پل بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔ ظفر شاہ کا لہجہ کاٹدار تھا

افسوس ہے مجھے آپ پر اور آپ کی اس بات پر۔۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی آپ لوگوں کے سپرد کر دی۔۔۔۔اپنی پوری جوانی لگا دی اور اب جب مجھے بڑھاپے میں آپ لوگوں کے سہارے کی ضرورت ہے تو آپ مجھ سے یہ سب کہ رہے ہیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ کا لہجہ بھی سخت تھا وہ کسی صورت نیچے پڑنے کو تیار نہیں تھیں

www.novelsclubb.com

ابھی بھی تمھیں اپنی ہی پڑی ہے۔۔۔۔۔اپنی زات سے نکلو کوثر ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔۔آنیہ کا حال دیکھو اک دفع جاؤ اور اس کے زخم دیکھو۔۔۔۔اور یہ بھی سوچنا کہ اوپری زخم اتنے ہیں تو اندرونی کتنے ہوں گے اور اس کے دل و دماغ کا اس وقت کیا حال ہو گا۔۔۔۔سوچو۔۔۔میں تم سے منت کرتا ہوں۔۔۔۔

میری بچی پر رحم کھاؤ تھوڑا۔۔۔۔اس سکندر کے لی ئے موجود ہمدردی کو اپنے دل سے نکال دو ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔۔۔۔کسی کی محبت میں اتنی بھی اندھی نا بنو کہ غلط کو غلط نہ کہ سکو۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہ کر کمرے سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔کوثر شاہ کی ڈھٹائی دیکھ ان کا غصہ شدت اختیار کرنے لگا تھا اور وہ غصے میں آکر خد کو شیطان کے سپرد نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

اب کیا میں ان کو اپنا دل کھول کر دکھاؤں تا کہ یہ جان سکیں کہ مجھے بھی دکھ ہے ۔۔۔۔۔میں ماں ہوں اس کی مجھے احساس ہے۔۔۔۔۔اک ماں کو بچے کا درد سمجھا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔بس مجھے شرمندہ کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں مجھے ملال کرتے دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔بس کسی طرح میں غلط ثابت ہو جاؤں۔۔۔۔حد ہے بجائے اپنی بچی پر دھیان دینے کے میرے پیچھے پڑ گ ئے میں تو کسی کو کچھ نہیں کہ رہی۔۔۔کیا اک بار سکندر سے بات کر لینا اتنا غلط ہے ان کی نظر میں۔۔۔۔۔۔اگر وہ غلط ہو گا تو کیا میں اسے معاف کر دوں گی ہر گز نہیں لیکن اک بار اس کی بات تو

www.novelsclubb.com

سنیں۔۔۔۔اپنے اپنے اندازوں کے پیچھے مجھے سنائے جا رہے ہیں۔۔کوثر شاہ ظفر شاہ کے جاتے ہی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے اٹھیں اور کمرے سے نکل کر سیدھی آنیہ کے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ کو جب اس کے کمرے میں پہنچایا تھا تو اوپر لانے میں اک زخم سے خون رسنے لگا تھا تبھی پریشے اور حریم اس کا زخم صاف کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

روئی ہے تمھارے پاس۔۔۔۔۔حریم نے روئی کے ختم ہو جانے پر پریشے سے پوچھنے لگی

ہاں شاید ہو۔۔۔میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔پریشے فوراً ہی اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔کمرے میں اس کا موبائل بہت دیر سے بج رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پہلے تو وہ الماری کی جانب بڑھی لیکن پھر کچھ سوچ کر موبائل اٹھایا۔۔۔۔موبائل پر جانا پہچانا نمبر دیکھ اس کی آنکھیں کچھ پل کے لیئے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

یہ کیوں مجھے فون کر رہا ہے۔۔۔۔۔اس نے اپنے دل میں کہا۔۔۔۔

واش روم سے شاور کی آواز سن کر اس نے اک دفع اس جانب دیکھا۔۔۔۔ شکر ہے یہ واش روم میں تھے اگر انہوں نے اٹھا لیا ہوتا تو نا جانے میرے بارے میں کیا سوچتے۔۔۔۔۔۔۔۔خد کو پر سکون کرتے اس نے موبائل کو بند کیا اور روئی نکال کر کمرے سے باہر چلی گئ۔۔۔۔۔۔اس کا ذہن الجھ گیا تھا لیکن فی الحال ابھی اسے آنیہ کا خیال رکھنا تھا اس کے آگے اس وقت کچھ بھی بے سود تھا۔۔۔۔۔۔

ظلم کی حد ہے۔۔۔۔۔کیسا ظالم شخص ہے وہ۔۔۔۔۔۔حریم زخم صاف کرتے دل ہی دل میں کہ رہی تھی جبکہ آنیہ خاموشی سے بنا کوئ آہ بھرے لیٹی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ اس قدر سوجا ہوا تھا کہ پہچاننا ناممکن تھا کہ سامنے لیٹی لڑکی آنیہ ہے۔۔۔۔۔

اتنی دیر کر دی تم نے آنے میں۔۔۔۔۔پریشے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئ حریم نے سوال کیا

یار وہ۔۔۔۔پہلے تو پریشے نے حریم کو بتانا چاہا لیکن پھر آنیہ کا حال دیکھ کر چپ ہو گئی حریم نے بھی اس کی بات کو نوٹس نہیں کیا اس کے ہاتھ سے روئی لیکر وہ آنیہ کے زخم پر پٹی لگانے لگی۔۔۔ابھی وہ لوگ فارغ ہوئے ہی تھے کہ کوثر شاہ کمرے میں آگئیں۔۔۔۔۔آنیہ کے پاس بیٹھ کر انہوں نے آنیہ کے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی کوثر شاہ کو شکایت بھری نظروں سے کچھ دیر دیکھتی رہیں ان کے دل میں بہت سی باتیں آرہی تھیں لیکن چاہ کر بھی وہ دونوں اک لفظ بھی اپنی زبان سے نہ نکال سکیں۔۔۔البتہ آنیہ نے ضرورا نہیں کمرے میں داخل ہوتا دیکھ اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر شاہ بہت دیر آنیہ کے پاس بیٹھی رہیں لیکن آنیہ نے اک بار بھی ان کی جانب نہ دیکھا۔۔۔وہ مسلسل آنکھیں بند کیۓ لیٹی رہی کیٔ دفع انہوں نے بہت پیار سے اس سے کچھ کھانے کے بارے میں بھی پوچھا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں

دیا۔۔۔۔کافی دیر تک کوشش کرنے کے بعد جب کوثر شاہ کی بس ہو گئی تو حریم کو آنیہ کا دھیان رکھنے کا کہہ کر کمرے سے باہر چلی آئیں۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلیں زونین کو دروازے کے بالکل قریب آتا دیکھ اک دم ڈر گئیں۔۔۔۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔۔۔کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔خد کو سنبھالتے انہوں نے آنیہ کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے زونین سے آنکھوں میں حیرت لیئے پوچھا

اندر۔۔۔۔۔۔زونین نے انہیں مکمل نظر انداز کرتے ہوئے کہا

اندر کیوں۔۔۔۔۔اندر تمھاری ضرورت نہیں ویسے بھی آنیہ اس وقت آرام کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ زونین اور دروازے کے بیچ دیوار بن کر کھڑے ہوتے ہوئے بولیں

میں نے آپ سے نہیں پوچھا کہ آنیہ کیا کر رہی ہے میں خد دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔

زونین انہیں ہٹانا چاہتا تھا لیکن وہ پتھر کی بنی اسے روکے کھڑی رہیں

تم اس طرح اس کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے اپنے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا

اور وہ کیوں۔۔۔۔۔زونین کا لہجہ بھی اب کاٹدار تھا

طلاق ہوئی ہے اس کی ابھی وہ عدت میں ہے۔۔۔۔۔تم اس کے نامحرم ہو اس سے اس عرصے میں دور رہو گے تو اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ کا لہجہ ابھی بھی سخت تھا

وہ عدت میں ہے یا نہیں اس کا فیصلہ وہ خد کرے گی آپ نہیں۔۔۔۔۔۔ویسے بھی اس شوہر کے لی ئے آخر کیوں وہ عدت میں بیٹھے گی۔۔۔۔۔۔زونین چلا کر بولا

آہستہ سے بات کرو مجھ سے۔۔۔۔۔کوثر شاہ بھی اپنی پوری طاقت سے

چلائیں۔۔۔۔۔۔ان کی آواز سے ظفر شاہ جعفر شاہ اور زاویار سب ہی اپنے اپنے

کمروں سے نکل آئے۔۔۔۔۔فرقان شاہ بھی اپنے کمرے سے نکل آئے تھے لیکن وہیل چیئر کی وجہ سے سیڑھیاں چڑھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے ان دونوں کے بیچ میں آکر بولا

اسے سمجھا دیں اچھی طرح ہم مسلمان ہیں۔۔۔۔ہمیں اسلام کی طے کردہ حدود اور اصولوں کے مطابق ہی زندگی گزارنی ہوتی ہے جو طریقے کار اک بار ہمیں سمجھا دیا گیا ہم اس میں ردوبدل نہیں کرتے۔۔۔۔۔کوثر شاہ غصے میں ظفر شاہ سے کہہ رہی تھیں

اسلام اور بھی بہت کچھ بتاتا ہے اگر اپنی ضد اور انا کے وقت بھی اسلام کو یاد کر لیا ہوتا تو آج یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔زونین بالکل بے لگام ہو گیا تھا اس کے دل میں جو آرہا تھا وہ بنا کسی کی پرواہ کیے کہہ رہا تھا۔۔۔۔شاید اسی لیے کہتے ہیں کہ جس کو جتنا دبایا جاتا ہے وہ اتنی ہی شدت سے آگے آتا ہے۔۔۔۔۔اس نے اک

عرصہ چپ رہ کر بڑوں کے فیصلوں کی عزت کی تھی اور اب اس کی بس ہو گئ تھی۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔۔۔اگر کوئ بات کرنی ہے تو اپنے اپنے لہجوں کو درست کر کے کیجائے گی ورنہ اس بات کو یہیں ختم کر دو۔۔۔۔ ظفر شاہ اک بار پھر بیچ میں بولے

کیا بیٹی سے اک بار اس کی رضامندی لینے کا اسلام نہیں کہتا۔۔۔۔۔کیا اسلام یہ نہیں کہتا کہ اگر بیٹی شوہر کے ساتھ رہنا نا چاہے تو اس کے ساتھ زبردستی نا کرو۔۔۔۔۔کیا اسلام یہ نہیں کہتا کہ بیٹی کا رشتہ جس کسی سے بھی کرو اس کی اچھے سے جانچ کرو۔۔۔۔۔زونین غصے میں کہ رہا تھا۔۔۔۔۔آنیہ، پریشے اور حریم کمرے کے اندر اس کی اور کوثر شاہ کی تمام باتیں سن رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

ہم نے اس کی شادی اس کی رضامندی سے کروائی تھی اس پر کوئ زور زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔۔اور سکندر اپنا دیکھا بھالا بچہ تھا ہمیں کیا معلوم تھا وہ اندر سے ایسا

نکلے گا اور رہی بات واپس بھیجنے کی تو اس وقت بھی ہم سب کے سامنے آنیہ خد راضی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے صفائی پیش کی

زونین ان کی بات سن کر ہلکا سا تنظیہ مسکرایا۔۔۔۔۔

پوچھیں اپنی بیگم سے۔۔۔۔۔ کیا آنیہ اپنی شادی کے لیئے رضامند تھی ۔۔۔۔۔۔۔ پوچھیں کیا اس نے نکاح سے انکار نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ کیا اس نے انہیں نہیں بتایا تھا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔۔۔۔ پوچھیں۔۔۔ پوچھیں۔۔۔۔۔۔ زونین کی آنکھیں لال ہو رہی تھی غم اور غصے نے اس کی حالت بالکل عجیب کر دی تھی

اس سب کا اب کیا فائیدہ۔۔ آنیہ نے چھت کو دیکھتے دل ہی دل میں کہا۔۔۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کو جیسے ہی انگلیاں اپنی جانب اٹھتی ہوئی محسوس ہوئیں انہوں نے بات کو بدلنا چاہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پوچھیں ان سے کہ آنیہ نے ان سے جب سکندر کی حقیقت بیان کی تو انہوں نے اسے تھپڑ مار کر چپ کیوں کروایا۔۔۔۔۔پوچھیں ان سے کیا آنیہ نے انہیں سکندر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔۔زونین اب چلا نہیں رہا تھا لیکن لہجہ اس کا اب بھی سرد تھا۔۔۔۔۔کوثر شاہ کا بات بدلنا زونین نے بالکل نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات رکھی

کیا زونین سچ کہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے کوثر شاہ کی جانب دیکھ کر سوال کیا

میں نے جو بھی کیا آنیہ کی بھلائی کے لیئے کیا تھا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ گھبراتے ہوئے بولیں ان کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ گئے تھے

تو ملی آنیہ کو بھلائی۔۔۔۔بھلا ہوا اس کا کہ نہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے تنظیہ کہا

زاویار جعفر شاہ کے پاس کھڑا سب کچھ چپ چاپ سن رہا تھا وہ جانتا تھا زونین کا رویہ ٹھیک نہیں لیکن جو بات وہ کر رہا تھا وہ بالکل درست تھی

ہاں ہاں میں دشمن ہوں تم سب کی اپنی اولاد کی۔۔۔۔۔سب ملکر مار دو مجھے اک کام کرو۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ روتے ہوئے یہ کہ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

ظفر شاہ نے اک نظر زونین کو دیکھا۔۔۔اس کی کہی گئی اک اک بات ان کے کانوں میں گونج رہی تھی وہ بنا کچھ کہے سیدھے گھر سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ بھی اپنے بھائی کے پیچھے چل دیئے انہیں ڈر تھا کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔۔۔لیکن دروازے پر پہنچتے ہی انہوں نے دیکھا کہ ظفر شاہ اپنی گاڑی لیکر کہیں زناٹے سے چلے گئے ہیں تو اپنے بھائی کو اللہ کی امان میں دیکر وہ واپس اپنے کمرے کے اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

زونین میرے بھائی۔۔۔۔۔۔بس کرو۔۔۔۔۔یہ سب کر کے تم خد کو اور تکلیف پہنچاؤ گے۔۔۔۔۔۔زاویار نے زونین کے پاس آ کر کہا

www.novelsclubb.com

کوئ بھی تکلیف اس تکلیف سے کم ہو گی جو مجھے اسے اس حالت میں دیکھ کر ہوئ ہے۔۔۔۔اس کا پتہ لگائیں بھائ میں اسے اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔۔۔ زونین زاویار کے سینے سے لگ کر روتے ہوئے کہ رہا تھا

پھر غلط بات۔۔۔۔خد کو شیطان کے شر سے بچاؤ میرے بھائ۔۔۔غصہ عقل کو کھا جاتا ہے اور غم جزبات کو۔۔۔۔۔کسی بھی جزبے کے ہاتھوں کٹھپتلی نا بنو۔۔۔۔۔ہم کسی کو بدلے میں اتنا ہی ایضا پہنچا سکتے ہیں جتنا اس نے ہمیں دیا ہو ۔۔۔آنکھ کے بدلے آنکھ۔۔۔۔۔۔تو ہم اس کی جان نہیں لے سکتے نہ ہی ہم ایسا سوچیں گے۔۔۔۔ہاں ہم اسے اس کے کی ئے کی سزا دلوائیں گے لیکن پورے انصاف کے ساتھ۔۔۔۔۔زاویار نے بہت پیار سے اسے سمجھایا

یہ سب باتیں مجھے کو فت دیتی ہیں اب بھائ یہ سب کتابی باتیں ہیں جب ظالم ظلم کرنے سے پہلے کوئ پیمانہ نہیں رکھتا تو ہم بدلہ لیتے وقت کوئ پیمانہ کیوں رکھیں۔۔۔۔۔۔زونین نے زاویار سے الگ ہوتے ہوئے سوال کیا

www.novelsclubb.com

تاکہ ہم ظالموں میں شمار نہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی آنکھوں میں اعتماد لی ئے اس سے کہااور زونین کا ہاتھ پکڑ کر جعفر شاہ کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

کیا تھا بیٹا یہ سب۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے افسوس سے زونین کی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

زونین نے ان کی بات کا کوئ جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔بس خاموش کھڑا رہا۔۔۔۔۔

پتہ چلا بیٹا اس سکندر کا کچھ۔۔۔۔کہاں ہے وہ۔۔۔۔زونین کے جواب نہ دینے پر جعفر شاہ زاویار سے مخاطب ہوئے

نہیں بابا۔۔۔۔لیکن زیادہ دیر وہ چھپ نہیں پائے گا آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے پر امید انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

جعفر شاہ کی نظریں اب دوبارہ زونین کی جانب تھیں۔۔۔۔اس کا درد اس کے چہرے سے صاف جھلک رہا تھا۔۔۔کوئی جزبہ دل میں چھپا نہیں تھا کوئی پردہ نہیں تھا۔۔۔۔اسے کوئی فکر بھی نہیں تھی۔۔۔اب چاہے کوئی کچھ بھی سوچے۔۔۔۔محبت سے دور رہنا الگ بات تھی لیکن محبت کو رسوا ہوتے دیکھنا روندھتے ہوئے دیکھنا عزاب تھا اور وہ اس عزاب میں اس وقت جل رہا تھا اور جلنے والے کو آخر ہوش ہی کہاں ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کیا کیا جلا رہا ہے تڑپ ہی ایسی ہوتی ہے کہ ہر فکر سے دل و دماغ آزاد ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

بابا اس کو سمجھائیں آپ۔۔۔۔آپ ہی اسے سمجھا سکتے ہیں شاید آپکی سن لے یہ۔۔۔۔۔۔زاویار نے زونین کا ہاتھ پکڑ کر اسے جعفر شاہ کے بالکل سامنے کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

بیٹا غم میں صبر اور خوشی میں شکر مومن کی پہچان ہے۔۔۔۔کیا میرا بیٹا اتنا کمزور ہے کہ اپنی پہچان اتنی آسانی سے کھودے۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت پیار سے زونین کی جناب دیکھ کر کہا

صبر۔۔۔۔میں نے آج تک صبر ہی کیا تھا۔۔۔۔ہر فیصلے کو صبر اور شکر سے قبول کیا تھا۔۔۔۔۔کیا یہ اس کی سزا ہے۔۔۔زونین نیچے دیکھتے دیکھتے کہ رہا تھا

ابھی صبر کیا ہی کہاں ہے بیٹا تم نے۔۔۔۔اللہ پاک فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو سخت امتحان سے آزماتا ہے اس قدر کہ وہ ہلادی ئے جائیں۔۔۔۔ہلادی ئے جانا سمجھتے ہو۔۔۔۔جعفر شاہ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح نرم تھا

www.novelsclubb.com

زونین نے کچھ جواب نہیں دیا بس ہلکی سی گردن کا جنبش دی

کیا تمھیں لگتا ہے تمھارے ساتھ یہ سب ہو چکا ہے۔۔۔۔اللہ پاک فرماتا ہے۔۔۔۔

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔۔۔۔۔

زونین خالی آنکھیں لیئے اپنے بابا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہاں پر مال و جان کی کمی سے تم کیا اندازہ لگاتے ہو۔۔۔۔یہ صرف پیسہ اور تمھاری زندگی کی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ہر وہ چیز تمھارا مال ہے جو تمھارے پاس ہے۔۔۔۔۔ہر وہ چیز جو تمھاری زندگی اور جسم کا حصہ ہے جو تم محسوس کر سکو۔۔۔۔دل بھی تمھارا جسم ہے اور دماغ بھی تو اس وقت جو تکلیف تم سہ رہے ہو وہ تمھاری جسم کی آزمائش ہے اور مومن کو آزمائش میں واویلہ مچانا زیب نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔جو بھی ہوتا ہے اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے ہر خیر میں شر اور شر میں خیر چھپی ہوتی ہے۔۔۔۔۔انشاءاللہ اس میں بھی کوئی خیر پوشیدہ ہو گی۔۔۔۔۔۔

اس غم سے پناہ طلب کرو جو تمھیں اللہ کی زات سے ناامید بنادے۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کی بات سن کر زونین کچھ کچھ پر سکون محسوس کرنے لگا تھا

**********”

روحان پولیس اسٹیشن ایف آئی آر درج کرانے گیا ہوا تھا گھر میں آتے ہی سب سے پہلے آنیہ کے کمرے میں گیا اسے اک نظر دیکھ کر وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

عرشیہ۔۔۔۔۔۔ عرشیہ۔۔۔۔ کمرے میں عرشیہ کو نا پا کر وہ اسے آواز لگا رہا تھا لیکن کہیں سے بھی جب وہ نہ ملی تو اسے عرشیہ کی فکر ہونے لگی۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے جیب سے موبائل نکال کر حرا کو فون کیا۔۔

ہاں آپی۔۔۔۔۔ عرشیہ وہاں آئی ہے کیا۔۔۔۔۔ روحان نے کال ریسیو ہوتے ہی سوال کیا

نہیں خیریت۔۔۔۔۔ حرا پریشان ہوتے بولی

نہیں نہیں۔۔۔۔۔مجھے لگا وہ وہاں ہے۔۔۔۔۔۔ خیریت ہی ہے میں دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے امی کے کمرے میں ہو یا پھر چھت پر۔۔۔۔۔۔۔۔روحان نے فون کان پر لگائے لگائے کوثر شاہ کے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

وہ شاید چھت پر ہے روحان میرے کمرے کی کھڑکی سے وہ چھت پر نظر آ رہی ہے۔۔۔ حرا نے کھڑکی سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

اچھا چلیں ٹھیک ہے میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔روحان یہ کہ کر واپس مڑ گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یاد کرو تم۔۔۔۔جب تم چھوٹی تھیں دکھ میں تھیں تب تمھارا ساتھ کس نے دیا تھا۔۔۔۔۔۔میں نے کتنا تمھارا خیال رکھا۔۔۔۔ تم اک کام کرو میرے ساتھ چلو میں تمھیں وہ سب دوں گی جو یہ انسان تمھیں کبھی نہیں دیں گے۔۔۔۔۔ہم ان

سب کو چھوڑ کر دور چلے جائیں گے۔۔۔۔۔۔عرشیہ کے بالکل روبرو کھڑے وہ عرشیہ کو اپنے جال میں پھنسا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حرا ابھی عرشیہ کو دیکھ ہی رہی تھیں کہ اس کی نظر عرشیہ کے سامنے موجود کالے سائے پر پڑی۔۔۔۔۔آنکھوں میں حیرت لیے کچھ پل تو وہ اسے دیکھتی رہی پھر فوراً ہی اپنا دوپٹہ اٹھاتی اپنے کمرے سے باہر نکلی اور گھر سے باہر جانے کے لیے دوڑی

میں اس طرح بھی خوش ہوں۔۔۔۔۔عرشیہ کے چہرے پر یہ کہتے ہوئے کوئی ڈر اور خوف کے آثار نہیں تھے صاف ظاہر تھا وہ مکمل اس کے قابو میں آ گئی ہے۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ عرشیہ اس کی جانب قدم بڑھا رہی تھی

کب تک رہو گی۔۔۔۔۔سب مرد اک جیسے ہوتے ہیں وہ بھی اپنے بھائی کی طرح تمھیں چھوڑ دیگا۔۔۔۔تمھیں تکلیف پہنچائے گا۔۔۔۔۔۔تم میرے ساتھ چلو میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔۔وہ بھی آہستہ آہستہ پیچھے ہوتی جا رہی تھی شاید آج اس نے آخری وار کیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ جعفر شاہ کے آجانے سے

عرشیہ اس سے دور ہو جائے گی اور اسے عرشیہ سے انسیت ہو گئی تھی وہ عرشیہ کو کسی طور چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔وہ عرشیہ ہی تھی جس کے آنے کے بعد اس نے ظفر کی جان چھوڑی تھی۔۔۔۔۔۔اب عرشیہ کو وہ کسی بھی حال میں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔

عرشیہ کا دل اسے روک رہا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اس کا اپنے دل و دماغ پر اس وقت کوئی قابو نہیں تھا

عرشیہ۔۔۔۔۔۔۔روحان کی آواز سن کر عرشیہ کے قدم اک دم رک گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں کیا کر رہی ہو اکیلے۔۔۔۔۔۔۔وہ بنا کچھ جانے عرشیہ کیجانب بڑھا

حرالال حویلی کے دروازے پر تھی جب اس کا سامنا جعفر شاہ سے ہوا۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو اتنی جلدی میں بیٹا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے اس سے سوال کیا

وہ اوپر۔۔۔۔۔آپ چلیں چھت پر۔۔۔۔۔۔حرا نے جعفر شاہ کو بھی اپنے ساتھ چھت پر بلایا اور تیز تیز تقریباً بھاگتی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔۔۔۔جعفر شاہ بھی اس کے پیچھے چل دیئے ان کے لیئے بھاگنا اور تیز چلنا مشکل تھا تبھی وہ قدرے آہستہ اوپر جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔عرشیہ نے بنا مڑے کہا البتہ اس کی آواز عجیب بھرائی ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا عرشیہ۔۔۔۔۔روحان عرشیہ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ عرشیہ نے مڑ کر اپنے ہاتھوں سے اس کا گلہ پکڑ لیا۔۔۔۔۔اس کا چہرہ تو بالکل نارمل تھا لیکن اس کی آنکھیں عجیب ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔اک پتلی اس کی اوپر کی جانب تھی جبکہ دوسری نیچے کی جانب۔۔۔۔۔۔

روحان۔۔۔۔۔عرشیہ۔۔۔۔۔حرا نے اوپر آتے ہی ان دونوں کو آواز لگائی۔۔۔۔۔۔میں اسے لیکر جا رہی ہوں اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں روک

سکتا۔۔۔۔بس مجھے اس کو دے دو میں اس کے بعد واپس نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔۔ عرشیہ ان دونوں کی جانب دیکھتے کہ رہی تھی

یااللہ چھوڑوا سے عرشیہ۔۔۔۔۔۔۔ حرااب عرشیہ کا ہاتھ روحان کے گلے سے ہٹا رہی تھی۔۔۔۔

تم ابھی فیصلہ کرو تمھارا باپ یا تمھاری بیوی۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے روحان کی جانب دیکھ کر کہا

کوئی نہیں۔۔۔۔۔روحان نے اس کی بات کا جواب بنا چہرے پر کوئی تاثر لیئے دیا وہ بالکل ڈرا ہوا نہیں تھا بلکہ اس وقت اسے بہت شدید غصہ آنے لگا تھا پہلے ہی اس کی بہن اس حالت میں پڑی تھی صبح سے وہ کبھی ہسپتال کبھی پولیس اسٹیشن کے چکروں میں لگا ہوا تھا اس پر اب عرشیہ کا یہ حال دیکھ اس سے برداشت نہیں ہوا

چھوڑو عرشیہ۔۔۔۔۔روحان کو۔۔۔۔۔ حرا نے پھر سے کہا وہ مسلسل جدوجہد کر رہی تھی لیکن عرشیہ کی گرفت سے روحان کو آزاد نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی اک دم جعفر شاہ کے آتے ہی عرشیہ کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گ ئے۔۔۔۔۔۔اس نے روحان کو چھوڑا اور چھت کے کنارے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔۔روحان سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کرنے جا رہی ہے تبھی اپنی بگڑی اکھڑی سانسوں کی پرواہ کی ئے بغیر اس کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔ابھی کوئی انہونی ہوتی اس سے پہلے ہی روحان نے عرشیہ کو پکڑ لیا۔۔۔۔۔جعفر شاہ جو کہ ان سب کو دیکھ تیزی سے قریب آگ ئے تھے۔۔۔۔عرشیہ کے لی ئے کسی مسیحا سے کم ثابت نہ ہوئے تھے ان کے پاس آتے ہی وہ چڑیل اور زیادہ کمزور محسوس کرنے لگی اور فوراً ہی عرشیہ کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔عرشیہ وہیں روحان کے پاس نڈھال سی بیٹھ گئی جبکہ حرا بری طرح خوفزدہ ہوئے کبھی جعفر شاہ کو تو کبھی عرشیہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ادب ضروری ہے میرے بھائی۔۔۔۔۔۔زونین کے عین سامنے بیٹھا زاویار اسے پرسکون انداز میں سمجھا رہا تھا

بھائی مجھے انہیں دیکھ کر غصہ آتا ہے خاص طور پر جب وہ اس طرح کرتی ہیں نا تو میرا خون کھول جاتا ہے۔۔۔۔۔ان کے فیصلوں کا نتیجہ ہے یہ۔۔۔۔۔وہ بچاری کتنی بار کہ رہی تھی کہ اسے نہیں جانا لیکن اس کی کسی نے نہیں سنی۔۔۔۔۔زونین سنجیدہ لہجے میں کہ رہا تھا

دیکھو زونین۔۔۔۔۔کوئی بھی ماں باپ اپنی بیٹی کی شادی ہمیشہ اچھی نیت سے کرواتے ہیں ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ اس کی بیٹی خوش رہے اپنی زندگی اچھے سے گزارے۔۔۔آباد رہے۔۔۔۔انہوں نے بھی یہی چاہا تھا لیکن اب جو نصیب ۔۔۔۔۔کسی نے بھی سکندر کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا ہم نے کیا تمھارے دل میں بھی اک بار بھی یہ خیال نہیں آیا ہو گا کہ سکندر ایسا نکلے گا۔۔۔۔۔تم تو اس کے ساتھ اتنے ماہ رہ کر بھی آئے تھے کیا تمھیں اس سب کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

زونین نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس ہلکی سی گردن کو جنبش دیتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

تو میرے بھائی چیخنے چلانے سے یا اک دوسرے کو الزام دینے سے کسی بھی مسئلہ کا حل تھوڑی نکلے گا۔۔۔۔۔وہ چاچی ہیں ہماری بچپن سے آج تک کتنا خیال رکھا ہے ظفر چاچو اور چاچی نے ہمارا۔۔۔۔کیا تم سب کچھ بھول گ ئے۔۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر افسوس تھا

کیا اس سب میں ان کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔۔کیا ان کو کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔آپ تو ایسے کہ رہے ہیں بھائی کہ جیسے وہ بالکل بے قصور ہوں۔۔۔۔۔۔اگر سب کی غلطی تھی تو سر فہرست تو وہی تھیں نا۔۔۔۔۔۔زونین کی آنکھوں میں شکایت تھی

وہ انسان ہیں میرے بھائی۔۔۔۔۔انسان غلطیاں کرتے ہیں کبھی چھوٹی کبھی بڑی۔۔۔۔۔۔کبھی انسان اپنی غلطیوں پر نادم ہو جاتے ہیں کبھی نہیں

ہوتے۔۔۔۔لیکن اس سب میں ہمیں اپنا کردار نبھانا ہے نا کہ دوسروں کی زات کے فیصلے لینا۔۔۔۔۔وہ جو بھی کر رہی ہیں یا جو بھی انہوں نے کیا اس کا سوال ان سے ہو گا لیکن تم جو کر رہے ہو اس کا سوال تم سے ہو گا۔۔۔وہ بھی ابھی بیٹی کے دکھ میں مبتلا ہیں تمھیں کیا لگتا ہے انہیں دکھ نہیں ہو گا بہت ہو گا۔۔۔۔۔مجھ سے تم سے۔۔۔ہم سب سے زیادہ ہو گا وہ ماں ہیں۔۔۔۔۔۔اس پر شرمندگی الگ ۔۔۔۔۔۔وہ یہ بات اچھے سے جانتی ہیں کہ یہ ان کا فیصلہ تھا اور یہ سب ان کی غلطی ہے اب کیا ضروری ہے ہم انہیں احساس بھی دلائیں۔۔۔۔۔کیا تم انہیں روتا ہوا۔۔۔پچھتاتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو۔۔یہ تو گھر کے لوگوں کا طریقے کار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔گھر والے دکھ سکھ میں ساتھ دیتے ہیں حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر گرتے ہوؤں کو سنبھالتے ہیں۔۔۔۔۔۔اگر ابھی وہ روئیں ملال کریں۔۔۔۔۔خد کو ہلکان کریں تو ہم ہی ہوں گے جو انہیں کہیں گے چاچی کوئی بات نہیں جو آنیہ کا نصیب۔۔۔۔۔۔انہیں سمجھائیں گے پر جب وہ خد خد کو

www.novelsclubb.com

سنبھالے کھڑی ہیں تو ہمیں ان کو گرتا ہوا دیکھنا ہے تاکہ پھر ہم سنبھالیں۔۔۔۔
سب کو ان کی زات کا تماشہ دیکھنا ہے نہیں نا۔۔۔۔۔تو پھر۔۔۔۔۔۔چلو اب یہ
سب بند کرو۔۔۔۔اب میں تمھیں یوں بڑوں سے بدکلامی کرتے نہ دیکھوں
۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ سے ملنا چاہتے ہو تو تھوڑا صبر کرو۔۔۔۔۔یہ بات بھی وہ غلط
نہیں کہ رہیں۔۔۔۔۔۔اس سب میں ثواب آنیہ کو ہی ملے گا پھر بھی وہ ٹھیک
ہو جائے تو وہ خد بتادے گی جو اس کا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں منظور
ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر برابر میں رکھے سائڈ ٹیبل سے گلاس بھر کر
پانی پیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بابا کے کمرے کا پانی کتنا تازہ ہے۔۔۔۔۔زاویار کے منہ سے بے ساختہ نکلا
بابا کہاں رہ گ ئے۔۔۔۔وہ تو تھوڑی دیر کے لی ئے گ ئے تھے چاچو کو دیکھنے ابھی
تک آئے نہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے اٹھتے ہوئے کہا

ہاں چلو دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔زاویار بھی یہ کہ کر اک دم اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا زونین بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔دونوں ابھی سیڑھیاں چڑھ ہی رہے تھے کہ روحان کو عرشیہ کو اٹھائے چھت سے اترتا دیکھ اک دم گھبرا کر اس کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔ا

کمرے کا دروازہ کھولو جلدی۔۔۔۔۔روحان نے زونین سے کہا

زونین نے جسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا روحان عرشیہ کو لیکر کمرے میں داخل ہوا اور اسے بیڈ پر لٹا دیا جعفر شاہ اور حرا بھی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے وہ بس اسے سکون سے سانس لینے دو۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سب کو عرشیہ کے گرد جمع ہونے سے روکتے ہوئے کہا

لیکن تایا جان۔۔۔۔۔روحان نے آنکھوں میں فکر لیئے کہا

یہ وقت ہے اصل اپنا دفع اور حملہ کرنے کا۔۔۔یہ مت سوچو کہ اس وقت عرشیہ کی حالت خراب ہے نہیں وہ ٹھیک ہے وہ گھبرائی ہوئی ہے باقی کچھ نہیں۔۔۔۔۔

اللہ کی اس مخلوق کو اللہ نے پردوں میں رکھا ہے چھپا ہوا جب وہ ہمارے سامنے روبرو ہوتے ہیں تو اپنی تمام تر طاقت لگا دیتے ہیں اس نے بھی ابھی یہی کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔اس وقت وہ بہت کمزور ہو گی وہ کم سے کم تین دن تک وار نہیں کرے گی نہ ہی عرشیہ یا کسی اور کے سامنے آئے گی ہو سکتا ہے وہ اب جب آئے تو ہم اسے روک نہ سکیں۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ پہلی بار چہرے پر سختی لائے کہ رہے تھے

www.novelsclubb.com

تایا جان کہیں وہ بابا کو کچھ نہ کر دے۔۔۔۔۔ہمیں کیا معلوم وہ ابھی کہاں گئی ہے بابا بھی گھر میں نہیں وہ مجھ سے بابا یا عرشیہ میں سے کسی کو چننے کا کہ رہی تھی۔۔۔۔روحان گھبراتے ہوئے کہ رہا تھا

وہ ظفر کو کچھ نہیں کہے گی۔۔۔۔۔ ظفر اس سے ڈرتا نہیں ہے نا ہی وہ اس سے خوفزدہ ہے کیا تم لوگوں نے کبھی بھی ظفر کو اس سے ڈرتے ہوئے دیکھا ہے ۔۔۔۔۔۔وہ کبھی بھی ظفر کو کچھ نہیں کر سکتی ہاں وہ یہاں ظفر کے پیچھے آئی تھی لیکن بعد میں اس نے عرشیہ کا پیچھا لے لیا۔۔۔۔۔انہیں ہمارے ڈر سے طاقت ملتی ہے ظفر جب اس کو اہمیت ہی نہیں دیتا تو ڈرے گا کیوں اور جو ڈرتا نہیں یہ لوگ اس کے پاس بھی نہیں بھٹک سکتے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ اس وقت بہت کمزور تھی دکھ میں تھی چھوٹی تھی تو اس تک رسائی اس کے لیئے آسان تھی۔۔۔۔۔

ہاں شاید تبھی اس نے کبھی مجھے بھی نہیں ڈرایا۔۔۔۔۔۔۔زاویار جو کہ ہاتھ باندھے ان سب کی بات سن رہا تھا اک دم بیچ میں بولا۔۔۔

بالکل بیٹا۔۔۔۔۔۔ان کے وار اداس لوگوں پر۔۔۔۔خوفزدہ لوگوں پر ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔پھر کچھ کھیل شیطان ہمارے دماغ کے ساتھ بھی کھیلتا ہے۔۔۔۔۔۔کیا تم

www.novelsclubb.com

لوگ جانتے ہو بعض دفع ہمارے ارد گرد کوئ مخلوق نہیں ہوتی ہے لیکن پھر بھی ہم ڈر جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے سب کی جانب دیکھ کر کہا

نہیں تو جب کوئ ہے ہی نہیں تو ہم کیوں ڈریں گے اور میں تو اس سے نہیں ڈرتی لیکن وہ مجھے دکھتی ہے کبھی سائے کی طرح کبھی ہلکا سا محسوس ہوتی ہے کبھی کبھی دور کھڑی دکھتی ہے۔۔۔۔ حرا نے اپنی بات آگے رکھی کیونکہ وہ بہت دفع یہ بات سن چکی تھی کہ جو ڈرتا ہے وہ اسے ڈراتے ہیں۔۔۔۔۔۔ جبکہ وہ کبھی اس سے نہیں ڈری تھی نہ ہی اس اس سے کوئ خوف محسوس ہوتا تھا۔۔

لیکن تم عرشیہ کے لیۓ ڈرتی ہو۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے اس کی جانب دیکھ کر جواب دیا۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو خیال ہوا نا۔۔۔۔۔ حرا ابھی بھی الجھی ہوئی تھی

تبھی وہ تمھیں ڈرا نہیں پاتی ہے لیکن اب سیدھا نا سہی تو ترچھا ہی سہی وہ تمھیں عرشیہ کی فکر میں لگائے رکھتی ہے۔۔۔۔ ایسا کئ بار ہوتا ہے جب کوئ بندہ سیدھا

نہیں ڈرتا تو اسے اکثر اس کے اپنوں کے زخمی ہونے بیمار ہونے یا مر جانے کے خوف سے ڈرایا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا اس مخلوق کے پاس اور کوئی کام نہیں۔۔۔۔۔جو یہ ہمارے ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے سوال کیا

یہی تو بات ہے دنیا کی اصلیت کیا تھی۔۔۔۔۔دنیا آزمائش تھی بنی آدم کے لیئے کہ وہ یہاں سے اپنے گناہ بخشوائے اور پھر جنت میں واپس جائے جو اس کا مکمل گھر ہے۔۔۔۔۔لیکن ہوا کیا بندہ یہ سب بھول گیا اسے بھولایا گیا۔۔۔۔۔لیکن شیطان کچھ نہیں بھولا ہے۔۔۔۔۔وہ ہمارا دشمن ہے اللہ نے کہ دیا ہے اور اس کا کہا سو فیصد درست ہے اور قائم رہنے والا ہے۔۔۔۔۔جعفر شاہ کے چہرے پر یہ کہتے افسوس تھا وہ بہت بار ان سب کو یہ سب سمجھا چکے تھے لیکن ان کے بچوں کے زہن میں ابھی بھی الجھنیں تھیں

میں کوشش کرتی ہوں بہت لیکن پتہ نہیں کیوں میں اس کے جال سے بچ نہیں پاتی۔۔۔۔۔میں نے سچ میں اپنی جانب سے اس بار پوری کوشش کی تھی اور میں کامیاب بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔لیکن پھر یہ سب ہو گیا۔۔۔۔عرشیہ نے اداس ہوتے ہوئے کہا

اس کا جواب بھی میں تمھیں دے چکا ہوں۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے جواب دیا

میں نے آپ کی ہر بات پر عمل کیا ہے تایا جان کم سے کم کوشش تو پوری کی لیکن آپ نے دیکھا نا جو آج ہوا۔۔۔۔۔عرشیہ کی آنکھیں یہ کہتے بھیگ گئیں تھیں

اب تم اس حادثے کے زیر اثر آ کر خد کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔۔۔تو اس سے کیا ہو گا تمھارا ذہن کمزور ہو گا اور جو نہیں ہوتا ہو گا وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔دیکھو۔۔۔۔

ہمارے دماغ میں بہت سے خلیے ہوتے ہیں ہر خلیہ ہمارے جسم کو پیغامات بھیجتا ہے اک جگہ ہوتی ہے جہاں اداسی ڈر خوف۔۔۔۔ان تمام جزبات کے سگنل موجود ہوتے ہیں جانتے ہو اس جگہ کو نسا وٹامن موجود ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔وٹامن ڈی

۔۔۔وٹامن ڈی کی کمی دماغ کے اس حصے کو کمزور کر دیتی ہے اور پھر ہم وہ سب بھی محسوس کرتے ہیں جس کا حقیقت میں کوئی تصور ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔جیسے بہت سے لوگ اچانک بیٹھے بیٹھے اداس ہو جاتے ہیں یا ڈرنے لگ جاتے ہیں کیا کبھی سوچا ہے اچانک سے کوئی تلخ بات یاد آجاتی ہے اور آپ ہنستے ہنستے رو جاتے ہو یا پھر اچانک سے کسی فلم کا ڈراؤنا سین یاد آجاتا ہے اور پھر آپ اسے سوچ سوچ کر خوفزدہ رہتے ہو۔۔۔آپ کو ایسا لگتا ہے جیسے سامنے کوئی ہے یا بیڈ کے نیچے یا پھر کھڑکی میں۔۔۔۔۔۔جسے سائکاٹرسٹ ہیلیو سینیشن بھی کہتے ہیں

۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ کا لہجہ اب سمجھانے والا ہو گیا تھا

لیکن ابھی جو ہم سب نے دیکھا وہ تو کوئی دماغی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔حرا نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

ہاں بالکل یہ حقیقت تھی لیکن اس کے رونما ہونے میں بھی کہیں نا کہیں اس سب کا ہاتھ تھا دماغ کا بھی اور اک اور اہم چیز جس کو ہم خاطر میں نہیں لاتے وہ ہیں فلمیں ڈراؤنی فلمیں۔۔۔۔ جعفر شاہ نے جواب دیا

وہ کیسے۔۔۔۔۔آپ کی تمام باتیں مجھے صاف صاف سمجھ آجاتی ہیں لیکن یہاں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔اس بار عرشیہ نے حیرت سے پوچھا

اک بات بتاؤ۔۔۔۔۔تم سب نے جب جب اس کو دیکھا ہے وہ تمھیں کیسی لگی مطلب کیا کبھی اس جیسا کوئی کردار تم لوگوں نے فلموں یا کسی دوسری جگہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

سب حیرت سے جعفر شاہ کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

دراصل شیطان کی چالوں میں اک اہم چال یہ بھی تھی کہ اس نے انسانوں کے زریعے اک ایسی خیالی دنیا کی تخلیق کی جہاں وہ جیسے چاہتا مومن کے دل سے اللہ کا ڈر نکال دیتا۔۔۔۔۔پہلے کا مسلمان ایسا نہیں تھا وہ مرنے سے نہیں ڈرتا تھا بلکہ وہ

اللہ کے لی ئے جان دے دیتا تھا اور خوشی خوشی شہادت کو قبول کرتا تھا پھر شیطان نے وار کیا اور جہاں دل میں اللہ کی محبت ہوتی تھا وہاں نا محرم کی محبت جگا دی زریعہ کیا تھا فلمیں ڈرامے گانے۔۔۔۔۔۔۔اب بندہ خدا۔۔۔۔ محبوب کے بچھڑ جانے پر دنیا کو بھول جاتا ہے بعض لوگ اتنا دکھی ہو جاتے ہیں کہ اپنی زندگی ختم کر دیتے ہیں یہ سب کس نے کیا۔۔۔۔ فلموں نے زہن سازی کی ورنہ آجکا انسان جو کسی کو اپنا بخار نہ دے مفت میں وہ کسی کے لی ئے جان کیسے دے دے۔۔۔۔اگر وہ لڑکی جس کے لی ئے وہ مرنے کو تیار ہے وہی اسے مل جائے تو پھر آپ دیکھو تماشہ وہی اسے مارتا بھی ہے اور زلیل بھی کرتا ہے کیونکہ یہاں بھی زہن سازی کر دی گئی ہے کہ بھاگی ہوئی لڑکی یا محبت کی شادی کرنے والی لڑکی بد کردار ہے یہ سب کسی نے نہیں کیا یہ سب فلموں ڈراموں کے زریعے ہمارے زہن میں سالوں سے بھرا گیا ہے۔۔۔۔۔۔اسی طرح موت کا خوف دلایا گیا کبھی گنڈوں سے تو کبھی بھوتوں سے اب عام آدمی غلط کو غلط کہنے سے ڈرتا ہے کیوں کیونکہ زہن سازی ہوئی ہے کہ

www.novelsclubb.com

ہم عام آدمی ہیں اگر غلط کو غلط کہیں گے تو مارے جائیں گے اور ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ اس گنڈے کی بھی ذہن سازی ہوئی ہے کہ جو تمھیں کچھ کہے اس کا منہ بند کروادو۔۔۔۔

پھر آتا ہے حساس ٹوپک۔۔۔۔اللہ کے نیک بندے تو غاروں میں عبادت کرتے تھے اکیلے عبادت کرتے کہ عبادت میں یکسوئی ہو خلل نا آئے لیکن بھئی یہاں تو جہاں بندہ اکیلا ہوا وہاں اک ڈراؤنا خیال حاضر۔۔۔۔اک اور بڑی عجیب بات ابھی میرے دماغ میں آئی ہے کیا تم لوگوں نے دیکھا ہے اکثر فلموں میں دھوپ جیسے ہی کسی آسیب زدہ شخص پر پڑتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اس کا بھوت وہیں مر جاتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ نے دھوپ میں وٹامن ڈی بھی رکھا ہے بلکہ وافر مقدار میں رکھا ہے۔۔۔۔۔جب ذہن کو وٹامن ڈی ملے گا تو وہ اداس یا خوفزدہ نہیں ہوگا جب خوفزدہ ہی نہیں ہوگا تو یہ سب بھاگیں گے ہی نا۔۔۔۔۔لیکن یہاں بھی اللہ کی حکمت چھوڑ شیطان نے اپنی جانب سے ہماری ذہن سازی کرلی تاکہ ہم

www.novelsclubb.com

بھٹک جائیں۔۔۔۔۔۔ہم نے ہر چیز قبول کر لی ہے ہم ان سے زیادہ ڈرتے ہیں اللہ سے کم۔۔۔۔یہ تلخ حقیقت ہے۔۔۔۔۔اگر وہ ہمارے ساتھ ہیں تو اللہ بھی تو ہے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔کیا وجہ تھی کہ وہ میرے آتے ہی بھاگ گئ۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی ہے وہ مجھے نہیں ڈرا سکتی میں اللہ سے ڈرتا ہوں اسی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں میرے دل میں اللہ کا نور ہے جو مجھے اس سے محبت کر کے ملا ہے وہ یا کوئی اور شیطان اس نور کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔میں تم سب کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔اس سے ڈرو نہیں۔۔۔۔۔۔اک مومن کے سامنے یہ مخلوق بھاپ کی طرح اڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ابھی جعفر شاہ بات کر ہی رہے تھے کہ ان کی نظر روحان کی سائڈ ٹیبل کے سائڈ میں بنے اک جالے پر پڑی۔۔۔۔وہ اک دم چپ ہو گئے۔۔۔۔۔۔

میری اک بات مانو گے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے روحان کیجانب دیکھ پوچھا

جی بولیں تایا جان۔۔۔۔۔۔روحان نے فوراً ہی جواب دیا

www.novelsclubb.com

گھر میں جالے نہیں ہونے چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے صرف اک وہی ہے اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔ جس گھر میں جالے ہوتے ہیں وہاں سے گزرنے والی اللہ کی دوسری مخلوق قیام کر لیتی ہے اگر رکتی نہیں ہے تو تھوڑی دیر آرام ضرور کرتی ہے اور وہ آرام کہیں اور نہیں جالوں پر کرتی ہے۔۔۔۔۔ یہ نحوسیت اسی لیئے ہے دیکھو میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ ہیں نہیں۔۔۔۔ وہ ہیں اور ہم سے کی گناہ زیادہ ہیں لیکن ہم افضل ہیں ہمیں اسے سمجھنا ہو گا اور کچھ شریر شیاطین ہیں ان کا مقابلہ کرنا ہو گا لیکن طاقتور اور افضل بن کر نا کہ کمزور اور خوفزدہ بن کر۔۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے بتائیں میں کیا کیا کروں کس چیز کا خیال رکھوں۔۔۔۔۔ مجھے کیسے بھی اب اس سے عرشیہ کی جان چھڑوانی ہی ہے۔۔۔۔ روحان نے ظفر شاہ کے پاس جا کر کہا

www.novelsclubb.com

تو پھر سنو اک بات تو میں نے بتادی دوسری۔۔۔۔۔جب گھر میں یا کمرے میں داخل ہو تو بس سلام کرو۔۔۔۔۔۔یقین کرو اللہ کے نبی کی بتائی کوئی بھی بات غیر ضروری نہیں۔۔۔۔۔۔سلام کی آواز سنتے ہی شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سب سے اہم بات اپنے واش روم کو بند رکھو ان کے دروازہ کبھی کھلا نا چھوڑنا ۔۔۔۔۔جاتے وقت اور آتے وقت دعا ضرور پڑھو اور رات کے وقت کبھی واش روم کو گندا نہ چھوڑو بس اتنا کر لو اس سب سے تا حیات جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔۔۔یہ سب کام میں نے بچپن سے کی ئے ہیں مجھے ان سب کی عادت تھی اور اس کا اثر تم سب میری زندگی پر دیکھ سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ بہت تحمل سے سمجھا رہے تھے

ابھی میری غلطی تھی تایا جان۔۔۔۔۔میں ڈر گئی تھی۔۔۔میں نے آنیہ کی حالت دیکھی تو مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔۔۔۔۔میں خد کو سنبھالنا چاہتی تھی لیکن پھر

www.novelsclubb.com

اس نے میرے دل میں وہم ڈال دی ئے۔۔۔۔۔ عرشیہ نے شرمندہ ہوتے کہا۔۔۔

تو جب اس نے تمھارے دل میں وسوسے ڈالے تو تم نے اعوذ باللہ کیوں نہیں کہا ۔۔۔۔۔ کیوں تم نے سورۃ الناس اور سورۃ الفلق نہیں پڑھی۔۔۔۔۔ جعفر شاہ آنکھوں میں افسوس لیے کہ رہے تھے

وہ میں نے پہلے بھی پڑھی تھی لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا تو میرے دل میں اس کا خیال ہی نہیں آیا۔۔۔۔۔ عرشیہ نے گردن جھکائے جھکائے کہا

مطلب تم اللہ کی زات سے اس کے کلام سے ناامید ہو گئیں۔۔۔۔ تم نے اسے خد سے دور کر دیا تھا تم کامیابی کی جانب رواں تھیں۔۔۔۔۔ اگر اس وقت اللہ پر بھروسہ کرتیں تو وہ تمھارا سامنا نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔۔ وہ تمھیں وسوسوں سے ہی ڈرائیں گے میری بچی اور وہ کر ہی کیا سکتے ہیں کانوں میں آکر سرگوشی کے علاؤہ وہ

بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ انسان کی کمزور کڑی کیا ہے۔۔۔۔بس اس کا پتہ چلایا اور وہیں وار کیا۔۔۔۔۔۔خد کو مضبوط بناؤ۔۔۔۔

ہمت کرو اٹھو جاؤ جا کر وضو کرو اللہ کا شکر ادا کرو کہ آج اس نے تمھیں بچا لیا اور اس سے معافی بھی مانگو سچے دل سے توبہ کرو گے تو وہ معاف کر دیگا اگر اللہ کی جانب سے نور کا اک زرہ بھی مل گیا تو سمجھ لو تم کامیاب۔۔۔۔۔

ورنہ ناکامی ہی ناکامی۔۔۔۔اور سب سے بڑی ناکامی پتہ ہے کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ آخرت میں اللہ کی ناراضگی۔۔۔۔۔۔۔

بتاؤ مجھے کیا بتاؤ گے اللہ کو کہ ہم وسوسوں کا شکار ہو گئے تھے اس لیئے ہم نے آپ پر ایمان نہیں لائے۔۔۔۔یا پھر ہم آپ سے زیادہ کسی اور سے ڈرتے تھے۔۔۔۔۔یا یہ کہ ہمیں آپ سے زیادہ آپکا بنایا ہوا بندہ زیادہ عزیز تھا یا پھر ہمیں مرنے سے ڈر لگتا تھا اس لیے۔۔۔ہم نے ساری زندگی خوف کے ساتھ

گزاری۔۔۔سوچو اس وقت اللہ کا سامنا کیسے کرو گے۔۔۔۔۔۔جبکہ وہ ہمیں ہر چیز سے آگاہ بھی کر چکا ہے اور ہر مسئلے کا حل بھی دے چکا ہے

یار حریم۔۔۔۔۔آنیہ سو گئی تھی اب پریشے اور حریم اس کے پاس ہی رکھے صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھی تھیں تبھی پریشے کو فون والی بات یاد آئی تو اس نے حریم کی جانب اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

ہاں کیا ہوا۔۔۔۔۔۔حریم نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے جواب دیا

یار وہ فراز کی کال آرہی تھی ابھی۔۔۔۔۔پریشے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

کیوں بھئی۔۔۔۔۔حریم اک دم جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

آہستہ تو بولو ابھی سوئی ہے وہ۔۔۔۔۔پریشے نے آنیہ کی طرف اک نظر دیکھ کر حریم کو کہا

پھر کیا کہا اس نے۔۔۔۔۔۔حریم کے چہرے پر خوف اور غصہ دونوں تھے

یار پتہ نہیں۔۔۔۔۔میں نے فون اٹھایا ہی نہیں اور بند کر دیا میں بہت ڈر گئ تھی۔۔۔۔۔۔پریشے کی گھبراہٹ ابھی بھی برقرار تھی۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے فون مت اٹھانا۔۔۔۔پتہ نہیں کیا ہوا اس کے دماغ میں۔۔۔۔۔۔حریم نے بھی کچھ کچھ پریشان ہوتے ہوئے کہا

سکندر۔۔۔۔۔سکندر پلیز۔۔۔۔۔۔۔آنیہ سوتے میں درد سے کراہتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس کی آواز سن کر وہ دونوں ہی اس کی جانب بڑھیں تبھی کمرے میں کوثر شاہ بھی آ گئیں

سکندر پلیز۔۔۔۔۔۔سکندر میرا ہاتھ۔۔۔۔۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔آنیہ اب رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔آنیہ اٹھو آنیہ کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔وہ یہاں نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔حریم نے آنیہ کو جگانا چاہا لیکن وہ شاید گہری نیند میں کسی بھیانک خواب کی زد میں تھی تبھی اٹھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کوثر شاہ کچھ دیر تو آنیہ کو دیکھتی رہیں۔۔۔۔وہ اس کے پاس جا کر اسے چپ کروانا چاہتی تھیں لیکن ان کا ضمیر شاید انہیں ملامت کرنے لگا تھا شاید انہیں احساس تھا کہ ان سے کیا ہو گیا ہے بس سب کے سامنے قبول کرنے کی ہمت نہیں تھی

۔۔۔۔۔۔ان کے آنسو چہرے پر لگاتار بہ رہے تھے۔۔۔۔

آنیہ۔بیٹا۔۔کوثر شاہ نے آنیہ کے پاس جا کر جیسے ہی آواز لگائی آنیہ کی آنکھ اک دم کھل گئی اور وہ ڈر کر اپنی امی کے گلے لگ گئی۔۔

امی وہ اچھا نہیں ہے امی۔۔۔۔۔میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔امی مجھے اس کے ساتھ مت بھیجیں۔۔۔۔۔۔وہ مجھے تنگ کرتا ہے امی۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھے اک چیز سمجھتا ہے امی مجھے روک لیں مجھے مت بھیجیں وہ مجھے مار دیگا

امی۔۔۔۔۔اس نے کہا ہے اسے مجھ میں دلچسپی نہیں اور جب اس کی دلچسپی کسی چیز سے ختم ہو جاتی ہے تو وہ اسے کسی کے لیئے نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔۔وہ مجھے مار دیگا

امی۔۔۔۔۔۔وہ بہت ظالم ہے امی مجھے مت بھیجیں۔۔۔۔۔۔آنیہ بامشکل تمام

اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی لیکن تمام تر تکلیف کے باوجود بھی اس نے اپنا ڈر بیان کر دیا

نہیں میری بچی میں اب تمھیں کہیں نہیں بھیجوں گی۔۔۔۔۔تم ڈرو نہیں۔۔۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ جو کہ آنیہ سے دل ہی دل میں شرمندہ تھیں اس کے یوں گلے لگنے سے تھوڑا بہتر محسوس کرتے اس سے کہنے لگیں لیکن یہ سکون ان کا کچھ پل کا ہی تھا۔۔۔آنیہ جو کہ اپنے ہوش میں نہیں تھی بے دھیانی میں ان سے گلے لگ گئی تھی لیکن جیسے ہی اسے احساس ہوا اس نے فوراً ہی خد کو کوثر شاہ سے دور کیا اور آہستہ آہستہ اپنے زخموں پر آہ بھرتے واپس لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔اب وہ رو نہیں رہی تھی وہ اپنے آنسو کسی کو دکھانا نہیں چاہتی تھی ۔۔۔۔۔۔۔خاص طور پر کوثر شاہ اور ظفر شاہ کو۔۔۔۔

کوثر شاہ آنیہ کے یوں لیٹتے ہی اک دم پھر سے ملال کی ضد میں آ گئیں تھیں انہوں نے اک دفع پریشے کو دیکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔بہت بڑی غلطی۔۔۔۔۔ لیکن میں نے یہ سب نہیں چاہا تھا۔۔۔۔۔ کوثر شاہ دل ہی دل میں یہ کہتے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

وہ سب ابھی روحان کے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک زاویار کا فون اک دم رنگ کرنے لگا۔۔۔۔اس نے جیسے ہی فون اٹھایا اس پر ظفر شاہ کی کال لگی ہوئی تھی۔۔۔

جی۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔زاویار نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

کہاں کیسے۔۔۔۔۔زاویار اک دم پریشان ہوتے ہوئے بولا

کیا ہوا۔۔۔۔ خیر تو ہے۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے سوال کیا باقی سب کے دل میں بھی یہی سوال تھا

ظفر چاچو کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔۔۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر فون اپنی جیب میں رکھا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا

کیا مطلب رکو میں بھی چلتا ہوں۔۔۔۔۔روحان نے آگے بڑھ کر کہا

نہیں تم یہیں رکو۔۔۔۔۔وہ کہ رہے تھے زیادہ چوٹیں نہیں آئی ہیں میں انہیں لیکر آتا ہوں تم صبح سے پہلے ہی بہت پریشان ہو اور ابھی عرشیہ کو بھی تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کو روک کر کہا اور خد تیزی سے گاڑی کی جناب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

زونین تم جاؤ ساتھ۔۔۔۔روحان نے کمرے میں آکر زونین سے کہا زونین فوراً ہی اس کے کہنے کے بعد کمرے سے نکلا اور زاویار کے ساتھ چلا گیا

اس نے بابا کو نقصان پہنچا دیا تایا جان۔۔۔۔آپ کہ رہے تھے وہ انہیں کچھ نہیں کہے گی۔۔۔۔۔روحان کی آنکھوں میں درد تھا اور ساتھ ہی ساتھ بہت سے سوال بھی تھے

ضروری نہیں کہ یہ حادثہ اس کی وجہ سے ہوا ہو۔۔۔۔۔ غم اور خوشی سب کے نصیب میں اللہ نے لکھی ہوئی ہے اور حادثے رونما ہوتے رہتے ہیں اس کا الزام کسی پر بھی بنا کی تصدیق کے لگانا بہتان ہے اور بہتان ہمارے ایمان کو کمزور کرتا ہے ا۔۔۔۔۔ تمھیں نہیں معلوم کہ یہ کس نے کیا ہے تو خد کو گناہ گار مت بناؤ۔۔۔۔ بہتان بہتان ہوتا ہے اب چاہے انسان پر لگے یا جانور پر یا دوسری مخلوق پر۔۔۔۔۔۔ شیطان کے وار سے خد کو محفوظ رکھو بیٹا ہر بلا سے خد بخود محفوظ ہو جاؤ گے اور پھر بھی اگر کوئی نقصان ہو تو اس کو اللہ کی رضا سمجھ کر اس پر صبر کرو ۔۔۔۔ مومن کی یہی نشانی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر یہ اس نے کیا ہے تو۔۔۔۔۔ روحان نے پھر سے سوال کیا

تو پھر اس میں اللہ کی رضا ہو گی۔۔۔۔۔ بہتری ہو گی۔۔۔۔ میرا بچہ نور ایسے ہی نہیں ملتا۔۔۔ اللہ کی مان کر ملتا ہے۔۔۔۔۔ مجھے بھی اس کی فکر ہے لیکن کیا میں

تمھیں ناشکرا بے صبر اد کھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سمجھانے کے انداز میں کہا

آپ بہت اچھے ہیں تایا جان۔۔۔۔۔میں آپ جیسا ہونا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔روحان نے جعفر شاہ کی جانب فخر سے دیکھتے ہوئے کہا

مجھ سے کی گناہ اچھی مثال اور اچھی طرز زندگی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تم ان جیسے بننے کی کوشش کرو۔۔۔۔میری زات میں تو بہت سی کوتاہیاں موجود ہیں ان کی زات سب سے اعلیٰ ہے میں تو خد بس کوشش کرتا ہوں بعض اوقات میں بھی بہک جاتا ہوں بیٹا لیکن کوشش کرتا ہوں خد کو سنبھال کر رکھوں ۔۔جعفر شاہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی صاف ظاہر تھا انہیں ظفر شاہ کی فکر لاحق ہے

اللہ کرے میں ان لوگوں میں شمار ہو جاؤں جو اللہ کے رستے پر چلتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں آمین۔۔۔۔روحان نے کہا تو حرا اور عرشیہ نے بھی اس کے ساتھ آمین کہا

بیٹا بس پہچانو۔۔۔۔خد کو بھی اپنی منزل کو بھی اپنے رب کو بھی اور اپنے دشمن یعنی شیطان کو بھی۔۔۔۔۔۔انسان کا دشمن بس اک ہے اور وہ ہے شیطان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس اس کا مقابلہ کرو۔۔۔۔خد کو اللہ کا نائب ثابت کرو بس اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ یہ کہ کر روحان کے سر پر بہت پیار سے ہاتھ رکھ کر کمرے سے چلے گ ئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے جاتے ہی روحان نے عرشیہ کی جانب دیکھا اس کی آنکھوں میں نا کوئ ڈر تھا نا ہی خوف نا ہی اسے کوئ دورہ پڑا تھا بلکہ آج وہ ہمیشہ سے کی گناہ زیادہ پر سکون نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔منزل ان کے سامنے تھی اور راستہ انہیں دکھایا گیا تھا بس اب ان سب کو اس پر چلنا تھا ثابت قدمی سے اور اپنے پورے دل سے۔۔۔۔

آپ بالکل اپنا دھیان نہیں رکھتے۔۔۔۔۔۔زاویار ظفر شاہ کو گھر لے آیا تھا اب وہ اپنے کمرے میں لیٹے تھے جہاں کوثر شاہ ان کے پاس بیٹھی تقریباً نم آنکھیں لیئے ان سے کہہ رہی تھیں۔۔۔

کوثر۔۔۔۔۔میں نے آج سے تقریباً پچیس سال پہلے جب تمھیں دیکھا تھا تم مجھے بہت پسند آئیں تھیں۔۔۔۔۔۔میں چاہتا تھا میری شادی تم سے ہو۔۔۔۔۔لیکن مجھ میں ہمت نہیں تھی پھر شاید اللہ کو میری محبت پسند آ گئی تو اس نے میرے دل میں چھپی میری خواہش کو پورا کر دیا اور اس طرح تم میری زندگی میں آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم سب نے اس کے بعد سے آج تک تمھیں عزت دی مان دیا محبت دی اور سب سے بڑھ کر تمھیں اس گھر کا فرد سمجھا ہمیشہ۔۔۔۔۔۔عائشہ بھابھی سے زیادہ اس گھر میں تمھاری چلتی تھی اور اب تک پورا گھر تمھارے فیصلوں پر چلتا ہے گھر میں

کوئی بھی تمھارے کہے کو نہیں ٹالتا بابا اور میں بھی۔۔۔۔۔ ظفر شاہ خالی آنکھیں کوثر شاہ کی جانب مرکوز کیئے کہ رہے تھے

کوثر شاہ بس خاموشی سے ظفر شاہ کی باتیں سن رہی تھیں

آنیہ کے حق میں ہم سے غلطی ہوئی ہے اس نے ہمیں کئی بار بتانا چاہا اس درندہ صفت انسان سے دور ہونا چاہا لیکن بس ہم نے اسے یا اس کی بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہا شاید سمجھتے تو اسے یوں نا بھیجتے۔۔۔۔۔ زونین کی کہی اک اک بات سچ ہے آنیہ ہماری زمہداری تھی ہمیں اس کی زندگی کے فیصلے دیکھ کر لینے چاہیئے تھے۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کی آنکھوں میں ملال تھا

www.novelsclubb.com

آپ یہ سب باتیں اس وقت نا سوچیں۔۔۔۔۔ جو ہوا سو ہوا اب ہمیں آگے کا سوچنا ہے۔۔۔۔۔ ماضی پر ملال کب تک کریں گے آخر۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے ظفر شاہ کو پر سکون کرنا چاہا

ماضی۔۔۔۔۔۔ماضی۔۔۔۔۔۔ماضی میں دیکھوں تو لگتا ہے ہر چیز کا زمہ دار میں ہی ہوں۔۔۔۔۔۔آنکھیں بند کر لینا بہت آسان ہوتا ہے۔۔۔۔کاش میں ہمیشہ انہیں بند ہی رکھوں۔۔۔۔۔۔

کیا تم جانتی ہو جو یہ سب ہو رہا ہے وہ جو اس گھر کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔۔۔اتنا نقصان ہوا۔۔۔۔۔وہ سب کہیں نا کہیں ہماری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ بنا کوئی تاثر لائے کوثر شاہ سے کہ رہے تھے جبکہ کوثر شاہ بالکل خاموش بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ میرے پیچھے آئی تھی اسی لیئے شاید اس نے گھر میں سب سے پہلے تمھیں ڈرانا شروع کیا۔۔۔۔۔لیکن شاید یہ تمھارا اور میرا نصیب تھا کہ اس کا دھیان ہم سے ہٹ کر عرشیہ کی جانب ہو گیا اور وہ اس کے پیچھے پڑ گئی لیکن اس کی جڑ میں اگر کوئی جاتا ہے تو وہاں کوئی اور نہیں ہم دونوں ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ کی آنکھیں بالکل خشک ہو گئیں تھی

آپ ایسا کیوں کہ رہے ہیں۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو یہاں جعفر بھائی کے پیچھے آئی تھی۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے ان کی پوری بات سن کر جواب دیا

نہیں۔۔۔۔۔۔یہ حقیقت نہیں۔۔۔۔۔۔یہ بابا کا فیصلہ تھا کہ تمھیں یہ سب نا بتایا جائے اور کہیں نا کہیں عائشہ بھابھی کا بھی کیونکہ تم بہت دور سے آئیں تھیں تمھارا میکہ بھی یہاں نہیں تھا وہ دونوں چاہتے تھے کہ تمھیں یہ سب بتا کر پریشان نا کیا جائے۔۔۔۔۔۔کہیں ایسا نا ہو کہ تم خد کو الگ سمجھو یا پھر کچھ اور۔۔۔۔۔۔۔جو بھی تھا سب کو تمھاری فکر تھی اسی لیئے اس بات کو اتنے سال چھپا کر رکھا۔۔۔۔۔۔یہ بات ابھی کچھ عرصے پہلے نکلی تھی سب کے سامنے لیکن تب تم اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی اسی لیئے تمھیں تب بھی پتہ نہیں چلی۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اب کوثر شاہ کے ریئیکشن کا انتظار کر رہ تھے

تو آپ کہنا چاہتے ہیں اس سب کی زمہ دار میں ہوں۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنکھوں میں سوال لیئے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں میں ہوں۔۔۔۔۔۔کیونکہ وہ میرے پیچھے یہاں آئی تھی لیکن وہ دشمن تمھاری تھی وہ تمھیں میری زندگی سے نکال دینا چاہتی تھی لیکن ایسا وہ کرنا سکی تو یہیں رہ گئی اور پھر اس نے عرشیہ کو اپنا شکار بنالیا وہ بچی تھی تو اس کے شکنجے میں آسانی سے پھنس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اب اٹھ کر بیٹھ گئے تھے

اب آپ بات کو گھمارہے ہیں۔۔۔۔مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ لوگ ہر چیز کا قصوروار مجھے ہی ٹھہرانا چاہتے ہیں آنیہ کا بھی اور اب عرشیہ کا بھی۔۔۔۔۔آپ کی باتوں سے تو ایسا لگتا ہے جیسے زونین اور جعفر بھائی کے ساتھ بھی یاجوبھی اس چڑیل نے آج تک برا کیا ہے وہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔۔اگر ایسا تھا تو مجھے پہلے ہی بتادیتے آج ہی کیوں۔۔۔۔۔میں چلی جاتی آپ لوگوں کی زندگی سے ۔۔۔۔۔اچھا ہوتا نا۔۔۔۔۔یہ سب تو کم سے کم نا ہوتا سب کے ساتھ۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ عجیب انداز میں کہ رہیں تھیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ غمزدہ ہیں یا غصہ۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج اس لی ئے بتایا کیونکہ میں چاہتا ہوں تم جانو۔۔۔۔اور اس سب کو ٹھیک کرنے میں میری مدد کرو۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے بنا کوئی تاثر دی ئے کہا

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کو ظفر شاہ کا سوال سمجھ نا آیا تو اپنی تمام تر بات کو بھول کر ان کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔۔

میں ویسے بھی بوڑھا ہو گیا ہوں اور تقریباً اپنی زندگی بہت اچھے سے گزار چکا ہوں میں نے فیصلہ کیا ہے میں اس کے ساتھ چلا جاؤں گا پھر وہ سب کا پیچھا چھوڑ دیگی۔۔۔۔۔۔بس اس سب میں تمھیں میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے بنا رکے اپنی پوری بات کوثر شاہ کے سامنے رکھی

کہیں یہ ایکسیڈینٹ آپ نے جان بوجھ کر تو نہیں کرایا۔۔۔۔۔ کوثر شاہ کے ذہن میں سوال اٹھا

نہیں کیا ہو گیا پاگل ہو کیا تم۔۔۔خدکشی حرام ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ تو بس میرا دھیان آنیہ کی جانب چلا گیا تھا اس لی ئے ہو گیا۔۔۔۔۔۔دیکھو آنیہ کے ساتھ بھی جو ہوا

www.novelsclubb.com

اس میں بھی کہیں نا کہیں مجھے لگتا ہے اسی کا ہاتھ ہے۔۔۔۔۔اگر زونین کا ایکسیڈینٹ نا ہوتا تو شاید آنیہ کی شادی سکندر سے نا ہوتی میں نے دیکھا ہے زونین کی آنکھوں میں آنیہ کے لیئے درد شاید وہ دونوں اک دوسرے کو پسند کرتے تھے لیکن دیکھو میرے بچے نصیب کے آگے کیسے خاموش رہے۔۔۔۔۔۔کیا تمھیں پتا تھا زونین اور آنیہ کا۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے سوال کیا

آپ باتوں کو مت گھمائیں۔۔۔۔۔۔آپ کیا کرنے جا رہے ہیں مجھے صاف صاف بتائیں۔۔۔۔۔کوثر شاہ ظفر شاہ کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھیں

تم میری بات سنو کوثر۔۔۔۔۔۔خد کو بدلو۔۔۔۔دنیا کو دوسروں کی نظر سے بھی دیکھو میں یہ نہیں کہ رہا کہ تم ہمیشہ غلط ہوتی ہو لیکن بعض دفع تم سے غلط فیصلے اور سلوک ہو جاتے ہیں انہیں بدلو۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ اور آنیہ کا بہت خیال رکھنا ۔۔۔۔۔۔۔باقی فاریہ اور روحان تو سمجھدار ہیں۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ اپنی ہی دھن میں کہے جا رہے تھے

ایسی باتیں مت کریں آپ۔۔۔ویسے بھی اس کا حل ہم سب مل کر نکال لیں گے ۔۔۔۔۔۔ایسی کوئی بات سوچنے کی آپکو ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔اور آنیہ کی فکر میں آپ کو یہ سب کیوں یاد آگیا ابھی ہمیں آنیہ کو دیکھنا ہے جنگل میں کون ہے کیوں ہے اور کس کے پیچھے ہے ہم بعد میں دیکھیں گے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ پریشان ہوتے ہوئے بولیں

نہیں جب تک وہ ہے کسی مسئلے کا حل نہیں نکلے گا۔۔۔۔۔۔اس نے کئی بار کہا ہے وہ اس گھر میں خوشی کو نہیں آنے دے گی اگر اس گھر کے لوگوں کو خوش رہنا ہے تو اسے دور کرنا ہی ہوگا۔۔۔۔اور وہ میرے بغیر اس گھر سے دور نہیں جائے گی۔۔۔۔بس اب بہت ہو گیا اب میرا کوئی بچہ دکھ نہیں دیکھے گا۔۔۔۔۔۔۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔۔ظفر شاہ کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

رکیں مجھے پتہ ہے اس وقت آپ کو کون سمجھا سکتا ہے۔۔۔۔۔کوثر شاہ سیدھی اٹھیں اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے جعفر شاہ کے کمرے کی جانب چلی گئیں۔۔۔۔۔

بھائی زرا میرے ساتھ آئیں۔۔۔۔کوثر شاہ نے جعفر شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیا ہوا سب خیریت۔۔۔۔ظفر ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔جعفر شاہ اک دم پریشان ہو کر بولے

جی سب ٹھیک آپ آئیں تو۔۔۔۔کوثر شاہ نے ان سے اک بار پھر کہا اور کمرے سے باہر چلی آئیں جعفر شاہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ان کے کمرے میں چلے آئے۔۔۔۔۔

دیکھیں بھائی انہیں۔۔۔۔۔سمجھائیں انہیں کچھ۔۔۔۔عجیب سی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔کوثر شاہ نے شکایتی انداز میں کہا

کیا ہوا ظفر۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے ظفر شاہ کی جانب دیکھ کر پوچھا

بھائی میں نے تمام مسائل کا حل سوچ لیا ہے اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس پر عمل پیرا بھی ہوں گا۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے بنا جھجھکے کہا

کیا فیصلہ کیا ہے یہ تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے بہت تحمل سے پوچھا

بھائی یہ کہ رہے ہیں یہ خد کو اس کے حوالے کر دیں گے۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے آگے بڑھ کر کہا

تمھارا باہر نکلنا دن بدن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ راؤبٹ کے عین سامنے کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لیتے ہوئے کہ رہا تھا

اور اس منحوس خبر کو مجھ تک پہنچانے کے لیئے تم خاص یہاں تک چل کر آئے ہو۔۔۔۔۔۔ بٹ نے آنکھوں میں تیش بھر کر راؤ کیجانب دیکھ کر کہا

تو پھر کس کو بھیجتا۔۔۔۔۔۔کہا تھا تم سے اس کی بہن کو اغواء کیا ہی ہے تو اس سے اپنے کام نکلوالو لیکن نہیں تمھیں تو بس وار کرنا تھا۔۔۔۔کل اگر تم میری بات مان لیتے تو آج اس کے پاس تمھارے خلاف اک ثبوت بھی نا ہوتا نا تم یوں اس طرح پھنسے ہوتے نا میں تمھارے ساتھ یوں لٹکا ہوتا۔۔۔۔راؤ کے چہرے پر غصے کے کوئی آثار نہیں تھا لیکن اس کا لہجہ بہت سخت تھا

تو تمھیں اپنی پرواہ ہے یا میری۔۔۔۔بٹ نے تنظیہ مسکرا کر کہا

اپنی۔۔۔۔۔راؤ نے بھی بنا کوئی لگی لپٹی رکھے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر تم اپنی فکر کرو میں اپنی فکر کرتا ہوں۔۔۔۔اک بات دھیان میں رکھو اگر مجھے صرف خد کو بچانا ہوتا تو میں کب کا اس سب سے باہر ہوتا میں تو دنیا بھر میں برا ہوں سوچو اگر تمھارے کالے رنگ دنیا کو دکھ گئے تو۔۔۔۔۔بٹ اپنا منہ سلاخوں کے بالکل پاس لائے عجیب سے انداز میں کہ رہا تھا۔۔۔اس کی بات

سن کر راؤ سمجھ گیا تھا کہ اسے اب آگے کیا کرنا ہے وہ بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے لمبے ڈگ بھرتا ہوا نکل گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ بٹ اسے یوں جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔دوستوں اور دشمنوں کا اندازہ اسے بھی اچھے سے تھا وہ جانتا تھا راؤ کو کیسے اپنے کنڑول میں کرنا ہے بس اب اسے صبح کا انتظار تھا

.....

لال حویلی میں اس وقت شادی کی بات کرنا تو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔ثناء شاہ اویس شاہ کے پاس بیٹھے پوچھ رہی تھیں

نہیں نہیں ابھی ایسا کچھ بھی مت کہنا۔۔۔۔اک بیٹی اتنی ازیت میں ہے اوپر سے اسے ابھی ابھی طلاق ہوئی ہے ایسے وقت میں یہ سب اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔

اویس شاہ نے فوراً ہی انکار کیا

لیکن میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔کہ کیا پتہ خوشیاں آئیں تو وہ لوگ تھوڑا اچھا محسوس کریں ورنہ تو سب پریشان ہی رہیں گے ہو سکتا اس سب سے ان سب کو اچھا لگے اور وہ لوگ اس حادثے کو بھول جائیں۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے تجویز پیش کی

ہاں کہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔۔۔۔لیکن ابھی نہیں کچھ وقت گزرنے دو پھر ۔۔۔۔کم سے کم آنیہ کی حالت تو ٹھیک ہونے دو پھر دیکھیں گے یہ سب۔۔۔۔۔اویس شاہ یہ کہ کر اپنے کمرے سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔۔جبکہ ثناء شاہ کمرے کی چادر وغیرہ کو درست کرنے لگیں۔۔۔۔۔۔

بابا آپ یہاں خیریت۔۔۔۔۔۔اویس شاہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے تو فرحان شاہ کو اپنے کمرے کی جانب آتا دیکھ اک دم بولے

ہاں اچھا ہوا تم آگ ئے۔۔۔۔مجھے تم سے ہی کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔فرحان شاہ نے اویس شاہ کو دیکھ کر کہا اور لاؤنج کی جانب جا کر صوفے پر بیٹھ گ ئے۔۔۔۔۔۔

بیٹا اب میں کچھ کہوں گا تو سب کہیں گے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں یا پھر مجھے اللہ پر بھروسہ نہیں لیکن کیا تمھیں یہ عجیب نہیں لگتا کہ ادھر اور حان اور حریم کا نکاح ہوا اور ادھر آنیہ کے ساتھ یہ سب ہو گیا۔۔۔اور ابھی ظفر کے ساتھ یہ حادثہ۔۔۔۔۔بیٹا ہر خوشی کے موقع پر میرا دل ڈر جاتا ہے میں آخر کب کسی خوشی میں اپنے پورے دل سے خوش ہوں گا۔۔۔مجھے بھی بتاؤ۔۔۔جب کوئی خوشی کو موقع آتا ہے اس سے بڑا دکھ آجاتا ہے۔۔۔۔فرحان شاہ پریشان ہوتے کہ رہے تھے

بابا۔۔۔۔۔میں کیا کہوں آپسے۔۔۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں میرا جواب۔۔۔۔۔آپ اللہ سے ہم سب کے لیئے دعا کیا کریں۔۔۔۔بس۔۔۔۔یہ مت سوچیں۔۔۔۔جس کے ساتھ جو ہونا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔۔۔۔۔ایسا مت سوچیں آپ بس۔۔۔۔اویس شاہ کئی بار اپنے بابا سے اس موضوع پر بات کر چکے تھے لیکن فرحان شاہ ہمیشہ ہی وسوسوں کے

www.novelsclubb.com

جال میں گھرے رہتے لاکھ کوشش کے باوجود بھی اویس شاہ کو ہمیشہ ناکامی کا ہی سامنا ہوتا

میرے ناسوچنے سے کیا ہو گا نہیں۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کو اویس شاہ کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی

نہیں۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ہم گمان اچھا رکھیں گے تو سب کچھ اچھا ہی ہو گا۔۔۔۔اس دنیا میں ہمیں سب کچھ ہمارے گمان کے حساب سے ملتا ہے ۔۔۔۔۔یا پھر جو ملتا ہے اس میں ہماری بہتری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔آپ نے ہی تو سکھایا ہے یہ سب بابا۔۔۔۔۔اویس شاہ کا لہجہ بہت نرم تھا

مجھے نہیں پتا بیٹا یہ سب۔۔۔۔میرا دل بہت ڈر رہا ہے۔۔۔۔۔۔میں خوش ہونا چاہتا ہوں اک بار مرنے سے پہلے میں بنا ڈرے کسی خوشی کو محسوس کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔صرف اک دفع۔۔۔کہ مجھے کسی اپنے کو کھونے کا ڈر نا ہو۔۔۔۔۔میں تھک

www.novelsclubb.com

گیاہوں اور اب نہیں ہوتا مجھ سے۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی بوڑھی آنکھوں میں آنسو تھے

بابا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔۔دیکھی ئے گا اس بار کچھ بھی غلط نہیں ہو گا۔۔۔۔۔بس آپ اللہ سے اچھے کی امید رکھیں۔۔۔۔اویس شاہ نے انہیں پر سکون کرانا چاہا لیکن ان کا دل ابھی بھی خدشوں کی نظر تھا

**********---

اک دفع میرا فون اٹھالو۔۔۔۔۔پریشے کے سامنے موبائل پر اک میسج کھلا ہوا تھا جہاں یہ میسج اسے کسی انجان نمبر سے موصول ہوا تھا۔۔۔۔۔

پریشے نے اس میسج کو ڈیلیٹ کیا اور موبائل رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔۔

تمھارا ماڈلنگ کرنے کا خواب میں پورا کرواؤں گا۔۔۔۔۔پریشے کی آنکھوں کے سامنے فراز اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مجھے تمھارے ساتھ بہت اچھا لگتا ہے پریشے۔۔۔۔۔آنکھوں کے سامنے پھر سے فراز تھا لیکن اس بار جگہ کوئی اور تھی

تمھیں سمجھ نہیں آتا کیا۔۔۔۔۔منع کر دو اس شادی سے

۔۔۔۔۔فراز پریشے کے سامنے کھڑا اس سے غصے سے چلا کر بات کر رہا تھا۔۔۔۔ڈر کی وجہ سے پریشے کی آنکھ اک دم کھل گئی۔۔۔۔۔سوئے ہوئے زاویار کو اک نظر دیکھ کر وہ بیڈ سے اٹھی اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ماضی میں کی گئی غلطیاں کس طرح حال کا سکون چھینتی ہیں یہ بات وہ بہت اچھے سے سمجھ اور محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔کیا کروں میں اب۔۔۔۔۔مجھے راستہ دکھائیں۔۔۔۔۔پریشے نے آسمان کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اور اس سے کیا ہو گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے کوثر شاہ کی بات سن کر بہت اطمینان سے سوال کیا

www.novelsclubb.com

آپ سب کی جان چھوٹ جائے گی اس سے اور کیا۔۔۔

ظفر شاہ نے اپنی نظریں دوسری جانب گھماتے ہوئے کہا

اتنا آسان ہے شیطان سے جان چھڑانا۔۔۔۔ جعفر شاہ نے سوال کیا۔۔۔۔

آپکو یہ آسان لگ رہا ہے۔۔۔۔ ظفر شاہ نے آنکھوں میں حیرت لیے پوچھا

ہاں تو جنگ کر دوران میدان چھوڑ کر بھاگنا آسان ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بات تو تب ہے جب لڑو اور پھر جیتو اگر جیتو نہیں تو کم سے کم شہید ہو جاؤ۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کے تاثرات اب تھوڑے سخت ہوتے جا رہے تھے

یہ کوئی میدان جنگ نہیں ہے وہ میرے پیچھے آئی تھی میرے ساتھ یہاں سے چلی جائے گی۔۔۔ ظفر شاہ نے جعفر شاہ کے سخت لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا

شیطان تمھارے ایمان کا دشمن ہے اور تمھارا ایمان ہی لیکر جاتا ہے یہاں بھی وہ تمھارا ایمان کھا رہا ہے تمھیں خدکشی کی جانب کھینچ کر جانتے ہو نا اسلام میں خدکشی

حرام ہے تو پھر ایسی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو تم۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ دو قدم آگے بڑھ کر ظفر شاہ سے تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولے

تو پھر اس کا کوئی تو حل ہو گا۔۔۔۔۔۔۔میں اس سب سے تنگ آ گیا ہوں بھائی۔۔۔۔۔آنیہ کی حالت دیکھیں زونین کو دیکھیں۔۔۔۔عرشیہ روحان کی زندگی الگ اس نے خراب کر رکھی ہے۔۔۔۔۔اس پر وہ سکندر الگ۔۔۔جب جب اس کے بارے میں سوچتا ہوں میرا خون کھولنے لگتا ہے۔۔۔۔ظفر شاہ کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں

اللہ ہے نا میرے بھائی۔۔۔۔۔۔کیوں تم اس مشکل میں صبر نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔اگر اس سکندر کو اس دنیا میں سزا نا ملی تو آخرت میں وہ بچ نہیں پائے گا۔۔۔۔باقی اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہمیں جلد سے جلد مل جائے گا تم اللہ سے اپنا بھروسہ تو کم نا کرو۔۔۔۔۔۔اور سکندر کے معاملات کا اس چڑیل سے کیا لینا ۔۔۔۔۔دراصل یہ تمھارا ضمیر ہے جو تمھیں ملالت کر رہا ہے اور تم آنیہ کا سامنا

نہیں کرنا چاہتے اسی لیے تم چلے جانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔خدکشی حرام ہے تو تمھارے دل نے تمھیں یہ تجویز پیش کی ہے اور کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔

لیکن اک بات سن لو اگر تم خدچل کر دشمن سے مرنے جاؤ گے تو وہ بہادری نہیں بزدلی ہے۔۔۔۔شہادت نہیں خدکشی ہے۔۔۔۔۔۔۔مرنا ہے تو لڑ کر مرو بنا ہتھیار کے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ غصے سے کہ رہے تھے۔۔۔۔

تو بتائیں میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔پھر کسی غم کے آنے کا انتظار کروں پھر اپنے کسی بچے کو تڑپتے ہوئے دیکھوں۔۔۔۔زونین کو خون میں لت پت میں نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔اپ کو خون میں لت پت بھی میں نے ہی دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔بابا کا ایکسیڈینٹ بھابھی کا انتقال۔۔۔۔۔گھر میں ہونے والے چھوٹے بڑے حادثے آخر یہ کب تک چلے گا۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ بھی غصے سے بولی

جب تک سب لوگ اس کو چھوڑ کر اللہ سے ڈرنا شروع نہیں کریں گے یہ سب چلتا رہے گا اگر اک بندہ بھی اس سے ڈرے گا تو وہ یہیں رہ جائے گی۔۔۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی ان کی تلاش کی ان کی کھوج کی مجھے وہ نہیں دکھے میں ان کے پیچھے بھاگتا تھا وہ مجھے نہیں ملتے تھے اور جو لوگ ان سے دور بھاگتے ہیں وہ ان کو ہر موڑ پر مل جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔مومن کا سامنا کرنا جنکے لیئے محال ہے وہ اس پر حملہ کیسے کریں گے بس مومن بننے کی دیر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس فضول خیال کو اپنے دل سے نکالو اور اٹھو وضو کر کے پہلے شکرانے کے نفل ادا کرو کہ اللہ نے تمھیں زندگی عطا کی اور پھر استغفار کے نفل ادا کر کے اللہ سے معافی مانگو۔۔۔۔۔اللہ نے چاہا تو تمھیں معاف کر دے گا۔۔۔۔۔۔اور رہی بات آنیہ کی تو میں نے فیصلہ کیا ہے اگر تم سب ٹھیک سمجھو تو آنیہ ٹھیک ہو جائے تو اس کے بعد میں آنیہ کا رشتہ زونین کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔اگر تم دونوں کو ٹھیک لگے تو۔۔۔۔۔

۔جعفر شاہ نے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

بھائی آپکی تجویز بہت اچھی ہے اور مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس بار میں آنیہ سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔اسے ٹھیک ہونے دیں پھر ہم یہ سب بات اس کے سامنے رکھ دیں گے۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کے چہرے پر یہ کہتے سکون سا نظر آرہا تھا

چلو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ فیصلہ ان دونوں کے حق میں اچھا ثابت ہو گا یہ ابھی میرا خیال ہے میں نے اس بارے میں زونین سے بھی بات نہیں کی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو پھر دیکھتے ہیں اور اب کچھ غلط مت سوچنا۔۔۔۔۔۔

صبح ملتے ہیں۔۔۔یہ کہ کر جعفر شاہ کمرے سے باہر چلے گ ئے جبکہ کوثر شاہ گہری سوچ میں ڈوب گئیں وہیں ظفر شاہ وضو کرنے کے لی ئے واش روم کی جانب بڑھ گ ئے۔۔۔۔۔۔۔

****

نکاح میں ہو تم میرے اپنی حدوں کی عزت کرنا میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔حریم آنیہ کے پاس آنکھیں بند کی ئے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی کہ اور حان کے کہے گ ئے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے

پتہ نہیں یہ سب میرا دل کب قبول کرے گا۔۔۔۔۔۔۔ابھی نکاح ہوا ہے جلد ہی رخصتی بھی ہو جائے گی مجھے خد کو زہنی طور پر تیار کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں خد سے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔دروازے کے باہر سے آتی زونین کی آواز سن کر وہ اپنی سوچوں سے اک دم چونک کر باہر آئی

www.novelsclubb.com

حریم۔۔۔۔۔۔زونین نے پھر سے اسے بلایا

جی بھائی۔۔۔۔۔حریم نے آہستہ سے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھول کر کہا

کیسی ہے وہ۔۔۔۔۔زونین نے سوال کیا۔۔

بھائی وہ کیسی ہو گی۔۔۔۔۔سوتی ہے تو ڈر کر اٹھ جاتی ہے پھر چیخنے کراہنے لگی جاتی ہے لیکن جیسے ہی ہوش آتا ہے تو اک دم منہ سی لیتی ہے۔۔۔۔۔صاف ظاہر ہے وہ اپنے دکھ میں ہم میں سے کسی کو بھی شریک نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔حریم کی آنکھیں یہ کہتے بھیگ گئیں تھیں

ہمم۔۔۔۔۔تم اس کے پاس ہی رہنا اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے فون کر دینا میں جاگ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر زونین اپنی بھیگی آنکھیں چھپاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم سکندر۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں آتے ہی زونین نے چلا کر کہا۔۔۔۔۔

مجھے تمھیں خد ہی ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔۔۔۔چاہے اس کے لیئے مجھے در در کے دھکے کیوں نا کھانے پڑیں لیکن میں تمھیں کسی بھی حال میں یوں سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔۔اپنے انگوٹھے کی مدد سے اپنی کنپٹی کو مسلتے وہ کونے میں جا کر بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا لیکن دل میں اٹھنے والا درد اس درد سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزرتا رہا آنیہ کی چوٹیں آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی تھیں لیکن اس کے منہ پر لگا تالہ کسی طور نہیں کھلا تھا وہ کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔یہاں تک کہ پریشے اور حریم سے بھی نہیں۔۔۔۔۔بس خاموش چپ چاپ کمرے میں یا تو قرآن پاک کی تلاوت کرتی رہتی یا پھر نماز پڑھتی رہتی ۔۔۔۔۔کوئی آتا بھی تو کئی دیر بیٹھ کر واپس چلا جاتا لیکن وہ کسی کی جانب زرہ برابر بھی توجہ نا دیتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زونین جب پاکستان میں سکندر کو ڈھونڈنے میں ناکام رہا تو وہ امریکہ چلا گیا البتہ اس نے گھر میں کسی کو نہیں

بتایا تھا کہ وہ امریکہ سکندر کے پیچھے جا رہا ہے اس نے سب کو یہی کہا کہ وہ اپنے ڈاکٹر سے ملنے جا رہا ہے۔۔۔۔۔اس کے سر میں بار بار اٹھنے والے درد سے سب ہی

کہیں نا کہیں پریشان تھے تو سب نے اک بار ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کی بات پر کوئی سوال بھی نہیں اٹھایا۔۔۔۔۔۔

عرشیہ نے جعفر شاہ کی باتوں پر عمل شروع کر دیا تھا یہ رستہ بہت مشکل تھا کیونکہ وہ بار بار اسے ڈرا دیا کرتی اور پھر عرشیہ وہیں آ کھڑی ہوتی جہاں سے اس نے شروع کیا تھا لیکن وہ ہمت نہ ہارتی روحان اک مظبوط سہارے کی طرح عرشیہ کو ہر موڑ پر سہارا دیتا ساتھ ہی ساتھ خد بھی اپنے ایمان کو مضبوط بنانے کے لیے کوشش کرتا رہتا۔۔۔اگر یہ انسان اور شیطان کے بیچ کی جنگ تھی تو اسے کسی بھی حال میں شیطان کے ہر داؤ کو پلٹنا تھا اور اس کا ہل صرف اک تھا قرآن کے مطابق زندگی گزارنا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوثر شاہ آنیہ کی حالت دیکھ بالکل چپ ہو گئیں تھیں اک طرف آنیہ اپنے جزبات کسی کو بھی دکھانے کو راضی نہیں تھی وہیں کوثر شاہ بھی اس کی ماں تھیں انہوں نے بھی گھر کے ہر فرد سے کنارہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔اب یہ شرمندگی تھی یا کچھ اور یہ

کہنا مشکل تھا۔۔۔۔انہوں نے کئی بار اپنی بہن کو فون کیا لیکن مقابل کیجانب سے ہر بار ہی کوئی جواب نا ملتا۔۔۔۔سکندر کا نمبر بھی مسلسل بند جا رہا تھا لیکن انہوں نے کوشش کرنا نہیں چھوڑی تھی کچھ بھی تھا وہ اک بار اپنی بہن سے اور اپنے بھانجے سے سوال ضرور کرنا چاہتی تھیں کہ آخر ان دونوں نے ان کے ساتھ ایسا کیوں کیا جہاں تو وہ دونوں بہنیں ہر روز بات کیا کرتی تھیں وہیں شادی کے بعد سے بات چیت کم ہوتے ہوتے اب بالکل ہی ختم ہو گئی تھی

تین ماہ بعد

روحان بات سنیں۔۔۔۔۔۔عرشیہ اور روحان فجر کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کر کے ابھی بیٹھے ہی تھے کہ عرشیہ نے روحان کو اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں بولو۔۔۔۔۔روحان نے بہت نرمی سے جواب دیا

میرے دل میں اک خیال آیا ہے۔۔۔۔۔۔کیوں نا ہم اک ہفتہ وار ٹاسک کریں۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے عرشیہ کی آنکھوں میں اک عجیب سی چمک اتر آئی تھی

کیا مطلب۔۔۔۔میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔روحان نے نا سمجھی سے کہا

مطلب کہ ہم قرآن پاک پڑھیں اور اس صفحے پر اللہ پاک نے جو بھی کرنے کا حکم دیا ہو یا نا کرنے کا حکم دیا ہو وہ ہمیں اس دن پورا کرنا ہو گا۔۔۔۔۔عرشیہ چہک کر کہ رہی تھی

قرآن پاک میں تو جو جو لکھا ہے وہ ہمیں لازمی فالو کرنا ہی ہے یہ کیسی بات ہوئی۔۔۔۔روحان کو عرشیہ کی بات عجیب لگی

نہیں نا۔۔۔۔ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں لیکن سب کچھ تو نہیں مانتے نا۔۔۔۔۔کچھ باتیں پڑھ کر آگے بڑھ جاتے ہیں حالانکہ جو بھی پڑھا اس پر عمل لازم ہے۔۔۔۔۔لیکن ہم نہیں کرتے بس اک ہفتہ یہ پریکٹس کریں گے تو آہستہ آہستہ عادت

پڑ جائے گی اور پھر علم عمل سے خالی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔عرشیہ اپنے معصوم سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہ رہی رہی تھی

اچھا تو بتاؤ پھر آج کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔روحان نے اس کی جانب اسی کے انداز میں مسکرا کر کہا

روحان کو اس کی بات مانتا دیکھ وہ اک دم خوشی سے کھل اٹھی اور قرآن پاک کو کھول کر صفحہ پر لکھی ہوئی آیات جو کہ سورۃ العنکبوت کی تھیں ان کی تلاوت کرنے لگی

اور ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتادوں گا۔

اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ضرور ہم انہیں نیک بندوں میں داخل کریں گے۔

اور لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ (کی راہ) میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنے کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کے پاس سے کوئی مدد آجائے تو ضرور کہیں گے ہم یقیناً تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا جو تمام جہان والوں کے دلوں میں ہے؟

اور ضرور اللہ ایمان والوں کو ظاہر کر دے گا اور ضرور منافقوں کو ظاہر کر دے گا

یا اللہ۔۔۔۔۔روحان ان آیات میں آپکو کیا لگتا ہے اللہ ہمیں کیا کہنے کا کہ رہا ہے اک بات تو مجھے سمجھ آگی کہ ماں باپ کی اطاعت کرنے کا حکم آیا ہے لیکن بس تب نہیں جب وہ اللہ کا کسی کو شرک ٹھہرائیں مطلب ہمیں ماما بابا سے اچھا سلوک کرنا ہے باقی کیا جو اللہ کا احکام سن کر اس پر عمل نہیں کرتے وہ منافق ہوتے

ہیں۔۔۔۔تو کیا جب ہم کسی مصیبت پر یا تکلیف پر یہ کہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی آزمائش ہے یا اللہ کا عزاب ہے کہ دیتے ہیں یہ اللہ سے منافقت ہوتی ہے۔۔۔۔ عرشیہ تلاوت کرنے کے بعد الجھ سی گئی تھی

میں زیادہ علم تو نہیں رکھتا لیکن جہاں تک مجھے سمجھ آیا ہے کہ اللہ پاک چاہتا ہے کہ ہم کسی بھی حال میں برائی سے بچیں۔۔۔۔دیکھو اللہ نے ہمیں گمان رکھنے سے منع کیا ہے۔۔۔۔کسی ہر بہتان لگانے سے بھی منع کیا ہے وجہ کیا ہے۔۔۔۔۔وجہ یہ ہے کہ جب ہمیں نہیں پتہ کہ اصلیت کیا ہے تو ہم آخر کون ہوتے ہیں کسی بھی چیز کے بارے میں اندازے لگانے والے۔۔۔۔۔قرآن پاک غور کرنے والی کتاب ہے اس سے افادیت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو اسے غور سے پڑھیں جیسے آج ہم نے پڑھا نا جانے کتنی بار ہم نے اس آیت کو پڑھا ہو گا کیا کبھی اس طرح غور کیا کیونکہ ہم اکثر یہ سوچ کر پڑھتے ہیں کہ یہ تو اس وقت کے لوگوں سے کہا ہے اللہ نے ہم سے نہیں کہا لیکن جب آج ہم نے اس پر عمل کرنے کی نیت سے پڑھا تو

www.novelsclubb.com

ہمیں یہ سب اپنے لی ئے لگا شاہد یہی فرق ہے پڑھنے میں اور عمل کی نیت سے سمجھنے میں۔۔۔۔۔۔روحان سوچ میں ڈوبا بالکل سنجیدگی سے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہاں بھی گمان سے منع کیا جارہا ہے کہ گمان نالگاؤ کہ کیا چیز کس وجہ سے ہوئی ہے اور سب بڑی بات کہ یہاں اللہ اپنے بندوں سے توکل اور ثابت قدمی کا کہ رہا ہے ۔۔۔۔اک بات تو صاف ہو گی کہ گمان توکل اور ثابت قدمی کو ختم کرتا ہے ۔۔۔۔۔تو بس مجھے لگتا ہے اللہ چاہتا ہے ہم آج کوئی گمان نا باندھیں اور کسی بھی حال میں ثابت قدم رہیں مطلب یہ نا ہو کہ کوئی مشکل آئے اور ہم اس کے بارے میں پریشان ہو کر اپنے دل میں کچھ بھی سوچ لیں۔۔۔۔اللہ نے ایسے لوگوں کو منافق کہا ہے مطلب جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئیں اور دل میں مکمل ایمان نہ ہو۔۔۔۔دل میں عیب ہوں تو وہ منافق ہوئے۔۔۔۔۔۔وہ بھی اللہ سے سوچو تو کتنا خوف طاری کر دینے والا عمل ہے نا۔۔۔۔۔۔جو دلوں کی ہر بات جانتا ہے ہم اس سے منافقت کا سوچیں۔۔۔۔۔۔اوپر اوپر سے بس ایمان لانے کا دعوہ کریں اور

www.novelsclubb.com

جب موقع آئے پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔ایسا تو ہم کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔یااللہ ہمیں نیک کام کرنے کی اور اپنے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔۔۔روحان نے اپنی بات کا اختتام دعا سے کیا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔اس کا دل خوفزدہ ہو گیا تھا گناہوں کا خوف مومن کے دل کو ایسے ہی خوفزدہ کرتا ہے ۔۔۔۔۔ادھر عرشیہ بھی اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگی۔۔۔۔اس نے فوراً ہی صلوۃ التوبہ کی نیت باندھ لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا آپ کب باہر آئیں گے۔۔۔۔۔اس لڑکے کی شادی ہو رہی ہے آپ نے کہا تھا آپ سب ٹھیک کر دیں گے لیکن دیکھیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔ شفق بٹ کے سامنے کھڑی غصے سے کہہ رہی تھی

بیٹا پریشان مت ہو تمھارا باپ تب تک ہی اندر رہے جب تک تمھارا باپ چاہتا ہے کہ وہ اندر رہے۔۔۔۔کچھ کام مصلحتاً بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے کوئی تمھارے باپ کو روک سکتا ہے۔۔۔۔۔بس اک چال اور چلنے دو مجھے پھر میں باہر

ہوں گا اور اس لڑکے کی فکر مت کرو اک یا چار کتنی بھی شادیاں وہ کر لے آخر میں وہ ہو گا تمھارا ہی بس تم صبر کرو۔۔۔۔۔بٹ مصروف سے انداز میں کہہ رہا تھا

پتہ نہیں آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔لیکن میں اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی بس آپ جلدی آئیں ورنہ میرے ہاتھوں اس لڑکی کا برا ہو جائے گا مجھے نفرت ہے اس لڑکی سے۔۔۔۔۔۔۔شفق یہ کہہ کر بنا بٹ کا جواب سنے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

شفق وہاں سے اپنی گاڑی کی جانب جا رہی تھی تبھی اس کی نظر زاویار پر پڑی۔۔۔۔ اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگاتی وہ زاویار کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔تم نے میرے بابا کو اندر کروا کر اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔شفق زاویار کا رستہ روک کر بولی

میں آئے دن مجرموں کو اندر کرواتا رہتا ہوں مجھے نہیں پتہ آپ کے والد صاحب کون ہیں۔۔۔۔وہ اندر اسی لیئے ہیں کیونکہ انہوں نے کچھ غلط کیا ہے۔۔۔۔۔اس

میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ان کے گناہوں کا ہاتھ ہے۔۔۔۔۔زاویار نے اسی کے لہجے میں اسے جواب دیا

تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ وہ مجرم ہیں کہ نہیں۔۔۔۔۔۔زاویار کی بات نے شفق کو اور غصہ دلا دیا تھا

اگر میں نے اسے اندر کیا ہے تو سمجھ لو وہ مجرم ہی ہے کیونکہ میں یوں ہی کسی کو اندر نہیں کر دیتا جب ساری دنیا کے سامنے ثبوت پیش ہوں گے تو خود دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔زاویار یہ کہ کر بنا اس کے باپ کا نام جانے وہاں سے چل دیا۔۔۔ویسے بھی شفق کا رویہ اب اس کے لیئے ناقابل برداشت ہو گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

شفق جو زاویار کو جاتا ہوں دیکھتی غصے سے آگ بگولہ ہو گئی تھی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہ سیدھی یونیورسٹی کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

آج مت جاؤ یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔پریشے حریم کے پیچھے کھڑی اس سے کہ رہی تھی

اور وہ کیوں۔۔۔۔۔پیپرز چل رہے ہیں میرے اگر آپ کو معلوم نا ہو تو بتا دوں ۔۔۔۔۔یونیورسٹی نا جا کر اپنی تمام محنت ضائع کر دوں۔۔۔۔۔۔حریم نے دوپٹہ کو اچھے سے سر پر سیٹ کرتے ہوئے کہا

اتنے کام پڑے ہیں اگلے ہفتے رخصتی ہے تمھاری اور تمھیں پیپرز اور یونیورسٹی کی پڑی ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے مصنوعی غصے سے کہا

ہاں تو کام تم لوگ دیکھ لو اور اگلے ہفتے تک ختم ہو جائیں گے پیپرز پھر دیکھا جائے گا شادی کو۔۔۔۔فی الحال مجھے پیپرز دینے جانے دو۔۔۔۔۔حریم نے یہ کہہ کر بیگ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکلی اور سامنے والے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے جہاں پر آنیہ آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں جا رہی ہوں یونیورسٹی اپنا خیال رکھنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے آنیہ کے پاس آ کر کہا۔۔۔آنیہ بنا حرکت کے یوں ہی لیٹی رہی جیسے اس نے حریم کی بات سنی ہی نا ہو۔۔۔۔۔

دوا تو تم نے کھائی ہی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔اللہ تم اپنا خیال کیوں نہیں رکھتیں۔۔۔۔۔ حریم دوا کا ڈبہ کھول کر اب اس میں سے آنیہ کی دوائیں نکال رہی تھی پریشے بھی دروازے پر کھڑے ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

چلو اٹھو یہ دوا کھاؤ۔۔۔۔۔ حریم کے کہتے ہی آنیہ نے آنکھ کھولی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔بنا کوئی مزاحمت کیے اس نے حریم کے ہاتھ سے دوا لی اور چپ چاپ دوا کو کھا کر واپس آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔۔۔۔۔اس کا چہرہ اب صاف ہو گیا تھا لیکن زخموں کے ختم ہو جانے کے باوجود بھی اس کے چہرے سے اس کے آثار نہیں گئے تھے ایسا لگتا تھا وہ ابھی بھی درد سے کراہ رہی ہو ابھی بھی اسے اس کے جسم کے ہر حصے میں درد محسوس ہو رہا ہو ابھی بھی وہ اسے مار رہا ہو اور وہ چیخ رہی ہو لیکن پتہ نہیں کیوں جو آنکھیں بیان کر رہی تھیں وہ اس کے لب نہیں کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم جو کہ اس کے اس رویے کی عادی ہو گئی تھی اس کی چپی کو خاطر میں لائے بغیر ہی اس سے باتیں کرتے اور اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے کمرے سے باہر چلی آئی۔۔۔اک حریم ہی تھی جس کے کہنے پر وہ سارے کام کر لیا کرتی تھی تو اسے اس بات کا سکون تھا ورنہ شاید وہ بھی اس طرح نا ہوتی

کب تک چلے گا یہ سب حریم۔۔۔۔پریشے نے حریم کے کمرے سے نکلتے ہی کہا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔کچھ نا کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔اگر بھائی سے اس کی شادی ہو جاتی تو اچھا ہوتا لیکن بھائی بھی الگ ضد پکڑ کر امریکہ چلے گئے۔۔۔۔۔اب کیا اس کے چکر میں یہ دونوں کبھی خوش نہیں رہیں گے۔۔۔۔۔آسان ہے اسے امریکہ سے یہاں لانا۔۔۔۔وہ وہاں بھائی کو مل بھی گیا تو تمھیں کیا لگتا ہے وہ پاکستان آنے پر راضی ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔حریم پریشان ہوتے ہوئے کہتے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی

کیا پتہ وہ سکندر کو ڈھونڈنے نا گیا ہو۔۔۔کیا پتہ وہ واقعی ڈاکٹر کو ہی دکھانے گیا ہو۔۔۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا

تمھیں ایسا لگتا ہے مجھے تو نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کہ ہی رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے کھڑے اورحان پر پڑی تو وہیں چپ ہو گئ

یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ حریم نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑ پریشے سے سوال کیا

ر کو پوچھتی ہوں۔۔۔۔۔۔پریشے یہ کہ کر آگے بڑھی

کیا ہوا بھائ آپ یہاں۔۔۔۔۔۔پریشے نے سوال کیا

ہاں بھائ جان نے کہا تھا حریم کو یونیورسٹی لیکر جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔اورحان نے جواب دیا اس کی بات سن کر حریم کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں تھیں وہ کسی کو ڈھونڈنے کے انداز میں پورے ہال میں دیکھنے لگی

بھائی کو صبح جلدی جانا تھا وہ چلے گ ئے ہیں بتایا نہیں پریشے تم نے۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کو ادھر ادھر نظریں گھماتا دیکھ کر پریشے سے کہا

لیکن روحان بھائی تو ہوں گے نا وہ چھوڑ آئیں گے۔۔۔۔۔۔آپ رہنے دی۔۔۔۔۔۔پریشے نے کہا

مجھے شوق نہیں ہے۔۔۔۔۔بھائی جان نے کہا تھا اسی لی ئے آیا ہوں روحان بھائی اور ظفر چاچو کورٹ گ ئے ہیں کسی ضروری کام سے اب آ گر دادو یا تایا جان کے ساتھ جانا ہے تو چلے جانا میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان کو حریم کا گھبرانا اور پریشے کا یوں سوال پوچھنا اچھا نہیں لگا تو وہ واپس جانے کے لی ئے مڑ گیا

بیٹا وہ صحیح کہہ رہی ہے شادی سے پہلے یوں اک ساتھ آنا جانا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ جو کہ یہ سب دیکھ رہی تھیں اک دم بولیں۔۔۔۔۔تین ماہ میں ان کی طبیعت اس قدر خراب رہنے لگی تھی کہ وہ بے انتہا کمزور ہو گئیں تھیں

آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے کمزور چہرہ خالی آنکھیں۔۔۔۔۔۔کہیں سے بھی وہ پہلے والی کوثر شاہ نہیں لگ رہی تھیں

پھر کیسے جائے گی وہ یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔پیپر بھی تو ہے۔۔۔۔۔۔اور حان نے کوثر شاہ سے پوچھا

روحان اور اس کے بابا تو دیر سے آئیں گے مجھے پتہ نہیں تھا کہ زاویار چلا گیا ہے ورنہ میں انہیں کچھ دیر روک لیتی چلو اب کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔چلی جاؤ۔۔۔۔۔دھیاں رکھنا۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے فکر مند ہوتے کہا

گاڑی میں ہوں میں آجاؤ۔۔۔۔اور حان یہ کر گھر سے باہر چلا گیا

زاویار سے بات کرتی ہوں کہ ایسا نہ کیا کرے۔۔۔۔۔۔اک ہفتے کے بعد شادی ہے خدانخواستہ کچھ اونچ نیچ ہو جائے شیطان پہلے ہی دشمن ہے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ یہ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں جبکہ حریم برا سا منہ بنا کر حویلی سے باہر آئی اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

آپکے سر میں کئی جگہ آپریشن کے زریعے نسوں کو جوڑا گیا ہے آپکا دماغ بہت کمزور ہے جس طرح عام انسان پریشر کو جھیل لیتا ہے اس طرح آپکا دماغ بالکل نہیں جھیل سکتا۔۔۔۔۔اور آپکو دیکھ کر مجھے لگتا ہے آپ بالکل اپنے دماغ کا خیال نہیں رکھتے مجھے آپکے مزاج میں ڈپریشن اور غصہ دونوں صاف نظر آرہا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ آپ کا سر مسلسل درد کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔میں آپکے زہن کو پر سکون کرنے کی دوا لکھ تو دوں لیکن یہ کوئی مسلسل حل تو ہو گا نہیں۔۔۔۔۔بلکہ اس کے نقصانات زیادہ ہیں تو میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ خد کو پر سکون کریں۔۔۔۔ڈاکٹر زونین کے سامنے بیٹھے اسے ہدایات دے رہا تھا جبکہ زونین اپنے ہی خیالوں میں کھوئے اس کی اک بات پر بھی توجہ دی ئے بنا بس وہاں بیٹھا تھا۔۔۔۔شاید وہ یہاں کبھی نہ آتا لیکن زاویار نے اس کے پاس کوئی چارا نہیں چھوڑا تھا اب وہ زاویار کو کیا بتاتا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے تو بنا کوئی چوں چاں کی ئے اس کی بات مان کر یہاں چلا آیا۔۔ہاتھ میں موجود فون کے زریعے زاویار بھی ڈاکٹر کی تمام باتیں سن رہا تھا تو

وہ آدھے میں آٹھ کر جا بھی نہیں سکتا تھا تبھی مجبوری میں بیٹھا سب باتیں سن رہا تھا لیکن دماغ اسکا کہیں اور ہی تھا

ٹھیک ہے ڈاکٹر میں دھیان رکھوں گا۔۔۔۔۔یہ کہ کر زونین اٹھا اور کمرے سے باہر جانے لگا کال اس نے کٹ نہیں کی تھی اس کا ارادہ تھا کہ باہر نکل کر زاویار سے بات کر کے کٹ کرے گا۔۔۔۔۔

آپکے ساتھ جو حادثہ ہوا تھا اسے اک سال بھی نہیں ہوا ہے اور آپکے دماغ پر دباؤ اس قدر ہے۔۔۔۔اتنا دباؤ تو عام لوگ بھی برداشت نہیں کر پاتے ہیں اگر آپ اسی طرح اسٹریس لیتے رہے تو اس کا انجام بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔یہ سر میں درد اسی بات کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ آپکے دماغ میں موجود رگیں یہ سب برداشت نہیں کر رہی ہیں اگر اس بار کوئی حادثہ پیش آیا تو آپکی جان کو خطرہ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر زونین کی جانب سے لاپرواہ رویہ دیکھ پیچھے سے بولا کیونکہ عام طور پر لوگ اپنی بیماری کا سن کر سوال کرتے تھے اپنی رپورٹس ڈسکس کرتے دواؤں کے بارے

میں بات کرتے لیکن زونین نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا تھا حالانکہ اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔ڈاکٹر سمجھ گیا تھا کہ زونین نا پہلے اپنی صحت کا خیال رکھتا آیا ہے نا ہی آگے رکھے گا۔۔۔۔۔جبکہ فون پر موجود زاویار کافی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

زونین۔۔۔۔زونین۔۔۔۔۔زاویار نے زونین کو فون پر آواز لگائی

جی بھائی۔۔۔۔۔زونین نے فون کان پر لگاتے ہوئے کہا

دیکھو میرے بھائی۔۔۔۔۔ابھی ہوٹل میں جا کر تھوڑا آرام کرو اور پھر سکون سے فلائٹ کے لیے جانا۔۔۔۔اور ہاں اس کے علاوہ کچھ اور کرنے کا بالکل بھی مت سوچنا۔۔۔۔۔میں اچھی طرح جانتا ہوں تم اب کیا کرو گے۔۔۔۔۔زاویار سب کام چھوڑ چھاڑ زونین سے کہہ رہا تھا

بھائی آپ فکر نا کریں۔۔۔۔۔۔زونین نے بس اتنا کہا

تم میری بات سنو۔۔۔۔۔زاویار نے خد کو پر سکون کرتے ہوئے کہا

بھائی میرے دماغ کی الجھن میری تھکاوٹ نہیں ہے اس میں موجود سوچیں

ہیں۔۔۔۔جب تک میں ان سوچوں سے خد کو آزاد نہیں کرالیتا مجھے سکون نہیں

ملے گا۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے میں ہوٹل میں جا کر آرام سے سو جاؤں گا

۔۔۔۔زونین نے زاویار سے کچھ نہیں چھپایا تھا

مجھے اپنا بھائی بالکل صحیح چاہیے۔۔۔۔۔بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔۔

بدلہ غصہ دکھ سب کچھ بعد میں ہے۔۔۔۔۔۔میرے بھائی کو کچھ نہیں ہونا

چاہیے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے فکر مندی سے کہا

www.novelsclubb.com

بھائی آپ فکر نا کریں۔۔۔۔میں بھی اپنے سکون کے لیئے ہی کوشش میں لگا

ہوں۔۔۔آپ دعا کریں مجھے جلد سے جلد سکون مل جائے۔۔۔۔۔۔زونین

نے یہ کر فون بند کیا اور اک کیب روک کر اس میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ کیب اک بڑے سے ریسٹورنٹ کے سامنے جا کر رکی۔۔۔۔۔۔

اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے وہ اس ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوا جہاں اک بہت خوبصورت سی لڑکی اس کا وہاں انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کچن میں کھڑی کام میں مصروف تھی اس بات سے انجان کہ وہ اسے کچن کی کھڑکی سے دیکھ رہی ہے

اس نے کچن کی کھڑکی سے اندر آنا چاہا لیکن لاکھ کوشش کے باجود بھی وہ کچن کے اندر داخل نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس کے دیکھتے ہی دیکھتے عرشیہ وہاں سے چلی گئی اُس نے بہت بار عرشیہ کا نام پکارا لیکن عرشیہ نے اس کی آواز پر کوئی دھیان نہیں دیا ادھر عرشیہ کو اس کی آواز محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

عرشیہ کے جاتے ہی وہ آرام سے کچن کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کوثر شاہ کچن کے اندر داخل ہوئیں اس بار اسے کوئی تکلیف محسوس

نہیں ہوئی تھی کم سے کم کوئی تو تھا جسے وہ ڈرا سکتی تھی وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کوثر شاہ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں کوثر شاہ کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح دکھنے لگی تھی جب ان سے درد زیادہ برداشت نا ہوا تو وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔۔وہ وہیں کچن میں کھڑی انہیں جاتا ہوا دیکھتی رہی

تم چاہو تو میں تمھیں ڈپارٹمنٹ سے پہلے اتار دیتا ہوں اگر تمھیں میرے ساتھ جانے میں اچھا محسوس نہیں ہو رہا تو۔۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

نہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ حریم نے اپنی کتاب کو کھولتے ہوئے جواب دیا

تم خوش ہو۔۔۔۔۔اور حان نے سوال کیا

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔۔۔مجھے دہرانے دیں میرا آج بہت مشکل پیپر ہے۔۔۔۔۔ حریم نے اپنا دھیان کتاب کی جانب مرکوز کرتے اور حان کی بات کو نظر انداز کیا

اور حان نے حریم کا یہ انداز دیکھ اک دم گاڑی سائڈ میں روک دی

کیا ہوا گاڑی چلائیں۔۔۔۔ حریم اک دم ڈر کر بولی

میرے سوال کا جواب دو پہلے۔۔۔۔۔اور حان نا جانے کیوں بضد ہو گیا تھا

یہ کوئی وقت ہے یہ سوال پوچھنے کا مجھے دہرانے دیں۔۔۔۔۔اور پلیز دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔ حریم نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا

میرے سوال کا جواب دو پہلے۔۔۔۔۔۔اور حان ابھی بھی اپنی بات پر اڑا ہوا تھا

شاید اسی لیئے سب منع کرتے ہیں اک ساتھ جانے پر۔۔۔۔۔ حریم منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔۔

کیوں منع کرتے ہیں۔۔۔۔اور کس کو۔۔۔۔۔۔اور حان نے انجان بنتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔اور حان کی بات کو حریم نے پھر سے نظر انداز کیا

کس کو منع کرتے ہیں اور کیا بتاؤ تو۔۔۔۔۔آدھی بات کا کیا مطلب نکالوں میں ۔۔۔۔۔اور حان شاید آج بہت اچھے موڈ میں تھا یا شاید کئی مہینوں بعد اسے آج حریم کے ساتھ یونیورسٹی جانے کا موقع ملا تھا اور شادی بھی قریب تھی تو زیادہ ہی خوش تھا۔۔۔۔۔

جن کی شادی ہونے والی ہوتی انہیں اک ساتھ جانے سے۔۔۔۔۔پھر یہی ہوتا ہے جو آپکو ہوا ہے۔۔۔۔حریم اس کی باتوں سے الجھ کر بولی۔۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا لیکن اب کیا کرتی جو بول دیا تھا تو بول دیا تھا

۔۔۔۔۔۔

حریم کا جواب سن کر اور حان کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی اُس کے بعد اس نے اسے اور نہیں چھیڑا اور خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔۔۔۔۔

ابھی وہ تھوڑا آگے بڑھے ہی تھے کہ دو آدمی بری طرح روڈ پر اک دوسرے سے لڑ رہے تھے ساتھ میں اک بچی بھی کھڑی تھی جس کے سر سے خون بہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور حان یہ دیکھتے ہی گاڑی روک کر اک دم گاڑی سے باہر نکلا

حریم نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ اور حان ہی کیا جو کسی پرائے پھڈے کو دیکھ کر اس میں ٹانگ نا اڑائے

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔اور حان نے ان دونوں کے بیچ میں جا کر دونوں کو الگ کرتے ہوئے کہا عجیب بات یہ تھی کہ اتنے مجمعے میں کوئی بھی آگے بڑھ کر ان دونوں کو الگ نہیں کرا رہا تھا بس سب کے سب ہی تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو اس نے اس بچی کی کیا حالت کی ہے۔۔۔۔۔ان میں سے اک آدمی بولا

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔میں تو اپنی بائیک پر جا رہا تھا یہ لڑکی میرے سامنے آ گئ

اب گاڑی روکتے روکتے میں یہ سب ہو گیا تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔دوسرے آدمی

نے جواب دیا

تو تم غلط سمت سے کیوں آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔اس بچی کے باپ نے سوال کیا

مجھے دیر ہو رہی تھی بتایا تو ہے۔۔۔۔۔۔۔دوسرا آدمی چلا کر بولا

آواز کو نیچے رکھو تم اپنی۔۔۔۔۔۔ غلطی تمھاری ہے۔۔۔۔۔اور حان اس آدمی کی

جانب انگلی اٹھائے چلا کر بولا

اس کو تم بجائے اس کے کہ ڈاکٹر کے پاس لیکر جاؤ تم یہاں اس آدمی سے لڑنے میں

اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔اور حان اب اس بچی کے باپ سے بات کر

رہا تھا

www.novelsclubb.com

میری بچی کو اس نے زخمی کر دیا اس کو بائک سے ٹکر مار دی اور میں اسے کچھ نا کہوں۔۔۔۔۔۔بچی کا باپ بھی غصے سے بولا۔۔۔اور پھر سے اس آدمی کو مارنے کے لیئے آگے بڑھا

یااللہ مجھے دیر ہو رہی ہے اور یہ یہاں وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے اکتاہٹ سے اور حان کو دیکھتے ہوئے کہا

پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔۔اور پہلے جا کر اس بچی کو ڈاکٹر کو دکھاؤ اس قدر خون بہ رہا ہے اور تمھیں فکر ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔اور حان اسے پکڑ کر واپس کھینچ کر بولا

ان جیسے لوگوں کی وجہ سے آئے دن بچے حادثوں کا شکار ہوتے ہیں انہیں کچھ نا کہوں۔۔۔۔۔۔بچی کا باپ غصے سے چیخ رہا تھا

او بھائی۔۔۔۔مین روڈ پر بچی کو آنے ہی کیوں دیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔چلو میں غلط آ رہا تھا لیکن باقی گاڑیاں جو صحیح جا رہی تھیں کیا وہ مین روڈ پر بھاگتی بچی کو کچھ نا کرتیں

اپنی غلطی کوئ نہیں دیکھتا دوسروں کی غلطیاں دکھوالو بس۔۔۔۔۔۔۔بائیک والے آدمی نے بھی غصے سے کہا

دیکھو بھائ بات تو اس کی بھی صحیح ہے مین روڈ تو بڑوں کے آنے کی جگہ نہیں آپ بچی کے ساتھ یہاں موجود ہیں حادثے بتا کر تو ہوتے نہیں ہیں اور جب کچھ ہو جاتا ہے تو ہم لڑنے مرنے پر آجاتے ہیں۔۔۔۔۔غلطی دراصل آپ دونوں کی ہے آپ کو روڈ پر آنا نہیں تھا اور آپ کو غلط رستہ اختیار نہیں کرنا تھا۔۔۔۔۔اور حان بہت تحمل سے ان دونوں کو سمجھا رہا تھا کہ بچی کے باپ نے غصے میں آکر اسے ہی اک ہاتھ لگا دیا۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر کہ تم مجھے مت سمجھاؤ مجھے کیا کرنا ہے

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔

اور حان کو تو اتنی زور سے لگی بھی نہیں تھی لیکن اس آدمی کی اس حرکت نے اس کے غصے کو آگ ضرور لگا دی تھی۔۔۔۔۔اور حان نے بائیک والے آدمی کو جانے کا اشارہ کیا کیونکہ وہ آدمی واقعی میں جلدی میں لگ رہا تھا جبکہ اس بچی کا باپ

کسی طور ماننے کو تیار نہیں تھا اسے بس اس آدمی پر اپنا غصہ ہی نکالنا تھا جو کہ غلط تھا۔۔۔اور حان غصے سے اس بچی کے باپ کی جانب گھوما۔۔۔۔۔۔

اس کے باپ کا روڈ ہے جو یہ جہاں سے چاہے گا آئے گا۔۔۔۔۔۔بچے تو بعض اوقات بھاگ ہی جاتے ہیں کیا بچوں کی نیچر کا کسی کو معلوم نہیں۔۔۔۔۔۔بڑے اگر طریقے کار سے چلیں تو یہ سب نا ہو۔۔۔۔۔۔اور اب بجائے اس کے کہ یہ اپنی غلطی مانے تم اس کا ساتھ دے رہے ہو ہوتے کون ہو تم یہ فیصلہ کرانے والے۔۔۔۔۔۔بچی باپ کے پاس کھڑی رو رہی تھی جبکہ باپ اپنی ضد سے ہی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حان ابھی اسے کچھ کہتا اس سے پہلے حریم گاڑی سے نکل کر اس کے پاس آ گئی۔۔۔۔۔

چھوڑیں یہ سب۔۔۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے آ کر کہا

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔اور حان جو کہ غصے میں تھا حریم کے یوں گاڑی سے باہر نکل کر آنے پر اور زیادہ غصہ ہو گیا

حریم اور حان کے اس انداز سے اک دم ڈر کر پیچھے ہوئ۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔یہ بہن تو نہیں ہے تمھاری۔۔۔۔۔۔۔خدا اپنے گریبان میں جھانکو پہلے۔۔۔۔۔۔۔بے حیائ پھیلائی ہوئ ہے آجکل اس کو ایجوکیشن سسٹم نے۔۔۔۔۔۔ہمیں بچے سنبھالنا سکھا رہے ہیں پہلے اپنے ماں باپ کو بولو تم لوگوں کو سنبھالیں۔۔۔۔۔۔۔اس آدمی کے الفاظ اور حان کے غصے کو اور بڑھا گ ئے تھے

www.novelsclubb.com

کیا کہا۔۔۔۔۔۔۔ہمت کیسے ہوئی تمھاری یہ سب کہنے کی۔۔۔۔۔۔۔اور حان اب غصے سے اس آدمی کو مارنے لگا تھا۔۔۔۔۔

بیوی ہے وہ میری۔۔۔ہمت کیسے ہوئی تمھاری ہیں۔۔۔۔۔۔اور حان پھر سے اسے مارنے لگا تھا کہ اس کی بیٹی کو دیکھ کر اس کا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔۔۔۔اس آدمی کو وہیں زمین پر چھوڑ کر وہ حریم کو لیتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا ضرورت تھی گاڑی سے باہر آنے کی۔۔۔۔۔۔اور حان نے گاڑی کو اسٹارٹ کرتے غصے سے کہا

حریم اور حان کا غصہ دیکھ سہم گئی تھی۔۔۔۔۔۔اس نے اپنا منہ ڈر کر نیچے کر لیا

پاگل آدمی۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہا ہے سارا ماحول ان عاشقوں نے خراب کر دیا ہے۔۔۔۔۔وہ آدمی زمین سے اٹھتا اور حان کی گاڑی کو جاتا ہوا دیکھ کر بڑبڑا رہا تھا

۔۔۔

اگر اس کی بچی نا ہوتی نا تو میں اسے بتاتا۔۔۔۔۔۔اور حان غصے میں تیز ڈرائیو کرتا بڑبڑا رہا تھا جبکہ حریم اس سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی

اور حان نے ڈیپارٹمنٹ کے سامنے جیسے ہی گاڑی روکی حریم تیزی سے گاڑی سے اتر کر بھاگی۔۔۔۔۔ حریم کے یوں تیزی سے بھاگنے پر اور حان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔اب اسے اور زیادہ غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔ پیپر تو اس کا بھی تھا لیکن ابھی موڈ بہت خراب تھا تو وہ کچھ دیر کے لیئے خد کو پر سکون کرنے کی خاطر گاڑی میں ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔

دیکھا یہ تمھارے قابل ہی نہیں۔۔۔۔۔ابھی بھی وقت ہے صحیح فیصلہ کر لو ورنہ ساری زندگی یوں ہی پریشان رہو گے۔۔۔۔۔ شفق جو کہ سمجھ رہی تھی کہ اور حان حریم کے بیچ کوئی مسئلہ ہوا ہے جلتی پر تیل چھڑکنے کے انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

اور حان نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا تنظیہ مسکرایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔اسے تمھاری قدر نہیں اور جسے تمھاری قدر ہے تمھیں اس کی قدر نہیں۔۔۔۔۔۔بے قدروں میں انسان اکثر بے مول ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ شفق نے تپ کر کہا۔۔۔۔۔

اس کے لی ئے میں بے مول بھی ہو سکتا ہوں۔۔۔۔۔وہ مجھے لاکھ دفع ٹھکرائے گی نا میں لاکھ دفع خد کو اس کے سامنے پیش کروں گا۔۔۔۔۔۔اب چلی جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔۔۔اور حان شفق کو سیدھا سا جواب دے کر گاڑی سے نکلا اور پورے اسٹائل سے اپنے لمبے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ڈیپارٹمنٹ کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔کچھ بھی تھا شفق کی بات سے اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔عجیب ہی شخص تھا جتنی جلدی اسے غصہ آتا تھا اتنی جلدی ختم بھی ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

حریم جو کہ اپنی کلاس کے باہر کھڑی ابھی بھی اور حان کے غصے کے زیر اثر تھی اسے یوں پر سکون اپنی کلاس میں جاتا ہوا دیکھ کر حیرت میں آ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا چیز ہیں یہ۔۔۔۔۔۔حریم نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا اور کلاس کے اندر چلی گئی

تم اپنی ماں کو معاف نہیں کر سکتیں کیا بیٹا۔۔۔۔۔کوثر شاہ آنیہ کے کمرے میں پھل لیکر آئی تھیں تو اسے جاگتا ہوا دیکھ کر وہیں اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

آنیہ نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے پلیٹ میں رکھے پھل اٹھا کر کھانے لگی

کاش مجھے اپنی غلطی کا احساس پہلے ہو جاتا۔۔۔۔۔بیٹا اتنے ماہ گزر گئے خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔۔۔کوثر شاہ کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن آنیہ پر ان کی کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا میں جب مر جاؤں گی تب تم مجھے معاف کرو گی۔۔۔۔کوثر شاہ نے شکستہ لہجے میں کہا

آنیہ نے اب بھی کچھ نہیں کہا بس اس نے اک نظر اپنی ماں کے ڈھلکے ہوئے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔۔اسے انہیں دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔۔۔۔

میں آپکو کب کا معاف کر چکی ہوں میں سب کو معاف کر چکی ہوں میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔۔۔۔لیکن پھر اس کے بعد کیا ہو گا۔۔۔۔آنیہ نے دل ہی دل میں کہا۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں وہ کچھ بھی کہنا چاہتی تھی تو اس کا ذہن اور اس کے لب

اس کا ساتھ نہیں دیتے تھے ہر بات ہر جزبہ بس دل ہی دل میں اپنا دم گھونٹ لیا کرتے تھے

کچھ تو کہو بیٹا۔۔۔۔۔کوثر شاہ منت کرنے کے انداز میں کہ رہی تھی کہ اسی وقت پریشے وہاں آ گئی۔۔۔۔پریشے کو دیکھتے ہی کوثر شاہ نے اپنے آنسو پونچھے اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔پریشے نے آنیہ کے پاس بیٹھ کر کہا

دیکھو میں کیا لائی ہوں فاریہ آپی کی شادی کی تصویریں۔۔۔۔پریشے بڑا سا ایلبم کھول کر آنیہ کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اس ایلبم میں ان سب کی بہت ساری تصویریں تھیں۔۔۔۔ان تصویروں کو دیکھ آنیہ سنہرے ماضی میں چلی گئی جہاں وہ دل سے ہنستی تھی کھلکھلاتی تھی۔۔۔۔اپنے آنے والے کل کے خواب دیکھتی تھی کل بھی وہ جس میں

www.novelsclubb.com

زونین تھا۔۔۔۔۔اسے تب کہاں پتہ تھا کہ اس کا آنے والا کل اتنا خوفناک ہو گا۔۔۔۔۔اسے اپنی زندگی سے بھرپور آنکھیں دیکھ عجیب سا لگنے لگا۔۔

اس آنیہ کو بتادو یہ خوشیاں اسے راس نہیں آئیں گی۔۔۔۔۔اس کو سمجھادو جو خواب یہ دیکھ رہی ہے وہ کبھی پورے نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔آنیہ نے دھیرے دھیرے اپنے لب ہلا کر کہا۔۔۔۔۔۔

آنیہ کے منہ سے بہت دنوں بعد پریشے نے کوئی بات سنی تھی۔۔۔۔۔حالانکہ آنیہ کی بات میں بہت درد تھا لیکن پریشے کو اس وقت بہت زیادہ خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ سب چھوڑ چھوڑ اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔اس کے بعد پریشے بہت دیر تک اس کے گلے لگے روتی رہی لیکن آنیہ نے اپنی آنکھ سے اک آنسو بھی نہیں بہایا۔۔۔۔۔

بولا کرو میری بہن۔۔۔۔۔دل کا غبار نکالو گی نہیں تو یہ غبار تمھارا دل کھوکھلا کر دیگا۔۔۔۔۔پریشے آنیہ سے الگ ہوتے ہوئے بولی

آنیہ نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس اس سے الگ ہو کر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ جیسے اب اسے چلے جانے کا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشے بھی اس کا اشارہ سمجھ گئی تھی اسی لیے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

یہ تم نے کیا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔راؤ غصے میں تیز تیز چلتا ہوا آ کر بٹ کے سامنے کھڑے ہو کر بولا

زہے نصیب آج تو آپ نے دن میں اپنے دیدار کرائے ہیں۔۔۔۔ خیر تو ہے آپکی عزت پر کوئی آنچ تو نہیں آئے گی مجھ جیسے انسان سے ملنے پر۔۔۔۔بٹ نے تنظیہ ہنستے ہوئے راؤ سے کہا

مجھے بتاؤ صاف صاف یہ سب تم نے کیا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔راؤ غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

میں نے ہی کیا ہو گا۔۔۔۔۔ویسے بھی آجکل جو بھی کام غلط ہوتا ہے وہ میرے ہی سر آتا ہے حالانکہ میں تو کب سے تم لوگوں کی قید میں ہوں لیکن نا جانے کیسے میں یہ سب کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔شاید مجھ میں پوشیدہ طاقتیں ہیں۔۔۔۔۔۔ہیں نا۔۔۔۔۔بٹ نے راؤ کے غصے کو کسی خاطر میں نا لاتے ہوئے کہا

میرے گھر پر وہ سی ڈی تم نے بھیجی ہے نا۔۔۔۔۔اگر مجھے اس سب میں تمھارا زرا بھی ہاتھ ملا تو اک بات جان لینا میں تمھیں یہاں سے کبھی باہر نہیں نکلنے دوں گا۔۔۔۔۔۔راؤ اک انگلی اٹھا کر بٹ کو دھمکانے لگا

کون سی سی ڈی۔۔۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔بہتر ہو گا اپنے آس پڑوس پر نظر رکھو۔۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا اس بارے میں۔۔۔۔۔بٹ تھوڑا سا پریشان ہوا تھا

زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔میں جانتا ہوں یہ سب تمھارا کیا کرایا ہے۔۔۔۔۔۔آخری بار وارن کرنے آیا ہوں۔۔۔۔اک بات یاد رکھنا میری مدد

کے بغیر تم یہاں سے کہیں نہیں جا پاؤ گے۔۔۔تو بہتر ہو گا مجھ سے ہوشیاری نا کرو۔۔۔۔۔مجھ سے دشمنی بہت بھاری پڑے گی تمھیں۔۔راؤ غصے میں آگ بگولہ ہو کر کہہ رہا تھا

تو پھر یہ بات بھی یاد رکھو۔۔۔۔تم میری نہیں اپنی مدد کرو گے مجھے یہاں سے نکال کر کیونکہ میں اکیلا تو پھنسوں گا نہیں۔۔۔۔جو بھی میں نے آج تک کیا ہے اس سب میں تم میرے برابر کے ساتھی رہے ہو تو سزا بھی پھر ہم دونوں کو برابر کی ہی ملے گی۔۔۔۔۔بٹ کہاں اس سے ہار ماننے والا تھا وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بنا کسی خوف کے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

راؤ کچھ دیر تو خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔جبکہ بٹ اس کے جاتے ہی غصے میں ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا

زاویار جو کہ یہ سب منظر اپنے لیپ ٹاپ پر دیکھ رہا تھا ہلکا سا فاتحانہ مسکرایا۔۔۔۔۔۔وہ دونوں اس کے جال میں پھنسنے لگے تھے جو جال اس نے تین ماں پہلے ان دونوں کے لی ئے بچھایا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے کیا کام ہے۔۔۔۔۔۔جیسمین نے زونین کیجانب دیکھ کر پوچھا

تم آنیہ کو جانتی ہو۔۔۔۔۔زونین نے اپنا اک ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

کون آنیہ۔۔۔۔۔۔جیسمین نے نا سمجھی سے سوال کیا

زونین نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اک تصویر کھول کر جیسمین کے سامنے کی۔۔۔۔۔۔آنیہ کا چہرہ دیکھتے ہی جیسمین کو وہ یاد آ گئی۔۔۔۔

سکندر کی پاکستان والی بیوی۔۔۔۔۔۔جیسمین نے اپنی مخصوص زبان میں جواب دیا

اب نہیں ہے۔۔۔۔۔۔زونین نے طلاق کے کاغزات کی تصویر جیسمین کے کو دکھائی۔۔۔۔

کیاواقعی۔۔۔۔۔۔۔۔جیسمین کو حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

ہاں واقعی۔۔۔۔۔تمھاری آخری دفع سکندر سے ملاقات کب ہوئی تھی۔۔۔۔زونین نے سوال کیا

کافی وقت ہو گیا وہ جب سے پاکستان گیا ہے اس سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہوا ۔۔۔۔۔۔۔جیسمین نے مصروف سے انداز میں کہا

اس کی مدد کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔زونین نے حیرت سے سوال کیا

میں ایسا کچھ نہیں کر رہی۔۔۔۔۔۔جیسمین کے چہرے پر گھبراہٹ نظر آرہی ہے

اب جواب دو۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی ہاسپٹل والی تصویر جیسمین کو دکھاتے ہوئے کہا

یہ کیا ہے۔۔۔۔ جیسمین نے کراہت بھرے لہجے میں کہا

اس نے طلاق اس طرح دی ہے وہ اک آزاد جانور ہے آج اس نے یہ آنیہ کے ساتھ کیا ہے کل کو تمھارے ساتھ کریگا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اب بتاؤ وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنے لہجے کو سرد کرتے ہوئے پوچھا

مجھے اس سب سے دور رکھو تم۔۔۔۔پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔ جیسمین اک دم ڈر کر اٹھنے لگی

تبھی زونین کی نظر جیسمین کے ہاتھ پر بنے زخم پر پڑی۔۔۔وہ زخم کسی چیز سے جلنے کا تھا

www.novelsclubb.com

جیسمین نے زونین کی نظریں اپنے زخم پر پا کر اک دم اپنا زخم چھپایا

تو وہ تم سے ملا ہے۔۔۔۔۔اور غالباً یہ زخم اسی کی عنایت ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ اس کی آنکھیں دہشت زدہ تھیں

یہاں کا قانون تمھارے ملک کی طرح کا نہیں ہے۔۔۔وہ مجھے کچھ نہیں کر سکتا ۔۔۔۔۔جیسمین گھبراتے ہوئے کہ رہی تھی

یہ تم مجھے سمجھا رہی ہو یا خد کو۔۔۔۔۔چلو تو تم جانتی ہو اس نے پاکستان میں کیا کیا ہے۔۔۔۔۔یہ بھی بہتر ہے کم سے کم تمھیں سمجھانے میں میرا وقت ضائع نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اب جب تمھیں سب معلوم ہی ہے اور تم اس سے خد کو بچا بھی سکتی ہو اور تم اس کا ساتھ بھی دے رہی ہو تو میرا چلے جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔۔۔اگر پھر بھی تمھیں میری ضرورت ہو تو یہ میرا نمبر ہے مجھے کال کر لینا۔۔۔۔۔۔

زونین اپنا نمبر اک کاغز پر لکھ کر اسے دیتے ہوئے یہ کہ کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ اسے ضرور کال کرے گی۔۔۔

میں تمھیں ابھی بھی اپنی بات پر قائل کر سکتا تھا لیکن میں چاہتا ہوں تم خدا سے پہچانو تا کہ اس کی کوئ مدد نا کر سکو۔۔۔۔۔زونین دل ہی دل میں یہ کہتے اس ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

کام ہو گیا۔۔۔۔بٹ کے سامنے اک بندہ کھڑا تھا وہ اس سے سر گوشی کے انداز میں پوچھ رہا تھا

نہیں وہ میرے میسجز کا جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔۔۔اس لڑکے نے جواب دیا

اک کام تم سے نہیں ہو رہا۔۔۔۔اور محنت کرو مجھے نتیجہ چاہیئے۔۔۔۔۔بٹ نے جھنجھلا کر کہا

میں اور کیا کر سکتا ہوں وہ گھر سے نکلتی نہیں میسج کا جواب نہیں دیتی۔۔۔اب کیا اس کے گھر میں چلا جاؤں۔۔۔۔فراز نے بھی جھنجھلا کر جواب دیا

نہیں تم اسے کال کرو بار بار۔۔۔۔وہ ڈرے گی تو ضرور بات کرے گی۔۔۔۔

تم میرے لیئے بہت انمول ہو۔۔۔یوں ہی تمھیں تلاش کرنے میں میں نے اپنے اتنے پیسے خرچ نہیں کیے اک بار میرا کام کر دو دیکھنا تمھیں مالا مال کر دوں گا۔۔۔۔۔بٹ کے چہرے پر یہ کہتے عجیب سی مسکراہٹ سج گئی تھی

اویس شادی کا جوڑا ابھی تک نہیں آیا ہے درزی کے پاس سے۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ اویس شاہ سے مخاطب تھیں جبکہ وہ اپنی فائلز میں کھوئے ہوئے تھے

بیگم یہ سب کام آپ دیکھ لیں حرا کو بلا لیں اس سے پوچھ لیں مجھے ان سب کا علم نہیں۔۔۔۔۔اویس شاہ نے بنا اوپر دیکھے جواب دیا

حرا سے کیا کیا کام کرواؤں میں ہم دونوں ہی لگے ہوئے ہیں سارے کاموں میں آپ تو زرا ساتھ نہیں دے رہے۔۔۔۔۔ثناء شاہ تپ کر بول رہی تھیں

تو اپنے بیٹے سے کہیں نا۔۔۔۔۔وہ کہاں ہے۔۔۔۔اویس شاہ نے اوپر دیکھ کر جواب دیا اور واپس فائلز میں لگ گئے

www.novelsclubb.com

سارے باہر کے کام اسی نے کیئے ہیں بیچارا میرا بچہ۔۔۔۔۔پیپر بھی چل رہے ہیں اس پر اپنی شادی کے تمام کام بھی خد ہی کر رہا ہے زرا جو کوئی تنکے کا سہارا ہو۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ غصے میں تھیں

تو سامنے کسی لڑکے کو مدد کے لی ئے بلا لیں۔۔۔۔۔اویس شاہ نے اپنے پیر پر کلہاڑی مارتے ہوئے کہا

کیا کہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔زاویار اور روحان تو داماد ہیں اب دامودوں سے کیا کام کروانا زونین سے کہ دیتی لیکن وہ ہے نہیں۔۔۔۔۔اور آپ تو بس جہاں کام ہو وہیں خد کو مصروف کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ثناء شاہ کا غصہ آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا تھا پریشے کو لیجائیں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔سامنے ہی تو ہے۔۔۔۔۔اویس شاہ نے پھر سے مشورہ دیا

ہاں۔۔۔۔۔اسے تو کوئی کام ہو گا نہیں نا۔۔۔۔وہاں تو کوئی شادی ہے نہیں۔۔۔ثناء شاہ غصے سے بولیں

اچھا بتائیں کرنا کیا ہے۔۔۔۔اویس شاہ نے ہار ماننے کے انداز میں جواب دیا

جا کر جوڑا لے آئیں بس۔۔۔۔۔یہ کہ کر ثناء شاہ کمرے سے چلی گئیں

ان کے جاتے ہی اویس شاہ نے اپنا فون نکالا اور اور حان کو کال ملائی

جی بابا۔۔۔۔اور حان جو کہ کلاس سے نکل رہا تھا فون رسیو کرتے ہوئے کہا

ہاں بیٹا ہو گیا پیپر۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے سوال کیا

جی ہو گیا۔۔۔اچھا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اور حان نے جواب دیا

اچھا بیٹا واپس آتے ہوئے درزی سے حریم کا شادی کو جوڑا لیتے ہوئے آنا۔۔۔یاد سے لیکر آنا ورنہ تمھاری ماں مجھے آج نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے صفحوں کو پلٹتے ہوئے کہا وہ واقعی میں بہت مصروف تھے انہیں آج اپنا کام ختم کرنا ہی تھا اور اب ثناء شاہ نے بھی ان کے سر پر شور مچا دیا تھا تو سارے کام وقت پر سر انجام دینے کا انہیں بس اک یہی حل نظر آیا

لے آؤں گا بابا۔۔۔۔درزی راستے میں ہی آئے گا منٹوں کا کام ہے کر دوں گا اور کوئی کام ہے تو وہ بھی بتا دیں میں کر دوں گا آپ فکر نا کریں۔۔۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

****

یہ کون ہے جو ابھی بٹ سے ملکر گیا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار کیمرے کی مدد سے اس آدمی کو دیکھ کر تھوڑا متجسس ہو کر بولا

اپنا فون اٹھا کر کسی کو کال ملاتے ہوئے اس نے اک پل کو بھی اپنی نظر بٹ اور اس آدمی سے نہیں ہٹائی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اک آدمی ابھی بٹ سے ملنے آیا ہے اس کا پتہ کرو یہ کون ہے بلو شرٹ اور بلیک پینٹ میں ہے اس کا پیچھا کرو۔۔۔۔۔کون ہے یہ اور بٹ کے کس کام آتا ہے۔۔۔۔۔اک اک ڈیٹیل چاہیے مجھے اس کی۔۔۔۔۔زاویار نے فون پر ہدایات دیں اور پھر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اتنے آہستہ سے باتیں کر رہے تھے کہ زاویار کچھ بھی سن نہیں پا رہا تھا لیکن بٹ کے بدلتے رنگوں سے اک بات صاف تھی کہ دال میں کچھ نا کچھ کالا ضرور تھا۔۔۔۔۔

اب کیا قدم اٹھانے جا رہے ہو تم بٹ۔۔۔۔۔جو بھی کرو گے خد پر ظلم ہی ہو گا کیونکہ اب تمھیں تمھاری کوئی چال نہیں بچا پائے گی۔۔۔۔۔۔زاویار سکرین کی جانب دیکھ کر بٹ سے مخاطب تھا

بیٹا پریشے میری بات سنو۔۔۔کوثر شاہ نے پریشے کو اپنے پاس بلایا

جی چاچی بولیں۔۔۔۔پریشے فوراً ہی ان کے پاس گئی

بیٹا اک کام کرو کچھ دن اپنے گھر چلی جاؤ زاویار سے پوچھ کر۔۔۔۔۔۔ تمھارے بھائی کی بھی تو شادی ہے وہاں جا کر اپنی امی کا کچھ ہاتھ بٹا دینا۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بہت پیار سے کہا

نہیں چاچی۔۔۔۔۔میں چکر لگاتی رہتی ہوں۔۔جو بھی کام ہوتا ہے ویسے بھی ہم ملکر ہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور یہاں بھی تو میری ضرورت ہے۔۔۔ حریم ان کی اکلوتی بہن ہے۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا

بیٹا میں کچھ دن کے لی ئے کہ رہی ہوں۔۔۔۔۔بھائیوں کی شادی میں بہنوں کے ارمان الگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔تم دو تین دن آرام سے رک کر وہاں کام کروا آؤ۔۔۔۔اور یہاں تو ہم سب ہوتے ہیں وہاں تو اتنے کم لوگ ہیں۔۔۔ تمھاری امی کو اچھا لگے گا۔۔۔۔۔تم کہو تو میں بات کرتی ہوں زاویار سے۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے بہت پیار سے کہا

www.novelsclubb.com

چلیں میں دیکھتی ہوں۔۔۔امی سے پوچھتی ہوں اگر انہیں ضرورت ہو گی تو میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔پریشے کہیں نا کہیں دل میں کوثر شاہ کی بات سے بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ بھی اچھا ہے۔۔۔اور جیسے چاہو ویسے شادی میں شامل ہونا ادھر تمھارے شوہر کی بہن ہے تو دوسری جانب تمھارا اپنا بھائی۔۔۔۔۔۔ تمھاری تو دو دو خوشیاں ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ بہت پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ لگا کر کہتی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

کوثر شاہ کے چند فیصلوں کو اگر نظر انداز کیا جائے تو وہ اک اچھی خاتون تھیں ان کی باتیں سن کر پریشے بہت خوش ہو گئی تھی اپنی اسی خوشی میں مگن پریشے جیسے ہی اپنے کمرے میں آئی تو اس کا فون بج رہا تھا۔۔۔وہ دروازہ لاک کیئے بنا ہی موبائل کی جانب بڑھی۔۔۔۔موبائل پر کوئی انجان نمبر دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ابھی وہ کال ریسیو کرتی کہ فون اک دم کٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔شادی کی تیاریوں کی وجہ سے آجکل کئی انجان نمبر سے کال آتی رہتی تھی کبھی کوئی پارسل آنے والا ہوتا تو کبھی کسی درزن کا فون ہوتا تو پریشے کا دھیان کہیں اور گیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔دوبارہ فون جیسے ہی بجا پریشے نے فون فوراً ہی کان پر لگا کر سلام کیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکر تم نے فون تو اٹھایا۔۔۔اگر آج تم فون نا اٹھاتیں تو میں سچ میں خدکشی کر لیتا۔۔۔۔۔۔۔مقابل کی جانی پہچانی آواز سنتے ہی پریشے کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔۔۔۔

پری جواب تو دو۔۔۔۔۔مقابل نے پھر سے کہا

رانگ نمبر۔۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر پریشے نے فون کٹ کیا اور فوراً ہی اس نمبر کو بلاک کر دیا۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے حلق میں آ گیا ہو۔۔۔۔۔

تم مجھے پری کیوں بلاتے ہو۔۔۔اتنا اچھا نام تو ہے میرا پریشے۔۔۔پریشے کے کانوں میں خد کے کہے گئے الفاظ گونج رہے تھے

کیونکہ تم مجھے بالکل پریوں جیسی لگتی ہو۔۔۔۔۔۔فراز اس سے فون پر بات کرتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔فراز کی بات سن کر وہ اپنے ماضی میں کھلکھلا کر ہنسی

تھی۔۔۔۔۔۔۔حال میں واپس آتے ہی اسے خد سے کوفت محسوس ہونے لگی

۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو پریشے۔۔۔۔۔باہر سے گزرتی عرشیہ پریشے کو اس حال میں دیکھ کر اک دم پریشان ہوتے کمرے کے اندر آ کر بولی

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔پریشے نے خد کو نارمل کرتے ہوئے کہا

پکہ نا۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے اس کے اڑے رنگ دیکھ کر سوال کیا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔وہ بس کاموں کی ٹینشن ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔پریشے نے بہانہ بنایا حالانکہ اس کا ذہن ابھی بھی فراز کے الفاظوں کی جانب تھا

کام تو آخر وقت تک ہوتے رہیں گے خد کو پر سکون رکھو۔۔۔۔۔کاموں کو خد پر سوار مت کرو سب ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔عرشیہ مسکرا کر پانی کے جگ کی جانب گئ اور اک گلاس بھر کر پانی کا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔تم ٹھیک کہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔پریشے نے جواب دیا

ویسے یار کتنے مزے کی بات ہے نا۔۔۔۔اور حان بھائ کی شادی حریم سے ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔میں تو اتنی خوش ہوں نا کہ کیا بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ چہکتے ہوئے کہ رہی تھی

اللہ پاک تمھیں ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے۔۔۔۔۔پریشے عرشیہ کو دیکھ کر بولی۔۔

عرشیہ نے خد کو بہت بدل لیا تھا اب اس کے چہرے پر الگ ہی نور تھا سکون تھا۔۔۔۔معصوم تو وہ پہلے بھی بہت تھی لیکن اب جو چمک اس کی آنکھوں میں دکھتی تھی وہ دیکھنے والے کو پلک تک جھپکنے سے قاصر کر دیتی تھی

آمین۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے شرماتے ہوئے کہا

چاچی نے کہا ہے مجھے گھر جانے کا تم بھی چلو۔۔۔۔۔اک دو دن وہاں ہو کر آتے ہیں۔۔۔۔۔پریشے نے عرشیہ سے کہا

نہیں تم وہاں جاؤ میں یہاں کام دیکھتی ہوں یہاں پھر کوئ نہیں بچے گا۔۔۔بچاری آنیہ تو ابھی تک اس حادثے سے ہی نہیں نکلی حریم کی خد شادی ہے تو بچا کون۔۔۔۔۔۔باقی چکر تو لگتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔یہ رہا سامنے گھر جب دل چاہے گا آجاؤں گی۔۔۔۔۔عرشیہ اٹھتے ہوئے بولی

ویسے یہ حریم ابھی تک آئ نہیں۔۔۔۔اور حان بھائ کے ساتھ گئ ہے نا۔۔۔۔۔عرشیہ متجسس ہو کر بولی

ہاں۔۔۔۔۔۔پریشے نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

دیکھو زرا۔۔۔۔۔اک وہ ہے جو اک نمبر کی ڈرپوک ہے اک بھائ ہیں جو لڑکیوں سے دور بھاگتے ہیں۔۔۔۔۔۔کیا ہو گا ان دونوں کا۔۔۔۔۔۔عرشیہ مسکراتے ہوئے بولی

لیکن بھائ حریم سے دور نہیں بھاگتے دیکھا نہیں ہے تم نے کیسے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔اور آج تم دیکھتیں لاکھ چھپانے کے باوجود ان کی خوشی چھپائے نہیں

چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔ایکٹنگ پوری کی انہوں نے جیسے حریم کے ساتھ جانا انہیں بھاری پڑ رہا ہے لیکن کتنا چھپاتے۔۔۔۔۔۔آنکھیں کہاں کچھ چھپاتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔اللہ کرے دونوں اپنی زندگی میں بہت ہی خوش رہیں۔۔۔ آمین۔۔۔۔پریشے اپنی تمام تر پریشانیاں بھول بھال گئی تھی

.....

کیوں جانا ہے مجھے ان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔حریم اپنی کلاس سے نکلی تو اس کی نظر اورحان پر پڑی جو کہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔وہ بھنبھناتے ہوئے ڈیپارٹمنٹ سے باہر آتے ہوئے بولی

اورحان کی نظر جیسے ہی حریم پر پڑی اس نے ہاتھ میں موجود سگریٹ کو پھینکا اور ڈرائیونگ سیٹ کی جانب چلا گیا

یااللہ۔۔۔۔۔۔کیوں مجھے یہ سب دکھا رہے ہیں میرے پیارے اللہ پاک۔۔۔۔۔۔پہلے ان کی لڑائی پھر غصہ اور اب یہ۔۔۔۔۔سگریٹ۔۔۔۔۔۔

میں لاکھ ان کے لیئے کچھ اچھا سوچنا چاہوں یہ کچھ نا کچھ کر کے میرا سارا موڈ خراب کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ حریم نے منہ بنا کر کہا

اچھا سوری اللہ پاک۔۔۔۔۔۔۔ شوہر ہیں جانتی ہوں لیکن انہیں بھی تو ایسی حرکتیں نہیں کرنی چاہیے نا۔۔۔۔۔۔ اور حان چاہے جیسا بھی تھا اس کے ساتھ نکاح میں بندھا ہوا تھا اور وہ اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرتی تھی۔۔۔۔۔ اس چیز کا احساس ہوتے ہی اس نے اللہ سے معافی مانگی اور بنا اور حان کی جانب دیکھے گاڑی میں آ کر بیٹھ گئ

چلیں۔۔۔۔۔۔۔ اور حان نے حریم کی جانب دیکھ کر پوچھا

ہاں جیسے مجھ سے اجازت لیئے بغیر تو یہ سانس بھی نہیں لیتے۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ حریم نے دل ہی دل میں کہا

سوری۔۔۔۔۔۔۔ اور حان نے ہلکے سے کہا

www.novelsclubb.com

ہیں۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔حریم کو لگا اس کے کانوں نے غلط سن لیا ہے

میں نا تھوڑا مختلف قسم کا انسان ہوں۔۔۔۔مجھ سے کچھ غلط ہوتا ہوا نہیں دیکھا جا سکتا۔۔۔۔۔۔اور حان نے بات کا آغاز کیا

یہ بولیں نا پرائے پھڈے میں کودے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔۔۔۔حریم نے زیر لب کہا

ہاں یہ بھی کہ سکتے ہیں۔۔۔۔اور حان نے جواب دیا تو حریم اک دم شاک کی سی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی کیونکہ اس نے بہت آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو آگے کا وقت بہت مختلف ہو گا میرے لیئے بھی تمھارے لیئے بھی۔۔۔۔بس جب مجھے غصہ آئے تو کوشش کرنا مجھ سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔کیونکہ میں خد کو روک نہیں پاتا ہوں۔۔۔۔اور میرا اس شخص سے لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا میں تو بس ان کا پھڈا رکوانا چاہتا تھا لیکن وہ آدمی تو میرے ہی پیچھے

پڑ گیا۔۔۔۔اب اس کی باتیں تو سن نہیں سکتا تھا میں۔۔۔۔۔۔اور حان گاڑی چلاتے چلاتے کہ رہا تھا

میں آپ سے پوچھ ہی نہیں رہی۔۔۔۔۔۔آپ صفائیاں مت دیں۔۔۔۔۔ حریم الجھ کر بولی۔۔۔۔وہ جتنا اس ٹاپک کو بھولنا چاہتی تھی اور حان بار بار وہی بات کر کے اسے کوفت دلا رہا تھا

اچھا۔۔۔۔اور حان نے بس اتنا جواب دیا وہ بات کرنا چاہتا تھا لیکن حریم کی بیزاری دیکھ وہ چپ ہو گیا

ویسے بھی جس سے بات کر کے آپکا غصہ ختم ہو گیا پل بھر میں میرے خیال سے اسے اس سب میں دلچسپی ہو گی مجھے نہیں ہے۔۔۔۔۔آپ کو کیوں غصہ آیا کس پر آیا پھر کس سے بات کر کے غصہ ختم ہوا آپ نے سگریٹ پی نہیں پی مجھے اس سے کیا۔۔۔۔۔۔ حریم غصے سے بڑبڑاتی چلی گئ۔۔۔۔۔۔

یہ نہیں پوچھو گی اس نے ایسا کیا کہا کہ میرا غصہ پل بھر میں ختم ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اور حان نے حریم کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کہا ہو گا کچھ۔۔۔۔۔مجھے نہیں جاننا۔۔۔۔۔۔حریم صاف مکر گئی جبکہ اس کے دل میں اسے جلن محسوس ہو رہی تھی

تمھیں برا لگانا۔۔۔۔۔اور حان نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا کچھ پل کے لیئے اور حان کی نظریں حریم کے چہرے پر اٹک گئیں تھیں

کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔سامنے دیکھیں ایکسیڈینٹ ہو جائے گا۔۔۔۔۔حریم نے گھبرا کر کہا

www.novelsclubb.com

تمھیں برا لگانا۔۔۔۔اور حان نے حریم کی گھبراہٹ کو خاطر میں نالاتے ہوئے کہا

ہاں ہاں لگا۔۔۔۔اب آپ آگے دیکھیں گے۔۔۔۔حریم نے ڈرتے ہوئے بنا سوچے سمجھے کہا

اور حان نے مسکراتے ہوئے واپس اپنی نظریں سڑک کی جناب کر لیں اور سائڈ میں گاڑی روک دی

اور حان کے گاڑی روکتے ہی حریم کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

گھبراؤ نہیں۔۔۔۔درزی سے جوڑا لینا ہے لیکر آرہا ہوں۔۔۔۔۔اور حان کے چہرے پر یہ کہتے ہوئے دلکش سی مسکراہٹ سجی تھی

اور حان کے گاڑی سے نکلتے ہی حریم نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔یا اللہ آج تو کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں یہ۔۔۔۔۔۔تم بھی تو حریم تھوڑی دیر چپ نہیں بیٹھ سکتیں۔۔۔۔نہیں بولے جا رہی ہو۔۔۔۔مسلسل۔۔۔۔۔حریم خد کو ڈانٹ ہی رہی تھی کہ اور حان نے اک بڑا سا شاپر لا کر گاڑی کی پیچھے والی سیٹ پر رکھ دیا۔۔۔۔اور پھر احتیاط سے اس جوڑے کو سیٹ کر کے خد ڈرائونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا

جانتی ہو کیا ہے یہ۔۔۔۔۔۔اور حان نے سوال کیا لیکن حریم نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ اب اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے گی۔۔۔

رخصتی کا جوڑا۔۔۔۔۔حریم کی خاموشی کو پھر سے خاطر میں نالاتے ہوئے اور حان نے خد ہی جواب دے دیا۔۔۔۔۔۔

کس کا۔۔۔۔۔۔۔حریم نے فوراً ہی مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔۔۔

میرا تو جوڑا لال رنگ کا ہو گا نہیں۔۔۔۔۔۔ناہی میں رخصت ہونے والا ہوں۔۔۔۔جس کی رخصتی ہے اسی کا ہے۔۔۔۔۔اور حان نے گھما کر جواب دیا اور حریم کی جانب دیکھنے لگا اس بار اس نے گاڑی کی رفتار تھوڑی آہستہ کر دی تھی تاکہ وہ حریم کے تاثرات دیکھ سکے

حریم نے کوئی جواب نہیں دیا بس نیچے منہ کر کے ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔۔۔اسے شرم سی آنے لگی تھی

حریم کو شرماتا دیکھ اور حان نے اپنی نظریں اس کی طرف سے ہٹالیں۔۔۔۔۔

ہوش میں آؤ اور حان کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خد کو ڈانٹنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز گھر چلیں جلدی۔۔۔۔۔گاڑی کو ہلکا ہلکا آگے بڑھتا دیکھ حریم نے کہا

ہمم۔۔۔۔۔یہ کہ کر اور حان نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔۔۔۔۔۔گھر پہنچنے تک ان دونوں نے پھر کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔حویلی کے دروازے پر جیسے ہی گاڑی رکی حریم اپنی عادت کے مطابق اک دم سامان سمیٹ کر اترنے لگی۔۔۔

جانتی ہو اس نے مجھ سے کیا کہا تھا۔۔۔۔وہ کہ رہی تھی تمھیں میری قدر نہیں ۔۔۔۔۔اور حان نے پیچھے سے کہا تو حریم اک دم رک کر اس کی بات سننے لگی وہ جاننا چاہتی تھی کہ اور حان نے اس بات کا کیا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات سن کر آپکا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔۔۔۔۔حریم اک دم مڑ کر حیرت سے بولی

نہیں میرا جواب سوچ کر میرا غصہ ٹھنڈا ہوا۔۔۔۔میں نے اسے کہا میں تمھارے لیئے بے مول ہو سکتا ہوں۔۔۔۔تم مجھے لاکھ دفع ٹھکراؤ گی تو میں لاکھ دفع خد کو تمھارے سامنے پیش کروں گا۔۔۔۔۔اور میں ایسا ہی کروں گا۔۔۔۔۔۔

ازمالینا۔۔۔۔۔۔۔یہ الفاظ کہتے اور حان کی آنکھوں میں عجیب سا جنون تھا حریم اک نظر بھی اور حان کی آنکھوں میں نہ دیکھ پائی اور سیدھی گھر کے اندر چلی گئ ۔۔۔۔۔البتہ اس کی سانسیں بالکل بے ترتیب ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

بس اک ہفتہ اور حریم۔۔۔۔۔پھر میں تمھیں خد سے کبھی دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے گھر میں جاتی ہوئی حریم کو دیکھتے ہوئے کہا اور گاڑی کو پارک کرنے لگا۔۔۔۔

میری توبہ جو میں اب ان کے سامنے بھی جاؤں۔۔۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں خد سے عہد کرتی اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔البتہ اس کے لبوں پر اک خوبصورت سی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

مجھ سے تمھیں کیا چاہیئے۔۔۔۔۔زونین کے موبائل پر جیسمین کا میسج ابھرا۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری مدد۔۔۔۔۔زونین نے جواب دیا

مجھے کیا فایدہ اس سب کا۔۔۔۔۔ جیسمین نے پھر میسج بھیجا

تمھیں آزادی ملے گی۔۔۔۔۔اس درندہ صفت انسان سے۔۔۔۔۔۔زونین نے جواب دیا

اور اگر مجھے یہ آزادی ناچاہیئے ہو تو۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے سوال کیا۔۔۔۔۔

تمھیں چاہیئے۔۔۔۔۔شاید اس کا احساس تمھیں ابھی نا ہو۔۔۔۔۔۔لیکن کہیں ایسا نا ہو جب تمھیں احساس ہو تب بہت دیر ہو چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔میں ابھی جا رہا ہوں پاکستان اک بار پھر سوچ لو اگر تمھارا ارادہ ہو تو مجھے میسج کر دینا

۔۔۔۔۔۔۔زونین نے یہ لکھ کر ٹائپ کیا اور پھر ائیر پورٹ کی جانب بڑھ گیا

رات کا وقت تھا سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے کچھ نے کھانا کھا لیا تھا کچھ ابھی ختم کرنے ہی والے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ اور زونین کو چھوڑ کر تقریباً سب لوگ ہی وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

بیٹا کارڈ وغیرہ سارے بٹ گئے ہیں نا۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے روحان اور زاویار کی جانب دیکھ کر پوچھا

جی بابا۔۔۔۔۔۔تقریباً سارے کام ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔۔زاویار نے بھی سر کو ہلکی سی جنبش دیکر ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔۔

تمھارے پیپر کب ختم ہو رہے ہیں میڈم۔۔۔۔پریشے نے حریم سے سوال کیا۔۔۔۔۔

دو رہ گئے ہیں اک کل ہے دوسرا پرسوں۔۔۔۔۔۔۔حریم نے جلدی جلدی کھانا ختم کرتے جواب دیا

بس صحیح ہے پھر پرسوں سے باقاعدہ شادی کے فنکشن شروع کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے چہک کر کہا

ہاں ہاں کیوں نہیں دن ہی کتنے رہ گ ئے ہیں۔۔۔۔۔ تھوڑا ہلہ گلہ تو ہونا ہی چاہی ئے۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے بڑے پیار سے حریم کی جانب دیکھ کر کہا

کوثر شاہ جو کہ سب باتیں سن رہی تھیں ان کے دل میں اک دم آنیہ کا خیال آیا۔۔۔وہ افسردہ ہونے لگیں تھیں۔۔۔۔۔کاش تم بھی اپنی زندگی میں خوش ہوتیں میری بچی۔۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ سیڑھیوں سے اوپر کی جانب اپنی نظریں کی ئے دل ہی دل میں کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آجاؤں۔۔۔۔۔۔ حریم آنیہ کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کچھ پل کے لی ئے اس نے انتظار کیا اور پھر کمرے کے اندر چلی گئ۔۔۔۔۔یہ تقریباً معمول ہی بن گیا تھا جب بھی کوئ آنیہ کے کمرے میں جانا چاہتا وہ پوچھتا لیکن کبھی بھی اندر سے جواب نا ملتا تو سب خد ہی اندر چلے جاتے۔۔۔۔۔

آنیہ جو کہ ابھی ابھی عشاء کی نماز پڑھ کر اٹھ رہی تھی حریم کو دیکھ کر مصلح طے کر کے وہیں بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔

یار اتنے ماہ گزر گ ئے۔۔۔۔۔۔اب تو سب بھول جاؤ۔۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا

اتنا آسان ہے۔۔۔۔۔۔آنیہ نے دل ہی دل میں جواب دیا ہونٹ اس کے مکمل خشک ہو رہے تھے

میں جانتی ہوں تم جس دکھ اور درد سے گزری ہو وہ بہت مشکل تھا لیکن اللہ کا شکر ہے اس نے تمھیں نئی زندگی دی۔۔۔کب تک ماضی کے زیر اثر رہ کر خد کو ازیت پہنچاتی رہو گی۔۔۔۔۔ حریم بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی

کھڑکی سے باہر کھڑی وہ چڑیل ان دونوں کی باتیں سن کر مسکرانے لگی

اس کمرے سے باہر نکلو۔۔۔۔۔۔چاہو تو پہلے کی طرح میرے کمرے میں آجاؤ۔۔۔دیکھو میں تو اب کچھ ہی دن کی مہمان ہوں اب اس گھر میں۔۔۔۔۔۔کیا تم میرے لیئے یہ چپی نہیں توڑ سکتیں۔۔۔۔۔۔حریم اب اس سے الگ ہوتے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کی جانب دیکھ کر کہہ رہی تھی

پھر کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اس بار بھی دل میں جواب دیا۔۔۔۔۔

اچھا کھانا کھالیا۔۔۔۔۔۔حریم نے بات کو بدلہ وہ جانتی تھی وہ جواب نہیں دے گی یہ پہلی بار نہیں تھا حریم نے کئی بار پہلے بھی کوشش کی تھیں لیکن وہ آنیہ کے منہ سے اک لفظ بھی نہیں نکال پائی تھی

www.novelsclubb.com

آنیہ نے ہلکا سا گردن کو ہاں میں ہلایا اور اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی حریم سمجھ گئی تھی کہ یہ اس کے چلے جانے کا اشارہ ہے تو بنا کچھ مزید کہے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

حریم کے جاتے ہی اس چڑیل نے کھڑکی سے آنیہ کے کمرے میں آنا چاہا۔۔۔۔عرشیہ تو اس کے کنڑول سے دن بدن باہر ہوتی جارہی تھی تو اب اسے اپنا اگلا شکار ڈھونڈنا تھا ایسا نہیں تھا کہ اس نے عرشیہ کو چھوڑ دیا تھا وہ عرشیہ پر بھی مسلسل اپنے داؤ آزماتی رہتی تھی لیکن اسے کوئی اور بھی چاہیئے تھا تاکہ اس کی طاقت برقرار رہے۔۔۔۔۔تو اسے اس وقت آنیہ اک اچھا شکار محسوس ہوئی کیونکہ آنیہ غم کی لپیٹ میں تھی۔۔۔۔۔۔

آنیہ کے کمرے میں اس نے داخل ہونا چاہا لیکن یہ عجیب بات تھی اک لڑکی جو اس قدر ٹوٹی ہوئی تھی کہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی افسردہ تھی لیکن وہ اس کے کمرے کے اندر داخل نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔۔

کمرے کا اک دفع جائزہ لینے میں اسے احساس ہوا کہ آنیہ کا کمرہ مکمل صاف تھا پر نور تھا۔۔۔۔آنیہ جو کہ آنکھیں بند کیئے لیٹی تھی اس کے پاس سے اس قدر اچھی

www.novelsclubb.com

خوشبو آرہی تھی جو کہ اس چڑیل کے اعصابوں پر بے انتہا گراں گزر رہی تھی

۔۔۔۔۔

بہت دیر کوشش کرنے کے بعد اس نے دوسرے راستے سے جانے کا فیصلہ کیا ۔۔۔۔چند ہی سیکنڈوں میں اس کا بنایا منصوبہ کامیاب ہو گیا تھا وہ آسانی سے آنیہ کے کمرے کے باتھ روم میں پہنچ گئ تھی۔۔۔۔۔اب انتظار تھا آنیہ کا کہ وہ کب باتھ روم آئے۔۔۔۔۔۔

آنیہ کچھ دیر کے انتظار کے بعد واش روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔ ابھی وہ چڑیل اپنی چال کو مکمل ہوتا دیکھ خوش ہو ہی رہی تھی کہ آنیہ کے اک کام نے اس کا سارا کھیل خراب کر دیا۔۔۔۔۔آنیہ نے واش روم میں گھسنے سے پہلے دعا پڑھی۔۔۔۔۔اس کے بعد اس چڑیل کو پتہ ہی نہیں چلا وہ کب آئی اور کب چلی گئ ۔۔۔۔۔۔باہر نکلتے وقت بھی اس نے اس کے ساتھ کمرے میں داخل ہونا چاہا تو

آنیہ نے بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا جیسے ہی پڑھی تو وہ وہیں دروازے میں کھڑی رہ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ کے چہرے پر غم تو تھا لیکن اک نور تھا اک سکون تھا۔۔۔۔۔۔شاید یہ اس کا صبر تھا جو اس نے اللہ کی رضا کے لیئے اختیار کیا ہوا تھا۔۔۔۔اک عجیب سا احساس اس چڑیل کو ہونے لگا تھا جیسے اس کا پورا وجود جلنے لگا ہو۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے سونے کے لیئے لیٹنے سے پہلے اپنے اذکار کیئے اور خاموشی سے لیٹ کر سو گئ۔۔۔۔۔آنیہ جو کہ اسے آسان شکار لگی تھی وہ تو اس چڑیل کی توقعات کے برعکس بہت ہی مشکل تھی

www.novelsclubb.com

یہ کیا تھا۔۔۔۔یہ سوگ کیوں نہیں مناتی۔۔۔۔روتی کیوں نہیں ہے اللہ سے لڑتی کیوں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔اتنا برا ہوا ہے اس کے ساتھ اک بار اللہ سے سوال تو کرے تاکہ میں اس کے قریب جا سکوں۔۔۔۔۔۔وہ چڑیل جب جلن برداشت نا کر سکی تو غصے میں یہ کہتے ہوئے واپس پلٹ گئ۔۔۔۔۔۔۔

اس کی جسم میں آج وہی جلن محسوس ہو رہی تھی جو اسے جعفر شاہ کے سامنے جانے پر محسوس ہوتی تھی وہ تڑپ رہی تھی اس کا چہرا جل رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ سیدھی جنگل کے اندر جا کر غائب ہو گئ

****

کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔زونین کا میسج پڑھ کر ابھی جیسمین نے موبائل رکھا ہی تھا کہ سکندر کا میسج اک دم اس کے موبائل پر ابھرا

ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے جواب دیا

شادی کے بارے میں کیا سوچا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر نے میسج میں سوال پوچھا

مجھے وقت دو۔۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے جواب دیا۔۔۔۔ جیسمین کے دل میں بہت سے سوال تھے۔۔۔۔ڈر تھا۔۔۔۔۔وہ خد کو کسی قید میں پھنستا ہوا محسوس کر رہی تھی

ابھی وہ کچھ سوچنے ہی لگی تھی کہ جیسمین کے نمبر پر سکندر کا فون آنے لگا

کیا ہوا تمھیں۔۔۔۔۔تم کب سے مجھ سے کترانے لگیں۔۔۔۔۔سکندر نے کال ریسیو ہوتے ہی کہا

کترا نہیں رہی۔۔۔۔مجھے اب تم سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جیسمین نے صاف کہا

ڈر کیوں بھئ۔۔۔۔سکندر نے اس طرح پوچھا جیسے کوئ بات ہی نا ہو

تم بنتے ہو یا تمھارے لیئے یہ سب کوئ بڑی بات نہیں۔۔۔۔جیسمین کے چہرے پر خوف کے آثار بڑھتے جا رہے تھے

بس بھی کرو یار۔۔۔۔میرے سامنے میری سابقہ بیوی کی بے جا طرفداری کرو گی تو مجھے تھوڑا غصہ تو آئے گا ہی نا۔۔۔۔اب طلاق دے دی تو دے دی۔۔۔۔ویسے بھی جب سے تم میری زندگی میں آئ ہو مجھے کوئ اور لڑکی کہاں

بھائی ہے۔۔۔۔۔لڑکیاں تو خوش ہوتی ہیں اور تم ہو کہ ناخدا خوش ہو رہی ہو نا ہی مجھے رہنے دے رہی ہو۔۔۔۔۔۔سکندر دل لگی کے انداز میں کہ رہا تھا

اچھا اک بات تو بتاؤ۔۔۔۔۔آنیہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔جیسمین نے جاننا چاہا

پھر اس کا نام۔۔۔۔۔۔ہاں ٹھیک ہے بلکہ بہت خوش ہے۔۔۔۔۔وہ جو چاہتی تھی جس چیز کے وہ قابل تھی اسے وہ سب مل گیا ہے۔۔۔۔۔۔اب تم اس کی فکر چھوڑو یہ بتاؤ شادی کا کیا پلان ہے۔۔۔۔۔۔۔ماما بھی آئی ہوئی ہیں تم کہو تو آجائیں تمھارے گھر۔۔۔۔۔۔سکندر کا موڈ بہت ہی اچھا تھا لیکن اس کا یہ مزاج مسلسل جیسمین کو خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے کل تک کا وقت دو میں تمھیں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جیسمین نے یہ کہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر کو جیسمین کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔اس کے چہرے سے اک ہی پل میں کئی رنگ آکر گزرے۔۔۔۔

وہ میں چاہ رہی تھی کہ میں دو دن کے لی ئے سفید حویلی ہو آؤں۔۔۔۔۔پریشے نے کافی کا مگ زاویار کے پاس رکھتے ہوئے کہا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔۔۔آرام سے جاؤ آخر تمھارے بھائ کی شادی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے مصروف سے انداز میں کہا

سچی۔۔۔۔۔زاویار کے اجازت دیتے ہی پریشے اک دم کھل کر مسکراتے ہوئے بولی

وہ سنو میری کالے رنگ کی فائل پڑی ہو گی اس کیبنیٹ میں وہ پکڑا دینا۔۔۔۔۔۔زاویار نے لیپ ٹاپ میں کھوئے کھوئے کہا۔۔۔۔۔زاویار کی جانب سے ملنے والی یہ بے رخی پریشے کو اکثر ہی اداس کر دیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔بے شک وہ بہت خوش تھی لیکن وہ دل کے کسی کونے میں چاہتی تھی کہ زاویار اسے روکے۔۔۔۔۔۔اسے خد سے دور جانے پر ناراض ہوئے۔۔۔۔جیسے عام شوہر

کرتے ہیں لیکن زاویار نے ایسا کچھ بھی نا کہا بلکہ ایسا ظاہر کیا جیسے یہ کوئی بڑی بات ہی ناہو اس احساس نے اس شوخ لڑکی کے دل کو کرچی کرچی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی جاؤ گی یا کل صبح۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے کافی کے مگ سے کافی پیتے ہوئے کہا

ابھی چلی جاؤں۔۔۔۔۔پریشے نے تپ کر کہا

مرضی ہے تمھاری۔۔۔۔۔ذاویار نے ابھی بھی اپنی نظریں لیپ ٹاپ پر ہی مرکوز رکھیں۔۔۔۔۔اس نے اک بار بھی نظر تک اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا وہ بھی اور لڑکیوں کی طرح چاہتی تھی کہ اس کی دوری اس کے شوہر کو اداس کرے لیکن یہ سب ان کے رشتے میں آخر تھا ہی کب جو آج ہوتا

صبح جاؤں گی۔۔۔۔۔۔پریشے دل برداشتہ ہوتی یہ کہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

مجال ہے جو کبھی عام انسانوں والی حرکت کریں یہ۔۔۔۔۔۔اک بار تو بندہ تھوڑا حقیقت پسندی کو چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔۔کیا یہ زبردستی کی شادی تھی ان کے لیئے کیا ان کے دل میں کبھی بھی میرے لیئے جزبات نہیں اٹھیں گے۔۔۔۔۔کیا یہ کبھی بھی مجھے اپنے دل میں جگہ نہیں دیں گے۔۔۔۔۔پریشے دل ہی دل میں یہ سب سوچتے اداس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا اب تمھاری باری ہے۔۔۔۔۔۔جنگل میں دور کھڑی وہ پریشے کو اداس دیکھ اس کے جانب بڑھتے ہوئے بولی اس کا جسم ابھی بھی جلن محسوس کر رہا تھا لیکن وہ اس سب کے باوجود بھی پریشے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کچھ نہیں سوچا تھا میں نے کیا چاہتی تھی۔۔۔۔۔اور کیا ملا۔۔۔۔۔اک ایسا شوہر جسے مجھ میں زرا دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔پریشے زیر لب کہ رہی تھی

فراز کا سوچو۔۔۔۔۔وہ کتنا اچھا ہے۔۔۔۔۔کیا ہوا جو وہ تمھارا محرم نہیں۔۔۔۔۔تمھیں بھی خوش ہونے کا حق ہے۔۔۔۔۔شوہر نا سہی کوئی تو ہے نا جو

تمھیں خوش رکھ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ جنگل میں رہنے والی ان کے ایمان کی دشمن پریشے کے پاس آکر اس کے کان کے پاس سرگوشی کر رہی تھی

ہاں۔۔۔۔۔فراز میرا کیسا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔میں نے اسے چھوڑ کر انہیں چنا۔۔۔۔۔۔پریشے جزباتی ہو کر اس کی جال میں پھنستی جا رہی تھی

تمھاری ماں زندہ ہوتی تو کبھی ایسے شخص سے تمھاری شادی نا ہونے دیتی۔۔۔۔۔۔۔اس نے پھر سے پریشے کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔وہ بس چاہتی تھی کہ پریشے منفی باتیں سوچنے لگے

سوچو یہ سب پریشے سوچو۔۔۔۔۔۔اپنے شوہر کو حقیر جانو پھر جب تم اپنے رب کو ناراض کر بیٹھو گی بس اسی وقت تم میرے قبضے میں آجاؤ گی پھر میں دیکھتی ہوں کیسے باقی سب اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔بس اک کمزور جسم اور ۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے پریشے کے پاس کھڑی کہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں ہی کیوں اللہ پاک۔۔۔۔۔۔یہ اک چھوٹی سی بات ہے لیکن میری زندگی میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں کی ہزار ہیں۔۔۔۔۔مجھے اک پرفیکٹ آدمی نہیں چاہیئے مجھے میری پرواہ کرنے والا میرا خیال رکھنے والا مرد چاہیئے جو میرے ساتھ خوش ہو میری خوشی میں خوش ہو۔۔۔۔۔۔ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھیں کہ چھت سے اترتے روحان اور عرشیہ پر اس کی نظر پڑی وہ دونوں ہی ہنستے مسکراتے اک ساتھ نیچے اتر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں کو یوں دیکھ اس کے دل میں اور زیادہ شکایات ابھرنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ کے پاس آنے پر اس چڑیل کا جسم پھر سے جلنے لگا تھا عرشیہ اور روحان کے پاس سے اٹھتی زیتون کے تیل کی خوشبو اس کو عاجز کرنے لگی تو وہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توبہ استغفار کیسی باتیں سوچ رہی ہو پریشے۔۔۔۔۔۔۔توبہ کرو

www.novelsclubb.com

اپنی بہن کو خوش دیکھ کر تمھارے دل میں حسرت پیدا ہو رہی ہے اللہ کا شکر ادا کرو اللہ نے اتنا اچھا شوہر عطا کیا ہے۔۔۔۔۔۔کیا اس نے کبھی تمھارا خیال کرنے میں کنجوسی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔اگر ابھی وہ منع کر دیتے تو تم تب بھی منہ ہی بناتیں ۔۔۔۔۔۔کہ بھائی کی شادی میں جانے نہیں دے رہے ناشکری مت بنو۔۔۔۔۔۔۔اللہ کو ناشکرے لوگ بالکل پسند نہیں۔۔۔۔۔اک تو وہ تمھیں جانے دے رہا ہے تمھارا خیال کر رہا ہے تمھارے جزبات کا خیال کر رہا ہے اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

دوسرے مرد کو اپنے شوہر پر فوقیت دے رہی ہو۔۔۔۔۔پاگل ہو کیا اللہ کا ڈر دل سے نکل گیا ہے کیا تمھارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے کا دل اسے بہت ملامت کرنے لگا تھا وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی اور وضو کرنے چلی گئی اس نے وضو کرتے ہی دو نفل استغفار کے ادا کیئے اور پھر اس کے بعد کئی دیر تک مصلح پر بیٹھ کر اس نے سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دل سے تمام منفی خیالات کو دور کیا ساتھ ہی ساتھ وہ

www.novelsclubb.com

زاویار کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ اس کا دل اداس تھا اس کا دل بالکل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ زاویار سے دور جائے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس سے دور ہونے پر اداس تھی شاید اس کے دل میں زاویار کے لئے محبت جاگ چکی تھی۔۔۔۔۔شاید یہ محبت ہی تھی جو توجہ نا ملنے پر اس قدر پریشان ہو گئی تھی کہ وسوسوں کے جال میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اس کی محبت میں گرفتار تھی اب باری زاویار کی تھی کہ وہ اسے اپنی محبت سے نوازتا ہے کہ نہیں اسے بس اب اس پل کا انتظار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ زاویار پریشے کے جزبات سے بالکل بے خبر لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں ہی مگن تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

**********_

جی بھائی۔۔۔۔۔۔۔حریم نے فون کان پر لگاتے ہوئے کہا

کھانا کھالیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔زونین ائیر پورٹ پر کھڑا پوچھ رہا تھا

جی بھائی کھالیا۔۔۔۔۔حریم اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

دوا۔۔۔۔۔۔۔زونین نے پھر سوال کیا

جی کھلادی۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے وہ آپ فکر نا کریں۔۔۔۔۔۔۔حریم کا چہرہ بالکل اداس ہو گیا تھا

پہلے فکر نا کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی میں نے اب وہ غلطی کسی صورت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔زونین کے چہرے پر یہ کہتے غصہ اتر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا جو ہر بات پر مزاق کرتا تھا ہر بات پر کھل کر مسکراتا تھا آج ایسا لگتا تھا مسکرانا بھول ہی گیا ہے کسی نے صحیح کہا ہے وقت کا ستم اچھے اچھوں کو بدل دیتا ہے

۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ سکون سے گھر آجائیں وہ بالکل ٹھیک ہے ابھی میں گئی تھی تو وہ سو چکی تھی

۔۔۔۔۔۔آپ بتائیں کب تک نکل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہاں بس ابھی نکلنے لگا ہوں انشاءاللہ کل رات میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح اس کو دوا دے دینا اب شاید ہماری بات نہ ہو سکے اس کا دھیان رکھنا۔۔۔۔۔۔۔زونین نے حریم کو ہدایات دے کر فون رکھ دیا

یااللہ ان دونوں کو ملا دیجیئے پلیز۔۔۔۔۔۔۔ان کی محبت کا اب اور امتحان مت لیجیئے گا۔۔۔۔۔ حریم نے فون رکھتے ہی اللہ سے دعا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلا دن بھی مکمل طور پر افراتفری میں گزرا تھا کوئی کہیں گیا کوئی کہیں۔۔۔۔۔ شادی میں دن بہت کم رہ گئے تھے اور دولہا دلہن دونوں ہی اپنے اپنے پیپرز میں لگے تھے۔۔۔۔۔۔دولہا تو پھر کہیں کہیں نظر آجاتا لیکن دولہن مجال ہے جو اک دفع بھی اس نے اپنا دھیان شادی کی جانب کیا ہو۔۔۔۔ کیا تیاری ہو رہی ہے کیسے ہو رہی ہے کیسا جوڑا آیا کیسی جیولری آئی کونسا فنکشن کس دن ہے اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ہوش تھا تو بس اپنے رہ جانے والے دونوں پیپیرز کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشے بھی صبح کے ناشتے کے بعد ہی سفید حویلی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔زاویار اس کے جانے سے پہلے ہی اپنے آفس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔حریم بھی زاویار کے ساتھ اپنی یونیورسٹی چلی گئی تھی تھوڑا جلدی تھا لیکن وہ اورحان کے ساتھ بالکل بھی جانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر نکلو گی تو تمھیں اچھا لگے گا آنیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ آنیہ کے بالکل سامنے بیٹھے کہ رہی تھی

آنیہ ہمیشہ کی طرح بنا کچھ کہے عرشیہ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں ڈھیروں سوال تھے

www.novelsclubb.com

ایسے نہیں چلتا میری بہن۔۔۔۔۔۔۔اندھیرا اندھیرا ہی ہوتا ہے اب چاہے وہ آنکھ سے دیکھے نا دکھے۔۔۔۔۔۔اپنے دل کو اپنی سوچ کو اور خاص طور پر خد کو اس اندھیرے کے سپرد مت کرو۔۔۔۔۔۔۔ہمارا دین ہمیں یہ نہیں سکھاتا اللہ ہم سے ایسا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔کب تک تم یوں ہی خد کو سب سے دور رکھو

گی۔۔۔۔۔۔۔کسی سے باتیں کرنے کا دل نہیں چاہتا تو نا کرو یہ تمھاری اپنی مرضی ہے لیکن خدا کے لیئے کوئی مصروفیت تلاش کرو اپنے دل کو مردہ نا ہونے دو۔۔۔۔۔۔۔اگر یہ سب بھی نہیں تو کوئی فلاحی کام میں اپنا دل لگالو۔۔۔۔۔۔۔ہم زندہ ہوں اور دنیا سے دور ہوں یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ اپنے مزاج کے مطابق آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی اور آنیہ بڑے تحمل سے اس کی بات کو سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے اس بار بھی اس کی بات کو کوئی جواب نہیں دیا بس اس کی بات ختم ہوتے ہی اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔اک آنسو اس کی آنکھ سے بہ گیا تھا یہ بڑے دنوں بعد ہوا تھا کہ اس کی آنکھ بھیگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپ اک عجیب بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔جب میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میری بہن کو اس شخص نے مارا ہے بری طرح اور میں اس کے خلاف کیس کرنا چاہتا ہوں تو آپ مجھے قانون سکھا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے انصاف چاہیئے اور آپ کا کام

ہے انصاف دلوانا۔۔۔۔۔روحان جو کہ کئی مہینوں سے کبھی اک وکیل تو کبھی دوسرے وکیل کے پاس چکر لگا لگا کر تھک گیا تھا آخر میں چلا اٹھا

دیکھیں سر۔۔۔۔۔۔اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسی شخص نے آپکی بہن کو مارا ہے ۔۔۔۔۔اپکی بہن گواہی دینے کو تیار نہیں وہ شخص کہاں ہے اس کا بھی پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔اور اگر وہ امریکہ میں ہے تو پھر تو ہم کچھ کر ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ ہمارے ملک کے قانون کی پکڑ سے آزاد ہے۔۔۔۔۔۔ہم کسی دوسرے ملک میں اس کے گریبان ہر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔۔۔۔۔آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں میں ایسا کیس نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کالے سوٹ میں ملبوس آدمی کیس ہاتھ میں لینے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

تو آپ کا کہنا ہے اس شخص کو کبھی سزا نہیں ملے گی۔۔۔۔۔روحان نے سخت انداز میں کہا

مل سکتی ہے اگر وہ پاکستان آجائے تو۔۔۔اور آپکی بہن اس کے خلاف بیان دے دے تو۔۔۔۔۔۔اس وکیل نے جواب دیا

وہ کیوں آئے گا پاکستان۔۔۔۔۔۔روحان نے سوال کیا

یہی بات میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ وہ کیوں آئے گا اسے بھی یہ سب پتا ہو گا کہ وہ یہاں آیا تو اس کی پکڑ ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لئے یہ کیس بے کار ہے۔۔۔صرف وقت کی بربادی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔وکیل یہ کہ کر اپنے کام میں لگ گیا جبکہ روحان کچھ دیر وہیں بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر اٹھ کر اس کے آفس سے ناکام باہر چلا آیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ پاک۔۔۔۔۔۔میری مدد کیجیئے۔۔۔۔۔۔میں اپنی بہن کے ساتھ ظلم کرنے والے ظالم کو سزا دلوانا چاہتا ہوں لیکن یہ کیا بے بسی ہے کہ میرے ہاتھ اس تک پہنچنے سے ہی قاصر ہیں میں چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔وہ آفس سے نکلتے دل ہی دل میں اپنے رب سے بات کرتا گاڑی میں آکر بیٹھ گیا وہ بہت ٹوٹ

گیا تھا لیکن ناامید وہ ابھی بھی نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ اس کا رب جو ہر چیز پر قادر ہے جو بنجر زمین سے نئی زندگی کو نکال سکتا اس میں پھل پھول اگا سکتا ہے جو ہر ناممکن کو ممکن کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے وہ ضرور اس کی مشکل کو بھی آسانا کر دے گا۔۔۔۔۔کوئی بھی مشکل اس کے توکل کو نہیں توڑ سکتی تھی اور یہی توکل معجزوں کے ہونے کا سبب بنتا ہے۔۔۔جب کوئی اللہ پر اس قدر بھروسا کرے تو وہ آخر کیسے اپنے بندے کو اکیلا چھوڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔مشکل آتی ہے لیکن مومن کو اللہ کے قریب کر کے جاتی ہے اور جس کے دل میں کجی ہو تو پھر وہ تاحیات اندھیرے جنگل میں بھٹکتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس پر بھی مشکل آئی ہوئی تھی لیکن اللہ سے امید کا روشن چراغ اس کی ہر مشکل پر بھاری تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے۔۔۔۔زاویار نے گھر میں گھستے ہی پریشے کو آواز دی

پریشے چائے لے آنا کمرے میں۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتا وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

تھوڑی ہی دیر میں حریم چائے کا کپ لیئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی

تم کیوں لے آئیں۔۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

بھائی پریشے گئی ہوئی ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔حریم نے کہااور چائے کا کپ رکھ کر کمرے سے چلی گئی حریم کے کہتے ہی زاویار کو یاد آیا تو ہلکی سی سر کو جنبش دیتے چائے کا کپ اٹھا کر چائے پینے لگا

چائے کا اک سپ لیتے ہیں اسے پھر سے پریشے یاد آئی کیونکہ اتنے عرصے سے اسے پریشے کے ہاتھ کی چائے کی عادت ہو گئی تھی اور اب یہ ذائقہ اسے بہت الگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔کچھ تھا ضرور اسے پریشے کی کمی محسوس ہو رہی تھی

کیا ہے۔۔۔۔۔اور حان نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

اندر آنا ہے اور کیا۔۔۔۔۔سامنے کھڑی پریشے شرارت سے بولی

کیوں۔۔۔۔۔ تمھیں میرے کمرے سے کیا کام۔۔۔۔۔اور حان کمرے سے بڑے احتیاط سے باہر نکلتے ہوئے بولا

ارے دیکھنا ہے سیٹنگ کرنی ہے تیار کرنا ہے بہت سے کام ہیں۔۔۔۔۔۔ہٹو بھئ۔۔۔۔۔۔۔پریشے اندر جانے کو بضد تھی

میں خد دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔ تمھارے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔اور حان کہاں کسی کو اپنے کمرے میں گھسنے دینے والا تھا۔۔۔۔۔

ایسا بھی کیا ہے ابھی چار دن بعد حریم نے بھی اسی کمرے میں آنا ہے تو کیا اسے بھی نہیں جانے دو گے۔۔۔۔۔۔پریشے مصنوعی غصہ سے بولی

چار دن ہیں نا اس کے آنے میں جب آئے گی تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔۔۔فی الحال اس کمرے میں کوئ نہیں آرہا بس۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اور حان اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

۔یااللہ۔۔۔۔۔۔۔کیسا آدمی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیچاری حریم۔۔۔۔۔۔پریشے کو حریم پر ترس آنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔ارے یہ بھی آگ ئے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں کھانا کھایا کہ نہیں۔۔۔۔۔چلو فون کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔خد کلامی کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ اور فون اٹھایا

لیکن اک منٹ میں ہی کیوں کروں انہیں کال وہ بھی تو گھر آتے ہی کر سکتے تھے آخر پہلی بار میں ان سے دور ہوئ تھی۔۔۔۔یا انہیں میرے جانے سے کوئ فرق ہی نہیں پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے یہ کہتے ہوئے فون واپس رکھ دیا اب وہ پھر سے اداس ہو گئ تھی

www.novelsclubb.com

زونین نہیں آیا ابھی تک کسی کی بات ہوئ ہے اس سے۔۔۔۔۔ظفر شاہ کھانے کی میز پر بیٹھے زاویار اور روحان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے

ابھی نہیں آئے گا وہ رات میں دیر سے آئے گا۔۔۔۔۔۔زاویار نے جواب دیا

اسے کوئی لینے چلے جانا۔۔۔۔اس کے اکیلے آنے سے ڈر ہی لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے کہا

کوئی حادثہ یا کوئی چیز اک بار ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ وہ پھر سے دوبارہ بھی ہو گی۔۔۔۔دل میں وہم نا کرو وہ انشاءاللہ خیریت سے گھر پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے جواب دیا

ہمم صحیح کہ رہے ہیں بابا۔۔۔۔۔زاویار نے منہ میں نوالہ رکھتی ہی کہا تو اسے زور سے پھندا لگنے لگا۔۔۔روحان جو کہ اس کے برابر میں بیٹھا تھا اس نے فوراً ہی پانی کا گلاس بھر کر اس کی جناب بڑھایا۔۔۔۔۔

پریشے پانی۔۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کے ہاتھ میں پانی کا گلاس دیکھا نہیں تھا اس نے جیسے تیسے اپنی آکھڑی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے اک دم کہا

بھائی۔۔۔۔بھابھی تو نہیں ہے اس بھائی کے ہاتھ سے پی لو گے یا پھر بلا کر لانا پڑے گا۔۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے زاویار کو چھیڑا۔۔۔۔یہ دوسری بار تھا جب

اس نے بے دھیانی میں پریشے کا نام لیا تھا اور اس بار تو اس نے سب کے سامنے ہی کہا تھا تو تھوڑا بہت وہ بھی شرمندہ ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

*****_*******

تم نے آنیہ کے ساتھ بہت غلط کیا ہے سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر کی ماما اس کے سامنے بیٹھی اس سے بات کر رہی تھیں

ماما یہ میرا پرسنل معاملہ ہے آپ اس سب میں نا بولیں پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے بہت نارمل انداز میں کہا

پرسنل ہوتا تو تمھاری زات تک محدود ہوتا۔۔۔۔اک بچی کا حال اتنا برا ہو گیا تم نے بنا کوئی مشورہ کیئے اسے طلاق دے دی اور تمھارے اس اقدام کی وجہ سے میرا رشتہ اپنی بہن سے خراب ہو گیا۔۔۔۔یہ پرسنل تو کہیں سے بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔نورین شیخ غصے سے کہہ رہی تھیں

آج تو آپ پاکستانی عورتوں کی طرح بات کر رہی ہیں۔۔۔۔آپ کب سے اتنی حساس ہو گئیں امی۔۔۔۔۔۔ٹینشن نا لیں ایسا کچھ برا نہیں کیا میں نے اس کے ساتھ۔۔۔اب تک تو ٹھیک ہو بھی گئی ہو گی۔۔۔۔۔آپ تو ایسے برا مان رہی ہیں جیسے کہ جان سے ہی مار دیا ہو۔۔۔۔اور رہی طلاق کی بات تو طلاق تو وہ بھی چاہتی تھی ہمارا کوئی میچ ہی نہیں تھا۔۔۔۔وہ کزن کی حد تک ٹھیک تھی لیکن لائف پارٹنر کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی آپ کے لیئے میں نے اتنا برداشت کر بھی لیا۔۔ورنہ اس لڑکی کے ساتھ کچھ پل بھی گزارنا ناممکن ہی تھا توبہ۔۔۔۔یہ کہ کر سکندر نے کرسی سے ٹیک لگا لیا

www.novelsclubb.com

بہت ہی عجیب وضاحت دی ہے تم نے اپنی غلطی کی۔۔۔۔۔تمھاری پرورش میں نے ایسی تو نہیں کی تھی۔۔نورین شیخ کے چہرے پر افسوس تھا

امی اب اس میں پرورش کہاں سے آ گئی۔۔۔۔میں ایسا ہی ہوں ہمیشہ سے ہوں اور آئندہ بھی ایسا ہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔لوگوں کو چاہیئے مجھ سے رابطے قائم

کرنے سے پہلے دس بار سوچ لیں کیونکہ مجھ سے دور ہونا آسان نہیں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں اپنی زندگی میں مگن ہو کر تم سے لاپرواہ ہو کر کیا کر رہی ہوں اگر میں پہلے تمھارا یہ رنگ دیکھ لیتی تو کبھی تمھاری کسی سے بھی شادی نا کرواتی آنیہ تو دور کی بات ہے۔۔۔۔۔۔مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی جو میں تم سے دور رہی۔۔۔۔۔اور اس غلطی کی سزا اس معصوم بچی کو ملی ہے۔۔۔۔۔۔

نورین شیخ سکندر کے جاتے ہی شرمندہ ہوتے کہ رہی تھیں لیکن اب ان کے ان الفاظ یا اس شرمندگی کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ملال ہی ملال تھا جو کہ تاحیات رہ جانے والے تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*********_****

پریشے لائٹ آف کر دو۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے واش روم سے نکلتے ہی بیڈ پر تقریباً لیٹتے ہوئے کہا اور پھر اک دم رک کر تھوڑی دیر اپنی حرکت پر

مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار شاہ تیسری بار ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار ہمکلامی کرتا اٹھا اور لائٹ بند کر کے واپس آ کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اک بار کال ہی کر لیتے۔۔۔۔۔لیکن انہیں میں یاد ہوں تو تب نا۔۔۔۔۔۔۔کیا آپکو میں اک بار بھی یاد نہیں آئی۔۔۔۔کیا آپکی زندگی میں میری کوئی حیثیت نہیں۔۔۔۔۔پریشے جو کہ اپنی کھڑکی میں کھڑی اپنے کمرے کی لائٹ آف ہوتی دیکھ رہی تھی اک دم اداس ہو کر بولی اس کے ہاتھ میں موبائل فون تھا شاید اسے زاویار کی کال کا انتظار تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر زاویار آنکھیں بند کر کے سونے لیٹ گیا تھا۔۔۔۔۔لیکن پہلے جہاں کسی کا کمرے میں ہونا اسے عجیب لگتا تھا اب پتہ نہیں کیوں اسے اکیلا پن محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔کئی بار ادھر ادھر کروٹیں لینے کے بعد بھی جب اسے نیند نا آئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا کہ نیند نہیں

آرہی تو کام ہی کر لے لیکن کام کرنے میں بھی اب اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے پریشے کا چہرہ آجاتا اس کی حرکتیں آجاتیں۔۔۔۔۔اس کا کوئی الٹا کام کرنا اور پھر بچوں جیسی شکل بنا کر کھڑے ہو جانا۔۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر یہ سب سوچتے ہوئے مسکراہٹ بکھر گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔

ادھر پریشے بھی سونے کی کوشش کر کر کے ناکام ہو گئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں فون ابھی بھی تھا شاید وہ زاویار کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔۔اک دم اس کا موبائل بجا تو اس نے خوش ہوتے بنا نمبر دیکھے کال ریسیو کی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو آگیا خیال۔۔۔۔۔پریشے نے فون کان سے لگاتے ہی کہا

تمھارا خیال میرے ذہن سے گیا ہی کب تھا۔۔۔۔تم جب سے مجھے چھوڑ کر گئی ہو اک پل بھی ایسا نہیں گزرا جو میں نے تمھیں یاد نا کیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقابل

سے فراز کی آواز نے پریشے کے ہوش اڑا دی ئے تھے پریشے نے بنا کچھ سوچے اک دم کال کٹ کر دی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

یا اللہ یہ میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے دل ہی دل میں کہا۔۔۔ابھی اس نے مکمل ہوش سنبھالا بھی نہیں تھا کہ دروازے پر ناک ہونے سے اس کا دھیان اک دم دروازے کی جانب گیا۔۔۔۔

اس ٹائم کون آ گیا۔۔۔گھڑی میں ٹائم دیکھتی وہ یہ کہتے ہوئے اٹھی اس کا دل و دماغ بے حد خوفزدہ تھا ڈرتے ڈرتے وہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔دروازے کو کھولتے وقت بھی اس کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا تھا لیکن دروازہ کھولتے ہی.... فراز۔۔۔اس کا فون اور ڈر سب کچھ اک جھٹکے میں اس کے زہن سے نکل گیا کیونکہ کمرے کے باہر کوئی اور نہیں زاویار کھڑا تھا۔۔۔۔

ہلکے نیلے کرتے پر براؤن شال لپیٹے وہ اس وقت اسے دنیا کا سب سے حسین مرد لگا تھا۔۔۔وہ دروازہ کھولتے ہی بے یقینی کے عالم میں بے حس و حرکت اسے دیکھتی

رہی شاید اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا یا پھر وہ سانس لینا بھول گئی تھی یا شاید زہن نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا کچھ تو تھا لیکن اس لڑکی میں اس وقت آنکھ جھپکنے تک کی حرکت نہیں ہو رہی تھی

اندر نہیں بلاؤ گی کیا۔۔۔۔۔۔زاویار نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔پریشے کو دیکھتے ہی اسے اندر تک سکون ملا تھا اور وہ سکون اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھا

ہاں ہاں۔۔۔۔آئیں میں دراصل۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔میں نے ایسا سوچا نہیں تھا کہ آپ اس وقت اس طرح آسکتے ہیں۔۔۔۔پریشے کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی وہ واقعی زاویار کو دیکھ کر بہت خوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

کہو تو چلا جاتا ہوں۔۔۔۔زاویار نے کمرے میں اندر آتے ہوئے پریشے کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔وہ خد یہاں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آیا تھا اب اس چیز کا اظہار کہاں آسان تھا۔۔۔جزبات کو لفظوں سے سجانے کا ہنر اس بچارے لڑکے کے پاس تھا ہی کہاں۔۔۔۔لیکن بعض اوقات جزبات لفظوں کے محتاج ہو ہی جاتے

ہیں بعض دفع دل میں پوشیدہ بات دل کا مرض بن جاتی ہے۔۔۔اور رشتے تو شاید اظہار کے بنا چل بھی جائیں لیکن شاید میاں بیوی کے رشتے میں جزبات کو بیان کرنا ضروری ہوتا ہے چاہے جزبہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا اظہار ضروری ہے بلکہ اظہار بار بار ضروری ہے۔۔۔۔۔محبت اظہار کے بنا پھیکی ہے چاہے مقابل کا رد عمل جو بھی ہو لیکن اک بار تو اظہار۔۔۔۔۔محبت کا حق ہے۔۔۔۔۔لیکن شرط یہ ہے کہ محبت ہر عیب سے پاک ہو۔۔۔۔۔۔اب زاویار کو یہ سب کون سمجھاتا

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔پریشے نے اک دم پریشان ہوتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کمرا بہت اچھا ہے تمھارا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کے پھیلے ہوئے بے ترتیب کمرے کو دیکھ کر کہا

مجھے کیا پتہ تھا آپ آنے والے ہیں ورنہ پہلے سے صاف کر کے رکھتی۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشے اک دم آگے بڑھ کر اپنے پھیلے کپڑے سمیٹنے لگی

مجھے بھی کہاں پتا تھا میں یہاں آنے والا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے آہستہ آہستہ چلتے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

آپنے بتایا نہیں آپ یہاں کیوں۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کوئی کام تھا۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے بیگ میں کپڑے ٹھونس کر زپ بن کرتے ہوئے کہا خوشی ڈر سب کچھ ہی اب تو اس لڑکی کے حواس سے غائب ہو گیا تھا وہ جانتی تھی زاویار کو یہ سب پسند نہیں۔۔۔۔۔اب تو بس اس کے سر پر اپنا کمرا سوار ہو گیا تھا جس سے بات کرنے کا انتظار اتنے عرصے سے کر رہی تھی وہ روبرو آ گیا تو کمرے کے چکر میں اس کو شاید صحیح سے دیکھا بھی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

ہاں کام تھا۔۔۔۔۔۔۔بہت ضروری۔۔۔۔۔۔۔زاویار یہ کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا

ہاں بغیر کسی کام کے تو آپ یہاں آئیں گے بھی نہیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے صوفے کی گدیوں کو درست کرتے دل ہی دل میں کہا

مجھے میری عادت یہاں کھینچ لائی دراصل۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی انگوٹھے کے ناخن سے اپنی بھنو کو کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔شاید وہ کسی گہری سوچ میں تھا شاید وہ دل و دماغ کے بیچ پھنسا ہوا تھا دل کچھ کہ رہا تھا دماغ کچھ۔۔۔۔۔۔

کونسی عادت۔۔۔۔۔۔۔پریشے یہ کہتی اک دم مڑی تو زاویار کو اپنے بالکل پیچھے دیکھ کر اک دم چونکی

تمھاری عادت۔۔۔۔۔اور کس کی۔۔۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے سخت بالکل نہیں تھیں آج تو اس کے دیکھنے اور بولنے کے انداز میں بے انتہا نرمی تھی۔۔۔۔زاویار نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر بڑی نرمی سے پریشے کے گال پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

زاویار کے اس عمل سے پریشے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے بس زاویار کو ہی دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لیتا صوفے پر آکر بیٹھ گیا

پریشے کی آنکھیں ابھی بھی حیرت سے کھلی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ زاویار نے اس کا ہاتھ پہلے نہیں تھاما تھا لیکن آج کچھ عجیب تھا اس کے کہے گئے الفاظ بار بار پریشے کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں تم سے ملنے آیا ہوں اتنی رات کو وہ بھی سب سے چھپ کر اور تم ادھر ادھر کاموں میں لگی ہو۔۔۔۔۔۔زاویار نے اس کے ہاتھ پر اپنی نظریں مرکوز کیے کہا شاید اس میں ہمت نہیں تھی کہ یہ بات پریشے کی آنکھوں میں دیکھ کر کرتا۔۔۔۔

آپ چھپ کر کیوں آئے۔۔۔۔۔۔پریشے کہنا تو کچھ اور ہی چاہتی تھی لیکن وہ پریشے ہی کیا جو صحیح وقت پر صحیح بات کہ دے

کیا بتاتا۔۔۔۔ مجھ سے اپنی بیوی کے بغیر چند گھنٹے بھی نہیں رہا گیا۔۔۔۔۔میں جو اپنی زات میں مکمل تھا کسی کے دور ہونے سے بالکل ادھورا ہو گیا۔۔۔۔۔کیا بتاتا

مجھے اپنی بیوی کے بغیر نیند نہیں آرہی تھا یا یہ بتاتا کہ مجھے تو اس کے ہاتھوں کی بنی چائے تک یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے لوگ ہنستے نہیں مجھ پر اگر میں انہیں کہتا کہ مجھے اپنے کمرے سے اپنی بیوی کی خوشبو محسوس نہیں ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔زاویار نے یہ سب اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا شاید وہ ہوش میں نہیں تھا شاید کچھ گھنٹوں کی جدائی نے اس کے دل میں محبت کی آگ کو ہوا دے دی تھی۔۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم شرما کر نظریں جھکاتے ہوئے بولی

چائے نہیں پلاؤ گی کیا مجھے۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کو شرماتے ہوئے دیکھ کر کہا اس کا سخت و سرد چہرہ آج بالکل بدلا ہوا تھا آج اس چہرے پر مسکراہٹ تھی محبت تھی نرمی تھی جزبات تھے۔۔۔۔۔۔۔

جی لاتی ہوں۔۔۔۔۔پریشے اک دم ہی یہ کہ کر اٹھی۔۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا شرمانے کی وجہ سے اس کی ناک اور گال مکمل گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔

میں بھی چلتا ہوں۔۔زاویار اس کے ساتھ ہی اٹھا

نہیں نہیں آپ یہیں رہیں۔۔۔۔۔۔کوئی دیکھ لیگا میں فوراً لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

پریشے نے ہاتھ بڑھا کر منع کرنا چاہا تو اس کا ہاتھ زاویار کے چوڑے سینے سے جا ٹکرایا۔۔۔۔۔ان کی شادی کو کئی ماہ گزر گ ئے تھے لیکن آج جو جزبات وہ دونوں محسوس کر رہے تھے وہ بالکل ن ئے تھے شاید پہلے کبھی محبت کو محسوس نہیں کیا تھا تبھی قریب رہنے پر بھی کوئی احساس جنم نہیں لیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کی حالت پر ترس کھاتے پیچھے ہوتے ہوئے کہا پریشے اسے ضرورت سے زیادہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔

پریشے کے کمرے سے جاتے ہی زاویار بیڈ پر آکر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

کیا دعائیں ایسے بھی پوری ہوتی ہیں۔۔۔۔۔پریشے چائے بناتے ہوئے خد کلامی کر رہی تھی

کونسی دعائیں۔۔۔۔۔۔پیچھے سے آتے اورحان نے پریشے کی بات سنتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم گھبرا گئ۔۔۔۔۔

آہا۔۔۔۔میرے لی ئے بھی بنا رہی ہو کیا بات ہے مجھے لگا تھا تم مجھ سے ناراض ہو گی۔۔۔۔۔لیکن اک بات یاد رکھنا چائے کے بعد بھی تم میرے کمرے میں نہیں آسکتیں۔۔۔۔۔۔اورحان پورے موڈ میں تھا۔۔۔۔۔

مجھے اب آنا بھی نہیں ہے تمھارے کمرے میں اب خد دیکھ لینا۔۔۔۔دیکھنا گھستے ہی بھاگ جائے گی حریم اتنا گندا کمرہ دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے چڑ کر کہا

میں بھگانے دوں گا تب نا۔۔۔۔۔اور حان نے زیر لب کہا

کیا کیا۔۔۔۔پریشے نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔جلدی بناؤ چائے۔۔۔۔۔چائے بنانے ہی آیا تھا۔۔۔اور حان نے کچن کے صلیب پر بیٹھتے ہوئے کہا

خد بنالو اپنی چائے۔۔۔۔۔۔میں تمھارے لی ئے نہیں بنا رہی۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے انداز میں ناک سے مکھی اڑتے ہوئے کہا

تو تم دو کپ چائے پیو گی کیا۔۔۔۔۔اور حان نے کچن کے صلیب پر رکھے دو کپ کو دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں پیوں گی اک پہلے اک بعد میں تمھیں کیا ہے۔۔۔۔۔اتنے دن بعد گھر آئی ہوں دو کپ چائے بھی نہیں پی سکتی کیا۔۔۔پریشے نے منہ بنا کر کہا اور چائے کپ میں ڈال کر آگے بڑھ گئ

بہت ہی بد تمیز ہو تم پریشے بڑے بھائی سے بات کرنے کی تمیز نہیں تمھیں ۔۔۔۔۔زاویار بھائی کو کہتا ہوں تمھیں ٹھیک کریں زرا۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان پیچھے سے بولا

ابھی تو تمھارے زاویار بھائی ٹھیک ہوئے ہیں۔۔۔۔۔وہ کیا مجھے ٹھیک کریں گے۔۔۔۔۔پریشے نے سیڑھیاں چڑھتے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں کہا

بس چائے پینے آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔زاویار کو چائے کا کپ رکھتے ہی اٹھ کر جاتا ہوا دیکھ کر پریشے نے پوچھا

نہیں تم سے ملنے آیا تھا اب مل لیا تو جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔زاویار اپنی شال لپیٹتے ہوئے کہ رہا تھا

مجھ سے ملنے آتے تو رکتے تھوڑی دیر اور یوں صرف چائے پیتے ہی نہیں جاتے لگتا تو ایسے ہے کہ آپ کو یہاں میرے ہاتھ کی چائے کی طلب لائی تھی۔۔۔۔۔پریشے نے منہ ہی منہ بڑبڑاتے ہوئے کہا

کیا کہا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم کھسیانی ہو کر بولی

میری بات سنو پریشے۔۔۔۔۔۔مجھ سے ڈرا نہیں کرو جو بھی بات ہو میرے سامنے کہا کرو اپنے دل کی باتیں مجھ سے کرو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔میری زندگی میں آج تک میں نے کسی کے لیئے بھی ایسا محسوس نہیں کیا جیسا میں نے آج تمھارے لیئے محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔تم میری زندگی کا اک اہم حصہ ہو مجھ سے جڑی ہو جسے میں خد سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں تم بھی خد کو میرے قریب سمجھو مجھے اپنا سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔کہو گی تو اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔

زاویار کی آنکھیں پریشے کی آنکھوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں پریشے اس کی نظریں خد پر اس طرح محسوس کرتے اک پل کے لیئے جھینپ سی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے جج کرتے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی نظریں اس کی نظروں سے آزاد کرتے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

یہ تمھیں لگتا ہے۔۔۔۔۔۔تم میرا آدھا ایمان ہو میرے وجود کا حصہ ہو میری بیوی ہو میں تمھیں کیسے جج کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔تمھاری تکلیف میری تکلیف ہے اور تمھاری خوشی میں میری خوشی۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کے عین سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پریشے کے شفاف چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا سچ کہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔پریشے کی آنکھ سے یہ کہتے ہوئے اک آنسو گر کر زاویار کے ہاتھ پر آ گرا۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار اک دم اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا مجھے لگتا تھا آپ کے دل میں میرے لیئے کوئی جزبات نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا تھا میرے ہونے نا ہونے سے آپکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔کتنی غلط تھی میں۔۔۔۔۔۔کس قدر بد گمان تھی آپکو لیکر۔۔۔۔۔۔۔پریشے اب بچوں کی طرح روتے ہوئے ہچکیاں لیتے بول رہی تھی

توبہ ہے۔۔۔۔۔کہاں سے آتے ہیں تمھارے دماغ میں ایسے خیالات پریشے کی بات سن کر زاویار بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی آنسو سے بھری آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا

بس یونہی۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ بہت ہی حسین اور دلکش تھا اس قدر کے وہ شاید پوری رات اسے یوں ہی دیکھتا رہتا کئی راتیں گزر جاتیں پر وہ اپنی نظر اک پل کو نا ہٹاتا۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر آج کے بعد شادی کی تیاریوں میں لگ جاؤ گی ہیں نا۔۔۔۔۔حریم اپنی دوستوں کے ساتھ کلاس میں بیٹھی اپنا دھرا رہی تھی کہ اک لڑکی نے پوچھا

ہاں بس آج سے ہی دیکھوں گی تیاریاں۔۔۔۔۔کل مایوں ہے شاید تو بس سمجھ لو ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے مصروف سے انداز میں بنا دلچسپی دکھائے جواب دیا

اس سے زیادہ تو تم اپنے بھائی کی شادی پر ایکسائٹڈ تھیں۔۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے زبردستی کی شادی ہو رہی ہو تمھاری۔۔۔۔۔ حریم کی دوست نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔میں دراصل ابھی ساری توجہ پیپرز کو دینا چاہتی ہوں اک بار پیپرز ختم ہو جائیں پھر مکمل دھیان شادی پر رکھوں گی۔۔ حریم نے اک نظر اپنی دوست کی جناب دیکھا اور پھر سے پڑھنے میں لگ گئ

اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے تمھیں اور تمھیں پیپرز کی پڑی ہے۔۔۔۔میری اگر اس سے شادی ہو رہی ہوتی نا تو بس میں تو سارا سارا دن اسی کے خواب میں گزار دیتی۔۔۔۔۔۔خوش نصیب ہو سارے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیاں جس پر مرتی ہیں وہ تمھیں مل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ضروری تو نہیں جو سب کو چاہیے ہو وہ مجھے بھی چاہیے ہو۔۔۔۔۔ حریم نے سرسری سا جواب دیا۔۔۔۔۔اور حان جو کہ کلاس کے باہر کھڑا تھا حریم کا جواب سن کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

تمھیں میری محبت کی قدر نہیں حریم۔۔۔۔۔۔۔۔۔آسانی سے ملنے والی ہر چیز دنیا کے لیے بے مول ہی ہوتی ہے لیکن مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ تم بھی ایسی ہی ہو گی مجھے لگا تھا تمھیں تھوڑا بہت میری محبت کا احساس ہوا ہے لیکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان دل ہی دل میں حریم سے ہمکلامی کرتا اپنی کلاس میں چلا گیا

www.novelsclubb.com

کیا مطلب تمھیں اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔ حریم کی دوست نے حیرت سے پوچھا

میں نے ایسا کب کہا میں تو بس تمھاری بات کا جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اچھے ہیں بلکہ بہت اچھے ہیں انہوں نے میری بہت جگہ مدد کی ہے بس ابھی اور کچھ

محسوس نہیں ہوتا دیکھو شاید وقت کے ساتھ محسوس ہو جائے۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے حریم کے چہرے پر شرم کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔۔۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہے ورنہ میں نے تو سوچ لیا تھا ابھی جا کر بات کروں گی اس سے۔۔۔۔۔۔۔حریم کی دوست نے مصنوعی غصہ سے کہا

کس سے اور حان سے۔۔۔۔۔۔۔حریم نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے چھیڑ رہی ہو کیونکہ وہ جانتی تھی اور حان سے کچھ بھی کہنے کی کسی میں کوئی ہمت نہیں اور نہیں تو کیا ڈرتی تھوڑی ہوں میں اس سے۔۔۔۔۔۔حریم کی دوست نے اپنا رجسٹر کھولتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔ان سے کوئی کہاں ڈرتا ہے۔۔۔۔۔خوش مزاجی کی اعلیٰ مثال جو ٹھہرے وہ۔۔۔۔۔۔۔حریم بھی مسکراتے ہوئے کہ رہی تھی اس بات سے انجان کہ کوئی ادھوری بات سن کر خد کو ازیت میں ڈال بیٹھا ہے

پیپر ختم ہو گیا تھا سب ہی تقریباً کلاس سے نکل رہے تھے حریم بھی مصروف سی کلاس سے باہر نکلی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ابھی وہ کاروڈیور سے باہر کیجانب رواں تھی کہ اس کی نظر غصے میں سامنے کی کلاس سے نکلتے اور حان پر پڑی وہ تیزی سے اپنا بیگ اٹھائے ڈیپارٹمنٹ سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

یااللہ خیر آج کس کی شامت آ گئی۔۔۔۔۔ حریم نے اور حان کو دیکھ کر زیر لب کہا

تو تمھاری شادی ہے پرسوں میرا مطلب رخصتی۔۔۔۔۔۔۔ شفق کی آواز سن کر حریم اک دم پیچھے مڑی

۔جی۔۔۔۔۔ حریم نے بس اتنا جواب دیا

بلاؤ گی نہیں۔۔۔۔۔اور حان تو کہ رہا تھا میری طرف سے آؤ آخر میری کلاس فیلو ہو لیکن میں نے کہا ہم تو بھئی لڑکی والے ہیں سالی بن کر آئیں اب اس کی جانب سے آ کر تمھیں بھابھی تو کہ نہیں سکتی نا۔۔۔۔۔۔ شفق نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کی بات سن کر حریم کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی

دراصل شادی فنکشن گھر ہی گھر میں ہے صرف عزیز واقارب کو ہی بلایا ہے اس لیئے یہاں کسی کو نہیں بلایا۔۔۔۔۔حریم نے اس کو ٹالتے ہوئے کہا

اوہو۔۔۔تمھاری شادی پر آکر تمھارا شوہر چھین تھوڑی لوں گی میں جو اتنا ڈر رہی ہو لڑکی۔۔۔۔۔شفق بہت ہی دوستانہ انداز میں خد کو خد ہی انوائیٹ کر رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے آجائی ئے گا۔۔۔۔۔۔حریم یہ کہ کر فوراً ہی وہاں سے چلی گی شفق کے انداز سے اسے کوفت ہونے لگی تھی

کہاں چلے گ ئے۔۔ابھی تو غصے میں نکلے تھے۔۔۔۔باہر نکلتے ہی نا چاہتے ہوئے بھی حریم کی نظریں اورحان کو ڈھونڈنے لگیں۔۔۔۔

خیریت مجھے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اورحان نے سگریٹ کا گہرا کش لیتے دھواں آسمان کی جانب اڑاتے ہوئے کہا

پہلے تو حریم اس کی آواز سن کر اک دم چونک کر مڑی۔۔۔۔۔پھر اس کی نظر جیسے ہی سگریٹ پر گئی تو اک دم اس کے چہرے پر ناگواری امڈ آئی

کیا ہوا۔۔۔۔۔سگریٹ اچھی نہیں لگتی کیا تمھیں۔۔۔۔۔۔اور حان نے یہ کہتے سگریٹ زمین پر پھینک کر اپنے پاؤں سے رگڑتے ہوئے کہا

حریم اس کی آنکھوں میں آئے غصے کو دیکھ کر سہم سی گئی تھی

بلکہ میں تو تمھیں کسی بھی انداز میں اچھا نہیں لگتا اس میں سگریٹ کی کیا غلطی۔۔۔۔۔میں کچھ بھی کروں گا تمھیں برا ہی لگوں گا۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتے اور حان کی آنکھوں میں غصے کی جگہ درد نے لے لی تھی یہ کہ کر وہ وہاں سے سیدھا جا کر اپنی بائیک پر بیٹھ گیا

حریم سکتے کی حالت میں اسے دیکھ رہی تھی وہ سمجھنا چاہتی تھی کہ اور حان کے غصے کی وجہ آخر کیا ہے کچھ تھا ضرور اسے اور حان کی فکر ہو رہی تھی

کوئی آئے گا تمھیں لینے۔۔۔۔۔اور حان نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا

حریم نے ہاں میں گردن ہلا کر جواب دیا۔۔۔۔۔

اور حان نے اک گہرا سانس لیا اور اپنا ہیلمیٹ واپس بائیک پر رکھ کر بائیک سے اترا اور حریم کے سامنے رکھی بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔حریم نے ابھی بھی کچھ بھی نہیں کہا بس اسے دیکھتی رہی

پریشے کمرہ سیٹ کرنے کا کہہ رہی ہے کیا کہتی ہو اسے کمرے میں آنے دوں

۔۔۔۔۔اور حان نے دوسری بات شروع کی

آپکا کمرہ ہے جو چاہیں کریں۔۔۔۔۔حریم نے جواب دیا

لیکن رہتی تو تم ہو وہاں تو تم سے پوچھے بنا کیسے۔۔۔۔۔اور حان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

اس بات پر آپ کو غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔حریم نے حیرت سے پوچھا

دیکھو حریم تم مجھے پسند کرو نہیں کرو مجھ سے محبت کرو یا نفرت یہ ہم دونوں کے بیچ رہنا چاہیے۔۔۔۔۔۔میں نے کبھی بھی تم سے زبردستی نہیں کی نا تمھیں کبھی خد سے محبت کرنے پر مجبور کیا۔۔۔یہ شادی ہماری باہمی رضامندی سے ہو رہی ہے ہاں البتہ میں اس میں تم سے زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔۔۔۔لیکن اگر تم سب کے سامنے مجھے حقیر پیش کرو گی تو میری بھی عزت ہے بس اتنی سی بات ہے۔۔۔۔۔۔اور حان نے سنجیدگی سے حریم سے کہا

آپ نے میری کوئی بات سنی ہے۔۔۔۔۔۔حریم نے کڑی سے کڑی جوڑی

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔۔۔۔تم لاکھ دفع مجھے جو چاہو کہو بس دنیا کے سامنے میری محبت کا بھرم رکھو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔تین دن بعد بہت کچھ بدلے گا میں نہیں چاہتا لوگ مجھ پر میری محبت پر ہنسیں۔۔۔۔۔۔۔

اور حان سامنے دیکھتے ہوئے کہ رہا تھا اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی

میں دھیان رکھوں گی۔۔۔۔۔۔حریم نے آہستہ سے کہا

تو پریشے سے کر والوں کمرہ صاف۔۔۔اور حان نے پھر سے بات کو رخ کمرے کی جانب موڑا

وہ کمرے میں گئی تو وہ سب دیکھ لے گی نا۔۔۔۔۔۔حریم نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا وہ دونوں ایسے بات کر رہے تھے جیسے دو دوست آپس میں کسی راز کے افشان ہو جانے پر فکر مند ہوتے کر رہے ہوتے ہیں

لازمی سی بات ہے۔۔۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔ابھی حریم اس کی بات کو کوئی جواب دیتی کہ زونین کو گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ کر اک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ہاں کب آئے۔۔۔۔۔اور حان نے بھی زونین کو دیکھ لیا تھا تو وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا حریم سے پہلے زونین کے پاس پہنچ کر بولا

بس رات کو۔۔۔۔۔زونین نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

کام ہوا۔۔۔۔۔۔اور حان نے پوچھا

تقریباً۔۔۔۔۔۔زونین نے اک لفظ ادا کر کے جواب دیا حریم جو کہ ان دونوں کی بات سن رہی تھی جب کچھ بھی سمجھ نا پائی تو گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔۔۔۔۔جن کی جان اسی طوطے میں ہے کوشش کرتے رہنا۔۔۔۔اور حان یہ کہ کر اپنی بائیک کی جانب چلا گیا جبکہ زونین گاڑی کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا

کیا بول رہے تھے آپ لوگ کونسا کام۔۔۔۔۔۔حریم نے متجسس ہو کر پوچھا

کچھ نہیں یہ ہمارا معاملہ ہے اور تم کیا اور حان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

تین دن میں شادی ہے اور تم۔۔۔۔۔زونین نے حریم کو ڈانٹتے ہوئے کہا

کیا ہو گیا بھائی آپکو۔۔۔۔۔آپ تو ایسے نہیں تھے۔۔۔۔۔وہ بس میں اکیلے بیٹھی تھی تو میرے ساتھ رک گ ئے تھے کہ جب تک کوئی آتا نہیں ہے تب تک میں رک جاتا ہوں باقی ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔حریم نے صفائی پیش کی

پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔زونین نے زیر لب کہا

اک بار آنیہ سے بات کریں ہو سکتا ہے آپ دونوں کی حالت میں کوئی بہتری آئے ۔۔۔حریم نے ڈرتے ڈرتے کہا

نہیں۔۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔۔۔زونین نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اک بار بات کر لو۔۔۔۔پریشے کے موبائل پر یہ میسج کئی بار اک انجان نمبر سے موصول ہو رہے تھے۔۔۔۔۔قریب سو میسج آ چکے تھے اور مزید میسج آ رہے تھے۔۔۔۔پریشے نے اس نمبر کو بھی بلاک کر دیا۔۔۔۔۔یہ دسواں نمبر تھا جو پریشے نے بلاک لسٹ میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔

کب تک آخر کب تک تم مجھ سے بھاگو گی۔۔۔۔۔اک نا اک دن تو جواب دو گی بس اس دن اس دن میں خالی ہاتھ نہیں لوٹوں گا۔۔۔۔۔۔مجھے پیسوں کی ضرورت ہے اور وہ پیسے مجھے تمھیں پا کر ہی ملیں گے۔۔۔۔۔ابھی تو میں نے اپنا حکم کا اکہ استعمال نہیں کیا سوچا تھا اتنا نہیں گروں گا لیکن اگر تم نا مانیں تو مجھے مجبوراً اسے بھی استعمال کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔فراز موبائل سے سم نکال کر توڑتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔

**********_

کیا بات ہے پریشے پریشان لگ رہی ہو تم مجھے کل بھی بجھی بجھی سی تھیں آج بھی گم سم ہو۔۔۔۔۔فرحان شاہ پریشے کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے

کچھ نہیں دادو بس گھر کی یاد آ رہی ہے شاید۔۔۔۔۔پریشے نے بہانہ بنایا

زاویار تمھیں ٹھیک تو رکھتا ہے نا۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کے چہرے پر یہ کہتے ہوئے سختی اتر آئی تھی

کیا ہو گیا آپکو دادا صاحب۔۔۔۔۔۔ کیس باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔ میں ان کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ پریشے کے کانوں میں زاویار کے کہے گئے گزشتہ رات والے الفاظ گونجنے لگے

چلو تو پھر یہ اچھی بات ہے بس میرا دل پتہ نہیں کیوں ہر وقت گھبراہٹ کا شکار ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے پریشے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

کیونکہ آپ اللہ پر یقین نہیں رکھتے۔۔۔۔۔ کرتے ضرور ہیں اس پر یقین لیکن رکھتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے سفید حویلی کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے جعفر شاہ کو دیکھ کر کہا

آپ سے ملنے آیا ہوں کیونکہ اس طرح منہ چھپائے تو یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ میں اب کوئی کمزور کڑی اس کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا ۔۔۔۔۔ جعفر شاہ فرحان شاہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولے

ہاں تمھارے حساب سے بس تم ہی اک مسلمان ہو پورے خاندان میں باقی سب کافر۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے غصے سے کہا

نہیں میں نے ایسا تو کبھی بھی نہیں کہا میں بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ خد کو وہموں سے نکال لیں۔۔۔۔۔جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا آپ کے ڈرنے یا وہم کرنے سے کچھ بھی نہیں رک سکتا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت نرمی سے جواب دیا

تو تمھیں اب میں پاگل بھی لگتا ہوں۔۔۔۔۔۔بہت کچھ کھویا ہے میں نے اس لیئے میرا دل ڈرتا ہے۔۔۔۔میرے دل میں یہ ڈر کبھی نا آتا اگر تم اس دن جنگل نا جاتے اک بار میری بات مان لیتے تو تمھارا کیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔میرا بیٹا بہو آج زندہ ہوتے۔۔۔۔۔۔۔لیکن نہیں تم نے میری اک بات نا مانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ پھر سے ماضی کو لیکر آگ ئے تھے

آپ کو اس بات کا یقین کیسے ہے کہ اگر میں وہاں نا جاتا تو وہ دونوں زندہ ہوتے۔۔۔۔۔۔اور اس بات کا بھی کیا ثبوت ہے کہ ان دونوں کی موت کے پیچھے وہی جنگل والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ سرد لہجے میں گویا ہوئے

بس مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔۔ہر بات کا ثبوت نہیں ہوتا۔۔فرحان شاہ نے اپنا لہجہ دھیما کرتے ہوئے کہا

نہیں یہ آپکا گمان ہے۔۔۔۔۔۔۔آپ نے گمان لگا رکھا ہے گمان لگانے سے اللہ نے قرآن پاک میں منع کیا ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہو یا روکا گیا ہو وہ حرام ہوتی ہے اور حرام کام سے اللہ ناراض ہوتا ہے آپ کیوں نہیں سمجھتے اس طرح وہ ہمارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑے گی اگر ہمیں اس سے پیچھا چھڑانا ہے تو اللہ کو راضی کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔یہ جنگ انسان اور جنات کی نہیں یہ جنگ شیطان اور رحمان کی ہے کہ ہم کسے اپناتے ہیں۔۔۔ہمیں ہر حال میں چاہے غم ہو خوشی ہو سختی ہو تنگی ہو اللہ کو ناراض نہیں کرنا ہے اگر ہم نے اسے ناراض کیا تو پھر چاہے ہم

لاکھ چھپ جائیں لاکھ خود کو پردوں میں کر لیں شیطان کے وار سے نہیں بچ پائیں گے۔۔۔۔۔۔۔رہی بات موت کی تو موت بھی اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔وہ چاہتا ہے تو موت دیتا ہے وہ چاہتا ہے تو زندگی دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے تو کوئی سو برس زندہ رہتا ہے لیکن مرنا تو سب کو ہے اب کیا کسی کے چلے جانے سے ہم اللہ سے اپنا ایمان کم کر دیں آپ کیوں اپنا اجر ضائع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ اب فرحان شاہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے تھے

فرحان شاہ نے اس بار جعفر کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا شاید جعفر شاہ کی باتیں ان کے دل کو لگ گئی تھیں

www.novelsclubb.com

کھویا میں نے بھی بہت کچھ ہے۔۔۔۔۔اپنی پوری جوانی کھو دی۔۔۔۔۔۔میرے بہت سے خواب تھے سویا تو بہت کچھ کرنا تھا لیکن جب جاگا تو سارا وقت نیند کی نظر ہو گیا تھا پل میں سب کچھ تیزی سے گزر گیا۔۔۔۔۔۔کیا میں آپکو شکوہ کرتا نظر آتا ہوں میں نے اپنے بچوں کو بڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ان کی فرمائشیں پوری نہیں

کیں اپنی بیٹی کے نخرے نہیں اٹھائے اپنی بیوی کو دل بھر کر نہیں چاہا وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئ۔۔۔۔۔میرے اپنے مجھ سے دور ہو گ ئے آپ مجھ سے دور ہو گ ئے ۔۔۔مجھ سے تو میری پوری دنیا چھن گی کیا آپکو لگتا ہے یہ سب آسان ہے ۔۔۔۔۔میں دکھاتا نہیں تو کیا مجھے دکھ نہیں ہوتا کیا مجھے ملال نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے بہت ہوتا ہے میرا دل چاہتا ہے کسی دیوار سے سر پیٹوں چیخوں روؤں چلاؤں۔۔۔۔۔مجھے عائشہ یاد آتی ہے اس کا انداز اس کی باتیں مجھے وہ بہت یاد آتی ہے لیکن میں کیا کروں میں اپنے رب کی رضا میں راضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنی بچی کو اپنی گود میں اٹھانا چاہتا لیکن وہ خوشی مجھ سے چھن گئ لاکھوں باتیں ہیں لاکھوں دکھ تو کیا میں بھی اپنی زندگی غموں کی نظر کر دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں میں ایسا نہیں کروں گا میں وہ کروں گا جو مجھے میرے اللہ نے حکم دیا ہے کیونکہ کہا ٹالا جا سکتا ہے حکم نہیں میرے اللہ نے مجھے صبر کرنے کا کہا ہے اور میں وہی کروں

www.novelsclubb.com

گا مرتے دم تک۔۔۔کم سے کم کوشش ضرور کروں گا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ کی کہی گئی اک اک بات فرحان شاہ بہت غور سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں دادا صاحب آپ عرشیہ کو دیکھیں وہ کتنی بدل گئی ہے آپ جانتے ہیں اب وہ نہیں ڈرتی بلکہ وہ چڑیل اسے ڈرا ہی نہیں پاتی بس اس نے خدا کو اللہ کے قریب کر لیا ڈرنا چھوڑ دیا اور یہ سب تایا جان کی وجہ سے ممکن ہوا ہے اب وہاں لال حویلی میں کوئی نہیں ڈرتا۔۔۔۔۔۔پریشے بھی جعفر شاہ کے حق میں آگے بڑھ کر بولی

اپنی ناراضگی ختم کر دیں چچا جان۔۔۔۔مجھے آپ کی ضرورت ہے میں آپ سے اور دور نہیں رہنا چاہتا کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔میں نے سب کھو دیا کیا آپ مجھے واپس نہیں مل سکتے کیا ہم دونوں اک دوسرے کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔۔۔کیا آپ بھول گئے کہ یہ جعفر آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مجھے اب معاف کر دیں پلیز یہ دوریاں ختم کر دیں۔۔۔۔۔جعفر شاہ کی آنکھوں میں یہ کہتے آنسو ہوئے آنسو آگئے تھے

تمھیں میں کب کا معاف کر چکا ہوں۔۔۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میرا دل اتنا سخت ہے کہ تمھیں ہسپتال کے بستر پر نیم مردہ پڑے دیکھ کر بھی پگھلا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے شکستہ لہجے میں کہا

تو پھر آپ مجھ سے اتنا اکھڑے کیوں رہتے ہیں کیوں آپکا لہجہ ہر وقت سخت رہتا ہے ۔۔۔۔۔ یہ سختی ختم کر دیں اپنے لیۓ میرے لیۓ نا سہی اللہ کے لیۓ کر دیں اللہ کو سخت رویے اور سخت دل پسند نہیں آتے۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے نرمی سے کہا

ہر وقت اک ڈر کے ساتھ جینا کیسا ہوتا ہے تم نہیں جانتے۔۔۔۔ تمھارے گھر کے ماحول میں اور ہمارے گھر کے ماحول میں بہت فرق ہے تم نے عرشیہ کی حالت نہیں دیکھی میں نے دیکھی ہے میرے دو پوتے میرے ساتھ رہتے ہی نہیں۔۔۔۔۔ فرحان شاہ نے اپنی ضعیف آنکھوں میں زمانے بھر کا غم پوشیدہ رکھتے ہوۓ کہا

اب وہ بچی ہمارے گھر میں ہے اب آپ اسے دیکھیں۔۔۔۔۔دیکھیں کیسے اس نے خد کو سنبھالا ہے۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے جواب دیا

دادو تایا جان صحیح کہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔عرشیہ اب بالکل نہیں ڈرتی بلکہ اب تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئ ہے۔۔۔۔۔۔۔ماشاءاللہ سے۔۔۔۔۔پریشے نے بھی جعفر شاہ کی ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں کہا

میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔سب جانتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے نیچے نظریں کرتے ہوئے کہا

بس اب آپ کی باری ہے آپ اپنے دل سے اس کے ہر وہم اور ڈر کو نکال پھینکیں وہ کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔اگر پھر بھی کچھ برا ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہو گا نا کہ کسی اور کی وجہ سے۔۔۔۔اور ویسے بھی زندگی خوشی اور غم کا مجموعہ ہے۔۔۔۔بس یہ تو ہم ہی ہیں جو خوشی میں خوش ہو کر بھول جاتے ہیں اور غم کو تاحیات یاد رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر جعفر شاہ ہلکا سا مسکرانے لگے

میں کوشش کروں گا۔۔۔۔۔فرحان شاہ یہ کہ کر اٹھے اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

وہ مان گئے ہیں آپ کی بات تبھی گئے ہیں ورنہ آخری دم تک اپنی بات پر قائم رہتے۔۔۔۔۔۔پریشے نے جعفر شاہ کو تسلی دلانا چاہی

میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔میرے چاچو ہیں بچپن سے جانتا ہوں انہیں۔۔۔۔۔بس اللہ کا شکر ہے اللہ نے یہ دن بھی دکھایا۔۔۔۔۔اللہ کرے اب کوئی میل ہمارے دلوں میں آکر دوری نا بنائے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ فرحان شاہ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہ رہے تھے

بابا آپ کب باہر آئیں گے۔۔۔۔۔۔شفق تیوریاں چڑھائے بٹ کے سامنے کھڑے پوچھ رہی تھی

آج۔۔۔۔بٹ نے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کیا واقعی۔۔۔۔۔شفق کا چہرہ اک دم کھل اٹھا

ہاں میری گڑیا اور باہر آتے ہی میں سب سے پہلے اس لڑکے سے تمھاری شادی کرواؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ نے بہت پیار سے اپنی بیٹی سے کہا

ہاں آپ جلدی آئیں۔۔۔۔۔اس کی شادی ہے پرسوں میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔شفق نے منہ بناتے ہوئے کہا

ارے میری گڑیا فکر کیوں کرتی ہو شادی حال سے اٹھا کر لیجائیں گے ہو گا وہ تمھارا ہی تم بس خوش رہا کرو۔۔۔۔۔بٹ کے چہرے پر کمینگی برقرار تھی

اتنا آسان نہیں ہے بابا اس کو اٹھا لینا اوپر سے آپکا دشمن اور میرے دشمن کا بھائی اک ہی ہے اور اسے ہم کمتر نا ہی سمجھیں تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔شفق نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا مطلب کون۔۔۔۔۔۔بٹ نے متجسس ہو کر پوچھا

ارے وہ لڑکی جس سے اور حان کی شادی ہو رہی ہے وہ زاویار شاہ کی بہن ہے ۔۔۔۔۔۔شفق نے اپنے تاثرات سرد کرتے ہوئے کہا

یہ اور حان وہی ہے جس کی بہن سے زاویار شاہ کی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بٹ نے سوال کیا

مجھے کیا پتہ ہوئی ہو گی۔۔۔آپ کو کیسے پتہ۔۔میں تو بس اور حان کو جانتی ہوں یہ زاویار اور حریم تو بس میری خوشیوں کے آڑے آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔شفق کے چہرے سے بیزاری صاف ظاہر تھی

دوستوں سے زیادہ دشمنوں کی خبر رکھنی چاہیئے بیٹا۔۔۔اور تمھارا باپ دنیا سے غافل ہو سکتا ہے اپنے دشمنوں سے نہیں۔۔۔۔۔یہ لڑکا جو ہے اس کا نکاح زبردستی ہوا تھا نا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔بٹ نے سوال کیا

ہاں پتہ نہیں کوئی کہتا ہے بھاگ کر نکاح ہوا ہے کوئی کہتا ہے زبردستی اغواء کر کے نکاح کیا ہے کوئی کہتا ہے اغواء سے پہلے نکاح ہو گیا تھا اب اللہ جانے جو بھی ہوا میرے تو دل پر چھریاں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شفق کی بیزاری بڑھتی جا رہی تھی

چلو تم فکر مت کرو۔۔ان کو اپنی آخری خوشیاں منانے دو کل تک میں باہر آ جاؤں گا بس پھر تم دیکھنا۔۔۔۔بٹ کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا کیا یہ کہنا فی الحال ناممکن تھا لیکن کچھ تھا جس نے اسے مطمئن کیا ہوا تھا لیکن اک بات نے اسے پریشان ضرور کیا تھا اور وہ بات یہ تھی کہ وہ بٹ ہی تھا جس نے اورحان اور حریم کا نکاح کرایا تھا جس سے اس کی بیٹی بے خبر تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔کوئی مایوں کی رسم ساتھ نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے انکار کرتے ہوئے کہا

تم سے پوچھ کون رہا ہے۔۔۔۔۔۔میں تو بس بتانے آئی ہوں۔۔۔۔شام میں تیار رہنا ہم آئیں گے ابٹن لیکر اور اورحان بھائی کو ساتھ لائیں گے ویسے بھی مجھے بہت

کام ہے یہ نخرے تم شادی کے بعد اور حان بھائی کو دکھانا اگر وہ اٹھائیں تو۔۔۔۔۔

پریشے نے حریم کو چھیڑتے ہوئے کہا

بات تو سنو پریشے۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن پریشے اپنا حکم نامہ سنا کر حویلی سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

آگ ئے تم چلو اب۔۔۔۔۔۔پریشے جیسے ہی لال حویلی سے باہر نکلی تو اور حان کو اپنی بائیک پارک کرتا دیکھ اس سے گویا ہوئی

ہاں آگیا لیکن میری شرط یاد ہے نا تم میری موجودگی میں کام کرو گی اور سب سے اہم بات چیزوں میں نہیں گھسو گی۔۔۔۔۔۔اور حان نے گھر میں گھستے ہوئے اپنے پیچھے آتی پریشے کو تنبیہ کرتے کہا

ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں تمھاری چیزوں کو ہاتھ لگانے کا تمھاری فضولیات تمھیں ہی مبارک ہوں.....پریشے بھی اپنے انداز میں بولتے ہوئے اب سیڑھیاں چڑھ رہی تھی

آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر تم نے کوئ بھی الٹی سیدھی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔اور حان اپنے کمرے کے دروازے کے پاس آ کر اک انگلی اٹھاتے ہوئے بولا

یار کیا کوئ قومی خزانہ چھپا ہے تمھارے کمرے میں جو مجھے اس میں دلچسپی ہو گی ۔۔۔اگر حریم میری دوست جمع نند نا ہوتی نا تو میں کبھی تمھارے کمرے میں قدم نا رکھتی گڑ گڑاتے بھی ناتب بھی نا آتی عجب بے عزتی ہے اک تو کام بھی کروا رہے ہیں اوپر سے زلت کی بھرمار الگ ہے۔۔۔۔۔۔پریشے ناک چڑھاتے ہوئے اترا کر بولی

www.novelsclubb.com

تم زیادہ بولو گی تو میں اپنا ارادہ بدل لوں گا۔۔۔۔اور حان نے چابی سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

کہیں میں اپنا ارادہ نا بدل لوں۔۔۔۔۔۔آئے بڑے۔۔۔۔دو دن میں بھاگ جائے گی حریم اتنا اتراؤ گے تم تو۔۔۔۔۔۔۔پریشے اور حان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

اتنا سامان۔۔۔۔۔۔کمرے میں گھستے ہی پریشے کے منہ سے بے ساختہ نکلا

اور اس سامان کو تم ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے پردوں کو ہٹاتے ہوئے کہا

تو صاف کیسے ہو گا۔۔۔۔۔۔پریشے حیرت سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی

جیسے بھی۔۔۔۔۔اور حان حریم کی یادوں سے بھرے جارو غیرہ کو اٹھا کر الماری میں رکھتے ہوئے کہ رہا تھا

یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے خالی بورڈ کو دیکھتے ہوئے بولی

یہ ہے کچھ کام کا۔۔۔۔تم کر لو نا تمھیں جو کرنا ہے سوال پر سوال مت کرو۔۔۔۔۔اور حان یہ کہتے ہوئے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا پریشے کے مزید سوالوں کو نظر انداز کرنے کے لی ئے اس نے جیب سے موبائل نکالا اور گیم کھیلنے لگ گیا

کیا کروں کہاں سے شروع کروں۔۔۔پریشے اپنا دوپٹہ کمر پر باندھتے ہوئے بولی اور پھر ڈریسنگ کو سیٹ کرنے لگ گئ۔۔۔۔۔۔

اس کو ہاتھ نا لگاؤ۔۔۔۔۔ڈریسنگ سیٹ کر کے پریشے اور حان کی پینٹنگ کی جانب بڑھی ہی تھی کہ اور حان اک دم بولا

دیھان سارا یہیں ہے تمھارا۔۔۔پریشے اور حان کی آواز سے اک دم چونک کر بولی

کام کرو اپنا۔۔۔۔اور حان نے پھر سے اسے ٹالا

میں تو کام ہی کر رہی ہوں تم ہی میری جان نکالے جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر سائڈ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔اک مشکل امر تھا بنا کسی چیز کو دیکھے اور ہاتھ لگائے کام کرنے کا لیکن اس نے بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اور حان کا کمرہ دیکھنے لائق بنا ہی دیا تھا ساتھ ہی ساتھ ان دونوں کی کھٹ پٹ بھی چلتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔راؤ نے چلاتے ہوئے کہا

پتہ نہیں سر یہ سی ڈی اور یہ کاغذات کوئی رکھ کر چلا گیا آپ کی ٹیبل پر۔۔۔۔۔۔۔

اک پولیس آفیسر جو کہ راؤ کا قریبی بندہ تھا اس کے سامنے کھڑا تقریباً ڈرتے ہوئے کہہ رہا تھا

یہ ناممکن ہے اتنی ساری انفارمیشن کیسے کسی کے ہاتھ لگ سکتی ہے اتنا سب تو شاید میں بھی نہیں جانتا تھا آخر یہ ہے کون۔۔۔۔۔بٹ لاکھ خرافاتی آدمی کیوں نا ہو

لیکن وہ یہ سب کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔راؤ پریشان ہوتے ہوئے ٹہلتے ہوئے کہ رہا تھا

سر اس کے سوا یہ سب کسی کو معلوم بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بندہ کچھ کچھ سوچتے ہوئے بولا

پتہ لگاؤ یہ کس کا کام ہے بٹ پر بھی نظر رکھو۔۔۔۔مجھے اس آدمی سے زرہ برابر بھی امید نہیں ہے۔۔۔۔اگر جو یہ اس کا کام ہے تو پھر یہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے تمام کاغزات اور سی ڈی کو آگ کی نظر کرتے ہوئے کہا

ادھر زاویار بہت سی فائلز کو پھیلائے اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجی تھی وہ اپنی چال چل رہا تھا اور وہ سب کے سب اس کی چال میں پھنس رہے تھے کئی سالوں کی محنت اب رنگ لانے والی تھی بہت سے بدلے بھی تھے بہت سی تھکان بھی لیکن ابھی اسے بس سب کچھ صحیح وقت پر صحیح انداز میں پورے ہونے کا انتظار تھا کہ تبھی اس کا دروازہ ناک ہوا

سربٹ کی ضمانت منظور ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے کمرے میں اک لڑکے نے آکر کہااس لڑکے کے ہاتھ میں چائے تھی شاید وہ بھی اور مخبروں میں سے اک مخبر تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔زاویار نے بس اتنا کہااور اس لڑکے کو کمرے سے چلے جانے کا اشارہ کیاوہ لڑکا بھی اس کے اشارے کو سمجھتے فوراً ہی کمرے سے چلا گیا

وقت آگیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے فون پر کسی کو کال ملا کر کہااور پھر کرسی سے ٹیک لگا کر کچھ سوچنے لگا

اک غلطی زاویار شاہ بس اک غلطی تمھارے سارے کھیل کو بگاڑ سکتی ہے۔۔۔۔

زاویار نے ہمکلامی کی

زاویار شاہ تم بس اپنے الٹے دن گنو۔۔۔تم جو سمجھتے ہو نا کہ تم نے مجھ سے دشمنی کر کے بہت بڑا تیر مارا ہے تو یہ تمھاری غلطی ہے اور اس غلطی کی سزا تمھیں جلد ملے گی اور اس قدر بھیانک ملے گی کہ تمھارا پورا خاندان آئندہ کسی کے گریبان پر ہاتھ

ڈالنے سے ڈرے گا۔۔۔۔۔۔۔بٹ اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پورے گھمنڈ سے کہ رہا تھا۔۔۔اس نے جو چاہا کر کے دکھایا تھا وہ جیل سے باہر کھڑا تھا آزاد تھا اسے لگ رہا تھا اس نے اپنی قسمت کا فیصلہ خد کیا ہے اور اسی بات نے اس کے غرور کو اور ہوا دے دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

**********_

سکندر میں نے تمھیں پہلے بھی کہا ہے مجھے تنگ مت کرو۔۔۔مجھے سوچنے کا موقع دو یوں بار بار مجھے فون کرنا میرے گھر آنا اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔۔مجھے وقت چاہیئے اگر تم اسی طرح مجھے تنگ کرتے رہو گے تو اک بات یاد رکھنا مجھ سے پھر کوئی امید نہیں رکھنا کیونکہ اس طرح تم مجھے خوفزدہ کر رہے ہو۔۔۔۔۔جیسمین نے سکندر کی گرفت سے اپنے ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے کہا

کیوں سوچنا ہے تمھیں میری جان۔۔۔۔۔۔تم میری محبت ہو میں نے آج تک کسی کو اتنا نہیں چاہا جتنا تمھیں چاہا ہے۔۔۔۔۔تم میری زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہو

۔۔۔ تمھارے بغیر میں خد کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے بہت پیار سے جیسمین کے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں عجب ہی جنونیت تھی

تمھاری یہی حرکتیں مجھے خوفزدہ کرنے لگی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوتا جا رہا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا

مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ یہ تم پوچھ رہی ہو۔۔۔۔۔ مچھلی کو پانی سے نکالو تو کیسا لگتا ہے مچھلی کو۔۔۔۔۔۔ کسی جاندار کو سانس نا لینے دو تو کیسے لگتا ہے اس کو بس مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے اب میں تڑپوں نہیں تو کیا کروں۔۔۔۔۔۔ یہ میری تڑپ ہے جیسمین جو میں تمھارے لیئے محسوس کر رہا ہوں تم سمجھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔ سکندر یہ کہتے جیسمین کی طرف اور شدت سے بڑھا

تم جاؤ یہاں سے میں کل صبح تمھیں جواب دوں گی۔۔۔۔ جیسمین ڈر کر پیچھے ہو کر بولی

اور جواب ایسا ہونا چاہیے کہ دل خوش ہو جائے کیونکہ تم جانتی ہو نا میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں یقین کرو آنیہ سے تو میں نے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی تو اس کا یہ حال ہوا سوچو مجھ پر کیا بیتے گی اگر تم مجھ سے دور ہو گئیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز خدا پر بھی رحم کھاؤ اور مجھ پر بھی۔۔۔۔۔۔سکندر تقریباً روتے ہوئے آنکھوں میں آنسو لیکر بولا اس کی اس حرکت نے جیسمین کو سر سے پیر تک ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

**********_*****

یار اک بار تو بات کر لو پلیز۔۔۔۔۔۔۔فراز جو کہ ان لوگوں کا پرانا فوٹو گرافر تھا اس بار بھی شادی میں اسے ہی بلایا گیا تھا تصویریں اور وڈیو بنانے کے لیئے تو موقع دیکھتے ہی پریشے کے پاس آ کر بولا

تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیا مسئلہ ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔پریشے اک دم ڈر کر بولی

یار میں نہیں جی سکتا تمھارے بغیر تم سمجھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔فراز نے منت کرنے کے انداز میں کہا

تو مر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے یہ کہ کر آگے بڑھی

وہ وڈیوز اور تصاویر ابھی بھی میرے پاس ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔فراز نے پیچھے سے کہا

تو پریشے کے جسم سے جان ہی نکل گئ

مجھے تم سے محبت نا ہوتی تو میں کب کا وہ سب تمھارے خلاف استعمال کر چکا ہوتا

۔۔۔۔۔اور یہ شادی اک دن بھی نا ٹکتی سمجھیں تم۔۔۔۔۔۔پریشے ابھی تک مڑی

نہیں تھی لیکن اس کا جسم ساکت ہو گیا تھا فراز سمجھ گیا تھا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے

تبھی اس نے اگلی بات کہی

چاہتے کیا ہو تم۔۔۔۔۔پریشے بنا مڑے بولی

تمھاری محبت وہ بھی چند دن کے لی ئے پھر میں چلا جاؤں گا جا رہا ہوں میں دبئ ہمیشہ

کے لی ئے بس چند دن مجھے اپنی محبت سے نواز دو پھر میں کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا

پھر تم اپنی زندگی میں خوش رہنا اور میں تمھاری یادوں کے ساتھ ساری زندگی بسر

کرلوں گا کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتیں میرے لی ئے۔۔۔۔۔۔۔فراز نے اپنی باتوں کا جال پھینکا

پریشے نے اس کی مکمل بات سنی اور وہ وہاں سے چلی گئی اس میں اور کوئی بات نا کہنے کی ہمت تھی نا ہی سننے کی البتہ اس کا دل ضرور تیز تیز دھڑک رہا تھا جان جیسے حلق میں آ گئی ہو وہ تیز تیز چلتی لال حویلی کی جانب بڑھی جہاں اس کی ٹکر زاویار سے ہوئی۔۔۔۔۔

دھیان سے تو چلو۔۔۔۔زاویار جو کہ پریشے کی ٹکر سے گرتے گرتے بچا تھا اک دم جھنجھلا کر بولا

www.novelsclubb.com

پریشے جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اس پر زاویار کو غصہ ہوئے دیکھ کر اک دم اس کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔سوری وہ مجھے ایسا نہیں کہنا چاہی ئے تھا۔۔زاویار نے اک دم پریشے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنے آنسو پونچھے اور سیدھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔۔۔زاویار نے اک نظر پریشے کو دیکھا اور پھر حویلی سے باہر چلا گیا

اس کا ذہن بھی الگ الجھا ہوا تھا اس پر بہن کی شادی الگ اس دوران پریشے کے جزبات پھر سے روندھتے چلے گئے تھے

*********_____

کیا میری شادی میں بھی کمرے سے باہر نہیں نکلو گی تم۔۔۔۔۔۔حریم نے آنیہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

آنیہ جو کہ چپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی اس بار بھی اپنے لبوں کو حرکت نا دے پائ

یار ایسا نہیں چلتا۔۔۔۔۔میں چلی جاؤں گی پھر۔۔۔۔۔۔کیا تم میرے ساتھ نہیں رہو گی میری زندگی کے اتنے بڑے موقع پر۔۔۔۔۔۔حریم نے پھر سے کہا تو آنیہ

اٹھی اور الماری کی طرف بڑھ گئی بنا کوئی مخالفت کئے اس نے اک جوڑا نکالا اور کچھ ہی دیر میں سادہ سا تیار ہو کر حریم کے سامنے آ کھڑی ہوئی

تم سچ میں چل رہی ہو شکریہ میری جان شکریہ۔۔۔۔۔آنیہ کو یوں دیکھ حریم کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی وہ دل سے خوش تھی اور یہ خوشی اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ابٹن لگانے کی رسم شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔ حریم اور اورحان دونوں ہی اک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اورحان نے سفید رنگ کا کرتا پاجامہ پہنا تھا جو کہ کافی چست تھا اورحان کے بھرے ہوئے جسم پر وہ کرتا پاجامہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا دوسری طرف حریم تھی جس نے سفید رنگ کا غرارا پہنا ہوا تھا بنا کسی جیولری اور میک اپ کے وہ سادی سی گڑیا اورحان کے دل میں اتھل پتھل مچائے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

مبارک ہو بھئی بہت بہت۔۔۔۔۔۔۔پریشے جو کہ اب خد کو سنبھال چکی تھی ان دونوں کے گالوں پر ابٹن لگاتے ہوئے بولی

خیر مبارک۔۔۔۔۔۔اور حان نے بھی آگے بڑھ کر بہت سارا ابٹن لیا اور پریشے کے پورے منہ پر لگاتے ہوئے کہا

کیا تھا یہ۔۔۔۔میرا پورا میک اپ خراب کر دیا۔۔۔۔۔پریشے چڑ کر پیچھے ہو کر بولی

اب صحیح لگ رہی ہو چہرہ چھپ گیا ناورنہ تو بچے ڈر رہے تھے تم سے۔۔۔۔۔۔

اور حان نے اسے مزید چھیڑا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ اور حان آج بہت خوش تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں تنگ کر رہے ہو میری بہن کو ہاں۔۔۔۔۔۔۔روحان نے پیچھے سے آکر اور حان سے کہا

تمھاری کہاں سے بہن ہوئی بھئی۔۔۔۔۔۔ تمھاری تو بھابھی ہے نا۔۔۔۔۔اور حان نے جواباً کہا

بھابھی بعد میں پہلے وہ میری بہن ہے اور خبردار جو تم نے اسے تنگ کیا کیوں عرشیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔روحان نے عرشیہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

عرشیہ کا چہرہ پہلے سے اور زیادہ دمک رہا تھا وہ پتلی دبلی ڈری سہمی عرشیہ اب پورے اعتماد سے روحان کے ساتھ کھڑی تھی اس کا جسم بھی اب پہلے سے کافی بھر گیا تھا چہرے پر الگ سکون تھا۔۔۔اس نے اللہ کے ساتھ رابطہ قائم کیا تھا اس نے اللہ پر بھروسہ کیا تھا وحدہُ لاشریک سے جو بھی کوئی اپنا ناطہ جوڑتا ہے یوں ہی ہر فکر پریشانی سے نجات پا جاتا ہے جس کا عقیدہ اپنے رب کی زات سے جڑا ہوا اس کو کوئی شیطان کہاں توڑ سکتا ہے۔۔۔اللہ نے شیطان کو کھلی چھوٹ دی کہ وہ جیسے چاہے انسان کو بہکا سکتا تھا لیکن اک شرط بھی رکھی کہ جو پرہیز گار بندے ہوں گے وہ ان

تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا اور پر ہیز آخر کیا ہے پر ہیز اللہ کی نافرمانیوں سے ہی تو کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔اس نے اطاعت سے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کر لی تھی اور اب وہ اس شیطان کے کسی بہکاوے میں نہیں آتی تھی ہاں ابھی بھی اسے خواب میں شیاطین ڈرا جایا کرتے تھے لیکن وہ کچھ بھی کر کے اللہ سے اس کا بھروسہ نہیں ختم کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔اگر مرنا ہی تھا تو اسے کم سے کم ڈر کے نہیں مرنا تھا لڑ کے مرنا تھا اور اس کی اس سوچ نے آج اسے نئی زندگی بخش دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس بٹ کا شکریہ ادا کرو جو اس نے تم دونوں کو اغواء کر کے تمھارا نکاح کرایا ورنہ میں کبھی اپنی اتنی پیاری بہن کا رشتہ تم جیسے بندر سے نا ہونے دیتی۔۔۔۔۔۔۔

پریشے نے تپ کر اور حان سے کہا

آہستہ بولو۔۔۔۔۔پورا خاندان جمع ہے سوچو تو سہی کہنے سے پہلے کہ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کے پیچھے سے کہا تو پریشے اک دم چونکی

www.novelsclubb.com

جہاں میں نے کوئی بھنڈ مارنا ہے وہاں انہیں ضرور موجود ہونا ہوتا ہے۔۔۔۔یا اللہ پاک کیوں آپ مجھے ہر وقت ان سے ڈانٹ پڑواتے ہیں۔۔۔کیوں انہیں ہر جگہ بھیج دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔پریشے نے دل ہی دل میں آسمان کی جانب دیکھ کر کہا

شفق جو کہ ان سب کی پیچھے ہی کھڑی تھی اپنے باپ کا نام سن کر کچھ پل کے لیے پلک تک جھپکنا بھول گئی تھی۔۔۔۔۔۔لیکن اگلے ہی پل خد کو سنبھالتی آگے بڑھی اور ہاتھ میں ابٹن لیکر صرف اور حان کو لگا کر بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

حریم کو آج پہلی بار جلن محسوس ہوئی تھی اس کے کان گرم ہو گئے تھے اس کی جلن اس کے چہرے سے صاف نظر آ رہی تھی اس کی آنکھیں بھی لال ہو گئیں تھی اس کا بس نہیں چلا تھا کہ اور حان کے گال سے شفق کا لگایا سارا ابٹن صاف کر دے لیکن مجبور تھی سب کے سامنے کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔۔

اسے آج کس نے بلایا۔۔۔۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی حریم کے منہ سے نکلا

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔۔اور حان نے نا سمجھی کی اداکاری کرتے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے منہ پھولا کر کہا اور سامنے دیکھنے

لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ اور حان حریم کی یہ ادا دیکھ سانس تک لینا بھول گیا تھا

ناجانے کیوں اس کی خوشی کو چار چاند لگ گئے تھے۔۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔زاویار نے شفق کو دیکھ کر پوچھا

ہماری کلاس فیلو ہے بھائی جان۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے زاویار کے پاس آکر کہا

نظریں اس کی آنیہ پر مرکوز تھیں اس نے آنیہ کو کئی مہینوں کے بعد آج دیکھا تھا اس

کے دل کو آج کئی مہینوں بعد سکون سا ملا تھا اس کی خیریت تو وہ ہر وقت لیتا رہتا تھا

لیکن آنیہ کمرے سے باہر ہی نہیں آتی تھی تو اسے دیکھ نہیں پاتا تھا آج اسے دیکھ

اک دم اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھی یہ خوشی تھی یا غم تھا یہ تو زونین ہی جانتا تھا

جانتے ہو یہ بٹ کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے سنجیدگی سے کہا

اتنا تو پتہ تھا کہ اس کا باپ کوئ مشہور آدمی ہے یہ نہیں پتہ تھا کہ بٹ ہی اس کا باپ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

اور حان کی اک دم ہنسی چھوٹ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔حریم جان گئ تھی کہ اور حان کیوں ہنسا ہے کیونکہ وہ بھی دل میں یہی بات سوچ رہی تھی

کیا ہو گیا بھائ۔۔۔۔۔۔۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔زونین نے آگے بڑھ کر پوچھا

اس کی بیٹی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اور اس نے میری شادی زبردستی حریم سے کروادی اب بٹ کا کیا ہو گا یہ سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔قانون کی سزا سے وہ بچے نا بچے اس سر پھری کی سزا سے خدا کو نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔۔۔اور حان نے ہنستے ہوئے کہا

زونین اور اور حان کو کان میں باتیں کرتا دیکھ روحان اور زاویار وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اب وہ دونوں باتوں میں ایسے لگیں گے کہ کسی

دوسرے کو موقع نہیں دیں گے اور یہ بات سچ بھی نکلی جس نے بھی رسم کی ان دونوں کی باتوں کے درمیان ہی کی تھی۔۔۔۔۔

رسم بہت اچھے سے ہو گئی تھی تقریباً تمام مہمان ہی اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔ حریم بھی اب مکمل تھک گئی تھی جبکہ اور حان ابھی بھی ہشاش بشاش بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔ حریم کو اٹھ کر جاتا ہوا دیکھ اور حان پیچھے سے بولا

حریم نے بنا کوئی جواب دیئے اپنے قدم روک لیئے۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے ابٹن نہیں لگواؤ گی۔۔۔۔۔ اور حان نے اپنے ہاتھ میں ابٹن لیتے ہوئے کہا

کیا ہو گیا آپ کو میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ حریم یہ کہہ کر بنا ادھر ادھر دیکھے سیدھی سیڑھیوں کی جانب گئی اور تھوڑی ہی دیر میں نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی اور حان اپنے ہاتھوں میں ابٹن لیئے وہیں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے اپنے کمرے میں جاتے ہی سکون کا سانس لیا البتہ اس کی سانسیں بے ترتیب ہو گئ تھیں۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی اور حان کی محبت نے اس کے دل کے دروازے پر دستک دے ہی دی تھی اب باری تھی کہ وہ یہ سب کب قبول کرتی ہے۔۔۔

کمرے سے نکلا کرو۔۔۔۔۔۔آنیہ اپنے کمرے کے دروازے کو کھول رہی تھی کہ زونین جو کہ اس کے انتظار میں کھڑا تھا اک دم سیدھا ہو کر بولا

آنیہ نے اسے کوئ جواب نہیں دیا اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئ

یہ کوئ حل نہیں ہے کب تک تم اس ازیت میں رہو گی۔۔۔۔۔خد کو اس ازیت سے رہا کر دو آنیہ۔۔۔زونین نے بہت نرمی سے کہا آنیہ نے اس کی بات سن کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے وہ ٹوٹنا نہیں چاہتی تھی یا شاید وہ اس قدر ٹوٹ گئ تھی کہ اب کوئ حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی ازیت ہی ازیت تھی اب تو شاید راحت بھی ازیت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

*********_**

میری گڑیا کہاں تھیں تم۔۔۔۔۔۔میں نے تو اپنا وعدہ پورا کیا لیکن تم گھر پر ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔بٹ اپنی باہیں پھیلائے اپنی بیٹی کی جانب بڑھ کر بولا

سچ سچ بتائیں کیا آپ نے ان دونوں کو اغواء کرایا تھا اور ان کا نکاح بھی آپ نے ہی کرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔شفق چلا کر بولی حرام کا لقمہ کیسے بچوں کے دل سے تمام تر اچھائی کو نکال پھینکتا ہے شفق اس وقت اس کا جیتا جاگتا نمونہ تھی اس کے دل میں باپ کی عزت رتی برابر بھی نہیں تھا وہ جانوروں کی طرح اپنے باپ پر دھاڑ رہی تھی جو کہ اس کی خاطر جیل سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔

تمھیں یہ سب کس نے کہا۔۔۔۔۔۔۔بٹ اک دم گھبرا کر بولا

کس نے کہا یہ اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔۔۔مجھے بتائیں کیا یہ سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔آپ نے اپنی بیٹی کی محبت کسی اور کی جھولی میں ڈال دی کیا یہ سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔شفق نے اک کانچ کا گلدان اٹھا کر زمین پر پھینکتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں یہ سچ ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ لڑکا میری بیٹی کا ہی مقدر بنے گا کیا تمھیں اپنے باپ پر بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔بٹ نے شفق کو گلے لگاتے ہوئے کہا

چھوڑیں مجھے پہلے جو کہا ہے اسے سچ کر کے دکھائیں پھر مجھ سے بات کیجیئے گا ورنہ میں دیکھنا پہلے اس حریم کو ماروں گی اور پھر خدخدکشی کر لوں گی۔۔۔۔۔شفق یہ کہ کر وہاں سے چلی گئ

ارے جب اس لڑکی کو مار ہی رہی ہو تو خدکشی کی کیا ضرورت ہے سیدھا اس لڑکی کو راستے سے ہٹاؤ اور اور حان تمھارا۔۔۔بٹ نے پیچھے سے مسکراتے ہوئے کہا اسے سنبل کے اس رویے سے کوئ فرق نہیں پڑا تھا وہ ابھی بھی اسے منانے میں لگا تھا

میں اسے مار دوں آپ سنبھال لیں گے نا۔۔۔۔۔۔شفق اک دم خوش ہو کر مڑ کر بولی

اک بار اپنے باپ کو کوشش کر لینے دو اگر میں ناکام ہو گیا تو شوق سے مار دینا بس۔۔۔۔بٹ نے اس طرح کہا جیسے کوئ بچی اپنے باپ سے کھلونے کی ضد کرتی

ہے اور وہ مان جاتا ہے کسی انسان کی زندگی کی اہمیت آخر ان دونوں باپ بیٹی میں تھی ہی کہاں جو آج ہوتی۔۔۔۔۔

****

آپ یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم جو کہ اپنے واش روم سے نکل رہی تھی اپنے کمرے میں اور حان کو کھڑا دیکھ اک دم ڈر کر بولی

بولا تو تھا کہ ابٹن لگوالو۔۔۔۔۔اب تمھیں سب کے سامنے نہیں لگوانا تھا تو میں کیا کرتا۔۔۔۔۔۔اور حان نے یہ کہتے ہوئے حریم کی جانب اپنے قدم بڑھائے اس کے ہاتھ میں اب بھی ابٹن موجود تھا۔۔۔۔

یہ میں نے تمھارے نام سے اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور جو چیز تم سے منسلک ہو جائے وہ برباد نہیں ہو سکتی نا۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حریم کے گالوں پر ابٹن لگاتے ہوئے کہا

حریم بس اپنی آنکھیں پھاڑے اور حان کو دیکھ رہی تھی اتنے عرصے میں اس نے آج تک ایسی جرت نہیں کی تھی یہ سب عجیب تھا اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔

بس دو دن۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر اور حان نے حریم کے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا

حریم ابھی بھی سکتے کے عالم میں کھڑی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی دل و دماغ نے اب تک اور حان کی گستاخی کو قبول نہیں کیا تھا۔۔۔۔البتہ آنکھیں کہیں کہیں شرماہٹ کی زد میں آنے لگیں تھیں۔۔۔۔

جان نکال دی تم نے میری۔۔۔۔۔۔آئندہ یہ ٹیڑھے میڑھے کام مجھ سے مت کروانا۔۔۔۔۔۔۔اور حان کو کمرے سے نکلتا دیکھ پریشے نے گہرا سانس لیکر کہا جیسے اس کی جان میں جان آئی ہو۔۔۔۔۔

ثواب ملتا ہے میاں بیوی کو ملوانے سے۔۔۔۔اور حان مسکراتے ہوئے کہ کر سیڑھیاں اترا اور سیدھا حویلی سے باہر چلا گیا

کوئی اس قدر بھی بدل سکتا ہے کیا۔۔۔۔۔اور حان کے جاتے ہی پریشے اپنے کمرے کی جانب یہ کہ کر چلی گئی کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑے زاویار پر گئی۔۔۔۔دو دن بعد وہ اپنے کمرے میں واپس آئی تھی اور سب سے بڑھ کر زاویار کے ساتھ تھی جس زاویار کو وہ گھر پر چھوڑ کر گئی تھی اور جو زاویار اسے اس کے گھر میں ملنے آیا تھا ان دونوں میں کافی فرق تھا اس کے دل نے یہ سوچ کر اک بیٹ مس کی۔۔۔۔۔سر سے پیر تک تیار وہ اپنے شوہر کی توجہ حاصل کرنے کے لیئے اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

وہ الماری سے میری نیلے رنگ کی فائل رکھی ہے۔۔۔۔نکال کر دینا زرا۔۔۔۔۔۔

زاویار نے مصروف سے انداز میں کہا وہ بچارا خد بری طرح پھنسا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریشے نے بنا برا مانے بہت احتیاط سے الماری کھولی اور بنا کوئی شور اور گڑ بڑ کی ئے فائل زاویار کے ہاتھ میں لا کر پکڑا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

یار چائے پلا دو۔۔۔۔۔۔زاویار نے فائل سے اک یو ایس بی نکال کر لیپ ٹاپ میں لگاتے ہوئے بنا پریشے کو دیکھے کہا

جی لاتی ہوں۔۔۔۔۔پریشے کے چہرے پر اداسی سی اتر آئی تھی

چینج کر کے آرام سے بنا دو۔۔۔۔۔۔زاویار نے لیپ ٹاپ پر نظریں مرکوز کی ئے کی ئے کہا

لیکن۔۔۔۔۔۔پریشے نے خد کو کچھ کہنے سے بیچ میں ہی روکا وہ چاہتی تھی اس کا شوہر اسے تیار ہوا دیکھ کر اس کی تعریف کرے اس سے پیار بھرے کلمات ادا کرے یا کچھ نہیں تو بس اک نظر پیار سے دیکھ ہی لے۔۔۔۔۔

کیا ہوا کچھ کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔زاویار نے اب کی بار پریشے کی جانب دیکھ کر کہا

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔پریشے یہ کہ کر واش روم میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ میک اپ دھو کر اور کپڑے تبدیل کر کے باہر آ گئی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں شاید وہ رو کر آئی تھی۔۔۔۔۔اس کا دل شاید یہ سب قبول کر لیتا لیکن پچھلی رات زاویار کی جانب سے پیش قدمی نے اس کے دل میں امیدوں کے انبار لگا دی ئے تھے اور امیدیں جب کسی سے وابستہ ہو جائیں تو ٹوٹنے پر اپنے ساتھ دل کو بھی توڑ دیتی ہیں۔۔۔وہ چپ چاپ کمرے سے نکل کر چائے بنانے کچن میں چلی گئی

پریشے۔۔۔۔۔۔۔۔کچن میں کھڑی پریشے چائے بناتے ہوئے اپنی سوچ میں محو تھی کہ اچانک عرشیہ کی آواز سن کر وہ اک دم چونکی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔رو کیوں رہی ہو یار۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے پریشے کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

بتانے سے شاید مسئلہ کا حل نکل آئے۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے پریشے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

کیا بتاؤں۔۔۔۔۔ یہ مجھ میں دلچسپی نہیں لیتے یہ بتاؤں۔۔۔۔۔ پریشے نے اپنے آنسو چھپاتے ہوئے کہا

ایسا تو نہیں ہے پریشے۔۔۔۔۔۔ تمھاری غیر موجودگی میں زاویار بھائی کتنے بے چین تھے تم نہیں جانتیں۔۔۔۔۔ ہم نے دیکھا تھا تم روحان سے پوچھو۔۔۔ عرشیہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا

میں جانتی ہوں لیکن میں چاہتی ہوں میر غیر موجودگی کے ساتھ میری موجودگی کو بھی تو اہمیت دیں جب میں ان کے سامنے ہوں تو مجھے بھی وہ ویسا ہی دھیان اور پیار دیں جیسا باقی سب کے شوہر انہیں دیتے ہیں۔۔۔۔۔ پریشے کے دل کی بات پہلی بار اس کی زبان پر تھی آج سے پہلے اس نے کسی سے یہ شکایت نہیں کی تھی

خد کا موازنہ کسی اور سے کر کے تم کیوں اپنی زندگی سے خوشیاں چھین رہی ہو میری بہن۔۔۔۔۔۔۔ہر کوئی زاویار بھائی تو نہیں ہو سکتا نا۔۔۔۔۔۔ان کی زندگی ان کے بھائیوں سے بہت الگ ہے جس طوفان سے وہ لڑ رہے ہیں اور ہمیشہ سے لڑتے آئے ہیں انہوں نے اس سے اپنے تمام بھائیوں کو دور رکھا ہے۔۔۔۔۔۔دیکھو زونین کو۔۔۔۔۔۔مشکلات نے اس ہنستے کھیلتے لڑکے کے چہرے سے بھی تو خوشی غائب کر دی ہے۔۔۔۔۔زاویار بھائی تو بچپن سے ہر گرم سرد کو خد پر جھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔باقی رہی بات ان کے آگے بڑھنے کی تو اگر وہ نہیں بڑھتے تو تم بڑھو تم کب سے ہار ماننے والی ہو گئیں۔۔۔۔۔۔آگے بڑھو اور انکو جینا سکھاؤ محبت کرنا سکھاؤ ضروری تو نہیں محبت کا پہلا قدم مرد ہی اٹھائے۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ مسکراتے ہوئے پریشے سے کہہ رہی تھی

انہیں برا لگا تو۔۔۔۔۔۔پریشے نے ڈرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

محبت کس کو بری لگتی ہے تم ان کو بچوں کی طرح اہمیت دو دیکھنا وہ سنجیدگی چھوڑ دیں گے انہوں نے بچپن سے مشکلات دیکھی ہیں ہم سب گواہ ہیں وہ کہاں گھومتے پھرتے تھے۔۔۔۔۔۔کہاں ہنستے کھیلتے تھے انہوں نے کبھی اپنے جزبات کا اظہار کیا ہی نہیں تو اسی لیئے انہیں یہ سب آتا نہیں بس انہیں لگتا ہے کہ جیسے پہلے کبھی ضرورت نہیں پڑی اب بھی نہیں پڑے گی۔۔۔۔یہاں وہ غلط ہیں لیکن کوئی بات نہیں تم بس امیدیں مت لگاؤ اور جو چاہتی ہو کہ وہ تمھارے لیئے کریں وہ سب تم ان کے لیئے کرو۔۔۔۔۔۔دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا اک بار کوشش تو کرو۔۔۔۔۔۔عرشیہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی

www.novelsclubb.com

امید لگانے کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے بس اس کی زات سے ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیئے باقی انسان تو انسان ہی ہے۔۔۔۔خطا کا پتلہ اسے ایسے ہی تھوڑی کہتے ہیں تم جب کوئی امید نہیں لگاؤ گی نا تو زرا سی بات بھی تمھارے دل کو بہت زیادہ خوش کرے گی ورنہ انسان چاہے پوری دنیا بھی کسی کے سامنے پیش کر دے کسی کی امید

پر پورا نہیں اتر سکتا۔۔ عرشیہ جو کہ خاموش رہتی تھی وہ نان سٹاپ بول رہی تھی اور پریشے جو کہ بولتی رہتی تھی خاموش کھڑی سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تایا جان کی باتیں مجھے بہت پسند آتی ہیں انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں کسی کو نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کون کیسا ہے یا کیا کر رہا ہے ہمیں بس اللہ کی رضا کو اہمیت دینی چاہیئے بس یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر میں نے یہ کیا تو اللہ پاک میرے لیئے کیا سوچے گا۔۔۔ یا اس معاملے میں اللہ نے مجھے کیا حکم دیا ہے ہر مسئلے کا حل بس اسی میں پوشیدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔اب یہاں بھی تم اسی فارمولے کو اپناؤ۔۔۔۔۔۔۔۔سوچو کہ تمھارے یوں ناامید ہونے سے اللہ تعالیٰ کیا سوچتا ہو گا۔۔۔۔۔یہ کہ کر عرشیہ چائے کا اک کپ اٹھا کر کچن سے باہر چلی گئی جبکہ پریشے بھی اس کے پیچھے کچن سے باہر نکلی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

میرے گھر میں کوئی گھس کر میری چیزوں کو چرا کر لے گیا اور تم میں سے کسی کو کوئی خبر نہیں۔۔۔بٹ غصے سے چلا رہا تھا

www.novelsclubb.com

سر ہو سکتا ہے آپ نے کہیں سنبھال کر رکھی ہوں کیونکہ ہم میں سے کسی نے بھی کسی کو نا آتے ہوئے دیکھا نا جاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔شفق بی بی بھی اس گھر میں اک دن بھی نہیں آئیں۔۔۔۔بٹ کے خاص بندے نے نظریں جھکائے جھکائے کہا

تو پھر بتاؤ مجھے وہ سب کہاں ہیں کیونکہ میں نے کہیں نہیں رکھا انہیں۔۔۔۔بٹ نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑ کر کہا۔۔۔۔

سر میرا یقین کریں مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں۔۔۔۔۔۔۔

علم نہیں۔۔۔۔۔کیا تم لوگوں نے مجھے بے وقوف سمجھا ہوا ہے۔۔۔۔بٹ نے یہ کہتے ہی اپنی جیب سے گن نکالی اور اپنے اس بندے کے سر پر تان دی

سر آپ میرا یقین کریں یہاں کوئی نہیں آیا۔۔۔۔وہ آدمی حراساں ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔

اپنی غلطی تسلیم نا کرنے والے لوگ مجھے پسند نہیں آتے۔۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر بٹ نے اک فائر کیااور اس کے سامنے کھڑا شخص وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔اک حقارت بھری نظر اس بے جان جسم پر ڈال کر وہ سیدھا حویلی کے اندر چلا آیا۔۔۔اس کا دماغ گھوم رہا تھا اس حویلی میں اس نے اپنے تمام تر راز چھپا کر رکھے ہوئے تھے اپنے ساتھ ساتھ اس کے تمام ساتھیوں کی ہر خبر بھی یہیں چھپی تھی جو اس نے بہت محنت سے حاصل کی تھی تاکہ وقت پڑنے پر وہ سب اس کے کام آئے۔۔۔۔۔۔

یہ ضرور کسی اپنے کا کام ہے اس گھر میں یہ سب ہے یہ تو چلو کسی کو کہیں سے پتہ چل گیا لیکن کام کا سامان کہاں رکھا ہے یہ تو کوئی اپنا خاص ہی بتا سکتا ہے۔۔۔۔۔جس کسی نے بھی یہ سب چرایا ہے مجھے اس کا پتہ لگانا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ابھی بٹ اپنے خیالوں میں کھویا ہی تھا کہ اک آدمی آکر اسے اک پارسل پکڑا کر چلا گیا

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔بٹ نے نا سمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

سر کوئی دروازے پر رکھ کر گیا ہے۔۔۔۔۔۔ملازم نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا

ٹھیک ہے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ نے یہ کہ کر وہ پارسل کھولا

اندر بہت سی تصویریں موجود تھی اس کے تمام ساتھیوں کی اس کی غیر قانونی ڈیل کی تصاویر۔۔۔۔غیر قانونی کاموں کی تصاویر اس کے اڈوں کی تصاویر۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اک پرچا بھی تھا کہ آئندہ مجھ سے مت الجھنا راز اگر راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے ورنہ یہ کسی کے سگے نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔یہ پڑھتے ہی بٹ کا پارا اک دم ہائی ہوا وہ جان گیا تھا یہ کس کی حرکت ہے کیونکہ یہ لائن اکثر و بیشتر اس نے راؤ کے منہ سے سنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اس راؤ کو کیا لگتا ہے میرے گھر سے میرا سامان چوری کروا کر وہ مجھے بلیک میل کریگا۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ تقریباً چلاتے ہوئے کہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ادھر راؤ کے پاس بھی موبائل پر اک وڈیو موصول ہوئی تھی جس میں وہ اک کلب میں نشہ آور حرام مشروبات اپنے گلے سے اتار رہا تھا۔۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہ

آخر۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے اپنا موبائل اٹھا کر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ابھی وہ غصے میں لال ہو ہی رہا تھا کہ اس کی گھر کے نمبر پر کسی کی کال آنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔راؤ نے فون اٹھاتے ہی کہا۔۔۔۔۔

فون تو میری امید کے مطابق تم توڑ ہی چکے ہو گے تو میں نے سوچا گھر کے فون پر ہی فون کروں کیونکہ وقت کا ضائع ہونا نقصان ہے میری نظر میں۔۔۔۔مقابل سے بٹ کی بات نے راؤ کے چہرے کے تاثرات اور زیادہ سخت کر دی ئے تھے

جس چیز کا آغاز تم نے کیا ہے نا اس میں تم بری طرح پھنسو گے دیکھ لینا دشمنی تو دشمنی صحیح۔۔۔۔راؤ کسی چیز میں پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے تم نے سمجھا کیا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے اک اک لفظ چبا چبا کر کہا

یہی رائے میری تمھارے لی ئے بھی ہے اپنی زندگی کے الٹے دن گننا شروع کر دو کیونکہ اب کوئی راہ فرار نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔یہ کہ کر بٹ نے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔۔

اس کی فائلز نکلواؤ۔۔۔۔۔اب یہ جیل میں نہیں جائے گا اب یہ سیدھا اپنے انجام کی جانب جائے گا۔۔۔۔۔راؤ نے سگار نکالتے ہوئے کہا

پتہ لگاؤ کیسے بھی کہ اس راؤ نے مجھ سے چرائی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں ان سب کے بغیر میرا اس سے بچنا ناممکن ہو گا۔۔

ادھر زاویار تمام تر ثبوتوں کے ہمراہ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہیں بہت سی یو ایس بی تھیں تو کہیں بہت سا فائلز کا ڈھیر۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے سے اس کا دھیان اک دم دروازے سے اندر آتی پریشے کی جانب گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لیجیئے۔۔۔۔۔پریشے نے چائے کا کپ آگے بڑھاتے ہوئے کہا

شکریہ۔۔۔۔۔زاویار نے چائے کے لیئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

بلکہ نہیں۔۔۔۔۔۔ایسے نہیں چلیں چھت پر چل کر پیتے ہیں چائے۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے چائے کا کپ واپس ٹرے میں رکھتے ہوئے اپنا خالی ہاتھ زاویار کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا

چلو یہ بھی اچھا ہیں چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔زاویار فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

اتنا آسان تھا۔۔۔۔۔میں نے ایسا پہلے کیوں نہیں کیا۔۔۔۔عرشیہ تمھارا شکریہ۔۔۔۔۔۔پریشے نے دل ہی دل میں کہا

کتنی ٹھنڈ ہو رہی ہے نا۔۔۔۔۔۔پریشے نے چھت پر پہنچتے ہی کہا

ہو تو رہی ہے۔۔۔۔۔۔لیکن اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔زاویار کے چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ دونوں ہی ساتھ چلتے ہوئے چھت کے کونے پر آ کر کھڑے ہو گئے سامنے ان کے گھنے جنگلات تھے دور دور تک درخت ہی درخت تھے اک طرف سیدھا رستہ تھا دوسری جانب سفید حویلی تھی ہر سو سناٹا تھا ہلکی ہلکی دھند تھی اس پر ٹھنڈ۔۔۔۔۔ماحول کو حسین و دلکش بنائے ہوئے تھی

چائے بہت اچھی بنائی ہے تم نے۔۔۔۔۔زاویار نے اک سپ لینے کے بعد کہا

اور ماحول۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اک آبرو آچکا کر شرارت سے پوچھا

ماحول کا کیا ہے کمرے میں بھی ایسا ہی تھا یہاں بھی ایسا ہی ہے بس چھت اور کمرے کا فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اک اور سپ لیتے ہوئے کہا

پریشے کے چہرے پر اک دم اداسی آگئی۔۔۔۔۔شاید وہ کوئی اور جواب سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔پریشے پھر سے امید لگائی نا کیوں تم باز نہیں آتیں دیکھا پھر دل اداس کر بیٹھیں نا۔۔۔۔۔پریشے نے دل ہی دل میں خد کو ڈانٹا۔۔۔۔۔

یہاں یا وہاں تمھارے ہاتھ کی چائے ہو تمھارے ساتھ ہو میرے سکون کے لیئے یہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے چائے کا کپ خالی کر کے رکھتے ہوئے کہا

پریشے جو کہ اک سیکنڈ پہلے اداس تھی زاویار کی بات سن کر اس کا دل خزان سے بہار کی جانب سفر کر گیا

چلیں اب نیچے یا تھوڑی دیر اور رکنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی شال کو سیٹ کرتے ہوئے کہا

تھوڑی دیر میں چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا

تم سوچتی ہو گی کہ کیسا روکھا شوہر ملا ہے ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

جی سوچتی ہوں۔۔۔۔۔۔پریشے نے بلا جھجھک جواب دیا

مجھے تم سے اسی جواب کی امید تھی۔۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

تو کیا ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے اپنی نظریں نیچے کرتے ہوئے کہا

میرے جزبات میرا کل سرمایہ ہیں پریشے۔۔۔۔۔میرے پاس یہ جزبات ہی ہیں جو میں نے کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی ئے میرا دل سچ میں کئی بار مجھے بہت کچھ ظاہر کرنے کا کہتا ہے بہت بار میرا دماغ مجھے بہت کچھ کہنے کا کہتا ہے لیکن میں نہیں

کہتا نہیں کرتا جانتی ہو کیوں۔۔۔۔۔۔کیونکہ مجھ میں اور لوگوں کی طرح جزبات کے ہاتھوں احساسات کے ہاتھوں ٹوٹنے کا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

آپ ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے حیرت سے پوچھا

کیوں ڈر ناغلط بات ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔زاویانے پریشے کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا نہیں لیکن آپ کے منہ سے یہ بات تھوڑی عجیب لگی۔۔۔۔۔۔۔پریشے کا دل اب تیز تیز دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔اس نے شرما کر اپنی گردن اور جھکالی۔۔۔اس پر اس کے ہاتھ بھی یخ ٹھنڈے پڑ گئے تھے

اتنی سی بات پر تم اتنا شرما جاتی ہو اور یہاں میں جزباتوں کی بات کر رہا ہوں چھوڑو پریشے شاہ یہ سب تمھارے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر چل دیا

بے وقوف لڑکی۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کو جاتے ہوئے دیکھ کر خد کو دل ہی دل میں کہا

بعد میں پچھتانا نیچے آجاؤ ٹھنڈ بڑھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے بنا مڑے کہا

ان دونوں کو یوں دیکھ جہاں عرش تا فرش فرشتے ان دونوں کو خوش ہوتے دیکھ رہے تھے وہیں وہ جنگل کے کونے پر کھڑی ان دونوں کو حقیر نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس کا جسم جھلسا ہوا لگ رہا تھا چہرے پر بے پناہ نحوست تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی طاقت بالکل ختم ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔خد کو سنبھالتے وہ آہستہ آہستہ جنگل کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

**********____

مجے آپ دونوں سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے ظفر شاہ اور جعفر شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

بولو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

میں آنیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ زونین نے بنا سوچے کہا جیسے وہ فیصلہ کر کے آیا ہو۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔ بیٹا میں بھی یہی چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کے چہرے پر چمک اتر آئی تھی

مجھے اس سب سے کوئی اعتراض نہیں لیکن آنیہ۔۔۔۔۔۔ کیا وہ مانے گی۔۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے کہا

آپ مجھے اپنا فیصلہ بتائیں بس۔۔۔۔۔۔ میں اس سے اس بارے میں خد بات کروں گا۔۔۔۔۔۔۔ زونین نے سنجیدگی سے کہا

یہ کیسی بات کر رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔ کوئی حیا شرم تو کرو۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ کو زونین کا یہ انداز اچھا نہیں لگا تھا

میں نکاح کا پیغام لیکر جارہا ہوں آپ لوگوں کی مرضی سے کیا آپ لوگوں کو لگتا ہے وہ کسی اور کی بات مان کر ہاں کرے گی۔۔۔۔اگر لگتا ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔۔۔۔۔لیکن اک بات ضرور سوچ لیں کہ اگر اس نے اک بار نا کر دی تو یہ انکار ساری عمر کا ہو گا کیا آپ تاحیات اسے اسی طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے یوں تنہا رہ کر وہ کتنا جی لے گی وہ کہتی نہیں ہے تو کیا ازیت ختم ہو گئ۔۔۔۔۔۔اس کی چچی جب تک برقرار رہے گی وہ تکلیف میں مبتلا رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے بناتاثر دیئے کہا

زونین کو اک بار کوشش کر لینے دو ویسے بھی اس میں کوئی عیب کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔پھر بھی اگر اس نے منع کیا تو جو اللہ کی مرضی اک بار کوشش تو کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔ہم سب ہی جانتے ہیں وہ تم سے اور کوثر بھابھی سے کبھی بات نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سمجھانے کے انداز میں کہا

تو پھر آپ جائیں اس سے بات کرنے۔۔۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ نے کہا

ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔بس اب تم تیاری کرو اگر میری بیٹی نے ہاں کر دی تو کل پہلے نکاح ان دونوں کا ہو گا۔۔۔۔۔جعفر شاہ یہ کہ کر اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔۔

****

تاریک سے کمرے میں وہ اکیلی چلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ہر طرف سناٹا تھا اک بات جو بہت عجیب تھی وہ یہ کہ تیز تیز چلنے پر بھی وہ کمرہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے کمرے میں آگے بڑھ رہی تھی اس کے منہ پر بس اک ہی بات تھی اللہ وا کبر اللہ وا کبر بس یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھے ہی جا رہی تھی تبھی اس کی نظر اک بیڈ پر گئ۔۔۔۔۔۔اس بیڈ پر بہت سی چھپکلیاں رینگ رہی تھیں وہ کراہت محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

تبھی اسے ان چھپکلیوں کے بیچ میں اک چھوٹی سے بچی لیٹی ہوئی دکھائی دی....اس بچی کی آنکھیں گہری نیلی تھیں وہ بچی عرشیہ کی جانب یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

کمرے کا اندھیرا آہستہ آہستہ چھٹتا جا رہا تھا کہ اک سایہ سا آکر اس بچی کے ارد گرد لپٹنے لگا۔۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔۔۔وہ چھوٹی سی نومولود بچی کے پاس سے اسے یہی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ سایہ اس بچی کو اٹھا کر جنگل کی جانب چلا گیا حالانکہ تھوڑی دیر پہلے اس جگہ کچھ بھی نہیں تھا اور اب اچانک جنگل آ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ گھبرا کر کراک دم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا عرشیہ۔۔۔۔۔۔۔۔روحان جو کہ اپنے کام میں مصروف تھا عرشیہ کے نیند میں ڈر جانے سے اک دم ڈر کر اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔

روحان ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے روحان جو بات میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کی جو بات میں نے آپ کو تک نہیں بتائ وہ بات اسے کیسے

پتا چل گیٔ روحان۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بری طرح روتے ہوئے کہ رہی تھی آج وہ پھر سے پرانی والی عرشیہ لگ رہی تھی چہرے پر وہی ڈر اور خوف موجود تھا۔۔۔۔

کونسی بات عرشیہ کیا کہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ تم نے ضرور کوئی برا خواب دیکھا ہے پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔ خد کو خوفزدہ کر کے تم اپنی طبیعت خراب مت کرو۔۔۔۔۔۔ روحان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

نہیں روحان ایسا کیسے ہو سکتا ہے آخر۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ بری طرح رو رہی تھی اور روحان اسے پوری طرح سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز آنے سے ان دونوں کا دھیان دروازے کی جانب گیا۔۔۔۔۔۔

تایا جان آپ۔۔۔۔۔۔ روحان نے دروازہ کھولا تو سامنے جعفر شاہ کو کھڑا پا کر پوچھا بیٹا میں جا تو کسی اور کام سے رہا تھا لیکن عرشیہ بیٹی کے رونے کی آواز سن کر پوچھے بنا رہ نہیں سکا کیا ہوا سب خیر ہے۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے فکر مندانہ انداز میں پوچھا

تایاجان پتہ نہیں کیا ہوا ہے کئی ماہ بعد اس طرح ڈری ہے آپ آئیں اندر۔۔۔۔۔۔

روحان کے چہرے پر عرشیہ کے لیئے پریشانی صاف ظاہر تھی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے روتی ہوئی عرشیہ سے پوچھا

تایاجان کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اک بات کسی کو نا بتائیں نا ہی اسے اپنے منہ پر لائیں اور اس چیز کی خبر اس دوسری مخلوق کو ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے روتے ہوئے کہا وہ بہت بری طرح خوفزدہ تھی اس کا چہرہ بالکل پیلا پڑ گیا تھا

ہوا کیا ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ بھی پریشان ہوتے ہوئے بولے

عرشیہ نے اپنا پورا خواب جعفر شاہ اور روحان کے سامنے بیان کر دیا۔۔۔اس کا خوف خواب سناتے ہوئے اور زیادہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ بات مجھے خد آج صبح پتہ چلی ہے کہ کوئی خوشخبری ہے میں نے ان کو تک نہیں بتایااور اسے پتہ چل گیا۔۔۔۔۔یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے اٹک اٹک کر کہا

بیٹا پہلے تو مبارک ہو تم دونوں کو اور دوسری بات میرا بچہ میری پیاری دیندار ہمت والی بیٹی تم اتنی آسانی سے کیسے شیطان کے جال میں پھنس گئیں۔۔۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتہ شیطان کو اجازت ہے ہمارے اندر تک رسائی حاصل کرنے کی وہ جنگل والی کچھ دیکھے نا دیکھے شیطان تو سب دیکھ رہا ہے نا۔۔۔۔شیطان نے جب دیکھا کہ تم اس سے نہیں ڈرتی تم نے اللہ پر اپنا عقیدہ پختہ کر لیا ہے تو اب اس نے تمھاری اولاد کو نشانہ بنایا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور دیکھو تم ڈر گئیں۔۔۔۔۔۔کیا اللہ صرف تمھارا ہے تمھاری اولاد کا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔کیا اس کی زندگی موت اس کا نصیب اس کا رزق اس کی بیماری تندرستی اللہ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سوال کیا

www.novelsclubb.com

عرشیہ نے جواب میں بس ہلکا سا سر ہلایا۔۔۔۔۔

تو میری پیاری بہادر بیٹی اس طرح شیاطین کے چنگل میں نا پھنسو یہ بس تمھیں ڈرانے کا تمھیں واپس سے اپنے کنڑول میں کرنے کا طریقہ ہے اور کچھ نہیں ۔۔۔ایسے خواب ہو سکتا ہے تمھیں آئندہ بھی آئیں اور ہو بھی سکتا ہے اس سے زیادہ خوفناک آئیں کیا پتہ کبھی کبھار ان کی تعبیر بھی سچ ہو جائے اک بات اپنے تایا کی یاد رکھنا چاہے میں ہوں نا ہوں۔۔۔۔اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔۔ اگر اللہ نے چاہا کہ تم دونوں کو بے اولاد رکھے تو کوئی نہیں جو تمھیں اولاد دے سکے اور اگر اللہ نے چاہا کہ تم دونوں صاحب اولاد رہو تو کوئی تم سے اس اولاد کو نہیں چھین سکتا۔۔۔۔اگر وہ بیمار ہو کمزور ہو یا کچھ بھی ہو اللہ نا کرے۔۔۔۔ لیکن اگر ایسا ہوا تو اک بات یاد رکھنا وہ سب اللہ کی طرف سے ہو گا۔۔۔ہاں پھر بھی ہمارے دلوں کو سکون بخشنے کے لیئے اللہ پاک نے ہمیں رستے بھی عطا کیئے ہیں جس میں سب سے بڑی چیز دعا ہے۔۔۔تم دعا کرو اللہ

www.novelsclubb.com

کے آگے ارضی ڈالو صرف اللہ سے مانگو اور صرف اور صرف اس ڈرو۔۔۔۔ورنہ مشرکوں میں ہو جاؤ گی بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا صدقہ دو صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔۔۔۔بس۔۔۔۔قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرو گی تو اپنے اندر سکون محسوس کرو گی اور شیاطین بھی دور رہیں گے اور اب تو تمھیں دوگنا اجر ملے گا۔۔۔۔۔۔اپنے تایا کو نا بھولنا دعا کے وقت۔۔۔۔۔۔مسکراتے ہوئے یہ کہ کر وہ اٹھے اور کمرے سے جانے لگے۔۔۔۔۔۔جبکہ عرشیہ ان کی باتیں سن کر بالکل پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پیچھا نہیں چھوٹ سکتا کیا تایا جان۔۔۔۔۔۔روحان نے پیچھے سے سوال کیا بیٹا کیا پتہ۔۔۔۔یہ تو اللہ جانتا ہے ہمیں اس سے کوئی خطرہ تھوڑی ہے ہمیں تو شیطان سے ہے خطرہ جب کسی کو کوئی دوسری مخلوق تنگ کرتی ہے نا تو اس کے دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ مل جاتے ہیں شرارت کی نیت سے انہیں بس اس سب میں مزا آتا ہے اگر ہم نے اسے دور بھیج بھی دیا تو شیطان تو ہے نا وہ ہمارا

www.novelsclubb.com

ایمان کمزور کرنے کے لی ئے کچھ اور کرے گا ہو سکتا ہے کوئی اور آجائے تو بہتر ہے انہیں بھگانے کے بجائے ہم اپنا ایمان اللہ پر مضبوط رکھیں۔۔۔۔۔جانتے ہو نا اک مومن کے سامنے یہ بھاپ کی طرح اڑ جاتے ہیں۔۔۔۔میں ہوں نا تم لوگوں کے سامنے جیتا جاگتا نمونہ دیکھو میرے پاس بھی نہیں بھٹک سکتے یہ لوگ بس یقین کی بات ہے۔۔۔۔۔۔جب قریب ہی نہیں آئیں گے تو نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔تو یہ مت سوچو کہ وہ چلی جائے رہنے دو اسے۔۔۔۔۔اس مخلوق کو اللہ نے ہم سے کی گناہ زیادہ تعداد میں پیدا کیا ہے۔۔۔نا جانے اور کون کون ہوں گے کہاں کہاں ہوں گے۔۔۔۔۔لیکن ہمیں ان کی نہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی ہے جو چیز ہے تو ہے اللہ نے بنائی ہے ان کے اعمال ان کے ساتھ جائیں گے ہمارے ہمارے ساتھ جائیں گے۔۔۔۔۔یہ کہ کر جعفر شاہ کمرے سے باہر چلے گ ئے

کیا واقعی۔۔۔۔۔۔۔روحان نے جعفر شاہ کے جاتے ہی عرشیہ کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

عرشیہ نے جواب میں بس ہلکی سی سر کو جنبش دی۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کو بتانا چاہتی تھی لیکن چائے پیتے ہی اک دم مجھے نیند آ گئی حالانکہ یہ سونے کا وقت بھی نہیں تھا بس شاید اللہ کو منظور تھا یہ سب۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے نظریں جھکائے جھکائے کہا

چلو جلدی سے اٹھو۔۔۔۔۔۔۔روحان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔۔عرشیہ نے حیرت سے پوچھا

ارے شکرانے کے نوافل ادا نہیں کرو گی کیا یا پھر تم نے میرے بغیر ہی ادا کر لی ئے۔۔۔۔۔۔۔روحان خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا

نہیں میں نے سوچا تھا آپ کے ساتھ کروں گی۔۔۔۔۔۔عرشیہ یہ کہ کر اس کے ساتھ کھڑی ہو گئ

مجھے اس دن کا انتظار بہت عرصے سے تھا لیکن سچ میں میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے یہ سن کر اتنی خوشی ملے گی۔۔۔۔۔۔۔یا اللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔۔۔پہلے نماز پڑھتے ہیں پھر امی کے پاس چلیں گے ٹھیک ہے۔۔۔روحان نے وضو کے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے کہا وہ دونوں اپنی دنیا میں خوش ہو گئے تھے جبکہ وہ جو اپنے رستے کھلتے دیکھ کچھ پل کے لئے ان کے قریب آ گئی تھی پھر سے منہ کی کھا کر واپس شکستہ حال جنگل میں چلی گئی تھی

یا اللہ تیرا شکر بس اب ان دونوں کی زندگیوں میں خوشیاں بھر دیجئے گا اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ نے ان دونوں پر اپنی بہت سی کرم نوازی کی ہے بس میرے مالک ان دونوں کو آگے بھی ثابت قدم ہی رکھنا کیونکہ تیری یہ مخلوق جب اک بار کسی کے پیچھے پڑ جائے تو اپنی شرارت اور ضد سے باز نہیں آتی میرے بچوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھنا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ دل ہی دل میں دعا کرتے آنیہ کے کمرے کے دروازے پر آ کر رکے اور دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ نے دروازہ کھولا تو کچھ پل کے لیئے حیرت میں چلی گئی کیونکہ ابھی تک بہت سے لوگ اس کے دروازے تک آئے تھے لیکن صرف جعفر شاہ واحد انسان تھے جنہوں نے اس سے اک بار بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔

اندر نہیں بلاؤ گی اپنے تایا کو۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

آنیہ نے اپنا سر نیچے جھکاتے ہوئے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا اور دروازے کو کھلا چھوڑ کر اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے کمرے میں رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام تایا جان۔۔۔۔۔۔۔۔ آنیہ نے بہت آہستہ سے کہا

چلو میری بیٹی گونگی نہیں ہوئی ہے ورنہ مجھے لگتا تھا سب کی باتیں سن کر کہ تم شاید بولنا بھول گئی ہو۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے مزاق کیا

آنیہ نے ان کے مزاق پر بھی کوئی خاص تاثر نہیں دیا

تم سوچ رہی ہو گی کہ میں یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بات کا آغاز کیا

آنیہ نے بنا جواب دیئے ان کی جانب اپنی سوالیہ نظریں مرکوز کیئے رکھیں وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیا تم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ قرآن پاک میں پڑھا ہے۔۔۔۔۔۔پڑھا تو ضرور ہو گا لیکن چلو آج میں بھی تمھیں بتاتا ہوں۔اک بار کا ذکر ہے کہ علم کے حصول کے لیئے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں نکلے ملنے کا مقام اک پتھر تھا جہاں سے مچھلی نے غائب ہو جانا تھا اللہ پاک نے انہیں وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملوایا۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔جو علم آپ کو (اللہ کی طرف سے) سِکھایا گیا ہے۔۔۔۔اگر آپ اس میں سے کچھ مجھے بھی سِکھا دیں تو میں آپ کے ساتھ ہو جائوں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے ،اور جس بات کی تم کو خبر ہی نہیں اُس پر صبر کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے

اس پر انہوں نے کہا کہ ۔۔۔۔۔اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہو، تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا، جب تک میں خود اُس کا ذکر تم سے نہ کر دوں۔ چنانچہ دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔۔۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت خضر علیہ السلام نے اس کے تختے توڑ دیے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔۔۔۔۔۔۔کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں۔۔۔۔۔۔یہ تو آپ نے بڑی خطرناک بات کر دی۔۔۔۔۔

حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ ۔۔۔۔۔۔میری بُھول پر میرا مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے میں مجھ پر مشکل نہ ڈالیے۔یعنی سختی نہ کریں اور در گزر کا معاملہ کریں۔پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ راستے میں ایک لڑکا ملا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اسے مار ڈالا۔۔۔۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر کسی قصاص کے مار ڈالا؟ بے شک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ بات کی۔۔۔۔۔۔۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ہر گز صبر نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ۔۔۔۔اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں، تو بے شک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔اس لیے

کہ اب آپ کے پاس معقول عذر ہو گا پھر دونوں چلے۔۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ ایک گائوں والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا۔۔۔۔۔۔

تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔۔پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی، جو جھک کر گرنے والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اُسے سیدھا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔۔۔۔۔۔اگر آپ چاہتے، تو ان سے اس کا معاوضہ لیتے۔(تاکہ کھانا وغیرہ کھا لیتے)۔۔۔۔۔۔۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ۔۔۔۔۔۔اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔اب میں تمہیں ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دوں گا، جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔"(سورۂ کہف، آیات 64تا78)۔(صحیح بخاری حدیث 3401)۔

"کشتی چند مسکینوں کی تھی، جو دریا میں کام کاج کرتے تھے۔ میں نے اس میں توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا، کیونکہ اُن کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر ایک صحیح سالم کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔

اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے تھے۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ (وہ بڑا ہو کر بدکردار ہو گا) کہیں یہ اپنی سرکشی اور کفر سے انہیں عاجز و پریشان نہ کر دے۔ اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس کے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت والفت والا بچہ عنایت فرمائے۔

دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں، جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے۔ ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا، تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ بچے اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا یہ خزانہ نکال لیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیے، اور یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی، جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔" (سورۂ کہف 79 تا 82)۔

آنیہ نے چپ چاپ پورا قصہ پورے دھیان سے سنا۔۔۔۔۔۔

اب اس قصے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔۔۔۔۔قرآن پاک کلام الٰہی یوں ہی نہیں ہے اس کے زریعے اللہ اپنے بندوں سے بات کرتا ہے انہیں زندگی جینا سکھاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔یہاں وہ ہمیں سکھا رہا ہے کہ ہو سکتا ہے کوئ چیز ہو ایسی جو ہمیں بد نظر آتی ہو ہمیں وہ وقتی طور پر تکلیف دے رہی ہو لیکن اس میں اللہ کے حکم سے ہماری بھلائ پوشیدہ ہو سکتی ہے اور بعض دفع ہمیں چیزیں اچھی دکھتی ہیں لگتا ہے یہی ہمارے حق میں بہتر ہیں لیکن اللہ اسے ہم سے دور کر دیتا ہے کیونکہ اللہ کی زات وہ زات ہے جو غیب کی باتوں کو جانتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے تمھاری زندگی میں پچھلے مہینوں میں جو کچھ ہوا ہمیں لگتا ہے کہ وہ سب برا ہوا لیکن کیا پتہ اس سب میں اللہ کی حکمت ہو یہ سب کسی اچھے کے لیئے ہوا ہو۔۔۔۔۔۔

برا وقت تھا گزر گیا لیکن کیا پتہ یہ برا وقت کسی اچھے وقت کے آنے کی صدا

www.novelsclubb.com

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ اپنے مخصوص انداز میں ٹھہر ٹھہر کر سمجھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ہر برائی میں اللہ کی جانب سے خیر ضرور چھپی ہوتی ہے اور ہر خیر میں کہیں نا کہیں برائی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اب تم خیر کو بالکل نظر انداز کر کے خد کو اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں سے دور کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔جعفر شاہ نے سوال کیا

میں نے خد کو دور تو نہیں کیا بلکہ میں نے تو خد کو اس زات سے اور زیادہ جوڑ لیا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اٹکتے اٹکتے کہا۔۔۔۔وہ شاید اندر ہی اندر رو رہی تھی تبھی اس کی زبان سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے لگا تھا میری بیٹی مجھ سے بھی شاید بات نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا لگا کہ تم نے کچھ کہا۔۔۔۔۔۔بیٹا یہ دنیا یہ رشتے لوگ سب بھی تو اللہ کی نعمتیں ہیں۔۔۔۔۔اللہ نے کب کہا کہ دنیا کو بھول کر صرف میرے ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ امتحانی کمرے میں بیٹھے بغیر آخر کوئی امتحان دے سکتا ہے کیا بھلا۔۔۔۔۔۔۔اسی

طرح جب تک تم دنیا میں رہ کر اس کی برائیوں کو خد سے بچا کر اللہ کے قریب نہیں ہو گی تب تک یہ امتحان کیسے پاس کرو گی۔۔۔۔۔۔۔بیٹا نبیوں پر ولیوں پر اس سے بڑی بڑی مشکلات آئیں کیا تم نے انہیں دنیا سے منہ چھپاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔خد کو یوں چھپا کر تم کسے سزا دینا چاہتی ہو اپنے ماں باپ کو ۔۔۔میری گڑیا وہ دونوں تو پہلے ہی اک الگ آگ میں جل رہے ہیں اگر تم انہیں یہ سزا نہیں بھی دو گی نا تو جو سزا ان کو ان کا ضمیر دے رہا ہے وہ بھی ان کے لیئے بہت ہے میرا یقین کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ان سے اب کوئی گلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے نظریں جھکائے جھکائے کہا

تو پھر یہ سزا کیسی۔۔۔۔۔۔بیٹا اگر میں تم سے کوئی بات کہوں تو کیا مانو گی۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ کے چہرے کی مسکراہٹ یہ کہتے ہوئے غائب ہو گئی تھی

آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا بس ہلکی سی سر کو جنبش دی جیسے کہنے کا کہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تمھارے لیئے زونین کا رشتہ لیکر آیا ہوں تمھارے ماں باپ راضی ہیں کیا تم میرے بیٹے سے شادی کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے آنسو اتر آئے تھے

میں ان کے قابل نہیں۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے آنسو کا گولہ چھپاتے ہوئے کہا

کیا میں اسے انکار سمجھوں۔۔۔بیٹا نعمتوں کو ٹھکرانے والے اللہ کو پسند نہیں آتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا اپنی ضد کی خاطر تم اپنے رب کو ناراض کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے آنیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تایا جان۔۔۔۔آنیہ نے منت کے انداز میں کہا آنسو اس نے ابھی بھی روکے ہوئے تھے

اک بار مجھے صاف انکار کر دو یوں گھما کر بات نہیں صاف انکار بس پھر میں کبھی دوبارہ نہیں آؤں گا نہ کسی دوسرے کو آنے دوں گا۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے ڈھکا چھپا نہیں صاف انکار سننا ہے۔۔۔۔۔۔میں پھر سے پوچھ رہا ہوں اس بار سوچ سمجھ کر

بولنا کیونکہ یہ فیصلہ تمھاری پوری زندگی کا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔بیٹا ہم سب نہیں رہیں گے لیکن تمھاری ابھی پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔اور جس لڑکے کا رشتہ میں تمھارے لیئے لایا ہوں وہ تمھیں دل و جان سے چاہتا ہے۔۔۔۔۔اک بار اس کا سوچ کر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے بہت نرمی سے کہا

آنیہ کے زہن کے پردوں پر اک کے بعد اک تمام واقعات فلم کی طرح چلنے لگے تھے ساری زندگی سیکنڈوں میں اس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔۔

کیا تم میرے بیٹے سے نکاح کرو گی۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے دل ہی دل میں اپنے رب سے دعا گو ہوتے پوچھا۔۔۔۔

آنیہ خاموش رہی۔۔۔۔

اگر انکار ہے تو انکار کر دو اگر تم نے کچھ نا کہا تو میں اس کا مطلب ہاں سمجھوں گا۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے پھر سے کہا

www.novelsclubb.com

آنیہ بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔

اللہ پاک تم دونوں کو بہت سی خوشیاں عطا کرے۔۔۔۔۔۔شکریہ بیٹا شکریہ۔۔۔۔۔۔۔آنیہ کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کر باہر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

جبکہ آنیہ بس خاموش چپ چاپ انہیں جاتا ہوا دیکھتی رہی اس کے چہرے پر نا کوئی خوشی تھی ناہی کوئی سکون سپاٹ سا چہرہ کسی بھی قسم کے رد عمل یا جزبات سے پاک تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاں کر دی ہے۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے ظفر شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔زونین بھی ان کو دیکھ کر پیچھے پیچھے کمرے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

شکریہ بھائی جان بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔۔ظفر شاہ آبدیدہ ہوتے ہوئے جعفر شاہ کو گلے لگاتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

شکر میرا نہیں اس رب کا کرو۔۔۔۔۔۔اور بس اب کوئی رونا دھونا نہیں نکاح کی تیاری کرو۔۔۔۔۔بولو تو پرسوں حریم کی رخصتی کے ساتھ نکاح کر دیں یا پھر کل ہی نکاح کر لیں کیونکہ اب میں اک پل بھی اپنی بیٹی کو یوں تنہا نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے ظفر شاہ اور کوثر شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا وہ دونوں ہی رو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

جیسا آپ ٹھیک سمجھیں بھائی جو آپ کہیں گے ہمیں منظور ہے۔۔۔۔۔۔۔میری بیٹی کی زندگی میں خوشیاں آجائیں اس سے زیادہ میرے لیئے کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ آنکھوں میں ندامت لیئے بولیں جبکہ ہونٹوں پر ان کے مسکراہٹ سجی تھی

نکاح کل ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔زونین نے ان سب کی باتوں کو کاٹتے ہوئے کہا

اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہوں گی وہ بھی تو سوچو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

باباس کے پیچھے کوئی وجہ ہے۔۔۔۔۔آپ لوگ بس کل نکاح کاانتظام کریں۔۔۔۔۔بولیں تو میں خد کرتاہوں ویسے میں نے تقریباًتیاریاں کرلی ہیں ۔۔۔۔۔۔زونین سنجیدہ چہرہ بنائے کہ رہاتھا۔۔۔۔۔۔

بیٹاجیساآپ مناسب سمجھو۔۔۔۔۔۔مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کردو میں اندھی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے غلطی ہوگئی پر مجھے لگتا تھاتم بھی جعفر بھائی کی طرح نہیں اٹھوگے لیکن دیکھو میرا گمان کیسامیرے منہ پر تمانچے کی صورت میں آکر لگا ہے۔۔۔۔۔جو میں نے چاہااس سے میری بیٹی کی زندگی عزاب بن کر رہ گئی سچ میں میں نے ایسا کبھی نہیں چاہاتھا۔۔۔۔۔۔۔۔میں یہ سب نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔لیکن شاید میری آنکھوں پر بندھی پٹی مجھے اور کوئی رنگ دکھاہی نہیں رہی تھی تبھی تو میں سکندر کو پہچان نا سکی۔۔۔۔کاش کے میں نے وہ قدم نااٹھایاہوتاکاش میں نے جلدی نا کی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اب

www.novelsclubb.com

اس کاش کا بھی کوئی فائیدہ نہیں۔۔کوثر شاہ شکستہ لہجے میں روتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

کاش کا لفظ مومن کو زیب نہیں دیتا کوثر۔۔۔۔۔یہ سب باتیں مت کرو جو ہوا وہ اللہ کی مرضی تھی ہاں تم سے غلط فیصلے ہوئے پہچاننے میں غلطی ہوئی لیکن اب کسی کے چہرے پر اس کے دل کا حال تو لکھا ہوتا نہیں تم اگر پہلے اسے جان جاتیں تو کبھی وہ غلطی نا کرتیں۔۔۔۔۔۔۔جان کر کیا ہوتا تو اور بات ہوتی اب انجانے میں ہوئے غلط فیصلوں کا ملال کب تک اپنے دل پر ڈالے رہو گی۔۔۔۔خد کو اس غم سے آزاد کرو۔۔۔۔ تمھاری بچی اللہ کا شکر ہے تمھارے ساتھ ہے صحیح سلامت ہے۔۔۔۔بس اللہ کا شکر کرو اور آگے کے لیے دعا کرو جو ہوا نا تم اسے بدل سکتی ہو نا ہی ٹھیک کر سکتی ہو تو ملال کر کے خد کو ہلکان کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سمجھانے کے انداز میں کوثر شاہ سے کہا

www.novelsclubb.com

لیکن بھائی یہ باتیں بھولی بھی تو نہیں جاتیں۔۔۔۔۔۔اک ٹیس سی ہر وقت میرے دل میں اٹھتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے روتے ہوئے کہا

جب تم آنیہ کو اپنی زندگی میں خوش دیکھو گی نا تو دیکھنا تمھارا یہ دکھ اس دن ختم ہو جائے گا اب بس رونا دھونا بند کرو اور کل دوپہر میں نکاح ہے اس کی تیاری کرو شاباش۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ مسکراتے ہوئے یہ کہ کر زونین کے ساتھ کمرے سے باہر چلے آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر کیا سوچا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے اور زاویار سو رہے تھے کہ پریشے کا موبائل پر اک دم بیل بجنے سے اس کی آنکھ کھلی لیکن جیسے ہی اس نے موبائل پر موجود میسج پڑھا تو اک جھٹکے میں اس کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا

صرف کچھ دن کی بات ہے۔۔۔۔دیکھو مجھے مجبور نا کرو ورنہ میں چلا جاؤں گا پیچھے بس تم ہی بدنام ہوتی رہو گی کیا پتہ تمھارا یہ نام نہاد شوہر بھی تمھیں ٹھکرا دے مجھے مجبور نہیں کرو ناپری۔۔۔۔۔۔میں یہ سب نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔فراز کا میسج پڑھ کر پریشے ڈر گئی تھی اس کے کان کی لو پر گرماہٹ محسوس ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

مجھے دوبارہ میسج مت کرنا۔۔۔۔۔یہ لکھ کر پریشے نے وہ نمبر بھی بلاک کر دیا۔۔۔۔۔

زندگی کے فیصلے جزبات میں بہ کر نہیں لینے چاہیئے بلکہ سوچ سمجھ کر لینے چاہیئے تو جب بھی کوئی فیصلہ لو تو ہمیشہ یہ ضرور دیکھنا کہ وہ رستہ کیسا ہے۔۔۔۔۔۔۔اگر اس رستے پر تمھیں آسانی نظر آرہی ہو تو سمجھ جانا وہ رستہ غلط ہے کیونکہ دنیا بھی کھیل تماشہ انہیں کے لیئے ہے جو راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور جس رستے پر مشکلات دیکھو نا۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے اس پر چل پڑو کیونکہ وہی راستہ تمھارے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی کہی گئی بات اس کے

کانوں میں گونج رہی تھی اس نے اپنی آنکھیں کس کر میچ لیں اس کی آنکھوں سے روانی سے آنسو بہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں نے جو بھی کیا ماضی میں۔۔۔۔وہ میری نادانی تھی بچپنا تھا لیکن اب ۔۔۔۔۔اب میں جانتی ہوں کہ کیا غلط ہے کیا صحیح میں خد کو بچانے کی خاطر آپکا بھروسہ آپکا مان نہیں توڑ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ سے بے وفائی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔پریشے نے زاویار کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے پاس آکر لیٹ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار کا چہرہ دیکھتے دیکھتے کب اس کی آنکھ لگ گئ اُسے پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب بس بہت ہو گیا ایسے نہیں تو ویسے ہی صحیح۔۔۔۔۔اس پریشے کو مزا تو چکھانا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔فراز نے اپنا کمپیوٹر آن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔اس کے چہرے پر جنون تھا غصہ تھا آگ تھی۔۔۔۔۔وہ پہلے تو یہ سب پیسوں کے لیئے کر رہا تھا لیکن اب اس کی بے عزتی ہو گئ تھی۔۔۔۔۔وہ اب پریشے سے بدلا لینا چاہتا تھا

اک فولڈر جس کا نام اس نے پری پر رکھا ہوا تھا اس پر کلک کرتے ہی بہت ساری تصاویر اور وڈیوز اس کے سنے کھلتی گئیں۔۔۔۔۔ابھی وہ یہ سب یو ایس بی میں ٹرانسفر کر ہی رہا تھا کہ کسی نے کالے رنگ کا کپڑا اس کے سر پر ڈالا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے وہ اپنی اسی کرسی پر بری طرح کھلنے کی کوشش میں تڑپ رہا تھا لیکن اسے نا کسی کی آواز سنائی دے رہی تھی نا ہی کسی کے ہونے کا احساس ہو رہا تھا تھوڑی دیر کوشش کرنے کے بعد وہ تھک ہار کر پر سکون ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔رات کب وہاں بیٹھے بیٹھے گزری اور دن کب نکل کر پورے جوش سے ابھرا اسے کسی چیز کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔ہوش میں وہ تب آیا جب اس کے کمرے کا دروازہ کسی نے زور سے کھولا تو وہ گھبرا کر نیند سے بیدار ہوا۔۔۔۔۔۔

کون ہو۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔۔اس نے کراہتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

مقابل نے کوئی جواب نہیں دیا بس آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے وہ سیاہ پٹی ہٹادی۔۔۔۔۔۔

زاویار بھائی آپ۔۔۔۔۔۔۔فراز کے منہ سے نکلا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے ملک کے حالات جو بندہ ٹھیک کرنے نکلا ہوا ہے وہ اپنے گھر کے حالات سے بے خبر ہو گا۔۔۔۔۔اس کے منہ کے پاس آکر زاویار نے اپنے سرد انداز میں کہا تو فراز کی جیسے جان ہی خشک ہو گئی

آپکو غلط فہمی ہوئی ہے بھائی میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔فراز نے گھبرا کر کہا

میں نے یہ کب کہا کہ تم نے کچھ کیا ہے تم تو خد ہی قبول رہے ہو۔۔۔۔۔۔ تمھیں اس دن جب میں نے بٹ کے ساتھ دیکھا تھا تو مجھے لگا کہ شاید کیمرے کے رزلٹ کی وجہ سے غلط فہمی ہو گئی لیکن آستین کے سانپ ہوں اور ڈسیں نا یہ تو ناممکن سی بات ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے اس کے سر کے بال کھینچتے ہوئے کہا

بھائی وہ بٹ مجھے بلاتا تھا میں خد نہیں گیا اس کے پاس وہ مجھے اکسا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔بھائی اس میں میری غلطی نہیں۔۔۔۔۔فراز رونے لگا تھا

اور میری بیوی کا کیا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے آنکھوں میں بے پناہ غصہ لیئے اس کی جانب دیکھ کر کہا

بھائی پری۔۔۔۔۔ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ زاویار نے اک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا

اس کا نام نہیں لینا اپنے منہ سے ورنہ کہاں غائب ہو جاؤ گے کسی کو پتہ نہیں چلے گا سب یہی سمجھیں گے کہ دبئی چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے سخت انداز میں اک اک لفظ چباتے ہوئے کہا

آپکو کیسے پتہ میں دبئی۔۔۔۔۔۔۔فراز کی حیرت کا وقت اب شروع ہوا تھا کیونکہ وہ دبئی نہیں جا رہا تھا یہ بات بس اس نے پریشے کو پھنسانے کے لیئے کہی تھی

تمھاری حرکتوں سے تو میں اسی دن واقف ہو گیا تھا جس دن میں پریشے کے گھر گیا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں میں نے تمھارے میسج دیکھے تھے۔۔۔۔تب سے تمھارے تمام میسج اور کال میں ٹریس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔دل تو چاہا تھا تمھیں جان سے مار دوں لیکن میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیا کرتی ہے۔۔۔اب اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو جو کچھ میں کہ رہا ہوں اب تم ویسا ہی کرو گے۔۔۔۔۔زاویار نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

آپ جانتے بھی ہیں اس کے بارے میں۔۔۔۔۔۔کہ وہ کیسی لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔فراز نے زاویار کو باتوں سے گھمانا چاہا

www.novelsclubb.com

وہ میری بیوی ہے زاویار شاہ کی بیوی۔۔۔۔ایسا کیا ہے جو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار کی آنکھوں میں یہ کہتے خون اتر آیا تھا فراز سمجھ گیا تھا کہ اگر اس نے اب اک اور لفظ بولا تو اب کی بار وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو دے گا۔۔۔۔۔

جانتے ہو نا اب تمھیں کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنے چہرے کو نارمل کرتے ہوئے سوال کیا

جی میں وہ سب ڈیلیٹ کر دوں گا۔۔۔۔۔۔فراز نے گھبراتے ہوئے کہا

تمھیں لگتا ہے میں نے تمھارے پاس کچھ چھوڑا ہو گا۔ چچ چچ چچ۔۔زاویار نے ہلکا سا تنظیہ مسکراتے ہوئے کہا

زاویار کی بات سنتے ہی اس نے اپنے کمپیوٹر کی جانب دیکھا جہاں سارے فولڈرز غایب تھے۔۔۔۔

زاویار کچا کھلاڑی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔سمجھے۔۔۔۔ہوشیاری مت کرنا اور سب سے اہم بات پریشے کو یہ سب مت بتانا۔۔۔۔۔۔اگر اسے پتہ چلا کہ مجھے سب خبر ہے تو پھر تم دیکھنا۔۔۔۔زاویار اک انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دیکر گھر سے باہر چلا گیا پیچھے سے دو آدمیوں نے بھاگ کر فراز کی رسی کھولی تب تک زاویار اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا تھا

یہ بھی اچھا ہوا کہ تم نے مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا اگر تم کہ دیتیں تو شاید خد کو ہلکان کرتی رہتیں۔۔۔۔پر دل میں تھا کہ تم مجھ سے اپنی پریشانی شیئر کرتیں لیکن شاید یہ مقام میں نے ابھی تک حاصل کیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔میں تمھارا شوہر تو بن گیا لیکن دوست نہ بن سکا۔۔۔۔چلو کم سے کم تم شرمندہ تو نہیں ہو گی میرے سامنے ۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے اچھا لگا جو تم نے مجھے کل رات کہا۔۔۔۔زاویار کے کانوں میں پریشے کے الفاظ گونجنے لگے

(میں نے جو بھی کیا ماضی میں وہ میری نادانی تھی بچپنا تھا لیکن اب۔۔۔۔۔اب میں جانتی ہوں کہ کیا غلط ہے کیا صحیح میں خد کو بچانے کی خاطر آپکا بھروسہ آپکا مان نہیں توڑ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ سے بے وفائی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔)

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا اور پریشے کو کال ملائی۔۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے مصروف سے انداز میں کہا

باہر آؤ۔۔۔زاویار کی گاڑی دروازے پر آکر رکی تو وہ اس سے نکل کر گیراج کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

خیریت۔۔۔۔۔۔پریشے نے حیرت سے پوچھا

آؤ تو۔۔۔۔۔سوال مت کرو زیادہ۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی بائیک سے کپڑا ہٹاتے ہوئے کہا تھوڑی ہی دیر میں پریشے گھر سے باہر تھی اور زاویار اپنی بائیک پر بیٹھا ہوا تھا

کیا ہوا۔۔۔پریشے حیرت سے زاویار کو دیکھتے ہوئے بولی وہ جو کسی ضروری کام کا کہہ کر صبح ہی گھر سے چلا گیا تھا ابھی اپنی بائیک پر بیٹھا بالکل بے پرواہ سا لڑکا لگ رہا تھا

چلو آج تمھیں اپنی بائیک پر گھماؤں۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ کو یہ سب بھی آج ہی کرنا ہے۔۔۔۔گھر میں اتنا کام ہے زونین اور آنیہ کا نکاح ہے حریم کی مہندی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں۔۔۔۔پریشے نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا

کام ہوتے رہیں گے ویسے بھی ہم یوں گئے اور یوں آئے چلو اب بیٹھو زیادہ نخرے مت دکھاؤ۔۔۔۔۔زاویار نے پریشے کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا تو وہ بھی کھنچتی چلی آئی۔۔۔۔

خیریت تو ہے۔۔۔۔۔آخر کار پریشے نے ہار مانتے ہوئے اس کے پیچھے بیٹھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اب اگر تم نے کچھ پوچھا تو میں اپنا ارادہ بدل لوں گا۔۔۔۔زاویار نے اپنی آنکھوں پر گلاسز لگاتے ہوئے کہا پریشے زاویار کی دھمکی سن کر فوراً ہی اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

۔۔۔۔

اتنے ماہ ہو گئے۔۔۔۔لیکن دیکھو میری پہلی محبت سے میں نے تمھیں آج تک ہمکنار ہی نہیں کروایا۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے حیرت سے پوچھا

مطلب یہ میری بائیک۔۔۔۔۔۔مجھے ہیوی بائیک چلانا جنون کی حد تک پسند ہے لیکن بس مصروفیت کی وجہ سے اپنی محبتوں کو وقت نہیں دے پاتا۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے یہ کہتے ہی تیزی سے بائیک دوڑا دی

پریشے کو بھی یوں ہوا سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا کچھ تو تھا جو دونوں کی ہی مشترکہ پسند تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاگنگ سوٹ میں ملبوس وہ اپنے ڈائننگ ایریا میں آیا تو اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا۔۔۔۔اس کے قریبی آفیسر بھی اس کے ساتھ آ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

یہ کیا واہیات قسم کی نیوز چل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے ٹی وی پر چلتی ہوئی نیوز کو دیکھ کر چلا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر یہ سب اس بٹ کا کیا دھرا ہے۔۔۔۔۔۔۔راؤ کے اک آفسر نے غصے سے کہا کیونکہ اس خبر میں اس بندے کا بھی نام تھا۔۔۔۔

یہ تمام فلیٹس اور زمینیں تو مجھے الگ الگ لوگوں سے بطور تحفہ ملیں ہیں ۔۔۔۔۔اس سب کے بارے میں اس بٹ کو کہاں سے خبر ہوئی۔۔۔۔۔اب یہ چاہتا ہے کہ اک اینٹی کرپشن آفیسر پر رشوت لیکر کرپشن کرنے کے چارجز لگیں ۔۔۔۔۔یہ بھول رہا ہے اگر اس نے میری نوکری کھائی تو میں بھی اس کی زندگی اس سے چھین لوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔بناؤ اس کے خلاف اسٹرانگ سا کیس ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرو اسے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھتا ہوں یہ کیسے باہر آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔جو کام ہم کل کرنے والے تھے اب وہ ہم آج کریں گے۔۔۔۔ آج کی رات یہ حوالات میں گزارے گا سن لیا تم سب نے اس سے پہلے میری کرسی

جائے میں اس کا بھی کام تمام کر دوں گا۔۔۔۔۔اس نے کس کی بل میں ہاتھ ڈالا ہے اسے اس کا احساس تو ہو۔۔۔۔۔۔۔راؤ غصے میں بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن سر اتنی جلدی کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔مقابل نے سوال کیا

کچھ بھی کرو۔۔۔۔ثبوت میں دیتا ہوں اسے بس اندر کرنے کی تیاری کرو

۔۔۔۔۔جس کو جتنا کھلانا ہے کھلاؤ مجھے اسے سبق سکھانا ہے اور آج ہی سکھانا

۔۔۔۔کل نا جانے میرے پاس یہ سب اختیارات ہوں نا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے غصے سے کہا وہ کسی پاگل دیوانے کی طرح اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا

*********۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو آ جاؤ۔۔۔۔ قاضی صاحب آ گ ئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کے پاس جا کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ حریم کی بات سنتے ہی آنیہ کے ہاتھ بری طرح کانپنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔۔اب تو سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ گھبراؤ نہیں۔۔۔۔۔۔ حریم نے بہت پیار سے آنیہ کے کانپتے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھ میں ہمت نہیں۔۔۔۔۔۔ آنیہ نے کانپتے ہونٹوں سے جواب دیا

ہمت کرو میری بہن۔۔۔۔اپنی زندگی میں خوشیوں کو محسوس کرو۔۔۔۔۔۔

جزبات سے خالی انسان۔۔۔خالی گھر کی طرح ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ ویران

۔۔۔۔۔خد کو ویرانوں کے حوالے مت کرو۔۔۔۔۔۔۔ بس اب اللہ کرے تم دونوں کی زندگی میں کوئی دکھ یا کوئی غم نا آئے۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کو کمرے سے باہر لیجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے اک نظر اٹھا کر سیڑھیوں سے نیچے دیکھا وہاں گھر کے تمام افراد موجود تھے۔۔۔۔اس کا دل یہ سب دیکھ جیسے اداس سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔آہستہ آہستہ نیچے اترتی وہ بس اپنے دل کو سمجھا ہی رہی تھی وہ خد کو پر سکون کر رہی تھی کہ سامنے سے آتے زونین پر اس کی نظر گئ۔۔۔۔۔۔۔وہ آج بھی بہت پیارا تھا حسینوں میں حسین لیکن کیا وہ اس کے لائق تھی یہ سوال اس کے دل کو بے چین کیئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ان دونوں کا نکاح شروع ہوا قاضی صاحب نے پہلے آنیہ سے اس کی رضامندی پوچھی۔۔۔۔۔۔۔قبول ہے کہتے ہوئے اس کی آنکھیں بالکل خشک تھیں۔۔۔۔۔پچھلی دفع اس کے آنسو کے ساتھ اس کی محبت بہ گئ تھی لیکن آج۔۔۔۔۔۔اج تو وہ کھوئ کھوئی سی تھی اس کا دل نا تو کوئ خوشی محسوس کر رہا تھا رہا تھا نا ہی درد

www.novelsclubb.com

زونین نے بھی اسے اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا اک سکون سا اس کے دل میں اترا تھا وہ جسے چاہتا تھا اب وہ اسکی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اک دوسرے سے گلے مل رہے تھے سب ہی کے چہروں پر خوشی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ سب کو کسی سے ملوانا ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے قاضی صاحب کے جاتے ہی کہا۔۔۔سب لوگ حیرت سے زونین کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

زونین یہ کہتے ہوئے چلتا ہوا آنیہ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سب یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے نکاح کے لی ئے اتنی جلدی کیوں کی۔۔۔۔کیوں میں چاہتا تھا کہ نکاح آج ہی ہو۔۔۔۔۔وجہ بہت خاص تھی اور وجہ یہ تھی کہ میں اس بار آنیہ کو اس کے دکھ سے اکیلے لڑنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

کیا مطلب زونین۔۔۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا

بھائی میں نے اک کام جہاں تک میں کر سکتا تھا کر دیا ہے اب آگے آپکی باری ہے۔۔۔۔۔۔زونین نے یہ کہ کر جیب سے موبائل نکالا اور کال ملا کر فون کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔

لے آؤ اسے۔۔۔۔۔زونین نے بس اتنا کہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں اور حان سکندر کو پکڑے لال حویلی کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر کو دیکھتے ہی سب کسی شاک کی سی کیفیت میں مبتلا ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر کا حلیہ بگڑا ہوا تھا صاف ظاہر تھا کہ اسے بہت مشکل سے قابو کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے آنکھوں میں غصہ لیئے سوال کیا

یہ کل ہی آیا ہے اور اسے لانے میں میری مدد جیسمین نے کی ہے۔۔۔۔۔۔یہ وہی جیسمین ہے۔۔۔۔ جس سے یہ شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس نے جب اس سے

شادی کرنے سے منع کی اتواس کمظرف نے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنا چاہا جواس نے آنیہ کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

تمھیں یہ سب کیسے پتہ۔۔۔۔۔۔۔ ظفر شاہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

پرسوں جیسمین کی کال میرے نمبر پر آئی۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔میں اس شخص سے رہائی چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

کر پاؤ گی۔۔۔۔۔۔بیچ رستے میں پیچھے تو نہیں ہٹو گی۔۔۔۔۔۔۔زونین نے کھڑکی کے پاس آکر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

نہیں بس اب بہت ہو گیا۔۔۔۔۔۔میں اس آدمی کے ساتھ اک پل نہیں گزار سکتی ۔۔۔۔۔۔۔۔بس یہ شخص واپس میری زندگی میں نا آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسمین کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پھر تم اک کام کرو پاکستان آنے کا ٹکٹ بک کرواؤ۔۔۔۔اور پوری تیاری کر کے راتوں رات گھر سے نکل جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

لیکن میں کیسے۔۔۔۔۔۔۔مطلب میں پاکستان کیوں آؤں۔۔۔۔۔جیسمین نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا کہ تمھیں پاکستان آنا ہے تم بس تیاری پکڑو اور پاکستان کی جگہ وہیں امریکہ میں کہیں چھپ جاؤ چاہو تو کسی دوسرے ٹاؤن چلی جاؤ بس اس سکندر تک یہ خبر پہنچا دینا کسی طرح کے تم اس سے دور بھاگ کر پاکستان جا رہی ہو ۔۔۔۔۔۔۔اک کام اور کرنا کسی کو کہنا اس پر نظر رکھے وہ جیسے ہی پاکستان کے لیئے نکلے تم مجھے بتا دینا۔۔۔۔۔۔بس اتنا کر کے تم ساری زندگی کے لیئے اس سے رہائی پا لو گی۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنا منصوبہ جو اس نے کئی مہینوں سے بنایا ہوا تھا جیسمین کو سنا دیا

لیکن تمھیں کیسے یقین کے وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا اگر وہ نہیں آیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسمین نے سوال کیا

وہ آئے گا۔۔۔۔وہ ضرور آئے گا اسے لگے گا کہ ہمیں کیا معلوم ہو گا اس کے آنے کا تو وہ تمھیں لینے ضرور آئے گا کیونکہ وہ پاگل ہے۔۔۔۔۔۔۔ تمھیں لیکر اس کا جنون اس کے خلاف استعمال ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنے کمرے کی کھڑکی بند کر کے اندر آتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر وہی ہوا جو میں نے سوچا تھا یہ اپنے جنون میں یہ بات بھول گیا کہ اسے کچھ بھی کرنا تھا پاکستان نہیں آنا تھا میں اور اور حان اس کے انتظار میں تھے اور جیسے ہی یہ پاکستان آیا ہماری پکڑ سے بچ نہیں پایا۔۔۔۔۔زونین ابھی بھی آنیہ کے سامنے کھڑا تھا اس طرح کے آنیہ کا سامنا سکندر سے ابھی تک نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔آنیہ نے بھی ابھی تک اس کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں میں نے اتنا پیار دیا اپنی بیٹی تمھیں سونپ دی اور تم نے اس کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔۔ تمھیں زرا شرم نہیں آئی۔۔۔۔۔ تھوڑا سا لحاظ خیال کچھ نہیں آیا۔۔۔اور کچھ نہیں تو تھوڑا ترس ہی کھا لیتے۔۔۔۔۔۔۔۔ کوثر شاہ نے سکندر کے سامنے آکر کہا

اپنی بیٹی آپ نے مجھے پیار میں نہیں لالچ میں دی تھی۔۔۔۔۔۔۔ سکندر نے تڑک کر جواب دیا۔۔۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھو۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اسے وارننگ دیتے ہوئے کہا

بیٹا اسے لیجاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے اپنی وہیل چیئر آگے کو بڑھاتے ہوئے کہا

ہاں اسے لیجاؤ۔۔۔۔ورنہ اس کا خون ہو جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان نے چلا کر کہا سکندر کی شکل دیکھ کر ہی اس کا غصہ بے قابو ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

خد کو پر سکون رکھو روحان۔۔۔۔۔۔۔یہ پاکستان آگیا ہے نا بس اب اس کو رہا میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے روحان کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

آنیہ نے اپنی نظریں ابھی بھی نیچے ہی کی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔نا کوئی تاثر نا کوئی لفظ خاموش موم کی گڑیا بنے وہ زونین کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

.....

کون ہو تم کہاں لیکر جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس میری ضمانت کے کاغزات موجود ہیں۔۔۔۔۔۔بٹ نے اپنے گھر میں آتی پولیس کی نفری کو دیکھتے ہوئے کہا

بٹ صاحب آپ کو پرانے چارجز پر نہیں۔۔۔۔۔ن ئے کیس کے لی ئے اندر کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔راؤ نے سگار جلاتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوتے کہا

کون سے کیسز۔۔۔۔۔۔مجھے ڈیٹیل بتاؤ۔۔۔۔۔۔بٹ کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔۔

پہلے چلو تو صحیح پھر بتاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔راؤ کے چہرے پر عجیب حیوانیت سوار تھی

ٹھیک ہے چلو پھر۔۔۔۔۔۔اک بات یاد رکھنا تم مجھے زیادہ دیر اندر نہیں رکھ پاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ بٹ کو کنٹرول کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ نے راؤ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تمھیں کنٹرول نہیں اس بار تمھیں ختم کر دوں گا۔۔۔۔پھر کون بٹ کیسا بٹ۔۔۔۔۔راؤ نے تنظیہ مسکراتے ہوئے جاتے ہوئے بٹ کو دیکھ کر کہا

آدھے لوگ سیدھے پولیس اسٹیشن پہنچو اور تم سب بٹ کے ساتھ جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔راؤ نے اپنے تمام آدمیوں کو بٹ کے ساتھ روانہ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار روحان کے ساتھ اسے سنبھالے کھڑا تھا کہ اس کا فون بجا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔۔۔اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔کچھ پل کے لیئے سب کا دھیان زاویار کی جانب گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سر ضروری بات ہے۔۔۔۔۔وہ راؤ صاحب نے بٹ کو گرفتار کروادیا ہے۔۔۔۔۔
کل تک راؤ صاحب کی گرفتاری کا پروانہ بھی نکل جائے گا جیسا آپ نے سوچا تھا ویسا
ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اس بندے نے زاویار کو رپورٹ دی۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے اب آگے جو بھی ہو اسے کیمرے کی آنکھ میں قید کرنا نا بھولنا جیسا میں نے
سوچا ہے اگر ویسا ہی ہوا تو یہ راؤ آج اپنی قبر خد کھودے گا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے
سائڈ میں جا کر کہا اور فون کٹ کر کے واپس سب کے ساتھ آ کر کھڑا
ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔عجیب ہلچل تھی گھر میں بھی اک الگ ماحول تھا بھائی کا نکاح ہوا
تھا بہن کی رخصتی کل ہونے والی تھی خوشیوں میں اچانک سکندر کا آجانا سب کے
موڈ خراب کر گیا تھا ادھر اس کے دو بڑے دشمن اپنے ہاتھوں اپنے انجام کی جانب
روانہ تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ۔۔۔۔۔اپنا چہرا تو دکھاؤ آخری دفع تو جب دیکھا تھا بہت بگڑا ہوا تھا اب کیسا ہے کہاں چھپی ہوئی ہو۔۔۔۔۔۔سکندر نے مسکراتے ہوئے آنیہ کو دیکھتے ہوئے آواز لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا نام نہ لینا اپنے منہ سے۔۔۔۔۔۔۔روحان تیش میں یہ کہتا اس کی جانب بڑھا۔۔۔زاویار نے فوراً ہی آگے بڑھ کر اسے کچھ بھی غلط کرنے سے روکا۔۔۔۔۔۔

یہ تمھیں اکسانے کے لیئے یہ سب کر رہا ہے۔۔۔۔اسے غلطی سے بھی ہاتھ مت لگانا ورنہ یہ اپنی ایمبیسی کی مدد لیکر آزاد ہو جائے گا۔۔۔۔ہمیں اسے کسی بھی حال میں صحیح سلامت پولیس کے حوالے کرنا ہے۔۔۔زاویار نے سمجھانے کے انداز میں کہا

خد کو سنبھالنا۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔۔

آنیہ زونین کے ہٹنے کے باوجود بھی پتھر کی بنی کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔۔شاید اس میں ہمت نہیں تھی اس درندہ صفت کو دیکھنے کی اس کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔

ہم اسے لیکر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔دیکھو تمھارا مجرم آج قانون کے حوالے ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو وہ آزاد نہیں گھوم رہا۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار اور روحان نے آنیہ کے پاس آکر کہا۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے روحان کے آتے ہی بہت ہمت کر کے سکندر کی جانب دیکھا ۔۔۔۔۔۔سکندر کی شکل دیکھتے ہی اسے وہ رات پھر سے یاد آ گئی۔۔۔۔۔اس کی دی ہوئی اک اک ازیت اک اک تکلیف اسے پھر سے اپنے جسم میں محسوس ہونے لگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ شکستہ قدم لیئے سکندر کی جانب بڑھی اور اک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان جو کہ خد سکندر کا برا حال کر دینا چاہتا تھا آنیہ کو اسے مارتا دیکھ اسے روکنے آگے بڑھنے لگا تو زاویار نے اسے روک دیا۔۔۔۔۔۔۔

اسے اپنا غصہ اپنا دکھ نکال لینے دو شاید اس طرح وہ اپنے ماضی سے پیچھا چھڑا سکے۔۔۔۔۔۔زاویار نے آنیہ کی جانب دیکھ کر کہا

لیکن تم تو کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔روحان نے حیرت سے سوال کیا

تمھارے مارنے میں اور آنیہ کے مارنے میں فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔اس کے مارنے کے نشان نہیں آئیں گے۔۔۔۔جو بھی بھڑاس ہے اس کے دل میں اسے نکال لینے دو۔۔۔۔۔۔جب تک اس کے دل سے وہ رات نہیں نکلے گی یہ آگے نہیں بڑھ پائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ سکندر کی آنکھوں میں دیکھ کر زور سے چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے کیوں کیا میرے ساتھ وہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اک اور زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارا۔۔۔۔۔۔زونین آہستہ آہستہ چلتے اس کے

ساتھ جا کھڑا ہوا تھا اس نے اسے روکا نہیں تھا بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی میرا اللہ تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔آنیہ یہ کہتے ہوئے تھکے ہوئے انداز میں زمین پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

آہہہہ۔۔۔۔۔۔۔اک درد بھری چیخ اس کے منہ سے پھر سے نکلی۔۔۔۔۔۔آج پہلی بار وہ سب کے سامنے ٹوٹی تھی وہ بری طرح رو رہی تھی اس قدر کے اس کی سسکیاں سب کے دل پر جا کر لگ رہی تھیں ہر آنکھ اشکبار تھی سوائے سکندر کے جسے یہ سب اس وقت بھی کوفت ہی دے رہا تھا اسے نا تو آنیہ کے تھپڑوں سے کوئ فرق پڑا تھا نا ہی آنیہ کے آنسوؤں سے۔۔۔۔۔۔

زونین جو کہ آنیہ کے ساتھ ہی کھڑا تھا اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔آج وہ سب اسے رونے دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔کیونکہ اس نے خد کو اس قدر سنبھال لیا تھا کہ وہ اپنا دکھ چھپا بیٹھی تھی اور مرض ہو یا دکھ اگر اسے چھپایا جائے تو ناسور بن

جاتا ہے اور یہ ناسور اس کی خوشیاں کھا رہا تھا تو بہتر تھا آج یہ آنسوؤں کے زریعے بہ جائے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا سنبھالو اسے۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے اشارے سے زونین سے کہا

بھائی اسے لیجائیں پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کو کندھوں سے پکڑتے ہوئے زاویار سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مضبوط سہارا بنے آنیہ کے ساتھ موجود تھا

زاویار نے اپنی جیب سے فون نکال کر پولیس اسٹیشن کال کی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ پولیس کی گاڑی ان کے دروازے پر موجود تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ کا رو رو کر برا حال تھا زونین اور پریشے نے جیسے تیسے کر کے اسے بہت مشکل سے زمین سے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ اس دوران بھی اک پل کے لیئے بھی چپ نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔چار ماہ سے یہ آنسو اس نے اپنے سینے کے اندر چھپائے ہوئے تھے غم کا اک سیلاب تھا اتنی آسانی سے اسے کہاں چپ ہونا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا اسے کمرے میں لیجاؤ یہ ایسے چپ نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے تھوڑی دیر آرام کر لینے دو۔۔۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے حریم اور پریشے کی جانب دیکھ کر کہا

جی داد و۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی آنیہ کی جانب بڑھیں اور اس شکستہ وجود کو بہت سنبھال کر آہستہ آہستہ لیکر اوپر چلی گئیں زونین بھی ان کے پیچھے چلا گیا

آنیہ کو وہ دونوں زونین کے کمرے میں لے آئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔زونین کا کمرہ ابھی بالکل سادہ سا تھا شادی ہوئی ہی اتنی جلدی تھی کہ کسی لڑکی کے لیئے اسے تیار نہیں کیا گیا تھا ناہی آنیہ کا کوئی سامان یہاں لایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ لوگ جائیں میں اسے سنبھال لوں گا۔۔۔۔۔۔زونین نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں فوراً ہی وہاں سے چلی گئیں وہ دونوں ہی جانتی تھیں کہ واقعی زونین اسے سنبھال لیگا۔۔۔۔۔۔سب افسردہ تھے لیکن اس افسردگی میں کہیں نا کہیں سکون پوشیدہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

زونین اسے یہاں کیوں لایا اسے وہیں ائیر پورٹ سے ہی پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔کوثر شاہ نے آنیہ کی بری حالت دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ پہلے تو سب ہی چاہتے تھے کہ وہ اپنا دل ہلکا کر لے لیکن کسی کو خبر نہیں تھی کہ وہ اس قدر خد کو ہلکان کر لے گی۔۔۔۔۔

جو بھی ہوا ٹھیک ہی ہوا۔۔۔۔اس سب کے ساتھ وہ کبھی آگے نہیں بڑھتی جو ہوا اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔۔۔۔ہر چیز میں نکتہ چینی ٹھیک نہیں ہوتی کیسے سمجھاؤ میں تمھیں۔۔۔ظفر شاہ نے سرگوشی کے انداز میں کوثر شاہ کو تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

کوثر شاہ جو کہ عام طور پر ایسی صورتحال پر بضد ہو جایا کرتی تھی اب کی بار چپ ہو گئیں شاید انہیں اپنی غلطی تسلیم کر کے اس پر نادم ہونا آ گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر آرام کر لو پھر شام میں مہندی بھی لگانی ہے۔۔۔۔۔پریشے نے حریم کی جانب دیکھ کر پیار سے کہا

آرام کہاں تقریباً شام ہو ہی گئ ہے۔۔۔بس اب مہندی لگانے بیٹھنا ہے۔۔۔۔۔۔

خیر میری تھکان تو اس سکندر کو جیل جاتا ہوا دیکھ کر ہی اتر گئ۔۔۔۔۔اللہ کرے

نکل نا پائے وہ وہاں سے۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔۔وہ جتنی سزا کا حقدار ہے اسے اتنی ہی سزا ملے گی

۔۔۔۔۔۔۔جتنے بھی سال کی ملے وہ اک نا اک دن باہر ضرور آئے گا۔۔۔۔دعا

کرنی ہے تو یہ کرو کہ وہ جب باہر آئے تو سدھر کر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے

حریم کو ٹوکتے ہوئے کہا

جی بھائ۔۔۔۔۔۔ حریم نے زاویار کی ہاں میں ہاں فوراً ملائ

پریشے تم بھی تھوڑی دیر آرام کر لو۔۔۔۔۔شام میں پھر سے فنکشن شروع ہو جانا

ہے۔۔۔۔۔ چلو جاؤ تم بھی حریم۔۔۔۔۔زاویار یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا

گیا۔۔۔۔۔

میں تو بابا کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔۔تم جاؤ پریشے۔۔۔۔۔حریم یہ کہتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی جہاں جعفر شاہ اور حان کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے۔۔۔

حریم اور حان کو دیکھ کر وہیں دور کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔اسے ان دونوں کے پاس جانا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔

اور حان کے جاتے ہی حریم جعفر شاہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی وہ ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتی تھی کچھ سکون کا وقت۔۔۔۔۔۔۔

آرام کرنے نہیں گئیں تم۔۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے حریم کو دیکھ کر پوچھا

آرام ہی کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔مجھے آپ کے پاس اچھا لگتا ہے بابا۔۔۔کل میں چلی جاؤں گی تو پھر پتا نہیں اس طرح آپ کے پاس کب آؤں۔۔۔۔۔۔۔۔حریم کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے تھے

یہ سامنے جا رہی ہو میری گڑیا آپ۔۔۔۔ابھی میں اور حان سے یہی کہہ رہا تھا کہ ہماری بیٹی کے بغیر ہمارا دل نہیں لگے گا اسے روز ہم سے ملانے لایا کرنا۔۔۔۔۔۔۔

جعفر شاہ نے بہت پیار سے حریم سے کہا

آپ نے سچ میں ایسا کہا۔۔۔۔۔ حریم چہک کر بولی۔۔۔۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ نے بہت پیار سے حریم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بابا۔۔۔۔۔۔۔جو کوئی بھی آپ سے آ کر ملتا ہے آپ کی باتیں سنتا ہے اسے اپنے اندر تک سکون محسوس ہوتا۔۔۔۔سب یہی کہتے ہیں میں نے بھی آپ کے پاس ہمیشہ سکون محسوس کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔شاید مومن کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اس کے پاس سے اٹھ کر جانے والا شخص پر سکون ہو کر جائے نا کہ دل میں غبار لیئے یا ان کہے جواب لیئے

۔۔۔۔جعفر شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا انہیں حریم کا سوال بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔

ہیں نا بابا۔۔۔۔بعض لوگوں کے پاس سے انسان جب واپس آتا ہے تو کئی کئی گھنٹوں تک دماغ الجھا رہتا ہے۔۔۔۔حریم سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔۔۔اسی لیئے اللہ پاک نے قرآن پاک میں طعنہ اور لعن طعن کو صاف منع کیا ہے کیونکہ اس کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔۔۔اللہ پاک شیطان کے پھیلائے ہر شر سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔۔۔۔

****

آنیہ کمرے میں آنے کے بعد بھی بنا آواز کے آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔زونین دروازہ بند کر کے اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنیہ نے اک نظر اٹھا کر زونین کی جانب دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔۔۔میک آپ تو اس نے پہلے ہی بہت ہلکا سا کیا تھا اور جو کیا تھا وہ بھی مسلسل رونے کی وجہ سے صاف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا مجھے اجازت ہے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی جانب اپنی باہیں پھیلا کر کہا

۔۔۔۔۔۔

آنیہ زونین کے کہتے ہی اس کے سینے سے جا لگی اس کے بعد بھی وہ کئی دیر تک روتی رہی اور زونین بالکل پر سکون ہو کر اس کا سر سہلاتا رہا۔۔۔۔۔وہ دونوں آج اک ہو گئے تھے نکاح کے بندھن میں بندھ گئے تھے اس وقت کا انتظار ان دونوں نے بے انتہا صبر سے کیا تھا۔۔۔۔۔کچھ بھی تھا انہوں نے اپنے رب کو راضی رکھا تھا اور اب ان کے رب نے انہیں ایسے نوازا تھا کہ جو دیکھے وہ رشک کرے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری خوش نصیبی ہے کہ تم مجھے مل گئیں۔۔۔۔۔۔زونین نے کافی دیر کے بعد کہا تو اس کی بات سنتے ہی آنیہ اک دم چپ ہو گئی سر اس کا ابھی بھی زونین کے سینے پر ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پانی پیو گی۔۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی طرف گردن جھکا کر پوچھا

آنیہ نے ہلکی سی سر کو جنبش دی اور اس سے دور ہو گئی

بس اب رونا بند کر دو۔۔۔۔۔۔۔ورنہ مجھے لگے گا کہ تم مجھ سے شادی کر کے پچھتا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے شرارت کرتے ہوئے کہا

زونین کو مسکراتا ہوا دیکھ کر آنیہ کچھ پل کے لیئے اسے دیکھتی ہی رہ گئی

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کو اس طرح اپنی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں تمھیں بہت عرصے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔آنیہ نے بنا اس کے چہرے سے نظریں ہٹائے کہا

اور میں نے تمھیں ابھی تک مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔زونین نے شکایتی انداز میں کہا

تمھیں مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔کیونکہ مجھے مجھ میں زندگی محسوس نہیں ہوتی میں کیسے تمھیں خوش رکھوں گی۔۔۔میں تمھارے لائق نہیں تھی۔۔۔آنیہ نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا

اور مجھے لگتا ہے میں اگر تم سے شادی نا کرتا تو زندہ ہی نا رہ پاتا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ مجھے تم سے پیار کب ہوا تھا مجھے یاد ہی نہیں آتا۔۔۔ایسا لگتا ہے میں ہمیشہ سے تم سے محبت کرتا آیا ہوں۔۔۔۔۔۔تمھاری محبت اور تمھارے بغیر تو میری زندگی ہی ادھوری ہے اور تم کہ رہی ہو تم میرے لائق نہیں۔۔۔۔۔۔زونین نے پہلی دفع اپنی محبت کا اظہار آنیہ سے کیا تھا۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے کچھ کہنا چاہا تو زونین نے اپنا ہاتھ آنیہ کے منہ پر رکھ کر اسے کہنے سے روک دیا

خد کو حقیر جان کر میری محبت کی توہین مت کرو یار۔۔۔۔۔۔میں تمھارے لیئے ترساہوں کیا یہ صلہ ہے میری تڑپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اب زونین نے اس کے نازک سے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا

آنیہ اب کی بار چپ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اک بات پوچھوں۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا

ہمم۔۔۔۔۔آنیہ نے ہلکی سی سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا

کیا تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔زونین یہ کہنے کے بعد آنیہ کی آنکھوں میں جواب تلاش کرنے لگا

آنیہ نے زونین کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اس کا جھکا سر تھوڑا سا اور ضرور جھک گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔۔زونین نے اپنے ہاتھ سے آنیہ کا منہ اوپر کرتے ہوئے بہت پیار بھرے انداز میں کہا

زونین کا یہ محبت بھرا انداز دیکھ آنیہ کے لبوں پر یک دم مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔ وہ شرماہٹ محسوس کر رہی تھی اس کی محبت اس کے سامنے تھی اس کے ساتھ تنہا تھی ایسا تو اس نے بہت پہلے سوچا تھا پھر اس کے بعد یہ تمام خواب بری طرح ٹوٹے تھے۔۔۔۔۔۔اس کے تمام خواب اس سے نوچ لیے گئے تھے اس کے بعد اس نے پھر دوبارہ اس دن کے خواب نہیں دیکھے۔۔۔۔اور اب قسمت نے یوں سب کچھ بدلا کہ اس کا ہر اک خواب اپنی تعبیر کو پہنچ گیا تھا یہاں تک پہنچنے کا سفر تھکان بھرا تھا مشکلوں سے بھرا تھا ہر موڑ پر اک آہ تھی تکلیف تھی لیکن اللہ کی

زات جب کچھ چاہتی ہے تو مشکلوں کو نہیں دیکھتی نا ممکن کو معجزوں کی صورت دے دیتی ہے بے شک ان دنوں کا ملن اللہ کی مرضی تھی۔۔۔۔۔۔

**********"

شام کا وقت تھا تمام لڑکیاں ہال میں مہندی لگا رہی تھیں جبکہ لڑکے چھت پر موجود تھے۔۔۔۔

"تمھارا ابھی ٹھیک رہا بھائی۔۔۔۔۔۔شادی میری ہو رہی تھی اور ہو تمھاری گئ۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے زونین کو چھیڑتے ہوئے کہا

شرم آتی ہے تمھیں کہ نہیں لڑکی کا بھائی ہوں میں۔۔۔۔۔۔مجھ سے اپنی شادی کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔زونین نے بدلے میں اور حان کو چھیڑا

لڑکی کا بھائی لڑکی کا بھائی میرے سامنے مت کرنا تم سمجھے۔۔۔۔۔۔۔لڑکے کے کیا ہوا پھر تم ہیں۔۔۔۔۔اور حان نے زونین کی گردن دبوچتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔کتنے پیارے لگ رہے ہو تم دونوں ہنستے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

روحان جو کہ ابھی ابھی چھت پر آیا تھا ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر خوشی سے بولا

زاویار بھائی نہیں آئے۔۔۔۔۔۔۔زونین نے سوال کیا

نہیں اسے کوئی ضروری کام آگیا تو وہ اسی لیئے گیا ہے کہ رہا تھا کہ تھوڑی دیر میں آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔روحان نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ان دونوں کے پاس جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

مہندی لگنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔اور حان نے سوال کیا

ہاں ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔وہاں میں گیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔روحان نے جواب دیا

تم تو جا سکتے تھے یہ تو مجھے منع کیا سب نے ابھی زونین سے ملنے آیا تو سب ایسے حیرت سے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی عجب کام کر دیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔جیسے

پہلے کبھی آیا ہی نہیں ہوں میں لال حویلی میں۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے کہا

اک دن رک جا بھائی کل سے دیکھنا تیرا پروٹوکول۔۔۔۔۔۔دنیا گواہ ہے دامادوں کو جو پروٹوکول آج تک اپنے سسرال میں ملتا آیا ہے وہ کسی بادشاہ کو بھی میسر نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے اور حان کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا

زونین کے چہرے کی تمام تر سختی اداسی دور ہو گئی تھی آج وہ پہلے کی طرح کھل کر مسکرا رہا تھا شاید محبت کا بچھڑ کر مل جانا واقعی بہت بڑا مرہم ہوتا ہے ایسا مرہم جو آہستہ آہستہ نہیں اک دم کام کرتا ہے اور غم کے مرض کو اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

تمھارے سینیئر کے خلاف اتنے سارے ثبوت کسی نے میڈیا میں پہنچا دیئے تم لوگوں کو اس بات کی کچھ خبر تھی۔۔۔۔۔۔۔اک بڑے سے بند کمرے میں اعلی افسران کی پوری ٹیم زاویار اور اس کے ساتھیوں کو لیکر پوچھ تاچھ کر رہے تھے

سر ہمیں اس بارے میں خد صبح پتہ چلا۔۔۔۔۔۔۔یہ سراسر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لی ئے بدنامی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار کے اک ساتھی نے جواب دیا

جی سر کیونکہ اگر کرپشن کے خلاف لڑنے والے ہی کرپشن کریں گے تو عوام کس کے پاس جائے گی۔۔۔۔۔۔اگر یہ سچائی ہے تو یہ اک بدنما داغ ہے جو ہم سب کے اوپر آلگا ہے۔۔۔۔اک اور افسر نے غصے سے کہا

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی نے راؤ صاحب کو بدنام کرنے کے لی ئے یہ جھوٹی خبر چلوائی ہو اور ثبوت کا کیا ہے بعض اوقات جھوٹے بھی بنادی ئے جاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔اعلی افسران میں سے اک نے کہا تو سب ہی اس شخص کو تنقید بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

سوال یہ نہیں ہے سوال یہ ہے کہ اگر ہمارے بیچ کوئی نااہل تھا تو ہم میں سے کسی کو اس پر شک کیسے نہیں ہوا۔۔ایسا کیسے ممکن ہے کہ ہم میں سے کسی کو بھی اس کا کیا

گیا کرپشن نہیں دکھایا پھر ہم سب اس کے ساتھی ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔اک اور اعلی افسر نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا تو پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھے بہت سے لوگ راؤ کے رنگ سے واقف تھے اور بہت سے لوگ اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے کچھ لوگ ساتھ دینے کی وجہ سے اور کچھ ڈر کی وجہ سے ہمیشہ خاموش رہے۔۔۔۔۔اور کچھ لوگ زاویار کی طرح تھے جو سب کچھ جاننے کے باوجود صحیح وقت کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اک اور بھی تو بات ہے آج ہی راؤ نے اپنے مسئلے کو پس پشت ڈال کر اپنا فریضہ دیکھو کیسے سرانجام دیا ہے۔۔۔۔حالانکہ وہ چاہتا تو اپنے دامن پر لگے دھبے چھٹاتا لیکن اس نے خد کے بارے میں اک بار بھی نہیں سوچا اور بٹ کے خلاف ایسے پختہ ثبوت لیکر میدان میں اترا کہ اس کا پکا بندوبست کر کے لوٹا۔۔۔۔اس بار اس بٹ کے خلاف ایسے پختہ ثبوت ہاتھ آئیں ہیں کہ اس کا نکلنا ناممکن سی بات

ہے۔۔۔۔۔۔اعلی افسروں میں سے اک جو کہ راؤ کا ہمدرد تھا اس نے اس کی سائڈ سے کہا

سر جو بھی ہے۔۔۔۔۔راؤ صاحب کی جانب سے خدمات بہت ہیں اس بات میں تو کوئی شک نہیں البتہ ہو سکتا ہے یہ سب جو آج نیوز چینل پر چل رہا تھا یہ سب جھوٹ ہو تو ہم اس معاملے کو قانون کی نظر سے حل کریں تو بہتر ہے جہاں تک بات ہے ہم سب کی تو جو جو اس کے ساتھ ہو گا اگر وہ قصور وار ہیں تو سب کے نام ہی سامنے آجائیں گے۔۔۔۔۔۔زاویار نے پر سوچ انداز میں جواب دیا۔۔۔وہ بہت محتاط انداز میں اپنی چال چل رہا تھا اس طرح کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔۔۔۔۔

بالکل ٹھیک زاویار صاحب۔۔۔۔۔لیکن اگر راؤ قصور وار نکلا تو یاد رکھیئے گا اس کے نیچے جتنے لوگ کام کرتے ہیں اک اک کا حساب ہو گا۔۔۔۔۔اور ہر اک کو قانون کے مطابق خد کو بے داغ ثابت کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔فی الحال کے لیئے اتنا ہی

www.novelsclubb.com

اگر پھر بھی کوئی کچھ جانتا ہے تو مجھ سے آکر مل لے بعد میں مجھے کوئی صفائی نہیں دیجی ئے گا آپ سب جا سکتے ہیں۔۔۔یہ کہ کر وہ تمام اعلی افسران اک ک کر کے کمرے سے چلے گ ئے۔۔۔۔جبکہ زاویار پر سکون سا وہیں بیٹھا رہا

ماشاءاللہ دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے آنیہ کے پاس آکر اسے سب کے ساتھ گھل مل کر بیٹھے دیکھ کر کہا۔۔۔۔اس کے ہاتھوں پر بھی بھر کر مہندی لگی تھی اور اب وہ ستائشی نظروں سے آنیہ ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سب چھوڑو ماشاءاللہ۔۔۔۔۔آج لگ رہا ہے ہمارے بیچ آنیہ موجود ہے۔۔۔۔۔۔بس کچھ گھنٹوں کا کمال ہے میرے بھائی کا۔۔۔۔۔۔حریم نے آنیہ کو چھیڑتے ہوئے کہا

ہاں تو محبت کا رنگ تو ایسے ہی سجتا ہے۔۔۔۔۔۔ محرم کی محبت ہر آنکھ رکھنے والے کو دور سے دکھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے بھی چھیڑتے ہوئے کہا تبھی اسے کسی کے گلہ کھنگھارنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو زاویار جو کہ تیزی سے گھر کے اندر داخل ہوا تھا وہ اب سیڑھیاں چڑھ رہا تھا شاید اس نے پریشے کی بلند و بالا کہی گئی بات سن لی تھی

چلو یہ اچھا ہوا یہ بھی آگ ئے۔۔۔۔۔۔سنا ہے بٹ کو گرفتار کر لیا ہے پھر یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔ باپ کی فکر نہیں ہے کیا اس کو۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے سب لڑکیوں کے بیچ بیٹھی شفق کو دیکھتے ہوئے کہا

ہمیں کیا معلوم۔۔۔۔۔ عرشیہ نے بھی حیرت سے شفق کو دیکھ کر کہا ابھی وہ سب بات کر ہی رہی تھیں کہ شفق اٹھ کر حویلی سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے تم سب کی باتیں سن لیں اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔ حرا جو کہ بہت دیر سے خاموش بیٹھی تھی اس کو جاتا ہوا دیکھ کر بولی

بچوں کی خوشیاں دیکھنا کتنا اچھا لگتا ہے نا۔۔۔۔۔فرحان شاہ فرقان شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے

بالکل۔۔۔۔۔فرقان شاہ نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی

کبھی سوچا نہیں تھا کہ یہ بچے ان دو گھروں کی دوریوں کو اس طرح ختم کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ کی آنکھوں میں ندامت تھی

پرانی باتوں کا زکر اگر بار بار نا کیا جائے تو وہ خد ہی ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔جیسے اگر زخم کو بار بار کریدتے رہو تو وہ کبھی بھرتا نہیں ہے بالکل یہی حال پرانے غموں کا بھی ہے۔۔۔۔فرقان شاہ نے مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھ کر کہا

میں سب کچھ بھولنا چاہتا ہوں فرقان۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے آنکھ میں آنسو لائے کہا

تو بس اب اس سب کا زکر کبھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اگر تم مل جاؤ نا تو مجھے کوئی دکھ درد یاد رہے گا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرقان شاہ کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔۔۔۔

دادا پارٹی کا لگتا ہے ملاپ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے آہستہ سے سرگوشی کے انداز میں کہا

اچھا ہے نا ہونے دو۔۔۔۔۔۔۔کم سے کم سب ٹھیک تو ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔حرا نے مسکراتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔۔۔یہ محبت یہ صلح آخر کیوں۔۔۔۔۔۔میں نے اس کے پیچھے اپنا گھر چھوڑا میں واپس کبھی اپنوں سے نہیں ملی۔۔۔۔۔۔۔میں نے اتنے سال لگا کر خد کو ان سب پر حاوی کیا اور ان سب نے کچھ ہی دنوں میں مجھ سے دوری اختیار کر لی۔۔۔۔۔۔۔اور میرا یہ حال کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

بس اک بار اک بار اگر ان سب میں سے کسی نے بھی مجھے موقع دیا تو میں پھر ان کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔زندگی ابھی پڑی ہے کبھی تو چوکو گے تم سب۔۔۔۔۔۔ کبھی تو ناراض کرو گے اپنے رب کو کبھی تو زیادتی کرو گے بس اسی دن میں تم سب کو بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔تم سب یہی کرتے آئے ہو ہم یہاں آرام سے رہا کرتے تھے تم لوگوں نے اس دنیا پر اپنا قبضہ جما لیا جہاں جہاں ہم ویرانوں میں آباد ہوتے رہے وہاں وہاں تم آکر ہمارے گھروں کو تباہ کرتے رہے ہمیں قید کرتے ہو۔۔۔۔۔۔ ہمیں تکلیف پہنچاتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔آج تو میں تم سب سے دور جا رہی ہوں لیکن جب تم سب کمزور پڑو گے میں تب واپس آؤں گی اور تب تم سب مجھ سے بچ نہیں پاؤ گے۔۔۔۔تم نہیں تو تمھاری اولادیں صحیح۔۔۔۔۔۔کوئی تو ایمان کا کمزور ہو گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جنگل کے سب سے کونے والے درخت کے پاس جا کر بیٹھ گئ اس کی حالت بالکل لاغر ہو گئ تھی اس میں ان کے پاس رہنے کی ہمت نہیں تھی ان کے ایمان کی روشنی اسے تکلیف پہنچانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔یہ بات اس کے

لی ئے پریشان کن تھی اگر اس نے انسانوں اور اپنے بیچ کی دیوار نا گرائی ہوتی تو شاید اسے اس سب سے تکلیف نا ہوتی لیکن اس نے بار بار ان کے سامنے آ کر خد کو خد ہی اس قدر کمزور کر لیا تھا کہ اب اس سے ان کا ایمان برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔شیاطین کے لی ئے نور کو جھیلنا مشکل ہی ہوتا ہے ہاں شاید اگر وہ ایمان کو اپنا لیتی تو یہ نور اسے طاقت بخشتا لیکن ایمان کا نور بھی ہر کسی کو نہیں ملتا یہ صرف ان کو ملتا ہے جو راہ پر چلنا چاہتے ہیں جو اپنے رب کی خوشنودی چاہتے ہیں اب چاہے وہ انسان ہو یا جن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو سیدھے راستے پر چلنا چاہتا ہے اس کے حصے میں روشنی ہی روشنی آتی ہے اور جو گمراہ ہو کر اندھیرے کو پاتا ہے اس کے حصے میں اندھیرا ہی آتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔میں خد لے آؤں گی۔۔۔۔۔۔آنیہ ہاتھوں پر مہندی لگائے بیٹھی تھی اور زونین اس کے کمرے سے اس کا سامان لا کر الماری میں سیٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔یہ سب دیکھ آنیہ اسے روکتے ہوئے بولی

اب اس کمرے سے تمھارا کچھ بھی دور نہیں رہے گا میں نہیں چاہتا کوئی اس کمرے کو تمھارا کمرہ کہے سمجھیں۔۔۔۔۔۔زونین نے آنیہ کی تھوڑی سے اس کا چہرہ اٹھاتے ہوئے کہا اور واپس سے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

آنیہ زونین کے جاتے ہی کھل کر مسکرائی۔۔۔۔

چلو جی سب آ گیا۔۔۔۔۔۔اس دن کا انتظار مجھے پتہ نہیں کب سے تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔زونین دھپ سے آنیہ کے برابر میں تقریباً لیٹتے ہوئے بولا

میں ہاتھ دھونے جا رہی ہوں کب کی سوکھ گئی مہندی۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے بچاری صورت بنا کر کہا

www.novelsclubb.com

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔مہندی کا رنگ تمھارا ہلکا آئے گا اور سب میری محبت پر شک کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔زونین بالکل منع کرتے ہوئے کہا

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔جو رنگ آنا تھا آ گیا ہو گا۔۔۔۔۔۔آنیہ نے منہ بنا کر کہا

مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔۔بس لگے رہنے دو اسے۔۔۔۔۔۔۔کیا تم میری اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔زونین نے منہ بناتے ہوئے کہا

اچھا نہیں ہٹا رہی۔۔۔۔۔۔۔پتہ ہے۔۔۔۔میں نے پتہ نہیں کب سے خوشی محسوس نہیں کی تھی مجھے لگتا تھا میری ساری زندگی ایسے ہی گزر جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تم سے۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے زونین کو شوہر ہونے کی حیثیت سے آپ کہا تو زونین نے اسے اک دم روکا

۔تم ہی کہو۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمھارے منہ سے اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

ادب بھی تو ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے جواب دیا۔

ادب ویسے بھی لفظوں میں نہیں ہونا چاہیئے اگر میں تمھیں تم کہوں گا تو اس کا مطلب بالکل بھی نہیں ہے کہ میری نظر میں تمھاری عزت نہیں اسی طرح تمھارے بھی کچھ بھی کہنے سے نا تو میری عزت بڑھے گی نا ہی کم

ہو گی۔۔۔۔۔۔۔لیکن ہاں اک بات ہے۔۔۔۔۔اگر تم اظہار محبت نہیں کرو گی تو مسئلہ ضرور ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زونین پھر سے آنیہ کو چھیڑا کیا ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔آنیہ پھر سے شرما گئ۔۔۔۔۔۔

یااللہ اس لڑکی کو ہدایت دیں اک عرصے سے میں نے اس کی آنکھوں سے اس کی محبت کا اندازہ لگایا ہے اور اب یہ اب بھی یہی چاہتی ہے کہ میں شادی کے بعد بھی اندازوں سے گزارا چلاؤں یااللہ مجھ غریب پر رحم فرما۔۔۔۔۔۔۔زونین پورے موڈ میں تھا۔۔۔۔۔

تم ایسے ہنستے ہوئے بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔۔۔۔پرانے والے خوش مزاج زونین کے ساتھ نے آنیہ کے تمام غم اس سے دور کر دیے تھے۔۔۔۔۔

پسند تو میں سب کو ہوں۔۔۔۔۔لیکن تمھارے دل کی بات الگ ہے ہیں نا۔۔ زونین نے اس کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے کہا

اب مہندی خراب نہیں ہو گی کیا میری۔۔۔۔۔۔آنیہ نے ہنستے ہوئے اسے دور کرتے ہوئے کہا

مہندی نے بچالیا تمھیں آج۔۔۔۔۔۔زونین نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہااور پھر اس سے دور ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔۔ہر اس چیز کے لی ئے جو آپ نے مجھے عطا کی۔۔۔۔اس غم کے لی ئے بھی آپکا بہت احسان ہے کیونکہ اس غم کی وجہ سے آج مجھے خوشی کی قیمت کا اندازہ ہوا تا یا جان نے صحیح کہا تھا ہر برائ میں اچھائ چھپی ہوتی ہے۔۔۔۔۔شاید اگر مجھے زونین ایسے ہی مل جاتا تو میں اس سب کی قدر ایسی نا کر پاتی۔۔۔۔یااللہ پاک آپ کا شکر ہے احسان ہے آپ نے مجھے بھٹکنے نہیں دیا ۔۔۔۔۔یہ سب صرف آپکی وجہ سے ممکن ہو سکا۔۔۔۔آج میرا دل بہت خوش ہے کل اداس تھا شاید کل پھر اداس ہو جائے پر میرے خدا مجھے اپنے شکر گزار

بندوں میں ہی شامل رکھی ئے گا۔۔۔۔۔۔آنیہ زونین کو دیکھ کر دل ہی دل میں اپنے رب سے ہمکلام تھی۔۔۔۔۔۔

کل تم یہاں ہو گی۔۔۔۔۔۔بالکل میرے ساتھ میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں وہ پل کیسے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔اور حان اپنے سامنے رکھے کینوس پر پینسل چلاتے ہوئے کہ رہا تھا

کیا کوئی کسی کا انتظار اتنی بے صبری سے بھی کرتا ہو گا کیا جیسے میں تمھارا کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔کینوس پر حریم کی آج ہی کی تصویر تھی جب وہ اپنے ہاتھ پھیلائے مہندی لگانے میں مشغول تھی۔۔۔۔۔۔۔۔جوڑے میں بندھے بال آنکھوں پر چشمہ ہونٹوں پر مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔۔وہ بڑے دھیان سے تصویر بنانے میں مگن تھا

بس اک رات اور۔۔۔۔۔۔اسکیچ کو مکمل کرتے اس نے مسکراتے ہوئے اسکیچ میں موجود حریم سے کہا۔۔۔۔۔

اک رات اور۔۔۔۔۔۔۔ پھر کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔ادھر حریم کی گھبراہٹ کی وجہ سے نیند ہی غائب ہو گئی تھی

پتہ نہیں حریم جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے اک گہرا سانس لیکر کروٹ لی۔۔۔۔۔۔

ارے بھئی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔باقی سب تو اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ ہیں ورنہ کسی کے پاس چلی جاتی۔۔۔۔۔ادھر میں اکیلی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

ابھی وہ خد سے الجھ ہی رہی تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور پریشے اور عرشیہ مسکراتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں

تم لوگ۔۔۔۔ابھی میں تم سب کو ہی یاد کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ حریم اک دم چہک کر بولی

ہم نے کہا آج رات ہم سب اکھٹا رہیں گے پھر کل سے تو تمھیں چلے جانا ہے تو بس اس لیئے اگ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ کو نہیں بلایا۔۔۔۔۔۔پریشے ابھی کہ ہی رہی تھی کہ آنیہ بھی کمرے کے اندر داخل ہو گئی

مجھے کسی کو بلانے کی ضرورت بھی نہیں تھی میں خد آ گئی میں نے سوچا آج حریم کو کمپنی دی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے اپنا تکیہ حریم کے پاس پھینکتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلو ہماری پرانی آنیہ تو واپس ائ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشے نے آنیہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا جبکہ حریم آنیہ کو خوش دیکھ کر آبدیدہ ہو گئ

بہن رخصتی کل ہے۔۔۔۔کل رونا۔۔۔۔۔۔آنیہ نے حریم کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

یہ خوشی کے آنسو ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے تمھیں ایسا دیکھ کر سچ میں دل سے خوشی ہو رہی ہے اللہ پاک تمھیں ہمیشہ یوں ہی مسکراتا ہوا رکھے۔۔۔۔۔حریم نے آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیئے آنیہ کو دعا دی۔۔۔۔

اک منٹ اک منٹ۔۔۔۔۔اس کی آج شادی ہوئی ہے یہ آج یہاں کیا کر رہی ہے کوئی اس سے بھی تو پوچھو۔۔۔۔۔۔۔ بھیجو اسے واپس اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے آنیہ کو چھیڑتے ہوئے کہا

ہم چپ کیا ہوئے سب ہی بولنے لگ گ ئے۔۔۔۔۔۔میں اجازت لیکر آئی ہوں۔۔۔۔۔۔آنیہ نے عرشیہ کو چھیڑتے ہوئے جواب دیا

۔۔۔ حریم کل چلی جائے گی آج میں اس کے ساتھ رہوں گی۔۔۔۔۔۔ویسے بھی جس نے بنا دیکھے اتنے اسکیچز بنا دی ئے وہ پتا نہیں اسے ہم سے ملنے بھیجے گا بھی کہ نہیں۔۔۔۔آنیہ جو کہ یہ سمجھ رہی تھی کہ حریم نے سب کو سب کچھ بتا دیا ہو گا۔۔۔۔انجانے میں اس کا اور اور حان کا راز عرشیہ اور پریشے کے سامنے کھول بیٹھی۔۔۔۔۔۔

ہیں کیا مطلب کونسے اسکیچ۔۔۔۔۔۔ عرشیہ اور پریشے اک ساتھ بولیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے بھی اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

کیا مطلب وہ سب ابھی تک راز تھا۔۔۔۔آنیہ یہ کہ کر کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔۔۔

تم چپ نہیں رہو گی۔۔۔۔ حریم نے آنیہ کو دھکہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔آنیہ ابھی بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوئے جا رہی تھی

کیا سین ہے یہ سب بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔اچھا اس دن جب میں بھائی کا کمرہ صاف کرنے گئی تھی تو وہ مجھے کسی بھی چیز کو ہاتھ نہیں لگانے دے رہے تھے۔۔۔سچ سچ بتاؤ کیا چل رہا ہے۔۔۔۔پریشے نے چٹکی بجاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔اک لڑکا ان میڈم پر عاشق تھا بری طرح لیکن سامنے نہیں آتا تھا چپکے چپکے بیگ میں چٹ رکھ دیتا۔۔۔۔۔ کوئی لڑکا اگر انہیں کچھ کہ دیتا اسے مار آتا۔۔۔۔۔۔۔پھر بھئی اک دن یہ اور حان کے کمرے میں گھس گئیں وہاں جا کر پتہ چلا کہ وہ گمنام عاشق کوئی اور نہیں اور حان صاحب ہیں۔۔۔۔۔۔۔عاشق بھی کوئی اعلیٰ پائے کے ان کے جھمکے تک سنبھال کر رکھے

ہوئے تھے۔جو چیز یہ گراتیں وہ صاحب سنبھال لیتے۔۔۔۔۔ان کے اسکیچز بنائے ہوئے تھے اک دو نہیں ڈھیر کے ڈھیر۔۔۔۔۔۔۔۔اظہار بھی ہوا اور باجی نے ہمت کر کے منہ پر منع بھی کر دیا تھا۔۔۔۔۔لیکن پھر بھلا ہو بٹ کا اس نے ان کی شادی کروادی۔۔۔۔۔آنیہ ہنستے ہنستے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔ہنس ہنس کر اس کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پریشے اور عرشیہ تو بس منہ کھولے اس کی باتیں سن رہی تھیں ان کے لیئے یہ باتیں بالکل انوکھی تھیں کیونکہ وہ دونوں اپنے بھائی کی گرل الرجک فطرت سے واقف تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بتایا کیوں نہیں تم نے یہ سب پہلے۔۔۔۔۔۔پریشے نے مصنوعی غصہ سے کہا

مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا اپنے کانوں پر۔۔۔۔۔۔عرشیہ ابھی بھی حیرت میں تھی

اللہ اس دن میں ان کا کمرہ صاف کرنے چلی گئی اتنی نظر رکھی ہوئی تھی انہوں نے مجھ پر کہ بس اسے ہاتھ نا لگاؤ

یہ مت دیکھو توبہ۔۔۔۔۔اب پتہ چلا کیوں کر رہے تھے وہ یہ سب۔۔۔۔۔پریشے بھی یہ کہ کر زور سے ہنسی۔۔۔۔کمرے میں ان سب کے قہقہے پوری رات یوں ہی گونجتے رہے۔۔۔۔۔۔لڑکے سارے اپنے اپنے کمروں میں چپ چاپ سوئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔وہ جانتے تھے ان کی بیویاں آج تو کمرے میں آئیں گی نہیں البتہ زاویار اپنے کمرے میں رات بھر جاگتا رہا وجہ اس کا کام تھا جو کہ اس وقت اتنی ہی اہمیت کا حامل تھا جتنی اس کی بہن کی شادی وہ دونوں کاموں کو ہی برابر وقت دے رہا تھا۔۔۔وہ کام کرتے کرتے کب سو گیا اسے پتہ ہی نہیں ہی چلا

تیز تیز فون کی رنگ بجنے سے زاویار کی آنکھ اک دم کھلی۔۔۔۔۔۔فون پر جانا پہچانا نمبر دیکھتے ہی اس نے فوراً کال ریسیو کی۔۔۔۔۔۔

سر کل رات بٹ کی ڈیڈ باڈی ملی ہے جیل سے۔۔۔۔۔۔مقابل کی خبر نے زاویار کی آنکھوں سے نیند اک دم غائب کر دی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا بول رہے ہو۔۔۔۔کیا ہوا اسے۔۔۔۔زاویار نے سوال کیا۔۔۔۔۔یہ اس کی سوچ سے کئی زیادہ تھا اس نے بہت سے انجام سوچے تھے لیکن یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

سر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ڈیتھ ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔مقابل نے بتایا

چلو ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں پتہ چل ہی جائے گا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے یہ کہ کر کال کٹ کی اور موبائل میں آئے میسج دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

اس کے موبائل میں لائن سے کئی وڈیوز اک نمبر سے آئی ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

ان وڈیوز کو دیکھتے ہی زاویار کے ماتھے پر موجود رگیں اک دم تن گئیں۔۔۔ان وڈیوز کے حساب سے جب راؤبٹ کو گرفتار کر کے جیل لیجا رہا تھا تب راؤ کے اک آدمی نے بٹ کو انجیکشن کی صورت میں کوئی دوا دی تھی۔۔۔۔زاویار سمجھ گیا تھا کہ بٹ کو ہارٹ اٹیک کیوں آیا ہے۔۔۔۔

گل دشت ناول کے ریڈرز کو شیخزادی کا سلام۔۔۔ناول آپ سب کو کیسا لگا اپنی قیمتی رائے شیخزادی کے آفیشل پیج پر آکر ضرور دیجیئے گا۔۔۔۔۔شکریہ

عروسی جوڑے میں ملبوس جب وہ اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی تو کسی کے دل کی دھڑکن ہر قدم پر تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کریم کلر کی شیروانی پہنے وہ پوری شان سے اپنی دلہن کا منتظر کھڑا تھا جو کہ بہت آہستہ آہستہ چلتی اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔اسٹیج پر پہنچتے ہی اس نے بس اک نظر اٹھا کر اورحان کو دیکھا۔۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔اورحان کی آنکھوں میں اس وقت کوئی عجیب ہی کشش تھی یا یہ کہ لو چمک تھی۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی کچھ دیر بھی ان میں جھانک نا سکی۔۔۔اس کے بعد فوٹو گرافر نے کئی بار چاہا کہ حریم تصویروں کے لیئے اورحان کی جانب دیکھ لے لیکن حریم نے اک بھی تصویر اورحان کی جانب دیکھ کر نہیں بنوائی۔۔۔۔۔۔

اور حان حریم کی یہ گھبراہٹ دیکھ ہلکا ہلکا مسکرا رہا تھا وہ جانتا تھا حریم کے لی ئے یہ وقت مشکل ہے وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ حریم کے دل میں اس کے لی ئے جزبات پوشیدہ ہیں اور یہ بات بھی اس سے پوشیدہ نہیں تھی کہ حریم اب تک اپنے جزبات کو جان نہیں پائ ہے۔۔۔۔۔۔

تمھاری حالت جو ہے نا ابھی اس سے میں بھی کبھی گزر چکا ہوں۔۔۔۔۔۔جب مجھے تم سے محبت ہوئ تھی تو میرا دماغ بھی یہ سب قبول نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ مجھ پر بھی یہی بے چینی سوار رہتی تھی۔۔۔۔۔میں بھی تم سے خد کو دور رکھتا تھا مجھے لگتا تھا تم سے دور جا کر تمھیں نظر انداز کر کے مجھے سکون مل جائے گا لیکن یہ محض میرا اک خیال ثابت ہوا۔۔۔۔۔میں جتنا تم سے دور جاتا اتنی ہی شدت سے تمھاری جانب واپس بڑھتا۔۔۔۔۔۔ تمھارے ساتھ بھی یہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اور میں چاہتا ہوں ایسا تمھارے ساتھ جلد ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کی جانب بنا نظریں جھپکائے دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

نظر لگاؤ گے کیا میری دوست کو۔۔۔۔۔۔۔پریشے اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے اسٹیج پر آکر بولی

کباب میں ہڈی۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے زیر لب کہا۔۔۔۔۔۔۔حریم نے اس کی بات سنی تو مسکرائے بغیر نا رہ سکی

مجھے فخر ہے اپنے ہڈی ہونے پر۔۔۔۔۔۔۔پریشے ان دونوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر کہتے ہوئے تصویر کھنچوانے لگی

اور حان کو اگر تصویر کا لحاظ نا ہوتا تو کوئی نا کوئی جواب ضرور دیتا لیکن خد کی شادی پر اپنی تصاویر خراب کروانے کا اس کا کوئی پروگرام نہیں تھا اس لیئے مسکراتے ہوئے پریشے کی بات کو نظر انداز کر گیا۔۔۔۔اس کے بعد اک کے بعد اک سب نے آکر ان دونوں کے ساتھ تصاویر کھنچوانا شروع کر دیں اور وہ جو بچارا اپنی بیوی کی خوبصورتی کو نہارنے میں مصروف تھا اس کے بعد اس کی جانب دیکھ ہی نہیں پایا

آنیہ اور زونین بھی پوری شادی میں سب کی توجہ اپنی جانب کھینچے ہوئے تھے زونین کے کہنے پر آج آنیہ نے اس کی لائی ہوئی ساڑھی پہنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ جامنی رنگ کی ساڑھی پر نازک سا سیٹ پہنے چہرے پر سکون سجائے وہ زونین کے ساتھ کھڑی بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔سب نے اسے کئی مہینوں سے سادہ ہی دیکھا تھا اس وجہ سے بھی اسے تیار اور خوش دیکھنا سب کے دلوں کے لئے راحت کا سبب تھا۔۔۔۔۔کیسے اک صحیح فیصلہ کسی کی زندگی کو بدلتا ہے زونین اور آنیہ اس کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی اک ساتھ بہت پیارے لگ رہے تھے اور آنیہ کا اک دم سے بدلنا سب کی ستائش بھری نظریں اپنی جانب کھینچے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

زاویار تھوڑا پریشان ہونے کی وجہ سے خاموش تھا لیکن اس کی یہ کمی پریشے نے پوری کی ہوئی تھی وہ مسلسل زاویار کے ساتھ پورے شادی ہال میں کبھی ادھر نظر

www.novelsclubb.com

آتی تو کبھی ادھر۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ کسی کام سے اس سے دور ہو بھی جاتی تو کسی نا کسی بہانے سے واپس اس کے ساتھ آکر کھڑی ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرشیہ اور روحان اپنی طبیعت کے مطابق کبھی کبھی ٹہلتے ہوئے نظر آتے تو کبھی کسی ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاتے۔۔۔۔۔۔۔بہر حال سب خوش تھے اپنی اپنی زندگیوں میں آگے بڑھنا مشکلوں کا سامنا کرنا اور سب سے بڑھ کر اللہ کی پاک زات پر توکل کرنا یہ سب ان سب کو آتا تھا اور ان سب نے یہ کر کے دکھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ سب اپنی زندگی سے راضی تھے کیونکہ ان کا رب ان سے راضی تھا رب کی رضا کا سکون انسان کو اندر تک خوش کرتا ہے انسان ہلکا محسوس کرتا ہے ضمیر کی ملامت جو نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

کھانے کا وقت ہو گیا تھا سب ہی کھانا کھانے میں مصروف تھے حریم اور اور حان کے آگے بھی کھانا لا کر رکھ دیا گیا تھا تبھی اور حان نے اپنا کلہ اتار کر ٹیبل پر رکھا

۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب کے اچانک زور سے آواز نکالنے پر حریم اک دم چونک کر سیدھی ہوئ۔۔۔۔۔۔۔۔یہ عجیب تھا وہاں پر موجود تمام لوگوں کی نظریں اور حان کی جانب تھیں حریم نے بھی گردن اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو کچھ پل کے لیئے وہ کسی حیرت کے گہرے سمندر میں ڈوب گئ۔۔۔۔۔

اور حان نے اپنے بال کاٹ دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔چھوٹے چھوٹے بال جیل کی مدد سے سیٹ کیئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔حریم کو اپنی کہی ہوئ بات یاد آئ۔۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار حریم اپنی نظریں اور حان سے ہٹا نہیں پائ۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس بھی کرو۔۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے حریم کو ٹوکا۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین ہے میری بہن اس شخص کے ساتھ بہت خوش رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔زونین جو کہ اورحان کی محبت اپنے بالوں کے لیئے جانتا تھا آنیہ سے سرگوشی کے انداز میں بولا

ہمم۔۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔آنیہ نے جواب دیا اس کی آنکھوں میں بھی حریم کو لیکر خوشی صاف جھلک رہی تھی

آپ نے میرے کہنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔حریم نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے کہا تو اور کسی کے کہنے پر میں ایسا کر سکتا ہوں کیا۔۔۔۔۔۔اورحان نے نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا سب کی نظریں اس کی جانب تھیں وہ جانتا تھا ہر اک اس وقت اس کے بالوں کے بارے میں سوچ رہا ہو گا اسی لیے وہ تھوڑا سا جھینپ رہا تھا لیکن اس سب میں بھی وہ دل لگی سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

حریم بھی اب خاموشی سے کھانا کھانے لگی لیکن بار بار اس کی نظریں خد بخود اورحان کی جانب اٹھے جا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

رخصتی کا وقت ہو گیا تھا حریم سب سے ملنے کے بعد سفید حویلی کی جانب چل دی تھی۔۔۔۔۔حریم بہت زیادہ گھبرا رہی تھی اسکے ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے پڑ گ ئے تھے زاویار نے حریم کی یہ حالت دیکھ۔۔۔۔۔پریشے کو حریم کے ساتھ بھیج دیا تھا

پریشے اور حرا کے ساتھ حریم گھر میں داخل ہوئ تو پریشے اور حرا نے تھوڑی دیر حریم کو لاؤنج میں بٹھا کر پر سکون کیا۔۔۔۔۔

یار ہر لڑکی کو رخصت ہو کر ن ۓ گھر جانا ہی ہوتا ہے میں بھی تو اپنا یہ گھر چھوڑ کر تمھارے گھر آئ تھی اور حرا آپی کو تو دیکھو وہ تو اک دن یہ ملک ہی چھوڑ کر جائیں گی ۔۔۔۔۔اتنا گھبرانے اور پریشان ہونے والی تو کوئ بات نہیں تمھارا گھر بھی یہ رکھا سامنے اور اور حان بھائ کو بھی تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔۔پریشے نے اسے پانی پلانے کے بعد کہا

اور نہیں تو کیا پریشے بالکل ٹھیک کہ رہی ہے گھبراؤ نہیں۔۔۔۔میں جانتی ہوں یہ سب مشکل ہوتا ہے اپنا گھر اپنے گھر والے چھوڑنا لیکن اس کا مطلب یہ بالکل نہیں کہ آپ خد کو اس قدر پریشان کر لیں۔۔۔۔۔۔ن مئے خواب دیکھو لڑکی آنے والے دنوں کے کی مئے خوش ہوا ایسے تھوڑی چلے گا۔۔۔۔۔۔حرا نے بھی اسے سمجھایا۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب حریم پر سکون ہو گی تو پریشے اور حرا اسے بہت دھیان سے سیڑھیاں چڑھاتے ہوئے اوپر اور حان کے کمرے کی طرف لے کر بڑھنے لگے

۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں سے میں لیکر جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے پیچھے سے آواز لگا کر ان دونوں کو اپنے کمرے کے باہر روکتے ہوئے کہا

تم کیوں۔۔۔۔پریشے اسے چھیڑتے ہوئے بولی

میرا کمرہ ہے کیونکہ۔۔۔۔۔اور حان نے آگے بڑھ کر کہا

اب میری دوست کا کمرہ بھی ہے۔۔۔۔۔۔پریشے نے آگے آکر جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔جبکہ پریشے کا جواب سن کر حریم کا دل اک پل کو دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے لیجانے دو پریشے پلیز۔۔۔۔۔اور حان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا

چلو لیجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔اب منتیں تو کروائیں گے نہیں تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے حریم کا ہاتھ اور حان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی حراجو کہ ان دونوں بہن بھائیوں کی نوک جھوک سے پہلے ہی واقف تھی بنا کچھ کہے وہ تو پہلے ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یااللہ۔۔۔۔۔حریم نے بس اتنا کہا اور اور حان کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چلدی

خوش آمدید۔۔۔۔۔۔اور حان نے کمرے میں آتے ہی کمرے کی تمام لائٹس ان کرتے ہوئے کہا

میرے دل میں ہمیشہ کے لی ئے خوش آمدید۔۔۔۔۔۔اور حان نے مسکراتے ہوئے اپنا کلہ اتار کر سائڈ میں رکھتے ہوئے اک بار پھر کہا

ابھی حریم کا دل دھڑکنا بھولا ہی تھا کہ اس کی نظر دیوار پر سجے اپنی تمام اسکیچز پر پڑی۔۔۔۔۔اور حان نے ان سب اسکیچز کو فریم کروا کر باقاعدہ دیواروں پر سجایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

میری چھوٹی سی کوشش۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کے کان کے پاس اکر سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اتنے پاس کھڑا اور حان اور پھر اور حان کا یہ جان لیوا انداز اس پر کمرے میں ہر جگہ اور حان کی حریم سے بے پناہ محبت کے ثبوت حریم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ریئیکٹ کرے وہ بس آنکھوں میں ستائش لی ئے سب کچھ دیکھ اور محسوس کر رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی اک اک اسکیچ کو دیکھ رہی تھی اس نے پہلے بھی یہ تمام اسکیچز دیکھے تھے لیکن اس وقت وہ ڈر اور الجھن کی زد میں تھی تو صحیح سے نہیں دیکھا تھا اور سارے تو بالکل نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔۔۔

میں نے انہیں یہاں لگا دیا ہے اب چاہو تو انہیں ہٹا دینا چاہو تو لگے رہنے دینا ۔۔۔۔۔۔کیونکہ اب یہ کمرہ تمھارا بھی کمرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان یہ کہتے ہوئے اپنی الماری کیجانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔اور حان نے اس کا ہاتھ بلا تکلف پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے دراصل سمجھ نہیں آرہا کہ تمھارے سامنے کیا ریئیکٹ کروں۔۔۔۔۔۔مجھے سیریس رہنے اور غصے میں رہنے کی عادت ہے اور تم مجھے اس انداز میں بالکل پسند نہیں کرتیں۔۔۔۔اور میں بالکل نہیں چاہتا کہ تم آج کے دن مجھے ناپسند کرو ۔۔۔۔۔اور حان نے اپنا کان کھجاتے ہوئے کہا

ایسی بات نہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے اک دم کہا

پھر کیسی بات ہے۔۔۔۔۔۔اور حان کی انکھوں میں محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔۔۔۔

حریم کچھ پل کے لی ئے بھی اور حان کی آنکھوں میں جھانک نہیں سکی تھی اس نے اپنی نظریں اک دم نیچے کر لیں۔۔۔۔۔۔۔

اللہ کی بنائی گی اُتنی بڑی کائنات میں مجھے اک لڑکی پسند آئی صرف اک۔۔۔۔اور وہ تم ہو حریم۔۔۔۔۔کیا میری محبت کو قبول کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان حریم کی آنکھوں میں دیکھتے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا

میں کوئی فلمی سین نہیں کر رہا ایسا مت سمجھنا کہ میں تمھیں متاثر کرنے کے لی ئے یہ سب کہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔میں بس تمھیں بتانا چاہتا ہوں کہ تمھارے لی ئے تمھاری محبت کے لی ئے میں کس قدر جھک سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اگر میرے اتنے قریب آنے کے بعد میرے ساتھ ہونے کے بعد بھی تم نے مجھے میری محبت کو

قبول نا کیا تو پتہ نہیں میں کیسے جیوں گا کیسے سانس لوں گا۔۔۔۔۔۔اور حان کی آنکھوں میں آنسو تھے

کیا کوئ کسی کے لیئے رو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔واقعی۔۔۔۔۔۔حریم نے اور حان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر دل میں کہا۔۔

کیا تم مجھے اک موقع دے سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔یقین کرو کبھی تمھارا دل نہیں دکھاؤں گا۔۔۔۔۔۔اور حان نے حریم کی جانب اپنے ہاتھ سے بنا کاغز کے پھولوں کا گلدستہ بڑھاتے ہوئے کہا

کاغز کے پھول دیکھتے ہی حریم کو وہ پھول یاد آیا جو اور حان نے اسے شروع دن میں دیا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر وہ گلدستہ اور حان کے ہاتھوں سے لے لیا۔۔۔۔۔۔

کیا میں نے تمھیں بتایا کہ تم آج بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اور حان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بس بھی کریں۔۔۔۔۔۔۔حریم نے اور حان کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

کہتے ہو کہ بس دیکھ لیا ہم نے ترا دل

دل دیکھ لیا اور پھر ارماں نہیں دیکھا؟

اور حان نے مسکراتے ہوئے حریم کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی رات کو آپ یہاں زاویار صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار اک ادمی کے سامنے

بیٹھا تھا وہ افسران آدمیوں میں سے اک تھا جو اسے اس کمرے میں ملے

تھے۔۔۔۔۔۔

سر آپ نے کہا تھا کہ جسے بھی کچھ بھی پتہ ہے وہ آپ کو آکر سب کچھ

بتادے۔۔۔۔۔۔۔تو سر مجھے بہت کچھ پتہ ہے لیکن جو جو میں جانتا ہوں وہ ہمارے

ڈیپارٹمنٹ کے لیئے اک دھچکے سے کم نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے مطمئن

انداز میں کہا

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔وہ افسر آنکھوں پر بل ڈالتے ہوئے بولا

مطلب یہ کہ سر یہ اک لسٹ ہے جس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اک اک اس بندے کا نام موجود ہے جس نے چھوٹی یا بڑی کرپشن کی ہے۔۔۔۔۔اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کو اس سب کے ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں۔۔۔۔زاویار کا لہجہ سرد تھا

تو کیا میرا بھی نام اس میں موجود ہے۔۔۔۔۔۔۔اس آفسر نے پوچھا

سر اگر اس میں آپکا نام ہوتا تو میں آپکے پاس نہیں آتا بلکہ کسی اور کے پاس جاتا ۔۔۔۔۔۔۔میں نے آپ پر بھی پوری نظر رکھی تھی لیکن مجھے کچھ ملا نہیں تبھی میں آپکے پاس آیا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا

اور آپکا نام۔۔۔۔۔اس افسر نے سوال کیا

میری چھان بین سر آپ کروالیں۔۔۔۔زویار کے چہرے پر اطمینان تھا

سر مجھے کچھ عدد وڈیوز بھی آپکو دکھانی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنا موبائل جیب سے نکالتے ہوئے کہا۔۔

آپ تو لگتا ہے پوری تیاری سے آئے ہیں۔۔۔خیال رکھی ئے گا کہیں پورے ڈیپارٹمنٹ کو ہی باہر نا کروادی ئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں سر ایسی بات نہیں اللہ کا شکر ہے نمک حرام آٹے میں نمک کے برابر ہی نکلے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ابھی بھی آپ جیسے لوگ ہمارے ملک کے اداروں میں موجود ہیں جو اپنا کام زمہ داری سمجھ کر کرتے ہیں بس اگر یہ کچھ دیمکیں بھی ہٹ جائیں نا تو ہمارا ملک پھر سے چل پڑے۔۔۔۔۔۔زاویار نے وڈیو کھول کر اس افسر کے سامنے کی تو وہ افسر حیرت سے اس وڈیو کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر اب اگر یہ وڈیو منظر عام پر آتی ہے تو لوگوں کا عام عوام کا بھروسہ ہم پر سے اٹھ جائے گا۔۔۔۔۔۔لوگ یہی سوچیں گے کہ ہم یوں ہی لوگوں کو شاید مار دیا

کرتے ہیں اک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندہ کر دے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔زاویار فکر مند تھا

آپ بے فکر رہو ینگ مین۔۔۔۔۔۔ہم اس دھبے کو مٹائیں گے بھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے نام پر کوئی آنچ بھی نہیں آنے دیں گے۔۔۔۔۔وہ افسر پر سوچ انداز میں بولا

اگلا دن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب صبح جاگا تو عام دنوں کی طرح صبح ہی جاگنگ کے کی ئے نکل گیا واپس آیا تو حریم کو ڈریسنگ ٹیبل پر تیار ہوتا دیکھ کچھ پل کے لی ئے وہیں دروازے میں ٹھہر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن پھر بھی انجان بنی تیار ہونے میں لگی رہی۔۔۔۔۔۔۔

اندر آ سکتے ہیں آپ۔۔۔آپکا ہی کمرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان جب اپنی جگہ سے کافی دیر گزرنے کے بعد بھی نہیں ہٹا تو حریم نے اس کا دھیان اپنی جانب سے ہٹانے کے لی ئے کہا

کمرہ تو میرا ہے پر کیا اس کا مکین بھی میرا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور حان یہ کہتے ہوئے واش روم میں فریش ہونے چلا گیا

یا اللہ کیا یہ چلتے پھرتے مجھے ایسے ہی بولتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے اس کے جاتے ہی کہا

تھوڑی ہی دیر میں وہ فریش ہو کر باہر آ گیا تھا بنا شرٹ کے اور حان ویسے تو بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا لیکن اور حان کا یہ انداز حریم کے لی ئے مشکل کھڑی کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

یا اللہ کچھ تو شرم کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے اس کو دیکھتے ہی کس کر اپنی آنکھیں بند کرتے دوسری جانب مڑتے ہوئے کہا

ابھی تم نے کہا یہ میرا ہی کمرہ ہے اب میں تو ہمیشہ سے ہی نہانے کے بعد اسی طرح باہر آکر چینج کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے اس طرح ظاہر کیا جیسے یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں جا رہی ہوں نیچے آپ چینج کر کے آجائی ئے گا۔۔۔۔۔۔۔حریم اک دم باہر جانے لگی تبھی اور حان اک دم دروازے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔رکتے رکتے بھی حریم کے ہاتھ اور حان کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائے۔۔۔۔۔۔

حریم اک دم گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔اس سے زیادہ تیزی سے اور بھی کوئی وہاں سے ہٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری اور حان نے اپنی الماری کی جانب رخ کرتے ہوئے کہا

وہ میں کہ رہا تھا میرے ساتھ چلنا بس دو منٹ دے دو۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے فوراً ہی الماری سے اک شرٹ نکال کر پہنتے ہوئے کہا

حریم خاموشی سے دروازے کے پاس رک کر اسے جھینپتا ہوا دیکھ رہی تھی ایسا نہیں تھا کہ اسے عجیب نہیں لگا تھا لیکن اورحان کی حالت زیادہ عجیب تھی تبھی وہ خد کو بھول بھال اس میں کھو گئ تھی

چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اورحان نے پہلی بار حریم سے نظریں چرائیں تھیں۔۔۔۔۔۔حریم دل ہی دل میں مسکرادی

وہ دونوں نیچے اتر آئے تھے سب سے سلام دعا کرنے کے بعد اب سب ناشتہ کرنے بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ اچھا کیا تم نے بہو کے ناشتے کے لیئے منع کر دیا۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ ناشتہ کرتے ہوئے بولے

جی بابا۔۔۔۔بلاوجہ وہ سب پریشان ہوتے۔۔۔۔۔۔اورحان ناشتہ کرلو تو حریم کو ملوانے لیجانا سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

امی میں تو کہ رہا تھا چلتے ہیں حریم کہ رہی ہے اسے نہیں جانا اس کا دل یہیں لگ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے شرارت کرتے ہوئے کہا

حریم نے چونک کر اک دم اور حان کو دیکھا اور پھر ثناء شاہ کی جانب دیکھ کر نفی میں گردن ہلائے۔۔۔۔۔۔۔

ارے میں جانتی ہوں اسے مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ بھی کھل کر مسکراتے ہوئے بولیں

چلو پھر۔۔۔۔ملوا کر لاؤں تمھیں۔۔۔۔۔۔اور حان نے اٹھتے ہوئے کہا

دیکھ رہے ہیں بابا اسے۔۔۔۔۔۔کیسے اترا رہا ہے ہر وقت وہیں رہتا ہے اور آج ایسے دکھا رہا ہے جیسے پتہ نہیں کتنا بڑا کام کرنے جا رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ مصنوعی ناراض ہوتے بولیں۔۔۔۔۔

اترا نہیں رہا میرا بیٹا ماشاءاللہ سے خوش ہے۔۔۔۔اور یہ سب وہ کسی کی توجہ اپنے جانب کرنے کے لیئے کہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اویس شاہ نے بھی مسکراتے ہوئے اور حان کو چھیڑا

ارے توجہ حاصل کرنے کے لیئے تو کسی نے بال کٹوائے ہیں۔۔۔۔۔۔پریشے جو کہ عرشیہ کے ساتھ سفید حویلی کے اندر آرہی تھی اور حان کو چھیڑتے ہوئے بولی

سچ سچ بتانا حریم۔۔۔۔۔تم نے ہی کچھ کہا تھا نا۔۔۔۔۔۔کیونکہ میں نے تو پتہ نہیں کتنی دفع اسے کہا کہ بال کٹوالو بال کٹوالو مجال ہے جو اس نے میری اک بھی سنی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ شکایتی انداز میں بولی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بدلے میں حریم نے اک نظر اور حان کو دیکھا اور پھر مسکرا دی اب کیا بتاتی کہ کیا کہا تھا اور کس انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

یہ آج گھر میں سب کو کیا ہو گیا۔۔۔۔۔سب مل کر میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور حان چڑ کر بولا

برخوردار اب تو آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے اب دیکھو تم۔۔۔۔۔۔۔۔فرحان شاہ نے بھی ہنستے ہوئے اسے ہی چھیڑا

پہلے تو مجھے حریم اپنا کمرہ دکھاؤ۔۔۔۔۔۔اب تو پورے حق سے جائیں گے اس کمرے میں۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے بھی اورحان کی کھچائی میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا

چھوٹی تم بھی۔۔۔۔۔۔۔۔اورحان نے ناراضگی دکھاتے ہوئے عرشیہ کو کہا

سوری بھائی لیکن اتنا تو بنتا ہے۔۔۔۔۔عرشیہ چہک کر بولی

ابھی ہم لال حویلی جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے بیچ میں کہا

چلو بھئی یہ تو اورحان بھائی کی سائڈ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔پریشے نے حریم کو چھیڑا

ہمیں تنگ نا کیا جائے ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔اورحان حریم کے ساتھ حویلی سے تیز تیز چلتا باہر چلا آیا

کیا تم بھی نہیں چاہتیں کہ وہ سب کمرہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔اور حان تیز تیز چلتے مسکراتے ہوئے کہ رہا تھا

آرام سے۔۔۔۔۔ حریم نے تیز تیز چلتے اور حان کو روکتے ہوئے کہا

سوری۔۔۔۔۔اور حان نے اپنی رفتار ہلکی کرتے ہوئے کہا ابھی وہ حریم سے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اک اس کے گھر کے دروازے پر اک گاڑی آکر رکی۔۔۔۔۔

اور حان اور حریم دونوں ہی اس گاڑی کو پہچانتے تھے وہ دونوں متجسس ہو کر اس گاڑی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی سے شفق باہر نکلی تو حریم کو اس کو دیکھ کر تھوڑا عجیب سا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

شفق تم یہاں۔۔۔۔۔۔زونین جو کہ لال حویلی سے باہر نکل رہا تھا شفق کو دیکھ کر ان کے پاس آتے ہوئے بولا

میرے بابا کی ڈیتھ ہو گئی کل۔۔۔۔۔پتہ تو چلا ہو گا تم سب کو۔۔۔۔۔۔۔یا تم سب اپنی خوشیوں میں اتنا کھو گ ئے کہ مجھے ہی بھول گ ئے۔۔۔۔۔۔۔۔شفق صرف اورحان کی طرف دیکھ کر کہ رہی تھی

کیسے واقعی ہمیں پتہ نہیں چلا۔۔اورحان نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا حریم دو منٹ میں تم سے کچھ بات کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔شفق نے حریم کی جانب دیکھ کر کہا

حریم جو کہ اورحان کے ساتھ کھڑی تھی اک نظر اورحان کو دیکھ کر شفق کے ساتھ سائڈ پر چلی گئی جبکہ اورحان اور زونین کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

میں نے اورحان سے بہت محبت کی ہے بہت زیادہ اتنی کہ شاید کسی نے کسی سے اتنی محبت آج تک نہیں کی ہو گی۔۔۔۔۔۔شفق نے اپنی بات کا آغاز کیا

آگے بڑھو اب شفق اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔۔۔یہ سب باتیں سوچو گی تو تمھیں اور تکلیف ہو گی۔۔۔۔۔۔ حریم کو اس پر ترس آنے لگا تھا

تم تو اس سے محبت بھی نہیں کرتیں ہیں نا دیکھو پھر بھی وہ تمھیں مل گیا۔۔۔۔۔۔ بابا نے مجھ سے اک وعدہ کیا تھا لیکن وہ پورا نا کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنا وعدہ ادھورا چھوڑ کر چلے گ ئے۔۔۔۔۔۔انہوں نے کہا تھا میں تمھیں جان سے نا ماروں وہ اور حان کو میرا کر دیں گے لیکن دیکھو انہوں نے میری خواہش پوری نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔ شفق کی باتیں حریم کو خوفزدہ کر رہی تھیں حریم اس کو چھوڑ کر اور حان اور زونین کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔۔کچھ تھا حریم کو عجیب لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل کھولی ابھی وہ حریم کے اوپر وہ پانی پھینکتی اتنے میں اور حان بھاگتا ہوا آیا اور شفق کو زور سے دھکا دیا اس سب کے

www.novelsclubb.com

دوران حریم تو بچ گئ لیکن وہ پانی اور حان کے ہاتھ پر آیا اور باقی پانی شفق کے کندھے اور منہ سے ہوتا ہوا تھوڑا تھوڑا اس ک پیروں پر بھی گر گیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں شفق کی فلک شگاف چیخیں پورے روڈ پر گونج رہی تھیں اور حان کا ہاتھ بھی بری طرح جل رہا تھا اس پانی کی بوتل میں پانی نہیں تیزاب موجود تھا جو شفق حریم کے اوپر پھینکنے کی نیت سے آئ تھی۔۔۔۔۔۔

ایمبولینس کو کال کریں۔۔۔۔۔زونین نے اویس شاہ سے کہا جو کہ سفید حویلی سے چیخوں کی آواز سن کر باہر آئے تھے اور وہ یہ کہتے ہی پہلے اور حان اور پھر شفق کی جانب بڑھا

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر میں ایمبولینس آئ اور دونوں کو ہسپتال لے گئ۔۔۔۔۔۔اور حان کو پٹی کر دی گئ تھی لیکن شفق کا چہرہ اور بازو بری طرح متاثر ہوئے تھے۔۔۔۔اس کے جنون نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اندھے کنوئیں میں جا گری۔۔۔۔۔۔تکلیف تو بہت تھی لیکن یہ تکلیف اس کی خد پیدا کردہ تھی

اگر جو وہ اپن چال میں کامیاب ہو جاتی تو اک معصوم لڑکی ابھی اس کی جگہ موجود ہوتی۔۔۔۔۔

بیٹا اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔۔۔جب وہ آئے گا تو اسے بھی کمرے میں ہی آنا ہے تم یہاں بیٹھ کر خد کو مت تھکاؤ جاؤ جا کر آرام کر لو۔۔۔۔۔۔۔ صبح سے یہیں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے حریم کو انتظار کرتے ہوئے دیکھ کر کہا

نہیں چاچی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔ حریم نے صاف انکار کیا اس کا دل بہت پریشان تھا

بیٹا یہاں بیٹھنے سے وہ جلدی تھوڑی آجائے گا ہاں البتہ تم تھک ضرور جاؤ گی بہتر نہیں ہے تم اپنے کمرے میں سکون سے بیٹھو اور جب وہ آئے تو پھر اس کے سامنے فریش رہو۔۔۔۔۔۔جاؤ شاباش ویسے بھی اسے ہم فوراً کمرے میں ہی بھیجیں گے آرام کرنے۔۔۔۔۔۔ثناء شاہ نے دوبارہ کہا تو حریم اٹھ کر چلی گئی جاتے جاتے اس نے اک انتظار سے بھری نظر دروازے پر ضرور ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا آپ نے یہ۔۔۔۔۔کیوں میری تکلیف خد پر لے لی۔۔۔۔۔۔کیا کوئی دنیا میں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔کیا وہ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ مجھ پر آنے والی مصیبت اپنے سر لے لیں۔۔۔۔یا اللہ میں نے تیرے اس بندے کی قدر نہیں کی۔۔۔۔۔۔میں کتنی ناشکری ہوں میں ہمیشہ ان کی محبت سے منہ موڑتے رہی۔۔۔۔۔۔نکاح کے بعد بھی میں ان سے الجھتی رہی۔۔۔۔خد سے لڑتی رہی ۔۔۔۔۔۔۔اور آج۔۔۔۔۔آج اس شخص نے اپنی محبت کا ثبوت اس انداز سے دیا ہے کہ مجھے ساری زندگی کے لیئے اپنا گرویدہ کر دیا۔۔۔۔حریم اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اس میں داخل ہو گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنا اک اک اسکیچ دیکھتے اس کا دل مزید شرمندہ ہوتا جا رہا تھا آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے اس نے شیلف سے وہ جار اٹھایا جس میں بہت ساری چٹ رکھی ہوئی تھیں

نیلا چشمہ تم پر سوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔اک چٹ کو اس نے کھولا تو اس پر یہ لکھا تھا

چٹ پڑھتے ہی اس نے جار کو اٹھا کر دیکھا اس جار پر لکھا تھا ان کہی باتیں

۔۔۔۔۔۔۔حریم کی آنکھ سے اک آنسو بہ گیا۔۔۔۔۔۔

کیا یہ شخص ہر وقت مجھے ہی سوچتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔حریم کے دل میں سوال

اٹھنے لگے

تمھارے آنسو میرے دل پر گرتے ہیں پلیز مت رویا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔اک اور

چٹ پر یہ لکھا تھا۔۔۔۔حریم نے جھٹ اپنے آنسو صاف کیۓ

آنیہ کی فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

نکاح مبارک زوجہ محترمہ۔۔۔۔۔۔

تمھاری آنکھوں میں محبت کی جھلک دکھی ہے کیا یہ حقیقت ہے۔۔۔۔۔۔۔اک

اور چٹ پر لکھی تحریر نے حریم کا دھیان اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔۔اس نے فوراً سے

www.novelsclubb.com

ساری چٹ سمیٹ کر اس جار میں ڈالیں اور جار واپس بند کر کے جگہ پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

میں اتنی سخت دل کیوں ہو گئی کہ کسی کی محبت کو صرف اپنی ضد کے لیئے قبول نہیں کیا۔۔۔یہ ضد ہی تو ہوئی۔۔۔۔۔۔وہ میرا نصیب تھا اللہ نے اس شخص کے دل میں میری بے پناہ محبت پیدا کر دی کیا تھا اگر وہ اس کے دل میں محبت پیدا نا کرتا اور یوں اسے میرے نصیب میں لکھ دیتا یہ فیصلہ کے ہم دونوں ہمسفر بنیں گے ہمارے پیدا ہونے پر ہی ہو گیا ہو گا لیکن اللہ نے میرے لیئے ان کے دل میں محبت بھری اتنی کہ کوئی ایسی محبت کسی سے نا کرتا ہو گا۔۔۔۔لوگ خواب دیکھتے ہیں ایسی محبت کے اور یہ سب مجھے بن مانگے مل گیا اور میں نے کیا کیا۔۔۔۔۔۔میں نے ہمیشہ اس محبت کو ٹھکرایا۔۔۔۔۔۔۔اور آج اس بندے نے میری حفاظت کرنے کے لیئے خد کی پرواہ تک نا کی۔۔۔۔۔۔۔یا اللہ پاک مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کمرہ جسے وہ اپنا دل کہتے ہیں واقعی ان کے دل کی عکاسی کرتا ہے جس میں ہر طرف صرف میں ہوں۔۔۔۔۔ حریم نے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہا ۔۔۔۔ کبھی وہ کتابوں کے شیلف پر نظر ڈالتی جہاں اس کی پسند کی تمام کتابیں موجود تھیں۔۔۔۔۔ کبھی وہ اپنے اسکیچز کو دیکھتی۔۔۔۔۔ کہیں وہ اپنے لیئے جمع کیئے اور حان کے تحفے دیکھتی کبھی وہ جا رجہاں الگ الگ چٹ لگی تھیں۔۔۔۔۔۔۔ ہر چیز اور حان نے اسی طرح رکھی تھی جیسے دل میں جزبات ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ واقعی وہ اس کے دل میں رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کون ہو تم سب۔۔۔۔۔۔۔ راؤ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ کچھ لوگ جو کہ اک جیسا سوٹ پہنے ہوئے تھے اس کے پاس اک دم آ کر اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی باندھنے لگے

مجھے بتاؤ تو صحیح۔۔۔۔۔ راؤ نے پھر سے سوال کیا لیکن وہ سب آدمی بنا کوئی جواب دیئے جلدی جلدی کاروائی میں مصروف رہے۔۔۔۔۔۔۔ کچھ ہی منٹوں میں وہ

www.novelsclubb.com

آدمی اسے دوسری گاڑی میں بٹھا کر نا جانے کہاں غائب ہو گ ئے تھے

الگ الگ جگہوں سے کئی سارے لوگوں کو اسی طرح اٹھایا گیا تھا اور پھر نا جانے وہ سب کہاں چلے گ ئے نا تو کوئی شور ہوا نہ ہی کسی کو کانوں کان پتہ چلا۔۔۔۔

**********---

شام ہو گئی تھی اور حان گھر آیا تو سیدھا اپنے کمرے کی جانب ہی چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کمرے کے دروازے پر ہاتھ لگاتے ہی اسے اپنا کمرہ کھلا ہوا ملا۔۔۔اک پل کے لی ئے اسے عجیب لگا کیونکہ وہ ہمیشہ ہی اپنا کمرہ لاک رکھا کرتا تھا لیکن اب یہ کمرہ صرف اس کا کمرہ تو تھا نہیں تو یہ بات سوچتے ہی تھکاوٹ اور بے سکونی میں بھی مسکرا دیا

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔۔اور حان کے کمرے میں آتے ہی حریم اس کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

ہمم بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔اور حان نے تھکے تھکے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔ظاہر سی بات تھی حادثہ صبح کو رونما ہوا تھا اس کے بعد جلن تکلیف الگ اس پر شفق کی حالت کا دکھ بھی اسے ہو رہا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں وہ اس جنون تک اسی کے پیار کی وجہ سے آئی تھی حالانکہ اس نے کبھی اسے ایسا کوئی اشارہ تک نہیں کیا تھا کہ اسے کوئی امید دلائی ہو۔۔۔۔اس پر پولیس کے چکر الگ بار بار بیان دینا صبح سے شام کر گیا تھا۔۔۔۔

مجھے بچانے کے لیئے آپ نے اتنی تکلیف اٹھائی۔۔۔۔۔اور حان کے بیٹھتے ہی حریم نے آنکھوں میں آنسو لیئے کہا

www.novelsclubb.com

تکلیف۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہی اور حان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

تمھاری بے رخی سے مجھے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یہ تو وقتی ہے ٹھیک ہو جائے گا بس ہلکے سے کچھ چھینٹے آئے ہیں لیکن جو تکلیف تمھارا انکار دیتا ہے نا وہ کھنجر کی طرح میرے دل میں پیوست ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے دل ہی دل میں کہا

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور حان کو یک ٹک اپنی جانب دیکھتے حریم نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں ہلکے سے چھینٹے آئے ہیں فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

سوری۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

شکریہ بولتیں تو سمجھ آتا سوری کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان نے حیرت سے کہا اس کا غصہ اس کی سختی شاید بالوں کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔اس قدر نرمی اس کے لہجے میں اتر آئی تھی کہ اگر کوئی اور حان کو اس وقت اس طرح دیکھتا تو شاید پہچان ہی نا پاتا

میں نے آپکی قدر نہیں کی کبھی۔۔۔۔۔آپ کے جزبات نہیں سمجھے اس لیئے سوری۔۔۔۔۔۔۔۔ حریم نے نیچے منہ کیئے کیا اور حان کو اک پل میں ہی اتنی خوشی مل گئی تھی کہ وہ اپنے تمام درد بھول کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

تواب تم سمجھ گئی ہو مطلب۔۔۔۔۔۔۔اور حان کے دل میں جزبات اتھل پتھل مچانے لگے تھے

سوری۔۔۔۔۔۔ حریم نے پھر سے معافی مانگی

اظہار محبت سوری کر کے بھی ہوتا ہے کیا مجھے لگا آئی لو یو بولنے سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اور حان نے اپنا منہ ترچھا کر کے حریم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔ حریم اک دم چونک کر بولی

انکار جیسی لزت اقرار میں کہاں

عشق بڑھتا ہے غالب ان کے نہیں نہیں سے۔۔۔۔

اور حان نے اپنی نظریں حریم سے ہٹاتے ہوئے شعر کہا

www.novelsclubb.com

میں خوش نصیب ہوں بہت کہ اللہ نے آپکو میرے نصیب میں لکھ دیا۔۔۔۔۔۔

حریم نے نظریں پھر سے جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔دل کا حال بیان کرنا کہاں آسان تھا اس وقت

لگتا ہے میری غیر موجودگی میں بہت کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اور حان کی نظر جا رپر پڑی تو وہ اک سیکنڈ میں سمجھ گیا کہ حریم اس سب میں گھسی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا مجھے نہیں دیکھنا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔۔۔حریم نے سوال کیا

نہیں ایسا نہیں۔۔۔۔۔۔۔دیکھ سکتی ہو خیر کیا کہ رہی تھیں تم ہاں کہ تم خوش نصیب ہو۔۔۔۔۔۔۔اور حان واپس ٹوپک پر آیا

کچھ نہیں۔۔۔۔آپ کچھ کھائیں گے۔۔۔۔۔۔حریم اٹھتے ہوئے بولی

نہیں۔۔۔۔۔کچھ سننا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔اور حان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس سے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا

آج نہیں بعد میں۔۔۔۔۔۔حریم کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا

نہیں آج۔۔۔۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔اک وقت سے میں یہ سننا چاہتا ہوں اور انتظار میں نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان حریم کی آنکھوں میں پوری شدت سے دیکھ کر کہہ رہا تھا

آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔۔حریم نے دھڑکتے دل سے کہا

نہیں یہ نہیں۔۔۔۔۔تم جانتی ہو میں کیا سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔اپنے دل کی بات کہو۔۔۔۔۔۔۔۔اور حان سیدھا ہو کر حریم کے پاس آتے ہوئے بولا

مجھے آپکی محبت قبول ہے اور حان۔۔۔۔۔۔۔آپکی محبت میرے دل میں گھر کر گئ ہے۔۔۔۔۔۔حریم ان بے باک آنکھوں کی تاب نالاتے ہوئے اک سانس میں اپنے دل کی تمام بات اس کے سامنے بیان کر گئ۔۔۔

محبت اک الگ احساس ہے اور کامل محبت اس احساس کی انتہا ہے جس سے محبت کی جائے وہ مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے دنیا میں۔۔۔۔۔۔۔دنیا کا پہلا رشتہ ہی میاں بیوی کا رشتہ تھا اور دنیا کی بقا بھی اسی رشتے پر انحصار کرتی ہے ۔۔۔۔۔کتنا حسین ہے دو لوگوں کا اک دوسرے سے محبت کرنا اور ایسے کرنا کہ اللہ کی رضا بھی ہو اور دل کو سکون بھی۔۔۔۔۔۔۔جس محبت میں اللہ کو راضی رکھا جاتا ہے وہ ایسے ہی سکون دیتی ہے دل کو مسحور کرتی ہے ورنہ اگر محبت نا بھی ملے تو اللہ کی رضا کا سکون ہی بندے کے لیئے بہت ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اللہ دے کر بھی آزماتا ہے اور لے کر بھی۔۔۔۔۔۔لیکن بھولتا کبھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جس راہ پر بندہ اللہ کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے وہاں اس کے ہاتھ نا رضا آتی ہے نا ہی سکون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی محبت کو شدت سے چاہا اور نا ملنے پر صبر کیا ۔۔۔۔اور اس کے رب نے اس کی محبت کو اس کے نصیب میں ایسے لکھا کہ آج وہ لڑکی اس کی محبت دل میں لیئے اس کے سامنے اس کا سکون اس کا آدھا ایمان بنے

www.novelsclubb.com

بیٹھی تھی جو دنیا میں اس کی ساتھی تھی اور آخرت میں بھی اس کی ساتھی تھی ۔۔۔۔۔یہ اللہ ہی کی زات ہے جو نا میدی سے بھرے دشت و ریگستان سے امید کے پھول کھلا دیتا معجزوں پر قادر ہے اس نے شیطان کو مکمل چھوٹ تو دی لیکن اپنے بندوں کو اتنی طاقت بھی عطا کی کہ اگر وہ صرف ایمان کے رستے پر چلتے رہیں گے تو شیطان کے ہر وار سے بچ پائیں گے۔۔۔۔۔۔

****_***_*__

کتنا اچھا لگ رہا ہے ناسب کچھ تایا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لال حویلی میں سب کو دعوت پر بلایا گیا تھا سب لوگ ہی حال میں اس وقت موجود تھے۔۔۔۔۔ تبھی عرشیہ نے جعفر شاہ کے پاس آکر کہا۔۔۔۔

ہمم بیٹا۔۔۔۔۔ماشاءاللہ تم سب کو یوں خوش دیکھ کر میرا دل اندر تک خوشی محسوس کر رہا ہے اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے اس نیند سے جگایا اور مجھے یہ سب دیکھنے کا موقع دیا۔۔۔۔۔ جعفر شاہ کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا

اللہ کا شکر ہے تایا جان کہ آپ آگ ئے ورنہ پتہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔ عرشیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوتا بیٹا اللہ کوئی اور وسیلہ بنا دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سب تو ہونا ہی تھا بس شاید پھر وسیلہ کوئی اور ہوتا میں نہیں۔۔۔۔۔ اللہ کے کام کسی کے محتاج نہیں ہوتے وہ بس کن کہتا ہے اور ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ دشت بیابان میں ریگستان میں پھول کھلا کر ہمیں یہی تو بتاتا ہے کہ اس کے لی ئے کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے وہ جیسے چاہے جسے چاہے پیدا کر سکتا ہے تو وہ کوئی اور وسیلہ بھی ضرور پیدا کر دیتا۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس لائق سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔ جعفر شاہ ہمیشہ کی طرح ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے

کیا وہ مر نہیں سکتی مطلب کچھ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ مر جائے یا ختم ہو جائے یا پھر یہاں سے دور چلی جائے۔۔۔۔۔۔ مجھے آئے دن عجیب خواب آتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ عرشیہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

بیٹا جب کوئی چیز ہمیں پریشان کرتی ہے یا کوئی انسان ہمیں پریشان کرتا ہے تو ہم کیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔کیا ہم اسے مار دیتے ہیں کیا ہم اسے ختم کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔جعفر شاہ نے سوال کیا

نہیں ہم اپنی حفاظت کرتے ہیں خد کو اس کے شر سے بچاتے ہیں پولیس کو بتاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔عرشیہ نے جواب دیا

تو بس ہمیں اس سے بھی اپنی حفاظت کرنی ہے اپنے ارد گرد ایمان کی مضبوط دیوار بنا کر اور یہ سب اک دفع کا کام نہیں ہے تم سوچو گی سب کے ساتھ تو ایسا نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔لیکن نہیں سب کے ساتھ ہوتا ہے سب کے ایمان پر حملے ہوتے ہیں اور ساری زندگی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔بس انداز الگ الگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔تو یہ مت سوچو کہ اس سے جان کب چھوٹے گی شیطان ہمارا دنیا کا ساتھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے اس سے لڑنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔تو گھبراؤ نہیں مومن مشکل میں نہیں گھبراتے بلکہ اللہ کی مدد کو پکارتے ہیں۔۔۔۔۔اللہ سے دعا مانگو صدقہ دو اور

سنت پر عمل کرو اور قرآن پاک میں دی ہے گئے اللہ کے احکامات کو عملی طور پر اپناؤ۔۔۔۔ ہمیں شیطان سے پیچھا نہیں چھڑانا ہے ہمیں بس اپنا اس دنیا کا سفر اچھے سے طے کرنا ہے تاکہ ہمیں آخرت میں اپنے رب کے آگے شرمندہ نا ہونا پڑے۔۔۔۔

ختم شد

www.novelsclubb.com